یریدون ان یبدلوا کلام اللہ

الحمد للہ کہ کتاب

فبهت الذی کفر

یعنی

جسمیں آنجناب قبلہ و کعبہ مولوی مقبول احمد کے ترجمہ و تفسیر قرآن کی غلط بیانیوں اور افترا و بہتان کو الم نشرح
کرکے تعداد تیس جوابات درج کیے گئے ہیں جس سے کتاب کے محاسن بہت بلند اور رفیع ہو گئے

مصنفہ

حضرت مولانا مولوی محمد سراج الحق صاحب ملا فاضل مچھلی شہری

مرتبہ اول طبع دوبارہ ناظم صحیفہ مقدسہ النجم نے اپنے اہتمام سے

عمدۃ المطابع ترقی بلڈنگ لکھنؤ میں چھپکر شایع ہوا

یہ کتاب

سنہ ۱۹۲۰ء میں بعہد معدلت مہد خسرو دکن سکندر صولت دارا حشمت
نظام الملک آصف جاہ سابع نواب میر **عثمان علی خاں** والی دکن
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ خود مصنف کے اہتمام سے طبع ہوئی تھی مگر چونکہ ٹائیٹل
بہت بوسیدہ ہو گیا تھا اس لیے صرف ٹائیٹل ناظم رسالہ مبارکہ النجم نے
اپنے مطبع عمدۃ المطابع برقی مشین پریس میں چھپوا کر شایع کیا،

قُلْ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ

کہدو منادی کردو کہ مومنین اہل سنت کی طرف سے شیعوں سے مناظرہ کرنے کے لئے اللہ کافی ہے!

تفسیر قرآنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت و منقبت

الحمد للہ رب العالمین - والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین
وآلہ الطیبین الطاہرین وعلیٰ اصحابہ المہدیین خصوصاً علیٰ امیر المومنین
امام المتقین قائد الغر المحجلین مولینا ومولی المسلمین سیدنا علی ابن
ابی طالب ثم الصلوٰۃ والسلام علیٰ آلہ الصالحین ثم الصلوٰۃ
والسلام علیٰ آلہ الظالمین الفاسقین الضالین

وجہ تالیف کتاب

علمائے امامیہ کی تصانیف خصوصاً تفاسیر خاصہ علامہ باقر مجلسی وغیرہم
ہماری نظر سے گزر چکی تھیں مگر انکو بیش پا افتادہ اور پامال مضمون سمجھکر کچھ لکھنا
تحصیل حاصل یا امر فضول سمجھتا تھا۔ مگر دفعتاً علامہ مقبول احمد کے ترجمہ وتفسیر نے

ہندوستان بھر میں غلغلہ آمد آمد ڈال دیا۔ اہل تشیع کا قبل از وقوع واقعہ
فخر و مباہات اور اترانا دیکھکر میں نے اپنے شیعی دوستوں سے کہدیا تھا کہ
اس تفسیر سے تبرا عام ہوجائے گا۔ بیہودگیاں اور مزخرفات جو ابتک صرف
فارسی و عربی کتابوں اور زبانوں میں تھیں وہ اُردو میں ہوجائیں گی۔ اور
افسوس تو اسکا ہوگا کہ قرآن پڑھنے والے غریب بھی اس آفت سے نہ بچ سکینگے
مگر یاد رکھو کہ جسوقت وہ ترجمہ شائع ہوجائے گا اور اس میں وہی باتیں ہونگی
جنکی میں پیشین گوئی کرتا ہوں تو ایک ایسی تفسیر لکھدونگا جسکو گوش فلک نے بھی
ابتک نہیں سُنا تھا۔ شیعہ تو شیعہ سنی بھی مجھپر لعنت بھیجیں گے۔

مولّف و مصنّف کا مذہب

جسقدر تحریرات و تصنیفات اس احقر کی ابتک ناظرین دیکھ چکے ہیں
اس میں احقر نے اپنا کوئی مذہب ظاہر نہیں کیا نہ اسکی ضرورت تھی۔ بلکہ احقر
کی بعض تقریروں سے تو یہ سب پر ظاہر ہوچکا تھا کہ اسلام میں مذہب جاہلوں
کے واسطے ہے۔ عقلمندوں کا کوئی مذہب اسلام کے بعد نہیں ہوا کرتا۔

مگر اس تصنیف میں ضرورت ہے کہ اپنا مذہب ظاہر کروں۔ سنو
میرا مذہب اہل سنت و اہل حدیث ہے۔ اور میرا مشرب وہ ہے جسکو میں نے حمد و نعت
کے بعد منقبت میں ظاہر کیا ہے۔

محبت علی میں مجکو اسقدر شغف و غلو ہے کہ میں تفضیل شیخین کے عقیدہ
ایک بدعت قرار دیتا ہوں اور کم سے کم یہ تو ضرور ہے کہ اس مسئلہ کو نہ اسلام کا
سمجھتا ہوں نہ ایمان کا نہ قرآن و حدیث سے اس مسئلہ کا لزوم پاتا ہوں۔

اسی قدر بلکہ علمائے اہل سنت کے اس مسئلہ میں جتنے دلائل ہیں سب کو غلط اور ناقابل استدلال سمجھتا ہوں۔

ابوطالب! جن کا ایمان یا اسلام سنی تو سنی شیعہ بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ میں انکا نام نامی جب لیتا ہوں تو حضرت ابوطالب اور صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کہتا ہوں۔ آلہ الطیبین الطاہرین پر تو سب ہی درود بھیجتے ہیں۔ ہم تو طیبین و طاہرین کی قید بھی نہیں لگاتے بلکہ بامتثال امر طالحالی۔ آلہ الظالمین و الفاسقین و الضالین پر بھی درود و سلام بھیجتے ہیں۔

اس تفسیر کا ماخذ و مابہ الاستدلال صرف مذہب امامیہ و کتب شیعہ عقائد و اقوال شیعہ۔ تفاسیر و احادیث شیعہ مظنونات و مزعومات شیعہ ہیں۔ پس اہل سنت براہ کرم اپنے عقائد اور اپنی کتابوں سے مقابلہ نہ کریں۔ ہاں ہاں! میں خود اس کا قائل ہوں کہ اگر ہمکو دیوانہ کتا کاٹ کھائے تو ہم اس کتے کو دانت سے نہ کاٹینگے۔ ہمکو جوتا کاٹ لے تو ہم جوتے کو نہ کاٹینگے۔ پس اہل سنت ہمکو الزام نہ دیں کہ ہم عقلا کے مقولے اور خود اپنے مقولے کے بھی خلاف کرتے ہیں۔ ہاں ہاں! ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ پرائی بدشگونی کے لئے اپنی ناک کاٹنا کوئی عقلمندی کا کام نہیں ہے۔ ہاں ہاں! ہمکو یہ بھی معلوم ہے کہ شیعہ قوم اسلام کی دشمنی سے صحابہ کو دشمن کہکر لکھتے ہیں اور ہم تو ائمہ اہلبیت اطہار کو اپنا مقتدائے و پیشوا اور رہبر و رہنما۔ آقا و مولے جانتے ہیں پھر ہمکو کچھ لکھنے کی کیا وجہ؟ معزز ناظرین اہل سنت انما الاعمال بالنیات سے آپ واقف ہیں ظن المومنین خیرا آپ کا نصب العین ہے پس آپ براہ کرم جواب و تردید میں قلم نہ اٹھائیے۔ صرف اسی بدزبان قوم کو جواب لکھنے دیجئے جس کی بدزبانیوں سے عاجز آکر تنگ ہو کر یہ جواب لکھتا ہوں حالانکہ مجھے امید نہیں ہے کہ قیامت تک وہ اس کا جواب دے سکینگے۔

البتہ اے بدزبان شیعہ تو اس کا صحیح مخاطب ہے۔ اسکو دیکھ اور بہت غور سے دیکھ نظر عبرت سے دیکھ! تونے اہل سنت کو خارجی و ناصبی کہنا اپنا شیوہ اختیار کر لیا تھا۔ مگر تونے خارجی کو دیکھا کہاں تھا۔ جبتک خارجی تھے تو مارے خوف کے کبھی انکے مقابلہ پر نہیں گیا۔ کوئی مناظرہ تیرا خارجیوں سے نہیں ہوا۔ تونے خارجیوں کا کبھی جواب نہیں دیا دیکھ اور سمجھ! کہ اہل سنت تیری بدزبانیوں کا چونکہ جواب نہیں دیتے تھے اس وجہ سے تو شیر و دلیر ہو گیا تھا۔ زیادہ نہیں تو صرف اپنے مولوی مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ کہ قرآن تیرے تمام عقائد باطلہ و خیالات فاسدہ و اقوال واہیہ کی کیسی تردید کرتا ہے۔ اب تو خود دیکھ کہ تیرا مذہب قرآن کے مطابق ہے یا مخالف۔

اور صرف مجھسے سُن! کہ یہ تمام خرابیاں اور بُرائیاں جو قرآن سے ائمہ اطہار کی ظاہر ہو رہی ہیں وہ صرف اسیوقت تک ہیں جب تک مذہب شیعہ رکھکر قرآن کو دیکھا جائے اور جب شیعیت سے توبہ کیجائے۔ اسلام صحیح اختیار کیا جائے اُسوقت نہ یہ الزامات بنتے ہیں نہ عائد ہوتے ہیں۔

پہلے میں چند مقدمات لکھکر اسکے بعد تفسیر شروع کروں گا اور اس تفسیر کا نام فہبت الذی کفر رکھا ہے اسکے گیارہ حرفوں سے یہ اشارہ لطیف ہے کہ شیعوں کے گیارہ اماموں کے اقوال کفریہ کی تردید ہوگی۔ (اگر خدانخواستہ معاذاللہ ہوں)



پہلا مقدمہ

اصول موضوعہ

۱۔ ہم نے نہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ نقل کیا ہے نہ شاہ عبدالقادر کا نہ مولوی نذیر احمد کا نہ خود ترجمہ کیا ہے۔ بلکہ صرف مولوی مقبول احمد دہلوی شیعی کا ترجمہ نقل کیا ہے۔ پس براہ کرم ذی علم ناظرین ترجمہ کی غلطی کا ہم کو الزام نہ دیں ہم کو شیعہ مذہب کی تردید کرنی ہے۔ وہ فوراً ترجمہ کو غلط کہدیتا۔ مگر اپنے علامہ کے ترجمہ کو غلط نہیں کرسکتا۔

۲۔ ہم نے قرآن مجید کی آیتوں کو لکھنا ادباً قصداً ترک کیا ہے۔ اس سبب سے کہ اس میں الفاظ قرآنی کی عزت برقرار رہتی ہے۔ بغیر وضو مس جائز ہو اور اگر اوراق پراگندہ وضائع ہوں تو انکی بے ادبی نہ ہو سکے۔

۳۔ ہر آیت کے ترجمہ کے پہلے پارہ۔ سورہ۔ رکوع۔ آیت اور پھر ترجمہ مقبول کا صفحہ لکھدیا ہے علمائے امامیہ نے فتویٰ دیدیا ہے کہ ہر ایک شیعہ کے ہاتھ میں یہ ترجمہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس میں علوم ائمہ جمع کردیے گئے ہیں۔ ۲۰ ہزار نسخے اس ترجمہ کے چھپے ہیں۔ پس ناظرین کو ترجمہ مقبول ہر جگہ ملنا اور اس سے مقابلہ کرلینا آسان ہے۔

۴۔ ترجمہ مقبول میں جتنے حاشئے دیے ہیں میں نے حوالہ میں انکا نمبر دیدیا ہے۔

دوسرا مقدمہ

علوم متعارفہ

تمام اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں نبوت ورسالت ختم ہو چکی ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ اس جملہ کو منطق والوں نے قضیہ شرطیہ مہملہ لکھدیا ہے۔ ہم قرآن سے جانتے ہیں کہ اگلے زمانہ میں قریب قریب بلکہ ایک ایک شہر میں ایک ایک دو دو تین تین نبی ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک لاکھ یا دو لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا ہونا مشہور ہے۔

مگر آنحضرت صلعم کے زمانہ سے قیامت کو نہیں معلوم کتنا زمانہ باقی ہے کتنے فسادات امت ہو چکے کیسی کیسی خرابیاں پیدا ہو گئیں مگر نہ پیغمبر آتا ہے نہ کتاب۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ قرآن کی تعلیم ایسی کامل و اکمل ہے کہ اب قیامت تک کسی کتاب کے بھیجنے کی ضرورت نہیں یہی قرآن کریم تمام عقائد باطلہ وخیالات فاسدہ و مذاہب باطلہ کا قیامت تک جواب ادا کرتا ہے۔ تعجب ہے کہ موسیٰ کی کتاب توریت تو امام ہو اور رسول اللہ صلعم کی کتاب قرآن مجید قیامت تک کے لئے امام نہو۔ حالانکہ اللہ پاک نے خود جا بجا امام فرمایا ہے پس اہل سنت دل خوش رکھیں کہ انکا قرآن پاک مذاہب باطلہ کا جواب دیتا ہے۔ اور بدزبان شیعہ یا عبرت حاصل کرکے توبہ کرے یا غرق دریائے حیرت ہو جائے کہ اُسکے مولوی مقبول احمد کا ترجمہ قرآن اسکو گمراہ اور اس مذہب کو باطل قرار دیتا ہے۔

تیسرا مقدمہ

شیعوں کی تفاسیر کا مختصر سا خلاصہ بطور علوم متعارفہ مقبولہ ومسلمہ

مختصر خلاصہ پر میں اسلئے کفایت کرتا ہوں کہ مجکو بہت مختصر کتاب لکھنی ہے اور یہ مختصر اس کی گنجایش نہیں رکھتا۔ جسکو شوق ہو علامہ باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب اور انکی تفسیر دیکھ لے یہ کچھ نہیں تو مولوی مقبول کا ترجمہ دیکھ لے۔

نقل کفر کفر نباشد۔

مغضوب سے مراد صحابہ ضالین سے مراد اہل سنت مغضوب سے مراد یہود اس امت کے ضالین سے مراد اس امت کے نصارےٰ۔ منافقین سے مراد خلیفہ اول وخلیفہ ثانی (مولوی مقبول احمد نے کنایۃً خلیفہ کا لفظ حذف کیا ہے۔ صرف اول وثانی لکھا ہے)[۱] جبت وطاغوت سے مراد ابوبکرؓ وعمرؓ۔ حاشیہ مقبول ص۲۶ نمبر ۲ وحاشیہ نمبر ۳ ص۱۳۱

جہنم و ... سے مراد دشمنان اہلبیت۔ حاشیہ مقبول ص۵

آیۃ الکرسی یخرجونہم من النور سے مراد ابوبکرؓ وعمرؓ حاشیہ مقبول ص۸۴ نمبر ۵

قوم فاسقین سے مراد عام اصحاب رسولؐ۔ حاشیہ مقبول ص۱۲۲

معزز ناظرین اسی قسم کی تفاسیر نے اس تفسیر کے لکھنے کی رغبت دلائی۔ زیادہ تفصیل نہ کروں گا میری زبان ناپاک ہوتی ہے۔ نقل کفر کفر نباشد سے بھی تشفی و تسکین نہیں ہوتی ڈرتا ہوں کہ بے ادبی سے پکڑا نہ جاؤں۔ اس لئے چوتھے مقدمہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

---

[۱] حاشیہ نمبر ۲ ومقبول ص۱ ۵۲ حاشیہ مقبول نمبر ۳ ص۲

چوتھا مُقدمہ

بطور علوم متعارفہ مقبولہ و مسلمہ

شیعوں یا شیعوں کے اماموں کے اقوال کہ قرآن ہماری شان میں نازل ہوا ہے

۱- جہاں کہیں قرآن میں لفظ مومن آیا ہے اس سے مراد حضرت علی ابن ابی طالب ہیں۔

۲- حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ ایک ثُلث قرآن ہماری شان میں اُترا۔

ترجمہ مقبول صـ۱۳ حاشیہ نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵۔

۳- حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ کُل کا کُل قرآن ہماری شان میں آترا۔

ترجمہ مقبول صـ۱۳ حاشیہ نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵۔

اسکو سنکر تو شیعہ راوی نے بھی شک کیا اور تعجب سے سوال کیا کہ یا ابن رسول اللہ کیا ایسا ممکن ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ امام نے غصے سے فرمایا۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا جنت کا ذکر ہے یا جہنم کا۔

راوی۔ ہاں۔ فرمایا جنت سے مراد ہم دوزخ سے مراد ہمارے دشمن۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا رحمت کا ذکر ہے یا غضب کا۔

راوی۔ ہاں۔

امام۔ رحمت سے مراد ہم غضب سے مراد ہمارے دشمن۔

امام۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا انبیا کا قصہ ہے یا نمرود و شداد و فرعون کا۔

راوی۔ ہاں۔

امام۔ انبیاء سے مراد ہم۔ فرعون و شداد و نمرود سے مراد ہمارے دشمن۔

امام - کیا تو نہیں دیکھتا کہ قرآن میں یا آدم کا قصہ ہے یا ابلیس کا۔

راوی - ہاں۔

امام - آدم سے مراد ہم ابلیس سے مراد ہمارے دشمن۔

راوی نے کہا صدقت یا ابن رسول اللہ۔

پانچواں مقدمہ

ہم اور ہمارا خدا - کہ ہم ائمہ معصومین کے اُن دعاوے سے جو چوتھے مقدمہ میں مذکور ہوے اختلاف نہیں کرتے نہ ہمکو کچھ اختلاف ہے چشم ماروشن دلِ ماشاد - روایتوں پر ہم کبھی اعتبار نہیں کرتے جبتک کہ درایت سے بھی اس کی تصدیق نہو۔ گلستاں کی حکایت ہے کہ ادیب جسقدر دوسرے لڑکوں کو مارتا تھا اس سے زیادہ بادشاہ کے لڑکے کو - بادشاہ کی شکایت پر ادیب نے جواب دیا کہ جسقدر مرتبہ شہزادے کا بلند و برتر زیادہ ہے ویسے ہی اس کی تہدید بھی زیادہ - مصرع

جنکے رتبے ہیں سوا اُنکو سوا مشکل ہے

جسقدر اللہ پاک کے نزدیک ذریت رسول کا مرتبہ بلند ہوگا اُسیقدر اس کی تعلیم میں بھی مبالغہ و اہتمام ہوگا - تنبیہات رسول کی آیات قرآنی انپر دال ہیں ورنہ معاذ اللہ کہاں حبیب اللہ اور رسول اللہ صلعم کا مرتبہ عظیم اور کہاں عتاب - یہ صرف اعلی درجہ کی تعلیم تھی - اسیطرح ہو سکتا ہے کہ تمام قرآن مجید میں اہلبیت اطہار کی تعلیم ہو اور ہم کو اب جا بجا سے یہی دکھانا ہے - اور اس کتاب کا موضوع یہی مقدمہ ہے - استدلال اور استقرار کرنا ہے - ہمکو معلوم ہے کہ اولاد یعقوب پیغمبر بنی اسرائیل پر

اللہ کا بڑا فضل و پیار تھا انکو تمام عالم پر فضیلت دی تھی تو قرآن میں سب سے زیادہ انکی تنبیہ و تہدید و تعلیم کا قصہ ہے پس ضرور ہے کہ اولاد رسول صلعم کی تعلیم میں بھی ویسا ہی اہتمام ہوگا۔

چھٹا مقدمہ

اسمیں ان احادیث و اقوال شیعہ کا تذکرہ کیا جائیگا جس سے آگے تفسیر میں ہر جگہ مدد لیجائیگی بار بار حوالہ دینا ضرور نہیں

۱۔ اللہ نے کتے۔ چیتا۔ باز۔ شکرہ سدھانے کی ترکیب مسلمانوں کو سکھائی ترجمہ مقبول صـ۱۰۱

۲۔ اصحاب صفہ بڑے مرتبہ کے اصحاب رسول تھے۔ اللہ نے پیغمبر سے فرمایا کہ اگر تم انکو نکالوگے تو ظالموں میں سے ہو جاؤگے۔ ترجمہ مقبول صـ۲۱۲ نمبر۴

۳۔ بصیر سے مراد اہلبیت۔ تفسیر مجمع البیان۔ ترجمہ مقبول صـ۲۱۲ حاشیہ نمبر۲

۴۔ کافی اور تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول وہ ہے جس سے فرشتہ نازل ہو کر کلام کرے اور نبی وہ ہے جس کو خواب میں احکام ملیں۔ ترجمہ مقبول صـ۲۷ حاشیہ نمبر۱

۵۔ اعجاز قرآن ثابت ہے۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ۱۲۵

۶۔ رسول صلعم نے خبر دی کہ قسم خدا نے میری امت کو ملک پادشاہان عجم و روم و یمن دیا ہے۔ اور یہ سب خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں ہوا اور آنحضرت رسول صلعم نے

امت فرمایا۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ۱۵۲

۷۔ مسلمانوں نے بادشاہان عجم سے بعد وفات رسول جنگ کی اور فتح پائی۔ اور یہ سب خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں ہوا۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۵۵

۸۔ حدیث معتبر میں امام رضا اور امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ خدا نے قرآن کو کسی زمانہ مخصوص کے لئے نہیں بھیجا اور نہ کسی گروہ معین کے لئے مقرر کیا بلکہ تمام خلق کیواسطے بھیجا ہے۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ۱۵۶

۹۔ ہر عجمی بھی قرآن کو دوسرے کلام سے امتیاز کر سکتا ہے۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ۱۴۷

۱۰۔ ولید بن مغیرہ نے قرآن کی تعریف یہ کی ہے کہ یہ کلام پراگندہ ہے خطبہ قرآنی کلام متصل ہوتا ہے۔ اور یہ کلام کی پراگندگی ہی قرآن کی تعریف ہے۔ حیات القلوب جلد ۲ صـ۱۴۹

۱۱۔ اللہ فرماتا ہے بنی اسرائیل سے کہ تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ ہو۔ میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو۔ صرف مجھی سے ڈرتے رہو باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر نہ کرو۔ حق کو جان بوجھکر نہ چھپاؤ۔ باجماعت نماز ادا کرو کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو فراموش کر جاتے ہو۔ باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم اپنی عقل نہیں رکھتے جو کچھ میں نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔

ترجمہ مقبول صـ۱۰ و ۱۱

۱۲۔ اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل سے فرماتا ہے کہ میں نے تم کو تمام عالم پر فضیلت دی اور ہم نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے۔ ترجمہ مقبول صـ۱۲ و ۱۳

۱۳۔ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل سے فرماتا ہے کہ مفسد بنکر زمین پر فساد نہ کرو۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے کہا کہ ہم ایک کھانے پر صبر نہ کرینگے ہم کو ساگ پات۔ کھیرا۔ ککڑی۔ گیہوں۔ مسور پیاز وغیرہ بھی ہمارے لئے پیدا کر دے۔ ترجمہ مقبول صـ۱۳ و ۱۴

۱۴۔ مومن وہ ہے جو اپنے ایمان کا منکر ہو۔ حاشیہ نمبر ۱ صـ۱۴

۱۵۔ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے۔ دین نہیں جو تقیہ نہیں کرتا۔ تقیہ میں نو حصے دین کے ہیں دس حصہ میں سے۔ تقیہ کے فضائل میں بے شمار حدیثیں ائمہ معصومین سے مروی ہیں۔

۱۶۔ بالتحقیق اللہ آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ آدمی اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں۔

۱۷۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو ذہن صاف حسن لطیف تمیز صحیح عطا ہوئی جنکا سینہ اللہ اور قرآن اور اسلام کی خوبیوں کے سمجھنے کیلئے کھولدیا گیا وہی قرآن بہتر سمجھ سکتے ہیں احتجاج طبرسی

۱۸۔ رسول اللہ صلعم کو اللہ تبارک تعالےٰ نے خواب میں دکھایا تھا کہ بنی تیم سے ابو بکر بنی عدی سے عمر بنی امیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہونگے۔ ص۹ حاشیہ ۱۲

۱۹۔ خلفا خصوصاً ابو بکر و عمر نے سلطنت میں خیانت نہیں کی خلافت سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ دنیا سے زاہد رہے۔

۲۰۔ بسند حسن امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے بارہ ہزار اصحاب تھے جنمیں نہ کوئی قدری تھا نہ جبری نہ مرجی نہ خارجی نہ ناصبی نہ معتزلی تھا اور نہ کوئی دین میں اپنی رائے سے کلام نہیں کرتے تھے اور شب و روز گریہ کرتے رہتے تھے

۲۱۔ بروایت صادقؓ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں خوشا حال میرے اصحاب کا اور خوشا حال انکا جنھوں نے میرے اصحاب کو دیکھا اور خوشا حال انکا جنھوں نے میرے اصحاب کے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ یعنی صحابہ و تابعین و تبع تابعین۔

حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۸۰

۲۲۔ بسند صحیح امام باقرؓ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی نے ایک روز فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ایک گروہ گرد آلود تھا انکے پیشانیوں پر کثرت سجدہ سے گٹھے پڑے ہوئے راتوں کو عبادت الٰہی میں بسر کرتے قیام رکوع سجدہ میں اور مناجات کرتے تھے کہ آتش جہنم سے خدایا آزاد کردے۔ حیات القلوب جلد ۲ ص ۵۸۵

۲۳۔ اور وہ خواب بھی کلام اللہ تھے جو رسولوں نے دیکھے۔ کتاب توحید منقول از علی

۲۴۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی کی قسم تم لوگ اپنے سے پہلے والوں کے طریقہ پر چلوگے اور سرمو تفاوت نہ کروگے۔ ترجمہ مقبول حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۲۷

۲۵۔ اسلام کی تعریف یہ ہے۔ خدا کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور تمام احکام شریعت کا پابند رہنا۔ صلح ص ۱۲

۲۶۔ علامہ محقق جیلانی اپنی کتاب مستطاب فتح السبیل میں فرماتے ہیں۔

سبب دیگر در تقویت حسن ظن بعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال باز داشتند و شیوہ زہد در دنیا پیش گرفتند و رغبت بدنیا و زینت آنرا ترک کردند و قناعت بقلیل و اکل خشن و لباس کرباس ملک خود ساختند درحالیکہ اموال برائے ایشاں حاصل و دنیا رو کردہ بود آنرا میان قوم قسمت میکردند و خود را باآں اصلا آلودہ نیکردند پس دلہائے مردم بایشاں مائل شد و ایشاں را دوست داشتند و ظنون مردم بایشاں نیک شد و ہر کس را در بارہ ایشاں شبہ در خاطر بود یا توقفی داشت باخود گفتند اگر ایشاں بہوائے نفس مخالفت نص پیغمبر کردہ بودند بایست اہل دنیا باشند و ترک اموال و لذات نکنند تا خسران دنیا و آخرت ہر دو برائے ایشاں نباشد و ایشاں اہل عقل و رائے صحیح اند چگونہ خسران دنیا و عقبیٰ ہر دو را پسندیدہ باشند پس فعل ایشاں صحیح است و کسے را شکے در صلاح ایشاں باقی نماند و اعتقاد بولایت شاں کردند و افعال شاں پسندیدند۔

انجم صفحہ ۱ جلد ۳ نمبر ۴۔ ۲۸۔ رمضان ۱۳۲۴ھ

۲۷۔ کوئی باانصاف شیعہ ایسا نہیں ہے کہ اپنے پیشوایان مذہب کے الفاظ ذہن نشین کرے مثلاً علامہ شوستری کے یہ الفاظ اعتقاد الجمہور حسن سیرۃ الشیخین و انہما کانا علی الحق" اور ظنوا انہما کانا مصیبین فی جمیع ما فعلاہ و ترکاہ

اور انہم مضو علی اعدل الامور وافضلها وان غائبهم من بعدهم ان یتبع آثارهم ویقتفی طرق القیم

۲۶- ماخذ علوم ائمہ شیعہ حسب ذیل ہیں (اصول کافی حدیث مطول ص ۱۴۶

فروع کافی کتاب الروضہ ص ۱۵۳)

۱- ایک صحیفۂ جامعہ ہے جو رسول صلعم کی بتائی ہوئی حضرت علیؑ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اونٹ کی ران کے برابر ضخیم اور رسول صلعم کے گز سے ۷۰ گز ہے۔

۲- دوسرا مصحف فاطمہؓ ہے۔ جو قرآن متداول سے تین حصہ ضخامت میں زیادہ ہے بعد وفات رسولؐ حضرت فاطمہؓ محزون دلول کی تسلی خاطر کے لئے خدا نے ایک فرشتہ بھیجا جو ان سے باتیں کرے۔ جناب امیرؑ اس فرشتہ سے جو کچھ سنتے تھے وہ لکھے جاتے تھے یہاں تک کہ یہ مصحف فاطمہؓ کامل ہو گیا۔

۳- تیسرا جفر ہے۔ جو ایک چمڑے کا تھیلہ ہے جس میں تمام انبیا اور اوصیا اور علمائے بنی اسرائیل کا علم بھرا ہے۔

۴- علم نجوم اور علم ماکان وما یکون اور وہ علم کہ رات دن یکے بعد دیگرے قیامت تک پیدا ہوتا رہتا ہے۔

ساتواں مقدمہ

اس مقدمہ میں احادیث و تفاسیر شیعہ ہر ایک سورۃ کے متعلق ایک جگہ جمع کی گئی ہیں جن سے اس تفسیر میں مدد لی جائے گی

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ

اِھدنا کی تفسیر و ترجمہ عوام الناس (یعنی علمائے اہل سنت) تو یہ کرتے

ہیں کہ ہم کو ہدایت کر۔ مگر کتاب الصافی و تفسیر امام عسکریؑ میں ہے کہ شیعان علیؑ چونکہ صراط مستقیم پر پہلے ہی سے ہدایت یافتہ ہیں اس لئے انکا ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھ۔ ترجمہ مقبول صہ۲ حاشیہ نمبر۴

معانی الاخبار میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ صراط مستقیم سے مراد امام ہے اور ایک روایت میں کل ائمہ مراد ہیں۔ اور چونکہ اس میں چودہ حروف ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ چودہ کا جو راستہ ہے وہی صراط مستقیم ہے۔

ترجمہ مقبول صہ۲ حاشیہ نمبر۵

المغضوب سے مراد یہود ہیں خواہ امت سابقہ کے ہوں یا اس امت کے۔

ترجمہ مقبول صہ۲ حاشیہ نمبر۷

الضالین سے مراد نصاریٰ ہیں خواہ پہلی امت کے ہوں یا اس امت کے۔

ترجمہ مقبول صہ۲ حاشیہ نمبر۸

سابقین مفسرین شیعہ بتاتے تھے مغضوب سے صحابہ ضالین سے مراد اہل سنت۔

سورۃ البقرہ مدنیہ

الٓمّٓ خدائے تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف ہیں حروف مقطعات قرآنی کا یہ ایک جزو ہے ان سب کو ملا کر اسم اعظم بنا لینا یا نبی کا کام ہے یا امام کا۔ ترجمہ مقبول صہ۳ حاشیہ نمبر۱

مجمع البیان میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے۔ اور اس کتاب کا خلاصہ حروف مقطعات ہیں۔

ذالک الکتاب تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد علی ابن ابی طالبؑ ہیں۔ حاشیہ نمبر۲

بالغیب سے مراد قیام قائم علیہ السلام و مسئلہ رجعت وغیرہ وغیرہ۔ حاشیہ نمبر۳

معانی الاخبار۔ مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے ینفقون کے یہ معنی مروی ہیں کہ ہم نے جو علم انھیں دیا ہے اُسے پھیلاتے ہیں۔ ترجمہ مقبول ۳ نمبر ۴

ومن الناس سے مراد خلیفۂ اول وثانی اور منافقین میں سے جو انکے ہمسر ہیں۔

تفسیر امام حسن عسکری میں ایک طولانی قصہ لکھکر ابوبکرؓ و عمرؓ اور نو صحابہ مہاجرین وانصار کو شریک کیا ہے۔ حاشیہ نمبر ۳ ص۴

فی قلوبھم کی تفسیر یہ ہے کہ نبیؐ اور وصی اور مومنین کی طرف سے کینہ وحسد وغم وغصہ۔ ترجمہ مقبول ص۴ حاشیہ نمبر ۵۔

امن الناس سے مراد سلمانؓ وابا ذرؓ وعمارؓ ومقدادؓ۔ حاشیہ نمبر ۱ ص۵

امن السفھاء سے مراد وہ لوگ جو نبی اور وصی اور انکے اصحاب سے ڈرتے رہتے تھے۔ ص۵ حاشیہ نمبر ۲۔

وادعوا شھداءکم خطاب ہے اے منافقو تم اُن ملحدوں کو بلالو جنھیں آل محمدؐ کے مقابلہ میں تم نے امام سمجھا تھا۔ ص۷ حاشیہ نمبر ۱۔

عھد اللہ سے مراد علی مرتضےٰ کی امامت اور انکے شیعوں کی محبت وکرامت کے بارہ میں لیا گیا تھا۔ حاشیہ نمبر ۱ ص۸

خلیفہ معصوم اور نوری مخلوق یعنی فرشتوں کا اجماع کامل خدا کے نزدیک حجت خدا کی تعیین کے بارہ مین باطل ٹھیرا تو گنہگار خاکی بندوں کا اجماع ناقص خود خلیفہ کے مقرر کرتے ہیں کسقدر جہ باطل ہوگا۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۸۔

علم الاسماء سے مراد علیؓ وفاطمہؓ وحسنؑ وحسینؑ وائمہ اولاد حسینؑ اور اُن سب کے شیعوں کے نام۔ اور اُن کے سرکش دشمنوں کے نام۔ امام صادقؓ فرماتے ہیں۔ واللہ وہ اسماء ہم ہیں۔ تفسیر برہان حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۹

عرضھم یعنی محمدؐ وعلیؓ وائمہؑ کے نور فرشتوں کو دکھلائے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۹

آمنوا کا خطاب اللہ منافقوں سے بھی کرتا ہے۔

ھٰذِہِ الشَّجَرَۃ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے علم کا درخت مراد ہے (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۹)

العیون میں ہے کہ آدم و حواؑ نے نافرمانی نہیں کی کیونکہ لا تقربا فرمایا تھا نہ لا تاکلا۔ (صفحہ ۹ حاشیہ نمبر ۵)

من ربہ کلمات سے یہ کلمات مراد ہیں اللھم بجاہ محمدؐ و علی و فاطمہ و الحسن و الحسین و الطیبین من آلھم۔ یعنی اے اللہ محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین اور انکی آل میں سے جو معصوم ہیں انکے مرتبہ کے لحاظ سے میری توبہ قبول فرما۔ (حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۰)

اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام

اوفوا بعھدی سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ محمدؐ و علی و اولاد علی پر ایمان لائیں گے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم علی کی ولایت جو خدا کی طرف سے فرض ہے تسلیم کرو۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۰)

لا تلبسوا تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ امر محمدؐ و وصی محمدؐ سے ڈرو اور حق نبوت و امامت کو باطل کے ساتھ پوشیدہ نکرو۔ (صفحہ ۱۰ حاشیہ نمبر ۴)

اقیموا الصلوٰۃ سے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجنا بھی مراد ہے مگر اس حالت میں کہ اُن کے احکام کا پابند ہو اُن کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہو۔ اور اُن سے نہ کوئی مخالفت رکھتا ہو۔ اور نہ اُن کے مخالفوں کا دم بھرتا ہو۔ (حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۱)

اٰتوا الزکوٰۃ سے مراد صدقہ فطرہ (حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۱)

نعمتی سے مراد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنی امت سے محمدؐ و آل محمدؐ پر ایمان لانے کا پختہ عہد و اقرار لیا تھا۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۱)

واتقوا یوما تفسیر امام عسکری میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یوم سے مراد

یوم الموت - ورنہ قیامت میں تو ہم اور ہمارے کامل شیعہ سلمان رض و مقداد رض و ابوذر رض و عمار رض وغیرہ اپنے کمزور شیعوں کی ہر طرح سے حمایت و شفاعت کریں گے - اور چہاردہ معصومین شیعوں کو جہنم سے اٹھا لائیں گے جیسے باز اپنے شکار کو اچک لیجاتا ہے - یا کبوتر دانہ کو چن لیتا ہے - اور ایک گنہگار شیعے کے عوض لاکھ ناصبی جہنم میں ڈال دیے جائیں گے - (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۱)

الکتاب سے توریت مراد ہے - (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۲)

والفرقان سے مطلب یہ ہے کہ موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل سے علی اور انکی اور اولاد کے خیر الوصیین ہونے کے اقرار کا عہد لے اور اسی طرح ان کے شیعوں کے خیر الامم ہونے کے یقین کا - (حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۲)

فاقتلوا انفسکم کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ نے حکم دیا کہ محمد و آل محمد کا واسطہ دیکر دعا مانگو بچھڑا پوجنے والے بھی واقف ہو گئے اور اسی طرح دعا مانگی تو ان کا گناہ معاف کر دیا - (حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۲)

لن نؤمن لک کی تفسیر امام عسکری میں ہو کہ جب موسیٰ نے بنی اسرائیل سے علی و اولاد علی کی امامت کا اقرار لینا چاہا تو بنی اسرائیل کے عذر پر بجلی گری اور سب مر گئے - بقیہ سے موسیٰ نے فرمایا کہ اب کیا کہتے ہو - انکی درخواست پر موسیٰ نے دعا کی تو وہ لوگ پھر زندہ ہو گئے اور کہا کہ ہم کو جہنم میں لیجا رہے تھے محمد و علی کے آواز دینے پر فرشتوں نے چھوڑ دیا - (حاشیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۲)

واذ استسقٰی موسیٰ نے ان لفظوں میں دعا کی تھی کہ الٰہی بحق محمد و علی و فاطمہ و بحق حسن و حسین اور بحق ان کی عترت کے پانی دے - یہ بات قابل غور ہے واسطہ چودہ کا دیا اور چشمے بارہ جاری ہوئے - حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۲ -

بعصاک الحجر کی تفسیر تفسیر مجمع البیان و عیاشی و کافی و الاکمال میں اما

سے روایت ہے کہ جس وقت قائم آل محمدؐ مکہ سے خروج کریں گے تو منادی پکارے گا کہ کوئی شخص کھانا و پانی نہ لے حجر موسیٰ اُن کے ساتھ ہوگا۔ جہاں اُتریں گے اس سے چشمہ جاری فرمادینگے اس سے بھوکوں کا پیٹ بھر جائے گا پیاسے سیراب ہوجائیں گے اور یہ سلسلہ نجف پہونچنے تک جاری رہے گا۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۱۳

بآیاتِ اللہِ سے مراد وہ تعریف ہے کہ جو محمدؐ اور انکی عترت طاہرہ کے معجزات انبیا اور اللہ کی کتابوں میں ہیں۔ حاشیہ نمبر۳ صفحہ ۱۳

ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا تفسیر امامؑ میں رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ گنہگار رفتہ رفتہ ولایت وصی رسولؐ وغیرہ وغیرہ کا بھی منکر ہو جاتا ہے۔ حاشیہ نمبر۵ صفحہ ۱۴

فوقکم الطور تفسیر امام عسکریؑ میں رسول اللہ صلعم سے مروی ہے کہ اے ہمارے شیعو خدا نے جو توفیق تم کو دی ہے اس کا شکریہ ادا کرو کہ تم خاک پر سجدہ کرتے ہو

(صفحہ ۱۵ حاشیہ نمبر۱)

فذبحوھا جس شخص سے یہ گائے خریدی گئی وہ علی مرتضیٰؑ اور اُن کی اولاد کی بزرگی تسلیم کر لینے کے متعلق بڑا خوش اعتقاد تھا۔

اور مقتول جو زندہ ہوا تھا اُس نے علیؑ اور اولاد علیؑ کا واسطہ دیکر خدا سے دعا کی کہ اس کو کچھ عرصہ کے لئے زندگی عطا فرمائے تو وہ دونوں جورو خاوند ستر برس زندہ رہے اور ساتھ ہی مر گئے پھر خدا نے فرمایا کہ اے موسیٰؑ اگر قاتلین ہمیں ان بزرگواروں کا واسطہ دیکر دعا کرتے تو ہم ان کا راز بھی فاش نہ کرتے پھر پچاس لاکھ اشرفیاں گائے خریدنے والوں نے اپنے مفلس ہو جانے پر گریہ و زاری کی تو موسیٰ نے فرمایا کہ تم بھی محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دیکر دعا کرو تو اللہ نے حکم دیا کہ فلاں خرابہ کے فلاں موقع کو کھودیں تو وہاں ایک گھڑا اشرفی نکلی محمدؐ و آل کا یہ ادنیٰ صلہ ہے کہ مال دوچند ہو گیا) (حاشیہ نمبر۱ صفحہ ۱۶)

احاطت بہ کی تفسیر تفسیر امام عسکریؑ میں بیان ہے کہ وہ بدی تو لی سے ہٹا وے پس وہ علی مرتضیٰؑ اور ان کے جانشینوں کی ولایت کا انکار کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ (حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۸)

و بالوالدین احسانا کافی میں امام صادقؑ سے اور امیر المومنین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں اور علیؑ دونوں اس امت کے باپ ہیں۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۹

والیتمیٰ سب سے بڑا یتیم وہ ہے جو اپنے امام کی خدمت تک نہ پہونچ سکے کہ ان سے علوم دین اور احکام خدا معلوم کرے۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹

والمساکین محبان محمدؐ و آل محمدؐ ہیں وہ زیادہ مستحق امداد ہیں جو دشمنوں کا دینی معاملہ میں مقابلہ کریں۔ پس جو شخص انکو علمی قوت پہونچا کر اس لایق کر دے کہ وہ نواصب خوارج کے حملوں کو دفع کر سکیں اور گمراہ نہ ہونے پائیں اس کا درجہ سب مواسات کرنے والوں سے زیادہ ہوگا

حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۹

ثم انتم کی تفسیر میں گویا خود رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد اس امت کے یہودی ہیں جو میری سب سے افضل اولاد کو قتل کرے گا میری شریعت اور سنت کو بدل ڈالے گا۔ میرے حسینؑ کو اس طرح قتل کرے گا جسطرح اگلے یہودیوں نے یحییٰؑ اور زکریاؑ کو قتل کیا تھا۔ اور قیامت سے پہلے پہلے خدائے تعالیٰ اس گروہ پر اولاد حسینؑ میں سے مہدیؑ کو مسلط فرمائے گا کہ ان حضرت کے مددگار انکو فنا کر دیں۔ صفحہ ۱۹ حاشیہ نمبر ۷

وھو محرم کے متعلق تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت جناب ابوذر غفاریؓ اور عثمان بن عفان کی شان میں نازل ہوئی مع ایک طولانی قصہ اور ضمیمہ کے۔

حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۰

اَفَکُلَّمَا کے متعلق بظاہر تفسیر یہ ہے کہ تم لوگ محمدؐ و علیؑ کے قتل کا ارادہ کرتے ہو اور باطن آیت کا مطلب بروایت امام باقرؑ مندرجہ تفسیر قمی۔ وہ منافقین مراد ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں قتل رسولؐ کا ارادہ کیا تھا۔ اور ایکدفعہ مدینہ میں قتل جناب امیرؑ کا اور اس قصد کی بنا روہ حسد تھا جو علیؑ ابن ابی طالب کی بزرگی و شان کی اظہار کے سبب انکے دلوں میں رسولؐ کی طرف سے پیدا ہو گیا تھا۔

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اگر محمدؐ علیؑ کی محبت کا کسیوقت بھی ذکر کریں جسے تمہارا دل قبول نہیں کرتا تو کیا تم اکڑے ہی رہو گے اور آل محمدؐ کے ایک گروہ کو جھٹلایا ہی کرو گے اور ایک کو قتل کر دیا کرو گے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۲۱

فتمنوا الموت جناب مصطفےؐ اور علیؑ مرتضےٰ اور انکی اولاد کا تو یہ دعوی تھا کہ خدا کے دوست ہم ہیں اور جو ہمارے مخالف ہیں وہ خدا کے دوست نہیں ہو سکتے

حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۲۲

عدوا لجبریل تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مروی ہے کہ اس طرح اس امت کے یہودی یعنی نواصب کی مذمت فرمائی ہے کہ وہ جبرائیل و میکائیل و دیگر فرشتگان سے عداوت رکھتے تھے کہ وہ علیؑ کی امداد کے لئے نازل ہوتے رہے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۳

واتبعوا کے متعلق تفسیر قمی و تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ شیطان کا قصہ علم سحر کے ایجاد وغیرہ کا کفار سمجھتے تھے کہ ہم کو محمدؐ و علیؑ کی اطاعت سے استغنا ہو جاے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۴

راعنا کے متعلق امام موسی کاظمؑ طولانی قصہ یہودیوں کا بیان کر کے فرماتے ہیں کہ سعد بن معاذ انصاری اس کو سمجھ گئے۔ اور کہا کہ اگر مجھکو یہ بات پسند ہوتی

کہ رسولِ خدا کے بھائی اور وصی جناب علیؑ ابن ابی طالب پر جو ہور امت میں آنحضرت کے نائب ہیں کسی طرح تقدیم کروں وغیرہ وغیرہ۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۵

آیۃ ما ننسخ کے متعلق امام حسن عسکریؑ اور امام تقی اور امام ابو جعفرؑ اور امام جعفر صادقؑ بعد ایک طولانی قصہ کے فرماتے ہیں کہ قرآن میں او ننسھا نہ تھا یعنی بغیر الف اور واو کے تھا۔ اس آیہ قرآن میں لفظ آیت سے مراد امام ہیں۔ مطلب خدا کا یہ ہے کہ ہم کسی امام کو اس دنیا سے اس لئے نہیں اٹھاتے کہ اسکا ذکر فراموش ہو جائے بلکہ اٹھانے سے پہلے اس کے صلب سے ایک شیر پھر پیدا کر دیتے ہیں جو اس کے مثل امام ہوتا ہے۔ صفحہ ۲۵ حاشیہ نمبر ۲

لن یدخل الجنۃ کے متعلق تفسیر امام حسن عسکریؑ میں حضرت علی سے اور پھر امام جعفر صادقؑ سے بعد طولانی حکایت کے منقول ہو کہ رہی وہ بحث جو احسن طریقہ سے نہو وہ حرام ہے جسے خدائے تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر حرام کیا ہے۔

صفحہ ۲۶ حاشیہ نمبر ا

الذین آتینا ھم کے متعلق تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی اور کتاب کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ائمہ معصومین ہیں۔ صفحہ ۲۰ حاشیہ نمبر ۳

آیہ واذ ابتلیٰ ابراھیم کے متعلق کتاب الخصائل میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ وہی کلمات تھے جو آدمؑ کو ملے تھے اور جس کی بدولت اُن کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ یعنی اے پروردگار میرے میں تجھ سے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ تو میری توبہ قبول فرما۔ کسی نے سوال کیا کہ اتمھن کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ قائم آل محمد اور کل اوصیار رسولؐ کی بزرگی تسلیم کر لی۔

کتاب کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو

نبی مقرر کرنے سے پہلے عبد مقرر کیا۔ رسول مقرر کرنے سے پہلے نبی بنایا اور خلیل بنانے سے پہلے رسول بنایا۔ اور امام بنانے سے پہلے خلیل بنایا اور سب مدارج طے ہونے کے بعد امام بنایا۔ کوئی مشرک قیامت تک امامت کے رتبہ کو نہیں پہونچ سکتا زید ہو یا عمرو یا بکر۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۲۹

من الثمرات تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ لوگوں کے دل اہلبیت کی طرف مائل کر دے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۲۹

امۃ مسلمۃ سے مراد اہلبیت ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۰

ملۃ ابراھیم کے متعلق کتاب المجالس میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ ملت ابراہیمؑ پر صرف ہم اور ہمارے شیعہ قائم ہیں اور کوئی نہیں۔ صفحہ ۳۰ حاشیہ نمبر ۵

صبغۃ اللہ سے مراد عہد ولایت۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۳۲ حاشیہ نمبر ا

امۃ وسطاً کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں چند حدیثیں وارد ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ان حضرات نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں۔ حلال و حرام خدا سے ہم واقف ہیں اور جس نے جو کچھ ضائع و باطل کر دیا اس کی گواہی ہم دینگے۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس سے تمام مسلمان اہل قبلہ مراد ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۳

یعرفونہ کے متعلق تفسیر قمی میں حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے شان میں نازل ہوئی۔ قول مقبول۔ جو نبی کو یہود و نصاریٰ سے پیش آیا وہی ان کے اوصیا کو اس امت کے یہود و نصاریٰ سے پیش آیا کہ ان کے مراتب سے انکار کیا اور ان کے حق کو جان بوجھکر چھپایا۔ اور ان کے پیرو برابر چھپاتے رہتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۴

یأت بکم اللہ کے متعلق کتاب اکمال الدین و تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد (حضرت مہدیؑ) کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۵

ان الذین یکتمون کے متعلق تفسیر صافی میں ہے کہ اس سے مراد علمائے یہود ہیں جو محمدؐ و علیؑ کی شہادت دینے والی تعریف کرنے والی حلیہ مبارک بتانے والی آیتوں کو چھپاتے تھے اور وہ ناصبی مراد ہیں جو فضائل علی قرآن میں نازل ہوئے ہیں انکو چھپاتے ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۷

یلعنھم اللہ کے متعلق احتجاج اور تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مروی ہے۔ بعد ایک قصہ طولانی کے اور مانند فرعون و ثمود اور ان لوگوں کے جنھوں نے آپ حضرات کے ناموں سے اپنے آپ کو موسوم کیا اور آپ کے القاب سے اپنے آپ کو ملقب کیا۔ انکی جگہ پر غصبًا بیٹھ گئے۔ اور ان کی سلطنت کے ظلمًا و جبرًا حاکم ہو گئے (مطلب یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمانؓ ذی النورین) حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۳۷

کحب اللہ کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے روایت ہو کہ واللہ اس آیت میں محبت کرنیوالوں سے فلاں و فلاں (ابوبکر عمر و عثمان) کے دوست مراد ہیں جنھوں نے علی امام وبین منجانب اللہ کو چھوڑ کر ان کو امام بنا لیا۔ پھر فرمایا واللہ ائمہ جور وہ خود ہیں اور ظالم ان کے پیرو کار۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۳۸

اشد حبا للہ سے مراد آل محمدؐ ہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۸

واذ تبرء الذین اتبعوا کے متعلق الاختصاص میں بروایت شیخ مفید اور امالی میں بروایت شیخ صدوق امام صادقؑ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن منادی پکاریگا کہ زمین پر جو خلیفہ خدا تھا وہ کہاں ہے حضرت داؤدؑ کھڑے ہوں گے ان کو منجانب اللہ جواب دیا جائے گا کہ تم مراد نہیں۔ پھر وہی پکارا جائے گا۔ علیؑ ابن ابی طالب کھڑے

ہوں گے تب کہا جائے گا کہ اے گروہ خلایق یہ علی خلیفہ خدا و حجت تھے جو ان کے ساتھ ہیں تھا انکے ساتھ جائے اور جو دوسروں کو (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کو امام سمجھتا تھا وہ ان کے پیچھے جائے جہاں وہ جائیں حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۳۸

وما ھم بخارجین من النار کے متعلق تفسیر برہان میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی مرتضیٰ کے دشمن جو ابدالآباد جہنم میں رہیں گے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۳۹

غیر باغ ولا عاد کے متعلق کافی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ وہ بھی مراد ہے جو امام پر خروج کرے اور عاد سے مراد غاصب ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۰

(اہل فہم و علم سمجھ لیں کہ حضرت کس کس کو مراد لیتے ہیں) علامہ مقبول احمد شمیم امروہی کا شعر نقل کرتے ہیں۔

علی سا اگر مرا مولا نہ ہوتا ٭ عمر کے منہ میں یوں لولا نہ ہوتا [1]

فاعتبروا یا اولی الابصار۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۰

فی الباسا کے متعلق مولوی مقبول احمد تفسیر فرماتے ہیں (ابلیس اور اس کے پیروؤں سے زیادہ کوئی دشمن نہیں) پس محمد و آل محمد پر درود بھیجنا انکو دفع کرنا دشمنان خدا سے لڑنے کا ثواب رکھتا ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۱ (شیعوں کی اصطلاح خاص میں ابلیس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق خلیفۂ اول لعنۃ اللہ علی الظالم الاول مجلس میں ایک شخص کے کہنے پر جب ہر طرف سے جوتے پڑتے تھے تو اس نے کہدیا تھا کہ میری مراد ابلیس سے تھی کہ وہی پہلا ظالم ہے جس پر علمائے امامیہ ان کی ذہانت اور فراست کی تعریف کرتے ہیں۔

مقبول احمد نے اس اپنے فقرہ کو بریکٹ میں لکھکر اپنی ذہانت کو پیش کیا ہے

الصّحیٰ اور سکے متعلق مولوی مقبول احمد تفسیر اشتہار فرماتے ہیں کہ اس سے

[1] شعر ... کی ... حضرت ... گالیاں دیا ہی کرتے ہیں اس کا جواب کیوں نہ ... شمیم کا شعر ... تفسیر ... ہے جو ... کے مولا کا ... یہ شعر یوں خوب ہوتا ہے عمر سا اگر مرا مولا نہ ہوتا ٭ تو والا دوں میں وہ اولیٰ نہ ہوتا یا یوں خوب ہوتا ہے شتا اگر ... کی میرا مولا ہوتا تو والا دی کر وہ ہوتا نہ اولیٰ۔ (نوٹ از جانب کاتب جمیل)

زیادہ کوئی فقر نہیں ہے کہ مومن (شیعہ) مضطر ہو کر دشمنان آل محمد (سنیوں) سے اپنی حاجت روائی کا طالب ہو اور اسپر صبر کرے - اور جو مال انسے ملے اُسے مال غنیمت سمجھے اُن پر لعنت کرتا رہے - اور معصومین کی ولایت کا ذکر اُس مال کی امداد سے تازہ کرتا رہے - حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۴

(جیسا مقبول احمد اور اڈیٹران اصلاح و شمس و اثنا عشری و دیگر علمائے شیعہ آجکل اپنی تصنیفات و تحریرات میں تحریر کرتے رہتے ہیں) فاعتبروا یا اولی الابصار -

حین البأس کی تفسیر میں مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں کہ علی مرتضیٰ پر درود بھیجے اولیائے خدا کا ساتھ دے اعدائے خدا کا دشمن رہے - حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۱۴

الحربالحر کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ حکم عام جماعت مسلمین کے لئے ہے نہ خاص اہل ایمان کے لئے ہے اہل علم سے مخفی نہیں کہ عامہ سے مراد سنی خاصہ سے مراد شیعہ - حاشیہ نمبر ا صفحہ ۴۲

خیراً الوصیۃ کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اموال مردم میں ایک حق امام زمان کے لئے بھی قرار دیا ہے کہ کم سے کم چھٹا زیادہ سے زیادہ ایک تہائی - حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۴۲

علی الذین من قبلکم سے مراد انبیائے سابقین ہیں نہ اُن کی اُمتیں مراد ہیں او علی سفر کے متعلق بہت سی حدیثوں میں ائمہ معصومین سے منقول ہے کہ جو شخص سفر جائز میں ماہ مبارک رمضان کے روزے رکھے وہ ایسا ہی ہے جیسے وہ شخص جو حالت اقامت میں روزے نہ رکھے - امام باقرؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے سفر میں خود روزہ افطار کیا اور نماز کو قصر کیا اور اپنے ساتھ والوں کو قصر و افطار کا حکم دیا جن لوگوں نے افطار نہیں کیا اُن کو رسول اللہ صلعم نے نافرمان فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ لوگ قیامت تک نافرمان رہیں گے - امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہم

ان کو اور اُن کی اولاد کو پہچانتے ہیں۔

مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں کہ مخالف فرقہ (یعنی اہل سنت) سے بشیتر نافرمان اصحاب کے قول پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۴

فمن شہد کے متعلق التہذیب مین امام صادقؑ سے وارد ہے کہ جب ماہ رمضان شروع ہو جائے تو کسی شخص کو بلا ضرورت سفر جایز نہین۔ اور جایز سفر یہ ہو سکتا ہے۔ حج۔ عمرہ۔ اپنے مال کی تلف کا اندیشہ۔ اپنے بھائی کی ہلاکت کا اندیشہ اور اگر بھائی کے مال کی تلف کا اندیشہ ہو تب اس کو خود سفر کرنے کی ضرورت نہیں مگر تیئیسویں شب گزر جانے کے بعد مطابقہ بھی نہیں۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۴

الی اللیل سے مطلب یہ ہے کہ جانب مشرق کی سُرخی جاتی رہے اور سیاہی اوپر سے اٹھکر پھیلتی ہوئی سر سے گزر جائے۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۴۵

الی الحکام کے متعلق کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد حکام جور ہیں نہ عدل۔ تفسیر قمی میں ہے کہ چونکہ خدا جانتا تھا کہ حکام جور ہونگے اس لئے پہلے ہی سے ممانعت کر دی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۴۵

واتو البیوت من ابوابھا احتجاج طبرسی میں جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ خدا نے علم کے اہل مقرر کئے ہیں اور کل بندوں پر ان کی اطاعت اپنے اس قول سے واجب فرما دی ہے۔ بیوت سے مراد بیوت علم اور وہ انبیا ہیں اور ابواب سے مراد اُن کے اوصیاء ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم وہ بیوت ہیں جن کے دروازوں میں سے آنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔ ہم خدا کا دروازہ ہیں ہم اُسکے گھر ہیں جسمیں آنا چاہیئے پر جس نے ہماری متابعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا وہ تو بیشک گھروں میں دروازوں سے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور کسی غیر کو ہم پر فضیلت دی وہ گھروں کے پچھواڑے سے آیا۔ .... اب تو اس نے خود

ہم کو اپنا دروازہ اپنی صراط - اپنی سبیل مقرر کیا ہے پس جو ہماری ولایت سے عدول کرنے والے ہیں اور غیروں کو ہم پر فضیلت دینے والے ہیں انھیں کے بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے - ان الذین لا یومنون بالاخرۃ عن الصراط لناکبون یعنی بے شک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حقیقی راہ سے ہٹ جانے والے ہیں - حاشیہ نمبر ۶ صفحہ ۴۵

فلا یسرف فی القتل کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ یا امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا کی طرف سے کسی پر زیادتی نہ ہوگی سوائے قاتلان حسینؑ کی اولاد کے علل الشرائع میں منقول ہے کہ کسی نے امام رضاؑ سے دریافت کیا کہ یا ابن رسول اللہ آپ امام جعفر صادقؑ کی اس حدیث کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ جب قائم آل محمد (امام مہدیؑ) خروج فرمائیں گے تو وہ قاتلان حسینؑ کی اولاد کو ان کے باپ دادا کے کردار کے عوض قتل کریں گے - فرمایا بے شک ایسا ہی ہوگا - بوجہ اس کے کہ وہ اولاد قتل حسینؑ سے راضی ہیں اس لئے امام مہدیؑ قتل کریں گے -

صفحہ ۴۶ حاشیہ نمبر ۲

اتموا الحج کے متعلق کافی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ حج کی تکمیل زیارت امام پر موقوف ہے اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص حج کرے اُسے لازم ہے کہ ہماری زیارت پر اختتام کرے کہ حج کا اتمام اس پر موقوف ہے - مولوی مقبول احمد فرماتے ہیں کہ اس زمانہ میں ان کے مشاہد کی زیارت ان کی ملاقات کی قائم مقام ہے -

صفحہ ۴۷ حاشیہ نمبر ۱

فاذکروا اللہ کے متعلق تفسیر جناب امام حسن عسکریؑ میں منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علی مرتضیٰ سید الاوصیاء پر درود بھیجو وغیرہ وغیرہ - صفحہ ۴۹ حاشیہ نمبر ۵

ومن الناس من یعجبک کے متعلق تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت

اول وثانی (یعنی ابوبکر خلیفہ اول وعمرؓ خلیفہ ثانی) کے بارے میں نازل ہوئی اور ایک روایت کے بموجب صرف ثانی کے بارے میں اور ایک روایت کے بموجب معاویہ کے بارہ میں بھی۔ صفحہ ۴۹ حاشیہ نمبر ۳

ویھلک الحرث والنسل کے متعلق تفسیر قمی اور تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ حرث سے مراد دین اور نسل سے مراد انسان (اور یہ ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی) دیکھو ضمیمہ مقبول واصلاح۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۴۹۔

امۃ واحدۃ کے متعلق تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ یہ ذکر نوحؑ سے پہلے کا ہے۔ ایک دوسری روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ سب گمراہی میں تھے۔ اور اوصیائے آدمؑ ان کے خوف سے تقیہ کئے ہوئے تھے اور اظہار دین کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ قابیل کی طرف سے انکو قتل کی دھمکی دیجاتی تھی صفحہ ۵۱ حاشیہ نمبر ۱

ویسئلونک عن المحیض میں متطھرین کی تفسیر میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ لوگ پہلے پتھر اور ڈھیلوں سے استنجا کیا کرتے تھے پھر پانی سے کرنے لگے پھر وضو کا حکم آیا جسے رسول خدا صلعم نے کر کے دکھایا۔ اسی کی پسندیدگی کے بارے میں خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کی۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۵۴

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

انی شئتم کے متعلق تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ جس وقت تمہارا جی چاہے مباشرت کر لو۔

التہذیب میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ مطلب یہ ہے کہ سامنے سے جماع کرو یا پس پشت سے لیکن قُبُل مراد ہے دُبُر ہرگز نہیں وطی فی الدبر اس آیت سے بھی اور من حیث امرکم اللہ سے حرام ہے۔ صفحہ ۵۵ حاشیہ نمبر ۱

اذ قالوا النبی لھم کے متعلق تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امام باقرؑ کی روایت کے مطابق یہ نبی اشمویل تھے جس کی عربی اسمٰعیل ہوتی ہے۔ اور ایک دوسری روایت کے بموجب ارمیا تھے اس زمانہ میں بنی اسرائیل میں نبوت اور سلطنت ایک گھرانے میں جمع نہ ہوتی تھی بلکہ نبوت تو اولاد لاوے ابن یعقوب میں اور سلطنت اولاد یوسف میں۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۶۲

فمنھم من اٰمن ومنھم من کفر کے متعلق کافی میں حضرت امام باقرؑ نے فرمایا کہ اصحاب جناب رسالت مآب صلعم نے بعد آنحضرت کے یقیناً اختلاف کیا اور بعض انہیں سے مومن رہے اور بعض کافر ہو گئے۔

تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امیرؑ سے جنگ جمل میں دریافت کیا گیا کہ یہ لوگ بھی اللہ اکبر کہتے ہیں اور ہم بھی۔ یہ لوگ لاالہ اللہ کے قائل ہیں اور ہم بھی یہ لوگ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم بھی تو حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ ہم تو وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور یہ وہ ہیں جو کافر ہو گئے۔ صفحہ ۶۵ حاشیہ نمبر ۲

کرسیہ کے متعلق التوحید میں ہے کہ امام صادقؑ سے عرش و کرسی کے بارہ میں دریافت کیا گیا فرمایا کہ ایک صورت تو یہ ہے کہ عرش سے مراد تمام مخلوق ہے اور کرسی ان سب کا ظرف ہے اور ایک صورت یہ ہے کہ عرش سے مراد وہ علم ہے جس پر خدا نے اپنے انبیا اور رسولوں اور حجتوں کو مطلع فرمایا ہے اور کرسی سے مراد وہ علم ہے جس پر ان میں سے کسی کو مطلع نہیں فرمایا۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۶۶

بالطاغوت کے متعلق تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا۔ حاشیہ نمبر ۳

بالعروۃ الوثقٰی کافی میں ہے کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ اس سے ہم اہلبیت کی مودت مراد ہے۔ لا انفصام لھا کے متعلق معانی الاخبار میں رسول اللہ صلعم سے

منقول ہے کہ جسے یہ منظور ہو کہ وہ ایسی مضبوط رسی پکڑے جو کبھی نہ ٹوٹے اُسے لازم
ہے کہ میرے بھائی اور میرے وصی علیؑ کی ولایت قبول کرے۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۶۶
من النور الی الظلمات کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نور سے مراد آلِ محمدؑ
ہیں اور ظلمات سے مراد ان کے دشمن۔ ابن ابی یعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
صادقؑ سے عرض کی کہ میں بہت لوگوں سے ملتا جلتا ہوں تو مجھے اس سے تعجب آتا ہے
کہ جو لوگ آپ سے تولّی نہیں رکھتے اور فلاں فلاں (اشارہ ابوبکرؓ عمرؓ و عثمانؓ) کے
دوست دار ہیں اُن میں امانت و سچائی اور وفا پائی جاتی ہے۔ اور جو لوگ آپ کے
دوست دار ہیں ان میں نہ امانت ہے نہ وفا نہ سچائی۔ ابن ابی یعفور کا قول ہے
کہ امام یہ سُنکر سیدھے ہو بیٹھے اور مثل ایک غصہ ور شخص کے میری طرف متوجہ ہو کر
فرمایا کہ جو شخص امام ظالم کی ولایت کا قایل ہو اور ایسے امام کو مانتا ہو جس کا تقرر خدا
کی طرف سے نہیں ہے۔ تو اس کا کوئی دین نہیں ہے اور جو امام عادل کی ولایت کا
قائل ہو جس کا تقرر خدا کی طرف سے ہے۔ اُن پر کوئی عتاب نہ ہونا چاہیے۔ میں نے
عرض کی کہ اُن کا کوئی دین ہی نہیں ہے اور اِن پر کوئی عتاب بھی نہیں۔ فرمایا کہ ہاں
اُن کا کوئی دین نہیں ہے اور ان پر کوئی عتاب نہیں۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی
یعنی گناہوں کی تاریکی سے توبہ و مغفرت کی روشنی کی طرف بوجہ ولایت امام
عادل و منصوص من اللہ منتقل کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا والذین کفروا الی آخرہ اس سے
یہ مطلب ہے کہ پہلے وہ نور اسلام میں تھے جب امام ظالم کی اطاعت کی جو خدا کی طرف
سے نہ تھا تو انہوں کی ولایت تاریکی کفر کی طرف لے گئی نتیجہ یہ ہوا کہ کفار کے ساتھ
خدائے تعالیٰ نے اُن کے لئے بھی جہنم واجب کر دیا۔ ابن ابی یعفور کہتے ہیں کہ میں نے
عرض کی کہ "والذین کفروا" سے عام کافر مراد نہیں ہیں۔ فرمایا ہرگز نہیں۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۶۶
خٰلدون تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ امیر المومنینؑ

کے دشمن گو کتنے ہی بڑے عابد و پرہیز گار ہوں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

صفحہ ۷، حاشیہ نمبر۱

لا تبطلوا صدقاتکم کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے مروی ہے کہ یہ آیت عثمان و معاویہ اور اُن کے پیروؤں کے بارے میں نازل ہوئی۔

حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۶۵

ابتغاء مرضات اللہ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی۔ صفحہ ۶۶، حاشیہ نمبر۳

للفقراء تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان میں نازل ہوئی اور وہ مہاجرین میں سے کوئی چار سو آدمی تھے جو مسجد رسولؐ کے ایک چھتہ میں رہتے تھے اور اپنا وقت علم دین حاصل کرنے اور عبادت میں صرف کرتے تھے۔ صفحہ ۲، حاشیہ نمبر۱

الذین ینفقون تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب امیر کے پاس کسی وقت صرف چار درہم تھے اور کچھ نہ تھا ان میں حضرت نے ایک درہم رات کو ایک دن کو ایک درہم خفیہ ایک علانیہ خیرات کر دیا۔ رسول اللہ صلعم کو خبر ہوئی پوچھا اے علی ایسا تم نے کیوں کیا عرض کی کہ خدا کا وعدہ پورا کرنے کے لئے۔ صفحہ ۲، حاشیہ نمبر۲

یحاسبکم تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات واجب فرمائی ہے کہ اس شخص کو ہرگز جنت میں داخل نہ کرے جس کے دل میں (خلیفہ) اول و ثانی کی محبت ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ہو۔ صفحہ ۶، حاشیہ نمبر۱

سورۂ آل عمران مدنیہ

آیات محکمات وہ آیتیں ہیں جن کی عبارتیں صاف ہیں ان میں کچھ اجمال یا کنجلک نہیں۔ صفحہ ۷، حاشیہ نمبر ۱

و اُخَر متشابھات وہ آیتیں ہیں جس میں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے ہیں اور جن کا مقصد بغیر کامل غور و خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور غرض اصلی ان کی یہ ہے کہ علماے ربانیین کی فضیلت تمام مخلوق پر ظاہر ہو جائے کہ وہ کس طرح انکے معانی استنباط کر کے بتلا سکتے ہیں اور کیونکر ان کا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں اور کس طرح اُن کے ذریعہ سے توحید اور معرفت خدا تک پہونچا سکتے ہیں۔

کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادق سے اس آیت کی تاویل میں منقول ہے کہ محکمات سے مراد جناب امیر و ائمہ ہیں اور متشابہات سے مراد فلاں و فلاں (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۷

والراسخون کافی و تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ ہم ہیں اور اس کی پوری پوری تاویل سے ہم واقف ہیں۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیر سے روایت ہے کہ پروردگار جانتا تھا کہ بدل ڈالنے والے اس کے کلام میں بہت سے تغیرات پیدا کر دینگے اس لئے اُس نے اپنے کلام کو تین قسم پر منقسم فرمایا۔ ایک قسم تو ایسی ہے کہ اُسے عالم و جاہل سب جانتے ہیں۔ ایک قسم ایسی ہے جسے وہی لوگ جانتے ہیں جن کے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہے تمیز صحیح ہے۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لئے کھول دیے ہیں۔ اور ایک قسم ایسی ہے جس کو سوائے خدا اور انبیا اور راسخون فی العلم کوئی نہیں جان سکتا۔ اور پروردگار عالم نے ایسا اس لئے کیا کہ اہل

باطل جو میراث رسول پر غاصبانہ قابض ہو جائیں وہ اس علم کا دعوی نہ کر سکید
جس میں سے فی الحقیقت خدا نے انکے لیے کوئی حصہ مقرر ہی نہیں کیا ہے بلکہ یہ نیست
پیش آئیے کہ جنکو خدا نے اپنا ولی مقرر کیا ہو اور ان کی اطاعت سے خدا پر بہتان
باندھ کر اور ان لوگوں کی کثرت پر نازاں ہو کر جو ان کی اعانت و نصرت کو
کھڑے ہو گئے ہوں اور خدا اور اس کے رسول سے علانیہ مخالفت کر کے اپنی غو
بنانے کے لئے منکر ہو گئے ہوں۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۸،

فِئَۃٌ تُقَاتِلُ (یعنی رسول اللہ اور ان کے اصحاب)۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۹،

اُخْرٰی کَافِرَۃٌ یعنی مشرکین مکہ۔ صفحہ ۹، حاشیہ نمبر ۴

رضوان من اللہ کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے منقول
کہ دنیا اور آخرت کی لذتوں میں سے آدمیوں کے لئے کوئی لذت عورتوں
سے زیادہ نہیں ہے پھر ان حضرت نے فرمایا کہ اہل جنت جنت میں عورتوں
کی صحبت سے زیادہ کسی اور چیز کے خواہش مند نہ ہوں گے نہ کھانے کے نہ پینے

صفحہ ۱۰ حاشیہ نمبر ۲

اولوا العلم تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اولوا العلم سے مراد
انبیا اور اوصیا اور وہی قسط یعنی عدل پر قائم ہیں۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۰

عند اللہ الاسلام اسلام سے مراد ہے توحید خدا کا اقرار اور اس شریعت
پابندی جس کو جناب رسول اللہ صلعم نے رواج دیا۔ صفحہ ۱۱ حاشیہ نمبر ۲

تؤتی الملک کے متعلق تفسیر عیاشی میں داؤد بن فرقد سے منقول ہے کہ میں
امام صادقؑ کی خدمت میں یہ آیت پڑھ کر عرض کی کہ بنی امیہ کو خدا نے بے شک
سلطنت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا کہ عوام الناس کا جس طرف خیال جاتا ہے حقیقتاً
نہیں ہے سلطنت تو خدا نے ہم کو عطا کی اور بنی امیہ نے اس کو غصباً لیلیا......

صفحہ ۱۲ حاشیہ نمبر ۲

کنتم جو دراصل تقیہ تھا چالاکی سے تقیہ لکھدیا ہے۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیر سے منقول ہو کہ خدائے تعالیٰ ہم کو اپنے دین میں تقیہ کے برتنے کا حکم دیتا ہے (اس آیت میں) پھر ان حضرت نے فرمایا کہ خبردار خبردار ایسا نہ کرنا کہ تم تقیہ کو چھوڑ دو جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور اپنے کو معرض ہلاکت میں ڈالو۔ کیونکہ تقیہ کو چھوڑ دینا تمھارے اور تمھارے بھائیوں کے خون کا بہانے والا تمھاری اور اُن کی نعمتوں کا زائل کرنے والا اور اُن کو دشمنان خدا کے ہاتھ سے ذلت پہونچانے والا ہے۔ حالانکہ تم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے بھائیوں کی عزت کرو۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خداصلعم فرمایا کرتے تھے کہ جو تقیہ کا منکر ہے وہ ایمان سے بے بہرہ ہے۔ اس لئے کہ وہ خدا کے اس قول (اس آیت کا منکر ہے) امام باقرؑ سے منقول ہو کہ ابن آدم جس چیز میں تقیہ کرنے کے لئے مضطر ہو جائے اُس میں تقیہ جایز ہے اس لئے کہ اللہ نے اس کے لئے حلال کیا ہے (تقیہ کے بارے میں اس قدر حدیثیں وارد ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ صفحہ ۲۰ حاشیہ نمبر ۱

یحببون اللہ کے متعلق کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ دین سوائے محبت کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔

کافی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اسرار دین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ جان لے کہ خدا اس سے محبت رکھتا ہے۔ پھر وہ خدا کی اطاعت کرے اور ہماری پیروی اور اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ واللہ کوئی بندہ کبھی خدا کا مطیع ہو گا مگر یہ کہ خدائے تعالیٰ اپنی اطاعت کی حالت میں ہماری اتباع اس کے دل میں ڈال دے گا اور نہ کوئی بندہ ایسا ہے کہ ہماری اتباع کرے اور اللہ اُس کو دوست نہ رکھے اور قسم بخدا جو کوئی ہماری اتباع چھوڑ دے گا ضرور ہم سے بغض رکھیگا

اور جو ہم سے بغض رکھے گا یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کی نافرمانی نہ کرے اور جو خدا کی
نافرمانی کی حالت میں مر جائے گا خدائے تعالیٰ اُس کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیگا۔

حاشیہ نمبر ا صفحہ ۸۴

اِنَّ اللهَ اصْطَفٰے کے متعلق تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت اس طرح تھی۔ آل
عمران کے بعد آل محمد۔ تو لوگوں نے اصل کتاب سے لفظ آل محمد کو گرا دیا۔

تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ لفظ آل محمد اس آیت میں موجود
تھا لوگوں نے مٹا دیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آل ابراہیم کے بعد آل محمد تھا بجائے
لفظ محمد کے عمران بنا دیا گیا۔ معانی الاخبار میں امام صادق سے منقول ہے کہ ان حضرت
سے آل محمد کے معنی دریافت کئے گئے تھے۔ فرمایا کہ آل محمد وہ ہیں جن کی ازواج اور
بیٹیوں کے نکاح خدا نے رسول خدا صلعم پر حرام کئے ہیں امام رضا نے اسی پر استدلال کیا
ہے عمران تین گزرے ہیں ایک عمران حضرت موسیٰ کے باپ دوسرے عمران جو یعقوب
کی ستائیسویں پشت میں تھے تیسرے عمران رسول خدا صلعم کے عم مکرم اور علی مرتضیٰ
امیر المومنین کے باپ جنکی کنیت ابو طالب تھی۔

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۸۴

اُصول کافی اور تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہے۔ بعد قصہ طولانی کہ ایک
مریم بتول تھیں یعنی حیض و نفاس سے پاک۔ دوسرے یہ کہ عمران کی نسل میں بیٹی
صاحب اعجاز رسول پیدا ہونے والا تھا جس کی پیشینگوئی پہلے سے چلی آتی تھی
لوگ اس بات کے لئے آمادہ ہو جائیں اور ان کو اس میں شک باقی نہ رہے
بیٹی کی اولاد اس شخص کی نسل سے شمار ہو گی جس کی بیٹی ہے اور بیٹی کی نسل سے
ہادی پیدا ہو سکتا ہے اور ان کو پھر کسی طرح آل محمد صلعم کے بارے میں شک اور بحث
گفتگو نہ رہے

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۸۵

کفلھا زکریا کے متعلق تفسیر یہ ہے کہ مریم کے باپ چونکہ امام تھے مریم امام کی بیٹی تھی

کہ بنی ماتان بنی اسرائیل کے رؤسا اور بادشاہ اور ان کی طرف سے حضور خدا میں قربانی گزرانے والے تھے (بحذف قصہ طولانی) حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۸۵

قالت ہو من عند اللہ کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے (بحذف قصہ طولانی) جناب امیرؑ گھر میں آئے۔ کھانا رکھا ہوا تھا۔ جناب امیرؑ نے پوچھا کہ فاطمہؑ یہ کھانے کہاں سے آیا۔ حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا ھو من عند اللہ یعنی حضرت مریمؑ کے جواب کی جگہ نقل کر دی۔ حاشیہ نمبر ۵ صفحہ ۸۵

آیہ ماکان ابراھیم کے متعلق تفسیر عیاشی میں حضرت صادقؑ سے اور حضرت باقرؑ سے روایت ہے کہ ابراہیمؑ دین محمد صلعم پر تھے۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۹۱

ان اولی الناس کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جن لوگوں کو حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ خصوصیت تھی وہ ائمہؑ اور اُن کے پیرو ہیں تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ انبیا سے زیادہ خصوصیت رکھنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اُن کے احکام پر سب سے زیادہ عمل کریں جو وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ خصوصیت رکھنے والا وہ ہے جو خدا کا زیادہ مطیع ہے۔ گو قرابت نسبی نہیں اُن سے بعد رکھتا ہو اور دشمن آنحضرت کا وہ ہے جو خدا کا نافران ہے گو اُن حضرتؐ سے قرابت قریبہ رکھتا ہو۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۹۱

ماکان لبشر کی تفسیر میں جناب امیرؑ فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے ایک تو وہ محب جو میرا رتبہ حد سے زیادہ بڑھائیں گے اور دوسرے وہ دشمن جو میرا مرتبہ گھٹانے کے درپے رہیں گے اور جو لوگ ہمارے بارہ میں غلو کریں گے اور ہمارا مرتبہ ہماری حد سے زیادہ بڑھائیں گے ہم خدا کے حضور میں اُن سے اپنی برائت اسی طرح ظاہر کریں گے جس طرح عیسےٰؑ ابن مریم

نصاریٰ سے اپنی برائت ظاہر کریں گے۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۴
میثاق النبیین کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے اُمم النبیین
اترا تھا بعد میں لفظ امم گرا دیا گیا۔ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ حضرت
آدم سے لیکر ابتک جتنے نبی خدائے تعالےٰ نے مبعوث فرمائے ہیں وہ سب دنیا میں
رجعت فرمائیں گے۔ اور جناب امیرؑ کی نصرت کرینگے۔ اور یہ بات خدا کے اس
قول سے ثابت ہے لتومنن بمحمدؐ ایمان لانا ولتنصرنہ اور تم سب ضرور
اس علی مرتضےٰ کے لئے نصرت کرنا۔ حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۹۴
ولہ اسلم کے متعلق تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ
(حضرت مہدی) کے بارے میں نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر۲ صفحہ ۹۵
کیف یھدی اللہ قوماً دونوں آیتیں کل دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ کے بارے میں نازل
ہوئی ہیں۔ زید ہو یا عمر یا بکر کہ ان پر دوامی لعنت ہوتی رہے گی۔ حاشیہ نمبر۳ صفحہ ۹۵
ومن دخلہ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص کعبۃ اللہ
میں اس حال سے داخل ہو کہ ہمارے حقوق کو اسی طرح پہچانتا ہو جس طرح کعبہ کا
شناسا ہے تو اسکے گناہ معاف کردیے جائینگے اور دنیا و آخرت کی مہمات پوری
کی جائیں گی۔ صفحہ ۹۷ حاشیہ نمبر۵
بحبل اللہ تفسیر قمی میں وارد ہے کہ حبل سے مراد ہے توحید اور ولایت
تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ آل محمدؐ خدا کی وہ مضبوط رسی ہیں جن سے
متمسک ہونے کا خدا نے اس آیت میں سب کو حکم دیا ہے۔ حاشیہ نمبر۳ صفحہ ۹۹
ولتکن منکم امۃ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امام صادقؑ اس کو آئمۃ پڑھتے
تھے۔ حاشیہ نمبر۵ صفحہ ۹۹
یوم تبیض وجوہ تفسیر قمی میں ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

رمایا کہ میری امت میرے پاس پانچ جھنڈوں کے تحت میں ہو کر آئے گی انمیں
سے چار کے ماتحت تو بھوکے پیاسے جہنم میں بھیجدیے جائیں گے اور پانچویں کے
بر و سیراب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ صفحہ ۹۹ حاشیہ نمبر ۲

کنتم خیر اُمةٍ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ اُمةٍ کو آئمةٍ
پڑھتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۰۰

حبل من الناس تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ "حبل من اللہ" سے
مراد ہے کتاب اللہ اور "حبل من الناس" سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب۔
حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۰۱

وانتم اذلة تفسیر قمی و تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ "اذلہ"
کی جگہ ضعفا اور کبھی قلیل پڑھتے اور فرماتے کہ یونہی قرآن اُترا تھا۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۰۲
بخمسة آلاف تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جو فرشتے بدر میں نازل
ہوئے تھے وہ پھر آسمان پر نہیں گئے۔ اور اس وقت تک نہ جائیں گے کہ جناب
صاحب الامر کی نصرت نہ کریں۔ صفحہ ۱۰۴ حاشیہ نمبر ۱
لیس لک من الامر شیء تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام باقرؑ کے سامنے کسی نے
اس آیت کو پڑھا تو حضرت نے پڑھنے والے سے فرمایا کہ واللہ اس معاملہ میں آنحضرتؐ
کو اختیار تھا اور اس آیت کا وہ مطلب نہیں ہے جدھر تمھارا خیال گیا بلکہ میں تم کو
اس کے مطلب سے آگاہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو
اس بات کی خبر دی کہ علیؑ کی ولایت سے لوگوں کو اطلاع دیں تو حضرتؐ نے قوم کی عداوت
و حسد کے بارے میں غور و فکر شروع کی .... حضرت رسول خدا صلعم حسد
و عداوت کے سبب تنگدل تھے اس سبب پروردگار عالم نے فرمایا کہ لیس لک من الامر شیء
اس معاملہ میں تمھارا کچھ اختیار نہیں ہے تم کو غور و فکر کی ضرورت نہیں امر خدا یہ ہے کہ

علیؑ کو اپنا وصی اور اپنے بعد ولی امر قرار دیدو نبس اس آیت میں خدا کا مطلب

یہ ہر گز نہ وہ جیسا کہ عوام الناس نے سمجھا۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۳

افان مات او قتل تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ کسی نے امام باقرؑ سے عرض کیا کہ جو شخص قتل کیا گیا وہ مرا یا نہیں۔ فرمایا نہیں موت اور چیز ہے اور قتل اور چیز پھر اس نے عرض کیا کہ جو شخص قتل ہوا وہ ضرور مرا فرمایا اللہ کا قول تیرے قول سے زیادہ سچا ہے اُس نے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں میں فرق رکھا ہے۔ جیسا فرمایا ہے افان مات و قتل اگر وہ مرجائے گا یا قتل ہو جائے گا۔ پس تیرا قول صحیح نہیں بلکہ یہی صحیح ہے کہ موت اور چیز ہے اور قتل اور چیز کسی نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ اللہ فرماتا ہے کل نفس ذائقۃ الموت حضرت نے فرمایا کہ صحیح ہے لیکن جو قتل ہوا اس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور یہیں سے مسئلہ رجعت ثابت ہے کہ جس شخص نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا ضرور ہے کہ وہ دنیا میں رجعت کرے اور موت کا ذائقہ چکھے

صفحہ ۲۷ حاشیہ نمبر ۲

ومن ینقلب علی عقبیہ احتجاج طبرسی میں خطبہ غدیر خم کے یہ فقرے وارد ہیں (میں صرف ترجمہ پر اکتفا کرتا ہوں) اے گروہ مرداں میں تم کو ڈراتا ہوں کہ خدا نے مجھے تم سب کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں میں مرجاؤں گا یا قتل ہو جاؤں گا تو تم دین حق کو چھوڑ دو گے۔ اور جو شخص حق کو چھوڑ دے گا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب خدائے تعالیٰ شکر گزار بندوں کو بہت اچھا بدلہ دے گا خبردار ہو کہ علیؑ وہ شخص ہے جو صفات صبر و شکر سے موصوف ہے اور اس کے بعد میری اولاد جو اس کے صلب سے ہو گی۔

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ بعد رسول اللہ صلعم کے سوائے تین شخصوں کے اور سب مرتد ہو گئے۔ سوال کیا گیا کہ وہ تین کون ہیں فرمایا سلمان

وابوذرؓ۔ پھر اور لوگوں کو تھوڑی دیر بعد حق و باطل سمجھایا گیا۔ بس وہ لوگ جن پر
زمان کی چکی کا پاٹ چل رہا تھا یہی تھے۔ یہ بیعت باطلہ سے قطعاً منکر رہے یہانتک
کہ لوگ جبراً امیر المومنین کو لائے اور حضرتؑ سے مصالحت ہوئی۔ امام صادقؑ سے
دریافت کیا گیا کہ رسول اللہؐ اپنی موت سے مرے یا قتل کئے گئے۔ فرمایا کہ تو خدا کے
کلام کو نہیں دیکھتا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ دو عورتوں نے آنحضرت
کو موت سے پہلے زہر کھلا دیا تھا۔ (مولوی مقبول احمد تفسیر فرماتے ہیں۔ مطلب حضرتؑ
کا یہی دو عورتیں ہیں۔ خدا اُن پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے۔

حاشیہ نمبر۳۔ صفحہ ۱۰۷

سنجزی الشاکرین کی تفسیر میں خود جناب امیر فرماتے ہیں کہ خدا نے دو مقام پر
انکے ثبات قدم کا شکریہ ادا کیا ہے۔ صفحہ ۱۰۰ حاشیہ نمبر۵

افمن اتبع رضوان اللہ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ جو
خوشنودی خدا کے تابع ہیں وہ ائمہ ہیں اور جن کے درجات اللہ کے نزدیک ہیں
وہ مومنین ہیں۔ اور جس قدر ان کو ہماری ولایت اور معرفت حاصل ہوتی جاتی
ہے اسی نسبت سے ان کو ثواب دیا جاتا ہے۔ اور درجے بلند فرمائے جاتے ہیں۔

حاشیہ نمبر۳ صفحہ ۱۱۲

بسخط من اللہ تفسیر عیاشی میں وارد ہے کہ ہر پھر کر غضب خدا میں گرفتار
ہونے والے وہ لوگ ہیں جو حق امیر المومنین علیؑ اور حقوق ائمہ اہلبیتؑ کے منکر ہیں

حاشیہ نمبر۴ صفحہ ۱۱۲

یستبشرون کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ واللہ اس آیت میں اس
مقام پر ہمارے شیعہ مراد ہیں وہی بشارت دیں گے۔ وہی ہیں جن کو نہ خوف ہے نہ رنج۔

صفحہ ۱۱۴ حاشیہ نمبر۱

وَلَا یَحْسَبَنَّ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے فرمایا کہ موت مومن اور کافر دونوں کے لئے بہتر ہے۔ صفحہ ۱۱۵ حاشیہ نمبر ا

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللہِ مجالس الابرار میں رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ آنحضرت نے خدا کا قول بیان کیا کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم کہ میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علیؑ سے دوستی رکھنے والا ہو اور میں اسے جہنم سے بچا نہ لوں اور جنت میں جگہ نہ دوں اور اسی طرح میرے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علی سے بغض رکھے اور میں اس سے بغض نہ رکھوں اور اسے داخل جہنم نہ کروں

صفحہ ۱۱۷ حاشیہ نمبر ۲

وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا مراد یہ ہے کہ ظالموں کے لئے ایسے امام نہ ہوں گے جو ان کی کچھ مدد کر سکیں۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۱۹

مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی ذکر سے مراد علیؑ اور انثٰیؑ سے مراد ہیں فاطمہؑ۔

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر ۲

اور بعضکم من بعض سے مراد یہ ہے کہ علی فاطمہ بنت اسد ہیں۔

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر ۳

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا اس سے مراد ہیں حضرت امیر المومنینؑ اور سلمان فارسیؓ

صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر ۵

وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ اس سے مراد ہیں ابوذر غفاریؓ۔ حاشیہ نمبر ۶ صفحہ ۱۱۹

وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ سے مراد ہیں عمارؓ۔ صفحہ ۱۱۹ حاشیہ نمبر ۷

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کافی میں اس آیت کی تفسیر امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اماموں کا ساتھ نہ چھوڑو۔ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ نمبر ۴

ورابطو تفسیر قمی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت عباس عم رسول خدا اور ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ صفحہ ۱۲۰ حاشیہ نمبر ۵

سورۂ نساء مدنیہ

فما استمتعتم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی فما استمتعتم بہ منھن الیٰ اجل مسمیٰ تفسیر عیاشی میں منقول ہو کہ امام باقرؑ بھی یونہی پڑھا کرتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۲۹

فیما تراضیتم تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے مروی ہے کہ جس وقت تم میں اور تمھاری ممتوعہ میں مدت متعہ ختم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے کہ دونوں مل کر مدت متعہ کو بڑھا لو اور اس طرح کہکر کہ میں نے تجکو ایک اور مدت کے لئے حلال کر لیا۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ متعہ کی اجازت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور سنت رسول خدا صلعم کے ذریعے اس کا اجرا ہوا۔ اور امام باقرؑ سے منقول ہو کہ حضرت امیر المومنین یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابن الخطاب نے اسے سبقت کر کے بند نہ کر دیا ہوتا تو زنا میں سوائے بدبخت کے اور کوئی مبتلا نہ ہوتا اور سبقت سے مراد یہ ہے کہ عمر نے غصباً خلافت پہلے لیلی اور اپنے وقت میں متعہ کی ممانعت کی اور اپنا حکم لوگوں کے ذہن نشین کر دیا۔ امیر المومنینؑ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس کی اجازت کی طرف رغبت دلاتا۔ اور اس سنت کا اجرا کرتا اور لوگوں کو نافرمانی خدا یعنی زنا سے مستغنی کر دیتا۔ اور منع کرنے میں ایکمرتبہ تو عمر ابن الخطاب نے یہ کہا کہ دو متعہ جناب رسولؐ خدا کے عہد میں جاری تھے میں ان دونوں کو حرام قرار دیتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا دوں گا ایک متعہ حج ہو دوسرا متعہ نساء۔ اور دوسری مرتبہ یہ کہا کہ تین باتیں عہد رسول اللہ

میں جاری تھیں اور میں ان تینوں کو حرام قرار دیتا ہوں اور کرنیوالوں کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ حج دوسرے متعہ نساء تیسرے حیّ علی خیر العمل اذان میں کہنا۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۲۹

فکیف اذا جئنا من کل شیٔ امۃٍ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت خاص امت محمد صلعم کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ ہر قرن میں انمیں سے ایک امام ہوگا جو ان کے اعمال و افعال کی گواہی دے گا اور رسول اللہ صلعم ہم ائمہ کے اعمال و افعال کی گواہی دینگے ......

...... اس کے بعد اپنی قوم اور اپنی امت کے منافقین و منکرین و ملحدین کے برخلاف شہادت دینگے کہ کس طرح انھوں نے عناد برتا۔ کیونکر عہد رسول کو توڑا کس کس طرح سنت رسول کو بدلا۔ کیسی کیسی اہلبیتؑ رسولؐ پر زیادتی کی۔ کیونکر پچھلے پاؤں پلٹ گئے۔ کس طرح ارتداد اختیار کیا اور پچھلے انبیا کے ظالم اور خاین امتوں کی کس درجہ تک پوری پوری پیروی کی اور انکے قدم بہ قدم چلے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۳۴

وانتم سکاریٰ تفسیر عیاشی میں امام صادق سے اس آیت کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ اس سے مراد ہے نیند کی غفلت اور مطلب یہ ہے کہ جب تم پر ایسی نیند غالب ہو اور عوام الناس (اہلسنت) کا یہ گمان کہ اس سے مراد شراب کا نشہ ہے یہ غلط ہے۔

صفحہ ۱۳۴ حاشیہ نمبر ۲

ویغفر ما دون ذلک الفقیہ میں امیر المومنینؑ سے۔ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ انھیں کو بخشے گا جو اے علی تمھارے شیعوں اور محبوں میں ہونگے۔ پھر فرمایا کہ قسم بخدا وہ تمھارے ہی شیعوں میں سے ہوں گے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۳۶

ان اللہ لا یغفر تفسیر عیاشی میں امام باقر فرماتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا ہرگز اس شخص کو نہ بخشے گا جو علی کی ولایت کا منکر ہو و یغفر کا مطلب یہ ہے

کر جو علی کے دوست دار ہیں اُن کو بخشدے گا۔ امام صادق فرماتے ہیں ادنی درجہ شرک کا یہ ہے کہ دین میں ایک بات اپنی طرف سے پیدا کرے اور اس پر لوگوں سے دوستی و دشمنی پیدا کرے۔ حاشیہ نمبر ا صفحہ ۱۳۶

یزکون انفسھم تفسیر قمی میں امام باقر سے وارد ہے کہ اس آیت میں وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو آپ سے آپ صدیق اور فاروق اور ذی النورین قرار دے لیا۔ حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۳۶

بالجبت والطاغوت تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارہ میں نازل ہوئی جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا اور اُن کی منزلت کا حسد کیا۔ صفحہ ۱۳۶ حاشیہ نمبر ۳

من الملک کافی میں امام باقر سے منقول ہو کہ الملک سے مراد ہے امامت اور خلافت اور الناس سے مراد لیا ہے ہم اہلبیت کو۔

حدیث میں آیا ہو کہ ہم انسان ہیں اور شیعہ ہمارے صورت انسان باقی اور سب لوگ نسناس ہیں۔ صفحہ ۱۳۷ حاشیہ نمبر ا

ام یحسدون الناس کافی اور تفسیر عیاشی اور بہت سی اور کتابوں میں معصومین سے منقول ہو کہ وہ محسود ہم ہیں فضل سے مراد درجہ امامت۔ صفحہ ۱۳۷ حاشیہ ۲

اتینا آل ابراھیم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ آل ابراہیم میں سے رسول اور انبیاء بنائے گئے۔ اور کیا حالت ہی اہلسنت عامہ کی کہ آل ابراہیم کے بارے میں کتاب اور حکمت اور ملک عظیم کے ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور آل محمد کے بارے میں اسی کا انکار کرتے ہیں۔ صفحہ ۱۳۷ حاشیہ نمبر ۳

الکتاب والحکمۃ کافی اور تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہو کہ کتاب سے مراد ہو نبوت اور حکمت سے مراد فہم خداداد اور بندوں کے ہر قسم کے جھگڑوں کا

کا حق فیصلہ کرنا اور ملک عظیم سے مراد ہے وہ اطاعت جو واجب کی گئی ہے۔
امام باقر سے منقول ہے کہ ملک عظیم سے یہ مراد ہے کہ خدا نے اس میں ایسے
ائمہ مقرر کئے ہیں کہ جس نے ان کی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی اور
جس نے انکی نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔ حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۳۰
بآیتنا تفسیر قمی میں ہے کہ آیات سے جناب امیر اور ائمہ مراد ہیں۔
صفحہ ۱۳۰ حاشیہ نمبر ۵

الا مانت کافی وغیرہ میں کئی روایتیں اس امر میں وارد ہیں کہ اس آیت میں
حقیقی خطاب ائمہ سے ہے اور ان میں سے ہر ایک مامور کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے
بعد کے امام کو امانت سپرد کر دے۔
تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ اس آیت میں اللہ نے ہم
ائمہ کو مراد لیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ امام اول اپنے بعد والے امام کو علم و کتاب و
سلاح سونپتا رہے۔ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ نمبر ۱
واولی الامر منکم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت
میں خاص ہم مراد لئے گئے ہیں اور تمام مومنین کو قیامت تک کے لئے ہماری اطاعت
کا حکم دیا گیا ہے۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی نے سوال کیا کہ وہ
اوصیا جن کی اطاعت فرض ہے وہ کون ہیں فرمایا وہی ہیں جنکی اطاعت اولی الامر منکم
میں نازل کی گئی اور جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا۔ انما ولیکم اللہ الخ

حاشیہ نمبر ۲ صفحہ ۱۳۰
فردوہ الی اللہ الخ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں
کہ قرآن یوں اترا تھا فان خفتم تنازعا فی امر فردوہ الی اللہ والی الرسول
والی اولی الامر منکم اور فرماتے تھے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدائے تعالے

اولی الامر کی اطاعت کا حکم بھی دے اور پھر ان سے جھگڑا کرنے کی اجازت
بھی دے۔ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ نمبر ۳۔

ان تجاکموں تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت زبیر بن عوام کے بارہ میں نازل ہوئی

صفحہ ۱۳۹ حاشیہ نمبر ۱

کافی میں امام صادقؑ سے بروایت طویلہ دریافت کیا گیا کہ بادشاہ وقت یا
اس کے ججوں کے فیصلہ کے مطابق وہ مال حلال ہے یا حرام۔ فرمایا وہ حرام کھانے
والا ہے بلکہ لازم ہے کہ ان لوگوں کو ڈھونڈیں جو ہماری احادیث کے راوی
ہوں ہمارے احکام کو جانتے ہوں لازم ہے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو کیونکہ
ہم نے انکو تم پر حاکم بنایا ہے۔ جو اس کو قبول نہ کرے گا اس نے خدا کے حکم کا استخفاف
کیا اور ہماری بغاوت کی اور جس نے ہماری بغاوت کی اس نے خدا کی بغاوت
کی اور شرک کی حد تک پہونچگیا۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۳۹

اِذْ ظلموا انفسھم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس جگہ
امیر المومنینؑ کو مخاطب کیا ہے۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔ حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۴۱
فیما شجر بینھم سے وہ معاہدہ مراد ہے جو اُن منافقوں نے باہم کیا تھا کہ اگر
محمدؐ کو خدا نے موت دی تو اس امر (خلافت) کو بنی ہاشم میں نہ جانے دیں گے۔

صفحہ ۱۴۰ حاشیہ نمبر ۱

جاؤک تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں جاؤک کے بعد یا علیؑ تھا۔

صفحہ ۱۴۰ حاشیہ نمبر ۲

ما یوعظون کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں تھی ما یوعظون
بہ فی علی یعنی علی کے بارے میں جو نصیحت کی گئی ہے۔ حاشیہ نمبر ۳ صفحہ ۱۴۰
تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے نبیین سے رسولؐ خدا صدیقین و

شہدے امراد ہم صالحین سے مراد تم (تمام شیعہ) ہو۔ عیاشی میں امام رضا سے منقول ہے کہ خدا پر یہ حق ہو کہ ہمارے دوست کو نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین کا رفیق قرار دے۔

عیون اخبار الرضا میں رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ ہر امت میں ایک صدیق اور فاروق ہوتا ہے اس امت کے صدیق اور فاروق علیؑ ہیں۔

حاشیہ نمبر ۴ صفحہ ۱۴۰

کتب علیہم و کفوا ایدیکم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کفوا ایدیکم مع الحسن اور کتب علیکم القتال مع الحسین کہ حسن کی معیت میں جو لوگ تھے ان کو حکم تھا کہ ہاتھ روک لو اور حسین کی معیت میں جو لوگ تھے ان پر قتال واجب تھا۔ صفحہ ۱۴۲ حاشیہ نمبر ۱ و ۲

الی اجل قریب ان سے مراد ہے زمانہ قائم آل محمدؐ (مہدیؑ)

صفحہ ۱۴۳ حاشیہ نمبر ۱

من یطع الرسول کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ چوٹی کی بات اور معاملات کی کنجی۔ اور تمام اشیاء کا دروازہ اور خدا کی رضامندی یہ ہے کہ امام کو پہچان کر اس کی اطاعت کی جائے پھر یہی آیت تلاوت فرمائی اور سبب یہ ہے کہ رسول جس خبر کا پہنچانے والا ہے امام اس کی اشاعت کرنے والا ہے۔

صفحہ ۱۴۳ حاشیہ نمبر ۳

یستنبطونہ الجوامع میں امام باقر سے منقول ہے کہ ان استنباط کرنے والوں سے مراد ہم ائمہ معصومین ہیں۔ تفسیر عیاشی میں امام رضا سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں آل محمدؐ وہی قرآن مجید سے استنباط کرتے ہیں وہی حلال و حرام کو پہچانتے ہیں وہی مخلوق پر خدا کی حجت ہیں اکمال الدین میں۔ امام باقر سے منقول ہے کہ جس نے ولایت خدا کو اور علم خدا سے استنباط کرنے والوں کو سوائے خانہائے انبیا کے

کسی اور جگہ قرار دیا اُس نے خدا کے حکم کی قطعی مخالفت کی اور جاہلوں کو اولی الامر سمجھا جو خود ہدایت یافتہ نہیں ہیں انکو ہادی مانا اور یہ گمان کرلیا کہ وہ علم خدا سے استنباط کرنے والے ہیں تو انھوں نے خدا پر بہتان باندھا اور حکم خدا اور اطاعت خدا سے دور ہو گیا۔ صفحہ ۱۴۴ حاشیہ ۱

فضل اللہ علیکم و رحمتہ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فضل اللہ سے مراد ہیں رسولؐ خدا اور رحمتہ سے مراد ہیں ائمہ ہدای علیہم السلام۔ صفحہ ۱۴۴ حاشیہ ۲

الم تکن ارض اللہ تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگون کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنھوں نے جناب امیرؑ کا جہاد میں ساتھ نہیں دیا۔ اور اُنسے کنارہ کشی کی فرشتوں نے اُن سے موت کے قریب کہا فیم کنتم انھوں نے کہا مستضعفین فی الارض اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ حق کس کی طرف ہے۔ اُسوقت منجانب خدا ہوئی الم تکن ارض اللہ واسعۃ مطلب اس کا یہ ہے کہ کیا دین خدا اور کتاب خدا ایسی واضح نہ تھی کہ تم اس میں نظر کرتے اور حق و باطل کو پہچان لیتے۔

نہج البلاغت میں جناب امیرؑ فرماتے ہیں مستضعف وہ ہیں جن تک حجت نہ پہنچ گئی ہو جن کے کانوں نے انکو سنا ہو اور جن کے دل نے سمجھکر انکو محفوظ رکھا ہو۔ ح ۲۵۲

کتابًا موقوتًا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے موقوتًا کے معنی مفروضًا منقول ہیں۔ صفحہ ۱۵۱ حاشیہ ۲

لتحکم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے واللہ بجز رسول خدا صلعم و ائمہ ہدی کے لوگوں کے مابین فیصلہ کرنا سپرد نہیں فرمایا...... اور فرمایا کہ اس آیت کا حکم اوصیا میں بھی جاری ہے۔

احتجاج طبرسی میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا اے ابو حنیفہ تو اپنے آپ کو صاحب الرائے سمجھتا ہے حالانکہ رسول اللہ کی رائے صائب تھی اور اوروں کی خطا کیونکہ

انھیں سے اللہ نے فرمایا فاحکم کسی دوسرے سے نہیں فرمایا۔ ص۱۵۱ حاشیہ ۲

اذ یبیتون کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد ہیں فلاں فلاں اور فلاں - ابوبکر و عمر و عبیدہ بن جراح۔

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ و امام موسیٰ کاظمؑ سے یہی روایت منقول ہے اور جناب باقرؑ سے ایک روایت میں بجائے الفاظ فلاں اور فلاں کے اول و ثانی (خلیفۂ اول و ثانی) اور عبیدہ بن جراح سے منقول ہے۔

احتجاج طبرسی میں جناب امیرؑ سے منقول ہے اس آیت میں اللہ نے بیان فرمایا کہ بعد وفات رسولؐ اسی طرح سے باطل کو قائم کرینگے جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے بعد وفات موسیٰؑ و فقدان عیسیٰؑ توریت و انجیل میں تغیرات کیے اور کلمات کو ان مواقع سے بدل ڈالا۔ ص۱۵۲ حاشیہ ۱

و یات باٰخرین روایت میں وارد ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی جناب رسولؐ خدا نے سلمانؓ فارسی کی پشت پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ آخرین سے مراد اس کی قوم ہے یعنی عجم و فرس۔ ص۱۵۷ حاشیہ ۱

ان الذین آمنوا ثم کفروا تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولؐ خدا پر زبانی ایمان لائے دل سے نہیں پھر اسوقت وہ کافر ہو گئے جس وقت فیما بین خود انھوں نے ایک کتاب لکھی کہ امر خلافت اہلبیتؑ رسولؐ خدا میں ہرگز نہ جانے دینگے۔ پھر جب آیۂ ولایت نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے جناب امیرؑ کے بارے میں اُن سے عہد و پیمان لیا۔ مگر جب رسولؐ خدا کا انتقال ہو گیا تو وہ کافر ہو گئے اور کفر میں بڑھ گئے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مراد ان سے وہ دونوں ہیں (ابوبکر و عمر) اور اُن کا تیسرا اور چوتھا یار یعنی ابو عبیدہ ابن جراح اور سالم مولائے حذیفہ اور ثالث (عثمان) اور عبدالرحمن و طلحہ یہ سب ساتھ ساتھ تھے۔

س آیت کے آخر میں اُن کے ایمان اور کفر کے مراتب کا بھی ذکر ہے۔ اور امام صادقؑ
منقول ہے کہ یہ آیت فلاں وفلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے (ابوبکرؓ
وعثمانؓ) کہ ابتدائے اسلام میں جب وہ رسولؐ خدا پر ایمان لائے تو اُنکو خدا نے
یا آمنوا پھر جب ولایت انھیں جتلائی گئی اور جناب رسولؐ خدا نے ان سے فرمایا۔
ن کنت مولاہ فھذا علی مولاہ تو اس وقت اُن کے دلوں نے انکار کیا اسے خدا نے
یا تو کفروا پھر جب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ کو میرا جانشین اور امیر المومنین تسلیم
نے کی بیعت کرو تو انھوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور بیعت کی۔ اُسے خدا فرماتا ہے
ثم آمنوا پھر جب رسولؐ خدا کا انتقال ہوا تو وہ اس بیعت پر قائم نہ رہے
ا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ثم کفروا بلکہ اُن لوگوں نے جو بحکم رسولؐ خدا جناب
کی بیعت کرچکے تھے خود اپنے لئے بیعت لی۔ اس کو خدا فرماتا ہے ثم ازدادوا کفراً
کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا کوئی جزو تو کہاں باقی رہتا کفر بھی معمول سے کہیں
گیا۔ قول مترجم مولوی مقبول احمد صاحب۔

یہاں اصطلاح چاریار کا حل کردینا ضرور ہے کہ اس سے مراد کیا ہے۔ چونکہ
العموم فارسی اردو زبانوں میں یار ہمیشہ ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جو بدی میں ایکدوسرے
رازدار ہوں پس لفظ یار رسولؐ تو ظاہر بظاہر مہمل ہے۔ بلکہ وہ چار یار وہ تھے جنھوں
ابتدا میں وہ کتابت لکھی جس کا اوپر کی حدیث میں ذکر آیا ہے۔ اور وہ چاروں
بکر و عمر و ابو عبیدہ بن جراح و سالم مولائے حذیفہ تھے۔ اب وہ اصطلاح چاریار تو
خاص و عوام باقی رہ گئی مگر اس کے مفہوم کو علی العموم نہیں جانتے جو یہاں جتلادیا گیا۔ ص۱۵۸
ت اللہ تفسیر قمی میں ہے کہ آیات اللہ سے مراد ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں۔ ص۱۵۹
ن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ کسی شخص
امام رضاؑ کی خدمت میں عرض کی کہ نواح کوفہ میں ایک قوم ایسی ہے جس کا گمان

یہ ہے کہ جناب رسول خدا سے کبھی سہو نہیں ہوا حضرتؑ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں خدا
اُنپر لعنت کرے۔ جو ذات سہو سے بری ہے وہ صرف ذات معبود ہے جس کے سوا
کوئی دوسرا معبود نہیں۔ ص۱۵۹۔ حاشیہ ۴

للکافرین تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں کافرین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے
رسول اللہ کا اقرار کیا اور امیر المومنینؑ کا انکار۔ ص۱۶۱۔ حاشیہ ۳

وان من اھل الکتاب تفسیر قمی میں شہر ابن خوشب سے رضی ایک طولانی قصہ کے
بعد امام باقرؑ سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عیسیٰؑ قبل قیامت دنیا میں تشریف
لائینگے اس وقت کوئی یہودی یا غیر یہودی ایسا باقی نہ رہے گا جو اُن کی موت سے
پہلے اُن پر ایمان نہ لائے۔ اور وہ خود حضرت مہدی آخر الزمانؑ کے پیچھے نماز پڑھتے
ہوں گے۔ تفسیر قمی میں یہ روایت بھی وارد ہے کہ جس وقت جناب رسول خدا رجعت
فرمائیں گے تو کل لوگ اُن پر ایمان لائیں گے۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس
آیت کی تفسیر یوں وارد ہے کہ کسی دین کا آدمی نہ مرے گا جب تک کہ وہ جناب رسول
خدا اور جناب امیر المومنینؑ کو دیکھ نہ لے۔ اس معنی کی بہت سی حدیثیں دیگر مقامات
پر بھی منقول ہیں۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے حضرتؑ نے فرمایا
کہ یہ آیت مخصوص ہم لوگوں کی شان میں نازل ہوئی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد
فاطمہؑ میں سے کوئی شخص نہ مرے گا جب تک کہ امام وقت اور ان کی امامت کا مقر نہ
جیسا کہ حضرت یعقوبؑ کی اور بیٹے حضرت یوسفؑ کی بزرگی کے مقر ہو گئے تھے۔
تصریح۔ امام کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے مراد اولاد فاطمہؑ ہے جیسے فرمایا
خدا یعنی ہمنے کتاب کا وارث کیا جن کو ہمنے اپنے بندوں سے منتخب کر لیا تھا۔ اس
جگہ پر برگزیدہ بندوں سے مراد اولاد فاطمہؑ ہے۔ ص۱۶۳ حاشیہ ۳

وکلم اللہ التوحید میں امام موسیٰؑ کاظم سے اور خود جناب امیرؑ سے مروی

کہ ایک تو وہ کلام کلام خدا کا تھا جو خدا نے اپنے رسولوں سے تکلم فرمایا اور وہ بھی کلام اللہ تھا جو رسولوں کے دلوں میں ڈال دیا۔ وہ خواب بھی کلام اللہ تھے جو رسولوں نے دیکھے۔ اور یہ وحی اور تنزیل جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ بھی کلام اللہ ہے۔ صفحہ ۱۶۵

لکن اللہ یشہد تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی بما انزل الیک فی علی ان الذین کفروا وظلموا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل اس آیت کو اس شان سے لیکر نازل ہوئے تھے ظلموا آل محمد حقہم تفسیر قمی میں منقول ہے کہ جناب ابو عبد اللہؑ اس طرح اس آیت کو تلاوت فرماتے۔ ظلموا آل محمد حقہم۔ صفحہ ۱۶۵ ح ۳۹۲

قد جاءکم الرسول کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے یہ آیت اس طرح منقول ہے من ربکم فی ولایت علی۔ وان یکفروا بولایتہ علی۔ صفحہ ۱۶۵ حاشیہ ۲
(مطلب یہ ہے کہ یہ آیت یوں تھی دشمنوں نے نام نکال دیا)

وانزلنا الیکم نورا مبینا ایک قول کے مطابق برہان سے مراد رسولؐ خدا اور نور سے مراد قرآن اور ایک قول کے مطابق برہان سے مراد معجزات اور نور سے مراد قرآن ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ نور سے مراد ولایت علیؑ صراطاً مستقیماً تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ برہان سے مراد رسولؐ خدا اور نور سے مراد علیؑ مرتضے اور صراط مستقیم سے بھی علیؑ مرتضے مراد ہیں تفسیر قمی میں ہے کہ نور سے مراد امامت امیر المومنینؑ اور اعتصام سے مراد ان حضرتؐ کی ولایت اور ان کے بعد جو ائمہ ہیں ان سے متمسک ہونا۔ صفحہ ۱۶۷ حاشیہ ۲

سورہ مائدہ مدنیہ

اوفوا بالعقود تفسیر قمی میں امام تقیؑ سے منقول ہے کہ رسالتمآبؐ نے اپنے

اصحاب سے دس موقعوں پر جناب علی مرتضیٰؑ کی خلافت کا عہد لیا۔ اس کے بعد خ
یہ آیت نازل فرمائی جس کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان لانے والو اِن عقود یا
کو پورا کرو جو علیؑ مرتضےٰ کے بارہ میں لیے گئے ہیں۔ ص۱۶۵ حاشیہ ۱

الیوم اکملت لکم دینکم تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول
کہ روز غدیر خم رسالتمآبؐ نے علیؑ مرتضیٰ کو تمام حاضرین کے روبرو کل مخلوق کی
کے لئے ہادی مقرر فرمایا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ص۱۶۹ حاشیہ ۲

والمحصنات کافی تفسیر مجمع البیان اور عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے ک
آیت کا حکم خدا کے اس قول سے منسوخ ہے لا تمسکوا بعصم الکوا
تفسیر مجمع البیان میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ لا تنکحو المشرکات سے بھی
منسوخ ہے۔ تہذیب میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس شخص کے نکاح میں
مسلمان عورت موجود ہو اور وہ کسی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو ک
نہیں اور دیگر حدیثوں میں یہودی یا نصرانی یا مجوسی سے صرف متعہ یعنی نکاح
کا جواز ثابت ہے اور زمانہ غیبت امام میں صرف اسی پر عملدرآمد ہو۔ ص۱۷۱ حا

اذا قمتم الی الصلوٰۃ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ سے اس آ
کے معنی دریافت کئے گئے فرمایا کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جب تم سوتے سے اٹھ
عیاشی میں یہی معنی امام باقرؑ سے منقول ہیں۔ ص۱۷۱ ح

و میثاقہ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب امیرؑ اور
ائمہؑ کی ولایت کے فرض ہونے کے بارے میں فرمایا تھا وہی میثاق مراد ہ

سمعنا و اطعنا تفسیر قمی میں ہے کہ جس وقت رسول خداؐ نے ولای
کے بارے میں عہد لیا تو سب نے کہا سمعنا و اطعنا لیکن بعد میں سب نے عہد توڑ
اثنی عشر نقیباً۔ بارہ نقیبوں میں سے صرف دو نے بات کو پوری

رکھا باقی سب نے انہار کردیا - اللہ نے اُن پر لعنت کی - صفحہ ۱۷۴ حاشیہ ۲

جناب امیرؑ کی یہ حدیث ہے کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی خواہ وہ حجت ظاہر و مشہور ہو خواہ خائف و مغمور - صفحہ ۱۷۵ حاشیہ ۲

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان دو شخصوں سے مراد حضرت یوشع اور کالب ہیں اور وہ دونوں حضرت موسیٰؑ کے چچازاد بھائی تھے - صفحہ ۱۷۶ حاشیہ ۱

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تم لوگ ضرور اپنے سے پہلے والوں کے طریقہ پر چلو گے - اور سر مو تفاوت نہ کرو گے - ....

اس کے بعد پھر امام نے فرمایا - حضرت ہارونؑ کے علاوہ جو وصی جناب موسیٰؑ اور ہر گزرا کہ بعد وفات رسول خداؐ امر خدا پر علیؑ و حسنینؑ و سلمانؓ و مقدادؓ و ابوذرؓ قائم رہے باقی سب نافرمان ہو گئے - .... یہاں تک کہ جناب امیرؑ کو قوت حاصل ہوئی اور اپنے مخاصمین سے مقاتلہ کیا - صفحہ ۱۷۷ حاشیہ ۱

حضرت آدمؑ نے اس زمین پر لعنت کی جس نے ہابیل کا خون قبول کیا تھا - صفحہ ۱۷۷

تفسیر برہان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے آدمؑ کو وحی فرمائی کہ ہابیل کو اپنا وصی قرار دو - چونکہ سن میں قابیل بڑا تھا جب اُس نے یہ سنا تو اُسے بڑا غصہ آیا کہ کرامت اور وصیت کا تو مستحق میں ہوں - صفحہ ۱۷۷ حاشیہ ۲

الوسیلۃ - تفسیر قمی میں منقول ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ خدا سے تقرب بذریعہ امام حاصل کرو -

عیون اخبار الرضا میں رسولؐ سے منقول ہے کہ ائمہؑ اولاد امام حسینؑ سے ہیں جس نے انکی اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی وہ دین کی مضبوط رسی اور خدا تک پہنچا دینے کا یکتا وسیلہ ہیں - صفحہ ۱۷۹ حاشیہ ۱

وما ھم بخارجین منھا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ لوگ جو جہنم سے نہ نکل سکیں گے یہ دشمنان علیؑ ابن ابی طالب ہوں گے۔ ص۱۷۹ احاشیہ ع۲

للسحت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امام کا مال جو فریب سے لیا جائے وہ سحت ہے ص۱۸۱

والربانیون تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ربانیون سے ائمہؑ مراد ہیں نہ کہ انبیاؑ جو لوگوں کو اپنے علم کے ذریعہ سے تربیت کرتے تھے اور احبار سے مراد ہیں وہ علما جو ربانیین کے علاوہ تھے انھیں کی نسبت خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ کتاب ان کو سپرد کی گئی تھی اور وہ اس پر گواہ تھے یہ نہیں فرمایا کہ کتاب ان پر لادی گئی تھی۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت ہم ائمہؑ کی شان میں نازل کی گئی ہے ص۱۸۱

النفس بالنفس تفسیر قمی میں وارد ہے کہ یہ آیت خدا کے اس قول سے منسوخ ہو گئی ہے۔ کتب علیکم القصاص الخ۔ ص۱۸۲ ح ع۲

افحکم الجاھلیۃ کافی میں بروایت امیر المومنین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ زید بن ثابت نے میراث کے معاملات میں جاہلیت کے حکم کے بموجب فیصلے دیے تھے ص۱۸۳

لا تتخذوا الیھود والنصاری اولیاء تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص آل محمدؐ سے دوستی رکھے اور جیسی بزرگی انکو قرابت رسولؐ سے ہے ویسے ہی یہ ان کو کل آدمیوں سے بزرگ و مقدم سمجھے تو آل محمدؐ کے نزدیک وہ شخص بمنزلہ آل محمدؐ کے ہو جائے گا۔ ص۱۸۴ احاشیہ ع۲

من یرتد منکم تفسیر قمی میں وارد ہے کہ رسول خدا صلعم کے ان اصحاب سے خطاب ہے جنھوں نے آل محمدؐ کے حق کو غصب کیا۔ اور دین خدا سے پھر گئے۔ ص۱۸۵ احاشیہ ع۱

لا یخافون لومۃ لائم تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جن لوگوں کے اوصاف اس آیت میں بیان کیے گئے ہیں وہ امیر المومنینؑ اور ان کے اصحاب ہیں جس وقت کہ انھوں نے ناکثین قاسطین مارقین سے جہاد فرمایا تھا۔ ص۱۸۵ ح ع۱

انما ولیکم اللہ الخ مجالس میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ داخل زمرۂ اسلام ہوا۔ ایک موقعہ پر یہ لوگ رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ حضرت موسیٰؑ نے یوشع ابن نون کو اپنا وصی مقرر کیا تھا پس آپ کا وصی اور ہمارا ولی بعد آپکے کون ہے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی رسولؐ خدا نے فرمایا۔ اٹھو چلو۔ چنانچہ سب مل کر مسجد کو آے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سائل مسجد سے نکلتا ہے آنحضرتؐ نے سائل سے دریافت کیا کہ تجھکو کسی نے کوئی چیز دی اُس نے عرض کی جی ہاں یہ انگوٹھی دی ہے فرمایا یہ تجھے کس نے دی ہے اس نے عرض کی اس شخص نے دی ہے جو نماز پڑھ رہا ہے فرمایا تجھے کس حالت میں دی تھی عرض کیا جس وقت وہ رکوع میں تھا۔ یہ سنکر رسولؐ خدا نے تکبیر فرمائی۔ اور جو لوگ مسجد میں تھے انھوں نے بھی تکبیر کہی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالب میرے بعد تمھارا ولی ہے۔ اُنھوں نے عرض کی ہم خدا کی ربوبیت سے اسلام کے دین ہونے سے محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت سے راضی ہیں۔ اس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل کی ومن یتول اللہ الخ

ص ۱۵۸ حاشیہ ۲

وما انزل الیھم من ربھم کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد علیؑ اور اولاد علیؑ ہیں۔

ص ۱۵۸ حاشیہ ۱

امۃ مقتصدۃ تفسیر قمی میں ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ داخل اسلام ہو گیا تھا خدائے تعالیٰ نے انہیں کو میانہ رو گروہ فرمایا۔

ص ۱۵۸ حاشیہ ۳

یا ایھا الرسول بلغ الخ جوامع میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ و حضرت جابر بن عبداللہؓ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو یہ حکم دیا کہ علیؑ مرتضیٰ کو بجاے اپنے کل آدمیوں کا حاکم مقرر کریں اور لوگوں کو بھی اس امر سے مطلع کر دیں پس آنحضرتؐ کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ امر میرے اصحاب میں سے ایک گروہ کو ناگوار گزرے گا

اور لوگ یہ کہیں گے کہ آنحضرت اپنے ابن عم کے نفع کے لئے کہہ رہے ہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور بروز غدیر خم آنحضرت نے علی مرتضیٰ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر لوگوں کو دکھایا اور یہ فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور یہی آیت پڑھ کر سنائی۔

تفسیر عیاشی میں مختصراً اس قدر واقعہ نقل ہوا ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں ثعلبی اور حسکانی وغیرہ کئی مفسرین اہل سنت سے قریب قریب یہی واقعہ درج کیا گیا ہے۔ کافی میں امام باقر سے ایک حدیث منقول ہے جس کا ایک جزو یہ ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ کا حکم جمعہ یوم العرفہ کو آیا تھا اور خدا کا یہ حکم تھا کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی ابن ابی طالب کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہے۔ جناب رسالتمآبؐ نے یہ عرض کیا کہ میری امت چونکہ ابھی ابھی کفر سے داخل اسلام ہوئی ہے تو اگر میں اپنے ابن عم کے بارے میں یہ اطلاع دوں گا تو کوئی کچھ کہے گا اور کوئی کچھ کہے گا۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ یہ بات میں نے زبان سے کسی سے نہیں کہی تھی۔ بلکہ صرف میرے دل میں ایسا خیال گزرا تھا کہ خدا کا دوسرا حکم تاکیدی پہونچا جسمیں مجھے عذاب سے ڈرایا گیا تھا اگر اس حکم کو نہ پہونچاؤں۔ چنانچہ یہ پوری آیت یا ایھا الرسول بلغ الخ نازل ہوئی تو جناب علی مرتضیٰ کا ہاتھ رسول خدا نے اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا ایھا الناس جو انبیا مجھ سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن میں سے ہر ایک کا خدا نے ایک وقت مقرر کر دیا تھا۔ جب ان کو بلایا چلے گئے۔ اب قریب ہے کہ میں بھی بلایا جاؤں۔ اور چلا جاؤں سوال مجھ سے بھی کیا جائے گا۔ اور تم سے بھی اسوقت تم کیا کہو گے۔ سب نے عرض کیا کہ ہم گواہی دینگے کہ آپ نے احکام خدا پہونچا دیے ہماری خیر خواہی کی جو کچھ آپ کے ذمہ تھا اُسے آپ نے ادا فرمایا۔ آنحضرتؐ نے یہ سنکر تین مرتبہ ارشاد فرمایا اللھم اشھد (اے اللہ تو گواہ رہ) پھر ارشاد ہوا کہ اے گروہ مسلمین یہ

علیؑ میرے بعد تم سب کا ولی اور والی ہے تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائب کو یہ خبر پہونچا دیں۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ رسول خداؐ حق امانت ادا فرما گئے۔ اور نیز آپ نے حضرت سے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا نے اپنے رسولؐ کو ولایت علیؑ کا حکم دیا اور ان پر آیۂ انما۔ ولیکم اللہ نازل فرمائی اور اولی الامر کی اطاعت واجب کی مگر لوگ سمجھے نہیں تھے کہ وہ چیز کیا ہے بس خدائے تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا کہ ولایت کی تفسیر ان کے لئے ایسی ہی کردی جیسے کہ نماز و روزہ و حج و زکواۃ کی تفسیر کی تھی جب خدا کا یہ حکم پہونچا تو رسول اللہ صلعم کو کسیقدر تردد ہوا خوف یہ تھا کہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور میری تکذیب نہ کریں بس پروردگار عالم کی طرف رجوع کی تو اُدھر سے یہ وحی آئی۔ حضرت نے امر خدا کی تعمیل کی یوم غدیر خم الصلوٰۃ جامعہ پکار دیے جانے کا حکم دیا اور علیؑ کو مولیٰ مقرر فرما دیا۔ اور لوگوں کو یہ حکم دیدیا کہ جو حاضر ہو وہ غائب کو اس امر کی خبر کردے۔ صفحہ ۱۵۹ حاشیہ ۴

ما انزل الیکم من ربکم تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ولایت امیر المومنینؑ ہے۔ صفحہ ۱۵۹ حاشیہ ۶

و حسبوا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آنحضرتؐ کا انتقال ہو گیا تو وہ لوگ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور پھر جب امیر المومنینؑ خلافت ظاہری پر فائز ہوے تو خدا نے ان لوگوں کی توبہ قبول کر لی۔ پھر بعد ان حضرت کے بہت لوگ قیامت تک کے لئے اندھے اور بہرے ہو گئے۔ صفحہ ۱۵۹ حاشیہ ۱

لا تحرموا طیبات تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت حضرت امیرؑ اور حضرت بلالؓ موذن اور حضرت عثمانؓ ابن مظعون کے بارہ میں نازل ہوئی ہے ان تینوں نے ایک ایک حلال فعل نہ کرنے پر قسم کھائی تھی صفحہ ۱۹۳ حاشیہ ۲

البلاغ المبین کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا

کہ واللہ نہ تم سے پہلے لوگوں میں سے کوئی ہلاک ہوا ہے اور نہ قائم آل محمدؐ کے آنے تک کوئی ہلاک ہوگا مگر اس بناء پر کہ ہماری ولایت کو ترک کرے اور ہمارے حق کا انکار کرے اور رسول خدا صلعم دنیا سے اسوقت تک تشریف نہ لیگئے جب تک کہ اس امت کی گردن پر ہمارا حق لازم نہ کر دیا۔ صہ۱۹۵ حاشیہ ۲

ذَوَا عَدْلٍ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ذو عدل سے مراد ہیں رسول خدا صلعم اور ان کے بعد میں امام جو ان کا قائم مقام ہو۔

ذوا عدل اُن مقامات سے ہے جن میں کاتبان قرآن نے غلطیاں کی ہیں

لَا تَسْئَلُوا تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ صفیہ بنت عبدالمطلب کا ایک لڑکا مر گیا تھا وہ آئیں اور راستہ میں عمر نے اُن سے یہ کہدیا کہ تم اپنے بندے چھپالو اس لئے کہ رسول اللہ کی قرابت تمکو کچھ فائدہ نہ دے گی انہوں نے فرمایا کہ اے پسر زن زانیہ تو نے میرے بندے پر نظر ڈالی پھر رسول خدا کی خدمت میں گئیں اور آنحضرتؐ سے یہ واقعہ بیان کیا اور روئیں رسالتمآبؐ اسیوقت باہر تشریف لائے اور نماز جماعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ خیال کرنے لگے ہیں کہ میری قرابت بھی نفع نہ پہونچائے گی۔ میں جسوقت مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو اپنے تو اپنے غیروں کی بھی شفاعت کر سکوں گا اور آج جس کا جی چاہے مجھ سے دریافت کرے کہ اُس کا باپ کون ہے میں بتلا سکتا ہوں اسپر ایک شخص نے کھڑے ہو کر یہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے۔ فرمایا تو جس کو اپنا باپ کہتا ہے وہ تیرا باپ نہیں ہے بلکہ فلاں بن فلاں تیرا باپ ہے اسپر پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ میرا باپ کون ہے فرمایا تیرا باپ وہی ہے جس کو تو اپنا باپ کہتا ہے پھر رسول خدا نے فرمایا کہ جس شخص کا یہ گمان ہے کہ میری قرابت نفع نہ پہونچائے گی اُسے کیا ہو گیا ہے وہ اپنے باپ کا حال

مجھ سے کیوں نہیں دریافت کرتا۔ اسپر عمرؓ نے کھڑے ہو کر یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ میں غضب خدا اور غضب رسول خدا سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں میرا قصور معاف فرما دیجئے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا سے عفا اللہ عنہا تک ص ۱۹۰ ح ۲

اَن تَرُدَّ اَیمَانٌ کافی اور الفقیہ اور تہذیب میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ وارد ہے کہ ذوا عدل منکم سے مراد ہیں دو مسلمان اور آخران من غیرکم سے مراد ہیں یہود و نصاریٰ یا مجوس کے دو شخص۔ ص ۱۹۹ حاشیہ ۱

ماذا اجبتم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ پروردگار عالم پیغمبروں سے انکے اوصیا کے بارے میں جن کو وہ اپنی امتوں پر خلیفہ کر گئے تھے یہ دریافت فرمائے گا کہ تمھارے حکم کی کہاں تک تعمیل کی گئی۔ تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ ہماری امتوں نے جو کچھ ہمارے بعد کیا اس کا علم ہمکو ہے نہیں اور تو علام الغیوب ہے۔ ص ۱۹۹ ح ۴

سورۃ الانعام مکیۃ

واجل مسمیٰ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مقرر کیا ہوا وقت تو وہ ہے جس کو خدائے تعالیٰ نے حتماً و جزماً طے فرما دیا جس میں تاخیر ممکن ہی نہیں اور مسمیٰ وقت وہ ہے کہ جس میں بداء ہو سکتی ہے۔ یعنی خدائے تعالیٰ اپنے حکم کو مقدم و موخر کر دیتا ہے۔ ص ۲۰۳ حاشیہ ۲

وَمن بلغ تفسیر مجمع البیان۔ تفسیر عیاشی اور کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ آل محمدؐ میں سے ایک امام ہوتا رہے گا۔ جو قرآن کے ذریعہ سے اسی طرح امت کو ڈراتا رہے گا۔ اور اس کے مطالب اسی طرح لوگوں کو پہونچاتا رہے گا جیسے رسول خدا صلعم۔ ص ۲۰۶ حاشیہ ۱

واللہ ربنا ما کنا مشرکین کافی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ

سے منقول ہے کہ وہ قسم کھا کر جو یہ کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے تو اس سے یہ مطلب ہے کہ ہم ولایت و خلافت و امامت کو علیؑ اور اولاد علی ہی کا حق سمجھتے تھے اور غیر کو اس میں نہیں شریک کیا کرتے تھے ۔ صفحہ ۲۷ حاشیہ ۲

انظر کیف کذبوا احتجاج طبرسی میں امیر المومنینؑ سے ایک طولانی حدیث حالات قیامت میں منقول ہے ۔ یہ اُن لوگوں کا ذکر ہے ۔ جو دار دنیا میں توحید کے قائل تھے مگر پھر بھی اللہ پر ایمان رکھنا انکو کچھ فائدہ نہ پہونچائے گا ۔ جس حال میں کہ وہ اسکے رسولوں کے مخالف رہے ۔ اور جو کچھ ان رسولوں نے اپنے اوصیا کے بارے میں جو عہد اُن سے لئے تھے انکو توڑتے رہے ۔ صفحہ ۲۰۴ حاشیہ ۲

اذ وقفوا علی النار تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ تفسیر برہان میں جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے منقول ہے کہ میں نے امیر المومنین کو کوفہ سے باہر دیکھا ۔ اور حضرت کے پیچھے ہو لیا ۔ مقابر یہود تک جا کر حضرت اس کے وسط میں کھڑے ہو گئے ۔ اور آواز دی اے یہود یو ۔ اے یہود یو ۔ قبروں سے آواز آنے لگی لبیک لبیک ہم اطاعت کو حاضر ہیں حضرت نے دریافت کیا تم عذاب کو کیسا پاتے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی نافرمانی کا عذاب ویسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ہارونؑ کی نافرمانی کا تھا ۔ اور جو لوگ آپ کی نافرمانی کرینگے قیامت کے دن وہ اور ہم ایک ہی عذاب میں ہوں گے ۔ حضرت نے ایک ایسی چیخ ماری کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ پڑینگے ۔ اور میں غش کھا کر گر پڑا ۔ جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ امیر المومنینؑ سرخ یاقوت کے تخت پر بیٹھے ہیں اور ان کے سر پر جواہرات کا تاج رکھا ہوا ہے ۔ اور سرخ زرد حلے پہنے ہوئے ہیں اور حضرت کا چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن ہے ۔ میں نے عرض کی کہ اے سید و سردار یہ تو بڑی سلطنت ہے فرمایا کہ ہاں اے جابرؓ ہماری سلطنت سلیمان ابن داؤد کی سلطنت

سے بڑی ہے اور ہمارا غلبہ سب سے بڑھا ہوا ہے۔ پھر حضرت وہاں سے واپس آئے
اور ہم کوفہ میں داخل ہو گئے۔ اور میں حضرت کے پیچھے پیچھے مسجد میں پہونچا تو حضرت
آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے رہے اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ قسم بخدا میں نہ مانوں گا
خدا کی قسم میں ایسا نہ کروں گا۔ واللہ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ جابر کہتے ہیں میں نے عرض
کیا کہ اے میرے مولا۔ یہ آپ کس سے باتیں کرتے ہیں۔ میں تو کسی کو نہیں دیکھتا۔ فرمایا
اے جابر برہوت اس وقت مجھے دکھلایا گیا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شیخین (ابوبکر
وعمر) اور انکے لشکر برہوت کے تابوت میں مقید ہیں اور عذاب پا رہے ہیں اور
اُن دونوں نے چیخکر کہا ہے کہ اے ابوالحسن اے امیرالمومنین ہم کو دنیا میں واپس
بلائے۔ ہم آپ کی فضیلت اور ولایت کا اقرار کریں گے اور میں نے وہ الفاظ کہے پھر
حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا کہ اے جابر جو شخص وصی نبی کی مخالفت
کرے گا وہ قیامت کے دن اندھا محشور کیا جائے گا۔ اور میدان حشر میں اوندھے
منہ پھرایا جائے گا۔ صفحہ ۲۰۸ حاشیہ ۲

فانہم لا یکذبونک۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ اور امیرالمومنینؑ
ذال کو مشدد نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ اس کو کسرہ زیر سے پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے
مراد اس سے یہ ہے کہ وہ لوگ کوئی ایسی بات پیش نہ کر سکینگے جو تمہارے حق سے
زیادہ حق ثابت ہو جائے۔ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ ۱

فصبروا۔ تفسیر برہان میں امام صادقؑ سے منقول ہے آپ نے حدیث طولانی
میں فرمایا کہ رسولؐ خدا نے ہر حال میں صبر فرمایا۔ تو پھر آنحضرتؐ کی اولاد وائمہؑ سے ہونے
کی اُن کو بشارت دی گئی۔ اور خدا نے ان کا وصف بھی صبر ہی کی بابت فرمایا اور یہ
ارشاد کیا۔ وجعلنا منہم ائمۃ یہدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون
اور ہم نے انکو بوجہ انکے صبر کرنے کے اور اسلئے کہ وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

امام مقرر کیا۔ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ نمبر ۲

یحشر ون الخصال میں رسول خدا سے منقول ہے آپ نے فرمایا قیامت
کے دن بجز چار کے کوئی اور سوار نہ ہوگا۔ میں۔ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور صالح نبی
میں تو براق پر ہوں گا اور میری بیٹی فاطمہ زہرا میرے ناقہ غضبا پر اور صالح
خدا کی اس اونٹنی پر جس کے کونچیں کاٹ ڈالی گئی تھیں۔ رہے علی سو وہ ایک ناقہ
نور پر ہوں گے جس کی نکیل یاقوت کی ہوگی اور وہ دو سبز حلے پہنے ہونگے۔ صفحہ ۲۱۱

صم وبکم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے بارے
میں نازل ہوئی ہے جن لوگوں نے اوصیا کو جھٹلایا ہے اور ظلمات سے مراد یہاں
ظلمت کفر ہے پس خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ بہرے بھی ہوں گے اور گونگے
بھی اور وہ کفر کی اندھیریوں میں ہیں پس جو اولاد ابلیس سے ہوں گے نہ کبھی
اوصیا کی تصدیق کریں گے اور نہ ان پر ایمان لائیں گے۔ اور خدائے تعالیٰ بھی ان
توفیق ہدایت سلب کرے گا۔ اور جو اولاد آدم سے ہوں گے وہ اوصیا پر ایمان
اور وہی صراط مستقیم پر ہوں گے۔ صفحہ ۲۱۱ نمبر ۶

فلما نسوا ما ذکروا بہ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے روایت ہے کہ اس کا مطلب
یہ ہے کہ جس وقت انھوں نے ولایت امیرالمومنینؑ کو چھوڑ دیا حالانکہ ان کو اس کی
بابت حکم دیا گیا تھا تب ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یعنی دولت دنیا
اور سامان دنیا۔ صفحہ ۲۱۱ نمبر ۲

اخذنا ھم بغتۃ تفسیر قمی اور تفسیر برہان کے بموجب یہ مطلب ہے کہ صاحب الامر
(حضرت مہدیؑ) کے قیام وظہور جس میں باغیوں کو یہ معلوم ہوگا کہ گویا ان کا تسلط
کبھی ہوا ہی نہ تھا۔ صفحہ ۲۱۱ نمبر ۳

الاعمیٰ والبصیر تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ بصیر سے مراد ہیں اہلبیت۔ صفحہ ۲۱۲

صحابِ صفہ کو بوجہ ایمان میں سابق ہونے کے اشراف قریش پر فضیلت دی تھی ص۲۱۲
قل لو ان عندی کافی اور تفسیر برہان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ
اللہ اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے .... تجھے جلدی سے موت آ جائے اور تم میرے
بعد میرے اہلبیت پر ظلم کرو .... اور خدائے تعالیٰ نے محمدؐ کی مثال سورج سے
دی ہے اور علیؑ مرتضیٰ کی چاند سے جیسا فرماتا ہے ھو الذی جعل الشمس ص۲۱۳
ما تسقط من ورقۃ تفسیر عیاشی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ورقہ سے
مراد وہ بچہ ہے جو ولادت کے وقت معین سے پہلے ساقط ہو جائے اور رطب سے مراد وہ
نطفہ ہے جو رحم مادر میں ساکن ہو۔ اور یابس سے مراد وہ بچہ ہے جو صحیح و سالم پیدا
ہو۔ اور کتاب مبین سے مراد ہے امام مبین۔ ص۲۱۴

احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے ایک حدیث منقول ہے کہ تمہارے آقا
امیر المومنینؑ کے واسطے اللہ نے فرمایا کہ مَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ اور اس کتاب
کا علم انہی حضرت کے پاس ہے۔ ص۲۱۴

اَلَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ تفسیر قمی میں رسول خداؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اللہ
پر ایمان لایا ہو وہ ہرگز ایسے جلسہ میں نہ بیٹھے جس میں کسی امام کی نسبت بے ادبی
کی جاتی ہو۔ ص۲۱۵

آذر حضرت ابراہیمؑ کا نانا تھا یا چچا زیادہ روایات چچا ہونے کی پائی جاتی ہیں
ملکوت السمٰوات بعینہٖ یہی حالت رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ اور حضرات ائمہ ہدیٰؑ
کو پیش آئی تھی۔ ص۲۱۶
لَمْ یَلْبِسُوْا کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے اس آیت کے معنی منقول
ہیں کہ رسول خداؐ نے ولایت علیؑ اور اولاد علیؑ کی نسبت جو حکم پہنچایا اس پر ایمان
لائے اور اس کو ابوبکر و عمر کی دوستی کے ساتھ مخلوط نہ کیا۔ ص۲۱۶

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص منجانب اللہ امام نہو اور پھر امامت کا دعا کرے وہ اس آیت کے حکم میں داخل ہے

جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی الخرائج میں منقول ہے کہ رسول خدا نے فاطمہ بنت اسد کے سامنے یہ آیت پڑھی انھوں نے عرض کیا فرادیٰ سے کیا مطلب آنحضرتؐ نے فرمایا برہنہ۔ تو انھوں نے عرض کی ہائے خرابی میری کیا خدا کے حضور میں برہنہ محشور ہونا ہوگا۔ پھر انھوں نے خدائے تعالیٰ سے عرض کی کہ انکو انکے کفن کے ساتھ محشور فرمائے۔ یہ دعا قبول ہوگئی۔ (صفحہ ۲۲۱)

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جبرائیلؑ نے داہنے ہاتھ سے ایک مشت خاک اس طرح اٹھائی کہ ساتویں آسمان سے پہلے آسمان تک ہر آسمان کی مٹی ان کے ہاتھ میں آگئی اور دوسری مشت خاک اوپر کی زمین سے لیکے نیچے کی زمین تک ان کے ہر طبقے سے اٹھائی۔ پھر حکم خدا سے ان دونوں کو ملا دیا پس اس طرح اس طینت کے دو حصے ہوگئے۔ اور خدائے تعالیٰ نے ایک مخلوق زمین سے اور ایک مخلوق آسمان سے پیدا کی اور اس سے جو جبرئیلؑ کے داہنے ہاتھ میں تھی یہ فرمایا کہ تجھ سے رسول۔ انبیا۔ اوصیا۔ صدیق۔ مومن اور شہید اور وہ لوگ جن کی عزت مقصود ہے پیدا ہوں گے پس ایسا ہی ہوا۔ اور جو خاک جبرئیلؑ امین کے بائیں ہاتھ میں تھی اس سے فرمایا کہ تجھ سے ظالم مشرک منافق۔ سرکش اور جس جس کی مجکو ذلت و شقاوت منظور ہے وہ پیدا ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ہیں خدائے تعالیٰ کے اس قول سے اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حب سے مراد ہے طینت مومنین اور نوا سے مراد ہے طینت کافرین۔ (۲۲۱)

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے جب تم حاجت طلب کرو تو دن میں طلب کرو کیونکہ خدا نے حیا آنکھ میں قرار دی ہے اور جب شادی کرو

تو رات کو شادی کرو اس لئے کہ خدا نے رات کو سکون و قرار مقرر فرمایا ہے۔ حسنؑ
بن علیؑ سے منقول ہے کہ انہوں نے امام رضاؑ کو فرماتے سنا کہ خدائے تعالیٰ نے رات کو بھی
سکون واجب قرار دیا ہے اور عورات کو بھی لہٰذا شادی بھی رات کو کرو اور کھانا بھی
رات ہی کو کھلاؤ۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رات کو شادی کیا کرو۔ اور رات کو
حاجتیں نہ طلب کیا کرو اس لئے کہ رات اندھیری ہے۔ صـ ۲۲۱

النجوم تفسیر قمی میں ہے کہ النجوم سے مراد ہیں آل محمدؐ۔ صـ ۲۲۲

ظلمات اس اندھیرے کو نور آل محمدؐ دور کر سکتا ہے۔ صـ ۲۲۲

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے...... فرمایا
مستقر سے مراد وہ شخص ہے جس کے قلب میں خدائے تعالیٰ نے ایمان کو اس طرح
مستقل طور پر قرار فرما دیا کہ پھر اس سے کبھی علیحدہ نہ ہو۔ اور مستودع سے مراد وہ
شخص ہے کہ ایمان اس کو کچھ عرصہ کے لئے سپرد کیا گیا اور پھر اس سے چھین لیا گیا
چنانچہ زبیر ابن العوام ایسے ہی لوگوں میں تھا۔ اور امام صادقؑ کی حدیث میں لکھا
ہے کہ جس وقت رسول خداؐ نے انتقال فرمایا اس وقت زبیر ایمان کی روشنی میں
اپنی تلوار لیکر چلا آیا۔ اور اس نے صاف یہ کہدیا کہ ہم علیؑ کے سوا کسی کی بیعت نہ
کریں گے اور وہی زبیر تھا کہ جناب امیرؑ کے زمانہ میں تلوار کھینچکر آما دہ پیکار ہوا...

اور کفار کہتے تھے کہ خدا تو خیر کا پیدا کرنے والا ہے اور ابلیس شر کا۔ صـ ۲۲۲

لَا تَسُبُّوا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے فرماتے تھے کہ خبردار دشمنان
خدا کو ایسی جگہ برا بھلا نہ کہنا کہ جہاں سے وہ سن پائیں۔ اور بغیر سوچے سمجھے زیادتی
کرکے خدا کو برا کہنے لگیں۔ صـ ۲۲۳

الاعتقادات میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی نے آکر عرض کیا کہ
یا ابن رسول اللہؐ ہم نے مسجد میں دیکھا کہ فلاں شخص آپ کے دشمنوں (صحابہ) پر علی الاعلان

سبّ و لعن کرتا ہے فرمایا کہ اسے کیا ہوگیا ہے - خدا اس پر لعنت کرے وہ ہمار
آبرو کا در پے رہتا ہے - اور امام صادق ؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے علی مرتضیٰ ؑ
فرمایا کہ جس نے تم کو برا کہا اس نے خود مجکو برا کہا اور جس نے مجکو برا کہا اس نے خدا
برا کہا اور جس نے خدا کو برا کہا وہ اوندھے منہ ناک کے بھل جہنم میں گرایا جائے گا -

وَ نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُم تفسیر قمی میں امام باقر ؑ سے منقول ہے ......
کہ ان کی بصارت ایسی جاتی رہے گی کہ وہ جناب امام مہدی ؑ کو نہ دیکھیں گے -

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا تفسیر قمی میں امام صادق ؑ سے منقول ہو کہ اللہ نے ایک
بھی ایسا نہیں پیدا کیا کہ اس کی امت میں دو شیطان نہوں - کہ ان کے زما
میں تو وہ انکو ایذا دیتے رہے اور بعد ان کے لوگوں کو گمراہ کرتے رہے ......

پس رسول اللہ صلعم کے دونوں شیطان جبتر اور زریق تھے - روایت میں وارد ہے
زُرَیق مصغر ازرق کا جس کے معنی نیلی آنکھ والا اور جبتر بروزن ثعلب بمعنی
امام نے (خلیفہ) اوّل کو بوجہ اس کی نیلی آنکھوں کے کنایتاً زریق فرمایا - اور ثا
(خلیفہ) کو بوجہ اس کی بے انتہا مکاریوں اور چالاکیوں کے لومڑی سے تشبیہ دی

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ کافی میں امام صادق ؑ سے صفات امام میں وار
کہ امام ماں کے پیٹ میں لوگوں کی باتیں سنتا ہے اور جس وقت وہ پیدا ہوتا
تو اس کے دونوں شانوں کے مابین اور ایک روایت کے بموجب داہنے باز
یہ آیت لکھی جاتی ہے وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الخ پھر جب امر امامت اس کے سپرد کی
جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ نور کا ایک ستون اس کے لئے قائم کر دیتا ہے جس کے ذریعہ سے
وہ اپنی رعایا کے کل اعمال کو دیکھتا رہتا ہے - ص ۲۲٦

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ الفقیہ اور التہذیب میں ہے کہ امام باقر ؑ
سوال کیا گیا کہ ایک مجوسی نے بسم اللہ کہہ کے ذبح کیا فرمایا اس کو کھاؤ پھر سوال ہو

ایک مسلمان نے ذبح کیا اور اللہ کا نام نہیں لیا۔ فرمایا اس کو نہ کھاؤ۔ صـ ۲۲۷

نُورًا یَّمْشِیْ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے مراد ایسا امام ہے جس کی امامت کا قائل ہونا چاہیے۔ صـ ۲۲۷

کَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ سے مراد وہ شخص ہے جو امام کو نہ پہچانتا ہو۔ صـ ۲۲۷

اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس کی موت سے یہ مراد ہے کہ اس کی مٹی کافر کی مٹی سے ملی ہوئی تھی۔ صـ ۲۲۷

نبوت حسب و نسب اور مال پر موقوف نہیں ہے جس سے اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے مخصوص و مختص فرما دیتا ہے۔ صـ ۲۲۷

نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ظالم سے ہمیشہ انتقام ظالم ہی کے ذریعہ سے لیا ہے۔ صـ ۲۲۹

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اللہ کی دو حجتیں ہیں ایک حجت ظاہری اور ایک حجت باطنی۔ حجت ظاہری تو رسول و انبیا و ائمہ معصومینؑ ہیں اور حجت باطنی خود ان کی عقلیں۔ صـ ۲۳۴

کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے جتنے ذوی العقول ہیں ہم اُن سب پر خدا کی حجت بالغہ ہیں۔ صـ ۲۳۴

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ روضۃ الواعظین میں رسول خداؐ سے اس آیت کے بارہ میں منقول ہے کہ میں نے خدا سے درخواست کی کہ اس آیت کو علیؑ کے بارے میں قرار دیدے چنانچہ اُسنے قرار دیدیا۔ صـ ۲۳۵

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فرمایا اس آیت سے مراد ہے ولایت علیؑ اور اوصیاء علیؑ فَاتَّبِعُوْهُ کے متعلق فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد ہے علیؑ ابن ابی طالب کی پیروی۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ کے متعلق فرمایا کہ

اس سے فلاں اور فلاں (ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کی ولایت و خلافت مراد ہے۔
فَتَفَرَّقَ بِكُمْ کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد ہے علیؑ کے راستہ سے ہٹا دینا۔
یعنی اُن لوگوں کی پیروی تمکو علیؑ کے راستہ سے ہٹا دے گی۔

احتجاج طبرسی میں رسول خداؐ کے خطبۂ غدیر خم کے یہ فقرات منقول ہیں اے
گروہ مردماں خدا نے مجکو امر فرمایا اور نہی فرمائی اور میں نے علیؑ کو امر کیا اور نہی کی
پس علیؑ خدا کی امر و نہی سے واقف ہیں اے گروہ مردماں وہ سیدھا رستہ جس کی
پیروی کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے میں ہوں اور میرے بعد علیؑ اور اس کے بعد وہ ائمہؑ جو
میرے بیٹے ہیں۔ اور اس کے صلب سے ہیں۔ یہ سب ہمیشہ حق کی راہ بتائیں گے۔ اور
حق پر قائم رہیں گے۔ ص ۲۳۵

هَلْ يَنْظُرُونَ الاکمال میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس آیات سے
مراد ائمہؑ ہیں اور آیات منتظرہ سے قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ہیں پس جس دن
حضرتؑ کا ظہور ہوگا اس دن کسی کا ایمان لانا اسے مفید نہیں ...... پھر اس
حدیث کے راوی نے مغرب کی طرف سے سورج نکلنے کا یہ مطلب بیان کیا کہ اسکے معنی ہیں کہ قائم
آل محمدؐ کا ظہور فرمانا۔ ص ۲۳۶

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول
خدا نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں سے سب جہنم میں جائینگے
سوائے ایک فرقہ کے اور وہ ایک وہ ہوگا جو میرے وصی علیؑ کی پیروی کرے گا۔ ص ۲۳۷

مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس امت میں
دین ابراہیمؑ پر چلنے والے سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی نہیں ہے
اور امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ ہم اور ہمارے شیعہ بھی ملت ابراہیم پر ہیں۔
اور کل دوسرے اس سے الگ۔ ص ۲۳۸

وِ نَا اُ خُرٰی عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ امام مہدی علیہ السلام قاتلان حسین علیہ السلام کی اولاد کو قتل کرینگے۔

خلیفۃ الارض جیسے کہ اہل اسلام یہود و نصاریٰ اور مجوس کی سلطنتوں کے فاتح اور اُن کی تصرف و تسلط کے قائم مقام ہیں۔

سورۃ الاعراف مکیہ

المص معانی الاخبار میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان حروف کے معنی انا اللہ المقتدر الصادق یعنی میں زبردست سچا اللہ ہوں اور نیز اسی کتاب میں اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص جو زندیق تھا حضرت کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ خدا نے جو اپنی کتاب میں المص فرمایا ہے اس سے کیا مطلب نکالا۔ اس میں حرام و حلال کیا چیز ہے جس سے لوگوں کا نفع ہے راوی کہتا ہے کہ امام کو یہ سنکر غصہ آیا فرمایا واسے ہاتھ تجھ پر خاموش رہ الف کا عدد ایک ہے اور لام کے تیس ۳۰ اور میم کے چالیس ۴۰ اور صاد کے نوّے ۹۰ بتا سب کا مجموعہ کیا ہوا اس نے عرض کی ایک سو اکسٹھ فرمایا جب ۱۶۱ ختم ہو جائے گا تو بنی امیہ کی سلطنت ختم ہو جائے گی۔ راوی کہتا ہے کہ جب سنہ ۱۶۱ ختم ہوا تو بنی امیہ کی سلطنت جاتی رہی۔

وَ الْوَزْنُ احتجاج طبرسی میں امام صادق علیہ السلام سے صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں (بحذف قصہ و دلایل) اور عقائد و اخلاق و اعمال کی جانچ انبیا و اوصیا کا کام ہے اس لئے کہ خود کس قدر راہ کس قدر پیروی کی ہے اور ان کا انکار کس درجہ کا تھا اور ان کی شریعت و سنت سے کہاں تک دوری رہی یہ جدی ہے لہذا ہر امت کی میزان اس امت کے نبی اور وصی اور وہ شریعت جو نبی نے پہنچائی اور

وصی نے حفاظت کی ہی ہوگی۔ اور اگر اوصیا کو جھٹلایا ہے تو کہیں ٹھکانا نہیں۔ ص۲۳۹

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ تفسیر عیاشی میں امام صادق سے منقول ہے کہ ابلیس کو مہلت اسدن تک دی گئی ہے جبدن قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ظاہر ہوں گے ص۲۴۰

لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ صراط سے مراد علی مرتضیٰؑ ہیں۔ ص۲۴۰

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے آپ نے اپنے صحابی سے فرمایا کہ اے زرارہ ابلیس کو صرف تمھارے اور تمھارے دوستوں کی فکر ہے۔ یہ تمھارے دشمن و مخالفین (صحابہ رسولؐ یعنی) اُن سے وہ فارغ ہو چکا ہے۔ ص۲۴۰

فَعَلُوا فَاحِشَةً سے مراد ہے ظالم کی امامت۔ تفسیر عیاشی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے (بحذف سوال و جواب و قصہ طولانی) منقول ہے فرمایا یہ آیت ائمہ جور کے بارے میں نازل ہوئی۔ ص۲۴۳

إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ علل الشرائع میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے ائمہ برحق کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا امام بنا لیا۔

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ تفسیر مجمع البیان۔ کافی۔ من لایحضرہ الفقیہ الخصال الجامع میں اس کے متعلق جتنی حدیثیں آئی ہیں اُن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ عیدین میں اور جمعہ کے دن غسل کرنا اور سفید اور اچھے کپڑے پہننا رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰؑ کی سنت ہے اور ہر نماز کے وقت کنگھا کرنے کی خاص تاکید ہے۔ اور اس سے روزی بڑھتی ہے بال خوبصورت ہوتے ہیں حاجت براری ہوتی ہے۔ قوت باہ بڑھتی ہے۔ نزلہ دور ہوتا ہے۔ ص۲۴۴

فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ سے مراد ہیں مولوی ملا۔ پیر۔ اور تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ

ص ۲۴۵

سے منقول ہے یہاں مراد ہیں سب کے گروگھنٹال یعنی ائمہ جور (ابوبکر و عمر و عثمان) اعلؑ

سِجِّیْنٍ یہ حضرموت میں ایک وادی ہے جس کا مشہور نام برہوت ہے۔ ص ۲۴۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ھَدٰىنَا کافی میں امام صادقؑ نے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ

جب قیامت کا دن ہوگا تو رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ اور وہ ائمہ معصومینؑ جو انکی ولاد

سے ہیں بلا کر لوگوں کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے پس جس وقت اُن کے شیعہ انکو

دیکھیں گے وہ کہیں گے الحمد للہ۔ مطلب یہ ہے کہ ہم کو امیر المومنینؑ اور ائمہؑ کی ہدایت

کے قبول کرنے کی توفیق ملی ۔ ص ۲۴۶

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ کافی اور تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے اور تفسیر عیاشی میں

امام رضاؑ سے منقول ہے کہ وہ موذن امیر المومنینؑ ہوں گے۔ اور تفسیر قمی میں ہے مقصود

اور ہے کہ اس قدر بلند آواز سے اعلان کریں گے کہ تمام مخلوق سن لیگی۔ تفسیر مجمع البیان

اور معانی الاخبار میں خود امیر المومنینؑ فرماتے ہیں کہ وہ موذن میں ہوں۔ رِجَالٌ

سے تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رجال سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں۔ ص ۲۴۷

وَعَلَى الْاَعْرَافِ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اعراف سے مراد وہ

ٹیلے ہیں جو جنت اور جہنم کے مابین ہوں گے۔ ص ۲۴۷

کافی میں امیر المومنینؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اعراف پر ہم ہونگے

اور اپنے نصرت کرنے والوں کو ان کی علامتوں سے پہچان لیں گے۔ اور اعراف ہم

ہیں کہ خدائے تعالیٰ پہچانا ہی نہیں گیا ہے مگر ہماری معرفت کی راہ سے۔ اور اعراف

ہم ہیں کہ ہم کو خدائے تعالیٰ صراط کے اوپر قائم کردیگا پس جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا

مگر وہ جو ہم کو پہچانتا ہوگا۔ اور ہم اسے پہچانتے ہوں گے۔ اور جہنم میں بھی کوئی نہ

جائے گا مگر وہ جو ہم کو نہ پہچانتا ہوگا۔ اور ہم اسے نہ پہچانتے ہوں گے۔ البصائر اور احتجاج

میں بھی یہی حدیث اسی طرح ہے۔ اللہ نے اپنی معرفت کی صراط سبیل راہ۔ اور باب

ہم کو مقرر کیا ہے۔ ص۲۴۷

اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اعراف جنت و دوزخ کے مابین کی بلندیاں ہیں۔ اور رجال سے مراد ائمہؑ ہیں، جو اپنے گنہگار شیعوں کو اُن بلندیوں پر لیئے ہوئے کھڑے ہونگے۔ اور جو شیعہ گناہوں سے پاک ہوں گے وہ جنت میں جا چکے ہوں گے۔ تو ائمہ گنہگار شیعوں سے فرمائیں گے کہ جو تمھارے بھائی جنت میں جا چکے ہیں دیکھو کس طرح جنت میں بے حساب داخل ہو گئے چنانچہ وہ اُن کی طرف دیکھ کر اُن کو سلام کرینگے۔ جسے خدائے تعالیٰ یوں فرماتا ہے وَنَادَوْا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الخ پھر اُن سے کہا جائے گا کہ اپنے دشمنوں (صحابہ رسول خدا اہلسنت) کو جہنم کی طرف دیکھیں وقت کی حالت خدائے تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ الخ اور اس وقت اصحاب الاعراف یعنی انبیا اور اوصیا ان لوگوں سے جن کو پہچانتے ہوں گے اور وہ جہنم میں ہوں گے فرمائیں گے مَا اَغْنٰی عَنْکُمْ جَمْعُکُمْ الخ پھر ان گنہگار شیعوں کے دشمنوں سے جو جہنم میں ہوں گے خطاب فرما کے دریافت کریں گے اَهٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ الخ اس کے بعد ان گنہگار شیعوں سے فرمائیں گے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ الخ ص۲۴۸

یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب ظہور قائم آل محمدؐ اور... جو کچھ وعدہ اور وعید فرمایا ہے ظاہر ہو جائے گا۔ ص۲۴۹

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اتوار کے دن خدا نے خیر کو پیدا کیا اور شر پیدا کرنا اُس کا کام نہیں۔ ص۲۴۹

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ الفقیہ اور التہذیب میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ چونکہ چھ دن آسمانوں و زمینوں اور اُن کے مابین کے بنانے میں صرف ہونگے اس لیے سال میں بجائے تین سو ساٹھ دن کے صرف ۳۵۴ دن رہ گئے۔ علامہ مولوی مقبول احمد

اس کی توضیح و توجیہ میں بیان فرماتے ہیں کہ اس قسم کی آیات اور حدیثیں متشابہات میں داخل ہیں جن کی واقعی تفسیر راسخون فی العلم (علی و ائمہ) کے پاس ہیں۔ ص۲۴۹

لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ خدا نے محمدؐ و علیؑ کے ذریعے زمین کی اصلاح کر دی تھی مگر لوگوں نے بعد رسولؐ جب امیر المومنینؑ کی اطاعت چھوڑ دی تو پھر اس کو خراب کر دیا۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدا نے رسولؐ خدا کے ذریعے اس کی اصلاح کی۔ ص۲۵۰

نَکِدًا تفسیر قمی میں منقول ہے کہ ائمہ معصومینؑ کا علم حکم خدا سے بکثرت شائع ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کا نفع بھی کثیر ہے اور ان کے دشمنوں (اصحاب رسولؐ) کا اول تو علم ہی قلیل ہے۔ اور اگر کچھ ہو بھی تو اس سے کسی کو کچھ نفع نہیں بلکہ وہ ناقص و خراب ہے۔ ص۲۵۰

المناقب میں وارد ہے کہ عمرو بن العاص نے امام حسینؑ سے عرض کیا تھا کہ یہ کیا بات ہے کہ آپ حضرات کی داڑھیاں ہم لوگوں سے بڑھی ہوئی اور گھنی ہوتی ہیں تو حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

آدمؑ سے نوحؑ تک دس پشتیں گزری تھیں کہ سب انبیا اور اوصیا تھے مگر چونکہ پوشیدہ تھے اس وجہ سے قرآن شریف میں بھی ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ ص۲۵۰

اٰلَآءَ اللّٰہِ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سب سے بڑی نعمت جو خدا نے اپنی مخلوق کو عنایت کی وہ ہماری ولایت ہے۔ ص۲۵۲

وَمَا وَجَدْنَا تفسیر عیاشی میں بروایت ابوذرؓ منقول ہے کہ بجز اہلبیت رسولؐ خدا اور انکے شیعوں کے ایک گروہ قلیل کے اور کسی نے عہد خدا کو پورا نہیں کیا۔ ص۲۵۹

اَرْجِہْ تفسیر عیاشی میں وارد ہوا ہے کہ اس دن فرعون کے درباریوں میں کوئی ولدالزنا نہ تھا ورنہ وہ ان دونوں کے قتل کا مشورہ دیتا۔ امام علیہ السلام نے

فرمایا کہ اسی طرح ہماری ایذا کے درپے وہی ہوتا ہے جس کی ولادت میں کوئی خباثت ہو و ولد الزنا ہو۔ صفحہ ۲۶

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ نے اس آیت کی تلاوت کرکے فرمایا۔ کہ جو کچھ اللہ کا ہے وہ رسول کا ہے اور جو کچھ رسولؐ کا ہے وہ بعد رسولؐ امام کا ہے۔ اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ہم نے خدا کی کتاب میں پایا۔ یہی آیت پڑھ کر فرمایا کہ ہم ہیں اور میرے اہلبیت وہ ہیں جن کو اللہ نے اپنی زمین کا وارث کیا ہے اور متقی وہی ہم اور پوری زمین ہماری ہے پس مسلمانوں میں سے جو کسی حصہ زمین کو آباد کرے تو اسے لازم ہے کہ اُس کا خراج اہلبیت امام کی خدمت میں پہونچا دیا کرے۔ اور جب اس زمین کا کوئی دوسرا مسلمان مالک ہو تو اُسے بھی لازم ہے کہ امام اہلبیت کو خراج دیا کرے یہ حکم اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) ظہور فرمائیں گے اور تلوار کے زور سے...... و منافقین کو سب کو نکالدینگے حضرت اس زمین کی ملکیت مسلم رکھیں گے جو ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہوگی۔ صفحہ ۲۶۲

وَكَتَبْنَا لَهٗ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے علم جفر کے بارہ میں منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو تختیاں جنتی زبرجد کی حضرت موسیٰؑ پر نازل فرمائیں ان میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا وہ سب درج تھا جب موسیٰؑ کا آخری وقت آیا تو انکو حکم ہوا کہ زینت نامی پہاڑ میں ان تختیوں کو امانت رکھدو اس حکم کی تعمیل کی گئی جب رسول خداؐ کی بعثت ہو چکی تو یمن کا ایک قافلہ حضرت کی خدمت میں آیا تھا۔ انکا گذر اس پہاڑ کی طرف ہوا۔ انکو وہ تختیاں دکھائی دیں انھوں نے اٹھالیا۔ رسول خداؐ کی خدمت میں جب لائے...... تو وہ انھیں حاضر کردیں آنحضرتؐ نے وہ امیر المومنینؑ کے سپرد فرمائیں اور ارشاد فرمایا کہ ان کی حفاظت کرنا کہ ان میں علوم اولین و آخرین ہیں جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ خدا کے حکم سے ان کی نقلیں بھی

کیں انہی نقلوں کا نام جفر ہے امام صادقؑ نے فرمایا وہ نقلیں بھی ہمارے پاس ہیں
اور اصلی لوحیں بھی ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰؑ بھی ہمارے پاس ہے اور ہم کل انبیا
کے وارث بھی ہیں۔ ص۲۶۶

جَسَدًا۔ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰؑ
نے خدا سے عرض کیا کہ گوسالہ میں آواز کہاں سے آئی تھی وحی ہوئی یہ ہماری طرف
سے آزمایش تھی تم اسکی تفتیش نہ کرو امام صادقؑ سے منقول ہے کہ موسیٰؑ نے پوچھا کہ
یہ آواز کس نے پیدا کی فرمایا میں نے۔ ص۲۶۶

وَمِنْ قَوْمِ مُوسٰى اُمَّةٌ تفسیر مجمع البیان میں وہ تین طولانی قصے امام باقرؑ
سے منقول کر کے فرماتے ہیں کہ یہ سب قائم آل محمد (حضرت مہدی) کے ساتھ خروج
کرینگے۔ ص۲۷۰

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ان سے مراد وہ یہود ہیں جو زمانہ رسولؐ خدا میں تھے۔
وَاَشْهَدَهُمْ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے سوال کیا
کہ تمھارا پروردگار کون ہے پس سب سے پہلے رسولؐ خدا پھر امیر المومنینؑ پھر حضرات ائمہؑ
نے جواب دیا تو ہمارا رب ہے پس اللہ نے انھیں کو علم و دین کا حامل بنایا۔ پھر کل فرشتوں
سے کہا کہ میرے علم و دین کے حامل یہ ہیں اور میری مخلوق میں امین یہ ہیں اور ہر بات
انھیں سے دریافت کی جائے گی۔ پھر خدا نے کل اولاد آدمؑ سے یہ فرمایا ...... کہ ان بزرگوار
کی ولایت اور اطاعت کا اقرار کرو سب نے کہا کہ ہاں اے پروردگار ہمنے اقرار کیا خدا نے
فرشتوں سے کہا کہ تم لوگ گواہ رہنا فرشتوں نے عرض کی کہ ہم گواہ ہیں۔ ص۲۷۲

مِنَ الْغٰوِیْنَ تفسیر قمی میں امام رضاؑ سے منقول ہے بعد ایک قصہ طولانی بلعم باعور
کے کہ وہ اسم اعظم بھی اسکی زبان سے جاتا رہا جیسا کہ خدا فرماتا ہے فَانْسَلَخَ مِنْهَا
پھر وہ اُن سے الگ ہوگیا۔ ص۲۷۳

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کافی میں امام رضاؑ سے دریافت کیا گیا کہ اسم کیا چیز ہے فرمایا کہ موصوف کی صفت۔ تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب تم پر کوئی تکلیف وبلا نازل ہو تو ہمارا واسطہ دیکر خدا سے دعا مانگو کہ یہ خدا کے اس قول کے موافق ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا اور کل اچھے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں پس تم انکو انھیں سے پکارو) اور امام صادقؑ نے فرمایا کہ لِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ہم ہیں۔ کہ ہماری معرفت بغیر کسی کا کوئی عمل قبول نہ کیا جائے گا۔ ص۲۷۶

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّۃٌ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت آل محمد اور اُن کے پیرووں کے بارے میں ہے۔ ص۲۷۶

سورۃ الانفال مدنیہ

عَنِ الْاَنْفَالِ تفسیر مجمع البیان میں امام زین العابدینؑ وامام باقرؑ وامام صادقؑ سے منقول ہے وہ حضرات یسئلونک الانفال پڑھتے تھے بحذف عن جس کے معنی ہوئے اے رسولؐ وہ لوگ تم سے مال غنیمت طلب کرتے ہیں۔ ص۲۸۱

یرزق کریم تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ وسلمانؓ وابوذرؓ و مقدادؓ کی شان میں نازل ہوئی۔ ص۲۸۲

کَلِمَۃ تفسیر قمی میں وارد ہے کہ کلمۃ اللہ سے مراد ائمہ معصومین ہیں۔ ص۲۸۲

جنگ بدر میں امیر المومنینؑ نے اپنے ہاتھ سے ایک روایت کے مطابق ۲۷ ایک روایت کے بموجب ۳۶ اور موافق ایک روایت کے ۴۶ قتل کئے تھے۔ ص۲۸۳

بقیہ کو امیر حمزہ وجوانان انصار ومہاجرین اور فرشتوں نے قتل کیا تھا۔

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ اصحاب رسول خدا فخر کرتے تھے کہ ہمنے اتنے مشرکین کو قتل کیا۔ اس کا جواب اللہ دیتا ہے...... اور سب سے بڑھکے یہ کہ سب زیادہ

مقتول ید اللہ کے ہاتھ سے ہوئے۔ پس اس میں تمھارا کونسا کمال ہے کہ خواہ مخواہ
پانچویں سوار بنتے ہو۔ ص ۲۸۴

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ حیات سے مراد جنت ہو
اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے ولایت علیؑ مرتضیٰ مراد ہے۔ کہ آنحضرتؐ
کا اتباع کرنا اور ان کی ولایت کا تسلیم کرنا تمھارے امور کو پریشان نہ ہونے دیگا ص ۲۸۵

فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الخ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے اس آیت کی
تفسیر میں کہ رسول خداؐ کے انتقال کے بعد ہی جو فتنہ لوگوں کو پیش آیا وہ یہ تھا کہ
علیؑ مرتضیٰ کو لوگوں نے چھوڑ دیا۔ اور غیر شخص سے بیعت کرلی۔ حالانکہ رسولؐ خدا نے
صاف ارشاد فرمایا تھا کہ علیؑ کا اور آل محمدؐ میں سے جو وصی ہوں گے انکا اتباع کرنا
اور عبد اللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی رسولؐ خدا نے
فرمایا کہ جو شخص میرے بعد میرے جانشین کے بارے میں علیؑ مرتضیٰ پر ظلم کرے گا وہ ایسا
ہی سمجھا جائے گا کہ گویا اُس نے میری نبوت کا انکار کیا اور اُن کل انبیا کا انکار کیا جو مجھ سے
پہلے ہو چکے۔ ص ۲۸۵

لِيَمِيزَ اللّٰهُ الْخَبِيثَ علل الشرائع میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ مومن کی طینت
میں کافر کی اور کافر کی طینت میں مومن کی کچھ طینت ملا دیتا ہے۔ اعمال میں نیکی و بدی
اسی اثر سے ہو پھر خدائے تعالیٰ قیامت میں ہر ناصبی سے مومن کی طینت اور اس کے
متعلقات معہ کل اعمال نیک کے لیکر مومن کو واپس عنایت کرے گا اور ہر مومن سے
ناصبی کی طینت اور اس کے متعلقات معہ کل اعمال بد کے لیکر ناصبی کو واپس کرے گا۔
اور یہی مقتضائے عدالت ہے۔ ص ۲۸۶

اِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ تفسیر عیاشی میں ہے کہ ایک شخص نے امام باقرؑ سے
سوال کیا کہ میں بنی امیہ کی طرف سے حاکم تھا دولت جمع کی۔ فرمایا کہ تیرے اہل و عیال

تیرا مال اور تیری ہر چیز حرام ہے۔ اور آپ نے یہی آیت پڑھی۔ ص۲۸۵

وَ قَاتِلُوْ ھُمْ تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کی تاویل نہیں آئی ہے۔ جب ہمارا قائم ہمارے بعد کھڑا ہوگا (حضرت مہدیؑ) تو جو شخص اس زمانہ کو پائے گا اس آیت کی تاویل کو بھی دیکھ لیگا۔ ص۲۸۵

خُمُسَہٗ کافی اور تہذیب میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ذوی القربیٰ سے ہم مراد ہیں اور الیتمیٰ والمساکین وابن السبیل سے خاص ہمارے ایتام۔ ہمارے مساکین اور ہمارے مسافر مراد ہیں یہی امام باقرؑ و امام صادقؑ بھی فرماتے ہیں تفسیر قمی میں بھی ہے

تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ بدر میں امیر المومنین پانی لینے کنوئیں پر گئے وہاں یکے بعد دیگرے سخت ہوا آئی اور آپ کام نہ کر سکے۔ جب فارغ ہو کر واپس آئے اور قصہ بیان کیا تو رسول خداؐ نے فرمایا کہ پہلی ہوا میں جبرئیلؑ ایک ہزار فرشتوں سے آئے تھے دوسری میں میکائیلؑ ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے تھے تیسری ہوا میں اسرافیلؑ ہزار فرشتوں سے آئے تھے (اور اے علیؑ) انھوں نے آپ پر سلام کیا تھا۔ ص۲۹۱

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی جو تمام مخلوق خدا میں سب سے بدتر تھے اور باطن قرآن کے منکر۔ ص۲۹۲

یَنْقُضُوْنَ عَھْدَھُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ عہد کے توڑنے والے رسولؐ خدا کے اصحاب تھے جو احد کے دن بھاگ گئے ہیں۔ ص۲۹۲

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَۃً تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت معاویہ کی شان میں نازل ہوئی یعنی خدا نے پہلے ہی سے اس خیانت کی خبر دیدی تھی جو وہ امیر المومنینؑ سے کرنے والا تھا۔ ص۲۹۳

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بعد جناب امام حسنؑ دامام

حسین امامت بھائیوں میں کبھی نہ جائے گی بلکہ اس کا اجرا علیؑ ابن الحسین سے اولاد اور اولاد کی اولاد میں ہوتا رہے گا۔ ص۲۹۷

سورۃ التوبہ مدنیہ

اذان من اللہ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ اس اذان سے مراد امیر المومنینؑ ہیں اور امیر المومنینؑ خود بھی یونہی فرماتے ہیں۔

یوم الحج الاکبر معانی الاخبار اور علل الشرائع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس دن کو حج اکبر اس لئے کہا کہ اس سال مسلمان اور مشرکین سب نے حج ادا کیا تھا۔ کافی اور معانی الاخبار اور تفسیر عیاشی میں انہیں حضرت صادقؑ سے متعدد حدیثوں میں منقول ہے کہ حج اکبر سے مراد ہے قربانی کا دن اور حج اصغر سے عمرہ تفسیر عیاشی میں انہی حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حج اکبر سے مراد ہے عرفہ کا دن۔ ص۲۹۷

ائمۃ الکفر تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت اصحاب جمل کے بارے میں نازل ہوئی اور امیر المومنینؑ نے اس آیت کو پڑھ کر لڑائی کی اور ایک طولانی قصہ درج ہے تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اہل بصرہ سے کچھ لوگ طلحہ و زبیر کی نسبت مجھ سے دریافت کرنے لگے میں نے کہا وہ دونوں ائمہ کفر میں سے تھے۔ جس دن یہ آیت نازل ہوئی آج تک اس کی تعمیل نہیں ہوئی تھی۔ آج ہوتی ہے۔ کوئی ان سے نہیں لڑا یہاں تک کہ میں ان سے لڑا ہوں

قاتلوھم تفسیر عیاشی میں ایک قصہ طولانی کے بعد منقول ہے کہ جنگ صفین میں امیر المومنینؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تھی۔ ص۳۰۰

المومنین تفسیر قمی اور کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ مومنین سے مراد اس آیت میں آل محمدؑ یعنی ائمہ معصومینؑ ہیں۔

وَلِیجَۃً امام حسن عسکریؑ فرماتے ہیں کہ وَلِیجَۃً سے مراد یہاں وہ ہیں جو بجائے
صاحب الامر (امام مہدیؑ) آدمیوں کے بنانے سے بن گیا ہو۔ اور یہاں مومنین
ائمہ ہیں۔ ص۳۰۱

اَلْکُفْر تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں جو الکفر
کا لفظ آیا ہے اسکے باطنی معنی یہ ہیں کہ (خلیفہ) اول وثانی کی ولایت اور الایمان
کے باطنی معنی یہ ہیں۔ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت۔ ص۳۰۲

یُرِیدُونَ اَن یُّطْفِؤُا نُورَ اللّٰہِ تفسیر صافی میں ہے کہ اللہ نے ان لوگوں کی
حالت کو بیان فرمایا ہے جو ولایت علی مرتضیٰؑ کو اپنی تکذیب کے ذریعہ سے باطل کرنا
چاہتے ہیں۔ ص۳۰۵

لیظہرہ علی الدین کلہ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کے بارے میں نازل
ہوئی الاکمال میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ واللہ اس آیت کی تاویل نازل نہیں
ہوئی۔ اور جب تک قائم آل محمدؐ کا ظہور نہ ہوگا اس وقت تک نازل نہوگی۔ ص۳۰۵
اور اس وقت ہر امامت کا مشرک اس ظہور کو برا سمجھے گا۔ اور اگر وہ کسی پتھر کے
پیٹ میں جاکر چھپے گا تو وہ پتھر کہدے گا کہ اے مومن یہ کافر میرے پیٹ میں ہے
مجھے توڑ اور اسے قتل کر۔

یکنزون الذھب کی تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابوذرؓ
غفاری ملک شام میں ہر جمعہ کو باواز بلند یہ منادی فرمایا کرتے کہ خزانہ جمع کرنے
والوں کی پیشانی۔ پہلو اور پشت پر داغ دینے کی خوشخبری سنادی گئی ہے
تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا نے
تین مرتبہ فرمایا کہ سونا بھی غارت ہو چاندی بھی غارت ہو۔ عمرؓ نے سوال کیا پھر
ہم کون سا مال جمع کریں۔ فرمایا ذکر کرنے والی زبان۔ شکر خدا بجا لانیوالا دل اور

ایماندار زوجہ جو تم میں سے دین میں کسی کی مددگار ہو سکے۔ عمر کے دینداری رسول خدا کے اس
جواب سے بھی ظاہر ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ دین میں تیری مددگار ہو سکے بلکہ یہ فرمایا
کہ کسی کی مددگار ہو سکے یعنی جو مومن ہوگا اُس کی زوجہ اس کی مددگار ہوگی ص ۳۰۵

ثَانِیَ اثْنَیْنِ مطلب یہ ہے کہ اس حالت میں کچھ اتفاق ہے ان کا ساتھ ہو جانے والا ہمراہی
بھی ایک ہی تھا اور وہ بھی بار خاطر تھا نہ یار شاطر کہ بے محل روئے دیتا تھا۔ ص ۳۰۷

لَا تَحْزَنْ فرمانا بتلا رہا ہے کہ شیخ جی کے ہاتھ سے کوئی آرزو نکل گئی تھی اور ان کا
کوئی منصوبہ بگڑ گیا تھا۔ جبھی ان کو افسوس ہو رہا تھا اور وہ روئے دیتے تھے اور رسول
خدا فرما رہے تھے کہ تو افسوس نہ کر تو غم نہ کھا ہم دونوں یعنی میرے اور علیؑ کے ساتھ
تو اللہ موجود ہے۔ ص ۳۰۸

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ غار میں ابوبکر سے فرما رہے تھے
کہ چپ رہ بے شک اللہ میرے اور علیؑ کے ساتھ ہے اور وہ خوب چیخ چیخ کر رو رہا تھا
اور کسی طرح چپ ہی نہ ہوتا تھا۔ رسول خداؐ نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا
کہ اے شخص تو چاہتا ہے کہ میں اپنے اصحاب کو تجھے دکھلا دوں جو اپنے اپنے مقامات پر
بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں اور جعفر اور اس کے ساتھیوں کو دکھلا دوں جو سمندر
میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ چلے جا رہے ہیں۔ عرض کی جی ہاں تو آنحضرتؐ نے
اپنا دست مبارک اُس کے منہ پر پھیر دیا تو انصار بھی اپنے جلسوں میں باتیں کرتے
نظر آنے لگے اور جعفر بھی سمندر میں جاتے دکھائی دینے لگے شیخ جی کے دل میں اسی وقت
یہ بات گزری کہ معاذ اللہ یہ ساحر ہیں۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ تفسیر عیاشی میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ عوام الناس
بھی اس آیت کو ہمارے مقابلہ میں بطور حجت پیش کرتے ہیں حالانکہ کوئی حجت
نہیں قسم بخدا خدائے تعالیٰ نے یوں فرمایا تھا سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اور فرمایا کہ ہم

اس آیت کو اسی طرح پڑھتے ہیں۔ صفحہ ۳۱۰

کَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے
مراد وہ کلام ہے جو بڑے میاں (ابوبکر) کرتے تھے۔ تفسیر قمی میں بھی یہی ہے۔

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان دو نیکیوں میں سے ایک
سے مراد موت یا ظہور امام کا پالینا۔ اور ہم باوجودیکہ ظلمۃ پرستوں (ابوبکر وعمر
سنیوں) کی طرف سے تکلیفیں پا رہے ہیں ان دو باتوں میں سے ایک کے منتظر
ہیں کہ یا تو خدا اپنی طرف سے انکو عذاب پہونچاے اور وہ انکا مسخ ہو جانا ہے یا ہمارے
ہاتھوں سے پہونچاے اور وہ انکا قتل ہے۔ صفحہ ۳۱۱

اِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ
ذوالخویصرہ تیمی کا بیٹا خرقوص ابن زہیر بانی فرقہ خوارج کی شان میں
آیت نازل ہوئی۔ صفحہ ۳۱۱

وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ تفسیر قمی میں ہے بعد ایک قصہ طولانی کے کہ جیسا تھا رامیر
ظاہری ہے ویسے ہی رسولؐ کی تصدیق بھی ظاہری ہے صفحہ ۳۱۲

اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت
ان بارہ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو ایک گھاٹی پر کھڑے تھے
جنھوں نے باہم مشورہ کرلیا تھا کہ آج رسولؐ خدا کو قتل کردیں۔

تفسیر قمی اس مخرج کی تفسیر میں یہی واقعہ درج ہے۔ صفحہ ۳۱۳

عَدْنٍ الخصال میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص جنت
عدن کا آرزو مند ہو تو اس کو لازم ہے کہ علیؑ ابن ابی طالب سے اور ان کے
ان کی اولاد سے محبت رکھے۔

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ تفسیر مجمع البیان میں قرأت اہلبیتؑ

ہدالکفار بالمنافقین - تفسیر قمی میں بھی یہی ہے اس لئے کہ رسولؐ خدا نے
فقین سے تلوار کے ذریعہ سے کبھی جہاد نہیں کیا - یہ قول تو سورہ توبہ کے متعلق ہے
سورہ تحریم کی تفسیر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہاں جاہد الکفار والمنافقین
بھی آیا ہے کہ رسول خدا نے کفار سے جہاد کیا تھا اور علی مرتضیؑ نے منافقین سے اور
طرح علی مرتضیؑ کا جہاد عین رسول خدا کا جہاد ہے - ص ۳۱۵

ھموا بما لم ینالوا تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے
نازل ہوئی جنھوں نے کعبۃ اللہ میں قسم کھائی تھی کہ بعد رسولؐ امر خلافت
بنی ہاشم میں نہ رہنے دینگے اور اسی تفسیر میں ہے کہ جب رسولؐ نے ان لوگوں
جھٹلایا تو ان لوگوں نے بحلف بیان کیا کہ نہ ہم نے ایسا کہا اور نہ ایسا قصد کیا اس پر
آیت نازل ہوئی یحلفون باللہ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب
سول خدا نے غدیر خم میں علی مرتضیؑ کو اپنا قائم مقام کرنا چاہا تو آنحضرتؐ کے
منے منافقین میں سے سات شخص تھے اور وہ ساتوں یہ تھے ابوبکر و عمر و عبدالرحمان
عوف - سعد بن ابی وقاص ابو عبیدہ بن جراح - سالم مولائے ابی حذیفہ -
یرہ ابن شعبہ - اور اسی وقت عمر نے آنحضرتؐ کی شان میں یہ الفاظ کہے کہ تم ان
ھ کی دونوں آنکھیں نہیں دیکھتے ہو گویا مجنون کی سی آنکھیں ہیں ابھی ابھی
ھرا ہو کر یہ کہنے لگے گا کہ میرے پروردگار نے ایسا کہا ہے اور ایسا کہا ہے - پھر آنحضرتؐ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرما کر حکم دیا کہ آج سے علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام
اکر دیا علیؑ کا امیر المومنینؑ ہونا صدق دل سے تسلیم کرو اُس وقت جبرئیلؑ امین
زل ہوئے اور رسولؐ کو ان لوگوں کے قول کی خبر دی - آنحضرتؐ نے ان لوگوں
بلاکر دریافت کیا تو صاف انکار کر گئے اور قسمیں کھانے لگے اُس وقت یہ
یت نازل ہوئی - یحلفون باللہ ص ۳۱۶ ج ۱

اَغۡنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں ان اصحاب رسولؐ میں سے کوئی تو سری بیچا کرتا تھا اور کوئی بائے کدی عورتوں کی موباف بنا کرتا تھا۔ پھر ظاہر اسلام کی اطاعت کرنے کے سبب سے خدا نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ سے ان کو مالدار بنا دیا تو بجائے شکر نعمت کے کفران نعمت کرنے لگے اور وہ شکر نعمت کرنا یہ تھا کہ رسولؐ خدا کی وصیت کو ضائع نہ کرتے حالانکہ واجب یہ تھا کہ شکر نعمت کرتے۔ صفحہ ۳۱۱

اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ تفسیر قمی میں ہے کہ سالم بن عمیر انصاری ایک صاع کھجور لایا تھا اور صدقہ دیدیا۔

تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے ایک ایک خرمہ کے عوض میں ایک ایک ڈول پانی کا کھینچا اس طرح جو خرمے جمع کئے تھے وہ لیکر حاضر ہوئے عبد الرحمان ابن عوف نے آواز دی کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ تفسیر قمی میں ہے کہ عبد اللہ بن اُبی مشہور منافق بیمار تھا اور اس کا بیٹا عبد اللہ مومن تھا۔ پس یہ مومن عبد اللہ آنحضرتؐ کی خدمت میں ایسے وقت آیا کہ اس کا باپ حالت احتضار میں تھا اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر آپ میرے باپ کے پاس نہ تشریف لائے تو ہمارے کنبہ پر یہ عیب لگایا جائے گا۔ آنحضرتؐ اس کے پاس تشریف لے گئے اس وقت بہت سے منافق اس کے پاس تھے۔ عبد اللہ بن ابی نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے لئے استغفار فرمایئے آنحضرتؐ نے استغفار فرمایا۔ عمر نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ کو خدا نے منع نہیں کیا ہے کہ منافقوں پر نماز نہ پڑھئے۔ اور ان کے لئے استغفار نہ کیجئے آنحضرتؐ نے یہ سنکر منہ پھیر لیا۔ پھر اس نے دوبارہ عرض کی تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تجکو غارت کرے یہ مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ .... پھر جب وہ مرگیا تو اس کا بیٹا

آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا رسولؐ اللہ اگر مناسب ہو تو اسکے
جنازہ پر بھی تشریف لے چلئے۔ آنحضرتؐ تشریف لے گئے۔ اس کی قبر پر کھڑے
ہوے اس وقت عمر نے پھر عرض کی یا رسولؐ اللہ کیا خدا نے آپ کو منع نہیں کیا ہی
کہ اگر کوئی منافق مرجاے تو نہ اُس کی نماز پڑھئے نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو جبکہ رسولؐ
خدا نے فرمایا تیرا بُرا ہو تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں نے دعا کیا کی۔ میں نے دعا یہ کی یا
اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کے پیٹ کو بھی آگ سے بھر دے اور
اس کو جہنم میں پہونچا دے۔

اس طرح عمر کی چھیڑ خانی سے رسولؐ خدا سے وہ بات ظاہر ہو گئی جس کو آپ نا پسند
کرتے تھے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا پانچ تکبیر کے
ساتھ نماز جنازہ پڑھتے اور خاص اس مردے کے لئے بھی مغفرت کی دعا کرتے
جب سے منافقین پر نماز کی ممانعت آگئی تب سے صرف چار تکبیر فرماتے اور خاص
اس میت کے لئے مغفرت کی دعا نہ فرماتے۔ قول مترجم (آج تک ہمارے مخالفین
اہل سنت) میں وہی چار تکبیریں منافقوں والی جاری ہیں۔ صفحہ ۳۱۷

اَلسّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے مراد نقبائے اُمت
یعنی ابوذرؓ مقدادؓ سلمانؓ عمارؓ اور ہر شخص جو ...... ولایت امیر المومنینؑ
پر قائم رہا۔ صفحہ ۳۲۲

اَلْمُهَاجِرِیْنَ نہج البلاغہ میں ہے کہ یہ لفظ کسی پر راست نہ آے گا جب تک
کہ وہ زمین خدا پر جو حجت خدا ہو اُسے نہ پہچانتا ہو۔ پس جس نے پہچانا وہی مہاجر
ہے۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے مہاجرین اولین کا ذکر
بوجہ سبقت کے پہلے درجہ پر فرمایا ہے۔ دوسرے درجہ پر انصار کا ذکر کیا۔ صفحہ ۳۲۲

عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ

یہ آیت ہمارے گنہگار شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ص ۳۲۳

صَلِّ عَلَیْھِمْ تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادقؑ سے پوچھا گیا کہ جو حکم رسولؐ کو تھا وہ امام کے لئے بھی جاری ہے فرمایا ہاں ضرور۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت آپکے سامنے پڑھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یوں نہیں بلکہ دراصل یوں تھی۔ والماموموں اور مامون ہم ہیں۔ اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ کوئی کافر یا مومن نہیں مرتا اور قبر میں نہیں رکھا جاتا جب تک کہ اُس کے اعمال رسولؐ اور امیر المومنینؑ اور سلسلہ بسلسلہ صاحب الامر علیہم السلام تک نہ پیش ہو جائیں۔

وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْھِمْ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بعض مشرکین نے امیر حمزہؑ اور جعفر طیارؑ اور اسی قسم اور مومنین کو قتل کیا تھا۔ بعدہٗ داخل اسلام ہو گئے۔ انھیں کی شان میں خدا نے یہ آیت نازل کی ص ۳۲۳

یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ پانی سے استنجا کرتے تھے۔ ص ۳۲۴

اَلتَّآئِبُوْنَ وَ الْعَابِدُوْنَ کافی میں منقول ہے کہ امام باقرؑ اس آیت میں تائبین عابدین پڑھتے تھے۔ اور وجہ بیان فرماتے تھے کہ یہ مومنین کی صفت ہے یُقَاتِلُوْنَ کی ص ۳۲۵

تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت ائمہ معصومینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اس میں وہ صفات بیان ہوئے ہیں جو ان کے غیر میں جائز نہیں اس لیے وہی تو ہوں گے جو ہر معروف کو پہچانتے ہوں خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی موٹی ہو یا باریک۔ اسی طرح وہی ہیں جو ہر چھوٹے بڑے منکر کو پہچانتے ہیں اور خود اس سے معصوم ہیں اور وہی ہو سکتے ہیں۔ جو چھوٹی بڑی موٹی باریک حدود خدا

پہچانتے ہوں اور یہ صفتیں سوائے ائمہ معصومینؑ کے کسی دوسرے میں
پائی نہیں جاتی۔ ص ۳۲۵

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ نے دریافت کیا کہ لوگ خدا کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ عرض کی گئی کہ کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ نے اپنے چچا سے استغفار کرنے کے بارے میں وعدہ کر لیا تھا۔ فرمایا یوں نہیں ہے۔ بلکہ اُن کے چچا نے اسلام لانے کے لئے وعدہ کیا تھا۔ ص ۳۲۵

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ احتجاج طبرسی میں منقول ہے کہ امام صادقؑ اور مجمع البیان میں ہے کہ امام رضاؑ اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے بِالنَّبِيِّ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اسی شان سے یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ احتجاج میں اس کی دلیل بھی لکھی ہے کہ نبیؐ نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا پھر توبہ کیسی۔ اور امام نے پوچھا تھا کہ عوام الناس کیسے پڑھتے ہیں۔ راوی نے کہا میں نے عرض کی کہ وہ علی النبی پڑھتے ہیں۔ ص ۳۲۶

اَلَّذِيْنَ تفسیر قمی میں ہے بعد حذف قصہ طولانی ابوذرؓ سے آنحضرتؐ نے فرمایا تم تنہا ہی زندگی بسر کرو گے تنہا ہی انتقال کرو گے اور تنہا قبر سے مبعوث ہو گے اور تنہا جنت میں داخل ہو گے۔ ص ۳۲۶

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ تفسیر قمی میں ہے کہ صادقین سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں۔ اکمال الدین میں خود امیر المومنینؑ نے بزمانہ خلافت عثمانؓ سلمان فارسیؓ کے سوال پر آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے۔ ص ۳۲۷

فَلَوْلَا نَفَرَ کافی میں امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ اگر امام پر یکایک کوئی حادثہ واقع ہو جائے تو لوگ کیا کریں فرمایا خدا کے اس قول پر عمل کریں اور فرمایا کہ جب تک وہ طلب علم میں ہیں معذور رہیں اور قوم کے جاہل جب تک

کر وہ آئیں انتظار میں رہیں وہ بھی معذور رہیں۔ ص ۳۲۸

وَقَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ تفسیر قمی میں ہے کہ ہر قوم کے لئے واجب ہے کہ جو کفار ان سے اور امام سے قریب ہوں ان سے لڑیں۔ اور جب تک اسکو طے نہ کریں آگے نہ بڑھیں۔ ص ۳۲۸

اَنْفُسِکُمْ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول من انفسکم کے مخاطب ہم ہیں۔ عزیز کے مخاطب ہم ہیں حریص علیکم کے مخاطب ہم ہیں۔ بالمومنین رؤف رحیم اس چوتھائی میں مومن بھی ہمارے شریک ہو گئے ہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ اس آیت کی تین چوتھائی ہمارے لئے ہے اور ایک چوتھائی ہمارے شیعوں کے لئے۔ ص ۳۲۹

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ پروردگار عالم نے اس آیت کو یوں نازل فرمایا۔ لَقَدْ جَاءَنَا رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِنَا عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتْنَا حَرِیْصٌ ۱۲۹

سورۂ یونس مکیۃ

قَدَمَ صِدْقٍ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قَدَمَ صِدْقٍ سے مراد ولایت امیر المومنینؑ۔ اور ولایت کے یہ معنی ہیں کہ کل امور دین و دنیا میں حاکم مطلق جاننا اور ماننا۔ نہ کہ جیسا عوام الناس ولی ولیاوے کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔ ص ۳۳۰

لِلنَّاسِ الشَّرَّ یہ قول نعمان بن حارث فہری کا ہے جس کو غدیر خم میں علی مرتضیٰؑ کا مولیٰ ہونا اتنا شاق گزرا تھا کہ اس نے یہ دعا کی تھی اور وہ قبول بھی ہو گئی مگر یہ منافق اس رئیس المنافقین (عمر) کے پاسنگ بھی نہ تھا جس نے ناگوار ہونے کو ظاہر کیا بلکہ ظاہر طور پر آکر مبارک باد دی حالانکہ دل میں تو یہی

تھا کہ یار زندہ و صحبت باقی۔ ص۳۳۲

مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ لفظ الحق لانے کی یہ ضرورت ہے کہ ثابت ہو جائے کہ وہ مولیٰ جو واقعی ان کا مالک اور ان کے امور کا اختیار رکھنے والا ہے نہ یہ کہ جسکو انہوں نے اپنی خواہش نفسانی سے مولیٰ بنا لیا ہو۔ ص۳۳۷

اَفَمَنْ لَا يَهِدِّىْٓ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جو حق کی ہدایت کرتے ہیں وہ تو رسول خداؐ اور ان کے بعد آل محمدؐ ہیں اور وہ جو خود ہدایت نہیں پاتے وہ قریش اور غیر قریش سب ہیں جنھوں نے بعد رسولؐ خدا ان کے اہلبیت سے مخالفت کی۔ ص۳۳۸

بَلْ كَذَّبُوْا تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام باقرؑ سے بڑے بڑے امور مثل رجعت وغیرہ کے سوال کیا گیا حضرت نے فرمایا تم مجھ سے وہ باتیں پوچھتے ہو جن کا ابھی وقت نہیں آیا۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ اور تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت رجعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کی منافقین نے تکذیب کی تھی اور یہ کہا تھا کہ وہ ہرگز نہ ہوگی۔ ص۳۳۹

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان ایمان نہ لانے والوں سے مراد رسولؐ خدا کے دشمن اور ان کے بعد آل محمدؐ کے دشمن ہیں۔ ص۳۴۰

اَلَّذِىْ نَعِدُهُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد رجعت اور قائم آل محمدؐ کا ظہور ہے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے اس آیت کی باطنی تفسیر یہ منقول ہے کہ اس امت کے لئے ہر زمانہ میں آل محمدؐ سے ایک رسول ہوتا رہے گا اور قیامت کے دن وہ اپنے زمانہ کے لوگوں کے ساتھ آئے گا۔ ص۳۴۰

يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ کافی میں امام صادقؑ سے اس کا یوں مطلب

منقول ہے کہ اے رسولؐ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ علیؑ کے بارے میں جو کچھ تم کہتے ہو آیا یہ حق ہے تم اس کے جواب میں کہو کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم یہ ضرور برحق ہے اور تم خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو جس کا یہ مطلب ہو کہ اگر تم علیؑ کو جسے خدا نے میرا خلیفہ مقرر کیا ہے تسلیم نہ کروگے اور اپنی پنچایت سے کسی کو چودھری بنا دوگے تو اس سے خدا کے انتظام میں تم کوئی گڑبڑ نہیں ڈال سکوگے اور بھالے اجتماع اور پنچایت سے خدا اسپر مجبور نہیں ہو سکتا کہ بھالے بنائے ہوئے خلیفہ کو اپنا خلیفہ قبول کرلے۔ ص ۳۴۱

تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی اور المجالس میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اے رسولؐ اہل مکہ تم سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آیا علیؑ امام ہیں تم ان کو جواب میں کہدو ہاں میرے پروردگار کی قسم وہی امام ہیں۔ ص ۳۴۱

ظَلَمَتْ تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں سے یہ معنی مقدر ہیں ظلمت آل محمدؐ حقھم یعنی آل محمدؐ پر یہ ظلم کرے گا کہ اُن کے حق لیلے گا۔ ص ۳۴۱

لَافْتَدَتْ بِہٖ مطلب یہ ہو کہ اگر ظالم کے ہاتھ میں زمین کے کل خزانے اور مال ہوں گے تو وہ عذاب سے بچنے کے لئے زمانۂ رجعت میں فدیہ دیدے گا۔ ص ۳۴۱

بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ الجوامع اور تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ فضل اللہ سے مراد ہیں رسول خداؐ اور رحمت سے مراد ہیں علی مرتضےؑ اور تفسیر قمی میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ ہمارے شیعہ کو چاہیئے کہ اس فضل خدا اور اس رحمت خدا سے خوش ہوں کہ ہمارے دشمنوں (سنیوں) کو سونا چاندی جو دیا گیا ہے ان سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اور المجالس میں خود رسول خداؐ سے بھی منقول ہے۔ اور فَبِذٰلِکَ مراد ہے کہ بس اس نبوت اور ولایت سے فَلْیَفْرَحُوْا اس سے مطلب یہ ہو کہ ہمارے شیعہ خوش ہوں یَجْمَعُوْنَ سے مراد ہیں کہ ان کے مخالف

مال ومنال اہل وعیال جمع کریں وہ نبوت نبیؐ اور ولایت علیؑ سے بہتر نہیں ہو سکتا تفسیر عیاشی مین امام باقرؑ سے یہی منقول ہے۔ صـ ۳۴۲

کُفَّارُ الْبُشْرٰی کافی میں امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد کی بھی بشارت دیتی ہے۔ اور آنحضرتؐ کے ظہور کی بھی۔ اور انکے دشمنوں کے قتل کی بھی۔ تفسیر عیاشی میں انھیں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قریب الموت شیعوں سے ملک الموت آکر کہے گا کہ دیکھو یہ رسولؐ خدا ہیں اور یہ امیرالمومنینؑ ہیں یہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ ہیں۔ صـ ۳۴۳

بِمَا كَذَّبُوْا تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ تکذیب نبوت و ولایت پہلے ہی سے چلی آئی ہے۔ صـ ۳۴۵

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً علل الشرائع اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ موسیٰؑ وہارونؑ نے کچھ مکانات بنائے اللہ نے انکو حکم دیا کہ ان کی مسجد میں سوائے ہارونؑ اور اولاد ہارونؑ کے نہ کوئی جنب حالت میں شب باش ہو سکے نہ عورتوں کے پاس جا سکے اور بلاشک علیؑ کی منزلت مجھ سے وہی ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی اور سوائے علیؑ اور اولاد علیؑ کے اور کسیکو حلال نہیں کہ وہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے اور جنب حالت میں شب باش ہو۔ اور جب کو یہ بات بری لگے تو اس کا راستہ یہ رہا۔ اور آنحضرتؐ نے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا

مترجم۔ آنحضرتؐ کے اشارہ کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ جس کو علیؑ اور اولاد علیؑ کی وہ منزلت جو عطیہ خدا ہے بری لگے وہ یہودی ہو جائیں۔ جیسے معاویہ شامی ہو گئے اور انکو قوت اسی خطہ میں ہوئی جدھر آنحضرتؐ نے اشارہ کیا تھا صـ ۳۴۷

الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ کافی اور تفسیر قمی میں ہے کہ امام صادقؑ نے اس آیت کا مطلب بیان فرمایا کہ الآیات سے مراد ہیں ائمہ اور النذر سے مراد ہیں انبیاء صـ ۳۵۰

سُورۂ ھود مکیہ

يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ ان کے دلوں میں بغض علیؑ ابن ابی طالب جو بھرا ہوا ہے اس کو چھپاتے ہیں ص۳۵۲

إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمدؐ اور ان کے اصحاب ہیں اور فرمایا کہ ان کی تعداد بدر والوں کی تعداد کے برابر ہوگی۔ اور امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ ان کے اصحاب ۳۱۰ سے کچھ اوپر ہوں گے والد امت معدودہ سے وہی مراد ہیں پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی واللہ وہ ایک ساعت میں جمع ہو جائیں گے۔ جیسے فصل خریف کے بادلوں کے ٹکڑے ص۳۵۲

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ کافی میں امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر میں یوں وارد ہے کہ رسول خداؐ ما بین مکہ و مدینہ منزل غدیر پر جا کر اترے تو علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا تھا کہ میرے اور تمہارے درمیان موالات (محبت) قائم کردے اس نے قائم فرما دی پھر میں نے سوال کیا کہ تم کو میرا وصی قرار فرمائے۔ اس نے قرار دیدیا۔ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں اس کے قریب قریب مضمون ہے۔ عیاشی میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ رسول خداؐ نے نماز کے آخر میں بہت بلند آواز سے یہ دعا کی کہ اے اللہ تو مومنین کے دل میں علیؑ کی محبت ڈال دے اور منافقین کے دل میں ان کی ہیبت اور عظمت قائم فرمائے تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اس پر ابن خطاب نے وہ کہا جو قریش کے دو شخصوں کا قول نقل ہوا ہے اور خدائے تعالیٰ نے اس کے بارے میں سورہ ھود کی دس آیتیں نازل فرمائیں جن میں سے پہلے یہ ہے۔ تفسیر عیاشی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ

روح الامین عرفہ کے شام کو رسولؐ خدا پر ولایت علیؑ کا حکم لیکر آئے اور رسولؐ خدا نے منافقوں کی تکذیب کے خوف سے اس حکم کے پہونچانے میں مضائقہ کیا...... رسولؐ خدا نے گریہ فرمایا۔ جبرئیلؑ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ کیا آپ امر خدا کے پہونچانے سے دل تنگ ہوتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے جبرئیلؑ یہ بات نہیں ہو بلکہ میرا پروردگار جانتا ہو کہ قریش کے ہاتھوں سے مجھے کتنی اذیتیں پہونچی ہیں........ پھر وہ میرے بعد علیؑ کی ولایت کا اقرار کیونکر کرینگے۔ پھر جبرئیلؑ چلے گئے اور پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی۔ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ ص ۳۵۴

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ زینت دنیا چاہنے والے فلاںؓ فلاں (ابوبکر و عمر) ہیں۔ ص ۳۵۴

شَاهِدٌ مِّنْهُ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ اور امام رضاؑ سے منقول ہو کہ امیرالمومنینؑ رسولؐ کی رسالت پر شاہد ہیں تفسیر مجمع البیان میں خود امیرالمومنینؑ و امام باقرؑ و امام رضاؑ سے یہی روایت ہو اور منہ سے یہ مطلب ہو کہ امیرالمومنینؑ اور رسولؐ خدا ایک ہی نور سے ہیں تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اصل آیت یوں نازل ہوئی تھی۔ شَاهِدٌ مِّنْهُ اِمَامًا وَّرَحْمَةً وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتَابُ مُوسٰى امام باقرؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں اور یہ کہ لوگوں نے جمع کرتے وقت آگے پیچھے کر دیا۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ شاہد امیرالمومنینؑ اور پھر ان کے بعد دیگرے اوصیاء الامالی اور البصائر میں بھی ایسا ہی ہے ص ۳۵۵

فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہاں منہ سے مراد ہے کہ تم علیؑ کی ولایت کی طرف سے شک نہ کرنا۔

وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ الاشہاد سے مراد ائمہؑ ہیں اور امام باقرؑ سے منقول ہے کہ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا سے مراد قریش

کے چار بادشاہ ہیں جو ایک دوسرے کے بعد ہوئے (ابو بکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ ...
صاحب تفسیر صافی چار بادشاہوں سے مراد (خلفائے) ثلثہ اور معاویہ ہیں۔
اَلَا لَعۡنَۃُ اللّٰہِ تفسیر قمی میں ہے کہ جن ظالمین پر لعنت کی گئی ہے ظلم
یہ تھا کہ انھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کر لیا تھا۔ سبیل اللہ سے مراد امامت ہے
یَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا سے مراد یہ ہے کہ غیر مستحق کو امام بنا دیا۔ صفحہ ۳۵۶
مَا کَانُوۡا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ السَّمۡعَ تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ
کا ذکر نہ سن سکتے تھے۔ اور خدا و رسولؐ کا کلام جو اُن کی شان میں تھا اُس
سے چڑاتے تھے۔
خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ تفسیر قمی میں ہے کہ امیر المومنینؑ کے سوا جس کو امام بنا
وہ سب جھوٹے ثابت ہوئے۔ صفحہ ۳۵۷
بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىہَا الخصال میں امام موسیٰ کاظمؑ اور العیون میں امام رضاؑ
منقول ہے اور احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے کہ حضرت نوحؑ نے کشتی میں سو
یہ دعا کی تھی یا اللہ بمن محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں
ذریعہ سے تو مجھے غرق سے بچائے۔ صفحہ ۳۶۰
اِبۡنَہٗ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ
نوحؑ کا بیٹا نہ تھا بلکہ وہ ان کی زوجہ کا بیٹا تھا مادر جلو تھا۔ چنانچہ تفسیر مجمع ا
میں امیر المومنین اور امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ ابنہ یا ابنہ
قرءت فرماتے پھر خدا نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ سب پانی سمیٹ کر سمند
دیدو جو دنیا کے گرداگرد وہی۔ صفحہ ۳۶۰
اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ تفسیر مجمع البیان تفسیر عیاشی اور العیون میں بروا
امام رضاؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ اس لئے فرمایا جس نے نوحؑ کا اتباع

اس کو ان کا اہل قرار دیا۔ ص۳۶۱

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے بحذف قصہ طولانی کہ قبل قبض روح نوحؑ حضرت جبرئیلؑ نے آ کر عرض کی کہ آپ کا وقت ختم ہو چکا۔ لہذا اسم اکبر میراث علم اور آثار علم نبوت جو آپ کے پاس ہیں سب اپنے بیٹے سام کے حوالے کر دیجئے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ امر طے شدہ ہے کہ آدمیوں کو اپنی حجت سے خالی نہیں رکھتا۔ ص۳۶۱

حضرت ہودؑ کے یہاں ایک کانی عورت تھی۔ قوم نے حضرت ہودؑ سے اس کی بدگوئی کی شکایت کی فرمایا کہ وہ میری زوجہ ہے میں نے اس کی طول عمر کی دعا کی ہے قوم نے وجہ دریافت کی فرمایا کہ اللہ نے کوئی مومن ایسا پیدا نہیں کیا جس کی ایذا دینے کو کوئی دشمن موجود نہ ہو۔ ص۳۶۲

بِالْبُشْرٰی تفسیر مجمع البیان و تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ بشارت ولادت اسماعیلؑ کی تھی جو حضرت ہاجرہ کے بطن سے ہونے والے تھے۔ ص۳۶۵

وَامْرَاَتُہٗ اس سے مراد ہیں سارہ بنت لاحج جو حضرت ابراہیمؑ کی خالہ کی بیٹی تھیں۔ ص۳۶۵

وَضَحِکَتْ معانی الاخبار تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے فَضَحِکَتْ کے معنی منقول ہیں کہ حیض جاری ہو گیا۔ تفسیر قمی میں بھی یہی ہے کہ اگرچہ مدت سے آئسہ ہو چکی تھیں۔

وَاَنَا عَجُوْزٌ خدا نے وحی فرمائی کہ عنقریب اس سے بچہ پیدا ہوگا اور چونکہ اس نے میرے کلام پر تعجب ظاہر کیا ہے اس لئے چار سو برس اس کی اولاد کو عذاب پہونچے گا۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب نبی

اسرائیل پر عذاب زیادہ ہوا تو ۴۰ دن تک انھوں نے خدا کے حضور میں بہت گریہ
زاری کی خدا نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو وحی فرمائی کہ ان چار سو برس میں سے ایک سو ستر
برس کم کر دیے گئے۔ پھر حضرت نے یہ فرمایا کہ اس طرح ہمارے شیعہ اگر گریہ زاری
کریں تو خدائے تعالیٰ قائم آل محمدؐ کا ظہور جلد فرمائے گا۔ صـ ۳۶۵

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ کافی میں منقول ہے کہ جب امام باقرؑ پر مدین کا دروازہ
بند کیا گیا تو آپ نے مینار پر چڑھ کر یہی آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ میں بقیت اللہ
ہوں۔ ایک بوڑھے نے کہا کہ حضرت شعیبؑ نے بھی کہا تھا۔ کتاب اکمال الدین میں منقول
ہے کہ حضرت مہدیؑ قائم آل محمدؐ اپنے خروج کے وقت اس آیت کو تلاوت کرینگے اور
لوگ اسی نام سے ان کو سلام کرینگے۔ صـ ۳۶۸

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان لوگوں
نے ایسا ہی اختلاف کیا تھا جیسا کہ اس امت نے کتاب خدا میں اختلاف کیا ہے اور
جس وقت قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) اس قرآن کو لیکر آئیں گے جو ان کے پاس ہے
تو اس میں بھی ویسا ہی اختلاف کرینگے۔ اور بعض قطعی انکار کر دیں گے اور ان حضرت کے
حکم سے سب سے پہلے انہی کی گردن ماری جائے گی۔ صـ ۳۷۲

لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے
کہ اس سے وہ مراد ہیں جنھوں نے اس امت میں ہو کر ہم سے مخالفت کی اور حالت
ان کی یہ ہے کہ وہ اپنے ہی مذہب میں ایک دوسرے کے مخالف رہتے ہیں۔ صـ ۳۷۳

اور مومنین سے مراد ہمارے محب اور دوست دار۔ ولِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ سے
مراد ہے کہ ہماری ولایت کے لئے ایک خاص مٹی سے پیدا کیا گیا۔ تفسیر قمی میں
باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں آل محمدؐ اور ان کے پیرو۔ بقول مترجم شیعہ
کے بارہ امام ہیں مگر بارہ ٹاٹ نہیں سنیوں کے چار امام ہیں مگر انھوں نے چوراہہ کا

سورۂ یوسف مکیۃ

لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ تفسیر قمی کے بموجب یہ آیت اور اس کی
قبلی آیت زلیخا کے قول کا تتمہ ہے مطلب یہ ہے کہ جو کچھ میں نے کہا اس غرض
سے کہا کہ یوسف یہ جان لیں کہ میں نے اُن پر کوئی جھوٹ نہیں کہا۔ حالانکہ
میں اپنے آپ کو خیانت سے بری نہیں جانتی جب میں نے اُن پر تہمت باندھی
تھی تو ضرور خیانت کی تھی۔ ص ۳۸۴ و ۳۸۵

قمیصی تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ امام صادق ؑ سے دریافت
کیا گیا کہ آخر وہ قمیص کہاں گیا۔ فرمایا جو اس کے اہل تھے ان کے پاس پہنچ
اور جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اُن کے پاس ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جس نبی
نے جو کچھ ورثہ چھوڑا۔ علم ہو یا تبرک وہ سب محمد و آل محمد تک پہونچ گیا۔ ص ۳۹۲
مَنِ اتَّبَعَنِی کافی میں امام باقر ؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں
امیر المومنین اور وہ اوصیا جو ان کے بعد ہوں گے۔ ص ۳۹۴
انبیا اور اُن کی امتوں کے قصوں میں نصیحت اور عبرت موجود ہے ص ۳۹۵

سورۃ الرّعد مکیّہ

صِنْوَانٌ وَغَیْرُ صِنْوَانٍ تفسیر مجمع البیان میں رسول خدا نے علی مرتضیٰ
سے فرمایا کہ لوگ مختلف درختوں سے ہیں اور میں اور تم ایک درخت سے ہیں ص ۳۹۶
الْمَثُلٰتُ نہج البلاغۃ میں ہے کہ امیر المومنین ؑ نے فرمایا کہ پہلی امتوں پر
ان کی بدکرداریوں سے جو جو عذاب نازل ہوئے اُن سے عبرت حاصل کرو۔۔۔
ڈرتے رہو کہ تم ویسے ہی کہیں نہ ہو جاؤ۔ ص ۳۹۶

وَلِکُلِّ قَوۡمٍ ھَادٍ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ رسول خدا
کہ میں تو ڈرانے والا ہوں اور علی میرے بعد ہادی ہیں۔ پھر فرمایا کہ اے
میرے بعد ہدایت پانے والے صرف تمہارے ہی ذریعے سے ہدایت پائیں
کافی میں امام باقر سے منقول ہے کہ منذر رسول ہیں اور ہر زمانہ میں
ہادی ہم میں سے ہوتا ہے۔ امام صادق بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ تفس
میں ہے کہ اس آیت میں اُن لوگوں کا رد ہے جو ہر زمانہ میں امام
کے منکر ہیں اور ثابت کرتی ہے کہ زمین خدا حجت خدا سے کبھی خالی
رہتی۔ صفحہ ۳۹۶

اُولُوا الاَلۡبَابِ تفسیر عیاشی میں منقول ہے کہ امام صادق نے اپنے
سے خطاب فرمایا کہ تم لوگ اولوا الالباب ہو۔ صفحہ ۴۰۰

اَلۡمِیۡثَاقَ تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ یہ آیت
کے بارے میں نازل ہوئی وہ پیمان متعلق بہ ولایت امیر المومنین ہے۔ صف
تفسیر قمی میں ہے کہ حضرت یوسف نے یوں دعا کی کہ الٰہی بحق آبائی
یعنی میرے باپ دادا کے حقوق جو تجھ پر ہیں اُن کا واسطہ دیکر میں دعا
اللہ نے فرمایا کہ تمہارے باپ دادا کے حقوق مجھ پر کیا ہیں؟ حضرت یوسف
ہوگئے تو جبرئیل نے آکر یوں تعلیم کی کہ تیرے کرم و احسان کا واسطہ۔ صف
مَا اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ کافی میں امام صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت
کی صلۂ رحمی کے بارے میں نازل ہوئی اور تم اُن لوگوں میں سے ہرگز نہ
کسی شے کی نسبت یہ کہدیں کہ یہ تو ایک ہی معاملہ کے بارے میں ہے صف
سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت ائمہ معصومین کے بارے میں
اور ان کے اُن شیعوں کے بارے میں جنھوں نے مخالفین (سنیوں) کے

...نے پر صبر کیا تھا اور امام صادقؑ نے فرمایا کہ ہم تو صابر ہیں ہی لیکن ہمارے
...ہم سے زیادہ صابر ہیں۔ ص۱۰۱

...شاقنہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد وہ عہد ہے جو امیر المومنینؑ کے
...ے میں لیا گیا تھا اول تو عالم ذر میں۔ پھر رسولِ خداؐ نے غدیر خم میں ص۱۰۱
...یف آمنوا تو شیعہ ہیں۔ اور ذکر اللہ۔ امیر المومنین۔ ص۱۰۲
...آ نا کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ایسے قرآن کے وارث
...ہیں۔ ص۱۰۴

...لم یایئس الذین کو امیر المومنینؑ و امام صادقؑ افلم یتبین پڑھتے تھے۔
...نقصہا من اطرافہا کافی میں امام باقرؑ و امام زین العابدینؑ سے منقول
...کہ یہ ہمارے ہی بارے میں ہے ص۱۰۵

سورۂ ابراھیم مکیہ

...یام اللہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ ایام اللہ سے مراد تین دن ہیں۔ قائم آلِ محمدؐ
...ظہور کا دن موت اور آخرت کا دن ص۱۰۶
...ستکبروا۔ مصباح المتہجد میں غدیر خم میں امیر المومنینؑ کا خطبہ منقول ہے
...میں اس آیت کو تلاوت فرمانے کے بعد آپ نے ارشاد کیا کہ جس کی اطاعت
...حکم دیا گیا ہے اس کی اطاعت نہ کرنا اور جس کی پیروی کی تاکید کی گئی ہے اس سے
...کی اور بلا بن بیٹھنا۔ ص۱۰۷
...قال الشیطان۔ تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قرآن
...مجید میں جہاں وقال الشیطان آیا ہے (یعنی اور شیطان نے کہا) وہیں خلیفہ عمر
...ثانی مراد ہے۔ ص۱۰۷

کشجرۃ طیبۃ - کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔ وہ درخت مراد ہے
جس کی جڑ رسول خداؐ ہیں اور تنہ امیر المومنینؑ اور ائمہ جوان دونوں بزرگو
کی اولاد ہیں وہ اس کی شاخیں ہیں اور ائمہ کا علم اس درخت کا پھل ہے اور ان
حضرات کے شیعہ اس درخت کے پتے ہیں پھر فرمایا واللہ جب کوئی مومن پیدا ہوتا
ہے تو ایک پتہ اس میں لگ جاتا ہے اور جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو ایک پتہ
اس میں سے گر جاتا ہے۔ صلا۱۴

کشجرۃ خبیثۃ - اس سے مراد ہیں بنی امیہ اور اس کی تفسیر سورۂ بنی اسرائیل
میں شجرہ ملعونہ کی تفسیر میں آئے گی۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے
منقول ہو کہ اس آیت میں خدا نے اپنے نبیؐ کے اہلبیت کی اور اُن کے دشمنوں
(صحابہ) کی مثالیں بیان فرمادی ہیں۔ ص۱۲۴ حاشیہ نمبرا

مالھا من قرار - تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس آیت
میں بنی امیہ کے مثل بیان کی گئی ہو۔ اور تفسیر قمی میں انہی حضرت امام باقرؑ سے
منقول ہو کہ بنی امیہ نہ خدا کو کسی مجلس میں یاد کرتے ہیں اور نہ کسی مسجد میں
اور سوائے کسی ایک آدھ کے اُن کے اعمال سے آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتے

یثبت اللہ الذین آمنوا - الفقیہ اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول
ہو کہ ہمارے دوستوں میں سے جب کسی شخص کی موت آتی ہو تو شیطان اس کے
داہنے بائیں سے آتا ہے کہ اس کو اُس کے عقیدے سے ہٹادے جس پر وہ
قائم ہے مگر خدائے تعالیٰ ایسا نہیں کرنے دیتا اور یہی آیت تلاوت فرمائی
کافی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہو کہ قبر میں صاحب قبر سے فرشتے سوال کرتے ہیں
کہ تیرا رب کون ہو تیرا دین کیا ہو تیرا نبی کون ہے۔ اور صاحب قبر یہ جواب دیگا
میرا رب خدائے واحد ہے اور میرا دین اسلام ہو۔ اور میرے نبی محمد مصطفےٰ صلعم ہیں۔

بدلو انعمت اللہ - امام صادق فرماتے ہیں وہ سب مراد ہیں جنھوں نے رسولؐ
کے وصی کا انکار کر دیا اور تفسیر قمی میں ہے کہ امیر المومنینؑ نے خود فرمایا کہ آنحضرتؐ کے
وصی سے انحراف کیا۔ وہ نعمت جس کے ذریعہ سے اُس نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا
ہم ہیں اور قیامت کے دن جو شخص کامیاب ہوگا وہ ہمارے ہی فریعہ سے کامیاب ہوگا۔
اولاد اسمٰعیل نے بت پرستی نہیں کی تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے
کہ جو کافر بھی ہوئے تو صرف یہ کہا تھا کہ یہ بت ہمارے سفارشی ہیں الا بت پوجے نہیں
امالی میں خود رسولؐ خدا نے ایسا ہی فرمایا کہ اللہ نے مجکو نبی بنایا اور علیؑ کو وصی۔
ربنا انی اسکنت - تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے وہ ذریت ہم
ہیں اور اُس ذریت کا بقیہ ہم ہیں۔ اور تفسیر مجمع البیان میں اس قدر اور زیادہ ہے
کہ ابراہیمؑ کی دعا خاصکر ہمارے ہی لئے تھی۔ ص ۱۳۱ھ
فاجعل افئدہ - تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ خدا نے کل آدمی
مراد نہیں لئے ہیں بلکہ اے محبان اہلبیت خدا کی مراد تم ہو اور جو تم جیسے ہوں۔ لازم ہے کہ حج
بیت اللہ کر کے ہم اہلبیتؑ سے جہاں کہیں کہ ہم ہوں ملاقات کریں کہ اللہ تک پہونچانے
والے ہم ہیں۔ ص ۱۴۱ھ حاشیہ نمبر ۲
تھوی الیھم احتجاج طبرسی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ بعض لوگوں کے
دل ہماری طرف مائل ہوتے ہیں۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ابراہیم کا مطلب
بیت اللہ نہ تھا بلکہ واللہ مقصود دعائے ابراہیمؑ ہم ہیں۔ حاشیہ نمبر ۳ ص ۱۴۱ھ
من الثمرات - تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ثمرات سے مطلب یہ ہے
کہ تو اولاد اسمٰعیلؑ کی محبت اُن کے دلوں میں ڈالدے کہ یہ لوگ ان کے پاس آئیں
اور پھر آئیں۔ حاشیہ نمبر ۴ ص ۱۴۱ھ
جب ابراہیمؑ ۹۹ برس کے تھے تب حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے اور جب ایکسو بارہ

برس کے ہوئے تب حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے۔ حاشیہ نمبر ۶ ص۲۱۴

و لِوالِدَیّ تفسیر قمی میں ہے کہ اصل تنزیل میں تھا وَلَدَیَّ جس سے مراد تھے اسمٰعیل و اسحاقؑ۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں کاتبوں کی غلطی سے تصحیف ہو گئی ہے۔ ص۲۱۴ حاشیہ ۷

مقرنین فی الاصفاد رسولؐ خدا نے جب دو دو کو بھائی بنایا تھا تو ایسے ہی دو دو چھانٹے تھے جن کا انجام ایک ہی ہونے والا تھا جیسے سلمانؓ فارسی و ابوذرؓ یا عمارؓ یاسر و مقدادؓ یا ادہر ابوبکر و عمر طلحہ و زبیر عثمان بن عفان و عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ۔ ص۲۱۴ حاشیہ ۱۳

سورۃ الحجر مکیۃ

لو کانوا مسلمین۔ یہاں اصطلاحی اسلام مراد نہیں ہے بلکہ وہ حقیقی اسلام مراد ہے جو بروز عید غدیر امیر المومنینؑ کی ولایت کے ساتھ پسند کیا گیا۔ ص۲۱۷ حاشیہ ۱

یوم الوقت المعلوم تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ابلیس کو اس دن تک مہلت دیدی ہے جس دن قائم آل محمدؐ ظہور فرمائیں گے۔ ظہور فرمانے کے وقت وہ مسجد کوفہ میں ہوں گے۔ اور ابلیس سامنے آکر گھٹنوں کے بل بیٹھے گا اور یہ عرض کریگا کہ آج کے دن سے چھٹکارا نہیں معلوم ہوتا۔ پس آنحضرتؑ اس کی پیشانی پکڑ کر اسکی گردن مار دینگے۔ پس یوم الوقت المعلوم یہ ہے ص۲۲۰ حاشیہ ۱

ھٰذا صراطٌ علیٌّ مستقیم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ علی کا راستہ سیدھا ہے علیٰ نہیں بلکہ علیؑ ہے تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ صراط مستقیم سے مراد امیر المومنین ہیں ان عبادی۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ لفظ عبادی سے خدائے تعالیٰ کی مراد سوائے ائمہ اور انکے شیعوں کے اور کوئی نہیں ہے ص۲۲۰ ح۲

لھا سبعۃ ابواب - (جہنم کے سات دروازہ ہیں) الخصال میں امام صادق
ے منقول ہے ایک دروازہ سے مخصوص بنی امیہ جائیں گے وہ ایسا ان کے لئے خاص ہوگا
کوئی دوسرا اس میں انکا مزاحم ہی نہ ہوگا۔ اور ایک دروازہ سے ہم اہلبیت سے بغض رکھنے
الے اور ہم سے محاربہ کرنیوالے اور ہماری مدد نہ کرنے والے داخل ہوں گے - یہ سب سے
ڑا پھاٹک ہوگا اور اس کی گرمی بھی بہت تیز ہوگی پھر فرمایا کہ وہ دروازہ جس سے
ی امیہ داخل ہوں گے وہ ابوسفیان - معاویہ اور آل مروان کے لئے مخصوص ہے اور
س وقت وہ اس دروازہ سے گھسیں گے آگ انکو ایسا کچلے گی جیسا کہ کچلنے کا حق ہے
انکی کوئی فریاد سنے گا اور نہ اسمیں وہ جیئنگے اور نہ مرینگے - حاشیہ ۱ ص ۴۲۱

و نزعنا ما فی صدورھم (ترجمہ مقبول اور انکے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا ہم
س کو نکال لینگے اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے
یٹھے ہوں گے) - کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اے ہمارے
یعو واللہ وہ تم ہو جن کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اور یہی آیت پڑھی
ور ایک روایت میں ہے کہ واللہ خدائے تعالیٰ نے اس آیت میں سوائے تمھارے
سی اور کو مراد نہیں لیا ہے - ص ۴۲۲ حاشیہ نمبر ۳

للمتوسمین (ترجمہ مقبول سمجھنے والوں کیلئے) (کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے
ہ امیر المومنین نے فرمایا کہ رسول خدا متوسم تھے - اور میں ان کے بعد متوسم ہوں
ور ائمہ جو میری اولاد میں ہونگے وہ سب متوسم ہونگے - تفسیر عیاشی میں انہی
ضرت سے منقول ہے کہ متوسمون سے مراد ائمہ ہیں - حاشیہ نمبر ۳ ص ۴۲۳

بسبیل مقیم ترجمہ مقبول یعنی ان بستیوں کی نشانیاں قائم راستہ پر موجود
یں) - الاکمال میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمدؐ کا ظہور ہو جائے گا تو
خلوق خدا میں سے جو بھی انکے سامنے کھڑا ہوگا وہ اس کو فوراً پہچان لیں گے کہ نیک ہے

یا بد۔ اور سبیل مقیم سے مراد خود وہی حضرت ہیں سمجھنے والوں کے لئے امام کی یہی نشانی

کافی ہے۔ ص۲۲۴ حاشیہ ۱۲

سبعًا من المثانی ترجمہ مقبول۔ بے شک ہم نے انکو بار بار دہرانے کی سات

آیتیں سورہ فاتحہ اور عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔ العیون میں امیر المومنین سے اور تفسیر

عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ سورہ فاتحہ ہے۔

التوحید۔ تفسیر قمی تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ مثانی ہم ہیں۔ صا

تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ خدائے تعالی نے جو سات فرمایا غالبًا اس اعتبار سے کہ چہ

معصومینؑ کے اسمار مبارک سات ہی ہیں یا سات کے دو چند مراد ہیں یعنی تعداد ائمہ

معصومینؑ۔ یا قرآن کا ثانی۔ حاشیہ نمبر ا ص۲۲۴

جعلوا القران عضین ترجمہ مقبول۔ اور کہدو کہ میں تو صاف صاف ڈرانے وا

ہوں (ہم نے تم پر یہ قرآن اس طرح نازل کیا ہے) جیسا ہم نے ان ٹکڑے ٹکڑے کر

والوں پر نازل کیا تھا جنھوں نے اپنے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا تھا)۔ قمی میں ہے کہ اس

مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے قرآن کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور جس طرح اللہ نے نازل کیا

اس طرح جمع نہیں کیا۔ ص۲۲۴ حاشیہ ۳

فاصدع بما تو مر ترجمہ مقبول۔ اب تمکو جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وہ کھلکر سنا دو

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت نے آیت ولا تجہر بصلاتک ولا

تخافت بہا کو منسوخ کر دیا۔ ص۲۲۵ حاشیہ ۱

اکمال الدین میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا پانچ برس تک خائف

وخفیہ رہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ص۲۲۵ حاشیہ ۲

بما یقولون ترجمہ مقبول۔ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کافی میں بروایت امام صا

منقول ہے کہ آپ جو اپنے وصی کے فضائل بیان کرتے ہیں ان فضائل کو سن کر منا

جو کچھ کہتے ہیں اس سے آپکو سخت رنج پہونچتا ہے۔ ص۴۲۵ ح ۲

سورۃ النحل مکیہ:

بالروح البصائر میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ روح وہ ہے جو انبیا اور اوصیا کے ہر دم ساتھ ہے کسیوقت اُن سے جدا ہی نہیں ہوتی اور یہی سبب ہے کہ انبیا اور اوصیا ہر بات کو ٹھیک ٹھیک سمجھتے ہیں اور ان کی ہر بات جنچی تلی ہوتی ہے ص۴۲۵ ح ۲

والقیٰ فی الارض رواسی ترجمہ مقبول اور زمین میں اس نے بڑے بڑے پہاڑ قائم کر دیے ۱۲ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے ائمہ کو اس زمین کے لئے ارکان مقرر فرمایا ہے تاکہ اپنے باشندوں کو ہلاک نہ کرنے پائے۔ کتاب اکمال الدین میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اگر امام روئے زمین سے ایک ساعت کے لئے بھی اٹھا لیا جائے تو زمین میں اضطراب پیدا ہو جائے۔ حاشیہ ۱ ص۴۲۷

وعلامات کافی اور تفسیر مجمع البیان وتفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں ائمہ معصومینؑ سے بہت سی حدیثیں وارد ہیں کہ وہ علامتیں تو ہم ہیں۔ اور وہ ستارہ رسول خداؐ اور تفسیر عیاشی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ النجم سے جدی قطب تارہ مراد ہے۔ امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کا ظاہر یہی ہے اور باطن یہی۔ ح ۱ ص۴۲۷

لایومنون بالاخرۃ ترجمہ مقبول۔ پھر وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آخرت سے مراد رجعت ہے۔ رجعت کے یہ معنی ہیں کہ رسول خداؐ اور حضرات ائمہؑ اور خاص خاص مومنین اور خاص خاص کفار و منافقین قبل از قیام قیامت ایک مرتبہ اس دنیا میں اور آئیں گے کہ نیکی کا بول بالا اور بدی کا منہ کالا ہو جائے۔ ص۴۲۷ ح ۱

مستکبرون تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے وہ لوگ

مراد ہیں جو امیر المومنین کی ولایت قبول کرنے سے اکڑ گئے اور جنھوں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے آپکو بڑا بنانا چاہا۔ ص ۴۲۶ ح م ۲

لیحملوا اوزارھم۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے امیر المومنین کا حق غصب کیا ہے وہ اپنے گناہ تو پورے پورے اٹھائیں گے ہی اور جن لوگوں نے انکی پیروی کی ہے ان سب کے گناہوں کا بھی وبال برداشت کریں گے۔ چنانچہ امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ واللہ ایک سینگی بھر خون بھی نہیں گرایا گیا اور ایک لکڑی بھی لکڑی پر نہیں ٹوٹی۔ اور ایک عورت بھی غاصبانہ طور پر تصرف میں نہیں آئی ہے اور کوئی مال بھی بیجا نہیں لیا گیا ہے۔ مگر یہ کہ انمیں سے ہر ایک فعل کا وزر اور وبال ان دونوں صاحبوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کی گردنوں پر ہوگا بلا اس کے کہ اصل مرتکبین کا وبال کچھ بھی کم کیا جائے۔ ص ۴۲۶ ح م ۲

الذین اوتوا العلم۔ تفسیر قمی میں ہے کہ ان سے مراد ائمہؑ ہیں جو اپنے دشمنوں سے یہ فرمائیں گے کہ اب بتلاؤ وہ شریک کہاں ہیں جن کی تم دنیا میں اطاعت کیا کرتے تھے وہ کدھر گئے ص ۴۲۹ ح م ۲

طیبین۔ تفسیر قمی میں ہے کہ طیبین سے مراد وہ مومنین ہیں جنکی ولادت ہر خباثت سے پاک و پاکیزہ ہوئی ہے۔ ص ۴۳۰ ح م ۲

او یاتی امر ربک۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں مراد ہے عذاب اور موت اور ظہور قائم آل محمدؐ۔ حاشیہ ۱۳ ص ۴۳۰

ولقد بعثنا فی کل امۃ) ترجمہ مقبول اور بے شک ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے جس نبی کو مبعوث کیا ہماری ولایت کے ساتھ اور ہمارے دشمنوں کی برائت کیساتھ پھر یہی آیت تلاوت فرماکر ارشاد فرمایا کہ گمراہی انہیں کی ثابت ہوئی جنھوں نے آل محمدؐ کی تکذیب کی

اقسمو باللہ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت قائم
آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے خدائے تعالیٰ ہمارے شیعوں کے ایک گروہ کو مبعوث کرے گا۔
اور وہ اس طرح آکر آنحضرتؐ کی بیعت کرینگے کہ انکی تلواریں انکے کندھوں پر ہوں گی
یہ خبر ہمارے شیعوں کو پہونچے گی اور وہ یہ ذکر کرنے لگینگے کہ دیکھیے فلاں اور فلاں
اور فلاں زندہ ہو گئے اور قائم آل محمدؑ کی خدمت میں ہیں تب یہ خبر ہمارے دشمنوں
کے ایک گروہ کو پہونچے گی تو وہ یہ کہینگے کہ اے گروہ شیعہ تم سے زیادہ جھوٹا کون ہو سکتا ہے
یہ تو تمھاری سلطنت کا زمانہ ہے پھر بھی تم اس میں جھوٹ بولتے ہو۔ خدا کی قسم نہ وہ لوگ
زندہ ہوئے اور نہ قیامت تک زندہ ہوں گے۔ امام نے فرمایا کہ اللہ نے یہاں انہیں کا
قول حکایتاً نقل فرمایا ہے۔ ص۲۴۳ ح ۱۸

ویعلم الذین کفروا ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت
امت محمدیہ کے اُن لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو رجعت کے قائل نہیں یعنی وہ رجعت
کے بارے میں منکر اور جھوٹے تھے لہذا انکو زمانہ رجعت میں پھر بلائے گا اور قائم آل محمدؑ
(حضرت مہدیؑ) ان کو قتل کرینگے اور اس طرح مومنوں کے دل ٹھنڈے ہونگے۔ ص۲۴۴ ح ۱۸

اھل الذکر کافی اور تفسیر عیاشی میں ائمہ معصومینؑ سے بہت سی حدیثیں اس
بارے میں وارد ہوئی ہیں کہ الذکر سے مراد ہیں رسول خداؐ اور اہل الذکر سے مراد ہیں آل
رسولؐ خدا اور امت اسپر مامور کی گئی ہے کہ جو کچھ وہ نہ جانتے ہوں آل رسولؐ خدا سے
دریافت کریں اور العیون میں امام رضاؑ سے بھی یہی منقول ہے۔

کافی اور تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ اس سے ہم مراد ہیں
البصائر میں امام باقرؑ سے اور کافی میں امام صادقؑ سے یہی منقول ہے۔ ص۲۴۴ ح ۱۸

افامن الذین مکروا کافی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے
ظالموں کو جو بدلہ دیا قرآن میں اس کا ذکر کر کے تمکو ڈراتا ہے کہ اس سے مطمئن ہو جاؤ

خدا نے دوسروں کا حال بیان کر کے تمکو نصیحت فرمائی ہے اور سعید وہی ہے جو دوسروں کے حالات سے خود نصیحت قبول کرے۔ ص۴۳۲ ج ۱۔

النحل تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ النحل سے مراد ائمہ معصومینؑ ہیں۔ وممایعرشون سے مراد وہ غلام ہیں جو ائمہ کے دوست دار ہیں پس ائمہ کو الہام کیا گیا ہے کہ ان سب قوموں میں سے اپنے شیعوں کو لیلیں اور شراب سے مراد مختلف علوم جو ائمہ کے بطون و صدور سے شائع ہوئے۔ الناس تو شیعہ ہیں دوسرے جو کچھ ہیں وہ جانیں اور انکا خدا جانے۔ ص۴۳۴ ج ۱۔

من یامر بالعدل والاحسان تفسیر قمی میں ہے کہ وہ جو عدل کا حکم دیتے ہیں وہ امیر المومنینؑ اور ائمہ معصومینؑ ہیں۔ ص۴۳۵ ج ۱۔

یعرفون کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب آیہ انما الخ نازل ہوئی تو صحاب رسول خداؐ میں سے کچھ لوگ مسجد مدینہ میں جمع ہوئے اور کہا کہ اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ذلت ہے کہ ابوطالب کا بیٹا ہم پر مسلط ہوگا۔ اسپر اوروں نے کہا کہ لیکن نہ ہم کبھی اس کے دوست دار بنینگے اور نہ کبھی علیؑ کی اطاعت کرینگے خواہ اس بارے میں وہ ہمکو کچھ بھی حکم دیا کرے۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ یہ آیت اسی واقعہ پر نازل ہوئی۔ ص۴۴۱ ج ۱۔

یوم نبعث من کل امۃ تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہر زمانہ اور ہر امت کا ایک امام ہوتا ہے اور ہر امت اپنے امام کے ساتھ مبعوث کی جائے گی۔ ج ۱ ص۴۴۱

الذین کفروا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت اُن حضرات کی شان میں ہے جو بعد رسول خداؐ کافر ہو گئے۔ اور راہ خدا سے یعنی امیر المومنینؑ کی اطاعت سے خود بھی باز رہے تھے اور دوسروں کو بھی روکا کرتے تھے ص۴۴۲ ج ۱۔

جئنابک شہیدا ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ رسول خداؐ ائمہ کے گواہ ہونگے

اور ائمہ معصومین کل آدمیوں کی۔ ص۱۴۴ ج۱

تبیاناً لکل شیءٍ ۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ ہم جو کچھ آسمانوں میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے اسکو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ جنت میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ جہنم میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ آسمان و زمین و جنت و جہنم کے مابین ہے اس کو بھی جانتے ہیں پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔ کافی میں امام صادقؑ سے اتنا اور منقول ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونیوالا ہے میں اس سے باخبر ہوں۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی مگر اسکے سمجھنے کے لئے علم اہلبیت درکار ہے نہ عمرو و بکر و زید کا یا موجودہ زمانہ کے اہل القرآن یا پرانے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے جو ابتدا سے اسوقت تک عملاً اہلبیت کے مخالف رہے اور اب بھی ہیں۔ ص۱۴۴ ج۲

بالعدل والاحسان تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں منقول ہے بالعدل سے مراد کلمہ شہادت اور الاحسان سے مراد امیر المومنینؑ اور ایتائے ذی القربیٰ سے مراد ہے اہلبیت رسولؐ کی حق شناسی...... اور الفحشاء سے مراد ہیں جناب اول (خلیفہ اول ابوبکرؓ) اور المنکر سے مراد ہیں حضرت ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) اور البغی سے مراد ہیں مسٹر ثالث (عثمانؓ خلیفہ ثالث) امام صادقؑ اور امیر المومنین ذی القربیٰ کے بعد حقہ قرات فرماتے تھے۔ ج۳ ص۱۴۴

ولا تنقضوا الایمان کافی اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حکم ولایت علی ابن ابی طالبؑ نازل ہوا اور رسول خداؐ نے ان دونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو حکم دیا کہ تم دونوں اٹھو اور علیؑ کو السلام علیک یا امیر المومنین کہکر سلام کرو۔ تو دونوں نے عرض کی کہ آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا رسول اللہؐ کی طرف سے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی طرف سے بھی اور رسول خداؐ کی طرف سے بھی اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ص۲۲۱ ج۲

النتی نقضت غزلها - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ عو
قبیلہ بنی تمیم سے تھی اور اس کا نام ربطہ بنت کعب تھا۔
تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے عائشہؓ اور اس کا عہ
توڑنا مراد ہے۔ ص۱۴۱ ح ۱۵

وتزوقوا السوء - مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ سب آیتیں
علی مرتضیٰؑ کی ولایت اور ان کی بیعت کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی ہیں جبکہ
رسول خدا نے حکم دیا تھا کہ علیؑ کو امیر المومنین کہہ کے سلام کیا کریں۔ ص۱۴۲ ح ۲

الا من اکرہ - تقیہ پر اعتراض کرنے والے ذرا آنکھیں کھول کر اس آیت
کی تفسیر فریقین کی کتابوں میں دیکھ لیں اور پھر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر اپنے اعتقاد
کی وقعت کو جانچیں۔ ص۱۴۴ ح ۳

من شرح بالکفر صدراً - تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت عبد اللہ ابن سعد ابن
ابی شرح سیٹھ عثمانؓ کے خالہ زاد بھائی کی شان میں نازل ہوئی ہے جو مرتد ہو گیا
تھا اور رسولؐ خدا نے اس کا خون ہدر فرما دیا تھا مگر سیٹھ جی اس کا ہاتھ پکڑ کر آنحضرتؐ
کی خدمت میں لائے اور جان بخشی کے خواہاں ہوئے تھے اور سیٹھ جی نے اسے اپنے زمانہ
میں مصر کا حاکم بنا دیا تھا۔ ص۱۴۴ ح ۵

ملۃ ابراھیم - تفسیر عیاشی میں امام حسینؑ سے منقول ہے کہ سوائے ہمارے
اور ہمارے شیعوں کے اور کوئی ملت ابراہیمؑ پر نہیں ہے اور لوگ جتنے ہیں سب
ملت ابراہیمؑ سے علیحدہ ہیں۔ ص۱۴۸ ح ۲

ولا تحزن - رنج نہ کرو۔ ح ۲ ص۱۴۹

سورۃ بنی اسرائیل مکیۃ

مسجد الاقصیٰ - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ بیت المقدس سے تو مسجد

کوفہ افضل ہے۔ ص۴۴۹ ج

لتفسدن فی الارض مرتین اس کا مطلب یہی دونوں صاحب (ابوبکرؓ و عمرؓ) ہیں اور ان کے ساتھی۔ اور وہ ادعا ہے جو انھوں نے خلافت کی بابت کیا تھا فاذا جاء وعد اولٰھما یہ قصہ روز جمل ہے بعثنا علیکم اس سے مراد ہیں امیر المومنینؑ اور ان کے اصحاب فجاسوا اس کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے ہم کو تلاش کیا اور قتل کیا۔

وکان وعدا مفعولا۔ ترجمہ مقبول اور جو وعدہ تھا وہ پورا ہو کر رہا۔

ثم رددنا لکم الکرۃ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ بنی امیہ کو آل محمدؐ کے مقابلہ میں امتحاناً غلبہ دیا۔ وامددناکم اس کا مطلب یہ ہے کہ اے بنی امیہ تمکو علی مرتضیٰ کے بیٹوں حسنینؑ اور ان دونوں اصحاب کے مقابلہ میں مال و اولاد اور بھیڑ بھاڑ سے امداد دی مگر تم نے اس کا برا استعمال کیا یہاں تک کہ آل محمدؐ کی عورتوں تک کو لوٹ لیا فاذا جاء وعد۔ اس سے مراد ہیں قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) اور ان کے اصحاب لیسوءا وجوھکم اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ بنی امیہ کے منہ کالے کر دیں گے۔ ولیدخلوا ان داخل ہونیوالوں سے مراد رسول خداؐ اور امیر المومنینؑ اور ان حضرات کے اصحاب ہیں۔ ولیتبروا اس کا یہ مطلب ہے کہ جب قائم آل محمدؐ تم پر غالب آئیں گے تو تمکو قتل کر ڈالیں گے پھر توجہ آل محمدؐ کی طرف فرمائی اور یہ ارشاد کیا عسیٰ ربکم اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو تمھارے دشمنوں پر غالب کرے گا پھر بنی امیہ سے خطاب فرمایا وان عدتم اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم سفیانی کی سرداری کے ساتھ عود کروگے۔ تو ہم قائم آل محمدؐ کی سرپرستی میں لوگوں کو بھیجینگے یھدی للتی ھی اقوم۔ المعانی میں امام صادقؑ و امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ امام ہم میں سے صرف معصوم ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ منصوص بھی ہو اور آپ نے

ص۴۴۹ ج

یہی آیت تلاوت فرمائی۔ صـ۱۵۴ ح ۲

وکان الانسان عجولا۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قبل خلقت پوری ہونے کے حضرت آدمؑ کھڑے ہوگئے اور گر پڑے اور یہ خطاب عطا ہوا۔ ح ۲

احتجاج میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے چاند کے اوپر لکھ دیا...... علی امیرالمومنینؑ۔ صـ۱۵۴ ح ۲

وآت ذا القربی حقہ (پوری آیت اور اس کا ترجمہ پڑھ لو)

تفسیر قمی میں ہے کہ القربی سے مراد ہے قرابت رسول خداؐ اور یہ آیت حضرت فاطمہؑ کی شان میں نازل ہوئی اور رسول خداؐ نے فدک اُن کے لئے مخصوص کر دیا۔ اور مسکین سے مراد مساکین اولاد فاطمہؑ اور مسافرین سے مراد مسافرین اولاد فاطمہؑ۔ صـ۱۵۴ ح ۲

نوٹ مفسر و مصنف ولا تبذر تبذیرا کے متعلق آل رسولؐ کچھ نہیں فرماتے کہ یہ حکم خاص رسولؐ کو دیا گیا تھا یا تمام اُمت مخاطب ہے۔ جیسا جہاں جہاں ضمیر واحد حاضر استعمال ہوئی ہے وہاں فرمایا ہے کہ ظاہراً تو خطاب پیغمبرؐ سے ہے مگر مخاطب تمام اُمت ہے اور اس کی وجہ ہم راسخون فی العلم سے پوچھیں گے تمام اہل علم سے پوچھتے ہیں۔

ولا یسرف فی القتل پوری آیت اور اس کا ترجمہ ترجمہ مقبول سے پڑھو

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت امام حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اگر تمام اہل زمین آنحضرتؑ کے خون ناحق کے عوض میں قتل کئے جائیں تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ صـ۱۵۵ ح ۲

منافقین آج تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بالجہر پڑھنے سے ویسے ہی متنفر ہیں جیسے ان کے گرو گھنٹال زمانہ رسول خداؐ میں سُن سُن کر بھاگا کرتے تھے۔ صـ۱۵۵ ح ۲

ولقد فضلنا بعض النبیین علل الشرائع میں رسول خداؐ سے منقول ہے کہ اے علیؑ فضیلت میں میرے بعد تمہارا درجہ ہے اور پھر اُن ائمہ کا جو تمہارے بعد تمہاری

اولاد میں سے ہوں گے۔ اور فرشتے تو تمھارے اور ہمارے دوستوں کے خادم ہیں
والشجرۃ الملعونۃ۔ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے وما جعلنا الرؤیا
کے معنی دریافت کئے گئے تو فرمایا کہ رسول خداؐ نے خواب میں دیکھا تھا کہ بنی تیم
ابوبکر و بنی عدی عمرؓ ممبر پر ہیں اور لوگوں کو راہ حق سے برگشتہ کر رہے ہیں۔ پھر عرض
کی گئی کہ یہ شجرہ ملعونہ کیا چیز ہے۔ فرمایا وہ بنی امیہ عثمانؓ ہیں۔ کافی میں امام باقرؑ
یا امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ایکدن رسول خداؐ صبح کو نہایت رنجیدہ و غمگین نظر
آئے امیر المومنینؑ نے خدمت میں عرض کی کہ کیا وجہ ہے میں آپکو رنجیدہ دیکھتا ہوں
ارشاد ہوا کہ آج ہی رات کو میں نے یہ دیکھا کہ بنی تیم ابوبکر و بنی عدی عمر و بنی اُمیہ
عثمان میرے اس ممبر پر چڑھتے ہیں اور لوگوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرکے مردود
و مرتد بنا رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا پروردگارا یہ واقعہ میری زندگی میں ہوگا یا
میرے بعد پروردگار عالم نے فرمایا کہ تمھاری وفات کے بعد۔

قول مولوی مقبول احمد مترجم۔ بنی تیم سے مراد ہے ابوبکر۔ بنی عدی سے عمر
بنی اُمیہ سے عثمان۔ معاویہ یزید و مروان و اولاد مروان لعنۃ اللہ علیہم اجمعین
احتجاج طبرسی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عنقریب
عثمان کے بعد معاویہ اور اس کا بیٹا سلطنت پائینگے۔ پھر سات شخص اولاد حکم ابن
العاص سے یکے بعد دیگرے حکومت پائینگے۔ اور اس طرح سے ضلالت کے بھی بارہ امام
پورے ہو جائینگے۔ اور یہی وہ تھے جن کو رسول خداؐ نے ممبر پر دیکھا تھا دشؓ تو بنی امیہ
اور دو وہ جنھوں نے بنی امیہ کے لئے راہ کھول دی۔ ابوبکر و عمر۔ صفحہ ۲۴۶ ج ۱
وشارکہم فی الاموال والاولاد۔ (ترجمہ مقبول) اور مال و اولاد
میں ان کا شریک ہو جانا۔
کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ شیطان عورت کے پاس آکر اس طرح

بیٹھ جاتا ہے جسطرح اس کا مرد۔ اور جو کچھ مرد کرتا ہے وہی شیطان بھی کرتا جاتا ہے کسی نے عرض کی بھلا وہ پہچانا کیسے جائے۔ فرمایا کہ ہماری محبت سے اور ہمارے بغض سے پس جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ تو بندہ خدا کا نطفہ ہے اور جو ہم سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان کا نطفہ ہے۔ صنہ۴۶ ح ۲

اِنّ عبادی لیس لک۔ تفسیر عیاشی میں ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کے حق میں نازل ہوئی۔ صنہ۴۶ ح ۳

یوم ندعو کل اُناس۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد خدا کی طرف سے میرے اہلبیت میں سے کل آدمیوں کے لئے امام بھی مقرر کیے جائینگے جو آدمیوں پر اپنا حق ثابت کریں گے پھر بھی جھٹلائے جائینگے اور کفر و ضلالت کے امام اور انکے پیروکار ان اصلی اماموں پر ظلم کرینگے۔ پس جو شخص ان اصلی اماموں سے دوستی رکھے گا اور ان کا اتباع کرے گا اور ان کی تصدیق کریگا۔ پس وہ مجھ سے ہے۔ اور میرے ساتھ ہوگا اور عنقریب مجھ سے آملیگا۔ اور غور سے سنو کہ جو شخص ان برحق اماموں پر ظلم کرے گا اور انکی تکذیب کرے گا پس نہ وہ مجھ سے ہوگا اور نہ میرے ساتھ ہوگا اور نہ مجھ سے اور اس سے کوئی واسطہ رہے گا۔ صنہ۴۶۲ ح ۱

من کان فی ھذہ عمی۔ الخصال میں امیر المومنینؑ سے منقول ہو کہ سب سے زیادہ اندھا پن اُس شخص کا ہے جو ہماری فضیلت کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کرلے اور یہ اس لئے کہ ہم نے اس کا کچھ جرم کیا ہو۔ ہماری عداوت پر کمر باندھے۔ ہم نے تو اتنا ہی کیا کہ اس کو حق کی طرف بلایا۔ اور جو ہمارے برخلاف تھے انھوں نے فتنہ کی طرف اور دنیا کی طرف بلایا وہ پس وہ ان کی طرف تو چلا گیا۔ اور ہمارا دشمن ہوگیا اور ہم سے کوئی واسطہ نہ رکھا۔ صنہ۴۶۲ ح ۱

لتفتری علینا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کے بارے
میں ہے مطلب یہ ہے کہ وحی نے جو بتلائے ہیں وہ تو علی مرتضیٰؑ ہیں اور جو ان کے غیر کو
خلیفہ سمجھے وہ خدا پر افترا بندی کرتا ہے۔ ص۶۶۲ ج ۲۔

مقاماً محموداً۔ روضۃ الواعظین میں ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جن
لوگوں نے میری اولاد کے بارے میں مجھے ستایا ہے قسم بخدا میں ان کی شفاعت
ہرگز نہ کروں گا۔ ص۶۶۳ ج ۲۔

وقل جاء الحق وزھق الباطل۔ امالی میں امام صادقؑ سے بروایت
آبا و اجداد خود منقول ہے کہ روز فتح مکہ جب رسول خداؐ داخل حرم کعبہ ہوئے اور
تین سو ساٹھ بت خود بیت اللہ کے گرد قائم تھے تو آنحضرتؐ اپنے عصا سے ایک ایک کو انکی
نوک سے ڈھکیلتے جاتے تھے اور یہی آیت فرماتے جاتے تھے۔ اور وہ بت اپنے
اپنے منہ کے بل اوندھے گرتے جاتے تھے۔ ص۶۶۳ ج ۲۔

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں کہ جب قائم آل محمدؐ (حضرت
مہدیؑ) قائم ہونگے تو باطل سلطنت جاتی رہے گی۔ الخرائج میں روایت ہے کہ جس وقت
قائم آل محمدؐ پیدا ہوئے ہیں تو وہ ختنہ شدہ ناف بریدہ پاک و پاکیزہ پیدا ہوئے تھے
اور آپ کی داہنی کلائی پر یہی آیت لکھی ہوئی تھی۔ جاء الحق ص۶۶۳ ج ۲۔

شفاء و رحمۃ۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بلا شک و
شبہ یہ شفا ان لوگوں کے لئے ہے جو اس کے اہل ہوں اور اس کے اہل ائمہ ہدیٰ ہیں
جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ثم اورثنا الکتب الخ۔ ولا یزید الظالمین
تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امین نے رسول خداؐ کو جو کچھ پہونچایا
تھا وہ یوں تھا ولا یزید الظالمین آل محمدؐ الخ اور آل محمدؐ کا حق
دبانیوالے ظالموں کو قرآن مجید سے سوائے نقصان کے اور کچھ نہ ملے گا۔ ص۶۶۳ ج ۲۔

عن الروح ۔ کافی اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رو
ایک ایسی مخلوق ہے جو جبرئیل و میکائیل سے عظمت میں بڑی ہے اور وہ ر
خدا و ائمہ ہدیٰ کے ساتھ ساتھ رہتی ہے ۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقو
ہے کہ روح ایک مخلوق ہے جس کو بصیرت بھی دی گئی ہے ۔ قوت بھی تائید بھی ا
خدائے تعالیٰ اسے رسولوں اور مومنین کی قلوب میں جگہ دیتا ہے ۔ ص۲۶۳ م
فَاَبیٰ اَکثَرُ النَّاس کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول
کہ جبرئیل نے یہ آیت یوں پہچانی تھی ۔ فابیٰ اکثر الناس بولایۃ علی الا کفورا یع
پھر بھی بہت سے لوگ ولایت امیر المومنینؑ کا انکار کئے بغیر نہ رہے ص۲۶۴ م
۵ لا تجهر بصلوتك امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول
کہ علیؑ مرتضیٰ کی ولایت کا اور جو کچھ میں نے انکو عطا کیا ہے ۔ اس کا اس وق
تک پورا پورا اظہار نہ کرو جب تک کہ میں تم کو اس کی بابت حکم نہ دوں ۔ او
ابتغ بین ذالك سبیلا کا یہ مقصد ہے کہ تم مجھ سے سوال کرتے رہو کہ ام
ولایت علیؑ کے اظہار کی تم کو اجازت دوں چنانچہ آنحضرتؐ اس کا سوال کر
رہے اور بروز غدیر خم اس کے اظہار کا حکم مل گیا ۔ ص۲۶۶ م

سورہ کہف مکیہ

تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے سورہ کہف کی تفسیر میں منقول ہے کہ رسو
نے ایک سوال کے جواب میں کل کہنے کا وعدہ کیا اور انشاء اللہ نہیں کہا تو چالیس
تک وحی بند رہی ۔ ص۲۶۹ م ۲

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت ابو طالب کی مثال اصحاب کہ
کی سی مثال ہے جو اپنے ایمان کو چھپاتے تھے اور شرک کا اظہار کرتے تھے ۔ پس الل

نے انکو اجر بھی دو چند دیا۔ حاشیہ نمبر ۱ ص۴۴۳

نیز کافی اور تفسیر عیاشی میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ کسی شخص کا تقیہ اصحاب کہف کے تقیہ کو نہیں پہونچا۔ حاشیہ نمبر ۱ ص۴۴۳

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ کے ساتھ پشت کعبہ سے ستائیس آدمی خروج کرینگے۔ پندرہ تو قوم موسیٰؑ سے ہوں گے اور سات اصحاب کہف سے ہونگے اور ایک یوشع بن نون وصی موسیٰؑ اور چار اس امت سے ہونگے سلمانؓ۔ ابودجانہ انصاری۔ مقدادؓ۔ مالک اشترؓ بھی ان حضرت کے انصار ہوں گے اور یہی حاکم مقرر ہوں گے۔ حاشیہ نمبر ۱ ص۴۴۲

نوٹ مصنف و مفسر۔ (ابوذر و عمار کدھر گئے، یہودیوں کی محبت میں)

واصبر نفسك تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ آیت سلمانؓ فارسی، ابوذرؓ اور صہیبؓ وخبابؓ وغیرہ کی شان میں نازل ہوئی۔

عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس اور انکے رشتہ دار آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲ ص۴۴۳

اور فقرائے امت وصحابہ کو ہٹانے کی رائے دی تھی ص۴۴۳ ج۲

قل الحق من ربکم۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ امین اس آیت کو یوں لائے تھے من ربکم فی ولایة علی ص۴۴۳ ج۲

ما اشهدتهم۔ کافی میں امام تقیؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ کو پیدا کیا اور ہزار زمانوں تک جس شان سے رکھا وہ رکھا پھر اور تمام چیزوں کو پیدا کیا اور انکو انکی پیدائش کا گواہ قرار دیا۔ اور ان حضرات کی اطاعت لازم کردی اور انکے معاملات انہی حضرات کے سپرد فرمائے۔ ص۴۴۴ ج۲

وما كنت متخذ المضلين الخ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہوگا کہ رسول خدا

نے یہ دعا مانگی تھی لے اللہ تو عمر ابن الخطاب یا ابو جہل بن ہشام کے ذریعہ سے اسلام کو عزت دے، جواب میں خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

قول مترجم مولوی مقبول احمد اسی ~~سسر~~[1] کے ہمسر خسر اول میاں ابو بکر کو (؟)

علمت سہ سفد اً ایک روایت میں وارد ہے کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ کو آل محمدؐ کے کچھ فضائل اور کچھ مصائب سنائے اور دونوں بزرگوار خوب روئے پھر اور کچھ فضیلتیں سنائیں یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ کہنے لگے کہ کاش میں بھی آل محمدؐ میں سے ہوتا پھر ابوبکر و عمر کا ذکر اور رسول خداؐ کے اپنی قوم میں مبعوث ہونے اور اُن لوگوں کے ہاتھوں سے تکلیف پانے کا اور جھٹلائے جانے کا ذکر فرمایا اور اس آیت کی ونقلب افئدتہم و ابصارھم الخ کی تاویل فرمائی ص۳۸

ستجدنی انشاء اللہ الخ تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ یا امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰؑ نے علم حاصل کرنے کی خواہش کی تھی اسیطرح امت محمدؐ نے ہم سے علم حاصل کرنے کی رغبت نہیں کی۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر میں موسیٰ و خضر کے مابین ہوتا تو ان دونوں کو جتلا دیتا کہ میں اُن سے زیادہ عالم ہوں۔ اور اُن چیزوں کی خبر دیتا جن کا اُن دونوں کو علم نہیں دیا گیا تھا اسلئے کہ موسیٰؑ و خضرؑ کو گزشتہ کا علم دیا گیا تھا نہ کہ آئندہ کا اور قیامت تک کا۔ اور ہم کو رسولؐ کی وراثت میں سب کچھ پہونچا ہے۔ صفحہ ۳۴۴ م ۱۲

واما الغلام تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ امام صادقؑ اس کو یوں پڑھا کرتے تھے واما الغلام فکان کافرا۔ الخ ص۱۳۴۴ م ۱۵

قرب الاسناد میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے بجنب قصہ طولانی رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں جتنا اُس نے مجھے تعلیم فرمایا ہے اس کے علاوہ تو میں کچھ نہیں جانتا۔ صفحہ ۳۴۲ م ۱۲

لے سسرال کی گالی سے تو عزت نہیں جاتی۔ (منجانب کاتب جمیل)

ردما تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے ردما کے معنی منقول ہیں کہ اس سے مراد تقیہ ہے پس تقیہ ایسی زبردست آڑ ہے کہ تمہارے دشمن تمہارے برخلاف کوئی چال چل ہی نہیں سکتے جیسا خدا فرماتا ہے فما استطاعوا۔ الخ۔

اور تقیہ تمہارے اور دشمنان خدا کے مابین ایک سد محکم ہے جس کو وہ توڑ نہیں سکتے اور خدائے تعالیٰ کی اس آیت فاذا جاء وعد ربی الخ کے یہ مطلب ہے کہ ظہور قائم آل محمدؐ کے وقت تقیہ اٹھ جائے گا اور دشمنان خدا سے انتقام لیا جائے گا۔ ص ۴۸۳ ح ۱۲

الذین کانت اعینهم الخ ترجمہ مقبول جس کی آنکھوں پر تو ہماری نصیحت کی طرف سے پردہ پڑ گیا تھا۔ ۱۲

العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کا انکار کرنے والوں کو خدائے تعالیٰ نے اندھوں سے تشبیہ دی ہے۔ اسلئے کہ وہ رسولؐ کے قول کو حقیقت سمجھتے تھے اور اسے سن نہ سکتے تھے۔ ص ۴۸۴ ح ۱۲

عن ذکری تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے اس آیت کے بارے میں منقول ہے کہ ذکری سے مراد ہے ولایت امیر المومنینؑ اور یہ جو خدا نے فرمایا کہ سن نہ سکتے تھے اس کا یہ مطلب ہے کہ جب کبھی علیؑ مرتضیٰ کا ذکر انکے سامنے کیا جاتا تو وہ بوجہ اس کے کہ وہ آنحضرتؐ سے اور انکے اہلبیت سے سخت بغض رکھتے تھے انکا ذکر سن بھی نہ سکتے تھے۔ حاشیہ نمبر ۲۔ ص ۴۸۴ ۱۲

ضل سعیهم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان لوگوں سے مراد نصاریٰ اور انکے علما و درویش اور اہل قبلہ میں سے شبہات پیدا کرنے والے اور قیاس پر چلنے والے خوارج و بدعتی سب ہیں۔ ص ۴۸۴ حاشیہ نمبر ۴

کفروا بآیات ربهم العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ تحکیم حکمین سے خوش ہونیوالوں سے اور ابو موسیٰ اشعری اور اس کے دوست داروں سے تبرا واجب ہے

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی شان میں بعد والی آیت اولٰئک الذین نازل ہوئی۔ حاشیہ نمبر ۱ صـ۴۸۵
آیات ربہم سے مراد ولایت امیر المومنین اور کفروا کا یہ مطلب ہے کہ ان حضرت کو چھوڑ کر دوسروں کی امامت کے قائل ہوگئے۔ اور وہ جہنموں کے کتے بنا دیے جائینگے
آیت تفسیر صافی میں ہے کہ آیات سے مراد یہاں اوصیاء رسول خدا ہیں۔ ح۲ صـ۴۸۵
جنت الفردوس نزلًا۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت حضرات ابوذرؓ و مقدادؓ و سلمان فارسیؓ و عمار یاسرؓ کی شان میں نازل ہوئی۔ صـ۴۸۵ ح۳

سورۂ مریم مکیہ

کھیعص الاکمال میں صاحب العصر والزمان امام (مہدیؑ) سے ایک حدیث منقول ہے جس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ آنحضرتؐ سے ان حروف کی تاویل دریافت کی گئی تو فرمایا یہ حروف غیب کی خبریں ہیں جن سے خدائے تعالیٰ نے اپنے بندے زکریاؑ کو مطلع فرمایا تھا۔ پھر اس کا قصہ جناب رسولؐ خدا سے بیان فرمایا اور وہ یہ تھا کہ جناب زکریاؑ نے خدا سے یہ دعا کی تھی کہ مجھے پنجتن پاک کے اسمائے مبارکہ تعلیم فرما دے۔ خدائے تعالیٰ نے جبرئیل امینؑ کو نازل کیا اور انھوں نے تعلیم فرما دیا۔ اب حالت یہ تھی کہ جناب ذکریاؑ جب محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسن علیہم السلام کے اسمائے مبارک اپنی زبان پر جاری کرتے تو انکا رنج دور ہوتا۔ اور دل کو فرحت ہوتی۔ اور جب حسینؑ کا نام زبان پر لاتے تو اندوہ ملال طاری ہوتا اور بے ساختہ آنسو جاری ہو جاتے۔ ایک دن انھوں نے عرض کی الٰہی یہ کیا بات ہے کہ چار بزرگواروں کے نام لینے سے مجھے تسلی ہوتی ہے اور حسینؑ کا نام لینے سے میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور آہ نکلتی ہے تب خدائے تعالیٰ نے حسینؑ کے قصے سے یوں مطلع فرمایا کھیعص پس کاف سے کربلا

مراد ہے اور ہا سے ہلاکت عترت رسولؐ اور یا سے یزید لعین جو حسینؑ پر ظلم کرنیوالا ہے
اور عین سے مراد ہے عطش یعنی امام عالی مقام کی پیاس اور صاد سے مراد ہے اُن حضرت کا صبر
حضرت زکریاؑ نے جب سُنا تو تین دن تک مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو بھی اپنے پاس آنے
سے منع کر دیا۔ اور برابر روتے پیٹتے تھے۔ اور نوحہ انکا یہ تھا۔ الٰہی جو تیری مخلوق میں سے
سب سے بہتر ہے کیا تو اس کو اس کے بچے کے غم میں مبتلا کرے گا۔ الٰہی کیا یہ مصیبت
اسکے گھر پر نازل ہو گی، الٰہی کیا تو علیؑ و فاطمہؑ کو ایسی مصیبت کے لباس سے ملبس
کرے گا۔ الٰہی کیا ایسی آفت اُن بزرگواروں پر ڈالیگا۔ پھر عرض کرتے تھے کہ الٰہی ایک
بچہ مجھے بھی عطا فرما جس سے اس بڑھاپے میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک ہو۔ اس کو میرا
وارث اور وصی قرار دے اور اس کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہو جو حسینؑ کو محمد مصطفےٰؐ
سے ہے اور جب مجھے عطا فرمائے تو مجھے اس کی محبت میں مبتلا کر۔ اس کے بعد مجھے
اس بچہ کے غم میں اسی طرح مبتلا کر جس طرح محمدؐ کو ان کے بچہ کے غم میں مبتلا کرے گا۔
چنانچہ خدائے تعالیٰ نے انکو یحییٰؑ عطا فرمایا اور پھر اُن کا رنج بھی اُن کو پہنچایا۔ اور یحییٰ
کا حمل چھ مہینے رہا تھا۔ اور یہی حالت حمل جناب امام حسینؑ کی ہوئی ص۳۸۶ ح ۱
وآتیناہ الحکم صبیًا کافی میں امام تقیؑ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے
امامت میں بھی وہی عملدرآمد فرمایا۔ جو نبوت میں فرمایا تھا۔ پھر حضرت نے یہی آیت
تلاوت فرمائی۔ ص۳۸۶ ح ۲
مکانًا قصیًا التہذیب میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ حضرت مریمؑ دمشق
کے راستے نکلتی ہوئی کربلا آگئی تھیں اور حضرت اس جگہ پیدا ہوئے جہاں اب
قبر مبارک امام حسینؑ ہے پھر اسی رات اندھیرے میں اپنی جگہ واپس آگئی تھیں ص۳۸۴ ح ۲
کیونکہ اس زمانہ میں جلاہے کا پیشہ بڑی برکت کا پیشہ تھا۔ حاشیہ ۸
لا تحزنی کی آواز عیسیٰؑ نے دی تھی۔ ص۳۸۴ حاشیہ ۹

صوماً تفسیر قمی میں ہے کہ اصل قرآن میں صوماً کے بعد صمتاً بھی تھا جنھوں نے قرآن خدا سے نکالا ہے قیامت میں اُن کی زبانیں نکالی جائینگی

کافی میں امام صادقؑ سے صرف صوماً ہی منقول ہے جس سے معلوم ہوا کہ خاموش رہنا ہی داخل صوم تھا۔ زکواۃ سے مراد فطرہ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔ ص ۴۰۹ ح ۱

قال لابیہ یہاں اب کے معنی باپ کے نہیں ہیں بلکہ آذر حضرت ابرہیمؑ کا چچا یا نانا تھا۔ ص ۴۰۹ ح ۵

تفسیر صافی میں ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے چچا آذر کو سمجھایا۔ چونکہ ابراہیمؑ نے اپنے کافر عزیز کو چھوڑ دئے تھے اُس کے معاوضہ میں خدا نے ایسے بیٹے پوتے عطا کئے جنمیں اکثر نبی تھے۔ ص ۴۹۱ ح ۲

لسان صدقٍ تفسیر قمی میں امام حسن عسکریؑ سے منقول ہے کہ انکے لئے سچائی کی زبان امیر المومنینؑ علی ابن ابی طالب کو مقرر کیا۔ ص ۴۹۲ ح ۱

اسمٰعیل تفسیر قمی میں ہے کہ یہ اسمٰعیل ابن حزقیل تھے علل الشرائع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ اسمٰعیل ابن ابراہیمؑ نہ تھے بلکہ کوئی نبی تھے۔ قرینہ سے انھوں نے کہا تھا کہ جناب امام حسین پر جو گزرنیوالا ہے اور جو کچھ وہ کرنیوالے ہیں۔ یعنی صبر۔ میں بھی اس کا پیرو ہوں۔ ص ۴۹۲ ح ۵

واتبعو الشھوات الجوامع میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو مضبوط عمارتیں بنائیں۔ خوبصورت سواریوں پر سوار ہوں اور نفیس کپڑے پہنیں۔ ص ۴۹۳ ح ۲

تلک الجنۃ التہذیب میں ماہ رمضان کی نماز نافلہ کی دعاؤں میں منقول ہے پاک پاکیزہ ہے وہ جو جنت کا محمدؐ و آل محمدؐ اور انکے شیعوں کو وارث بنادیگا۔ ص ۴۹۳ ح ۶

احسن ندیاً کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ رسول خداؐ نے قبیلہ قریش کو ہماری ولایت کی دعوت دی بس انھوں نے اس سے نفرت کی اور انکار کیا اور جو لوگ قریش میں سے کافر تھے انھوں نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تھے یعنی امیر المومنینؑ اور ہم اہلبیت کی ولایت کو مان لیا تھا یہ سوال کیا الخ (ص ۹۴ ج ۲)

حتیٰ اذا راوا مایوعدون کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمدؐ کا ظہور ہے۔ اور اس آیت میں لفظ الساعۃ ہے اس سے مراد ہے حضرت کے ظہور کا وقت (پھر وہ جان لینگے) کا مطلب یہ ہے کہ اسدن لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ قائم آل محمدؐ کے ہاتھوں انپر کیا پڑنے والی ہے۔ جس سے وہ سمجھ لینگے کہ آنحضرتؑ کی نظروں میں کس کی عظمت بڑی ہے اور مقابلہ میں کس کا گروہ کمزور ہے۔ ص ۹۵ ج ۲

ویزید اللہ۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو قائم آل محمدؐ کے وجود کے قائل ہیں اور آنحضرت کے ظہور کے دن انکا اتباع کرنے کے سبب ہدایت پر ہدایت بڑھ جائے گی۔ انھوں نے نہ حضرت کے وجود سے انکار کیا تھا اور نہ حضرت کی اتباع سے انکار کرینگے۔ ص ۹۵ ج ۲

ویکونون علیھم ضدا جس طرح امت محمدیہ کے بہت سے لوگوں نے ثلثہ یعنی خلفائے ثلثہ ابوبکر و عمر و عثمان اور ثلثہ پرست (اہلسنت) علما کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ (ص ۹۵ ج ۲)

وفدا کافی میں امام باقرؑ سے اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے خود امیر المومنین سے ایک طولانی حدیث کے آخر میں مندرج ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یا علی وہ تمھارے شیعہ ہیں اور تم اُن کے امام ہو۔ ص ۹۶ ج ۲

من اتخذ عند الرحمن عھدا ترجمہ مقبول۔ سوائے اُس شخص کے جس کا کوئی عہد خدائے رحمٰن کے پاس ہو ۱۲۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے ولایت امیر المومنینؑ اور اُن ائمہ کی ولایت سے جو اُن کے بعد ہیں قربت خدا حاصل کر لی اُس نے

خدا سے عہد لے لیا۔ یعنی اس آیت کے یہی معنی ہیں۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ اور ائمہ کے سبب ان کو اذن شفاعت ملجائے گا۔ ص۴۹۶ ج ۲

وُدًّا۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے نماز میں یہی بلند آواز سے کہ سب سُن رہے تھے امیر المومنینؑ کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو مومنوں کے دل میں علی کی محبت ڈالدے۔ اور منافقوں کے دل میں علی کی عظمت و ہیبت ڈالدے اسپر یہ آیت نازل ہوئی۔ ص۴۹۷ ج ۲

اور کافی میں انہی حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ کی ولایت ہی وہ وُدّ ہے جس کا خدا نے اس آیت میں ذکر فرمایا۔ ص۴۹۷ ج ۲

قَوْمًا لُدًّا روضۃ الواعظین میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ اس سے مراد ظالم قوم بنی امیہ ہے۔ ج ۲ ص۴۹۷

سورۂ طٰہٰ مکیہ

طٰہٰ المعانی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ طٰہٰ رسول خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اے طالب حق۔ اور اے ہادی راہ برحق۔ ص۴۹۷

اُولی النُّہٰی تفسیر قمی میں ہے کہ امام صادقؑ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا واللہ اولی النھیٰ ہم ہیں ص۵۰۱ ج ۲

فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ نہج البلاغۃ میں ہے کہ موسیٰ اپنی ذات کے لئے نہیں ڈرے تھے بلکہ خوف یہ تھا کہ کہیں جاہل غالب نہ آجائیں اور گمراہی پھیل جائے۔ اور احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا صلعم نے فرمایا کہ موسیٰؑ نے اس طرح دعا مانگی تھی، یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے محفوظ رکھیو اس کے جواب میں خدا نے لاتخف فرمایا۔ ص۵۰۲ ج ۲

ثم اهتدیٰ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ راہ سے مراد ہماری راہ

اور المجالس میں رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ آپ نے علیؑ مرتضیٰ سے فرمایا کہ اے علیؑ جو تمھاری راہ سے بھٹک گیا وہ یقیناً گمراہ ہو گیا اور جس نے تم تک اور تمھاری ولایت تک راہ نہ پائی وہ ہرگز خدا تک نہ پہونچے گا۔ ص۵۰۵ ح ۱۷

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تم لوگ تصدیق نہ کروگے جب تک کہ چاروں دروازوں کو تسلیم نہ کرو کہ ان میں سے پہلا بغیر آخر کے بیکار ہے۔ اصحاب ثلثہ یعنی تینوں دروازے والے گمراہ بھی ہوئے اور بڑی سرگردانی میں جا پڑے۔ جس نے اولی الامر کی اطاعت چھوڑی نہ اُس نے خدا کی اطاعت کی نہ رسولؐ خدا کی۔ ص۵۰۵ ح ۱۷

موسیٰؑ کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ بچھڑے میں آواز ہم نے پیدا کر دی۔ ص۵۰۶ ح ۱۷

تفسیر قمی میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے سامری کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کو قتل مت کرو اس لئے کہ یہ مرد سخی ہے۔ ص۵۰۸ ح ۱۷

خشعت الاصوات تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے روز نبی امی کو پکارا جائے گا تو رسولؐ خدا آگے بڑھیں گے پھر تمھارے آقا پکارے جائینگے تو علیؑ مرتضیٰ آگے بڑھکر رسولؐ خدا کے برابر کھڑے ہو جائینگے۔ پھر کچھ لوگ حوض پر نہ آنے پائینگے تو رسولؐ خدا گریہ کر کے عرض کرینگے کہ پروردگارا میں دیکھتا ہوں کہ علیؑ مرتضیٰ کے بعض شیعوں کو بھی حوض پر وارد ہونے سے روکا گیا ہے۔ اُس وقت خدا فرمائے گا کہ میں کل شیعان علی کو آپ کے حوالہ کرتا ہوں اُنکے کل گناہوں سے درگزر کرتا ہوں اور آپکی عترت کے ساتھ ملائے دیتا ہوں۔ اُس دن ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ جو ہماری محبت اور تولا کا دم نہ بھرے اور ہمارے دشمنوں سے بغض و تبرا نہ کرے مگر فائدہ صرف انہیں کو ہوگا جو ہمارے گروہ میں اور ہمارے ساتھ تھے۔ ص۵۱۳ ح ۱۷

ولقد عهدنا کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت اس طرح رسولؐ خدا پر

نازل ہوئی تھی من قبل کے بعد کلمات فی محمد و علی و فاطمۃ و الحسن و الحسین و الائمۃ من ذریتہم فنسی
و لم نجد لہ عزما .... علل الشرائع میں امام باقرؑ سے ایک حدیث منقول ہے
کہ جو انبیاء اولوالعزم ہیں اُن سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ میں پروردگار ہوں اور محمدؐ میرا رسول
اور امیر المومنینؑ اور ان کے اوصیاء جو ان کے بعد ہوں گے میرے امر کے ولی اور میرے
علم کے خازن ہیں۔ از انجملہ مہدیؑ کے ذریعہ سے میں اپنے دین کی نصرت کروں گا اور
اپنی سلطنت انہیں کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا۔ اور انہی کے ذریعہ سے اپنے دشمنوں سے
انتقام لوں گا۔ اور انہی کے ذریعہ سے بخوشی یا بجبر میری اطاعت کی جائے گی۔ پس
سب نے اقرار کیا تھا اور گواہی دی تھی مگر آدم نے نہ اقرار کیا تھا نہ انکار۔ پس پانچ کا عزم
تو مہدیؑ کے بارے میں ظاہر ہوا اور آدم کا کوئی عزم اس اقرار کے بارے میں نہیں پایا گیا۔
یہی اس آیت میں خدا نے فرمایا۔ ص۵۰۹ ج ۲

عن ذکری ترجمہ مقبول جو میری نصیحت سے روگرداں رہے گا۔ ۱۲
کافی میں اس کی تفسیر یوں منقول ہے کہ ذکری سے مراد ولایت علی ابن ابی طالبؑ ہے۔
فان لہ معیشۃ ضنکا ۔ ترجمہ مقبول۔ اس کی زندگی بھی ضیق میں بسر ہوگی۔ ۱۲
تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ واللہ یہ آیت ناصبیوں کے لئے ہے۔ کسی نے
عرض کی کہ ہم نے تو ان کی عمریں بھی دراز دیکھیں اور مرتے دم تک اُن کی روزی میں
کچھ بھی کمی نہیں آئی۔ فرمایا ایسا ہی ہے۔ مگر زمانہ رجعت میں وہ پاخانہ کھائیں گے۔ ج ۲
و نحشرہ .... اعمی تفسیر صافی میں ہے کہ اس آیت میں آخرت میں تو
آنکھوں کا اندھا اور دنیا میں ولایت امیر المومنینؑ کی طرف سے دل کا اندھا مراد ہے جب وہ
پوچھے گا کہ مجکو اندھا کیوں پیدا کیا تو جواب ملے گا کہ ہماری نشانیاں یعنی ائمہ آئے تھے
تو تو نے ان کو بھلا دیا تھا۔ یعنی نہ اُن کا قول سنتا تھا۔ اور نہ اُن کے حکم کی اطاعت
کرتا تھا۔ یعنی اُن کو چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح تو بھی آج جہنم میں چھوڑ دیا جائے گا۔ ص۵۱ ج ۲

لجزی من اسرف الخ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے۔ یعنی کسی دوسرے کو ولایت امیرالمومنین میں شریک کرلیا۔ ولم یومن کا مطلب یہ ہے کہ از روے دشمنی ائمہ کو چھوڑدیا ان سے تولا نہیں رکھا اور انکے احکام کی پیروی نہیں کی۔ ص۱۱ھ

و امر اھلك تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے اور العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے کسی نبی کے اہلبیت کی یہ خصوصیت نہیں فرمائی۔ اور کسی کا ایسا اکرام کیا۔ ص۱۲ھ ح ۱

ربنا لولا ارسلت الینا۔ کشف الحجہ میں بروایت امیرالمومنینؑ مرادی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تمھارا ولی میں ہوں اور میرے بعد تمھارا ولی میرا وصی ہوگا اور میرے وصی کے بعد ہر زمانہ میں ایک حجت اللہ تمھارا ولی ہوتا رہے گا جن سے مراد اوصیاء انبیا ہیں۔ ص۱۲ھ ح ۲

سورۃ الانبیاء مکیہ

اھل الذکر۔ پوری آیت کا ترجمہ مقبول آپ خود پڑھ لیجئے۔

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ اہل ذکر ہم ہیں۔ ص۱۴ھ ح ۲

فلما احسّوا۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جسوقت قائم آل محمدؐ ظہور فرمائینگے تو وہ بنی امیہ کی گرفتاری کے لئے ملک شام کی طرف لشکر بھیجینگے تو بنی امیہ بھاگ کر روم کی طرف چلے جائینگے۔ روم والے انکو اپنے یہاں آنے سے انکار کردینگے جبتک کہ وہ سب عیسائی نہ ہوجائیں۔ چنانچہ وہ سب اپنے اپنے گلوں میں صلیبیں لٹکا کر داخل ہونگے اور جب حضرت کے اصحاب روم پہونچیں گے تو روم والے امان اور صلح کے طالب ہونگے اسوقت حضرت کے اصحاب یہ کہینگے کہ ہم ہرگز ایسا نہ کرینگے جب تک کہ تم بنی امیہ کو ہمارے حوالہ نہ کردو، چنانچہ وہ حوالہ کردیں گے

چنانچہ کلا نذکھنوا الخ کا مطلب یہی ہے یعنی باوجود علم خداداد حضرت قائم آل محمد
مغضوبہ خزانہ طلب فرمائینگے اور وہ جو کچھ جواب دینگے وہ یا دیلنا سے خامدین تک
مطلب یہ ہو کہ تلوار سے انکا کھیت سا کاٹ کر ڈال دیا جائے گا۔ تفسیر قمی میں بھی
قریب یہی مضمون منقول ہو اور اتنا اور زیادہ ہے کہ یہ آیتیں ایسی ہیں جن کے الفا
تو ماضی ہیں اور معنی مستقبل جن کی تنزیل تو ہو چکی جنکی تاویل نہیں ظاہر ہو گی
العیون میں امام رضا سے منقول ہے کہ فرشتے معصوم ہیں۔ ص ۱۵ ج ۲

لا یسئل عما یفعل۔ علل الشرائع میں امام علی نقی سے منقول ہے کہ خدا نے پیدا ہی
اسلئے کیا ہے کہ وہ سوال کرے۔ التوحید میں ہو کہ امام باقر سے سوال کیا گیا کہ خدا کے کام
کی اس سے کیوں باز پرس کی جائے۔ فرمایا اسلئے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے محض حکمت و صواب ہے
اور وہ متکبر و جبار اور واحد و قہار ہے پس جس شخص کے دل میں اسکے فیصلہ سے کچھ ناراضی
پیدا ہوئی وہ کافر ہو گیا۔ اور جس نے اسکے افعال میں سے کسی کا انکار کیا۔ وہ منکر رہا۔
جناب امام رضا سے منقول ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے نفس کے
لئے جو کچھ چاہتا ہے اسکے متعلق ہماری مشیت پہلے ہو چکی ہے اور جو فرض تو ادا کرتا ہے
اسکے ادا کرنے کی قوت بھی ہمنے دی ہے۔ اور نافرمانی کرنے کی قوت بھی ہماری دی ہوئی
نعمت ہے ...... اور اسیوجہ سے ہم جو کچھ کرتے ہیں اسکے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہو سکتی
اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ ص ۱۵ ج ۲

بل عباد مکرمون۔ الخرائج میں منقول ہے کہ ایک خارجی کو امیر المومنین نے
کتے کی طرح دھتکارا تو اس کا سر کتے کی طرح ہو گیا۔ کسی نے عرض کی کہ معاویہ کے بارے
میں آپکو کیا چیز مانع ہے فرمایا وائے ہو تجھپر اگر میں یہ چاہوں کہ معاویہ کو مع اسکے
تخت کے یہیں موجود کر دوں تو دعا کر دوں اور خدا ایسا کر دے لیکن اللہ کے خزینہ دار
سونے چاندی پر موکل نہیں ہیں بلکہ ایسے ہی اسرار پر موکل ہیں اور اس آیت کی تاویل
ص ۱۶ ج ۲

افائن مت فھم الخلدون۔ تفسیر قمی میں ہے کہ جب پروردگار نے اپنے نبیؐ کو ان مصائب کی اطلاع دی جو بعد آنحضرتؐ کے انکے اہلبیت پر پڑنے والے تھے اور اس کی بھی اطلاع دی کہ انکے مقابلہ میں خلافت کے جھوٹے مدعی کھڑے ہو جائینگے تو رسولؐ خدا کو بہت رنج ہوا۔ پس خدا نے انکی تسکین کے لیے یہ آیت نازل فرمائی پارہ ۱۷

تفسیر قمی میں ہے کہ خدا نے جسد آدمؑ میں روح ڈالی ابھی وہ گھٹنوں ہی تک پہونچی تھی کہ آدمؑ نے اٹھنے کا ارادہ کیا اور نہ اٹھ سکے اس پر یہ آیت نازل ہوئی خلق الانسان من عجل ص۵۱۵ ج ۱

ناتی الارض ننقصھا۔ ترجمہ مقبول کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو برابر اسکے اطراف سے کم کرتے چلے آتے ہیں کیا اب بھی وہی غالب ہیں ۱۲

تفسیر مجمع البیان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم علما کی موت سے زمین کو کم کرتے جاتے ہیں۔ ص۵۱۹ ج ۱

ففھمناھا سلیمان کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے داؤدؑ کو وحی فرمائی تھی کہ تم اپنی اولاد میں سے ایک کو وصی بنالو۔ کیونکہ ہمارے علم میں یہ بات پہلے ہی گزر چکی ہے کہ ہم ایک نبی بھی ایسا نہ بھیجینگے جس کا وصی اسکے کنبہ سے نہو۔۔۔۔ یہ واقعہ امام نے بیان کرکے فرمایا کہ یہی حالت اوصیا کی بھی ہے۔ انکو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ صاحب امر کو چھوڑ کر یہ امر کسی دوسرے کے حوالہ کردیں۔ ص۵۲۳ ج ۱

وسخرنا مع داؤد۔ المناقب میں ہے کہ امام زین العابدینؑ نے دو رکعت نماز پڑھکر تسبیح خدا کی تو کوئی درخت اور ڈھیلا ایسا نہ رہا جسنے آنحضرتؐ کے ساتھ تسبیح خدا نہ کی ہو۔ ص۵۲۳ ج ۱

وعلمناہ صنعۃ لبوس لکم کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے داؤدؑ کو وحی بھیجی کہ اگر تم بیت المال میں سے نہ کھاتے اور اپنے ہاتھ کی محنت سے اپنی

بہم پہونچاتے تو بہت ہی اچھے بندے ہوتے۔ یہ سنکر حضرت داؤدؑ ۴۰ روز تک روتے
رہے پھر زرہ بنانے لگے ہر روز ایک زرہ بناتے اور ہزار درم کو بیچ لیتے تھے اس طرح
۳۶۰ روز میں تین لاکھ ساٹھ ہزار درم کو بیچ لیں اور ہمیشہ کے لئے بیت المال سے
مستغنی ہوگئے۔ صفحہ ۵۲۳ م ۳

لا یرجعون تفسیر قمی میں امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جس بستی کے
رہنے والوں کو خدا نے عذاب سے ہلاک کیا ہوگا۔ وہ زمانہ رجعت میں واپس نہ آئینگے
الفقیہ میں امیر المومنینؑ بھی یہی فرماتے ہیں ص ۵۲۶ ح ۱

من دون اللہ ترجمہ مقبول۔ کہا جائے گا کہ یقیناً تم بھی اور جن کی تم خدا کے سوا
عبادت کرتے تھے وہ بھی جہنم کا ایندھن ہو۔ تم اسی میں اترنیوالے ہو۔ ۱۲

قرب الاسناد میں امام صادقؑ سے بروایت اپنے والد کے منقول ہے کہ رسول خدا نے
اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ فرشتوں سے حکم دیگا۔ کہ خود انکو اور جن
جس کی یہ عبادت کرتے تھے انکو جہنم میں پہنچاؤ سوائے انکے جن کو ہم نے مستثنیٰ کر دیا ہے ص ۵۲۶

ان الذین سبقت لهم الخ المجالس میں رسول خدا سے منقول ہے کہ علی مرتضیٰؑ سے
فرمایا کہ اے علی تم اور تمہارے شیعہ حوض کوثر پر ہوں گے۔ ان میں سے جس جس سے تم محبت
رکھو گے اُسے پلاؤ گے۔ اور جن جن سے تم کو نفرت ہوگی انکو روک دوگے اور بڑے خوف
کے دن عرش کے سایہ میں تم ہی امن سے ہوگے اور سب لوگ پریشان ہونگے اور تم پریشان
نہ ہوگے۔ اور سب لوگ رنجیدہ ہونگے اور تم رنجیدہ نہ ہوگے اور تمہارے ہی بارے میں یہ
آیت نازل ہوئی ہے اور تمہارے ہی لئے یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے۔ لا یحزنهم
الفزع الاکبر ص ۵۲۷ ح ۱

ان الارض یرثها تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ نیک بندے
مہدی آخر الزمان کے اصحاب ہیں۔ ح ۳ ص ۵۲۷

ق ما ار سلنٰک الا احتجاج طبرسی میں امیر المومنین سے بعد ایک قصۂ طولانی کے
منقول ہے کہ خدا نے ہمارے نبی کو اور جو حجتیں انکے بعد زمین پر ہونے والی ہیں اُن کو وہ
علم تعلیم فرمایا تھا جو ان سے پہلے کسی نبی کو نہیں بن پڑا پس آنحضرتؐ نے اللہ کی حجت کو اپنے
وصی کے بارے میں ہدایتاً در گزر کے ساتھ ثابت کر دیا اور فرمایا کہ من کنت مولاہ
فھذا علیؑ مولاہ۔ اور ہارونؑ سے مناسبت دی حالانکہ ہارون حقیقی بھائی تھے۔
اور نبی بھی تھے۔ اور علیؑ نہ حقیقی بھائی تھے نہ نبی تھے۔ اور انکو امت پر اس طرح خلیفہ
مقرر کیا جیسے موسیٰ نے ہارونؑ کو، ص۲۷ ح ۱۲

سورۃ الحج مدنیہ

ان اللہ یفعل ما یشاء۔ التوحید میں امام صادقؑ سے بروایت اپنے والد ماجد کے
منقول ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس خبر دی گئی کہ ایک شخص مشیت کے معاملہ میں کچھ کلام کرتا ہے
آپنے فرمایا کہ اسکو میرے پاس لاؤ وہ لایا گیا تو آپنے اُس سے فرمایا کہ اے شخص خدا نے جو تجھے
پیدا کیا تو اپنی مشیت کے مطابق یا تیری مرضی کے مطابق اُس نے عرض کیا کہ اپنی مشیت کے
مطابق فرمایا کہ اگر تجھے بیمار کرے تو آیا جب وہ چاہیگا یا تو چاہیگا۔ عرض کیا جب وہ چاہیگا۔
فرمایا کہ جب وہ تجھے شفا عطا کرے گا تو جب وہ خود چاہیگا یا جب تو چاہیگا۔ عرض کیا جب وہ
چاہیگا فرمایا جہاں وہ چاہیگا پہونچائیگا یا جہاں تو چاہیگا، عرض کیا جہاں وہ چاہیگا
امام نے فرمایا کہ امیر المومنین نے یہ جوابات سنکر ارشاد فرمایا کہ اگر تو اس کے خلاف کہتا
تو ضرور تھا کہ میں تیرا سر توڑ دیتا۔ ص۵۳۳ حاشیہ ۱

ھذان خصمان تفسیر قمی میں ہے امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم اور بنی امیہ ہیں
ہمنے تو یہ کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے سچ کہا اور بنی امیہ نے کہا کہ اللہ اور اللہ کے
رسول دونوں نے جھوٹ کہا، الخصال میں امام حسینؑ سے بجنسہ یہی منقول ہے لیکن اتنا اور

زیادہ ہے کہ قیامت کے روز ہم دونوں ایکدوسرے کے مقابل اور دشمن ہونگے۔ ص۵۳۳

ذالذین کفروا۔ قمی میں ہے کہ اس سے مراد بنی امیہ ہیں۔ حاشیہ ۳ ص۵۳۳

و ھدو الی صراط الحمید۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ لوگ حمزہؓ اور جعفر طیار اور عبداللہؓ اور سلمانؓ فارسی اور ابوذرؓ غفاری اور عمارؓ ابن یاسرؓ اور مقدادؓ ہیں جنہوں نے صراط حمید یعنی ولایت امیرالمومنین کی راہ پائی اور المجالس میں ہے کہ امام باقرؑ سے منقول ہے کہ واللہ صراط حمید سے مراد وہ امر ہے جس پر تم قائم ہو۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ معاویہ پہلا شخص ہے جس نے مکہ کے مکانات کے دروازوں پر کواڑ لگوائے۔ ص۵۳۴ اور بیت اللہ کے حاجیوں کو روکا۔ باوجودیکہ خدا فرماتا ہے کہ سواءن العاکف فیہ والباد حالانکہ پہلے سے دستور تھا کہ باہر کے آنیوالے جس کے یہاں چاہتے اتر پڑتے پس معاویہ اس زنجیر میں جکڑا جائے گا جس کے بارہ میں خدا فرماتا ہے کہ ایسی زنجیر میں جس کا طول ۷۰ ہاتھ ہوگا۔ اور وہ اس امت کا فرعون ہے۔ ص۵۳۴ حاشیہ ۲

اذن للذین یقاتلون تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ عوام الناس تو اس بات کے قائل ہیں کہ یہ رسولؐ خدا کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور حقیقت میں یہ قائم آل محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی جس وقت کہ وہ امام حسینؑ کے خون ناحق کا بدلہ لینے کے لئے ظہور فرمائینگے۔ اور یہ فرماتے ہونگے کہ اس خون کے وارث ہم ہیں اور اس کے طالب ہم ہیں۔ ص۵۳۶ حاشیہ ۱

الذین اخرجوا۔ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت رسولؐ خدا اور علی مرتضیٰؑ و حمزہؓ و جعفر طیارؓ کی شان میں نازل ہوئی۔ پھر اس کا حکم امام حسینؑ کے بارے میں جاری ہوا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت سے مراد امام حسینؑ ہیں جبکہ یزید نے انکی گرفتاری کے لئے آدمی بھیجے کہ وہ انکو پکڑ کر شام میں لائے۔ اور وہ حضرت وہاں سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے اور میدان طف میں قتل کئے گئے۔ حاشیہ ۲ ص۵۳۶

الذین ان مکنٰھم — المناقب میں امام موسیٰ کاظمؑ اور انکے جد امجد سید الشہداؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت مخصوص ہم اہلبیت کی شان میں ہے۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت آل محمدؐ کی شان میں ہے۔ اور مہدیؑ آخرالزمان اور انکے اصحاب کو خدائے تعالیٰ مشرق و مغرب کا مالک کر دیگا۔ اور ان کے دین کو غالب فرمائیگا۔ اور انکے اور انکے اصحاب کے ذریعے سے اُن تمام بدعتوں کو اور باطل کو نیست و نابود کر دے گا۔ جیسا کہ ان اشقیا نے حق کو برباد کرنا چاہا تھا۔ ص ۵۳۷ حاشیہ ۳

بئر معطلۃ و قصر مشید۔ ترجمہ مقبول۔ اور کتنے ہی کنوئیں بیکار پڑے ہین اور مضبوط مضبوط محل ہین، الاکمال والمعانی میں امام صادقؑ سے اور کافی میں امام کاظمؑ سے منقول ہے کہ بئر معطلہ سے امام صامت مراد ہے اور قصر مشید سے امام ناطق مراد ہے تفسیر قمی میں ہے کہ یہ مثل آل محمدؐ کے لئے ہے۔ وہ کنواں ہے جس سے پانی نہ کھینچا جائے اور یہ مثل امام غائب پر راست آتی ہے۔ اور قصر مشید خود امیرالمومنینؑ اور ائمہؑ پر راست آتی ہے جیسے کسی آبادی میں قصر مرتفع۔ ص ۵۳۸ حاشیہ ۱

ولکن تعمی القلوب۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہمارے شیعہ جتنے ہین وہ سب چار آنکھوں والے ہین اُن کی دو آنکھیں تو سر میں ہیں اور دو قلب میں۔ پھر فرمایا کہ سب مخلوق ایسی صورت میں ہیں مگر فرق یہ ہے کہ تمہارے دل کی آنکھیں تو خدا نے کھول رکھی ہیں اور انکے دل کی آنکھیں بند کر دی ہیں۔ ص ۵۳۸ حاشیہ ۲

ولن یخلف اللہ وعدہ۔ ارشاد شیخ مفید میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمدؐ کا ظہور ہوگا اور وہ کوفہ کیطرف تشریف لیجائینگے تو جسمیں چار مسجدیں انکو منہدم فرمائینگے اور کوئی مسجد روئے زمین پر ایسی جسمین کنگرے ہون باقی نہ رہیگی۔ ان کنگروں کو منہدم فرمائیں گے اور اس کو مطابق شرع رسولؐ بغیر مناروں اور چھوٹی دیواروں کے بنا دیں گے اور بڑے راستوں کو وسیع فرمائیں گے۔ اور تمام چھجوں کو جو راستہ کی طرف نکلے ہوئے ہیں توڑ ڈالیں گے۔

اور اسپر جو پاخانہ اور پرنالہ گرتا ہوگا۔ اُس کو بند کردینگے۔ اور کوئی بدعت ایسی نہوگی جس کا ازالہ نہ فرمادیں۔ اور کوئی ایسی سنت باقی نہ رہیگی جسکو قائم نہ کردیں اور قسطنطنیہ اور چین اور کوہستان دیلم کو فتح فرمادینگے۔ اور اسکے بعد سات برس تک صبر کرینگے۔ اور ایک برس دس برس کے برابر ہوگا۔ پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ کسی نے عرض کی کہ یہ برس طویل کیونکر ہوجائے گا فرمایا کہ اللہ آسمان کو حکم دے گا کہ اپنی حرکت کم کردے جس سے دن طویل ہوجاینگے .... وصی کے لئے سورج پھیر لایا جیسا یوشع بن نون وصی موسیٰ کے لئے پہلے بھیج چکا تھا جس طرح روز قیامت ہزار برس کے برابر ہوجائے گا۔ ص۵۳۶ حاشیہ ۳

من رسول ولا نبی۔ کافی میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ اس آیت کو ولا محدث پڑھا کرتے تھے، کافی میں بہت سی روایتوں میں آیا ہے کہ ائمہ سب کے سب محدث تھے۔

امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک انصاری نے رسولؐ خدا کے لئے بکری ذبح کی اور بھون کر رکھا آنحضرتؐ کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ بھی ہوتے مگر اتفاق سے آگئے۔ اُس وقت ابوبکر و عمر پھر اُن دونوں کے بعد علیؑ مرتضےٰ پہونچے تو خدا نے یہ آیت نازل کی کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

شیطان نے اڑنگا لگا ہی دیا۔ جیسے اُس نے یہاں اپنے دو ایجنٹ ابوبکر و عمر بھیجدیے یہاں ان دونوں ایجنٹوں کے بعد علیؑ مرتضیٰ آگئے، اور جیسے کہ امیر المومنینؑ کی نصرت فرمائی۔ ص۵۳۹ حاشیہ نمبر ۲

ومن عاقب۔ تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں رسولؐ خدا کا ذکر ہے۔ جب قریش نے اُن کو مکہ سے نکالا اور آنحضرتؐ اُن کے خوف سے غار میں چلے گئے۔ اور تب بھی قریش کے لوگ آنحضرتؐ کے قتل کی فکر میں لگے، حتیٰ کہ بڑے بڑے قریش مارے گئے۔ مگر جب رسولؐ خدا کا انتقال ہو گیا تو ان کفار کے خون کا مطالبہ کیا گیا، اور حضرت امام حسینؑ سے مطالبہ

میں ازروے بغاوت وظلم شہید کئے گئے۔

یزید کے اشعار ملاحظہ ہوں خصوصاً پانچواں شعر۔ اور شیخ ثانی (عمرؓ) نے مجھے اس کی وصیت کی تھی پس جو کچھ شیخ ثانی (عمرؓ) نے مجھ سے چاہا تھا اس کی میں نے پیروی کی۔ ص۵۴۲

ویمسك السماء...... الا باذنہ الاکمال میں ہے کہ رسولؐ خدا نے اپنے بارہ اماموں کا نام بنام ذکر فرمایا ہے بعد اس کے فرمایا کہ جس شخص نے ان کا یا ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا اس نے میرا انکار کیا۔ انھیں کے سبب سے اللہ آسمانوں کو روکے ہوئے ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے اور زمین کو روکے ہوئے ہے کہ وہ باشندوں کو لیکر کسیطرف جھک نہ پڑے

ھو سمٰکم المسلمین المناقب اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے آل محمد کے لئے یہی دعا کی تھی۔ حاشیہ ۲ ص ۵۴۲

لیکون الرسول شہیداً علیکم الاکمال اور کافی میں ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اس آیت میں خاص تیرہ آدمی مراد لئے گئے ہیں۔ عام امت مراد نہیں۔ پھر فرمایا میں ہوں اور میرا بھائی اور گیارہ میرے بیٹے۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں پس جو قیامت کے دن سچا سچا اظہار دے گا ہم اس کی تصدیق کرینگے۔ اور جو جھوٹ بولیگا اس کی ہم تکذیب کرینگے۔

سورۃ المومنون

کافی میں متعہ کے بارے میں امام صادقؑ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حلال ہے مگر سوائے زن عفیفہ کے کسی اور سے نہ کرنا۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے والذین ھم لفروجھم حافظون

کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ دوسری وہ صورت ہے کہ عورتیں میراث نہ پاوینگی اور وہ متعہ ہے۔ حاشیہ ۷ ص ۵۴۵

احسن الخالقین التوحید میں امام رضاؑ سے منقول ہے آپنے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں اور بھی خالق ہیں جیسے عیسیٰ اور سامری ص ۵۴۶ حاشیہ ۲

وانزلنا من السماء ماءً - تفسیر مجمع البیان میں رسول خدا سے منقول ہے کہ اللہ نے پانچ دریا جنت سے نازل فرمائے ہیں سیحون ۔ جیحون ۔ دجلہ ۔ فرات ۔ نیل ۔
وشجرۃ تخرج تفسیر قمی میں ہے کہ یہ رسول خدا اور علی مرتضےٰ کی مثال بیان کی گئی ہے التہذیب میں امام باقرؑ سے اور امام صادقؑ سے بھی ذکر نجف اشرف اور طور سینا ریں منقول ہے .... والد بعد آدم اور نوحؑ کے جنھوں نے اس میں مستقل سکونت اختیار کی ان میں جناب امیر المومنینؑ سے افضل کوئی نہیں، حاشیہ ۱۲ ص ۵۴۶

الی ربوۃ - تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں ربوہ سے مراد کوفہ ہے یعنی جو شہر حیرہ تھا - اور قرار سے مراد مسجد کوفہ اور معین سے مراد آب فرات - ص ۵۵۰ ح ۱۲

والذین یؤتون - کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ علی مرتضیٰ ایک طولانی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ واللہ اگر کوئی شخص سجدے کرتے کرتے اپنی گردن توڑ ڈالے تو اللہ اسکی توبہ ہرگز قبول نہ کرے گا - جب تک کہ وہ ہم اہلبیت کی ولایت نہ رکھتا ہو وھم لھا سابقون - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ تعریف علیؑ ابن ابی طالب کی ہے - حاشیہ ۱۲ ص ۵۵۱

ولو اتبع الحق تفسیر قمی میں ہے کہ الحق سے مراد ہیں جناب رسول خدا اور علی مرتضےٰ - حاشیہ ۱۲ ص ۵۵۲

الی صراط مستقیم تفسیر قمی میں ہے کہ صراط مستقیم سے مراد ولایت امیر المومنینؑ ہے - حاشیہ ۱۲ ص ۵۵۲

لناکبون تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد امام برحق سے پھر جانیوالے کافی میں بروایت صادقؑ خود امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ہم کو اپنا دروازہ اپنی صراط اور اپنی سبیل ٹھیرایا ہے پس جو جو ہماری ولایت سے رو گرداں ہو جائیں

یا ہم پر کسی دوسرے کو فضیلت دیدیں۔ انھیں کو خدا نے فرمایا ہے کہ راہ راست سے پلٹ جانے والے ہیں۔ ص۵۵۳ حاشیہ ۱

حتی اذا فتحنا۔ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ واقعہ زمانہ رجعت میں پیش آئے گا۔ ص۵۵۳ حاشیہ ۱۲

ما یوعدون۔ تفسیر صافی میں منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے بروز فتح مکہ خطبہ فرمایا کہ میں تمھیں خوب پہچانتا ہوں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔ اور اگر ایسا تم کرو گے تو میں بھی تمکو تلوار سے ماروں گا۔ پھر آنحضرت نے دہنی طرف رخ کیا اور لوگ کہنے لگے کہ جبرئیلؑ انکو اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ جبرئیلؑ نے کہا کہ کہدیجئے کہ علی تمکو مارینگے چنانچہ آنحضرتؐ نے وہی فرمایا۔ امام صادقؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ وعدہ زمانہ رجعت میں پورا ہو گا۔ ص۵۵۴ ح ۱

من ورائھم برزخ۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ واللہ تمھارے بارے میں برزخ سے ہی اندیشہ ہے اور رہا وہ وقت کہ معاملہ جب خود ہم تک پہونچ جائے گا۔ اسوقت تو تمھارے بارے میں ہمیں سب طرح کا اختیار ہو گا ص۵۵۵ ح ۲

کافی میں ہو کہ امام صادقؑ سے کسی نے عرض کی کہ میں نے آپکو فرماتے سنا تھا کہ ہمارے شیعہ تو سب جنت میں ہونگے۔ خواہ اُنکے کیسے ہی اعمال ہوے ہوں۔ فرمایا ہاں میں نے ایسا ہی کہا تھا۔ واللہ وہ سب جنت میں ہونگے۔ اس پر عرض کی گئی کہ گناہ تو بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں فرمایا کہ قیامت کے دن نبی یا وصی نبی کی شفاعت سے تم سب جنت میں جاؤ گے۔ ص۵۵۵ حاشیہ ۴

سورۃ النور مدنیہ

بالافک۔ تفسیر قمی میں ہو کہ عامہ (اہلسنت) کی روایت تو یہ ہے کہ یہ آیت عائشہ

کے بارے میں نازل ہوئی اور خاصہ (شیعہ امامیہ) کی روایت یہ ہے کہ یہ آیت ام المومنین ماریہ رضؓ قبطیہ کی شان مین اور جو الزام عائشہؓ نے انکو لگایا تھا اس کے بارے میں نازل ہوئی۔ چنانچہ امام باقرؑ سے اسی تفسیر میں جریح قبطی اور امیرالمومنین کا پورا قصہ درج ہو یہ سنکر رسولؐ خدا نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہلبیت سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا۔ تفسیر صافی میں بھی ہے۔ ص۵۵۹ حاشیہ ۱۲

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوالفَضْلِ مِنْکُمْ۔ الجوامع میں ایک قول کے بموجب یہ آیت صحابہ کے ایک ایسے گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جنھوں نے یہ حلف اُٹھالیا تھا کہ جن جن لوگوں نے حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہؓ کا ذکر اپنی زبان سے کیا ہے۔ ہم نہ انکے ساتھ کوئی ہمدردی کرینگے اور نہ انکو کوئی صدقہ دینگے۔ ص۵۶۱ حاشیہ ۲

اُولِی القُربیٰ۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت میں اولی القربیٰ سے مراد رسولؐ خدا کے قرابت دار ہیں۔ ص۵۶۱ حاشیہ ۴

الخبیثات۔ احتجاج طبرسی میں منقول ہو کہ امام حسنؑ نے معاویہ سے فرمایا کہ الخبیثات سے مراد تو اور تیرے ساتھیوں میں سے جو تیرے پیرو ہیں مراد ہیں اور الطیبات سے مراد علی اور ان کے اصحاب اور انکے شیعہ ہین ص۵۶۲ حاشیہ ۲

مَثَلُ نُورِہٖ۔ التوحید میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ مثل خدا نے ہمارے لئے بیان کی ہے مثل نورہٖ سے مراد ہیں رسولؐ خدا المشکوٰۃ سے مراد ہے سینۂ مبارک مصباح سے مراد ہے نور علم یعنی نبوت۔ اُجاجہ سے مراد ہے کہ علم رسولؐ خدا قلب علی مرتضےٰ میں درآیا اور فرمایا اس سے مراد ہیں علیؑ مرتضےٰ جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی اس کا مطلب یہ ہو کہ قریب ہے کہ علم (وفور و کثرت کے باعث) عالم آل محمدؐ کے منہ سے قبل اسکے کہ وہ گویائی سے کام لیں خود بخود نکلے۔ نورٌ علےٰ نور فرمایا اس کا یہ مطلب ہو کہ ایک امام کے بعد دوسرا امام ہوتا رہے گا ص۵۶۵ حاشیہ ۱

فی بیوت۔ تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہو کہ ان بیوت سے مراد انبیاء کے گھرانے اور علی مرتضےٰ کا گھرانا اسی میں داخل ہو۔ صفحہ ۵۶۵ حاشیہ ۲

او کظلمت فی بحر لجی۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس سے مراد ہیں فلاں اور فلاں (خلیفۂ اول ابوبکر و ثانی عمر) من فوقہ اس سے مراد ہیں ثالث (عثمان) فی بحر لجی۔ اس سے مراد ہیں طلحہ اور زبیر من فوقہ سحاب اس سے مراد معاویہ۔ یزید اور بنی امیہ کے فتنے اذا اخرج جو اُن کے زمانہ میں اندھیر تھا۔ و من لم یجعل اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جنکے لئے اولاد فاطمہ سے کوئی امام نہو گا۔ تو قیامت میں بھی اس کا کوئی امام نہ ہوگا۔ صفحہ ۵۶۶ حاشیہ ۱

والطیر صافات۔ تفسیر قمی میں امیر المومنینؑ سے طولانی حدیث میں منقول ہے کہ ایک چڑیا نماز کے وقت پکارتی ہے۔

وان وصیہ خیر الوصیین (اور اس کا وصی تمام وصیوں سے بہتر ہے) اور اس زمین کا ہر مرغ اس کا جواب دیتا ہے۔ یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ صفحہ ۵۶۶ حاشیہ ۴

واذا دعوا الی اللہ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت امیر المومنینؑ اور عثمانؓ بن عفان کی شان میں نازل ہوئی۔ عثمانؓ نے کہا تھا کہ ہم رسولؐ خدا کے پاس فیصلہ کے لئے نہ جائینگے بلکہ یہودی کے پاس جائینگے صفحہ ۵۶۸ حاشیہ ۱

انما کان۔ تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ پوری آیت امیر المومنینؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ صفحہ ۵۶۸ حاشیہ ۲

صفحہ ۵۶۹ ح ۲ وعد اللہ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کی شان میں نازل ہوئی ہو۔ اور تفسیر مجمع البیان میں بروایت اہلبیت منقول ہے اور تفسیر عیاشی میں امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں واللہ ہم اہلبیت کے شیعہ مراد ہیں۔

راوی نے کہا کہ ناصبی اس سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؑ کو مراد لیتے ہیں کہ انھیں کی

شان میں اُتری۔ امام نے بددعا دیکر فرمایا کہ غلط کہتے ہیں۔ ص۵۶۹ حاشیہ ۲

سورۃ الفرقان مکیہ

وقال الظّٰلمون تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امینؑ نے رسولؐ خدا کو اس آیت کو اس طرح پہونچائی تھی کہ ظالموں نے بعد کا آل محمدؐ حقہم اور آل محمدؐ کے حق کے غصب کرنے والوں نے یہ کہا کہ یہ لوگ صرف ایک جادو کے مارے ہوئے شخص کی پیروی کرتے ہیں۔ ص۵۷۰ حاشیہ ۵

فلا یستطیعون تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ سبیل علیؑ مرتضےٰ ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ علیؑ مرتضیٰ کی ولایت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کرینگے۔ ص۵۷۴

وادعوا ثبورًا کثیرًا تفسیر برہان میں بحوالہ امالی حضرت شہید اور امام زین العابدینؑ سے مروی ہے، فرمایا کہ رسولؐ خدا نے امیر المومنین سے فرمایا کہ اے علیؑ تم اور تمہارے اصحاب جنت میں ہونگے، اور اے علیؑ تمہارے پیرو بھی اُس جنت میں ہونگے۔ اور امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر امام ظالم جب اپنے مریدوں کے پاس سے گزریگا تو وہ اُسکا نام لے لیکر پکارینگے کہ او فلانے ارے او مردک جو ہماری ہلاکت کا باعث ہوا۔ اب یہاں آ اور ہم کو اس بلا سے چھڑا۔ پھر وہ سب مل کر بہت روئیں پیٹینگے۔ ص۵۷۵ حاشیہ ۲

وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃً۔ تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے امیر المومنین حضرت سیدہ اور حضرات حسنینؑ کو جمع کیا اور دروازہ بند کر لیا۔ اور فرمایا کہ اے میرے اہلبیت اور اے اہل اللہ خدا تمپر سلام بھیجتا ہے اور جبرئیلؑ اس گھر میں تمہارے ساتھ موجود ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ خدا ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمہارے دشمنوں (صحابہ) کو تمہارے لئے آزمایش مقرر کیا ہے۔ اب تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ ہم خدا کے حکم اور اسکی قضا و قدر پر اُس وقت تک صبر کرینگے جب تک کہ

اُس کے حضور میں حاضر ہوں - ص۵۶۶ حاشیہ ۱۲

فجعلنٰہ - تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنکے سامنے امیر المومنینؑ کی فضیلت کا ذکر آتا تو اُس سے انکار کر جایا کرتے تھے - ابصائر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم سے بغض رکھنے والوں سے اور ہمارے شیعوں سے بغض رکھنے والوں سے مراد ہے - ص۵۶۶ حاشیہ ۱۲.

ص۵۶۶ ح۲ بالغمام - تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ غمام سے مراد امیر المومنینؑ ہیں یعضّ الظالِمُ تفسیر قمی میں ہے کہ الظالم سے مراد ہیں حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) ص۵۶۶ حاشیہ ۱۲

فُلانًا تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس فلاناً سے حضرت ثانی (عمر خلیفہ ثانی) مراد ہیں - ص۵۶۶ حاشیہ ۱۲

الذکر امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے ولایت امیر المومنینؑ مراد ہے - ص۵۶۶ ح ۱۲

الشیطٰنُ وہی حضرت فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضرت ثانی (عمرؓ) ہیں -

کافی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ میری بزرگیاں اتنی ہیں کہ اگر میں انکو بیان کروں تو ان کی کوئی حد و پایان نہیں ہو سکتی - اور انکو غور سے سننے کے لئے بھی طویل مدت درکار ہے مگر دو بدبختوں نے (ابوبکرؓ و عمرؓ) مجھے چھوڑ کر خلافت کی قمیص کسی نہ کسی طرح بہ تکلف پہن لی - اور جس میں اُن کا کوئی حق نہ تھا - اور از روئے ضلالت گدی پر جا ڈٹے - اور از روئے جہالت کار خلافت کرنے لگے - پس قیامت کے دن اُن دونوں کا انجام بہت ہی بُرا ہوگا - اور جو کچھ ان دونوں نے اپنی ذات کے لئے مہیا کیا ہے وہ اور بھی بدتر ہوگا وہ اپنے اپنے گھروں میں ایک دوسرے پر لعنت کرینگے - اور ہر ایک انمیں سے اپنے ساتھی پر تبرا کریگا - اور جب آمنا سامنا ہوگا - ہر یار دوسرے یار سے کہیگا کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی - تو تو بڑا ہی بُرا یار نکلا - اور وہ

یارا چگ اچک کر جواب دیگا۔ پس میں وہ ذکر ہوں جس سے وہ بہک گیا تھا۔ اور میں وہ سبیل ہوں جس سے وہ بھٹک گیا تھا۔ اور میں وہ ایمان ہوں جس کا اس نے انکار کیا تھا۔ اور میں وہ قرآن ہوں جس کو اُس نے چھوڑ دیا تھا۔ اور میں وہ دین ہوں جس کو اُس نے جھٹلایا تھا اور میں وہ صراط ہوں جس سے وہ گمراہ ہو گیا تھا۔ ص۔۔۔ ج ۲

فدمرناهم تفسیر مجمع البیان میں امیر المومنینؑ سے اس کی قرأت یوں مروی ہے فدمراتهم فدمراهم گویا خدا نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو حکم دیا کہ تم دونوں انکو ایسا ہلاک کرو جیسا ہلاک کرنے کا حق ہے۔ ص۔۔۔ حاشیہ ۲

العیون و علل الشرائع میں امام رضاؑ سے روایت ہے کہ امام حسینؑ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ کتاب خدا میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے جسے میں نہ جانتا ہوں اور جس کی تفسیر کو سب سے زیادہ میں نہ سمجھتا ہوں، اور میں اس سے واقف ہوں کہ کس مقام پر نازل ہوئی نرم زمین یا سنگلاخ میں، اور کس وقت اتری، رات میں یا دن میں، اور اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں بڑا علم جمع ہے، لیکن طالبان علم کم ہیں اور تھوڑے ہی عرصہ بعد جب تم مجھے کھو بیٹھو گے تو بہت پچھتاؤ گے۔ ص۔۔۔ ج ۲

پورا قصہ خود پڑھ لیجئے۔

ملح اجاج کافی میں امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ہماری ولایت پانیوں کے اوپر پیش کیا۔ پس جس جس نے ہماری ولایت قبول کی وہ تو شیریں اور عمدہ ہو گیا اور جس نے ہماری ولایت کا انکار کیا اسی کو خدا نے کڑوا اور کھاری کر دیا۔ ص۔۔۔ ج ۳

فجعلہ نسبا و صهرا - امالی میں منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ آدم کو پیدا کرنے سے تین ہزار برس پہلے عرش کے نیچے ایک پانی پیدا کیا اور اس کو ایک سبز موتی میں جگہ دی اور اس پانی کو صلب آدم میں پہونچایا۔ جب وہ پانی صلب عبد المطلب میں پہونچا تو خدا نے اُسکے برابر کے دو حصے کئے۔ اُس میں سے نصف میرے والد عبد اللہ کے

صلب مین قرار دیا اور دوسرا نصف میرے چچا ابو طالب کے صلب میں پس پہلے نصف حصہ سے مین ہون اور دوسرے نصف حصہ سے علی ہیں اور یہی آیت تلاوت فرمائی وکان الکافر علی ربہ ظہیرا تفسیر قمی مین ہے کہ کافر سے مراد ثانی (عمر خلیفہ ثانی) اور ربہ سے مراد علی مرتضیٰ ہین - اور ظہیرا سے یہ مطلب ہے کہ ثانی (عمر خلیفہ ثانی) عداوت و شرک مین شیطان کا پشتیبان ہے - ص۵۸۹ حاشیہ ۱۱

فسئل بہ خبیرا تفسیر مجمع البیان مین منقول ہے کہ خبیر سے مراد یا خداے تعالیٰ یا جبرئیل امین یا وہ بزرگوار جنکا ذکر کتب سابقہ مین موجود ہے - ص۵۸۹ حاشیہ ۱۲

جعل الیل والنہار الفقیہ مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رات کا وظیفہ یا نماز دن مین یا دن کا وظیفہ یا نماز رات میں قضا کے طور پر ادا کرو - اور یہ بات آل محمدؐ کے اسرار پوشیدہ مین سے ہے - ص۵۸۹ حاشیہ ۱۶

علی الارض ہونا تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے ائمہ مراد ہیں جو اپنے دشمنوں کے خوف سے زمین پر پوشیدہ آہستہ چلتے پھرتے ہین - ص۵۹۰ حاشیہ ۱۱

یبدل اللہ سیئاتہم امالی میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ خاص ہمارے شیعہ گنہگاروں کے بارے میں ہے - اور امام رضاؑ سے منقول ہے کہ قریب قریب یہی مضمون خود رسولؐ خدا نے فرمایا - ص۵۹۰ حاشیہ ۵

وجعلنا للمتقین اماما المناقب میں ہے کہ واللہ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں خاص ہے -

تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے یہ آیت اس طرح نازل کی تھی -
واجعل لنا ص۵۹۰ حاشیہ ۲

سورۃ الشعراء مکیہ

طسم تفسیر مجمع البیان مین امیر المومنینؑ و رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے

فرمایا۔ طا سے مراد ہے طور سینا۔ اور سین سے مراد سکندریا۔ اور میم سے مراد مکہ نیز فرمایا کہ
طا سے مراد ہی شجرہ طوبیٰ۔ اور سین سے مراد سدرۃ المنتہی۔ اور میم سے مراد محمد مصطفےٰ۔ تفسیر قمی
میں ہی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے حروف ہیں۔ صفحہ ۵۸ حاشیہ ۱

ان نشاء ننزل علیہم الاکمال میں امام رضا سے منقول ہے کہ قائم آل محمد کے
کے اوصاف بیان فرماتے ہیں، اور خدا کے اس قول کا یہی مطلب ہی۔ صفحہ ۵۸ ح ۲

فظلت اعناقہم ارشاد شیخ مفید میں امام باقر سے اس آیت کی تفسیر میں منقول
ہی کہ عنقریب خدا تعالیٰ انکی یہی حالت کردیگا۔ عرض کیا گیا کس کی۔ فرمایا بنی امیہ کی اور جو
اس کے ماننے والے ہیں انکی۔ فرمایا کہ آفتاب کا وقت زوال سے وقت عصر تک آسمان
پر ایک ہی جگہ قائم ہو جانا۔ اور اُس کے اندر سے ایک چہرے کا سینہ تک دکھائی دینا
جو صاحب الامر کا نام لیکر پکاریگا۔ تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہے کہ جس وقت
یہ چیخ سنائی دے گی تو بنی امیہ کی گردنیں جھک جائیں گی۔ صفحہ ۵۸ ح ۳

و انا من الضالین العیون میں ہی کہ امام رضا سے دریافت کیا گیا کہ موسیٰ تو معصوم
تھے پھر انھوں نے اپنے کو ضالین کیوں کہا۔ امام فرماتے ہیں کہ موسیٰ راستہ بھول کر فرعون کے
شہروں میں سے ایک شہر میں آگئے تھے۔ اس کا انھوں نے اظہار کیا تھا کہ میں راستہ بھول گیا
تھا۔ مترجم مولوی مقبول احمد صاحب۔ یہ ہیں ضالین کے معنی نہ وہ جو کہ تم سمجھے۔ مصرع

گر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

صفحہ ۵۸ ح ۱

لسان صدق کافی میں امام صادق اور خود امیر المومنین سے منقول ہے کہ میری
اولاد میں سے ہمیشہ ایک سچے کو مقرر کرتا رہ تو وہ محمد و علی اور انکی اولاد میں جو امام ہوے ہیں
وہ ہیں۔ تفسیر قمی میں ہی کہ اس سے مراد امیر المومنین علی ہیں۔ صفحہ ۵۹ ح ۱

و اغفر لابی۔ تفسیر صافی میں ہی کہ حضرت ابراہیم نے اپنے چچا کے واسطے یہی دعا کی تھی
فکبکبوا فیہا ہم و الغاون تفسیر قمی میں ہی کہ ہم سے مراد ہیں بنی امیہ اور الغاون سے مراد بنی عباس

وما اضلنا الا المجرمون کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان مجرمون سے مراد شرک فی الامامت کرنیوالے ہیں جن کی بنی امیہ اور بنی عباس نے اقتدا کی ہے، اور اس آیت میں صرف امت محمد مصطفےٰ کا ذکر ہے۔ یہود و نصاریٰ کی کوئی فرد اس مین داخل نہین ہے تو اس وقت بنی امیہ اور بنی عباس اور ان کے مسلک پر چلنے والے یہ کہینگے کہ ہمکو تو ان سرگروہوں خلفائے ثلثہ (ابوبکر و عمر و عثمان) نے گمراہ کیا۔ اسی کو دوسرے موقعہ پر خدا نے فرمایا ہے۔ کلما دخلت اُمۃٌ ص۵۹ ح ۸ ص۵۹ ح

من شافعین ولا صدیق حمیم المجالس مین امام صادق سے منقول ہو کہ شافعین سے مراد ائمہ ہین اور صدیق مومنین مین سے ہونگے تفسیر قمی مین امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہو کہ واللہ ہم اپنے گنہگار شیعوں کی ضرور شفاعت کرینگے یہان تک کہ جب ہمارے دشمن (اہل سنت و صحابہ) دیکھینگے تو یہی آیت پڑھینگے۔ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ شفاعت ضرور کی جاویگی مگر ناصبی کی نہین۔ ص۵۹۱ ح ۱۰

نزل بہ الروح الامین کافی مین اور البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ولایت امیر المومنین ہو جو بروز غدیر خم نازل ہوئی۔ ح ۱ ص۵۹۰

وانہ لفی زبر الاولین تفسیر صافی مین ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ ولایت امیر المومنین کا ذکر پہلی کتابون مین بھی آچکا ہے۔ ح ۳ ص۵۹۰

عرب کے اوپر عجم کی فضیلت اور انکی انصاف پسندی کے بارے میں دلیل ہین ہے یہ تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہے ح ۵ ص۵۹۰

افرءیت کافی مین امام صادق سے منقول ہو کہ جب رسول خداؐ نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ آنحضرت کے ممبر پر چڑھتے ہین تو آپ کو بہت رنج ہوا، تو جبرئیل یہ آیت اور انا انزلنا لیکر آئے۔ ح ۶ ص۵۹۰

نذر عشیرتک الاقربین تفسیر قمی مین ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول خداؐ نے

تین روز تک برابر آل ہاشم کی دعوت دی۔ اور فرمایا کہ تم میں ایسا کون ہے جو میرا وصی اور میرا وزیر بنے۔ امیرالمومنین نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تمھیں ہو۔ تفسیر مجمع البیان میں اہل سنت کی روایت سے بھی قریب قریب یہی مضمون نقل ہوا ہے۔ ح ۱ ص ۵۹۹

منہم المخلصین تفسیر قمی میں اس کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اس گروہ سے مراد علیؑ۔ حمزہ جعفر اور حسن و حسین اور باقی ائمہ معصومین ہیں۔ ح ۱ ص ۵۹۹

فان عصوک تفسیر قمی میں اس کا مطلب یہ ہے کہ یا رسول اللہ جو آپکے بعد ولایت امیرالمومنین اور ولایت ائمہ کے بارے میں آپکی نافرمانی کرے گا۔ اسی مد میں سمجھی جائے گی۔ جیسی کہ حین حیات نافرمانی۔ ح ۳ ص ۵۹۹

والشعراء تفسیر قمی اور معانی الاخبار میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے فقہ بنانے والے فقہا مراد ہیں جس سے خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ ح ۶ ص ۵۹۹

الا الذین آمنوا الخ تفسیر قمی میں ہے کہ یہاں سے خدا نے آل محمدؐ اور انکے ہدایت یافتہ شیعوں کا ذکر شروع کیا۔ المعانی میں امام صادق سے منقول ہے کہ جس نے تسبیح جناب فاطمہ زہرا پڑھی اس نے سب سے زیادہ یاد خدا کی۔ ح ۱ ص ۶۰۰

وسیعلم الذین ظلموا تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت میں پھر ان کی دشمنوں کا (صحابہ) اور جنھوں نے ان پر ظلم کیا ہے ذکر کیا ہے۔ امام صادق اس آیت کو اس طرح تلاوت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ واللہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی ظلموا آل محمد حقھم الخ ح ۲ ص ۶۰۰

سورۃ النمل مکیہ

طس معانی الاخبار میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

انا الطالب السمیع یعنی طلب کرنیوالا اور سننے والا ہون۔ ح ۳ ص ۶۰۲

واوتینا من کل شیء البصائر مین امیر المومنین سے منقول ہے فرمایا کہ اللہ نے ہمکو پرندوں کی بولی اس طرح سکھائی جس طرح کہ سلیمان بن داؤد کو تعلیم فرمائی تھی۔ اور خشکی اور تری مین ہر بولنے والیکی بولی بھی۔ ح ۳ ص ۶۰۲

البصائر مین امام صادق سے منقول ہے کہ من نہیں تھا بلکہ کل شیء تھا ح ۳ ص ۶۰۲

رب اوزعنی۔ البصائر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اگر سلیمان آج کے دن زندہ ہوتے تو ہمارے توسل کے محتاج ہوتے۔ ح ۳ ص ۶۰۳

لا اری الھد ھد کافی میں موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ ہد ہد کو علم تھا حضرت سلیمان کو نہ تھا۔ ہم اس قرآن کے وارث ہوئے جس کے ذریعہ سے پہاڑ چلایا جائے۔ فاصلے طے کئے جائیں۔ مردہ زندہ کئے جاوین۔ اور ہم پانی کو جو ہوا کے نیچے ہوتا ہے۔ جہان جہان ہوتا ہے پہچانتے ہین۔ ح ۳ ص ۶۰۳

اولو قوۃ الاکمال مین امام صادق سے منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ اولو قوۃ کے ساتھ ظہور فرمائینگے۔ اولو قوۃ اس قوت کو کہتے ہیں جس کی تعداد دس ہزار سے کم نہو۔ ح ۳ ص ۶۰۴

قال الذین عندہ علم من الکتاب روضۃ الواعظین میں ہے کہ رسول خدا سے پوچھا گیا کہ وہ کون صاحب تھے فرمایا کہ میرے بھائی سلیمان کے وصی تھے۔ البصائر میں اور کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اللہ کے ۷۳ حروف اسم اعظم کے ہین جن میں سے صرف ایک کا علم آصف وصی سلیمان کو تھا اور ہمارے پاس ۷۲ حروف موجود ہیں ایک حرف کا علم اللہ نے صرف اپنی ذات کے لئے رکھا کسی اور کو اس کا علم نہیں دیا۔ ح ۳ ص ۶۰۵

سلام علی عبادہ الذین اصطفی تفسیر قمی میں ہے کہ یہ بندے جن کو خدا نے برگزیدہ کیا وہ آل محمد علیہم السلام ہین۔ ح ۳ ص ۶۰۸

امن یجیب المضطر تفسیر قمی میں امام صادق سے منقول ہے کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کے

بارے مین نازل ہوئی واللہ اصلی مضطر وہی ہین - ص ۹۰۶ پورا ح ۱ پانچ باتونکے سوا جسکا علم خدا نے کسی دوسرے کو نہین دیا باقی تمام جو کچھ ہو اسکا علم ہمکو دیا گیا ہو - ح ۱ ص ۹۱۰

وما من غائبۃ کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہو کہ وہ ہم ہین جنکو خدا نے چن لیا اور ہمکو اس کتاب کا وارث کیا ہے

اخرجنا لھم دابۃ من الارض تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ رسولخداؐ نے علی مرتضی سے فرمایا کہ واللہ یہ نام خاص طور پر علی مرتضیٰؑ کا ہو جس کو خدا نے اس آیت مین ذکر فرمایا - ح ۱ ص ۹۱۲

ممن یکذب بایاتنا تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آیاتنا سے مراد امیر المومنین اور ائمہ ہیں اور واقعہ جو اس آیت مین بیان کیا گیا ہے وہ رجعت مین پیش آے گا پھر انھیں حضرت سے منقول ہے کہ مومنین مین سے ایک بھی ایسا نہین جو کہ شہید کیا گیا ہو - اور وہ ذایقہ موت چکھنے کے لئے رجعت نہ کرے - تفسیر مجمع البیان مین ہو کہ صاحب الامر کے ظہور کے وقت خدا ے تعالیٰ آنحضرت کے دوستون اور شیعون میں سے جو مرچکے ہیں زندہ کریگا جو لوگ ایمان یا کفر مین خالص ہونگے وہ سب رجعت کرینگے ح ۱ ص ۹۱۲

من جاء بالحسنۃ ومن جاء بالسیئۃ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الحسنہ ہم اہلبیت کی ولایت کی معرفت اور ہماری محبت ہے اور السیۂ ہم اہلبیت کی ولایت کا انکار اور ہمسے بغض اور عداوت ہے - ح ۱ ص ۹۱۳

سیریکم ایٰتہ تفسیر قمی میں ہو کہ اس آیت مین آیات سے مراد امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہین جب وہ زمانہ رجعت مین دنیا میں آوینگے - امیر المومنین نے فرمایا کہ واللہ خداے تعالی کی کوئی آیت مجھ سے بڑھکر نہین ہے کافی میں امام باقرؑ سے عم یتساءلون کی تفسیر مین یہی امیر المومنین مراد بتاے گئے - ح ۱ ص ۹۱۳

سورۃ القصص مکیۃ

یذبح ابناءھم تفسیر صافی مین ہو کہ بنی اسرائیل کے مصائب کا اسلئے ذکر کیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کے اہلبیت کو امت کے ہاتھون جو مصائب گزرنے والے تھے

حضرت کو صبر آجاے پھر بشارت بھی دیگئی کہ بعد ان مصائب کے اُن کو تمام روے زمین کا خلیفہ اور آنحضرت کی ساری امت کا امام مقرر فرماے گا اور انکو معہ اپنے اپنے خاص خاص دشمنوں کے دوبارہ دنیا مین بھیجے گا تا کہ وہ اُن سے بدلے سکین یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ اور ان دونوں کے ساتھی جنھوں نے اتفاق کرکے آل محمدؐ کا حق غصب کرلیا تھا۔ حاشیہ ۲۱ ص ۴۱۲

یحذرون کا مطلب یہ ہو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور ان کے ساتھیون کو آل محمدؐ سے جن جن باتون کا اندیشہ تھا یعنی قتل اور عذاب کا خدا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ ہم آل محمدؐ ہی کے ہاتھوں سے دکھادین گے۔ و نرید ان نمن سے ہم سمجھے کہ یہ خطاب خاص رسولؐ خدا سے ہے۔ ص ۴۱۲ پوراح ۲۰

ولما بلغ اشدہ ۔ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو ایک طولانی قصہ کے بعد کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنا شیعہ بنایا۔ ص ۴۱۶ پوراح ۲۰

ھذا من شیعتہٖ تفسیر مجمع البیان مین ہو کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ تم کو یہ نام شیعہ مبارک ہو پھر پوری یہی آیت تلاوت فرمائی۔ ح ۲۰ ص ۴۱۶

فقضیٰ علیہ ۔ العیون میں ہو کہ امام رضاؑ سے پوچھا گیا کہ انبیا تو معصوم ہین پھر موسیٰ نے یہ کیا کیا۔ فرمایا کہ موسیٰ نے حکم خدا سے اُسے گھونسہ مارا تھا اور وہ مرگیا۔

ھذا من عمل الشیطان تفسیر صافی مین امام رضاؑ سے منقول ہو کہ اس سے وہ لڑائی مراد ہے جو اُن دونون شخصوں میں ہورہی تھی نہ وہ فعل جو دشمن کا قتل خدا کے حکم سے کیا۔ ص ۴۱۶ ح ۲۰

انی ظلمت نفسی تفسیر صافی مین ہو کہ امام رضاؑ نے فرمایا کہ موسیٰ نے یہ کہا تھا کہ اس شہر مین اُن کا یہو نچ جانا بے محل تھا۔ ص ۴۱۶ ح ۲۰

اترید ان تقتلنی ۔ العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہو کہ یہ جملہ اُس اسرائیلی

کا ہی جو موسیٰ کے شیعوں میں سے تھا اور انکے ڈانٹنے سے ڈر گیا اور اس طرح موجب
افشائے راز ہوا۔ ح م۲ ص ۶۱

وادی الایمن - التہذیب مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ وادی ایمن فرات
ہی - اور بقعہ مبارک کربلائے معلیٰ - ص ۶۲ ح م۱

وماکنت بجانب الطور - العیون مین رسول خدا سے منقول ہے کہ اللہ فرماتا ہے
کہ اس شہادت کے ساتھ علی ابن ابی طالب محمد مصطفےٰ کے بھائی اور انکے بعد اُنکے
وصی اور انکے برحق جانشین ہین جن کی اطاعت ویسے ہی واجب ہے جیسے رسولؐ
خدا کی - اور اس شہادت کے ساتھ کہ ان دونون بزرگوارون کے بعد اُن کے قائم
مقام انکی اولاد مین سے جو برگزیدہ ہین پس جو شخص ایسے ہی اقرار کے ساتھ آپکا
بنے سب کو جنت مین داخل کردون گا - ص ۶۲۳ ح م۱

ومن اضل - کافی مین امام موسیٰ کاظم سے منقول ہی کہ جو شخص اپنی رائے کو اپنا دین
قرار دے لے اور ائمہ ہدیٰ مین سے کسی امام کا پیرو نہو وہ اس آیت کے حکم مین داخل ہی
اولئک یوتون - تفسیر قمی مین ہی کہ ان سے مراد حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام ہین -
امام صادقؑ نے فرمایا کہ ہم تو صابر ہین ہی لیکن ہمارے شیعہ ہم سے بھی زیادہ صابر ہین
ویدرؤن بالحسنۃ - تفسیر قمی مین ہی کہ حضرات ائمہ اور انکے شیعہ جو ان کے ساتھ
بدی کرے اُس کے مقابل وہ بہت سی نیکیان کرتے ہین - ص ۶۲۴ ح م۱

انک لاتہدی من احببت - تفسیر قمی میں ہی کہ یہ آیت حضرت ابوطالب عم رسولؐ خدا
کی شان میں نازل ہوئی - بعد وفات حضرت ابوطالب حضرت عباسؓ نے آکر رسولؐ
خدا کے حضور مین شہادت دی کہ حضرت ابوطالب نے موت کے وقت یہ کلمہ کہدیا
آنحضرت نے فرمایا کہ مین نے تو اُن سے سنا نہیں - کافی مین امام صادقؑ سے منقول
ہی کہ مثل اصحاب کہف حضرت ابوطالب ایمان چھپاتے تھے -

اور علانیہ شرک کرتے تھے - امیر المومنین نے فرمایا کہ جب مین قسیم نار و جنت ہون
تو ابو طالب دوزخ مین کیونکر رہ سکتے ہین سوائے پانچ نورون کے یعنی چہاردہ
معصومین کے نور کے سوا تمام نورون سے حضرت ابو طالب کا نور بڑھکر ہوگا -
اسلئے کہ ہمارے ان پانچون نورون سے اللہ نے ابو طالب کا نور پیدا کیا - صہ ۶۲۵ ح ۱
وربک یخلق ما یشاء و یختار تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے
کہ امام کو خدا منتخب و مقرر فرماتا ہے - کافی اور المجالس مین امام رضا سے منقول ہے کہ
آیا لوگ امام کی قدر جانتے ہین اور جو مرتبہ ہے اس کو پہچانتے ہین کہ انکو امام کے انتخاب
کا اختیار دیا جائے اور یقیناً ان لوگون نے بہت سخت امر کا قصد کیا اور بڑا بہتان باندھا
اور صریح گمراہ ہوگر بہت دور جا پڑے اور یہی آیت تلاوت فرمائی - صہ ۶۲۷ ح ۱
و نزعنا من کل امۃ شہیدا تفسیر قمی مین امام باقر سے منقول ہے کہ امت
محمدیہ کے ہر ہر فرقہ کو انکے امام کے ساتھ بلا وینگے صہ ۶۲۸ ح ۱
تفسیر صافی مین ہے کہ قارون حضرت موسیٰ کے چچا کا بیٹا تھا اور تفسیر مجمع البیان
مین ہے کہ موسیٰ کا خالہ زاد بھائی تھا - صہ ۶۲۸ ح ۲
لرادک الی معاد اس آیت مین معاد کے معنی رجعت کے ہین تفسیر قمی
مین ہے کہ جناب امام زین العابدین سے منقول ہے کہ ہمارے نبی بھی رجعت فرمائینگے
اور امیر المومنین بھی اور ائمہ بھی امام باقر جابر بن عبد اللہ انصاری کی تعریف مین
فرماتے تھے کہ انکا علم اس درجہ ترقی کر گیا تھا کہ وہ مسئلہ رجعت سے واقف تھے - صہ ۶۳۱ ح ۱
الا وجہہ امام صادق فرماتے ہین کہ اس سے مراد ہے اللہ کا دین اور رسول خدا
اور امیر المومنین دین اللہ تھے وجہ اللہ تھے عین اللہ تھے لسان اللہ تھے ید اللہ تھے صہ ۶۳۲ ح ۲

سورۃ العنکبوت مکیہ

یلعن بعضکم بعضا - کافی مین امام صادق سے منقول ہے کہ سوائے

ہمارے شیعوں کے اور جتنے فرقے ہین جس جس کو امام بنایا ہوگا قیامت کے د
اس شان سے آئینگے کہ امام صاحب تو مقتدیون پر لعنت کرتے ہون گے اور مقت
امام صاحب پر - ص۲۳۶ ج ۲

ومایعقلھا الا العالمون تفسیر قمی مین ہو کہ اس عالمون سے مرا
آل محمدؐ ہین - ص۲۴۰ ج ۲

فالذین اٰتینٰھم الکتاب - تفسیر قمی مین ہو کہ جنکو کتاب عطا فرمائی ہے
آل محمدؐ ہین - ص۲۴۱ ج ۲

وما یجحد باٰیٰتنا - تفسیر قمی مین ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جناب امیر المومنینؑ
اور حضرات ائمہ کا انکار سوائے کافرون کے اور کوئی نہ کرے گا ص۲۴۱ ج ۲

اوتوا العلم کافی مین امام باقرؑ وامام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس سے مرا
ائمہ ہین - ص۲۴۱ ج ۵

والذین جاھدوا فینا - تفسیر صافی مین ہو کہ ہمارے ظاہری اور باطنی دشم
سے ہمارے حق کے بارے مین جھگڑتے رہین تاکہ پروردگار ان جھگڑنیوالون کو
بوجہ ہماری طرفداری کے ہم تک پہونچا دیگا - ص۲۴۵ ج ۲

ان اللہ لمع المحسنین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت آل محمدؐ اور انکے شیعو
کے بارے مین نازل ہوئی - معانی الاخبار مین امیر المومنینؑ سے منقول ہو - فرمایا ک
محسن مین ہون - ص۲۴۵ ج ۲

سورۃ الروم مکیہ

غلبت الروم - کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس کی تاویل یہی ہو جسکو
اللہ جانتا ہو یا آل محمدؐ مین سے جو راسخون فی العلم ہین تفسیر قمی مین ہو کہ روایت

ہمنے علمائے اہلبیت سے لی ہے یہ اُن اسرار علوم مین سے ہی جو اُن حضرات سے شیعہ علما کو ملے ہین - اور وہ یہ ہی کہ ایک گروہ جو قریش سے منسوب ہوگا مگر حقیقت مین قریش کے نسب سے نہوگا - یہ آیت اُس کے بارے مین نازل ہوئی ہی اور اس امر کو سوائے اُن لوگون کے جو معدن نبوت اور وارثان علم رسالت ہین اور کوئی نہ جانتا ہوگا - یہ حقیقت بنی امیہ کی ہی - اس لئے کہ وہ در حقیقت قریش سے نہ تھے بلکہ امیہ ایک رومی غلام تھا اور معنی اس کے یہ ہین کہ اے آل محمدؐ یہ رومی لوگ تمھارے آس پاس کی زمین پر غالب آگئے ہین مگر تھوڑے ہی دنون مین بنی عباس کے ذریعے سے مغلوب ہو جائین گے اور آگے ایکدن وہ آئے گا کہ خدا کی نصرت سے تم اور تمھارے شیعہ سب خوش ہونگے - ح ۳ ص ۲۴۵

یخرج الحی من المیت - تفسیر مجمع البیان مین امام باقر اور امام صادق سے منقول ہی کہ اس کے یہ معنی ہین کہ کافر کی صلب سے مومن پیدا کرتا ہے اور مومن کے صلب سے کافر کو - تفسیر قمی مین بھی بجنسہ یہی معنی درج ہین - ح ۳ ص ۲۴۶

یحی الارض بعد موتھا - کافی مین امام موسیٰ کاظم سے منقول ہی کہ اس سے زندہ کرنا مراد نہین ہی بلکہ اللہ ایسے مرد پیدا کر دیتا ہے جو عدل سے زمین کو زندہ کر دیتا ہی - ح ۳ ص ۲۴۶

لآیات للعالمین - کافی مین امام صادق سے منقول ہی کہ عالمین سے مراد علمائے آل محمدؐ ہین جو ہر اُمتی کا کلام سنکر یہ جان لیتے ہین کہ آیا یہ نجات پانیوالا ہے یا جہنم مین جانیوالا ہی اور اگر وہ طالب جواب ہوتا ہی تو انکو ویسا ہی جواب دیتے ہین جیسا کہ انکی حالت کے لئے موزون ہے - ح ۳ ص ۲۴۶

ولہ المثل الاعلیٰ - العیون مین امام رضا سے منقول ہی کہ رسول خدا نے امیر المومنین سے فرمایا کہ اے علی مثل الاعلیٰ تم ہو اور ایک روایت مین ہے کہ خود امیر المومنین نے فرمایا کہ ہم کلمۂ تقویٰ ہین ہم شاہ راہ ہدایت ہین اور ہم مثل الاعلیٰ ہیں - زیارات جامعہ

مین امام تقیؑ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ح ۲ ص ۶۴۹

للدین حنیفا۔ کافی مین اور قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ولایت امیرالمومنینؑ و ائمہ معصومین ہے۔

فطرت اللہ تفسیر قمی مین ہے کہ فطرت اللہ مراد ہے ...... وعلی ولی اللہ امیرالمومنینؑ۔ ح تمہ ص ۶۴۹

ظہر الفساد فی البر والبحر تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت کا مطلب اُس وقت کھلے جب انصار نے یہ کہا کہ ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر تم مین سے۔ ح ص

فآت ذالقربی حقہ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ فدک رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہؑ کو دیدیا تھا۔ ح ۱۳ ص ۶۵۱

وقال الذین اوتو العلم تفسیر قمی مین ہے کہ اصل تنزیل یون تھی اوتو العلم والایمان کافی اور العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اس حدیث مین جس مین آپنے امام اور امامت کے اوصاف بیان فرمائے ہین فرماتے ہین کہ امر امامت علی مرتضیٰؑ کے سپرد فرمایا اور آیندہ کے لئے انکی اولاد مین۔ ح ۱۳ ص ۶۵۴

سورۂ لقمان مکیہ

لقمان الحکمۃ۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد امام زمانہ کی معرفت ہے۔ ح ۱۳ ص ۶۵۷

نعمۃ ظاہرۃ و باطنۃ تفسیر مجمع البیان مین اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ نعمت ظاہری رسولؐ خدا اور نعمت باطنی ہم اہلبیت کی ولایت اور ہماری محبت اور مودت کا عہد جو آنحضرتؐ نے اُمت سے لیا۔ الاکمال اور المناقب مین امام کاظمؑ سے منقول ہے کہ نعمت ظاہری سے امام ظاہر اور نعمت باطنی سے امام باطن مراد ہے

امالی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولخداؐ نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ اے علیؑ یہ تو بتاؤ کہ پہلی نعمت سے جس سے خدا نے تمھاری آزمایش کی اور تم پر انعام کیا گیا ہے عرض کی اُسنے مجھے پیدا کیا جب مین کچھ نہ تھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بیشک۔ اب بتاؤ دوسری کیا ہے۔ عرض کی کہ مجھے زندہ پیدا کیا۔ فرمایا درست ہے۔ اب بتاؤ تیسری نعمت کیا ہے۔ عرض کیا کہ بہتر سے بہتر صورت پیدا کی۔ فرمایا بجا ہو۔ اب چوتھی بتاؤ؟ عرض کی مجھے غور اور ذکر کرنے والا بنایا۔ فرمایا صحیح۔ پانچوین کیا ہی؟ عرض کی۔ ایسی قوتین عطا کین جن کے ذریعہ سے جو چاہتا ہون سمجھ لیتا ہون اور ایک روشنی دینے والا چراغ بنایا۔ ارشاد ہوا سچ ہی۔ اب بتاؤ چھٹوین کیا ہی؟ عرض کی کہ دین کی ہدایت کی۔ فرمایا ٹھیک ہی۔ ساتوین کیا ہی؟ عرض کی کہ بعد وفات میرے لئے ایسی زندگی عطا کی جو کبھی ختم نہو گی۔ فرمایا درست ہی۔ آٹھوین کیا ہی؟ عرض کی کہ مجکو با اختیار بنایا۔ فرمایا بجا ہی۔ نوین کیا؟ عرض کی کہ زمین و آسمان اور جو مخلوق انمین ہے سبکو میرا مطیع اور منقاد بنا دیا۔ فرمایا۔ صحیح۔ دسوین کیا ہی؟ عرض کی کہ مجھے مرد بنایا اور عورتون کا حاکم بنایا۔ فرمایا سچ ہی۔ اسکے علاوہ کیا ہی؟ عرض کی یا نبی اللہ خدا کی نعمتین ان گنتی اور بکثرت ہین اور ایک شے ایک بڑھکر ہین اسپر رسولخداؐ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا اے علیؑ تمکو علم اور حکمت مبارک ہو میرے علم کے وارث تم ہو۔ اور میری امت مین جو ختلاف واقع ہو اُسے کھولکر بیان کردینے والے تم ہو۔ ح ۲ ص ۲۵۶

پانچ چیزون کا علم سوائے خدا کے کسیکو نہین مگر صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین کہ اجمالی خبرین ان امور کی بھی ائمہ معصومین کو دی ہین۔ ح ۲ ص ۲۶۱

سورۃ السجدہ مکیہ

تتجافی جنوبھم۔ علل الشرائع مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت امیر المومنین

اور ہمارے شیعون کی شان مین نازل ہوئی ہے۔ الخ ح ۱ ص ۶۶۴

افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت امیر المومنین اور ولید بن عقبہ کی شان مین نازل ہوئی۔ احتجاج طبرسی مین امام حسن مجتبیٰؑ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے بھی ایسا ہی فرمایا۔ ح ۱ ص ۶۶۴

ولنذیقنھم من العذاب۔ تفسیر قمی مین ہے کہ عذاب ادنیٰ سے مراد ہے زمانہ رجعت جبکہ تلوار کا عذاب صاحب الامر کے ہاتھ سے آنحضرت کے مخالفین کو چکھنا پڑ

قول مترجم مولوی مقبول احمد صاحب۔ اس آیت کے اعداد کا مجموعہ بحساب جمل کبیر اور بحساب زبر بینات جس حال مین کہ محض زبر زیر لیا جائے ثلثہ کے منحو نامون (ابوبکر۔ عمر۔ عثمان) کے اعداد کے مجموعہ کے برابر ہے۔ ح ۲ ص ۶۶۵

وجعلنا منھم ائمۃ۔ تفسیر قمی مین ہے کہ معصوم نے فرمایا کہ چونکہ علم خدا مین گز چکا تھا کہ آل محمد پر جو جو مصیبتین پڑینگی اُنپر وہ صابر رہینگے۔ اس لئے انھین حضر کو امام مقرر فرمایا۔ ح ۲ ص ۶۶۵

ویقولون متی ھذا الفتح۔ تفسیر قمی مین ہے کہ خدا نے رجعت کے بارے مین او قائم آل محمدؑ کے بارے مین یہ آیت نازل فرمائی۔ جب منکرون سے آنحضرتؐ نے رجعت کی خبر دی تو وہ کہنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ح ۱ ص ۶۶۶

سورۃ الاحزاب مکیہ

من قلبین فی جوفہ۔ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ ہماری محبت اور ہمارے دشمنون کی محبت کسی انسان کے سینہ مین جمع نہین ہوسکتی۔ پس ہمارا کوئی محب اگر اس کو ہمارے دشمنون کی محبت بھی ہو تو وہ خدا کا دشمن ہے اور جبرئیل اور میکائیل کا بھی۔ ح ۱ ص ۶۶۶

وازواجہ امہاتہم - تفسیر قمی مین ہی کہ اصل آیت یون نازل ہوئی تھی کہ اس ٹکڑے کے بعد وھو اب لہم تھا اسوجہ سے رسولخدا نے فرمایا کہ مین اور علی دونون اس امت کے باپ ہین - الاکمال مین ہی کہ قائم آل محمد سے اس طلاق کے معنی دریافت کئے گئے تھے جس کا حکم رسولخدا نے امیرالمومنین کے سپرد کیا تھا - فرمایا کہ رسولخدا نے امیرالمومنین سے فرمایا کہ اے ابوالحسن یہ شرف ازواج کو اس وقت تک رہیگا - جب تک وہ اطاعت پر قائم رہین - پس میرے بعد انمین سے جو بھی نافرمانی برتے اور تمھارے برخلاف خروج کرے اسکو مین طلاق دیکر زوجیت سے خارج کر دونگا - اور مومنین کی مان ہونے کی مرتبت سے اس کو گرا دونگا - اور اس امر کے اظہار کا اختیار تمکو عطا کرتا ہون

واولوا الارحام - تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت امامت کے بارے مین نازل ہوئی ہے - کافی مین ہی کہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ یہ آیت حسینؑ اور امیرالمومنینؑ کی شان مین نازل ہوئی - اور پھر اولاد حسینؑ مین جاری ہے - پس ہم تمام مہاجرین اور انصار سے امر خلافت مین بھی زیادہ مستحق ہین اور آنحضرت کے وارث بھی -

الا ان تفعلوا الی اولیاءکم - کافی مین ہے کہ امام صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ چچیرے بھائی کے لئے کیا ہے - فرمایا بموجودگی ورثاء قریب میراث مین سے انکے لئے کچھ بھی نہین - ح ۵ ص ۲۶

واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک تفسیر قمی مین ہے کہ اصل تنزیل مین واو نہ تھا مطلب یہ ہی کہ اپنے نبی کے لئے تمام انبیا سے عہد لیا اور اسکے بھی پھر ان انبیا کی نبوت کے متعلق اپنے رسولؐ سے عہد لیا - ح ۵ ص ۲۶

علی مرتضیؑ نے عمر کے چچا عمرو ابن عبدود کو بیجان کیا - ح ۵ ص ۲۶

من المومنین رجال صدقوا الخصال مین بروایت باقرؑ منقول ہی کہ

امیرالمومنین نے فرمایا کہ یہ آیت ہماری شان مین نازل ہوئی۔ تفسیر مجمع البیان
مین بھی ہی سعد السعود مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ کونو مع الصادقین
سے مطلب یہ ہی کہ تم لوگ امیرالمومنینؑ اور آل محمدؐ کے ساتھ رہو۔ چنانچہ خدا نے
ہماری ولایت کا عہد جو تم سے لیلیا تھا اُسے تمنے پورا کر دیا۔ اور غیر کو ولی نہین سمجھا
اور انھین حضرت سے منقول ہے کہ اپنے شیعون سے فرماتے ہین کہ اس آیت سے
مراد تم ہو۔ ح ۱ ص ۶۷۱

یاایھا النبیّ قل۔ تفسیر قمی مین ہی کہ خواہ رسولؐ کے پاس رہو یا چلتی
پھرتی نظر آؤ۔ ام سلمہ نے سب سے پہلے کہا اس کے بعد دوسری بی بیان بھی کھڑی
ہوئین اور یہی کہنے لگین کہ ہمنے اللہ اور رسولؐ کو اختیار کیا۔ امام صادق فرماتے
ہین کہ جسکو آنحضرت نے اُس وقت رکھ لیا وہ تو نکاح مین رہی اور جسکو رخصت کر دیا
وہ مطلقہ ہوگئی۔ اور یہ کہ ترجی من تشاء یاایھا النبیّ کے ساتھ تھی مگر قرآن
جمع کرتے وقت پیچھے ڈال دیگئی۔ ح ۱ ص ۶۷۹

من یأت منکن بفاحشۃٍ مبینۃ۔ تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہی
کہ فاحشہ مبینہ سے مراد ہی تلوار لیکر لڑائی کے لئے نکلنا۔

قول مترجم مقبول احمد۔ جنگ جمل مین افواج بصرہ کی جنرل کمانڈنگ حضرت
عائشہؓ اس آیت کی رو سے فاحشہ مبینہ کی مرتکب ہوئین۔ جو امیرالمومنین کے خلاف
فوج کشی کرنے کے صلہ مین اپنے سپوت بیٹون کے زبان و قلم سے صدیقہ عالمہ
وغیرہ وغیرہ بہت سے خطابات کی مستحق ہین مگر اہل ایمان کے عالم ذیشان
اورع الناس جناب مفتی سید محمد عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ ان کمانڈر صاحبہ
کی تعریف مین فرماتے ہین ؎ حمیرا جنگجو با حیدر آمد ٭ کہ جنگش جنگ با پیغمبر آمد
پدر بوبکر ترسوک و جبان بود ٭ مگر گشن دخترش جنگی بر آمد۔ ح ۲ ص ۶۷۲

نوٹ تھا اجر ھا مر تین تفسیر صافی اور قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ سب کچھ آخرت مین ملیگا، کیونکہ اجر بھی وہین ہوگا جہان عذاب ہوگا۔ ح ۱ ص ۲۳۶

و قرن فی بیوتکن الاکمال مین آنحضرتؐ سے منقول ہو کہ یوشع بن نون وصی موسیٰؑ بعد موسیٰؑ کے تیس برس زندہ رہے اور صفرا بنت شعیبؑ زوجہ موسیٰؑ نے انکے برخلاف خروج کیا اور یہ ادعا کیا کہ امر وصایت کی مین تم سے زیادہ مستحق ہون۔ چنانچہ وہ حضرت اس سے لڑے، اسکے طرفدارون کو قتل کیا۔ اور جب اُسے قید کر لیا تو اسکے ساتھ نیک سلوک کیا۔ اور ابو بکر کی بیٹی میری امت کے اتنے ہزار آدمیون مین علیؑ کے مقابلہ مین خروج کرنے والی ہین پس علیؑ بھی اس سے لڑینگے۔ اس کے حامیون کو قتل کرین گے۔ اور اُسے قید کر لینگے۔ حالت قید مین اس کے ساتھ اچھا سلوک کرینگے۔ اور اسی کے بارے مین خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ پھر یہی آیت تلاوت فرمائی۔ اور فرمایا کہ جاہلیت اولیٰ سے صفرا بنت شعیبؑ کا واقعہ مراد ہے۔

قول مترجم مقبول احمد۔ چونکہ اس امت کو امت موسیٰؑ سے تشبیہ دیگئی ہے کہ اس مین بھی ویسے ہی واقعات گزرینگے لہذا جیسے موسیٰؑ کی غیبت مین بنی اسرائیل نے ان کے خلیفہ سے مخالفت کر کے گوسالہ پرستی کی ہے۔ ویسے ہی آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ برحق سے منحرف ہو کر پیر ضد سالہ کو خلیفہ بنا بٹھایا اور جیسے وہان وصی موسیٰؑ تیس برس انکے بعد زندہ رہے ویسے ہی یہان بھی وصی مصطفےٰ تیس برس زندہ رہے۔ وہان مقابلہ پر صفرا تھی یہان حمیرا۔ ح ۲

تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ زینب بنت جحش اسدیہ کا نکاح اپنے غلام آزاد زید بن حارثہ کے ساتھ کر دیا تھا۔ ح ۲ ص ۲۳۶

و تخفی فی نفسک تفسیر مجمع البیان مین امام زین العابدینؑ سے منقول ہے

ص ۲۳۶

کہ جو بات رسول خدا چھپاتے تھے یہ تھی کہ زید زینب کو طلاق دیگا اور مین اس سے نکاح کرونگا۔ اسی پر اللہ نے رسول خدا سے باز پرس کیا کہ جب مین تمکو وحی کر چکا تھا تو تمنے یہ کیون کیا۔ ح ۲۲ ص ۶۶۴

زَوَّجْنٰکَهَا الجوامع مین ہے کہ اہلبیت کی قرأت مین یون تھا۔ زوجتکہا امام صادقؑ فرماتے ہین کہ ہمنے اپنے باپ سے اسی طرح پڑھا تھا اور اسی طرح سلسلہ بسلسلہ ہمارے جد امجد امیر المومنین نے رسول خدا سے پڑھا تھا۔ ح ۲۲ ص ۶۶۵

مَن رِّجَالِکُمْ تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت زید بن حارثہ کی شان مین نازل ہوئی قریش یہ کہتے تھے کہ ہمپر تو متبنٰے کے بارے مین طعن کرتے ہین اور خود زید کو متبنٰی کر لیا ہے پس خدا نے اُس کو رد کر دیا۔...... اور رسول حسنینؑ اور کل اولاد فاطمہؑ کے باپ ہین۔ ح ۲۲ ص ۶۶۶

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ المناقب مین ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ اے علیؑ مین خاتم الانبیا ہون اور تم خاتم الاولیا۔ امیر المومنین فرماتے ہین کہ رسولؐ پر ایکہزار انبیا کا خاتمہ ہوا اور مجھپر ایک ہزار اولیا کا مگر کسی کے فرایض ایسے سخت نہین ہوے جیسے میرے۔

ذِکْرًا کَثِیْرًا کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تسبیح فاطمہ زہراؑ اس ذکر کثیر مین داخل ہے۔ ح ۲۲ ص ۶۶۵

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجتا ہے اُسپر اللہ اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہین۔ اس آیت مین وہی مراد ہے۔ ط ۶۶۶ ح ۲۲

وَدَعْ اَذٰهُمْ تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت تالیف قلوب کے خلاف بہت بڑی دلیل ہے۔ حاشیہ ۲۲ ص ۶۶۶

لَنُغْرِيَنَّكَ... مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ کافی مین امام صادقؑ سے منقول

ہو کہ جو اپنی زوجہ کو مجامعت سے پہلے طلاق دیدے اسکے حق مین نازل ہوئی ح ۵ ص

الخصال مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ رسول خداؐ نے بعد وفات نو بیبیان

چھوڑین۔ ص ۶۷ ح ۱

لا یحل لک النساء کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس آیت کی تفسیر آیہ

حرمت علیکم ہو۔ تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت آیہ ترجی من تشاء سے منسوخ ہو گو ترتیب

دینے والون نے الٹ پلٹ کر دیا۔ ح ۱ ص ۶۷

صلوا علیہ وسلموا تسلیما تفسیر قمی مین ہو کہ اس آیت کا مطلب یہ ہو کہ

آنحضرتؐ اور آنکی آل کو ولی مطلق تسلیم کرو۔ احتجاج طبرسی میں ہو کہ اس آیت

ظاہر بھی ہو اور باطن بھی سلموا تسلیما کا باطنی مطلب یہ ہو کہ جسکو آنحضرتؐ نے اپ

وصی قرار دیا ہو اور تم سب پر اپنا خلیفہ کیا ہے اس کی فضیلت کو تسلیم کرو۔ ح ۲

ان الذین یوذون اللہ ورسولہ تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت ان لوگون کے

بارے مین نازل ہوئی جنھون نے امیر المومنینؑ کا حق غصب کیا اور فاطمہ زہراؑ کا حق

چھین لیا اور انکو ایذا پہونچائی۔ ح ۲ ص ۶۷

والذین یوذون المومنین والمومنات تفسیر قمی مین ہو کہ ان سے امیر المومنینؑ اور

فاطمہ زہراؑ خاص طور پر مراد ہین۔ ح ۱ ص ۶۸

لئن لم ینتہ المنافقون جھوٹی حدیث بیان کرنے کی بنا غاصب اول

ابو بکرؓ نے کی اور تائید غاصب ثانی (عمرؓ) نے انھین دونون کے جوار رسولؐ ہونے

کا فخر کیا جاتا ہو۔ اب فخر کرنیوالے ایچا ورنگ کو غور سے تلاوت فرماوین اور

جناب صاحب الزمان کی اس حدیث کو جس مین یہ ہو کہ وہ حضرتؑ انکی قبر ین

کھدوا کر انکی لاشہ نکلوا دینگے اور سوکھے درخت پر انکو لٹکوا دینگے اور بغرض امتحان

خلق وہ درخت ہرے ہو جائینگے پھر انسے بیزاری کا حکم دیا جائے گا۔ ...

نہ پائینگے۔ اور مومنین سے الگ ہو جائینگے اور انھیں ملعونین کیساتھ قتل کیے جائینگے

اِنَّا اَطَعنَا سَادَتَنَا وَ کُبَرَاءَنَا تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا اور انمیں دو اول نمبر کے ہیں (ابوبکر و عمر) جنھوں نے ظلم و غصب کی ابتدا کی اور یہ قول انکا ہے جو شیطان کے بہکانے سے ان دونوں کو پیشوا سمجھے۔ ح ۱۵۱ ص ۱۲۹

فَاَضَلُّونَا السَّبِیلَا۔ تفسیر قمی میں ہے کہ سبیلا سے مراد امیر المومنین ہیں ح ۲

وَالعَنْهُم لَعنًا کَبِیرًا جو لوگ منافقین و غاصبین و ظالمین پر لعنت کرنے سے خود بھی باز رہتے ہیں اور لوگوں کو باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ قیامت کے دن تُقَلَّبُ وُجُوهُهُم فِی النَّارِ کی مد میں داخل ہونگے اور اٰتِهِم ضِعفَینِ مِنَ العَذَابِ کی بھی دعا مانگیں گے۔ اور وَالعَنهُم کی بھی رٹ لگائینگے۔ ان بزرگواروں کو لعنت سے بچاتا کیسا ابیر تو دنیا میں لعنت رہی مگر مومنین کی زبانوں سے اور آخرت میں لعنت رہی اور وہ انہی تابعین کے منہ سے۔ ح ۳

قُولُوا قَولًا سَدِیدًا کافی میں جناب امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قول سے قبول امامت و ولایت اہلبیت کا قایل ہونا ہے۔ ح ۵ ص ۱۲۹

وَمَن یُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ کافی اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت دراصل یوں آئی تھی وَرَسُولَهُ بَعدَهُ فِی وَلَایَةِ عَلِیٍّ وَالاَئِمَّةِ مِن بَعدِهِ یعنی جو شخص ولایت علی مرتضےؑ اور انکے بعد کے ائمہ کی ولایت کے بارے میں خدا اور رسول خدا کی اطاعت کریگا وہ یقیناً بہت بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔ حاشیہ ۲ ص ۱۲۹

اِنَّا عَرَضنَا الاَمَانَةَ العیون اور المعانی میں امام صادقؑ و امام رضاؑ سے امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امانت سے مراد امامت امیر المومنینؑ ہے اور انکی ولایت۔

آسمان وزمین وستارون نے تو اس کے حامل ہونے سے انکار کیا حملها الانسان یہان انسان سے مراد ابوبکرؓ ہے - ادر المعانی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ امانت سے مراد امامت - اور الانسان سے مراد ابو الشرور منافق (ابوبکرؓ) خلاصہ حدیث کا یہ ہے کہ ارواح ائمہ کو خدا نے پیدا کرکے فرمایا کہ انکی ولایت میری مخلوق کے پاس امانت ہوگی پس کون ہے جو اس ولایت کا مدعی ہو - آدمؑ مدعی ہوے - تو توفیق یاور نہوئی اور گیہون کھانیکی نوبت آئی - تمام انبیا ڈرتے آئے مگر اس کا مدعی ایک ایسا انسان بنا جو قیامت کے دن ہر ظلم کا بانی سمجھا جائے گا - یعنی (ابوبکرؓ) ج ۱ ص ۶۹

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ثواب الاعمال مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سورہ احزاب سورہ بقر سے بھی زیادہ طویل تھی مگر چونکہ اسمین عرب کے مردون اور عورتون کی عموما اور قریش کی خصوصا بداعمالیان ظاہر کی گئی تھین اسلئے اُسے کم کر دیا گیا اور اسمین تحریف کر دیگئی - ج ۲ ص ۶۹

سُوْرَةُ السَّبَا مَكِّيَّة

هُوَ الْحَقُّ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد امیر المومنین ہین - ج ۲ ص ۶۹۳

تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ امام صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت یون نازل ہوئی تھی کہ تبینت الانس ان الجن لو کانوا صورت تنزیل امام کے معنی یہ ہوے کہ آدمی یہ سمجھے کہ اگر جن غیب دان ہوتے تو اس ذلت دینے والے عذاب مین اتنی مدت تک نہ پھنسے رہتے - ج ۲ ص ۶۹۵

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى احتجاج طبرسی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ بستیان جنکو اللہ نے برکت دی ہے ہم ہین - اور خدا کا یہ قول اُن لوگون کے بارے مین ہے جو ہماری فضیلت کے مقر ہون - اور یہی آیت تلاوت فرمائی - یعنی ہم نے

انکو اور انکے شیعون کے درمیان قرار دیے ہیں۔ قُرًى ظَاهِرَةً۔ جس سے یہ مطلب ہی کہ ہمارے ایلچی اور ہمارے احکام و اخبار ہمارے شیعون تک پہونچانیوالے اور علمائے شیعہ۔ الخ۔ حاشیہ ۲ ع صفحہ ۶۸۶

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ جب خدا نے اپنے نبی کو علی مرتضیٰ کے بارے مین غدیر خم کے مقام پر حکم بھیجا بَلِّغْ الخ اور رسول خدا نے فرمایا مَن كُنتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اُسوقت سارے ابلیس ابلیس اکبر کے پاس جمع ہوکر سرون پر خاک ڈالتے ہوئے آئے اُس نے ان سب کہا کہ غمگین ہو کیا گیا ہی۔ انھون نے کہا کہ اس شخص (رسول خدا) نے آج وہ گرہ باندہی ہی جسے قیامت تک کوئی چیز نہ کھول سکے گی۔ ابلیس اکبر نے کہا تم پاگل ہوگئے ہو اسکو بھی لوگ کھول دینگے (جو حضرت کے گرد و پیش جمع ہین) (صحابہ) ج ۲ صفحہ ۶۸۶

عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ تفسیر قمی مین ہی کہ کسی کو انبیاؑ میں سے یہ اختیار نہ ہوگا کہ شفاعت مین زبان کھولے جب تک کہ اذن نہ دیا جائے۔ مگر رسول خدا اور ائمہ اس سے مستثنیٰ ہین۔ امام باقرؑ سے منقول ہی کہ رسولؐ عام امت کے لئے شفاعت کرینگے اور ہماری شفاعت خاص ہمارے شیعون کے بارے مین ہوگی اور ایک ایک مومن قبیلۂ ربیعہ و مضر کے آدمیون کی تعداد کی برابر شفاعت کرے گا۔ ج ۲ صفحہ ۶۸۸

وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ تفسیر قمی مین ہی کہ پہلے رسولون کی اُن لوگون نے تکذیب کی تھی۔ حالانکہ محمدؐ و آل محمدؐ کو جو کچھ ہمنے دیا ہی اُس کا دسوان حصہ بھی انکو نہین دیا تھا۔ سو اس سبب سے محمدؐ و آل محمدؐ سے حسد بھی زیادہ ہونا چاہیے اور انکی تکذیب بھی زیادہ۔ إِنَّمَا أَعِظُكُم یعنی ولایت علی وا ولاد علی۔ پھر اس کی تصریح فرمائی إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ الخ صفحہ ۶۹۱ ج ۲

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اُس مودت

گا اجر جس کا مین نے تم سے سوال کیا، تم ہی کو تو ملے گا۔ یعنی دنیا مین تم اسکے باعث ہدایت پاؤگے اور قیامت کے دن عذاب سے چھوٹ جاؤگے۔ ح ۱؎ ص ۶۹۲

سورۃ فاطر مکیۃ

اولی اجنحۃٍ تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہو کہ دن اور رات مین ستر ستر ہزار فرشتے بعد طواف کعبہ زیارت رسولؐ کرتے ہین، پھر زیارت امیر المومنینؑ پھر زیارت امام حسینؑ کرتے ہین۔ ص ۶۹۳ ح ۱؎

لِلنّاس من رحمۃ تفسیر صافی مین ہو کہ ولایت بھی اس مین داخل ہو اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اجازت متعہ بھی اس رحمت کا ایک جزو ہو ص ۶۹۳ ح ۱؎

افمن زین لہ تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت زُریق اور حبتر کے بارے مین نازل ہوئی (ابوبکرؓ و عمرؓ) ص ۶۹۴ ح ۱؎

الیہ یصعد الکلم الطیب تفسیر قمی مین ہو کہ اسمین ولایت بھی داخل ہو اور امام صادق سے منقول ہو کہ بعد کلمہ طیبہ کے علی ولی اللہ و خلیفہ رسولؐ اللہ بھی ہو

یمکرون السیئات تفسیر صافی مین ہو کہ اسی طرح اصحاب سقیفہ کی چالین بھی اسمین داخل ہین جنھون نے وصیت نبیؐ کو رد کیا۔ اور وصی نبیؐ کو محروم۔ ح ۴؎ ص ۶۹۵

الا خلا فیھا نذیر تفسیر صافی مین ہو کہ ڈرانیوالا یا نبیؐ ہو یا وصی نبیؐ۔ تفسیر قمی مین ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ ہر زمانہ مین ایک امام رہتا ہو۔ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ آنحضرتؐ نے تفسیر فرمائی ہو اور وہ ایک شخص ہو امیر المومنینؑ

فمنھم ظالم لنفسہ البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ پوری آیت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کی شان مین ہو۔ کافی مین انھین حضرت سے منقول ہو کہ سابق بالخیرات امام ہو۔ مقتصد وہ جو امام کی معرفت رکھتا ہو۔ ظالم لنفسہ وہ ہو جو معرفت

امام سے بے بہرہ ہو۔ احتجاج طبرسی میں امام صادقؑ سے اسیطرح منقول ہی صرف
اسقدر زیادہ ہی کہ ظالم لنفسہ وہ ہی جو لوگون کو نہ ضلالت کی دعوت دے نہ ہدایت کی
الخرائج والجرائح مین امام حسن عسکریؑ سے منقول ہی کہ یہ سب آل محمدؐ سے ہین۔ اور
امام صادقؑ سے منقول ہی کہ فاطمہ زہراؑ کی عظمت کے باعث اُنکی ذریت پر آتش دوزخ
کو حرام کر دیا ہی۔ صفحہ ۶۹۹ ح ۱۲

آحلنا دار المقامۃ سعد السعود مین آنحضرتؐ سے اُن چیزون کی بابت منقول ہی جو کہ قیامت کے
دن علی مرتضیٰؑ کے دوستون کے لئے مہیا فرمائی ہی۔ تو وہان فرشتون کو پائینگے جو ہیں
کرامت پر مبارکباد دیتے ہون گے۔ پھر ارشاد ہو گا کہ تمنے میرے نبیؐ کے اہلبیت سے
محبت رکھی اسلیے مین تم سے راضی ہون تمکو یہ سب مبارک ہو۔ ح ۱۲ صفحہ ۱

ان تزولا۔ الاکمال مین امام رضاؑ سے منقول ہی کہ ہمارے سبب سے پروردگار
آسمان و زمین کو زائل نہین ہونے دیتا۔ کئی امامون سے منقول ہی کہ اگر ہم مین سے
کوئی زمین پر موجود نہ رہے تو تمام اہل زمین معدوم ہو جائین۔ ح ۱۲ صفحہ ۱

سورۃ یٰسین (مکیۃ)

یٰس۔ المعانی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ یٰس رسول خداؐ کے نامون مین سے
ایک نام ہی اور اسکے ظاہری معنی ہین کہ اے وحی کے سننے والے۔ صفحہ ۲ ح ۲

لقد حق القول علی اکثرھم کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ ان سے مراد
وہ لوگ ہین جو امیر المومنینؑ اور اُنکے بعد کے ائمہؑ کی ولایت کے مقر نہین ہین۔ کافی
کی ایک حدیث مین ہی کہ جو لوگ .... ولایت ائمہ پر ایمان نہین لائے
اُنکی حالتون کو ان دونون آیتون مین بطور مثال بیان کیا گیا ہی۔ ح ۱۲ صفحہ ۳

من اتبع الذکر کافی مین ہی کہ ذکر سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ ح ۱۲ صفحہ ۳

نحن نحیی الموتی صافی مین ہی کہ مُردون کو تو ہم رجعت یا بعثت کیوقت زندہ کر کے اٹھائینگے۔ ح ۵ ص۳۰

فی امامٍ مُبین تفسیر قمی مین امیر المومنینؑ سے مروی ہی کہ واللہ ہم امام مبین ہین اور یہ ہم نے رسولؐ سے وراثتاً پایا ہی۔ ح ۷ ص۳۰

معانی الاخبار مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ ابو بکرؓ و عمرؓ نے رسولخداؐ سے کہا کہ امام مبین توریت ہی۔ فرمایا نہین۔ پوچھا انجیل ہی۔ فرمایا نہین۔ پوچھا قرآن مجید ہی۔ فرمایا نہین ناگاہ امیر المومنینؑ آگئے تو آنحضرتؐ نے کہا کہ یہ امام مبین ہین۔ ح ۷ ص۳۰

احتجاج طبرسی مین رسولخداؐ نے فرمایا کہ تمام علوم خدا نے مجھے سکھلائے اور مین نے علی کو سکھلا دیا۔ ح ۷ ص۳۰

جعلنی من المکرمین المجالس مین رسولخداؐ سے منقول ہی کہ صدیق دنیا مین کل تین ہین۔ حزقیلؑ۔ مومن آل فرعون۔ حبیب النجارؑ۔ مومن آل یٰسین۔ علی ابن ابی طالبؑ جو سب مین افضل و اعلیٰ ہین۔ قول مترجم۔ مولوی مقبول احمد۔ پھر سنیون سے پوچھو کہ ابوبکرؓ کو صدیق کیونکر بنا دیا۔ ابوبکرؓ کو صدیق کہنا برعکس نہند نام زنگی کافور ہی یا نہین۔

فسلخ منہ النھار کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ رسولخداؐ کی وفات کے بعد بھی ایسا اندھیرا چھا گیا کہ لوگون کو آپ کے اہلبیت کی فضیلت نظر بھی نہین آئی۔

من بعثنا من مرقدنا الجوامع مین ہی کہ امیر المومنینؑ دونون مین کو من حرف جار سے پڑھتے تھے۔ ح ۷ ص۳۰

لا یستطیعون نصرھم مشرکون کی جو حالت بت پرستی کے سبب پیش آئیگی وہی ثلثہ پرستون کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ یعنی سنیون کو اپنے ٹھاکرون کے ذریعے سے بھگتنے پڑینگے۔ جب جی چاہی تجربہ کر لین کسی مصیبت مین پکار کر دیکھ لین کہ وہ کچھ مدد نہین کر سکتے۔ ح ۷ ص۳۰

سورۃ صٰفٰت (مکیہ)

اُحشرو الذین ظلموا تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے آل محمدؐ کا
حق غصب کیا وازواجہم سے مراد وہ لوگ ہین جو اُنکے مانند ہون۔ ح ۱ صفحہ ۱۴
اِنّہم مسئولون تفسیر قمی مین ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ ولایت امیر المومنینؑ کی
نسبت سوال کیا جاویگا۔ ح ۳

امالی اور العیون مین رسولخداؐ سے بجنسہٖ یہی منقول ہی علل الشرائع مین امیر المومنین
سے منقول ہی سوال کیا جاوے گا ہم اہلبیت کی بابت کہ ہم سے محبت رکھتے تھے
یا نہین۔ ح ۳ صفحہ ۱۴

وان من شیعتہ لابراھیم تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول
ہی کہ اے شیعو تمکو یہ اسم مبارک ہو، اُنھون نے عرض کیا کہ لوگ تو اس نام سے ہم کو
عیب لگاتے ہین۔ فرمایا دیکھو ابراہیم کو نوحؑ کا شیعہ فرمایا اور موسیٰؑ کی قوم کو شیعہ فرمایا
اِنّی سقیم۔ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ واللہ نہ ابراہیم بیمار تھے نہ
انھون نے جھوٹ بولا۔ تفسیر قمی مین ہی کہ ابراہیم نے جو سقیم کہا تھا اسکا مطلب یہ ہی کہ
مین مرجانیوالا ہون۔ مرنا بھی بیماری ہی۔ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ حضرت
ابراہیمؑ نے امام حسینؑ کے مصائب کو دیکھکر فرمایا کہ میری طبیعت پر کوفت ہی۔ ح ۱
وفدیناہ بذبح عظیم العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہی کہ اس سے مراد
ہین امام حسینؑ۔ اللہ ابراہیمؑ سے فرماتا ہے کہ چونکہ اپنے بیٹے کے رنج کو تمنے رسولخداؐ کے
بیٹے کے رنج کے بارہ مین فدیہ کر دیا تو ہمنے تمھارے واسطے اعلیٰ مدارج ثواب اپنے
اوپر لازم کر لیا۔ صفحہ ۱۹ ح ۱

سلام علی الیاسین تفسیر قمی مین ہی کہ پھر خدا نے آل محمدؐ کا ذکر کیا ہی یٰسین محمدؐ

اور آل یٰسین آل محمد ہین یعنی ائمہ معصومین ـ معانی الاخبار مین امیر المومنینؑ سے بھی
منقول ہے کہ ہم آل یٰسین ہین ـ الجوامع اور احتجاج طبرسی اور صافی مین بدلائل
بیان ہے ـ حاشیہ ۲ ص ۲۰

ساھم الفقیہ مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یونسؑ نے اپنے آپکو دریا مین
ڈال دیا ـ حاشیہ ۵ ص ۲۰

ح ۵ ص ۲۱ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سب نے یونسؑ کو سمندر مین ڈالدیا
تفسیر قمی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ اے یونسؑ تمنے ایک لاکھ
ح ۶ ص ۲۱ زیادہ آدمیون پر رحم نہ کیا ـ اور خود ایک ساعت کی تکلیف برداشت نہین کرتے

لہ مقام معلوم تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت آل محمدؐ کے
اور اوصیاء کے بارہ مین نازل ہوئی ـ اس لئے کہ ہم مین سے ہر ایک کے لئے ایک
منزلت اور ایک مقام معلوم ہے ـ ح ۱ ص ۲۲

لنحن الصّافون تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ہم عالم نور مین
عرش کے گرداگرد صف باندھکر تسبیح کیا کرتے تھے پس صف باندھکر کھڑے ہونے
والے بھی ہم ہین اور تسبیح پڑھنے والے بھی ہم ہین ـ ح ۱
پس اہل آسمان اور اہل زمین نے ہم سے تسبیح کرنا سیکھا ـ ح ۲ ص ۲۲

اذا نزل بساحتھم تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد وہ عذاب ہے جو آخر زمانہ
مین بنی اُمیہ اور اُنکے پیروؤن پر نازل ہوگا ـ ح ۴ ص ۲۲

سورۂ صٓ مکیہ

ص معانی الاخبار مین ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ ص ایک چشمہ ہے جو عرش کے
نیچے سے نکلا ہے ـ ص ۲۳ ح ۱

تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ صٓ خدا کے اسمار مین
ایک نام ہی جس کی اُس نے قسم کھائی ہے۔ ص۲۴ ج۲

عجل لنا قطنا معانی الاخبار مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اس سے
وہ عذاب ہی جو ہمارے حصہ مین ہے۔ ص۲۴ ج۲

وفصل الخطاب العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہی کہ ائمہ اہلبیت کو حکمت
اور فصل الخطاب دونوں عطا فرمائے گئے ہین۔ ص۲۵ ج۲

فاحکم بین الناس بالعدل العیون مین امام رضاؑ سے ایک طولانی حدیث مین
(بحذف قصہ) منقول ہی کہ داودؑ نے دونون فرشتون کے بیان مین بلا غور و
ثبوت و بلا شہادت جلدی فیصلہ کر دیا تھا۔ نہ کہ جیسا اس اُمت کے یہودی (صحیح
سنی لوگ) نے اس اتہام شیطانی کو وحی ایمانی سمجھ لیا۔ ص۲۵ ج۲

المجالس مین امام صادقؑ سے منقول ہی اور تفسیر مجمع البیان مین خود امیر المومنینؑ
سے منقول ہی کہ جس شخص نے داودؑ کے متعلق اوریا کا قصہ بیان کیا ہم نے اسکو دو حد
لگوادین ایک متعلق بہ نبوت دوسرا متعلق بہ اسلام۔ ج۲

عملوا الصلحت تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہی کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ
اور انکے اصحاب ہین اور المفسدین سے مراد حبتر و زریق (عمرؓ و ابو بکرؓ) اور ان دونوں
کے یار۔ المتقین سے مراد امیر المومنینؑ ہین اور الفجار سے مراد اوّل و حبتر اور ان دونوں
کے مددگار۔ صاحب تفسیر فرماتے ہین کہ امام صادقؑ نے یہ الفاظ بطور کنایہ ثلثہ (ابو بکرؓ
و عمرؓ و عثمانؓ) کی شان مین فرمائی ہے۔ ص۲۶ ج۲

رُدُّوھا۔ الفقیہ مین امام صادقؑ اور تفسیر مجمع البیان مین امیر المومنینؑ سے منقول
ہی کہ فرشتون سے حکم دیا کہ آفتاب کو پلٹا لاؤ۔ پھر سلیمانؑ نے پنڈلیون اور گردنون
کو چھو کر مسح کیا۔ حاشیہ ۱۷ ص ۲

کافی مین امام صادقؑ فرماتے ہین کہ ہمکو اختیار دیا گیا ہی کہ جو کچھ تم پوچھو اگر ہم
سب سمجھین تو جواب دین نہ مناسب سمجھین نہ جواب دین۔ ص۲۷ ح۱

للطاغین تفسیر قمی مین ہی کہ طاغین سے مراد اول وثانی اور بنی امیہ
وثانی سے مراد ابوبکرؓ خلیفہ اول و عمرؓ خلیفہ ثانی) اور بنی امیہ سے مین مراد منبر اول
ثالث بالخیر (عثمان) مراد ہین۔ ح ۱ ص۲۹

من شکلہ ازواج تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین بنی عباس۔ ح۳

حبا بھم تفسیر قمی مین ہی کہ یہ تو بنی امیہ کہین گے اور اسکے جواب مین انکو
کہین گے۔ بکم۔ ح۵

قد متموہ لنا تفسیر قمی مین ہی کہ تمنے آل محمدؐ پر ظلم کرنیکی ابتدا کی۔ ح۶

دہ عذابا تفسیر قمی مین ہی کہ یہ بنی امیہ کا مقولہ ہی اور انکی مراد اس سے
وثانی (ابوبکرؓ خلیفہ اول و عمرؓ خلیفہ ثانی) ہین۔ ح۷

الا نری تفسیر قمی مین ہی کہ یہ دشمنان آل محمدؐ کا مقولہ ہی جو وہ جہنم مین کہینگے
رجال اشرار سے مراد شیعان علی ہیں اور اسی تفسیر مین امام صادقؑ سے منقول
نے شیعون سے فرماتے ہین کہ تم لوگ تو جنت مین مزے اڑاتے ہوگے اور تمھارے
(اہل سنت) تمکو جہنم مین ڈھونڈتے پھرتے ہونگے۔ البصائر مین اتنا اور زیادہ ہی کہ تم وہان کہان
ہین حضرتؑ سے منقول ہی کہ خدا جہنم مین تمھارے دشمنون (اہل سنت) کے ہونے کا قصہ
کیا ہے .... ہماری محبت کی وجہ سے اہل عالم کی نظرون مین بدتر
گئے ہو مگر خدا کی قسم جنت مین تمھارا ہی احترام کیا جائے گا۔ اور تمھارے دشمن
سنت) جہنم مین تمکو ڈھونڈتے پھرتے رہین گے۔ اور ایک روایت مین ہی
تم مین سے دو آدمی جہنم مین نہ جائینگے نہین بلکہ خدا کی قسم ایک بھی نہ جائیگا
ھو نبو عظیم تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔ البصائر مین

ح ۸ ص ۲۳۵

امام باقرؑ سے منقول ہے کہ واللہ نباء عظیم امیر المومنین ہیں۔ امام صادقؑ سے
ہے کہ نبا سے مراد امامت ہے۔ صفحہ ۳۰ ج ۲
ما کان لی من علم تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے حدیث معراج میں منقول
اللہ نے رسولخداؐ سے پوچھا کہ اے محمدؐ تمہاری نبوت ختم ہونے کو آئی اور دنیا کی
تو وصی تمہارا کون ہے۔ آنحضرتؐ نے عرض کی علیؑ۔ آواز آئی کہ ہمارا مطیع بھی …
زیادہ وہی ہے پس تم خوشخبری سنا دو کہ وہ میرے دوستوں کا امام ہے۔ ج ۲ …
من العالین تفسیر برہان میں ہے کہ رسول خداؐ سے کسی نے دریافت کیا …
لوگ ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں و علیؑ۔ فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ صفحہ ۳۰ ج …
قل ما اسئلکم علیہ من اجر کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ حکم خدا …
رسولخداؐ تم خدا کے ان دشمنوں اور شیطان کے دوستوں سے کہدو جو تکذیب …
پر اڑے ہوئے ہیں وما اسئلکم وما انا من المتکلفین پھر ایسا منافقوں نے ایک …
سے کہا کہ محمدؐ کے لئے یہ کافی نہیں ہوا کہ بیس برس سے ہماری گردنیں دبا …
اب یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہماری گردنیں اپنے اہلبیت کے ہاتھ میں دیجا دیں …
نازل نہیں کیا بلکہ خود انھیں کی بنائی ہوئی بات ہے جس کے ذریعہ سے اپنے …
ہمسر حاکم بنانا چاہتے ہیں اگر محمدؐ قتل کر دیئے گئے یا اپنی موت سے مر گئے تو ہم ان …
سے امارت کے بارے میں ضرور جھگڑا کرینگے اور خلافت انمیں ہرگز نہ جا …
وما انا من المتکلفین التوحید میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ رسولخداؐ نے ف …
بھی تکلیف دینے والا نہیں ہوں۔ ج ۲

سورہ زمر مکیہ

ما نعبدھم قرب الاسناد میں امام صادقؑ سے حدیث طویل می …
ہے کہ خدا قیامت میں فرمائے گا کہ ان پوجنے والوں کو اور جنکو وہ پوجتے …

کہ جس کو اب ہم متنفے اکر چکے ہین سب کو جہنم مین ڈال دو۔ ح ۳ ص ۳۱؎

ولا یرضی لعبادہ الکفر المجالس مین ہی کہ اس آیت مین کفر کے معنی مخالفت اہلبیت رسولخدا اور شکر کے معنی ہین اُسکی معرفت و ولایت۔ ح ۸ ص ۳۲؎

قل تمتع بکفرک تفسیر قمی مین ہی کہ یہ آیت ابو بکرؓ کے بارے مین نازل ہوئی کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ یہ آیت ابوالفصیل (ابو بکرؓ) کی شان مین نازل ہوئی کہ اُسکے نزدیک رسولخداؐ معاذ اللہ جادوگر تھے۔ ابو بکرؓ جب بیمار ہوتا خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگتا اور اللہ اچھا کر دیتا تو بے او بانہ کلمات کہتا جسکو اللہ نے نسی فرمایا پھر نتیجہ مین تمتع بکفرک فرمایا تمتع قلیل۔ بغیر حکم خدا اور رسولؐ لوگون کا حاکم بن بیٹھنا تھا۔ بعد والی آیت مین امیر المومنین کی تعریف فرمائی ہی۔ ح ۱ ص ۳۳؎

اناء الیل ساجدا علل الشرائع مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اس سے مراد ہے نماز شب۔ حاشیہ نمبر ۲

قل ہل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ یعلمون ہم ہین اور لایعلمون ہمارے دشمن (صحاب رسولؐ) اور اولوا الالباب ہمارے شیعہ ہین امام صادقؑ بھی ایسا ہی فرماتے ہین۔ ح ۱

والذین اجتنبوا الطاغوت تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ اپنے شیعون سے فرماتے ہین کہ جن لوگون کا اس آیت مین ذکر ہے وہ تم ہو اور جس شخص نے کسی ظالم کی اطاعت کی تو گویا اُس نے اُس کی پرستش کی۔ ح ۱ ص ۳۴؎

فبشر عباد کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ اطاعت کے لئے افضل کے بعد فضل کو اختیار کرتے ہین۔ ح ۲ ص ۳۴؎

ح ۲ ص ۳۵؎ فھو علی نور تفسیر قمی مین ہی کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان مین نازل ہوئی

مثلا رجلا فیہ معانی الاخبار مین ہی کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا قرآن مجید مین

میرے لئے خاص خاص نام ہین اس سے بچتے رہو کہ وہ نام کسی دوسرے کے
سمجھ لو ہین رسولخدا کے لئے مسلم ہون۔ تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی ہے۔ تفسیر عیاشی
امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس آیت سے مراد امیر المومنینؑ اور انکے شیعہ ہین۔ کافی
مین انھین حضرت سے منقول ہے کہ وہ شخص جسکے بارے مین جھگڑنے والے شریک ہ
وہ تو فلان اوّل صاحب (ابو بکرؓ خلیفہ اول) ہین کہ اُنکو ولی اور امام جاننے وا
بہت سے فرقے ہو جائینگے۔ اور وہ ایکدوسرے پر لعنت کرتے ہونگے۔ ج ۱ ص ۳۶،
اور مسلماً فلان صاحب اول برحق اور انکے شیعہ ہین۔ صاحب تفسیر صافی فرماتے ہ
پہلے دفعہ جو فلان اول فرمایا اُس سے مراد ابو بکرؓ ہے۔ اسلئے کہ خلفائے باطل مین
نمبر اول ہے اور دوسری مرتبہ جو فلان اول فرمایا۔ اُس سے مراد امیر المومنینؑ ہین
ابو بکرؓ کے ماننے والے قیاس اور رائے پر چلنے والے ہین اور امیر المومنینؑ اور انک
شیعون کی حالت اُنکے برخلاف ہے۔ ج ۱ ص ۳۶،

عند ربکم تختصمون تفسیر قمی مین ہے کہ یہ جھگڑنیوالے امیر المومنینؑ ہونگے اور
مدعا علیہ وہ لوگ جنھون نے انکا حق غصب کر لیا تھا۔ ص ۳۶، ج ۳

وکذب بالصدق تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے ولایت امیر المومنینؑ مراد ہے۔
وصدق به تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہین
ویخوفونک تفسیر قمی مین ہے کہ وہ لوگ تم سے صاف صاف کہتے ہین کہ علیؑ
کو خلیفہ نہین بناتے۔ اس سے ہمین معاف رکھئے اور تمکو وہ بھی دہتے ہین کہ اگر آپ
ایسا کرینگے تو ہم کفار سے جا ملینگے۔ ص ۳۶، ج ۳

واذا ذکر الله وحده تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت فلان فلان (ابو بکرؓ و عمرؓ)
کے بارے مین نازل ہوئی۔ ص ۳۹، ج ۱

کافی مین ہے کہ امام صادقؑ سے اس آیت کے بارے مین سوال کیا گیا فرمایا کہ

جیسا آل محمدؐ کی اطاعت کا حکم خدا نے فرمایا ہی کہ انکی اطاعت کرو تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہین رکھتے اُنکے دل بہت ہی متنفر ہو جاتے ہین اور جب اُنکا ذکر کیا جائے جن کی اطاعت کا حکم خدا نے نہین دیا ہی تو انکی بانچھین کھلجاتی ہین۔ ص۳۹ ج۱

قل یا عبادی الذین اسرفوا تفسیر قمی مین ہی کہ یہ آیت بالخصوص شیعان علیؑ کے بارے مین نازل ہوئی۔ کافی مین امام صادقؑ سے یہی منقول ہی۔ اور پھر فرمایا کہ واللہ اس آیت مین سوائے تمھارے اور کسی سے اُس نے مراد نہین لیا ہی۔ معانی الاخبار اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ فاطمہ زہراؑ کی اولاد کے شیعون کے بارے مین نازل ہوئی۔ المجالس مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ ملت ابراہیم پر سوائے تم شیعون کے اور کوئی قائم نہین۔ تمھارے سوا کسی اور کا عمل قبول نہوگا۔ تمھارے سوا کسی کے گناہ نہ بخشے جائین گے۔ ص۴۲ ج۱

فی جنب اللہ کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ جنب اللہ سے مراد امیرالمومنینؑ ہین اور اسی طرح ان کے بعد اوصیا مین سے ہر ایک امام۔ الاکمال اور تفسیر عیاشی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جنب اللہ ہم ائمہ ہین۔ المناقب مین امام باقرؑ امام زین العابدینؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جنب اللہ امیرالمومنینؑ ہین۔ اور امام رضاؑ سے منقول ہی کہ جنب اللہ سے مراد ہی ولایت علیؑ۔ امیرالمومنینؑ یہی خود بھی فرماتے ہین۔ جیسا کہتے ہو کہ فلان فلان بادشاہ کے پہلو مین بیٹھنے والا اصحاب رسولؐ اندھے ہو گئے جو اس آیت کو قرآن سے نہ نکال سکے اور رہنے دیا۔ ص۴۲ ج۱

ص۴۳ ج۲ وتری الذین کذبوا علی اللہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اس سے وہ مراد ہی جو اپنے کو امام کہے۔ حالانکہ وہ امام نہو۔ کافی اور تفسیر عیاشی مین بھی یہی روایت آئی ہی۔

لئن اشرکت تفسیر قمی مین ہی کہ یہ خطاب بظاہر نبیؐ سے ہے اور مراد امت سے ہے جیسا امام صادقؑ فرماتے ہین کہ کہنا تو مجکو تجھ سے ہے اور پڑوسن تو سنتی رہنا۔ اور جب

امام باقرؑ سے اس کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اے رسولؐ اگر تم نے اپنے بعد علیؑ کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیدیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین یعنی تمہارے اعمال سلب و ساقط ہو جائینگے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس لئن اشرکت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے ولایت میں علیؑ کا شریک کسی اور کو کیا تو نتیجہ وہی ہوگا لیحبطن الخ اور شکر بجالاؤ کہ ہمنے تمہارے بھائی اور ابن عم کو تمہارا قوت بازو مقرر کیا۔ ص۲۴۲ ح ۱

وما قدروا اللہ حق قدرہ تفسیر قمی میں ہے کہ خوارج کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ حاشیہ نمبر۲۔

واشرقت الارض بنور ربھا ترجمہ مقبول۔ زمین اپنے مالک کے نور سے روشن ہو جائیگی تفسیر قمی میں امام صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ زمین کا رب زمین کا امام ہے۔ عرض کی گئی کہ جب وہ خروج فرمائینگے تو کیا ہوگا۔ فرمایا اس وقت لوگوں کو سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ امام ہی کا نور کافی ہوگا۔ ارشاد مفید میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب قائم آل محمدؐ آجائینگے تو زمین اپنے مالک کے نور سے روشن ہو جائے گی لوگ سورج کی روشنی سے مستغنی ہو جائینگے۔ ص۲۴۳ ح ۳

وجایٔ بالنبیین والشھداء تفسیر قمی میں ہے کہ شہدا سے مراد ائمہ معصومین ہیں

سلام علیکم طبتم تفسیر قمی میں ہے کہ تمہاری ولادت پاک و پاکیزہ ہے اسلئے کہ جنت میں صرف وہی جائینگے جن کی ولادت پاک و پاکیزہ ہوگی۔ ص۲۴۴ ح ۱

فادخلوھا خالدین خصال میں امام صادقؑ بروایت اپنے آباؤ اجداد کے خود امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جنت کے پانچ دروازوں سے ہمارے شیعہ اور ہمارے محب داخل ہونگے اور میں برابر صراط پر کھڑا رہونگا اور عرض کرتا رہونگا کہ خداوندا

میرے شیعون کو۔ میرے محبون کو۔ میرے دوستون کو۔ میری نصرت کرنیوالون کو اور جس نے بھی دنیا مین میری تولا برتی اُس کو بھی محفوظ رکھ اور جہنم مین گرنے سے بچالے اور بطنان عرش سے ایک ندا آئے گی کہ تمھاری دعا قبول ہوگئی۔ اور تمھارے شیعون کے بارے مین تمھاری شفاعت منظور ہوگئی۔ اس وقت ہر شخص کو جو میرے شیعون مین سے ہوگا جس نے مجھ سے تولا رکھا ہوگا اور جس نے میری مدد کی ہوگی اور جو میرے دشمنون سے لڑا ہوگا۔ فعلاً یا قولاً اُسکو اختیار دیا جائے گا کہ وہ اپنے پڑوسیون اور اپنے عزیزون مین سے ستر ستر ہزار کی شفاعت کرے ایک دروازے سے نبی اور صدیق اور ایک سے شہدا اور صالحین داخل ہونگے۔ رہا ایک دروازہ اس مین سے سارے ایسے مسلمان داخل ہونگے جنھون نے شہادت لا الٰہ الا اللہ۔ ادا کی ہوگی اور انکے دل مین ایک ذرہ بھر بھی ہم اہلبیت کا بغض نہوگا۔ ص۲۴۴، ح ۲

سورۃ المؤمن (مکیۃ)

حٰمٓ معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حٰمٓ کے معنی ہین الحمید المجید۔ ص۲۴۴، ح ۵

اَنھم اصحاب النار تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ ان سے مراد بنی امیہ ہین۔ ص۲۴۵، حاشیہ ۳

الذین یحملون العرش تفسیر قمی مین ہے کہ ان سے مراد ہین رسولؐ خدا اور انکے بعد انکے اوصیاء۔ حاشیہ ۴

للذین آمنوا تفسیر قمی مین ہی کہ اس آیت سے مراد شیعان آل محمد ہین۔ اور العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین جو ہماری ولایت پر ایمان رکھتے ہون اور کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ خدا کے کچھ

فرشتے ہمارے شیعون کی پیٹھ پر سے گناہون کو اس طرح سے گرایا کرتے ہیں جیسے ہوا
موسم خزان مین درختون سے پتے - اور اپنے شیعون سے فرمایا واللہ فرشتون کا استغفا
صرف تمھارے لئے ہے - اور لوگون کے لئے نہین ہے - ج ۵ ص ۴۵،

للذین تابوا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مطلب ہے جنھون نے فلان فلان (ابوبکر رض
وعمر رض) اور بنی امیہ کی ولایت سے توبہ کی اور واتبعوا سبیلک کے معنی ہین کہ ولایت ولی
خدا کو تسلیم کیا - ص ۴۶، ج ۱

ومن صلح من آبائھم تفسیر قمی مین ہے کہ اسکے معنی یہ ہین کہ جس نے علی مرتضی سے تو
رکھا کہ صلاح انکی یہی ہے یعنی اسی مین ہے - ج ۲ ص ۴۶،

وذلک ھو الفوز العظیم تفسیر قمی مین ہے کہ بڑی کامیابی اس شخص کی ہے جس کا خد
فلان فلان (ابوبکر رض وعمر رض) سے پیچھا چھڑا دیا - ج ۲

ان الذین کفروا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین بنی امیہ - ج ۵

الی الایمان - تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہے ولایت علی ع ابن ابی طالب

امتنا اثنتین تفسیر قمی مین امام صادق ع سے منقول ہے کہ یہ قول ان لوگون کا زما
رجعت مین ہوگا جس رجعت سے بنی امیہ کے نائب (اہل سنت) موجودہ حالت زما
حال مین منکر ہین - ج ۲ ص ۴۶،

اذا دعی اللہ وحدہ تفسیر قمی مین امام صادق ع سے منقول ہے کہ جب علی ع کی ولایت کا
ذکر کیا جاتا ہے تو تم اس سے انکار کر جاتے ہو اور جب اسکو شریک کیا جاتا ہے جس کا ولا
مین کوئی حق نہین ہے (ابوبکر و عمر و عثمان رض) تو تم اسپر ایمان لے آتے ہو کہ ہان ولایت
اسی کے لئے ہے - ج ۲ ص ۴۷،

یلقی الروح تفسیر قمی مین ہے کہ روح سے مراد روح القدس اور وہ رسول خدا
اور ائمہ ہدیٰ سے مخصوص ہے - ج ۲ ص ۴۷،

ذرونی اقتل موسیٰ علل الشرائع مین امام صادقؑ سے منقول ہو آپ سے دریافت کیا گیا کہ فرعون کو کون چیز موسیٰؑ کے قتل سے مانع تھی۔ فرمایا حضرت موسیٰؑ کی موت اور نیز یہ بات کہ انبیاء اور اولاد انبیاء کو سوائے اولاد زنا کے اور کوئی قتل نہین کیا کرتا معلوم ہوا کہ فرعون ولد الزنا تھا۔ بنی امیہ اور بنی عباس تھے۔ ح ۳ صد ۲۴۹

یکتم ایمانہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے اور العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہو کہ اس مرد بزرگ نے چھ سو برس تک ایمان کو پوشیدہ رکھا۔

قول مترجم۔ تقیہ اسی کا نام ہو جسپر ہمارے ناواں ثلثہ (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) پرست معترض ہوتے ہین۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ تقیہ میرے دین کا اور میرے آبا و اجداد کے دین کا ایک جزو ہو اور جو شخص تقیہ کا منکر ہے اُس کا کوئی دین ہی نہین۔ نیز فرمایا کہ تقیہ اہل زمین کے لئے خدا کی عطا کی ہوئی ایک ڈھال ہو۔ ح ۵ صد ۲۴۹

فوقاہ اللہ۔ احتجاج طبرسی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ حزقیل مومن آل فرعون علیؑ مرتضیٰ اور ائمہ کو تمام اوصیاء سے افضل اعتقاد رکھنے کی دعوت دیتے تھے پورا حاشیہ ملاحظہ فرمالیجئے۔ ع۱ صد ۵۳

الضعفآء مصباح المتہجدین مین امیر المومنینؑ کے خطبۂ غدیر خم مین ہو کہ جنکی اطاعت کا حکم دیا گیا اُس کی اطاعت چھوڑ دینا اور پھر اُسکے مقابلہ مین لڑائی چاہنا قرآن مجید ایسے بہت سے لوگون کی خبر دیتا ہے۔ صد ۵۳ ح ۳

انا لننصر رسلنا تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ خدا کی طرف سے اس نصرت کا معاملہ رجعت مین پیش آئے گا۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ بہت سے انبیاء کی نصرت نہین کی گئی اور وہ قتل کر دیے گئے اور ائمہ بھی قتل کر دیے گئے اور اُنکی نصرت نہین کی گئی تو ضرور ہے کہ یہ وعدہ رجعت مین پورا ہو۔ صد ۵۳ ح ۱

اذ الاغلال فی اعناقہم البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ مین اپنے والد

ماجد کے پیچھے پیچھے جاتا تھا اور وہ حضرت ایک خچر پر سوار تھے یکایک خچر بھڑکا دیکھتا کیا ہون کہ ایک بوڑھا شخص ہی جس کے گلے مین ایک زنجیر پڑی ہوئی ہے اور اُس کے پیچھے پیچھے ایک شخص زنجیر تھامے ہوے ہے۔ یہ بوڑھا شخص چیخ چیخ کر کہتا ہے کہ یا علیؑ ابن الحسینؑ مجھے پانی پلادیجئے۔ اور پیچھے والا شخص کہتا ہی کہ یا حضرت اسے ہرگز پانی نہ پلائیے خدا اسے کبھی سیراب نہ کریگا۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ یہ بوڑھا معاویہ تھا صـ۵۸۸

یسحبون فی الحمیم کافی اور تفسیر قمی مین ہی کہ امام باقرؑ سے دریافت کیا گیا جو مسلمان وحدانیت ونبوت کا اقرار کرتے رہے ہون مگر گنہگار بھی ہون اور وہ اسی حالت مین مرجائین کہ انکا کوئی امام نہو اور آپ حضرات کی ولایت کے عارف نہون تو ان کی کیا حالت ہوگی۔ فرمایا کہ انکا فیصلہ خدا پر موقوف ہی۔ اب رہے ناصبی یہ تو جہنم مین بھجدیے جائینگے۔ اور اُن سے کہا جائے گا کہ وہ تمھارے امام جی کدہر ہین جسکو تمنے خدا کے مقرر کردہ امام کو چھوڑ کر امام بنالیا تھا۔ ح ۲ صـ۵۸۷

یضل اللہ الکافرین تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ خدا نے ناصبیون کو کافرین بھی کہاہے اور مشرکین بھی۔ کیونکہ قرآن اور تاویل قرآن کو جھٹلایا۔ پس وہ کافر بھی ہین اور مشرک بھی۔ ح ۲ صـ۵۸۸

سورۃ حٰمٓ سجدہ (مکیۃ)

ویل للمشرکین تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے فرمایا اُن مشرکون کے لئے ویل ہی جنھون نے امام اول کے بارے مین شرک کیا اور وہم بالاخرۃ ہم کافرون کا مطلب یہ ہی کہ وہ بعد کے ائمہ کے بھی منکر رہے۔ ملاحظہ ہو پورا حاشیہ ۱ صـ۶۱

بمصابیح وحفظاً الاکمال مین رسولخداؐ سے منقول ہے۔ فرمایا کہ میرے اہلبیت زمین کے لئے امان ہین جس وقت میرے اہلبیت ختم ہوجائینگے اہل زمین بھی

باقی نہ رہین گے۔ ح ۱ ص ۶۲

شھد علیھم تفسیر قمی مین امام صادق فرماتے ہین یہ وہ لوگ ہون گے جنھون نے امیر المومنینؑ کا حق غصب کیا تھا۔ ح ۲ ص ۶۳

ذالکم ظنکم تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ ایک شخص کو جہنم مین لیجانے کا حکم ہوگا وہ داہنے بائین دیکھے گا حکم ہوگا اسے واپس لاؤ پوچھا جاے گا کیا دیکھتا تھا وہ عرض کرے گا مجھے تیری طرف سے یہ گمان نہ تھا۔ فرماے گا۔ تیرا کیا گمان میرے ساتھ تھا۔ عرض کرے گا کہ مجھے گمان تھا کہ مجھے تو بخشدے گا تو اللہ فرشتون سے قسم کھا کر فرمائے گا کہ اس نے میرے ساتھ کبھی گمان نیک نہین کیا تھا۔ مگر چونکہ یہ اہلبیت رسولؐ کا دشمن نہین ہو لہذا ہم درگذر کرتے ہین۔ اسے جنت مین لیجاؤ۔ ح ۱ ص ۶۴

الذین اضلنا تفسیر قمی مین امام کاظمؑ نے فرمایا کہ جو جن مین سے تو وہ ابلیس ہے جس نے ندوہ مکہ مین آنحضرتؐ کے قتل کا مشورہ دیا تھا اور بعد وفات آنحضرتؐ ابوبکرؓ کے پاس آیا اور اُنسے بیعت کی اور یہ الفاظ کہے۔ کہ خدا کا شکر ہے کہ مجھے موت نہ آئی جبتک کہ تجھے اس جگہ پر نہ دیکھ لیا۔ اور آدمیون سے مراد فلان تھا۔ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس آیت مین خدا نے تثنیہ کا صیغہ فرمایا ہو اس سے وہی دونون مراد مین (ابوبکر و عمرؓ) اور پھر فرمایا کہ ہمارے والد نے جو فلان کہا تھا اُس سے فلان شیطان مراد ہو۔ قول صاحب تفسیر صافی۔ شاید اس سے حضرت کی مراد یہ ہو کہ ایک ایک ولد الزنا دو دو کا نطفہ ہوتا ہے یعنی زانی کا بھی اور شیطان کا بھی۔ اور ایک روایت مین یہ آیا ہو کہ اس آیت مین جو دو مراد ہیں واللہ وہی دونون ہین (ابوبکرؓ و عمرؓ) ح ۱ ص ۶۲

ثم استقاموا کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ یکے بعد دیگرے ائمہ کی اطاعت پر قائم رہے۔ تفسیر مجمع البیان مین امام رضاؑ سے سوال کیا گیا تو اپنے شیعون سے فرمایا کہ واللہ وہی جیسے تم قائم ہو۔ تفسیر قمی مین ہو کہ

اس کا مطلب ہو ولایت امیر المومنینؑ پر قائم رہنا نہج البلاغۃ مین خود امیر المومنینؑ یہی فرماتے ہین۔ ص ۶۲۵ ج ۲

تتنزل علیہم الملٰئکۃ۔ البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ فرشتے ہمارے پاس آتے ہین ہمارے بچھونون پر لیٹتے ہین۔ الخرائج مین امام صادقؑ سے بھی یہی منقول ہو اتنا اور زیادہ کہ ہم فرشتون کے نرم نرم پر اٹھا کر اپنے بچون کے گلے مین تعویذ بنا کر ڈال دیتے ہین۔ ج ۲

نحن اولیائکم۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب ہمارا کوئی دوست اور ہمارے دشمنون کا دشمن مرنے لگتا ہو تو رسولخداؐ اور امیر المومنینؑ اور حضرات حسنینؑ اسکے پاس آتے دیکھتے خوشخبری دیتے ہین اور پھر ملک الموت اسکو اس کا جنت کا مکان دکھلا دیتے ہین۔ پھر ان حضراتؑ کو اعلیٰ علیین مین دکھلا دیتے ہین کہ یہ سب تیرے جلیس ہونگے۔

اِنّنی من المسلمین تفسیر عیاشی مین ہو کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان مین ہو۔

لا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ کافی مین امام صادقؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہو کہ الحسنۃ سے مراد تقیہ ہو اور السیئۃ سے مراد ہے افشار راز اور التی ہی احسن سے بھی تقیہ مراد ہے۔ حاشیہ بر ۲ ص ۶۶

فاختلف فیہ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہود نے توریت مین ایسا ہی اختلاف کیا تھا جیسا کہ قرآن مین اس امت نے کیا ہو اور وہ زمانہ قریب ہو جب قائم آل محمدؐ (حضرت مہدیؑ) امیر المومنینؑ کا جمع کیا ہوا قرآن لیکر آئینگے۔ اور یہ لوگ اس مین اختلاف کرینگے پھر آنحضرتؐ کے حکم سے گرفتار کئے جائینگے اور پھر اُن کی گردنین ماردیجائین گی۔ ج ۱

سنریہم آیٰتنا قول صاحب تفسیر صافی۔ امام نے جو کچھ فرمایا یہ رجعت کے زمانہ مین اور قائم آل محمدؐ کے ظہور کے وقت واقع ہوگا۔ م ۷ ص ۶۷

سورۃ الشوریٰ (مکیۃ)

حمعسق معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے ان پانچ حرفون کے یہ معنی منقول ہین۔ الحکیم۔ المثیب۔ العالم۔ السمیع۔ القادر۔ القوی۔ اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ حروف مقطعات اللہ کے اسم اعظم کے حروف مقطعات مین سے ہین جنکا جوڑ لینا رسولؐ یا امام کا کام ہے۔ اور انھین حضرت سے یہ بھی منقول ہو کہ ع س ق سے مراد ہو قائم آل محمدؐ یہ بھی منقول ہو کہ ق سے مراد وہ پہاڑ ہے جو زمرد سبز کا ہو اور ساری دنیا کو گھیرے ہوے ہو اور آسمان کی سبزی اسی پہاڑ کے سبب سے ہے اور ہر چیز کا علم عسق مین موجود ہے۔ ح ۲ ص "

شرع لکم من الدین کافی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ وہ ہم ہیں جن کے لیے اللہ نے ایجاد دین مقرر فرمایا ہے چنانچہ وہ ہم سے قرآن مین خطاب فرماتا ہو کہ اے آل محمدؐ ہم نے بھی تمکو اسی کی بابت وصیت کی جس کی بابت نوحؑ کو وصیت کی تھی پس ہمکو سب علم دیا گیا ہے۔ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ لا تتفرقوا فیہ کی ضمیر غائب امیر المومنینؑ کی طرف اشارہ کرتی ہو۔ م ۲ ص "

ان اقیموا الدین تفسیر قمی مین ہو کہ اس سے مراد ہے امیر المومنین کی ولایت کا قرار کرنا۔ ص ۳ " ح ۲

کبر علی المشرکین کافی مین امام زین العابدینؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہو کہ مشرکین سے مراد وہ لوگ ہین جو ولایت امیر المومنینؑ کے بارے مین شرک کرتے ہین اور الیہ کی ضمیر امیر المومنینؑ کی طرف ہے نوشتہ خدا مین اسی طرح درج ہو۔ ح ۲ ص ۳ "

وما تفرقوا تفسیر قمی مین ہو کہ جب کلام خدا ان کے پاس آگیا اور انھون نے اُسے سمجھ لیا اور امیر المومنینؑ کو ان سے فضل پایا تب باہمی حسد بڑھا اور بغاوت کی۔ اور الگ الگ مذہب نکال لیے اور اپنی اپنی رائے اور خواہش کے پابند ہوگئے۔ ح ۲ ص ۳ "

اولئوالکتاب من بعدہ تفسیر قمی مین ہی کہ یہ کنایہ انھین لوگون سے ہے جنھون نے حکم رسولخدا کے خلاف کیا۔ ح ۵

فذلک فادع تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ ولایت امیرالمومنینؑ کی طرف بلائے جاوٴگے۔ ح ۶ ص ۳

بالحق والمیزان تفسیر قمی مین ہی کہ اس آیت سے مراد امیرالمومنینؑ ہین۔ ح ۲ ط

المودۃ فی القربی تفسیر مجمع البیان مین امام زین العابدینؑ وامام باقرؑ وامام صادقؑ سے اور کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ جب رسولخداؐ آخری حج سے مدینہ مین واپس آئے تو مدینہ والے انصار نے رسولخداؐ سے کہا کہ ہمارا تہائی مال لے لیجئے آپنے وحی کا انتظار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ منافقون نے تو یہ کہا کہ اللہ نے تو محمدؐ پر یہ نازل نہین کیا۔ مگر یہ چاہتے ہین کہ اپنے چچازاد بھائی علیؑ کا بازو پکڑ کر پھر بلند کرین اور ان کے اہلبیت کو بھی ہمارا افسر قرار دین۔ کلمہ تو یہ کہہ ہی چکے ہین من کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ۔ اور آج کہہ رہے ہین قل لا اسئلکم قرب الاسناد مین امام صادقؑ سے بروایت آباواجداد کے منقول ہے کہ جب رسولخداؐ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ تو آنحضرتؐ کھڑے ہوے کہ خدا نے میری خاطر سے تم پر ایک فریضہ واجب کیا ہی آیا تم اس کو بجالاوٴگے کسی شخص نے جواب نہین دیا۔ آنحضرتؐ تشریف لے گئے جب دوسرا دن ہوا تو پھر حضرتؐ نے اسی طرح سوال فرمایا پھر کسی نے جواب نہ دیا۔ تیسرے دن پھر اسی طرح ارشاد فرمایا۔ اب بھی کوئی کچھ نہ بولتا تھا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے لوگو نہ وہ فریضہ سونے سے متعلق ہے نہ چاندی سے نہ کھانے سے متعلق ہے نہ پینے سے۔ تب تو بہت سے بول اٹھے کہ حضور بیان فرمائین۔ ارشاد فرمایا کہ خدا نے مجھ پر یہ آیت نازل فرمائی ہی قل لا اسئلکم .... الا المودۃ فی القربی یہ سنکر بہت سون نے پختہ وعدہ کیا کہ ہم اس کی تعمیل کو حاضر ہیں مگر امام صادقؑ فرماتے ہین کہ واللہ یہ وعدہ صرف سات آدمیون نے پورا کیا سلمانؓ۔ ابوذرؓ

عمار - مقداد - جابر - بنتہ یا بنت غلام - زید بن ارقم - ص۵۵ ح ۱
ومن یقترف حسنۃ تفسیر مجمع البیان مین امام حسن مجتبیٰ سے منقول ہی کہ مین ان اہلبیت سے ہون جن کی مودت اللہ نے ہر مسلمان پر واجب کی ہی - ح ۲
فان یشاء اللہ یختم تفسیر قمی مین امام باقر سے منقول ہے کہ قربیٰ سے مراد ہی اہلبیت لہذا رسولؐ کی امت پر رسولؐ کی اہلبیت کی مودت فرض کردی ہی - الخ پورا حاشیہ ملاحظہ فرمائیے - ح ۳ ص۵۵

کلمات سے مراد ائمہ معصومینؑ ہین اور خصوصاً قائم آل محمدؐ ہین -

فبما کسبت اید یکم کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ جن گناہون کو خدا معاف کرنا چاہتا ہے بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے کہ دنیا مین انکو سزا ملجاتی ہی اس لیے کہ خدا کی جلالت شان سے بعید ہے کہ آخرت مین دوبارہ اس کی سزا دے ص۵۶ ح ۱
وامرھم شوری بینہم تفسیر قمی مین ہی کہ امام سے مشورہ کرلیتے ہین - ص۵۶ ح ۱
ولمن انتصر بعد ظلمہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اس سے مراد قائم آل محمدؐ اور انکے اصحاب ہین کہ جب وہ ظہور فرمائین گے تو بنی امیہ سے جھٹلانیوالے ناصبیون سے انتقام لین گے وتری الظلمین سے مراد وہ ظالم ہین جنھون نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا لما رأوا العذاب سے یہ مطلب ہے کہ جب وہ علیؑ مرتضیٰ کو دیکھین گے کہ وہ انھین عذاب دلوانے آئے ہین تو کہیں گے کہ ھل الی مرد تاکہ ہم علیؑ کی دوستی اختیار کرلین - اور خاشعین سے یہ مطلب ہی کہ وہ علیؑ مرتضیٰ کی موجودگی کے سبب ذلت کے مارے سہمے ہوئے ہونگے اور ینظرون من طرف خفی سے یہ مطلب ہے کہ وہ علی مرتضیٰ کی طرف نیچی نظرون سے دیکھتے ہوئے جاتے ہونگے اور وقال الذین امنوا سے مراد آل محمدؐ اور انکے شیعہ ہین اور ان الظلمین یہان ظالم سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے آل محمدؐ کا حق غصب کیا - امام فرماتے ہین واللہ جری

ناصبیون نے امیر المومنینؑ اور انکی اولاد کی عداوت قائم کردی اور انکی تکذیب کرتے رہے یہان وہی مراد ہین ۔ ص۲۸۳ ح ۲۵

اوحینا الیک روحا کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ روح ایک مخلوق ہے جو عظمت مین جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے زیادہ ہو وہ رسول خداؐ اور ائمہ کے ہمراہ ہے .... اور وہ ہم مین موجود ہے ۔ ص۲۸۴ ح ۳

نورا نہدی بہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ نور سے مراد علی مرتضیٰؑ ہین اور علیؑ وہ نور ہین جنکے ذریعہ سے خدا جسے چاہتا ہو ہدایت فرما دیتا ہو ۔ ح ۴

انک لتہدی تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ تو جسکو چاہتا ہو ولایت علی کی ہدایت فرما دیتا ہے اور صراط مستقیم سے مراد علی مرتضےٰؑ ہین ۔ ح ۵

صراط اللہ امام باقرؑ نے فرمایا کہ صراط اللہ سے مراد علی مرتضےٰ ہین جنکو خدا نے اپنے آسمانون کی زمین کی کل چیزون پر خزینہ دار وامین مقرر فرمایا ہو ص۲۸۴ ح ۶

سورۃ الزخرف (مکیۃ)

وانہ فی ام الکتاب معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے ونیز تفسیر قمی مین منقول ہو کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہین اس لئے کہ صراط مستقیم سے مراد امیر المومنینؑ ہین ۔

افنضرب عنکم الذکر تفسیر قمی مین ہے کہ بذریعہ رسولؐ یا امام یا حجتون کے تم پر حجت قائم کرینگے ۔ ح ۱

وجعلہا کلمۃ باقیۃ الاکمال مین امام زین العابدینؑ سے اور علل الشرائع مین امام باقرؑ سے اور معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت ہماری شان مین نازل ہوئی ۔ اور مطلب یہ ہو کہ امامت قیامت تک اولاد حسینؑ مین باقی رہیگی یہی مضمون المناقب در تفسیر مجمع البیان مین بھی ہو اور احتجاج طبرسی مین رسول خداؐ سے

خطبہ غدیر خم میں منقول ہے کہ اے لوگو! قرآن تم کو بتاتا ہے کہ علیؑ کے بعد ائمہ انھیں کے
اولاد میں سے ہونگے۔ المناقب میں رسولِ خداؐ سے منقول ہے کہ امامت اولادِ حسینؑ
میں رہیگی صلبِ حسینؑ سے نو امام ہونگے از انجملہ حضرت مہدیؑ بھی ہونگے۔ م ۱۰ ص ۸۴

لعلھم یرجعون تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ ائمہ دنیا میں پھر آئینگے

ومن یعش عن ذکر الرحمن الخصال میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے
اس سے احکام سیکھنا چھوڑ دیا جس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا تھا اس کے لئے خدا نے
ایک شیطان مقرر کر دیا ہے پس وہی ساتھی رہیگا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

حتی اذا جاءنا تفسیر قمی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ دونوں آیتیں یعنی
آخری تھین جاءنا سے مراد ہے اول وثانی (ابوبکرؓ خلیفہ اول وعمرؓ خلیفہ ثانی) جب
انمیں کا ایک دوسرے کو دیکھیگا تو یہ کہیگا یالیت بینی و بینک الخ پس خدا اپنے
نبی سے فرمائیگا کہ تم اول وثانی (ابوبکرؓ وعمرؓ) سے اور اپنے پیرووں سے کہدو کہ جب تم
آلِ محمدؐ پر اُن کے حق کے بارے میں ظلم کر چکے ہو تو یہ تمھاری حسرت آج تمکو کوئی نفع
نہ پہنچائیگی اور عذاب میں تم ضرور ایک دوسرے کے شریک رہو گے۔ م ۱۰ ص ۸۵

فانا منھم منتقمون تفسیر مجمع البیان میں روایت کی گئی ہے کہ جب رسولِ خداؐ نے
وہ کچھ خواب میں دیکھا جو انکی امت پر انکے بعد ہونیوالا تھا تو آنحضرتؐ اس دن سے
چپ چپ رہے اور کبھی نہ ہنسے یہاں تک کہ دنیا سے کوچ فرمایا۔ اسی تفسیر میں جابر
ابن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر منا کے مقام میں
رسولِ خداؐ کے پاس سب سے زیادہ میں قریب تھا۔ آنحضرتؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم سے
اس حالت میں ملاقات کرونگا کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤگے اور ایک دوسرے کی
گردن مارو گے اور خدا کی قسم اگر تم ایسا کرو گے تو تم مجھکو اس گروہ میں پاؤگے جو تمکو
مارے گا۔ پھر پس پشت نظر فرمائی اور تین مرتبہ فرمایا کہ علیؑ تم کو مارینگے بس ہم دیکھ رہے تھے

کہ گویا جبرئیلؑ آنحضرتؐ کو اشارہ کر رہے ہین - اس کے بعد ہی خدا نے یہ آیت
نازل کی - ح ۱۷ ص ۸۵۔

انک علی صراط مستقیم ترجمہ مقبول - بیشک تم راہ راست پر ہو (خطاب
رسولخداؐ سے ہے) تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ تم ولایت علیؑ پر قائم ہو اور
علیؑ صراط مستقیم ہین - ح ۱۷ ص ۸۶۔

وانہ لذکر لک ترجمہ مقبول - اور یہ ضرور تمھارے لئے اور تمھاری قوم کے لئے
نصیحت ہے - ۱۲

کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ہم ہی آنحضرتؐ کی قوم مین اور ہم ہی سے
سوال کیا جائے گا - اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے اس آیت مین ہم کو
قرار دیا ہے - ح ۱۷ ص ۸۶۔

ولما ضرب ابن مریم مثلا تفسیر قمی مین سلمانؓ فارسی سے منقول ہے کہ رسولخداؐ اپنے
اصحاب مین بیٹھے ہوے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر مین تمھارے پاس وہ شخص
آئے گا جو عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے مشابہت رکھتا ہے - پس جو لوگ وہان بیٹھے ہوئے تھے
انمین سے کوئی اٹھکر باہر گیا کہ آنے والا وہی بنجائے مگر امیرالمومنینؑ تشریف لائے تو
ایک شخص نے اپنے خاص خاص یارون سے کہا کہ محمدؐ کا جیسے علیؑ کو فضیلت دینے سے پیٹ
ہی نہین بھرتا یہان تک کہ انکو عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے بھی تشبیہ دیدی واللہ علیؑ سے تو بت تک
افضل ہین جنھین ہم زمانہ جاہلیت مین پوجا کرتے تھے - پس اللہ نے اسی مجلس مین یہ
آیتین نازل فرمائین اس مین یضجون تھا مگر بدل کر یار لوگون نے یصدون کر دیا -
ان کے بعد لفظ علی تھا جس کو ان ھو بنا دیا - ص ۸۶ ح ۳

یصدون معانی الاخبار مین رسولخداؐ سے یصدون کے معنی یضحکون منقول ہو - ح ۱۷
وانہ لعلم للساعۃ تفسیر قمی مین ہو کہ خدا نے پھر امیرالمومنینؑ کی منزلت کا ذکر فرمایا

یہان صراط مستقیم سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ ص ۸۸ ح ۱

ولا یصدنکم الشیطان تفسیر قمی مین ہو کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) تم کو ولایت امیر المومنینؑ کی محبت سے باز نہ رکھے۔ ح ۲

الا المتقین کافی مین ہو کہ امام صادقؑ نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا کہ واللہ اس آیت مین خدا نے اے شیعو تمہارے سوا اور کسی کو مراد نہین لیا۔ اور مصباح الشریعة مین امام صادقؑ سے منقول ہو .... میرا گمان یہ ہے کہ جو شخص ہمارے اس زمانہ مین بے عیب دوست کو تلاش کریگا وہ ہمیشہ بے دوست ہی رہے گا۔ ح ۳ ص ۸۸

ان المجرمین فی عذاب جہنم تفسیر قمی مین ہو کہ یہ دشمنان آل محمدؐ ہونگے۔ ص ۸۹ ح ۳

لقد جئناکم بالحق تفسیر قمی مین ہو کہ حق سے مراد ولایت امیر المومنینؑ ہو اور یہ پروردگار کا قول ہے۔ ح ۳

ولکن اکثرکم تفسیر قمی مین ہو کہ خدا فرماتا ہے کہ تم حق سے یعنی ولایت امیر المومنینؑ سے نفرت ہی کرتے رہے۔ ح ۳ ص ۸۹

ورسلنا لدیہم یکتبون تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت خبر دیتی ہے اُس معاہدہ کی جو منافقین کے سرگروہون نے کعبہ مین بیٹھکر کیا تھا کہ امر خلافت کو اہلبیت رسولؐ مین نہ جانے دین گے۔ تفسیر صافی مین امام صادقؑ سے بھی یہی مروی ہے۔ ح ۱ ص ۹۰

فانا اول العابدین تفسیر قمی مین ہو کہ مطلب یہ ہے کہ پہلا نفرت کرنے والا۔ احتجاج طبرسی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ اول انکار کرنے والا۔ اور پھر فرمایا کہ اس کا باطن ظاہر کے بالکل ضد ہے۔ ح ۲ ص ۹۰

سورۃ دخان مکیہ

کل امر حکیم صافی مین ہو کہ شب قدر مین ہر امر کا اندازہ فرمالیا ہے مگر بداء و مشیت

کا حق اُس کو دیتا ہے۔ ح ۲۷ طا ۹۱

فما بکت علیہم السماء تفسیر قمی مین امیر المومنینؑ سے مروی ہے کہ یحییٰؑ بن زکریا پر آسمان
رویا تھا یا حسینؑ پر روئے گا۔ تفسیر مجمع البیان مین ہو کہ آسمان حسینؑ پر ۴۰ دن تک
ہو۔ رونے کی علامت مین فرمایا کہ طلوع و غروب کے وقت بہت ہی زیادہ سُرخی ہو
کرتی تھی۔ المناقب مین ہو کہ آسمان امام حسینؑ پر ۴۰ دن خون سے رویا۔ امام صا
الزمانؑ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ح ۲ ۹۳

الا من رحم اللہ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ واللہ وہ ہم ہین
جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرما دیا ہو اور ہم اپنے شیعون کے کام آئینگے۔ اور نیز فرمایا کہ و
بجز امیر المومنینؑ اور اُن کے شیعون کے اور کسی کو مستثنیٰ نہین فرمایا۔ تفسیر قمی مین
کہ پھر اللہ نے ان لوگون کو مستثنیٰ فرما دیا۔ جو آل محمدؐ سے محبت رکھنے والے ہین۔ ح ۲

زوجنا ھم بحور عین کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ جب جنتی جنت مین
داخل کر دیئے جائینگے تو پروردگار عالم علی مرتضیٰؑ کو بھیجے گا کہ وہ اہل جنت کا حوران بہشت
سے تزویج کر دین پس علیؑ جنت مین شادیون کا کام خدا کی طرف سے نیابتاً انجام دینگے
اور یہ علی مرتضیٰؑ کی خاص منزلت ہو۔ حا ۹۴ ح ۵

سُورۃ الجاثیۃ (مکیّۃ)

قل للذین اٰمنوا یغفروا تفسیر قمی مین ہو کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا
برحق سے فرماتا ہے کہ تم ائمہ جور کے بارے مین بد دعا نہ کرو۔ تاکہ خدا انکی بد عملی کی سزا خود
ہی دیدے۔ حا ۹۵ ح ۲

من اتخذ الٰھہٗ ھوٰہ تفسیر قمی مین ہو کہ بعد رسول خدا اس کے معنی آنحضرتؐ کے
اصحاب مین اس شان سے جاری رہے کہ انھون نے حق امیر المومنینؑ غصب کیا۔ اور

خواہش نفسانی سے یار لوگون کو امام مقرر کیا (یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو) ص۹۹۳ ح ۲
وَمَا یُھلِکُنا اِلَّا الدَّھرُ ۔ تفسیر قمی مین ہے کہ جنہون نے بعد رسولخداؐ امیر المومنینؑ اور اہلبیت رسولؐ کے بارے مین کیا جو کچھ کیا کہ انکا ایمان تلوار کے خوف سے اور مال کی لالچ سے محض اقراری اقرار تھا۔ تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ رسولخداؐ نے فرمایا کہ دہر کو برا نہ کہو اسلئے کہ دہر خود اللہ ہے اور ان امور کا اصلی فاعل تو خدا ہے۔ ص۹۹۳ ح ۲

اِنا کُنا نَستنسِخُ کافی اور تفسیر قمی مین ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ نوشتہ تو نہ کبھی بولا ہے نہ بولے گا ہان رسولخداؐ نوشتہ کو دیکھکر نطق فرمادین گے۔ اور فرمایا ینطق نہ تھا بلکہ جبرئیلؑ تو رسولخداؐ پر ینطق لیکر آئے تھے مگر تحریف کردی گئی۔ ح ۱ ص۹۹۴

اِنا کُنا نستنسخ کافی اور تفسیر عیاشی مین امام صادقؑ سے اس کی تفسیر وارد ہے۔ ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۲ ص۹۹۴ مگر اللہ نے ہدایت و مشیت و توفیق و سلب توفیق سب اپنے اختیار مین رکھا۔

اتخذتم آیاتِ اللّٰہ ھزوا تفسیر قمی میں ہے کہ آیات اللہ ائمہ معصومینؑ ہین اور ان مجرمین سے جو جہنم مین ہونگے خدا سوال کریگا کہ آیا تم لوگ اپنے ائمہ کی تکذیب کرتے تھے اور انھین کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ ص۹۹۴ ح ۱

ولا ھم یستعتبون تفسیر قمی مین ہے کہ نہ وہ خدا کا جواب دے سکین گے اور نہ اُن کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔ ص۹۹۴ ح ۲

سورۃ الاحقاف مکیہ

ایتونی بکتاب من قبل کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ کتاب سے مراد توریت و انجیل اور اثارۃ من علم سے انبیاء اور اوصیاء کا علم مراد ہے۔ ص۹۹۴ ح ۱

ان اتبع الا ما یوحیٰ الی تفسیر برہان مین امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت

یون اتری ہے اِنّی کے بعد تعافی علی یعنی علیؑ کے بارے مین جو وحی میری طرف کیجاتی ہے مین اسی کی پیروی کرتا ہون۔ ح پ ص ۸۰۲

وشہد شاہد تفسیر قمی مین ہے کہ اس شاہد سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ ح پ ص ۸۰۲

ثم استقاموا تفسیر قمی مین ہو کہ اس آیت کا مطلب ہو کہ ولایت امیر المومنینؑ پر قائم رہے۔ ح پ ص ۸۰۳

ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے انسان کو اسکے والدین کے حق مین احسان کرنے کا حکم دیا ہے ۱۲

کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب فاطمہ زہراؑ کے حمل مین امام حسینؑ تھے تو اس حمل کے زمانہ مین جبرئیلؑ نے قتل حسینؑ کی خبر دی پس یہ سنکر حضرت فاطمہؑ کو اس حمل سے بھی رنج ہوا۔ اور وضع حمل سے بھی۔ وقت ولادت اسی امام مقتول و مظلوم کے بارے مین یہ آیت نازل ہوئی۔ ح پ ص ۸۰۳ پورا حاشیہ ملاحظہ طلب ہے۔

والذی قال لوالدیہ تفسیر قمی مین اور تفسیر مجمع البیان مین ہو کہ یہ آیت عبد الرحمن ابن ابی بکر کے بارے مین ہے اور ایک قول کے بموجب خود ابو بکر کے بارے مین قبل اس کے کہ وہ اسلام مین داخل ہوے ہون۔ ح پ ص ۸۰۴

قالوا یا قومنا تفسیر قمی مین ہے کہ رسولخداؐ نے امیر المومنینؑ کو حکم دیا کہ جنون کو علم پڑھائین اور فقہ سکھلائین پس انمین مومن بھی ہین۔ کافر بھی یہودی بھی۔ نصارے بھی مجوس بھی اور ناصبی بھی ہین۔ امام موسی کاظمؑ نے فرمایا کہ جنت و جہنم کے مابین کچھ مقامات ایسے بتائے ہین کہ جن مین مومن جنات اور گنہگار شیعہ رکھے جائین گے۔ ص ۸۰۶ ح پ

اولو العزم من الرسل کافی و علل الشرائع مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ پیغمبر اولو العزم اسلئے کہے گئے کہ اللہ نے اُن کو رسولخداؐ اور انکے بعد والے اوصیا خصوصاً حضرت مہدیؑ اور اُن کی سیرت کے بارے مین اطلاع دی ہے پس ان سب نے انکی بزرگی کو تسلیم کیا اور

اقرار کر لیا کہ ہم اسی پر ثابت قدم رہین گے۔ صافی ص ۱

سورۂ محمد مدینہ

الذین کفروا تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت رسولخدا کے ان اصحاب کے بارے
مین نازل ہوئی جو بعد آنحضرت کے مرتد ہو گئے تھے اور اُنکے اہلبیت کا حق غصب کرتے
تھے پس امیر المومنین کی ولایت سے خود بھی باز رہے اور لوگون کو بھی روکتے تھے رسولخدا
کی بیعت مین جو جہاد وغیرہ ونصرت وہ کر چکے تھے وہ سب باطل ہو گئی۔ اور امام باقرؑ
سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے بعد وفات رسول خدا مسجد رسول مین جبکہ بہت سی
آدمی جمع تھے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ابن عباسؓ نے عرض کی کہ یا امیر المومنینؑ یہ
جو کچھ آپنے فرمایا کیون فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ مین نے قرآن کی ایک آیت پڑھی ہے ابن عباسؓ
نے عرض کی آپنے امر خلافت ہی کے متعلق تو فرمایا ہے ارشاد ہوا کہ ہان اللہ اپنی کتاب مین
ارشاد فرماتا ہے ما اٰتکم الرسول فخذوہ الخ جو کچھ تمکو آل رسول دین وہ لیلو۔
اور جس سے تم کو باز رکھین باز رہو۔ اے ابن عباس آیا تم رسول خدا کے بارے مین یہ گواہی دیتے
ہو کہ انھون نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا۔ عرض کی مین نے تو رسولخدا کو سوائے آپ کے بارے
مین اور کسی کے حق مین وصیت بھی کرتے نہین سنا۔ فرمایا کہ پھر تمنے مجھ سے بیعت کیون نہین
کی عرض کی لوگون نے ابوبکر پر اجتماع کر لیا اور مین بھی اُنمین سے ایک ہو گیا۔ امیر المومنینؑ نے
فرمایا جیسے بچھڑا پوجنے والون نے بچھڑے پر اجتماع کر لیا تھا پھر چند آیتین تلاوت فرمائین۔ صافی ص ۱
بما نزل علی محمد تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اصلی تنزیل یون
ہوئی تھی۔ علی محمد کے بعد فی علیؑ تھا یعنی علیؑ کے بارے مین جو محمدؐ پر نازل کیا گیا۔ ص ۱
کفر عنھم تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت ابوذر و سلمان و عمار و مقداد کے بارے مین نازل
ہوئی جنھون نے عہد شکنی نہین کی یعنی محمد پر جو ولایت امیر المومنین اللہ نے نازل کی تھی ثابت

قدم رہے۔ ح ۳

کفروا واتبعوا الباطل تفسیر صافی مین ہے کہ اس سے مطلب وہ لوگ ہین جنھون نے رسول خدا اور امیر المومنینؑ کے دشمنون کا اتباع کیا۔ ح ۳

اتبعوا الحق تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سورہ محمدؐ مین ہمارے بارے مین ایک آیت ہے (جو یہی ہے) اور ایک آیت جو ہمارے دشمنون (اصحاب رسولؐ) کے بارے مین آئی ہے۔ ح ۳ ص ۴۰۸

ان تنصروا اللہ تفسیر صافی مین ہے کہ اگر تم .... اور رسول اللہؐ کے وصی کی نصرت کروگے۔ ح ۱ ص ۴۰۹

بانھم کرھوا ما انزل اللہ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل امین اس آیت کو یون لائے تھے ما انزل اللہ کے بعد تھا فی علیؑ مگر مرتدین نے نام اڑا دیا پس اس کا نتیجہ بھگتینگے یعنی انکے اعمال اکارت کرے گا۔ ح ۳ ص ۴۰۹

للکفرین امثالھا تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہوگئے اور علیؑ کے بارے مین جو کچھ نازل کیا گیا تھا اس سے متنفر رہے۔ تو انکو ہلاکت عذاب ویسا ہی دیا جائے گا جیسا پہلی امتون کو دیا جا چکا ہے۔ ح ۵ ص ۴۰۹

بان اللہ مولی الذین امنوا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جو امامت امیر المومنینؑ پر قائم رہے تفسیر صافی مین ہے کہ انکے دشمنون کے برخلاف ان کی نصرت کرنے والا۔ ح ۶ ص ۴۰۹

کان علی بینتہ من ربہ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین امیر المومنینؑ ح ۱

کمن زین لہ تفسیر صافی مین ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے امیر المومنین کا حق غصب کیا تھا تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد منافق ہین۔ حاشیہ ۲ ص ۴۱۰

فقد جاء اشراطها الخصال مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جبکہ نجوم پر لوگون کا ایمان ہوگا اور قضا و قدر کو جھٹلائینگے
فہل عسیتم کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک موقعہ پر عمرؓ ابن الخطاب نے
امیر المومنینؑ سے ملاقات کی کہ آپ ہی ہین جو آیت بایکم المفتون پڑھ پڑھ کر مجھ پر
اور میرے یار ابوبکرؓ پر طعن فرماتے ہین۔ حضرت نے فرمایا فقط یہی نہین بلکہ کیا مین تجھے
ایسی آیت کی خبر نہ دون جو بنی امیہ کے بارے مین نازل ہوئی اور آپ نے یہی آیت
تلاوت فرمائی۔ اُس لعون نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہین۔ بنی امیہ تو قرابت کی رعایت
تم سے زیادہ کرتے ہین۔ لیکن تم کو بنی تیم۔ بنی عدی اور بنی امیہ کی دشمنی کے سوا اور کچھ
آتا ہی نہین۔ ج ۳ صـ ۱۱۱

ان الذین ارتدوا علی ادبارھم کافی مین امام صادقؑ سے اس آیت کی
تفسیر مین منقول ہے کہ فلان اور فلان (مراد شیخین) ابوبکرؓ و عمرؓ۔ امیر المومنینؑ کی ولایت
… کرنے مین ایمان سے پھر گئے۔ اور پھر فرمایا کہ واللہ یہ آیت ان دونون کے
اور ان دونون کے پیروؤن کے بارے مین نازل ہوئی۔ اور اس کا ثبوت اسکے بعد والی
آیت ذالک بانہم ہے جسمین ما نزل اللہ کے بعد فی علیؑ تھا۔ یعنی ولایت امیر المومنینؑ کو
… کرنے مین جو کچھ خدا نے نازل کیا تھا اُس سے کراہت رکھنے والے یہ دونون
… (ابوبکر و عمرؓ) اور انکے خاص یار ابو عبیدہ بن جراح تھے جو انکے کاتب بھی تھے اور انھون نے
… سے یہ عہد و پیمان لیا تھا کہ امر خلافت بعد رسولؐ خدا کے اہلبیت مین نہ جانے
… اور وہ ہم کو خمس مین سے کچھ نہ دیا کرین اور انھون نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم خمس دیا
… کرینگے تو یہ پھر کسی چیز کے محتاج نہونگے اور اس بات کی کہ امر خلافت انکو نہ پہونچے
… پروا نہ کرینگے پس بنی امیہ نے جواب مین یہ کہا کہ جن باتون کی طرف تم ہم کو
… بعض مین تو ہم تمھاری اطاعت کرینگے یعنی خمس مین سے ہم اہلبیت کو نہ دینگے ۔۔۔

کرینگے چنانچہ اللہ نے اس مشورہ کے بارے میں یہ آیتیں نازل فرمائیں - ح ۲ ص ۱۲
الشیطٰن سوّل لھم تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہاں الشیطان سے
مراد حضرت ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) ح ۳
بانھم اتبعوا ما اسخط اللہ روضۃ الواعظین میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان
لوگون نے امیر المومنینؑ کی جس کی ولایت کا خدا نے حکم دیا تھا - بہت سے موقعون
پر نصرت کی ہے خصوصاً بدر - حنین - بطن نخلہ - عرفہ - حج - جحفہ - غدیر خم تفسیر قمی مین
ہے کہ اس سے مراد ہین فلان فلان فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) کی دوستی خصوصاً اور امیر
المومنینؑ پر ظلم کرنے والون کی دوستی عموماً - ح ۲
فی لحن القول تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ اس سے مراد ہے اُن لوگون کا علیؑ
ابن ابی طالب سے بغض رکھنا اور نیز یہ بھی فرمایا کہ ہم زمانہ رسولؐ مین منافق کو اس
طرح پہچان لیتے تھے کہ وہ علیؑ سے بغض رکھا کرتے تھے اور ایسی ہی روایت جابر
بن عبد اللہ انصاری سے بھی منقول ہے پھر عبادہ بن صامت سے بھی منقول ہے کہ ہم اپنی
اولاد کی تفتیش علیؑ کی محبت سے کیا کرتے جب ہم کسی کو پاتے کہ وہ علیؑ کو دوست نہین رکھتا تو
ہم سمجھ لیتے تھے کہ اس کی ولادت صحیح نہین ہے - انھین سے منقول ہے کہ اس آیت کے
نزول کے بعد زمانہ رسولؐ مین کوئی منافق پوشیدہ نہین رہا - ح ۵ ص ۱۲
عن سبیل اللہ تفسیر قمی مین ہے کہ سبیل اللہ سے مراد امیر المومنینؑ ہین - ح ا
وان تتولوا تفسیر قمی مین ہے کہ اگر تم ولایت علیؑ سے روگردان ہو جاؤ گے
یستبدل قوما غیرکم تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اے گروہ
عرب اگر تم روگردان ہو جاؤ گے تو اللہ تمہارے بدلے اور دون کو لے آئے گا یعنی
قوموں سے اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے بھی منتخب قوموں عجم سے بہتر لے آیا چنانچہ کتاب میں
کے پہلو مین سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے رسول خداؐ نے اُن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کی

اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا مین ہوگا تو فارس کے کچھ لوگ اُسے اُتار لائینگے۔ ص۶۱۱ ح۱۲
ثم لا یکونوا امثالکم تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ دشمنی کرنے مین
اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے مین وہ تمھارے جیسے نہونگے۔ ص۶۱۱ ح۱۳

سورۃ الفتح مدینہ

انا فتحنا تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت
منافقون کا نفاق اچھی طرح کھل گیا۔ ان سب کا سرگروہ عمرؓ ابن الخطاب تھا۔ ص۶۱۳ ح۴
لیغفر لک اللہ تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے اس کا مطلب
دریافت کیا گیا۔ فرمایا آنحضرتؐ نے کچھ گناہ نہین کیا تھا بلکہ خدا نے آنحضرتؐ کو انکے
شیعون کے گناہون کا ذمہ دار ٹھیرایا تھا۔ اور پھر آنحضرتؐ کی خاطر سے انکو بخشدیا۔ اور عیون
العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہو کہ قریش کے نزدیک رسول خدا سب سے زیادہ گنہگار
تھے توحید کی دعوت دینے کی وجہ سے اس پر یہ آیت اللہ نے نازل فرمائی کہ جو بھی تمھارے
گناہ مشرکین مکہ کی نگاہون مین تھے وہ سب بخشدیے گئے۔ ص۶۱۴ ح۵
لقد رضی اللہ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ نے معاویہ
ملعون کو لکھا تھا کہ جن لوگون نے درخت کے نیچے رسول خداؐ سے بیعت کی تھی اُنمین سے
پہلا مین تھا۔ ص۶۱۵ ح۱۱
لو تزیلوا امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ امیر المومنینؑ مین قوت
دفاعی تھی تو انھون نے غاصبین (ابوبکرؓ عمرؓ و عثمانؓ) سے انتقام کیون نہین لیا۔ آپ نے
فرمایا کہ قوت تو تھی مگر خدا کی یہی آیت مانع تھی۔ اور امیر المومنینؑ ایسے نہ تھے کہ ان کافرون
کے صلب مین جو مومن پیدا ہونے والے تھے ودیعت تھے انکو ضائع کرتے جب تک کہ وہ
پیدا نہ ہولین اور جب انکے صلب سے وہ پیدا ہو چکے تو پھر خدا نے جسکو مناسب سمجھا اُنپر

مسلط فرمادیا۔ اُس نے انھین کو قتل کردیا۔ اور اسی طرح قائم آلِ محمدؐ اُس وقت تک ظاہر نہ ہون گے جب تک کہ اُنکی کل ودیعتین کافرون اور منافقون کے صلب سے باہر نہ آجائین۔

وکلمتہ التقویٰ المجالس مین رسول خداؐ سے منقول ہے کہ فرمایا علیؑ ہدایت کا جھنڈا ہے اور میرے دوستون کا پیشوا ہے اور جو میری اطاعت کرنیوالے ہین انکا نور ہے۔ اور وہی وہ کلمہ ہے جو متقیون کیلئے لازم کردیا ہے۔ التوحید مین ہے کہ امیرالمومنینؑ نے اپنے خطبہ مین بھی فرمایا۔ الاکمال مین امام رضاؑ سے بھی منقول ہے۔ ص۲۰۲ ح ۱

لیظھرہ علی الدین کلہ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد وہ امام ہے جسے خدا ظاہر فرما کے اپنے دین کا حاکم مقرر فرمائے گا۔ یہ وہ آیت ہے جس کی تاویل تنزیل کے بعد ظاہر ہوگی۔

محمد الرسول اللہ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کے بارے مین نازل ہوئی۔ کیونکہ توریت وانجیل وزبور مین آنحضرتؐ اور انکے اصحاب کے حالات درج تھے۔ قول مترجم مولوی مقبول احمد صحابہ پرست لفظ اصحاب دیکھکر بیجا خوشی نہ کرین اسلئے کہ اصحاب منافقین کو ان صفتون سے جن کا اس آیت مین ذکر ہے کوئی بہرہ نہ تھا یہ صرف اصحاب مومن کا ذکر ہے۔ ح ۳ ص ۲۰۲

وعد اللہ الذین اٰمنوا امالی مین رسول خداؐ سے منقول ہے کہ قیامت مین منادی کی جائے گی کہ سید المومنین اور جو اُن کے ساتھ رسول خداؐ پر ایمان لانیوالے ہین وہ کھڑے ہوجائین تو امیرالمومنینؑ کھڑے ہوجائین گے۔ اللہ وہ نور کا علم اُن کو عطا فرمائے گا جسکے نیچے تمام سابقین اولین مہاجرین وانصار جمع ہون گے۔ کوئی غیر اُن کے ساتھ نہ مل سکے گا۔ پھر ایک نور کا منبر منجانب رب العزت قائم کیا جائے گا اُسپر علی مرتضےٰ جلوس فرمائینگے اور لوگ ایک ایک کرکے اُن حضرتؑ کے سامنے پیش کئے جائین گے اور وہ ہر ایک کو اسکا اجر اور اُس کا نور عطا فرماتے جائین گے۔ پھر علیؑ جنت مین جائینگے اور انکے ساتھ وہ لوگ۔ پھر آپ اپنے منبر کیطرف لوٹ آئین گے۔ اور کچھ اور قومین لیجائین گے انھین کی شان

والذین آمنوا آیا ہے اور جنھون نے ولایت علیؑ اور حقوق امیر المومنینؑ کا انکار کیا اور کو جھٹلایا۔ انکی شان مین والذین کفروا وکذبوا آیا ہے۔ ح ۱ ص ۸۲۱

سورۃ الحجرات مدنیہ

ن جاءکم فاسق تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت عائشہؓ کے بارے مین نازل ہوئی جبکہ ں نے ام المومنین ماریہ قبطیہ پر الزام لگایا تھا اور انکو جریج قبطی کے ساتھ متہم کیا تھا پس ول خداؐ نے جریج کے قتل کا حکم دیا تاکہ عائشہؓ کا جھوٹ کھلجائے۔ ح ۲ ص ۸۲۲

احتجاج طبرسی مین امام حسنؑ سے منقول ہے کہ آپ نے ولید بن عقبہ سے فرمایا تھا کہ خدا نے س آیت مین تجکو فاسق فرمایا ہے۔

حبب الیکم الایمان کافی اور تفسیر عیاشی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس آیت مین ایمان اور زینہ کی ہو ضمیر غائب سے مراد امیر المومنینؑ مین اور کفر سے مراد ہین حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) اور فسوق سے جناب ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) اور عصیان سے مسٹر ثالث (عثمانؓ خلیفہ ثالث) ح ۱ ص ۸۲۳

وان طائفتان کافی۔ تہذیب۔ اور تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت جنگ جمل سے متعلق ہے۔ ح ۲ ص ۸۲۳

انما المومنون اخوۃ مجالس مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولؐ خدا نے مواخات قائم کردی اور امیر المومنینؑ کو اپنا بھائی فرمایا۔ ح ۳

ان یاکل لحم اخیہ میتاً الجوامع مین روایت کی گئی ہے کہ آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا تھا کہ تمھارے منہ سے گوشت کھانے کی بو آرہی ہے انھون نے کہا کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا فرمایا کہ تمنے ابھی ابھی اسامہ اور سلمانؓ کا گوشت نہین کھایا تھا جب انکی غیبت کی تھی۔

انما المومنون تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان مین نازل ہوئی۔

ح ۳ ص ۸۲۴
ح ۱ ص ۸۲۵

یمنون علیک تفسیر قمی مین ہو کہ یہ آیت بروز خندق عثمان بن عفان کے بارے
مین نازل ہوئی جبکہ وہ عمار یاسر کے پاس سے گزر رہا تھا عمار خندق کھود رہے تھے
غبار اڑ رہا تھا عثمانؓ نے آستین ناک پر رکھ لی اور گزر گیا۔ عمار نے کہا جو غبار سے بچکر
احکام کا منکر و اہلبیت کا معاند ہو وہ اسکے مانند نہین ہو سکتا جو مسجدون کو آباد رکھے
نماز پڑھتا رہے اسپر عثمانؓ نے آنحضرت سے بے ادبانہ گفتگو کی اور اللہ نے یہ آیت اتاری
اور رسولؐ نے فرمایا کہ جاؤ ہم کو تمھارے اسلام کی ضرورت نہین جاؤ چلے ہوئے م ۲ ص ۲۵

سورۃ ق مکیہ

ق معانی الاخبار مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قاف وہ پہاڑ ہے جو زمین کو
احاطہ کئے ہوئے ہے آسمان کی سبزی اسی سے ہے اور اسی کے ذریعہ سے اللہ زمین کو اس
روکے ہوئے ہے کہ اپنے بسنے والون کو لیکر کسی طرف جھک نہ جائے ر ۱ ص ۲۶

وجاءت سکرۃ الموت بالحق تفسیر مجمع البیان اور تفسیر قمی مین ہے کہ ائمہ ہدیٰ قرأت
تھے کہ یہ آیت یون نازل ہوئی تھی سکرت الحق بالموت۔ ح ۳ ص ۲۵

منہ تحید تفسیر صافی مین ہو کہ یہ خطاب انسان سے ہو تفسیر قمی مین ہو کہ یہ
حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) کے بارے مین ہے۔ ح ۲ ص ۲۵

وقال قرینہ تفسیر قمی مین ہو کہ اس سے مراد حضرت اول (ابوبکر خلیفہ اول) کے
شیطان ہین اور وہ جناب ثانی ہین (عمر خلیفہ ثانی) ح ۶

القیا فی جھنم تفسیر قمی مین ہو کہ یہ خطاب رسول خدا اور علی مرتضےٰ سے ہے اور امام
زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ امیر المومنینؑ سے رسول خدا نے فرمایا کہ ہم سے اور تمسے
خدا فرمائے گا کہ جس جس نے تمسے بغض رکھا ہے اور جس نے تمکو جھٹلایا ہے ان کو تم جہنم
مین ڈال دو ص ۲۵ ح ۳

مناع للخیر تفسیر صافی مین ہے کہ مناع سے مراد ہے ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) اور خیر سے مراد ہے ولایت علیؑ اور حقوق آل محمدؐ اور جس وقت حضرت اول (ابو بکرؓ) نے ایک نوشتہ لکھا جس کی رو سے فدک فاطمہ کو واپس کیا تو حضرت ثانی نے اس کو رد کر دیا پس اسی کو خدا نے فرمایا اس آیت مین اسلئے کہ اس نے یہ لفظ کہے کہ جس نے تمھارے لئے امامت اور خمس کو قرار دیا ہے ہم اسکے منکر ہین۔ ص۲۹ ح ۳

قال قرینہ تفسیر قمی مین ہے کہ شیطان وہ ثانی ہے (عمرؓ خلیفہ ثانی) جو عرض کریگا ربنا اطغیتہ سے مراد ہے (ابو بکر خلیفہ اول) اور اللہ فرمائے گا لا تختصموا ص۲۹ ح ۲

لمن کان له قلب المعانی مین امیر المومنینؑ سے منقول ہے فرمایا کہ صاحب دل مین ہون اور یہی آیت تلاوت فرمائی ہے۔ ص۳۰ ح ۱

یوم ینادی المناد تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے یہ مطلب ہے کہ ایک منادی قائم آل محمدؐ اور انکے والد ماجد کا نام لیکر اعلان کرے گا۔ اور اس کی آواز سب کو یکسان پہونچ جائے گی۔ ح ۳ ص۳۰

الصیحة بالحق تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد قائم آل محمدؐ کی وہ آواز ہے جو آسمان کی طرف سے سنی جائے گی۔ ح ۴ ص۳۰

ذلك يوم الخروج تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس دن سے مراد رجعت ہے

ذلك حشر علينا يسير تفسیر قمی مین ہے کہ امام نے فرمایا کہ یہ واقعہ رجعت مین پیش آنے والا ہے۔ ص۳۰ ح ۳

سورۃ الذٰریٰت مکیۃ

یوفک عنه من افك کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ امر ولایت مین۔۔ جو ولایت سے بہک جائے گا وہ جنت سے بھی ہٹا دیا جائے گا۔ ح ۲ ص۳۱

وما لا تو بعدون تفسیر قمی میں ہو کہ اس سے مراد ہے رجعت - الخ صفحہ ۳۲ ح ۷

خلقنا زوجین تفسیر برہان میں ایک طولانی حدیث میں امیر المومنینؑ نے فر
کہ جن چیزوں میں جدائی ہو گئی وہ خود اس بات کو تبلانے والی ہیں کہ جدائی ڈالنے
والا کون ہے اور جن چیزوں میں الفت پیدا ہو گئی ہے وہ بجائے خود تبلاتی ہیں کہ
انمیں الفت پیدا کرنے والا کون ہے - ح ۱۲ صفحہ ۳۴

فتول عنھم کافی میں امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہو کہ جب لوگوں نے
رسولخدا کو جھٹلایا تو اللہ نے ارادہ فرمایا کہ سوائے علی مرتضیٰ کے کل اہل زمین کو ہلاک
کرے اور اپنے اس قول سے ارادہ کا اظہار فرمایا پھر بداء واقع ہوا تو مومنین پر رحم
فرمایا - الخ حاشیہ ۳ صفحہ ۳۴

الا لیعبدون علل الشرائع میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ سید الشہداء امام
حسینؑ نے فرمایا کہ ہر زمانہ کے لوگوں کو اپنے اس زمانہ کے امام کو پہچان لینا جس کی
اطاعت انپر واجب ہو یہی عبادت خدا ہے - صفحہ ۳۵ ح ۱

للذین ظلموا تفسیر صافی میں ہے کہ رسولؐ خدا پر ایک ظلم تکذیب سے کیا اور
دوسرا اُن کے اہلبیت کے حقوق غصب کرنے سے -

تفسیر قمی میں ہو کہ ظلموا سے مراد ہے کہ آل محمدؐ پر یہ ظلم کیا کہ اُن کا حق مار لیا - ح ۱۷ صفحہ ۳۵

سورۃ الطور مکیۃ

من عالیھم من شیٔ کافی اور تفسیر قمی میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ اس سے
مراد رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ ہیں - اور ذریتہم سے ائمہ اور اوصیاء - صفحہ ۳۶ ح ۵

للذین ظلموا تفسیر قمی میں ہے کہ ظلموا آل محمدؐ حقھم - اس آیت میں وہ لوگ مراد
ہیں جنھوں نے آل محمدؐ کے حق غصب کر لئے - صفحہ ۳۹ ح ۱

[عذ]اباً دون ذٰلک تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہے زمانہ رجعت کا عذاب
[ج]و تلوار کے ذریعہ سے دیا جائے گا۔ ص ۳۹ ح ۲

سورۃ النجم مکیہ

والنجم المجالس میں منقول ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ ایک ستارہ طلوع فجر کے
ساتھ ٹوٹے گا اور کسی ایک کے گھر میں گرے گا۔ پس جس کے گھر میں گرے گا وہی
میرا وصی میرا خلیفہ اور میرے بعد امت کا امام ہوگا۔ پس جیسے ہی فجر کا وقت قریب ہوا
تو ہر شخص اپنے ہی گھر میں گرنے کا منتظر تھا۔ مگر جیسے ہی فجر طلوع ہوئی ستارہ ٹوٹ کر
علی ابن ابی طالب کے گھر میں گرا پس رسول خدا نے امیر المومنین ع سے قسم کھا کر فرمایا
کہ وصیت و خلافت و امامت تمھارے لئے واجب ہوگئی۔ اس پر منافقین رسول خدا پر
اتہام لگانے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ح ۲ ص ۳۹

من ایٰتِ ربہ الکبریٰ کافی میں امیر المومنین ع سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ
کوئی آیت نشانی مجھ سے بڑھکر نہیں ہے۔ تفسیر قمی میں ہے کہ معراج میں اور سات
جگہ پر علی ع مرتضےٰ ساتھ تھے۔ ح ۲ ص ۴۰

قول مترجم۔ مولوی مقبول احمد صاحب فرماتے ہیں کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہے کہ
آیۃ الکبریٰ سے مراد امیر المومنین ع ہیں اب یہاں لات و منات و عزیٰ کا اشارہ حضرات
ثلاثہ (ابوبکر رض و عمر رض و عثمان رض) کی ذات سے کیسا چسپاں ہے۔ سمجھنے والے سمجھیں۔ غور کرنیوالے
غور کریں خوش ہونیوالے خوش ہوں اور جلنے والے جلیں۔ ح ۲ ص ۴۰

افرءیت الذی تولّٰی تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ سات آیتیں عثمان بن عفان کے
بارے میں نازل ہوئیں۔ ح ۲ ص ۴۲

والمؤتفکۃ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد بصرہ ہے۔ لشکر عائشہ رض سے

امیر المومنینؑ نے اسی طرح فرمایا تھا یا اھل المؤتفکۃ پہلے یہ زمین دو مرتبہ غرق ہو...
پھر تیسری مرتبہ زمانہ رجعت مین اُلٹ جائے گی ۔ ح ۲ ص ۴۲۳

افمن ھذا الحدیث تعجبون تفسیر مجمع البیان امام صادقؑ سے منقول ہے کہ...
حدیثین اوپر درج ہو چکی ہیں اُن پر تعجب کرتے ہیں ہنستے ہو روتے نہیں ۔ ح ۲ ص ۴۲۳

سورۃ القمر مکیۃ

یوم یدع الداع قمی مین ہے کہ جب امام آخر الزمان ظہور فرمائینگے تو لوگون کو...
اہلبیت کی طرف بلائینگے جن کا وہ ہمیشہ انکار کرتے تھے ۔ ح ۲ ص ۴۲۴

علل الشرائع مین امام صادقؑ فرماتے ہین بدھ کا دن دوامی نحوس ہے ح ۲ ص ۴۲۵

کذبوا بایٰتنا کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہان آیات سے مراد اوصیا...
بقدر تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ فرقہ قدریہ کے بارے مین ہے ۔ ح...

سورۃ رحمن مکیہ

خلق الانسان قمی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ انسان سے مراد ہین امیر المو...
علمہ البیان کا یہ مطلب ہے کہ ان کو ہر اُس چیز کا علم عطا فرمایا ہے جس کی انسان...
ضرورت ہوا کرتی ہے ۔ الشمس والقمر بحسبان سوائے اسکے نہین کہ خدا نے...
اپنے دونون ملعونوں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو مراد لیا ہے .... کیونکہ عوام الناس (اہلسنت)...
کہتے ہین کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اس امت کے سورج اور اس کے نور ہین ۔ فرمایا بس وہی دونو...
جہنم مین ہین ۔ واللہ آنحضرتؐ نے سوائے ان دونون کے کسی اور کو مراد نہین لیا ہے...
اور نجم و شجر سے مراد ہین امیر المومنینؑ اور دیگر ائمہ معصومین یسجدان سے مراد وہ ہی دونون ع...
مین ہین والسماء سے مراد ہین رسولؐ خدا اور المیزان سے مراد ہین علیؑ مرتضٰے جسکو اپنی مخلو...

لئے قائم کر دیا۔ لا تطغوا فی المیزان سے مراد ہے کہ امام کی نافرمانی نہ کرو۔

فی الوزن کے معنی یہ ہیں کہ امام کی اطاعت سے نکل کے چلے جاؤ ولا تخسروا المیزان کا

مطلب یہ ہے کہ امام کا حق نہ مار لو اور امام پر ظلم نہ کرو۔ ح ۲۷ ص ۴۳۹

فبای الاء ربکما تکذبان تفسیر قمی میں ہے کہ باطناً فلان و فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ) مراد

ہیں کہ تم دونوں ان دونوں نعمتوں نبیؐ اور علیؑ کس کس کا انکار کرتے ہو۔ ح ۲۷ ص ۴۳۹ کافی

میں بھی اسی طرح آیا ہے۔

مرج البحرین تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ علیؑ و فاطمہؑ دو عمیق بحر ہیں

کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے رفیق سے زیادتی نہیں کرتا و یخرج منہما اللولوء

والمرجان سے مراد ہیں حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ۔ ح ۲۷ ص ۴۳۹

ویبقیٰ وجہ ربک تفسیر قمی میں امام زین العابدینؑ سے منقول ہے کہ وجہ اللہ ہم ہیں۔

المناقب میں امام صادقؑ اور تفسیر قمی میں امام رضاؑ سے یہی منقول ہے۔ ح ۲۷ ص ۴۳۹

ثقلان تفسیر قمی میں ہے کہ امام نے فرمایا کہ ہم اور قرآن مراد ہیں۔ ح ۲۷ ص ۴۵۰

لا یسئل عن ذنبہ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد تم شیعہ ہو بوجہ تولا و تبرا۔ ان سے

قیامت میں سوال نہ کیا جائے گا۔ بشارات الشیعہ میں امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ تم شیعوں

میں دو بھی جہنم میں نہ دکھائی دو گے۔ واللہ بلکہ ایک بھی نہیں اور یہی آیت راوی کے

سوال کے سال بھر کے بعد تلاوت فرمائی۔ مگر اس میں منکم زیادہ فرمایا۔ راوی نے کہا کہ

یہ لفظ تو قرآن میں نہیں ہے فرمایا کہ اس آیت میں اس اروے عثمانؓ بن عفان نے

تغیر کر دیا ہے۔ ح ۲۷ ص ۴۵۰

فیوخذ بالنواصی والاقدام بصائر میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جب

قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے اسوقت وہ پہچان پہچان کر سر اور پاؤں پکڑ کر تلوار ماریں گے۔ ح ۲۷

کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ کوثر ساق عرش سے نکلا ہے اس نہر کے

کنارے اوصیا اور انکے شیعون کے مکانات ہین اور اس نہر کے دونون کنار
پر لونڈیان اُگ کر پیدا ہون گی کہ اگر ان سے ایک اکھاڑی جائین گی تو بجاے
دوسری اُگ آئے گی۔ ح ۱۲ ص ۸۵۲

ذی الجلال والاکرام تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے اس کی تفسیر مین وارد ہے کہ جلا
خدا اور کرامت خدا ہم ہین اسلئے کہ اُس نے بندون کا ہماری اطاعت اور ہماری محب
کے باعث اکرام فرمایا ہے۔ ح ۱۶ ص ۸۵۲

سورۃ الواقعہ مکیہ

السّٰبقون السابقون امالی میں رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ السٰ
مراد علیؑ اور انکے شیعہ۔ وہی سابقون یعنی جنّت کی طرف سبقت کرنے والے۔ وہی مقربون
یعنی بارگاہ خدا مین اعزاز کے سبب تقرب خاص رکھنے والے ہین۔ کافی مین امام صادقؑ
سے منقول ہے کہ والد ماجد نے کچھ شیعون سے یہ فرمایا کہ تم اللہ کے شیعہ ہو اور تم اللہ
کے مددگار ہو اور تم دنیا مین بھی سبقت کرنیوالے ہو اور آخرت مین بھی۔ یعنی دنیا مین
ہماری ولایت کی طرف اور آخرت مین جنّت کی طرف۔ تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ
سے منقول ہے کہ سابقون مین سے ایک علیؑ ہین۔ ح ۱۷ ص ۸۵۳

اصحاب الیمین تفسیر قمی مین ہے کہ الیمین علیؑ مرتضےٰ ہین اور اصحاب الیمین شیعان علیؑ
امیرالمومنینؑ۔ ح ۲۱ ص ۸۵۴

طلح تفسیر مجمع البیان میں ہو کہ امیرالمومنینؑ کے سامنے طلح پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ
طلح کا کیا موقع ہے دراصل یہ طلع تھا عرض کیا گیا کہ آپ بدل کیون نہین دیتے فرمایا کہ آج
مین یہ حق صرف صاحب الامر کا ہے وہی لوگون سے اس طرح قرآن پڑھوائین گے جیسا
رسولؐ خدا پر اُترا تھا۔ صافی مین امام صادقؑ سے یہی منقول ہے۔ ح ۳۱ ص ۸۵۵

فاکهة کثیرة   تفسیر قمی مین ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جب مین جنت مین
پہونچا تو دیکھا درخت طوبیٰ کو کہ اس کی جڑ علی مرتضےٰ کے گھر مین ہے اور شاخین ہر ایک
محل و مقام مین۔ ح ۳ ص۵۴۲ھ

ثلة من الاولین   تفسیر قمی مین امام صادقؑ نے فرمایا کہ اولین مین حزقیل مومن
آل فرعون اور آخرین مین علیؑ ہین۔ ح ۶ ص۵۴۲ھ

اصحاب الشمال   تفسیر قمی مین ہے کہ شمال سے مراد ہین دشمنان آل محمدؐ (ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ)
اور اصحاب الشمال سے سب انکے یاری کا دم بھرنے والے۔ ح ۷ ص۵۴۲ھ

فسبح باسم ربك العظیم   تفسیر مجمع البیان اور الفقیہ مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
رسول خدا نے فرمایا کہ اس ذکر کو تم اپنے رکوع کے لئے قرار دو۔ ح ۵ ص۵۴۶ھ

لا یمسه الا المطهرون   احتجاج طبرسی مین ہے کہ جب عمرؓ ابوبکرؓ کی طرف سے خلیفه
بنایا گیا تو اس نے امیر المومنینؑ سے درخواست کی کہ وہ حضرت اپنا قرآن عوام الناس
کو دیدین تاکہ ان لوگون مین جو قرآن رائج تھا اس سے ملا کر دیکھ لین اُن حضرت سے
گفتگو ان لفظون مین کی۔

اے ابو الحسن اگر آپ مناسب جانین تو وہ قرآن لے آئین جو ابوبکرؓ کے سامنے
لائے تھے تاکہ ہم سب کا اسپر اجتماع ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا افسوس اب اُس کے ملنے کا
تمھارے لئے موقع نہین۔ مین ابوبکرؓ کے پاس اس کو اسلئے لایا تھا کہ تمپر حجت ہو سکے اور
تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔ نہ یہ کہہ سکو کہ آپ ہمارے
پاس لائے نہ تھے ورنہ جو قرآن ہمارے پاس ہے اُسے تو سوائے مطہروں کے یعنی اُن
اوصیا کے جو میری اولاد مین ہون گے اور کوئی چھو بھی نہین سکتا۔ عمرؓ نے کہا کہ آیا اسکے
اظہار کا کوئی وقت بھی معین ہے حضرت نے فرمایا ہان معین ہے جب میری اولاد مین
سے قائم آل محمدؐ قائم ہون گے وہ اس کو ظاہر بھی کرینگے اور سب لوگون کو اس پر

چلائیں گے۔ ج ۱۱ صـ ۸۵۷

تفسیر قمی میں ہے کہ امیر المومنینؑ تجعلون رزقکم کو شکرکم پڑھتے تھے اور فرمایا کہ
آنحضرتؐ اسی طرح تلاوت فرماتے تھے۔ امام صادقؑ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ ج ۱

سلام لک من اصحاب الیمین کافی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ
نے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ اصحاب الیمین تمہارے شیعہ ہیں اور سلام لک کے یہ معنی
ہیں کہ تمہاری اولاد کو وہ قتل نہ کرینگے۔ ج ۱۱ صـ ۸۵۷

شمالیین تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہیں دشمنان آل محمدؐ۔ ج ۱۱ صـ ۸۵۷
سگ زرد برادر شغال یعنی یہی مشرک بھی ہیں توحید و رسالت و امامت میں۔

سورۂ حدید مدنیہ

من الظلمات الی النور تفسیر برہان میں بروایت مناقب ابن شہر آشوب امام صاد
سے منقول ہے کہ نور ایمان سے مراد ہے ولایت امیر المومنینؑ۔ ج ۱۱ صـ ۸۵۹

قرضاً حسناً تفسیر قمی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب زمانہ نافرمانوں کا ہو تو اما
حق انکو پہونچا دو۔ امام صادقؑ سے بھی یہی منقول ہے کہ اللہ کا جو کچھ حق ہے وہ اس کے و
کو پہونچتا ہے۔ تفسیر قمی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک درم جو امام کی خدمت میں
پہونچتا ہے وہ وزن میں کوہ احد سے بھی زیادہ ہے۔ ج ۱۱ صـ ۸۵۹

یسعیٰ نورہم تفسیر برہان میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ مومنینؑ کے اماموں
نور مومنین کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ کی طرف دوڑتا جاتا ہوگا یہاں تک کہ جنت
و مومنین اپنے گھروں میں جا اترینگے۔ نیز جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ رسو
نے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا کہ یا علیؑ یہ جبرئیل امین موجود ہیں خدا کی طرف سے تم کو خوشخبر
دیتے ہیں کہ اس نے تمہارے شیعوں اور تمہارے دوستوں کو سات باتیں عطا فرما

ہین۔ موت کے وقت سہولت۔ تنہائی کے وقت موانست۔ ظلمت قبر کے وقت نور پریشانی کیوقت امن۔ اعمال کی جانچ کے وقت کفایت کافی ہونا۔ صراط سے بآسانی گزر جانا۔ سب آدمیون سے پہلے جنت مین پہونچ جانا۔ اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ ح ١ ص ٩٦

له باب تفسیر برہان مین ہی کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اصحاب رسولؐ خدا مین سے جو احادیث کے یاد رکھنے والے ہین وہ اس بات کو خوب جانتے ہین کہ اصحاب رسولؐ خدا مین سے ایک شخص بھی ایسا نہین ہی جس کی کوئی منقبت ہو اور مین اُس منقبت مین شریک اور اس سے افضل نہون اور میرے ستر منقبتین ایسی ہین جس مین کوئی دوسرا شریک نہین پھر آپنے سکوت فرمایا۔ ازانجملہ تیسوین یہ تھی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میری اُمت قیامت کے دن پانچ جھنڈون کے نیچے محشور ہوگی۔ پہلا جھنڈا جو میرے پاس پہونچیگا وہ اس امت کے فرعون کا ہوگا اور وہ معاویہ ہے۔ دوسرا اس امت کے سامری کا ہوگا وہ عمرو ابن العاص ہی۔ تیسرا اس امت کے جاثلیق کا ہوگا وہ ابوموسیٰ اشعری ہے۔ چوتھا ابواعور اسلمی کا ہوگا۔ اور پانچوان اے علیؑ تمھارا علم ہوگا جس کے نیچے مومنین ہون گے اور تم اُن کے امام ہوگے۔ . . . . . . اور وہ میرے شیعہ ہون گے اور وہ لوگ جو مجھ سے تولا رکھتے تھے اور میرے ساتھ ہوکر گروہ باغی سے لڑتے تھے اور باپ الرحمۃ میرے ہی شیعہ ہین بس میرا گروہ اور میرے شیعہ حوض کوثر پر پہونچین گے اور مین اپنے دشمنون کو حوض سے ہٹا کر بھگا دون گا۔ نیز منقول ہی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین کہ وہ فصیل مین ہے اور وہ دروازہ علیؑ ہین۔ ح ٣ ص ٩٦

اوتوا الکتاب من قبل الاکمال مین امام صادقؑ سے منقول ہی کہ یہ آیت قائم آل محمدؐ کی شان مین نازل ہوئی۔ صافی مین بھی یہی ہے۔ ح ١ ص ٩٦

یحی الارض بعد موتها الاکمال مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ خدا زمین کو قائم آل محمدؐ کے ذریعے سے زندہ کریگا۔ ح ٢ ص ٩٦

وذلك هم الصديقون والشهداء۔ مجالس مین امام حسینؑ سے منقول ہو کہ ہمارے شیعون مین سے ایک بھی ایسا نہین ہو کہ جو صدیق اور شہید ہوا اور اسی آیت پر استدلال فرمایا۔ معترض کے جواب مین خصال مین امیر المومنینؑ سے بھی یہی منقول ہے وجہ اسکی یہ ہو کہ ہم سے دوستی کی اور ہمارے دشمنون سے دشمنی۔ تفسیر عیاشی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اپنے شیعون سے فرماتے ہین۔ واللہ تم مین سے ہر شخص شہید ہی ہے جو کہ قائم آل محمد کی معیت مین تلوار سے جہاد کرنیوالا ہوا اور وہ ایسا ہی ہے گویا رسولؐ خدا کی حمایت و حفاظت مین شہید ہو جائے اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔ صـ۱۹۲ ج ۲

لکیلا تاسوا۔ تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ یہ آیت ابوبکرؓ اور اسکے یارون کے بارے مین نازل ہوئی ہو۔ مطلب یہ ہو کہ علیؑ ابن ابی طالب جن جن فضیلتون کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہین اور تمکو وہ نہین ملین تو ان پر افسوس نہ کرو اور بعد رسولؐ خدا جو فتنہ پیش آیا اور اس سے تمنے دنیوی نفع اٹھایا اسپر اتراؤ نہین کیونکہ آگے چل کر جو تمہاری گت بننے والی ہے وہ تم بھی دیکھ لوگے اور تمہارے مرید بھی۔ ج ۵ صـ۶۹۲

المیزان تفسیر قمی مین ہے کہ میزان سے مراد امام کی ذات ہے۔ صـ۶۲۳ ج ۲

انزلنا الحدید تفسیر برہان مین ہو کہ ذوالفقار حضرت آدم کے ساتھ جنت سے نازل ہوئی تھی اور حضرت آدمؑ اسی کے ذریعہ سے اپنے دشمنون جن و شیاطین سے لڑا کرتے تھے اور اسپر یہ لکھا تھا کہ میرے انبیاء برابر اس کے ذریعہ سے لڑتے رہین گے اور یہ نبی کے بعد نبی کو اور صدیق کے بعد صدیق کو پہونچتی رہے گی تا آنکہ اس کے وارث امیر المومنین ہونگے۔ اور منافع للناس سے یہ مطلب ہو کہ محمدؐ و علیؑ کو اس سے بہت کچھ نفع ہوگا۔ علامہ ابن شہر آشوب فرماتے ہین کہ ہمارے علمائے امامیہ سب کے سب اسپر متفق ہین کہ الحدید سے مراد ذوالفقار ہے جو آنحضرتؐ پر نازل ہوئی اور آنحضرتؐ نے علی مرتضیٰ کو عطا فرمائی۔ ص۲۹۳ ج ۲

کفلین کافی اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ان سے مراد حسنؑ و حسینؑ ہین۔

اور نورؑ سے مراد وہ امام ہین جس کے زمانہ مین تم ہو اور المناقب مین ہے کہ نور سے مراد علیؑ ہین صـ ۲۶۳ ج ۲

سورۂ المجادلہ مدینہ

ما یکون من نجوی کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت فلان و فلان (ابوبکرؓ وعمرؓ) اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ اور عبدالرحمن بن عوف اور سالم مولائے ابی حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ کے بارے مین نازل ہوئی جبکہ اُن لوگون نے ایک نوشتہ لکھا تھا اور آپس مین اس کا پختہ عہد کر لیا تھا کہ اگر محمدؐ کا انتقال ہو گیا تو ہم بنی ہاشم مین نبوت و خلافت کو ہرگز جمع نہ ہونے دینگے۔ تفسیر قمی میں بھی یہی ہے۔ صـ ۲۶۶ ج ۲

اس امت کے یہودی اہل سنت بجائے سلام علیکم کے السلام علیکم کہتے ہین۔ یہ یہودیون کی تقلید مین۔ صـ ۲۶۷ ج ۲

انما النجوی تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر مین منقول ہے کہ شیطان سے مراد ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) ہے اور امام صادقؑ سے بھی تقریباً اسی طرح ہے۔ صـ ۲۶۸ ج ۲

استحوذ علیہم الشیطان تفسیر قمی مین ہے کہ یہ آیت ثانی صاحب (عمرؓ خلیفہ ثانی) کے بارے مین نازل ہوئی کہ انکا ایمان تلوار کے خوف سے اور جزیہ موقوف ہونے کی لالچ سے فقط زبانی اقرار ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا اُن سب کو جنھون نے آل رسولؐ کا حق غصب کیا تھا۔ جمع فرمائے گا۔ تو وہ لوگ خدا کے سامنے قسم کھا کر انکار کرینگے ویسا ہی جیسا کہ رسولؐ خدا کے سامنے دنیا مین قسم کھائی تھی جبکہ وہ آپس مین عہد کر چکے تھے کہ ولایت و امامت کو بنی ہاشم مین نہ جانے دینگے اور جبکہ انھون نے آنحضرتؐ کو عقبہ مین قتل کر دینے کا باہم ارادہ کر لیا تھا۔ صـ ۲۶۹ ج ۲

سورۃ الحشر مدینہ

لاول الحشر تفسیر صافی مین ہے کہ آخری حشر زمانہ رجعت مین ہوگا۔ ج ۲ صـ ۲۷۰

ولذی القربیٰ کافی میں امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ ذوی القربیٰ سے مراد ہم ہیں اور یتامیٰ اور مساکین سے خاصکر ہمارے یتیم اور مساکین مراد ہیں۔ اور تفسیر مجمع البیان میں امام زین العابدینؑ سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔ صفحہ ۲۹ ج ۱۵

للفقراء المهاجرین یہ بھی آل محمدؐ کے مہاجرین مراد ہیں۔ ج ۲ صفحہ ۲۹

اصحاب الجنۃ العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا وہ ہیں جو میری اطاعت کریں اور میرے بعد علی مرتضیٰؑ کو تسلیم کریں اور ان کی ولایت کا اقرار کریں اور جہنمی وہ ہیں جو ولایت امیر المومنینؑ سے ناراض ہوں۔ عہد شکنی کریں اور میرے بعد علی ابن ابی طالبؑ سے لڑیں۔ صفحہ ۳۰ ج ۱۵

سورۃ الممتحنہ مکیہ سورۃ صف مدنیہ

لم تقولون تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے امیر المومنینؑ کے بارے میں جو عہد لیا ہے وہ کبھی نہ توڑینگے مگر اللہ یہ جانتا تھا کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اسے پورا نہ کریں گے۔ صفحہ ۳۰ ج ۱۵

یقاتلون فی سبیلہ مصباح المتہجدین میں امیر المومنینؑ سے غدیر کے دن منقول ہے کہ اللہ کی سبیل میں ہوں تصریح اس سے تاریخ روز غدیر مراد نہیں بلکہ وہ عید غدیر مراد ہے جو اسی واقعہ کی یادگار میں سال بہ سال منائی جاتی ہے۔ ج ۱۵ صفحہ ۳۰

الاکمال میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ اور رسول خدا کے مابین دو سو پچاس برس تک کوئی نبی یا وصی ظاہر میں نہیں تھا پھر فرمایا کہ اگر وصی وحجت خدا بالکل نہ رہے تو زمین بھی باقی نہ رہے گی۔ صفحہ ۳۱ ج ۱۵

لیطفئوا نور اللہ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ولایت امیر المومنینؑ کو اپنی زبانی باتوں سے اڑادیں اور خدا امامت کا پورا کرنے والا ہے پس النور سے

مراد امام ہے تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ قائم آل محمدؐ کے ذریعے کار امامت کو پورا کرے گا۔ الخ ص ج ۲

وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ تفسیر قمی میں ہے کہ اس سے مراد ہے قائم آل محمدؐ کی فتح۔ ص ج ۲

سورۃ الجمعہ مدینہ

اٰخرین منھم تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ رسولؐ خدا نے سلمان فارسی کے شانے پر ہاتھ رکھکر یہ فرمایا کہ اگر ایمان ثریا میں ہوگا تو اس کی قوم کے لوگ وہاں سے بھی حاصل کر لینگے

یوم الجمعۃ کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس کا نام جمعہ اسلئے رکھا گیا ہے کہ اسی دن اللہ نے اپنی تمام مخلوق کو جمع کر کے محمد مصطفےٰؐ اور اُن کے وصی علی مرتضیٰؑ کی ولایت کا سب عہد لیا تھا۔ ص ج ۲

سورۃ المنافقون مدینہ

منافقون کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جن لوگوں نے ولایت وصی رسولؐ کی پیروی نہیں کی اُن کا نام خدا نے منافق رکھا اور جس جس نے وصی کی ولایت کا انکار کیا اُس نے رسولؐ کا انکار کیا۔ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ جبوقت وہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں کہ جو تمہارے وصی کی ولایت کے بارے میں نفاق رکھنے والے ہیں یعنی علیؑ کے بارے میں نفاق رکھنے والے ہیں اور سبیل اللہ سے مراد ہیں وصی رسولؐ۔ پس آپکے وصی کی ولایت کے منکر ہوے۔ ص ج ۲

واذا قیل لھم تعالوا مطلب یہ ہے کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ولایت امیرالمومنینؑ کی طرف آؤ تو ولایت امیرالمومنینؑ سے منہ پھرا لیتے ہیں۔ پس وہ نافرمان ہیں جنھوں نے وصی کے بارے میں نافرمانی کی۔ اب آپکی شفاعت اُن کے حق میں قبول کیجائیگی۔ ص ج ۲

سورۃ التغابن مدینہ

ھوالذی خلقکم کافی اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے مخلوق
سے عہد لیا تھا تو جو ہماری ولایت پر ایمان لانیوالے تھے اُنکو بھی پہچان لیا اور مومن کے لقب
سے ملقب فرمایا اور جو ہماری ولایت ترک کر کے اُس کے منکر ہونیوالے تھے۔ اُن کو کافر
لقب سے خطاب کیا ۸۷ح ۷

وَالنُّوْر تفسیر قمی میں ہے کہ النور سے مراد امیر المومنینؑ ہین۔ کافی مین امام موسیٰؑ کاظم سے منقول
ہے کہ نور سے مراد امامت ہے اور امام باقرؑ فرماتے ہین کہ نور سے مراد تمام ائمہ ہیں۔ یہ بھی ارشاد
فرمایا کہ امام کا نور مومن کے دلون مین اس سے زیادہ روشنی پہونچاتا ہے جتنی آفتاب و جس
اللہ کو توفیق ہدایت سلب کرنا منظور ہوتا ہے تو ائمہ کے نور کو اُن سے روک دیتا ہے۔ الخ

سورۃ الطلاق مدینہ

وَمَن یتق اللہ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہمارے شیعہ ہین
کہ جب وہ آتے ہین تو ہماری حدیث یاد رکھتے ہین اور باقی دوسرے۔ وہ بھلا دیتے ہین
یہی اس آیت کا مطلب ہے۔ ح ۷ ص ۹۱

ذِکراً رسُولاً عیون العیون مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ ذکر سے مراد ہین رسول خدا اور
اہل ذکر سے مراد ہین آل رسولؐ۔ ص ۹۲ ح ۷

یتنزل الامر تفسیر قمی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ صاحب الامر رسولؐ خدا
ہین اور بعد اُن کے وہ وصی جو زمین پر قائم ہو۔ ح ۷ ص ۹۳

سورۃ التحریم مدینہ

یاایھا النبی تفسیر قمی مین ہے کہ رسولؐ خدا نے حفصہ سے فرمایا کہ میرے بعد ابو بکر

خلیفہ بن بیٹھے گا اور اُس کے بعد تیرا باپ۔ حفصہ نے عائشہؓ سے خبر کردی۔ عائشہؓ نے ابوبکرؓ کو۔ ابوبکرؓ عمرؓ کے پاس دوڑا ہوا گیا۔ اور کہا کہ عائشہ نے حفصہ سے سنکر مجھے ایسی خبر پہونچائی ہے مگر مجکو اُس کے قول پر اعتماد نہین۔ بھیا ذرا تم جا کے حفصہ سے پوچھو تو عمرؓ دوڑا ہوا حفصہ کے پاس گیا اور پوچھا۔ اُس نے کہا ہان رسولؐ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہی بالآخر چارون اس امر پہ مجتمع ہو گئے کہ رسولؐ خدا کو زہر دیدین۔ صـ۹۴ ح۱

وان تظاهرا — جوامع مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ آپ تظاہروا پڑھتے تھے اس قرارت کی رو سے رسولؐ کی مخالفت مین بادابھی بیٹیون کی شریک ہو جاتے ہیں صـ۹۴ ح۲

نورهم یسعی — تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ ائمہ مومنینؑ کے آگے اور اُن کے داہنے ہاتھ سعی فرماتے ہون گے۔ الخ اور تفسیر قمی مین انھین حضرت سے یہی منقول ہے اور امام باقرؑ سے بھی۔ صـ۹۵ ح۲

جاهد الکفار والمنافقین — تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ بالمنافقین قرارت فرماتے تھے۔ تفسیر قمی مین انھین حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ والمنافقین صحیح ہے۔ اسی طرح اُترا تھا۔ رسولؐ خدا نے کافرون سے جہاد کیا۔ امیرالمومنینؑ نے منافقین سے جہاد رسولؐ کی تکمیل کی۔ صـ۹۶ ح۱

سورۃ الملک مکیۃ

افمن یمشی سویا — کافی مین ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا اُس شخص کی مثل جو علی مرتضیٰ کی ولایت سے پھر گیا ہو اُس شخص کی سی بیان کی ہے جو اپنے منہ کے بل چلتا ہو۔ اور جو علی مرتضیٰ کا پیرو ہو اُس کی مثل صراط مستقیم سے ہے اور صراط مستقیم سے مراد خود امیرالمومنینؑ ہین۔ صـ۹۹ ح۱

فلما راوہ زلفۃ — کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت امیرالمومنینؑ کے

بارے مین نازل ہوئی ہے اور اُن صحابیون کے بارے مین جنھون نے کیا جو کچھ کیا۔ اب جب وہ امیر المومنینؑ کو ایسے مقام پر دیکھین گے تو مارے رشک کے اُن کے منہ بگڑ جائین گے تو اُن سے کہا جائے گا ھذا الذی کنتم بہ تدعون جس کا مطلب یہ ہو کہ یہ وہی ہے جس کے القاب تمنے خود بخود اختیار کر لئے۔ تفسیر مجمع البیان مین بھی یہی منقول ہے اور نیز یہ کہ یہاں کفروا سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے امیر المومنین کی فضیلت کا انکار کیا۔ تفسیر قمی مین بھی یہی ہے۔ صفحہ ۹ ج ۲

فستعلمون کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ اس لفظ کے بعد اس قدر عبارت اور قرآن مین نازل ہوئی تھی۔ یا معشر المکذبین حیث انباء تکم ..... من بعدہ یعنی اے جھٹلانیوالون کے گروہ جب مین تم کو پروردگار کے پیغام سے جو علی مرتضیٰ کے بارے مین ہوگا۔ اور اُن ائمہ کی ولایت کے بارے مین جو اُن کے بعد ہونیوالی ہین خبر دونگا تو تم کو اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ کھلی گمراہی مین کون ہو۔ صفحہ ۹ ج ۱

بماء معین تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمھارا امام غائب ہو جائے تو تمھارے لئے اُسکے مانند امام کون لائے گا اور امام رضاؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ پانی سے مراد تمھارے دینی زندگی کا ذریعہ یعنی ائمہ۔ تفسیر کافی اور تفسیر قمی مین بھی یہی ہے۔ صفحہ ۹ ج ۲

سورۃ القلم مکیہ

بایکم المفتون المجالس اور الجوامع مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ کوئی مومن ایسا نہین ہے جس کے دل مین میری اور اہلبیت کی محبت نہو اور یا علیؑ جو تم سے بغض رکھتا ہو وہ میری محبت کے دعوے مین جھوٹا ہے۔ امام فرماتے ہین کہ جب رسولؐ خدا نے یہ فرمایا تو منافقون مین سے دو شخصون نے کہا کہ رسولؐ اس لڑکے

ضی کی محبت مین دیوانہ ہو گئے ہین - اسپر یہ آیت نازل ہوئی - ح ۲ ص ۹۰۱
فرمایا کہ اس کے بعد کی دو آیتین انھین دونون شخصون کے بارے مین نازل

لاف ھین تفسیر قمی مین ہو کہ حلاف سے مراد ثانی (عمرؓ خلیفہ ثانی) جس نے
خدا کے سامنے حلف اٹھا کر یہ کہا تھا کہ مین عہد نہ توڑون گا -
مشاء بنمیم (ذلیل خیال عیب جو چغلخور) بھی یہی تھا کہ رسولؐ خدا کی چوری
ا - اور صحاب مین سے ایک دوسرے کی عیب جوئی -
ع للخیر چونکہ الخیر سے مراد ہین امیر المومنینؑ - یہ اُن کے ماننے والون کو سب سے
روکنے والا تھا - معتد اثیم (حد سے گزر جانیوالا گنہگار رنہ بھٹ) یعنی اُس نے اُن
ت پر بڑا ظلم کیا اور وہ ان سب باتون کا مجرم ہے - عتل زنیم - بڑا کفر کرنیوالا (حرامی)
کے متعلق اکثر حدیثین ہین - ح ۲ ص ۹۰۱
سا لمون تفسیر قمی مین ہو کہ جس نے آل محمدؐ کے جو جو حقوق غصب کئے تھے
ن اُن سب کا اظہار کیا جائے گا اور امیر المومنینؑ کے رتبون کو دیکھ لینگے اور اظہار
عت کرنا چاہین گے تو اُن کی گردنین اینٹھ کر رہ جائین گی اسلئے کہ دنیا مین
لمومنینؑ کی اطاعت نہ کی تھی - ح ۲ ص ۹۰۳
ن یکاد والذین کفروا کافی اور الفقیہ مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ
سجد غدیر کے پاس سے گزرے تو فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہان رسولؐ نے کھڑے ہو کر
کنت مولاہ فرمایا تھا اور یہ جگہ وہ ہے جہان ابوبکرؓ و عمرؓ و سالم مولا حذیفہ و ابو
یدہ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ رسولؐ کی آنکھین دیوانہ کی آنکھ کی طرح ہے - تفسیر قمی
ہے کہ ذکر سے مراد فضیلت امیر المومنینؑ ہے - ح ۲ ص ۹۰۳

سورۃ الحاقہ مکیہ

والمؤتفکت تفسیر قمی مین ہو موتفکت سے مراد ہے بصرہ۔ خاطئۃ سے مر
ملانہ عائشہ۔ ص ۹۰۵ ج ۱

اذن و اعیۃ اس سے مراد علی مرتضیٰ کے کان۔ رسول خدا نے د
کہ یہ علی کا کان ہو جاوے۔ ج ۲

یومئذ ثمانیہ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ عرش سے م
حاملان عرش آٹھ ہین۔ چار تو ہم مین سے ہین اور چار جس کو اللہ چاہے
مین بھی تقریباً یہی ہے اور البتہ تفصیل بتائی ہے۔ محمد و علی حسن و حسینؑ۔ ج ۲

ملاق حسابیہ تفسیر قمی مین امام صادق سے منقول ہو کہ ہر امت کا محاس
زمانہ کا امام فرمائے گا۔ اور ائمہ اپنے دوستون اور دشمنون کو انکی علامتون سے پہچان
پس اپنے دوستون کے اعمالنامہ تو وہ داہنے ہاتھ مین دینگے اور وہ بلا حساب جنت
چلے جائینگے اور اپنے دشمنون (صحابہ اور اہلسنت) کو انکے اعمالنامے بائین ہا
دینگے پس وہ بلا حساب جہنم مین چلے جائینگے۔ ج ۲ ص ۹۰۵

واما من اوتی کتابہ بشمالہ قمی میں ہو کہ یہ آیت معاویہ کے بارے مین نا
ثم فی سلسلۃ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہو کہ وہ زنجیر معاویہ کے
کیونکہ وہ اس امت کا فرعون تھا۔ البصائر مین امام باقرؑ سے منقول ہو کہ معاویہ
نکلی ہوئی تھی۔ اس کے گلے مین ایک زنجیر تھی۔ اس نے امام زین العابدینؑ سے پا
جس کے ہاتھ مین زنجیر تھی وہ کہتا تھا کہ اس کو پانی مت دیجئے۔ یہ کبھی سیراب نہو گا۔
ہو۔ نیز انھین حضرت سے منقول ہے کہ آپ وادی ضجنان مین اترے تھے۔ تین مرتبہ
آواز سے کہا (خدا تجھکو کبھی نہ بخشے) پھر خود بھی اپنے شیعون کی طرف متوجہ ہو کر فر
اس وقت معاویہ اپنی زنجیر کھینچتا ہوا میرے پاس سے گزرا تھا۔ مجھ سے درخواس
کرتا تھا کہ مین اس کے لئے استغفار کرون اس کے جواب مین مین نے یہ کہا تھا۔ ا

جنان جہنم کی وادیون مین سے ایک ہر۔ ص۹۰۶ ج۳

من رب العالمین کافی مین موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اس سے یہ مطلب
ایت امیر المومنینؑ کا حکم جبرئیل امین خدا کی طرف سے لائے تھے۔ اِن ولایۃ علیٍ
۔ وانہ لتذکرہ سے پہلے ہے ان ولایۃ علی تھا انہ لحسرۃ دراصل یون تھا
یا لحسرۃ لحق الیقین سے بھی پہلے یہی تھا ان ولایۃ لحق الیقین۔ فسخ کے بعد
ا۔ ج۱ ص۹۰۶

الاقاویل تفسیر عیاشی مین امام صادقؑ سے منقول ہر کہ رسولؐ خدا نے علیؑ
کا ہاتھ پکڑ کر ان کی ولایت کا اظہار بمقام غدیر خم کیا تو اُس وقت ان دونون
ین (ابوبکرؓ و عمرؓ) نے کہا کہ یہ خدا کا حکم نہین ہے۔ تو اُسی وقت اللہ نے یہ سب آیتین
ین اور نیز فرمایا کہ اس سے مراد فلان فلان (ابوبکرؓ و عمرؓ) ہین۔ اور انہٗ کی ضمیر علی مرتضےٰ
ص۹۰۶ ج۲

سورۃ المعارج مکیہ

تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہر کہ جب واقعہ غدیر خم ہو چکا تو نعمان
رث نے انکار کیا اور یہی کہا تو اُس پر پتھر گرا جس سے وہ ڈھیر ہو گیا۔ مر گیا۔ کافی
کہ یہ آیت یون نازل ہوئی تھی للکافرین بولایۃ علیٍ اور اسی طرح مصحف فاطمہؑ
ن درج ہے۔ ج۲ ص۹۰۷

الدین کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہر کہ یوم الدین سے مراد ہر قائم آل محمدؑ
ور کرنے کا دن۔ ج۵ ص۹۰۹

سلاتھم یحافظون کافی اور تفسیر مجمع البیان مین امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہین کہ
سے مراد ہین ہمارے وہ شیعہ جو پچاس رکعت روزانہ پڑھتے ہین۔ ج۱ ص۹۰۹

واهجرهم هجراً جميلا ۔ احتجاج طبرسی مین امیر المومنین سے منقول ہی کہ یہ آیت منافقین کے بار

سورہ نوح مکیّہ

ومن دخل بیتی مومناً کافی اور قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ بیت
مراد ہے ولایت ۔ ح ۱ ص ۹۱۳

سورۃ الجن مکیہ

وانا لما سمعنا الهدیٰ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہی کہ الہدیٰ سے م
ہی ۔ آمنا بہ سے مراد ہے آمنا بمولانا ۔ یعنی ہم اپنے مولا پر ایمان لائے ۔ بہ بہ سے م
مولاہ ۔ پس جو اپنے مولا کی ولایت پر ایمان لایا ۔ ح ۲ ص ۹۱۴

تحروا رشداً تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد
نے ہماری ولایت کا اقرار کیا ۔ ح ۳ ص ۹۱۴

ماءً غدقاً کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگ
امیر المومنینؑ کی ولایت اور اُن کے اوصیا کی ولایت پر جو آنحضرتؐ کی اولا
قائم رہتے تو ہم اُن کو ایمان سے سیراب کر دیتے ۔ ح ۴ ص ۹۱۴

عن ذکر ربہ تفسیر قمی مین ہی کہ اس سے پروردگار کا ولایت امیر المومنی
کرنا مراد ہے ۔ ح ۱ ص ۹۱۵

لا املك لكم ضراً ولا رشداً کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب
نے لوگون کو ولایت امیر المومنینؑ کی دعوت دی تو لوگون نے آکر کہا کہ ہم کو
معاف رکھئے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میرا یہ منصب نہین ہے بلکہ یہ اللہ کا کا
وہ سب چلے گئے تب یہ نازل ہوئی ۔ ح ۲ ص ۹۱۵

الا بلاغاً کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یون تھی فی

کے بارے مین ۔ ح ۲ ص ۵

و من یعص اللہ و رسولہ کافی مین امام موسی کاظم سے منقول ہی کہ جو شخص اللہ اور رسول ۲

کی ولایت امیر المومنین ع کے بارہ مین نافرمانی کرے ح ۲ ص ۹۱۵

اقریب ما توعدون تفسیر قمی مین ہے کہ جب رسول خدا نے خبر دی جو رجعت مین ہوگا تو

لوگون نے کہا کہ ایسا کب ہوگا ۔ ح ۲ ص ۹۱۵

الا من ارتضی الخرائج مین امام رضا ع سے منقول ہے پس جو کچھ ہو چکا ہے ہم اُسے

بھی جانتے ہین اور جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہی وہ بھی جانتے ہین ۔ ح ۲ ص ۹۱۶

فانہ یسلک تفسیر قمی مین ہے کہ جو واقعات پہلے گزر چکے یا ہونیوالے ہین جیسے

وہ اخبار جو قائم آل محمد ع اور رجعت کے متعلق ہین ۔ ح ۲ ص ۹۱۶

سورۃ المزمل مکیہ

واھجرھم احتجاج طبرسی مین امیر المومنین ع سے منقول ہے کہ یہ آیت منافقون کے

بارے مین نازل ہوئی ۔ ح ۲ ص ۹۱۷

والمکذبین کافی مین امام موسی کاظم ع سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یون تھی بوصیک ح ۲ ص ۹۱۷

سورۃ المدثر مکیہ

فذالک یومئذ کافی مین امام صادق ع سے منقول ہے کہ ہم اہلبیت مین سے ایک

منظر اور منصور امام ہین جو بحکم خدا نظرون سے پوشیدہ ہین ۔ جب خدا کو منظور ہوگا وہ ظاہر

و قائم ہون گے ۔ ح ۲ ص ۹۱۹

ومن خلقت وحیدا تفسیر قمی مین ہی کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے مین نازل

ہوئی اور اسی تفسیر قمی مین ایک روایت امام صادق ع سے مروی ہی کہ یہ سب آیتین عمر ۲

کے بارے مین نازل ہوئی ہین بوجہ اس کے کہ وہ ولایت کا منکر تھا اور اُس کو خدا نے وعید کیا ہے کیونکہ وہ ولد الزنا تھا۔ پھر حضرت نے سب آیتون کی تاویل اس کے بارے مین فرمائی۔ ص۹۱۹ ح ۱۸

وما ھی کافی مین امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ ہِیَ سے مراد ولایت امیر المومنینؑ ہے

اصحاب الیمین تفسیر قمی مین ہے کہ الیمین امیر المومنینؑ ہین اور اصحاب الیمین ان حضرت کے شیعہ ہین۔ ح ۱۸ ص۹۲۰

الم نک من المصلین امام صادقؑ سے ایک دوسرے معنی منقول ہین کہ اس کا مطلب ہے کہ ہم ائمہ کے پیروؤن مین سے نہین تھے جس کے بارے مین خدا نے والسابقون فرمایا ہے کیا تم نہین دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ مین جو گھوڑا سب سے دوسرے نمبر پر رہتا ہے اُس کو مصلی کہتے ہین اور امام موسی کاظمؑ فرماتے ہین کہ وہ لوگ کہین گے کہ ہم وصی مصطفےٰ اور اُن کے بعد کے اوصیاء کے دوستدار نہ تھے۔ اور نہ درود نہ بھیجا کرتے تھے۔ ح ۱۸ ص۹۲۰

ولم نک نطعم تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آل محمدؐ کے جو حقوق خمس وغیرہ مین سے ہین وہ رسول خدا کے ذوی القربیٰ و یتامیٰ و مساکین اور مسافرین کو نہین دیا کرتے تھے۔ ح ۱۸ ص۹۲۰

فما لھم عن التذکرۃ کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اس آیت مین تذکرہ سے مراد ہے امیر المومنینؑ کی ولایت اور تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے ہر وہ چیز مراد ہے جو امیر المومنینؑ کی ولایت کو یاد دلائے۔ ص۹۲۱ ح ۱۸

سورۃ القیامۃ مکیہ

ثم ذھب الی اھلہ تفسیر قمی مین اس آیت اور اس کے ماقبل و مابعد کی آیت کا سبب نزول یہ لکھا ہے کہ بروز غدیر خم جب رسولؐ نے امیر المومنینؑ کے بارے مین خبر

پہونچادی تو معاویہ نے مغیرہ اور ابوموسیٰ اشعری دونون کا سہارا لیا اور اکڑتا ہوا اپنے اہل وعیال کی طرف گیا۔ اور کہتا تھا کہ ہم کبھی ولایت امیرالمومنینؑ کا اقرار نہ کرینگے تو رسول خداؐ ممبر پر گئے اور اس معاویہ کی طرف برارت ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ خدا نے یہ آیت نازل کی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ تو رسول خداؐ خاموش ہو رہے اور اُس کا نام نہ لیا۔ ح ۱ صـ ۹۲۳

سورۃ الدّھر مکیہ

یوفون بالنذر تفسیر صافی مین ہے کہ یہ اہلبیت رسالت کا بہت ہی بلیغ وصف ہے

تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ عام اور خاص (سنی اور شیعہ) کہتے ہین کہ یہ آیتین علیؑ۔ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور فضہ کی شان مین نازل ہوئی۔ صـ ۹۲۴ ح ۵

تسمّٰی سلسبیلا الخصال مین رسولؐ خدا سے مروی ہے کہ خدا نے پانچ چیزین مجھے عطا کی ہین اور پانچ چیزین علی مرتضےٰ کو۔ از انجملہ مجھے کوثر عطا فرمایا اور علیؑ کو سلسبیل۔ ح ۲

شرابا طھورا کافی اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ دروازہ جنت پر ایک چشمہ ہے جب اُمنین سے مومنین پئین گے تو خدا ان کے دلون کو حسد باطنی سے پاک وصاف کرے گا اس آیت کا یہی مطلب ہے۔ صـ ۹۲۵ ح ۵

تنزیلا کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اس سے مطلب ہے کہ علیؑ مرتضےٰ کی ولایت کے بارے مین قرآن مجید کا ایسا نازل فرمانا جیسا کہ فرمانے کا حق ہے۔ صـ ۹۲۵ ح ۶

انّ ھذہ التذکرۃ کافی مین امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہے امیرالمومنینؑ کی ولایت۔ صـ ۹۲۶ ح ۱

فرقہ مفوضہ جن کا یہ قول ہے کہ رسول خداؐ نے امور عالم ائمہ علیہم السلام کی تفویض یعنی سپرد فرما دیا ہے۔ خود کچھ نہیں کرتا ہے جو کچھ اُن کا جی چاہے کرین۔ اُس فرقہ کو

ائمہ نے جھوٹا اور کافر فرمایا ہے اور اس پر لعنت کی ہے۔ صفحہ ۹۲۶ ح ۳

فِی رَحمتہ کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ رحمتِ خدا سے مراد ہم اہلبیت کی ولایت ہے۔ صفحہ ۹۲۶ ح ۴

سورۃ المرسلت مکیہ

صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ وہ فرشتے مراد ہیں جو رجعت کی نشانی اور قیامت کی علامتیں دیکر بھیجے جائیں گے۔ صفحہ ۹۲۶ ح ۵

ویل للمکذبین کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ خدا فرماتا ہے اے محمدؐ جو وحی میں نے تمہاری طرف ولایت امیرالمومنینؑ کی بابت بھیجی تھی اُس کے جھٹلانیوالوں کی اس دن پوری شامت آجائے گی اور المجرمین سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے آل محمدؐ پر جرم کیا اور وصی مصطفےٰ کو جتنا ہو سکا ستایا۔ صفحہ ۹۲۶ ح ۲

تفسیر قمی میں ہے کہ امیرالمومنینؑ نے کوفہ کے مکانات کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا کہ یہ زندوں کے لئے کفایت ہے۔ صفحہ ۹۲۷ ح ۳

ان المتقین کافی میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ یہ واللہ ہم اور ہمارے شیعہ ہیں۔ سوائے ہمارے ملت ابراہیم پر اور کوئی نہیں ہے۔ اور کل آدمی اس سے الگ ہیں۔

لا یرکعون تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اُن سے کہا گیا کہ امام کی محبت کرو تو انھوں نے محبت نہ کی۔ ح ۵ صفحہ ۹۲۸

سورۃ النباء مکیہ

نباء عظیم کافی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد امیرالمومنینؑ ہیں خود بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔ العیون میں امام رضاؑ سے منقول ہے کہ امام حسینؑ سے روایت ہے

کہ رسولؐ خدا نے علی مرتضےٰ سے فرمایا کہ یا علیؑ تم حجت خدا ہو تم دروازہ علوم خدا ہو تم خدا تک پہونچنے کا راستہ ہو تم خبر بزرگ ہو۔ تم صراط مستقیم ہو۔ تم مثل الاعلیٰ ہو کافی مین خود امیرالمومنین سے ایسا ہی منقول ہی۔ صـ۹۲۹ ح ۲

یوم یقوم الرّوح تفسیر قمی مین ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جو عظمت مین جبرئیلؑ اور میکائیلؑ سے بڑا ہے وہ رسولؐ خدا کے ساتھ رہتا تھا اور بعد آنحضرتؐ کے ائمہ علیہم السلام کے ساتھ رہتا ہے۔ صـ۹۳۰ ح ۲

مَنْ اذن له کافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ وہ ہم ہین جن کو قیامت کے دن بولنے کا اذن دیا جائے گا اور اپنے شیعون کی شفاعت کرینگے۔ خدا ہماری شفاعت رد نہ فرمائے گا۔ صـ۹۳۱ ح ۲

کنت ترابا علل الشرائع مین منقول ہی کہ رسولؐ خدا نے امیرالمومنینؑ کو ابوتراب کا خطاب اس لئے دیا تھا کہ وہ زمین کے مالک تھے اور اہل زمین پر حجت ہین انھین کی وجہ سے زمین کی بقا ہے۔ قیامت کے روز شیعان علیؑ کو جو جو کرامتین و قرب منزلت ہونگی۔ کافر دیکھکر کہیگا کہ اے کاش مین بھی شیعہ علیؑ ہوتا۔ صـ۹۳۱ ح ۲

سورۃ النّازعات مکیہ + سورۃ عبس مکیہ

ان جاءہ الاعمیٰ تفسیر صافی مین ہے کہ یہ آیت عثمان اور ابن ام مکتوم کے بارے مین ہے اور یہ ام مکتوم رسول خدا کے موذن تھے۔ اور نابینا تھے۔ آنحضرت کی خدمت مین ایسے وقت آئے جبکہ بہت سے اصحاب موجود تھے ازانجملہ عثمان بن عفان بھی تھا آنحضرت نے انکو عثمان سے مقدم اور بالاتر رتبہ پر بٹھایا۔ عثمان نے بُرا منہ بنایا اور روگردانی کی اس پر خدا نے یہ آیتین نازل فرمائین۔ صـ۹۳۴ ح ۲

وَ ابًّا گھاس جو ہمارے چوپایون کے نفع کے لئے پیدا کردی (ترجمہ مقبول) ارشاد

شیخ مفید مین روایت کی گئی ہے کہ ابو بکر سے اَبّاً کے معنی پوچھے گئے تو اُس نے عجز و لا…
ظاہر کیا۔ اُس کا یہ قول امیر المومنینؑ کے پاس پہونچا تو حضرت نے فرمایا سبحان اللہ خلیف[ہ]
بن بیٹھا مگر اتنا بھی نہین جانتا۔ ح ۲ صفحہ ۹۳۵

سورۃ التکویر مکیہ

وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ و امام صادقؑ سے منقول ہے کہ
یہ مودت ہے اور اس مودۃ سے مراد ہے قرابت رسولؐ خدا اور جو بھی اقربائے رسول خد[ا]
سے جہاد مین شہید ہوا۔ اور ایک روایت کے بموجب جو ہماری مودت مین شہید ہوا کا[فی]
مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ قرابت داران رسولؐ خدا کی مودت
کے بارے مین مین سوال کرونگا اور قاتلین سے یہ سوال ہوگا کہ تمنے اس کو کس گناہ …
قتل کیا۔ ح ۲ صفحہ ۹۳۶

الکنس کافی مین امام باقرؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس سے
وہ امام مراد ہے جو سنہ ۲۶۰ ہجری مین چھپ جائے گا۔ پھر اس طرح ظاہر ہوگا جیسے اندھیر[ی]
رات مین شہاب۔ ح ۲ صفحہ ۹۳۶

وما صاحبکم بمجنون تفسیر صافی مین ہے کہ جب نبیؐ نے علی مرتضیٰ کو علم ہدایت مق[رر]
کیا تو یہ کوئی دیوانگی کی بات نہ تھی۔ ح ۲ صفحہ ۹۳۷
وما تشاءون تفسیر صافی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ا…
کے دلون کو اپنے ارادون کا مورد بنایا ہے۔ ح ۲ صفحہ ۹۳۷

سورۃ انفطار مکیہ

بل تکذبون بالدین تفسیر قمی مین ہے کہ دین سے مراد رسولؐ خدا اور امیر المومنینؑ ہین۔ ح ۲ صفحہ ۹۳۸

سورۃ التطفیف مکیہ

الفجار کافی مین ہی کہ امام موسیٰ کاظم سے اس کا مطلب پوچھا گیا فرمایا جنھون نے ائمہ کے حق مین نافرمانی کی اور پھر زیادتی کی۔ اور تفسیر قمی مین ہے کہ الفجار فلان فلان (ابوبکر و عمر) ہین۔ ح ۲ ص ۹۳۹

یکذبون تفسیر قمی مین ہی کہ یہ جھٹلانیوالے اول و ثانی ہین جو رسول خدا کو جھٹلایا کرتے تھے۔ ح ۵ ص ۹۳۹

کنتم بہ کافی مین امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اس بہ کی ضمیر سے امیرالمومنین مراد ہین۔ حاشیہ ۱ ص ۹۴۰

ان کتاب الابرار۔ کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہی کہ اللہ نے ہم کو اعلیٰ علیین سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعون کے قلوب کو اس سے پیدا کیا ہے جس سے ہمکو۔ یہی وجہ ہی کہ ان کے قلوب ہماری طرف کھنچتے ہین اور ہمارے دشمن (ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ) سجین سے پیدا کئے گئے۔ اور ان کے جتنے پیرو ہین ان کے قلوب اسی سے پیدا کیے گئے ہین اسیوجہ سے ان کا دل ہمارے دشمنون کی طرف مایل ہے اور حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔ ص ۹۴۰ ح ۳

المقربون تفسیر قمی مین ہے کہ المقربون سے مراد ہین آل محمدؐ۔ ح ۶

ان الذین اجرموا تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ یہ آیت علی مرتضیٰ کے بارے مین نازل ہوئی۔ تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہین اول و ثانی (ابوبکر خلیفہ اول و عمر خلیفہ ثانی) اور جتنے ان کے پیرو اور مرید ہین۔ ح ۶ ص ۹۴۰

من الکفار یضحکون تفسیر صافی مین ہے کہ جب یہ منافقین جہنم مین ہون گے۔ ح ۱ ص ۹۴۱

سورۃ الانشقاق مکیہ

لترکبن طبقًا عن طبق احتجاج طبرسی مین امیرالمومنینؑ سے منقول ہو کہ اس کا
مطلب یہ ہو کہ تم سے پہلے امتون کے لوگون نے انبیاءؑ کے بعد اوصیاءؑ سے عذر و بیوفائی
کرنے مین جو راستہ اختیار کیا تھا وہی راہ تم بھی ضرور چلو گے۔ کافی اور تفسیر قمی مین امام باقرؑ
سے منقول ہے کہ کیا یہ امت اپنے نبیؐ کے بعد فلان فلان و فلان (ابوبکر و عمر و عثمان) کے محکوم
ہو کر منزل بمنزل گمراہی مین نہین پڑی۔ ضرور پڑی۔ ح ۹۴۴

سورۃ البروج مکیہ

وشاھد ومشھود معانی الاخبار مین امام باقرؑ سے منقول ہے فرمایا کہ شاہد سے مراد
ہے روز عرفہ اور مشہود سے مراد ہے روز قیامت۔ کافی اور معانی الاخبار مین امام صادقؑ
سے منقول ہے کہ شاہد سے مراد ہین رسولؐ اور مشہود سے مراد ہین امیرالمومنینؑ۔ ح ۹۴۲

سورۃ الطارق مکیہ

النجم الثاقب الخصال مین امام صادقؑ فرماتے ہین کہ خبردار زحل کو منحوس نہ کہنا
وہ تو امیرالمومنینؑ کا ستارہ ہے اور وہ تمام اوصیاءؑ کا ستارہ ہے اور وہی نجم الثاقب ہے

سورۃ الاعلیٰ مکیہ

التہذیب اور تفسیر عیاشی مین ہے کہ جب سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو رسولؐ
خدا نے حکم دیا کہ سجدون سے اس کی تعمیل کیا کرو یعنی سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا کرو۔ ح ۹۴۵
سنقرئک فلا تنسیٰ تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس جب جبرئیلؑ
وحی لیکر نازل ہوتے تو آنحضرت اس خوف سے کہ اُسے بھول نہ جائین اُسے خوب
پڑھتے مگر جب یہ آیت نازل ہوئی تو بھولنے کا اندیشہ جاتا رہا۔ ص ۹۴۶

قد افلح من تزکّٰی الفقیہ مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے فطرہ نکالنا مراد ہے وذکر اسم ربہ فصلّٰی کے معنی فرمایا کہ جو صحرا کی طرف نکلجائے اور نماز عیدین پڑھے اور فرمایا کہ جب پروردگار کو یاد کرے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے ح ۱۲ ص ۹۴۶

سورۃ الغاشیہ مکیہ

الغاشیہ کافی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قائم آل محمدؐ اُن کو تلوار سے احاطہ کرلین گے اور خاشعہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ حضرت کی تلوار کو اُٹھا نہ سکین گے عاملۃ کے معنی یہ ہین کہ خدا کے احکام کے برخلاف عمل کرنیوالا ہے۔ ناصبہ کے معنی یہ ہین کہ حقیقی اولی الامر کو چھوڑ کر اورون کو والی امر بنالیا۔ نار حامیہ کا مطلب یہ ہے کہ دنیا مین تو قائم آل محمدؐ سے لڑینگے آگ مین داخل ہون گے اور آخرت مین آتش جہنم مین۔ ح ۱۲ ص ۹۴۶ تسقی من عین آنیہ تفسیر قمی مین ہے کہ نماز بھی پڑھتے تھے اور ائمہؑ سے عداوت بھی رکھتے تھے۔ تو وہ عذاب مین ڈال دیے جائین گے۔ اور کھولتا ہوا پانی اُن کو پلایا جائے گا۔ ح ۱۲ ص ۹۴۶

وجوہ فاعمۃ تفسیر قمی مین ہے کہ یہ امیر المومنینؑ کے پیرو ہون گے۔ ح ۱۲ ص ۳

ان الینا ایابھم کافی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ قیامت کے روز امیر المومنینؑ کو ایک حلۂ سبز و گلابی پہنایا جائے گا پھر ہمکو بلایا جائے گا اور پھر سب لوگ ہمارے سامنے پیش کئے جائین گے۔ سب کا حساب ہمارے سپرد کیا جائے گا۔ سب ہماری طرف رجوع ہونگے پھر ہمارے ہی ذمہ اُن کا حساب لینا ہوگا۔ خدا کی گناہ کا فیصلہ ہمپر چھوڑ دیا جائے گا اور مخلوق کے مقابلہ کے گناہون کی بابت ہم اُن سے بخشوالین گے وہ قبول بھی کرلینگے۔

امالی مین امام صادقؑ سے ایسا ہی منقول ہے کہ ہمارے شیعون کا حساب ہمارے سپرد ہوگا۔ ح ۱۲ ص ۹۴۶

سورۃ والفجر مکیہ

والفجر تفسیر قمی مین ہے کہ اصل تنزیل مین واؤ نہ تھا بلکہ الفجر تھا۔ ح ۲ ص ۹۴۸

والشفع سے مراد ہین حسنؑ و حسینؑ والوتر سے مراد ہین امیر المومنینؑ۔ تفسیر مجمع البیان مین امام باقرؑ اور امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الشفع سے مراد ہے حاجیون کا پانی پلانیکا دن اور وتر سے مراد ہے روز عرفہ یعنی حج کا دن۔ ح ۲ ص ۹۴۸

النفس المطمئنۃ کافی مین امام صادقؑ سے حدیث طولانی مین منقول ہے کہ مومن کے پاس وقت قبض روح رسولؐ۔ امیر المومنینؑ۔ فاطمہ زہراؑ حسنؑ حسینؑ اور کل ائمہ اہلبیت موجود ہون گے اور مومن مطمئن ہوگا۔ ح ۲ ص ۹۴۹

سورۃ البلد مکیہ

ووالد وما ولد کافی مین ہے کہ والد سے مراد امیر المومنینؑ اور ما ولد سے مراد ائمہ جو انکی اولاد مین ہوئے۔ ح ۲ ص ۹۵۰

ایحسب ان لن یقدر صاحب تفسیر صافی فرماتے ہین کہ شاید اس سے مراد ثالث (عثمانؓ) خلیفہ ثالث ہے۔ ح ۲ ص ۹۵۰

العقبہ امام صادقؑ فرماتے ہین کہ جس کو خدا نے ہماری ولایت کی عزت فرمائی وہ اس گھاٹی سے پار ہوگیا۔ نجات بھی ہم اہلبیت ہین۔ ح ۲ ص ۹۵۰

اصحاب المیمنہ سے مراد ہین امیر المومنینؑ کے صحابی اور اُن حضرت کے شیعہ اصحاب المشئمہ سے مراد ہین دشمنان اہلبیت (اہلسنت و صحابہؓ) ح ۲ ص ۹۵۱

سورۃ الشمس مکیہ

کافی اور تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ قمر سے مراد ہین امیر المومنینؑ
رات سے مراد ائمہ جور ہین (ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ) جنھون نے ظلماً و غصباً خلافت کو آل رسولؐ
سے لیلیا۔ اور اُس مقام پر بیٹھ گئے جن کے مستحق سب سے زیادہ آل رسولؐ تھے۔ الخ دن سے
سے مراد ہے وہ امام جو اولاد فاطمہؑ سے ہون۔ ح
قد خاب من دسّٰھا قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد اول و ثانی
(ابوبکر خلیفہ اول و عمر خلیفہ ثانی) ہین۔ ح ۳۰ ص ۹۵۱
اشقٰھا تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اے علیؑ وہ تمھارا قاتل ہے

سورۃ الیل مکیہ

لیل تفسیر قمی مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ اس موقعہ پر لیل سے مراد ثانی (عمر خلیفہ
ثانی) ہے جبکہ اس کی چل رہی تھی ظاہرا امیر المومنینؑ پر غالب آگیا تھا جیسے رات مین
پر ظلمت نور پر اور امیر المومنینؑ ان لوگون کی سلطنت کے زمانہ مین برابر صبر فرماتے رہے
والنھار سے مراد ہم اہلبیت مین سے قائم آل محمدؐ ہین کہ جب وہ اُٹھ کھڑے ہون گے
تو ہر دولت باطل پر غالب آجائین گے۔ پھر فرمایا کہ خدا نے مثلین بیان فرمائی ہین
لہذا ہمارے سوا کسی غیر کو اُن باتون کا علم نہین۔ ح ۳۰ ص ۹۵۲
الذکر والانثیٰ المناقب مین امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ذکر سے مراد ہین
امیر المومنینؑ اور انثیٰ سے مراد ہین فاطمہ زہراؑ۔ ح
بالحسنیٰ تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ الحسنیٰ سے مراد ہے ولایت
امیر المومنینؑ۔ نیز اسی تفسیر مین ایک روایت یہ بھی وارد ہے کہ یہ آیتین ایک انصاری
کی شان مین نازل ہوئین۔ الخ ح ۳۰ ص ۹۵۲
الا الاشقی امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہی سب سے زیادہ شقی

ہے یعنی فلان (ابوبکرؓ) جس نے علیؑ کے تکذیب کی۔ رسولؐ کی تکذیب کی اور رو
علیؑ سے روگردان رہا۔ ح ۶ ص ۹۵۲

سورۃ الضحیٰ مکیہ

ربک فترضیٰ تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا
فاطمہ زہراؑ کے گھر تشریف لائے آپ کمبلی اوڑھے ہوئے چکی پیس رہی تھین اور
دودھ بھی بچہ کو پلاتی جاتی تھین۔ رسولؐ آبدیدہ ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی۔
المناقب مین بھی ایسی ہی روایت موجود ہے۔ ح ۲ ص ۹۵۳

الم یجدک تفسیر عیاشی مین امام رضاؑ سے منقول ہے کہ یتیم کے معنی ہین
مخلوق مین بے مثل۔ فاویٰ کے معنی ہین لوگون کو تمھاری طرف رجوع کر دیا۔
ضالاً کے معنی ہین کہ تم ایسی قوم مین ہو جو تمھاری فضیلت نہین پہچانتی اور ھدیٰ
کے معنی ہین کہ لوگون کو تمھاری طرف ہدایت کر دی۔ عائلاً کے معنی ہین علم رکھنے
والا اور لوگون کو اپنے علم کے ذریعے سے اپنی عیال بنانیوالا۔ فاغنیٰ سے یہ مطلب ہے
کہ تمھاری وجہ سے اُن کو علم اور حکمت سے مستغنی کر دیا۔

تفسیر مجمع البیان مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اللہ نے آنحضرتؐ کو اپنے
ماں باپ کی طرف سے یتیم کر دیا کہ آنحضرتؐ پر کسی مخلوق کا کوئی حق نہ رہے۔ ح ۲ ص ۹۵۳

فحدث تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد ہے کہ ولایت امیر المومنینؑ کو
ظاہر کرو۔ ح ۵ ص ۹۵۳

سورۃ الانشراح مکیہ

الم نشرح تفسیر قمی مین ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علیؑ کے ذریعہ سے جبکہ

ہم نے اُن کو تمھارا وصی قرار دیدیا۔ ح ۱ ص ۹۵

فاذا فرغت فانصب تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اپنی نبوت کے پہونچانے سے فارغ ہو جاؤ۔ تو علی کو اپنا قائم مقام کر دو۔ اور کافی مین انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب فارغ ہو جاؤ تو اپنا علم قائم کرو اور اپنے وصی کا اعلان کرو۔ اور اُن کی فضیلتین لوگون کو جتلا دو چنانچہ آپنے من کنت فرمادیا۔ ح ۵ ص ۹۵

سورۃ التین مکیہ

وھذا البلد الخصال مین اور المعانی مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ تین سے مراد مدینہ اور زیتون سے مراد بیت المقدس۔ طور سینین سے مراد ہے کوفہ اور ہذا البلد سے مراد ہے مکہ معظمہ۔ تفسیر قمی مین ہے کہ تین سے مراد ہین رسولؐ زیتون سے مراد ہین امیر المومنینؑ۔ طور سینین سے مراد ہین حسن و حسینؑ۔ و ہذا البلد سے مراد ائمہ۔ المناقب مین امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ تین و زیتون سے مراد ہین حسن و حسینؑ اور طور سینین سے مراد ہین امیر المومنینؑ اور ہذا البلد سے مراد ہین مصطفےٰ الانسان۔ تفسیر قمی مین ہے کہ یہ دونون آیتین حضرت اول (ابوبکرؓ خلیفہ اول) کی شان مین نازل ہوئین۔ المناقب مین امام موسیٰ کاظمؑ بھی یہی فرماتے ہین۔ الذین آمنوا۔ سے مراد امیر المومنینؑ۔ ح ۱، ۹۵، ۹ ص ۹۵

سورۃ علق مکیہ

علم الانسان تفسیر قمی مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علی مرتضیٰ کو آپ کی طرف سے فن کتابت سکھایا جسے وہ جانتے نہ تھے۔ ح ۲ ص ۱۵۵

سورۃ القدر مکیہ

لیلۃ القدر معانی مین امیر المومنین سے منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اے علی جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے سب مقرر فرمادیا ہے اور اس مین تمھاری اور تمھاری اولاد کی ولایت بھی ہے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔ ح ۲ صہ ۹۵۶

کافی مین امام صادق سے منقول ہے کہ رسول نے خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ میرے ممبر پر چڑھتے ہین اور لوگون کو راہ راست سے ہٹاتے ہین۔ رسول مغموم اٹھے جبرئیل نے آکر سبب پوچھا آنحضرت نے خواب بیان فرمایا۔ جبرئیل نے کہا کہ مجکو خبر نہین۔ وہ چلے گئے اور یہی سورہ لیکر آئے۔ آنحضرت کو تسکین ہوئی۔ ح ۲ صہ

تنزل الملائکۃ تفسیر قمی مین ہے کہ کل فرشتے اور روح القدس امام زمانہ پر نازل ہوتے ہین۔ اور جو جو کچھ وہ لکھ چکے ہین سب آنحضرت کے روبرو پیش کردیتے ہین۔ ح ۲ صہ ۹۵۶

تفسیر قمی مین ہے کہ فرشتے صبح تک برابر امام کو سلام کرتے رہتے ہین کافی مین یہی امام زین العابدین سے بھی منقول ہے۔ ح ۲ صہ ۹۵۶

سورۃ البینہ مدنیہ

ان الذین کفروا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہین جنھون نے امیر المومنین کی نافرمانی کی۔ ح ۲ صہ ۹۵۶

ان الذین آمنوا تفسیر قمی مین ہے کہ اس سے آل محمد مراد ہین اور امالی مین رسول خدا فرماتے ہین کہ خدا کی قسم علی کے شیعہ کامیاب ہین۔ ح ۲ صہ ۹۵۶

جزاؤہم کافی مین امام صادق سے منقول ہے کہ اپنے شیعون سے فرماتے

تھے کہ واللہ جس سے اللہ راضی ہوا وہ تم ہی کو لوگ ہو آخر۔ ۲ ص ۹۵۷

سورۃ زلزال مدنیہ

علل الشرائع میں فاطمہ زہراؑ سے روایت ہے کہ مدینہ میں زلزلہ آیا سب لوگ ڈر گئے۔ علی مرتضیٰ کے لباس مبارک کو حرکت ہوئی اور آپ نے زمین کو ٹھہرنے کا حکم دیا وہ ٹھیر گئی۔ پھر فرمایا کہ اس آیت سے ہم مراد ہیں۔ ۲ ص ۹۵۸

سورۃ العادیات مکیہ

امالی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ سورہ امیر المومنینؑ اور ان کے ساتھیوں کی شان میں نازل ہوئی۔ ح ۲ ص ۹۵۹

سورۃ التکاثر مکیہ

۲ ص ۹۶۰ عن النعیم۔ تفسیر عیاشی میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ نعیم ہم اہلبیت ہیں۔

سورۃ العصر مکیہ

والعصر۔ الاکمال میں امام صادقؑ سے روایت ہے کہ اس سے مراد ہے قائم آل محمدؐ کے خروج کا زمانہ۔ ح ۲ ص ۹۶۰

ان الانسان۔ الاکمال میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں ہمارے دشمن۔ حاشیہ ۲ ص ۹۶۰

سورۃ النصر مدنیہ

تفسیر برہان میں بحوالہ امالی منقول ہے کہ جب یہ سورہ نازل ہوئی تو رسولؐ نے

علیؑ مرتضیٰ سے فرمایا کہ جس طرح میرے ساتھ مشرکین سے جہاد واجب تھا اسی طرح فتنہ مین واجب ہوگا۔ ح ۱ ص ۹۶۴

سورۃ الفلق مدینہ

حل الائمہ مین امام صادقؑ سے منقول ہے کہ جبرئیل رسولؐ خدا کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ فلان شخص نے آپ پر جادو کیا ہے اور فلان کنوئین مین ڈال دیا ہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے امیرالمومنینؑ کو بھیجا۔ ح ۲ ص ۹۶۵

آج ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ ہجری کو اس انتخاب سے فرصت ہوئی

جو ۲۲ جمادی الاولیٰ سے شروع ہوا تھا۔

خطبا

ذی علم اور صاحبان فہم - داولوالابصار - داولوالالباب عقلمند شیعہ برادران آپ امام باقرؑ کے اس حدیث پر غور کیجئے جس میں آپ نے فرمایا کہ ثلث قرآن ہماری شان میں اترا ہے - آپ امام صادقؑ کی اس حدیث پر بھی توجہ فرمائیں جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ کل کا کل قرآن ہماری شان میں نازل ہوا ہے ؛

مجکو کتابوں کے جمع کرنے کا بھی شوق ہے اور دیکھنے کا بھی - باوجودیکہ میں نے برسوں شیعوں کی کتابوں کی سیر کی تھی مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اتنی کتابوں میں سے اکثروں کو نہ میں نے دیکھا تھا نہ نام سنا تھا - جن جن کتابوں کے حوالہ جات کتب فن میں دیکھتا - دہلی - حیدرآباد اور لکھنؤ میں فرمائش کر دیتا علامہ مقبول احمد صاحب کی بدولت محنت بچ گئی ؛

ترجمہ مقبول کے اشتہارات میں عمائد علمائے امامیہ کے فتاوے موجود ہیں کہ ہر ایک شیعہ کے ہاتھ میں یہ ترجمہ رہنا چاہیے - کیونکہ اس میں علوم ائمہ جمع ہیں فاضل مصنف نے علل الشرائع - تفسیر عیاشی - تفسیر مجمع البیان کافی - تہذیب - تفسیر قمی - الفقیہ - معانی الاخبار - الجوامع - احتجاج طبرسی - تفسیر صافی - اکمال الدین - طب ائمہ - الخصال - العیون - نہج البلاغت - التوحید - المحاسن - الامالی - البصائر - الخرائج - مصباح المتہجدین - زیارات جامعہ المجالس - سعد السعود - تفسیر برہان - مصباح الشریعہ - قرب الاسناد - کشف الغمہ المناقب شہر آشوب - ارشاد شیخ مفید - روضۃ الواعظین - ثواب الاعمال - وغیرہ وغیرہ - کے بیشمار سند اور حوالہ سے ترجمہ کو مقبول عوام بنایا ہے - یہ کل کتابیں

سوائے بڑے بڑے شہروں اور پھر بھی بڑے بڑے دولتمند علما کے کتب خانوں

ہر جگہ نایاب ہیں۔ پس اطمینان کے لیے فاضل مصنف اور علمار امامیہ کی تقریظیں

کافی ضمانت ہیں۔ کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے بالکل صحیح ہے۔ اب آپ جناب امیر

کی اس حدیث پر توجہ فرمائی جس میں آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جس شخص کا ذہن

صاف ہوگا جس میں حس لطیف تمیز صحیح ہوگی جس کا سینہ اسلام اور اس کی

خوبیوں کے سمجھنے اور خدا کی معرفت کے لیے کھولا گیا ہوگا وہی قرآن کے

مطالب سمجھ سکتا ہے۔ اس کے بعد آپ جناب امیر اور دوسرے ائمہ کی اد

احادیث پر نظر ڈالیے کہ علم قرآن و دین ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا۔ معا

قرآن کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ پس ہم سے سیکھو ہمارے پاس رجوع کرو

ہم سے پوچھو۔ جو ہم سے نہ پوچھے گا وہ گمراہ و ہلاک ہوگا۔ اس کے بعد آپ

علمائے متکلمین کی اِن تحریرات و تصانیف کو پیش نظر رکھیے جس میں علمائے

اسلام۔ شکر اللہ نعمتھم وجزاھم اللہ عنا خیر الجزا۔ نے نصاریٰ و آریہ و دیگر

دشمنان ملت کے اس بیہودہ الزام اور مہمل اتہام کا کہ اسلام تلوار کے زور سے دنیا

میں پھیلا ہے) رد فرمایا ہے۔ اور پھر اس پر نظر ڈالیے کہ آنحضرت صلعم

۲۳۔ برس کس مصیبت میں گزرے ہیں اور خصوصاً مکہ معظمہ میں تیرہ ۱۳ برس کا زمانہ

(جس میں دفاعی جنگ کی بھی اجازت نہ تھی) کتنے لوگ صرف قرآن سنکر مسلمان

ہوئے تھے۔ ہو چکے تھے۔ مدینہ کے انصار کا اسلام کس تلوار کے خوف اور سلطنت کے

لالچ سے تھا۔ پھر آپ گہری نگاہ ڈالیے۔ اور غائر نظروں سے دیکھیے دیگر اصحاب

رسول نے ویسا دعوے کبھی نہیں کیا جیسا جناب امیر اور دیگر ائمہ علیہم السلام

نے علم قرآن کے متعلق فرمایا ہے۔ پس ہماری طرح آپ بھی حضرات ائمہ کی طرف

رجوع فرمایئے اور قرآن کے معانی۔ قرآن کی تفسیر و تاویل پر محققانہ نگاہ ڈالیے علامہ

مقبول احمد صاحب کا ترجمہ ہر ایک قصبہ بلکہ ہر ایک قریہ میں موجود ہے جس جگہ فاضل مصنف
نے اپنے مذہب کی احادیث کی وجہ سے ترجمہ میں تصرف کیا ہے اس کو مدنظر رکھکر
نظرانداز کر دیجیے مجھسے سنئے کہ باقی ہر جگہ ترجمہ درست اور بالکل درست ہی میں نے
ہر ایک سورہ کا نام سرخی سے منور بلند مقام پر لکھ دیا ہے پہلا لفظ یا جملہ نقل کر دیا ہی-
پھر ترجمہ مقبول احمد کے حاشیہ کا نمبر اور صفحہ کا حوالہ لکھ دیا ہی آپ مہربانی کر کے پوری
آیت بلکہ بعض اوقات دو چار آیتیں ماقبل و مابعد کی ملاحظہ فرمائیے اور پھر اون
احادیث پر نظر ڈالیے اور خود بالکل تنہائی میں غور کیجیے کہ آیا اُن احادیث کا کچھ بھی
تعلق سیاق اور سباق عبارت سے پیدا ہوتا ہی پھر مولوی کمال الدین قادیانی
کے لفظ اور ترجمہ قرآن سے مقابلہ کیجیے میں آپ کو ایک سچے مسلمان ہمدرد و خیرخواہ
دوست کی طرح یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا قلب گواہی دیدیگا کہ اس کا تعلق
قرآن سے نہیں ہوسکتا تب آپ کو دو سخت مشکلیں اور پیش آئیں گی - ایک یہ کہ
جس شخص کے اقوال ایسے ہوں وہ قرآن کا ہرگز عالم نہیں کہلایا جاسکتا چاہیے
اس کا نام اور منصب کچھ بھی کیوں نہ ہو ؛

مگر ائمہ ہدیٰ اہل بیت رسالت و خاندان نبوت کے لیے ایسا کہنا تو قطعاً
ناجائز ہوگا۔ دوسرے یہ کہ چاہے کیسا ہی مشہور و نامور شیعہ راوی کیوں نہ ہو
جب ائمہ علیہم السلام پر وہ ایسا بہتان باندھے کبھی عزت کی نظروں سے دیکھا
نہیں جاسکتا نہ کسی اچھے لقب سے یاد کرنے کی قابل ہی بلکہ وہ جھونٹا اور لعنتی
ہے دیکھیے اہل سنت جس کو آپ عوام - یا جاہل و گمراہ فرقہ کہتے ہیں وہ اپنے
قابل الزام راویوں کو جھونٹا اور کذاب اور وضاع جھوٹی حدیثیں بنانے
والے کہتے ہیں اور اس سے اُن کے مذہب پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا اور ہزاروں
احادیث وضعی موضوع - واہی - بے اصل ہیں موضوعات کے بڑی بڑی طولانی

فہرست دیدی گئی ہے ان موضوع احادیث کو اپنے یہاں کے نہایت صحیح اور
احادیث سے مقابلہ کیجیے اور پھر انصاف کیجیے کہ اہل سنت کے یہاں ایسی احا
موضوع ہیں اور ہمارے یہاں ویسی ہی حدیثیں نہایت صحیح و معتبر احادیث کے جا
کا معیار راوی کا کام۔ راوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ علم دین اور تفقہ۔ اور حکمت
دینی دنیوی صلاح و فلاح۔ اگر قرآن حسب روایت ائمہ ایسا ہی اترا تھا تو بتا
پھر قرآن میں کیا خوبی تھی جس کو سن سن کر لوگ شیدا ہو کر مسلمان ہوتے تھے۔ ابتدا
۲۳ برس کے مسلمانوں کے لیے کیا چیز تھی اس وقت کس نے رسول خدا کو بادش
سمجھا تھا کس کو امید تھی کہ سلطنت قائم ہوگی۔ کس کو امید تھی کہ اس سلطنت
ہم کو نفع ہوگا۔

ذرا ہندوں کے پروہتوں کو دیکھیے۔ مہا برہمنوں کو دیکھیے یا اگر دنیا کی تاری
آپ کے پیش نظر ہو تو دنیا کے دنیا دار راہبوں کو احباروں کو دیکھیے یا
کے حالات پر نظر ڈالیے کہ کس کس طرح موت و حیات۔ شادی۔ غمی۔ ولادت
غرضکہ دنیا کے تمام واقعات زندگی اور موت سے انھیں برہمنوں کو فائدہ پہنچا
بنی اسرائیل جو حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد تھے ان میں کتنی خود غرضیاں بھر
گئی تھیں جن کی برائیاں قرآن میں سیکڑوں جگہ موجود ہیں۔ بھائیو۔ کیا یہ
تمام قصے عبث اور لغو قرآن میں وارد و نازل ہوے یا اس میں آیندہ نسلوں کے
لیے عبرت و نصیحت ہے ہم سے سنیئے۔ اگر نوح و لوط کے ازواج کی برائی بیان
کرنے سے ازواج نبی کرم کی تنبیہ و تعلیم مد نظر ہے تو فرزند نوح کی ہلاکت میں
اولاد رسول کی ہدایت مضمر ہے۔ اگر یعقوب پیغمبر کی اولاد کی برائیاں بدکاریاں
ظاہر کی گئی ہیں تو اس میں ذریت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم شاناً
بتلانا ہے کہ قرابت دار رسول ہونا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اگر آدم کے خلیفہ بناتے

ت معصوم فرشتوں کا دعوے اور احتجاج و استدلال کام نہیں آیا جنکی عصمت کی
ہد۔ اور قرآن اور الفاظ قرآن۔ انبیا اور اوصیا اور ائمہ گواہی دیتے ہیں تو اس سے
اہر ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں تو آنحضرتؐ کی
ا۔ خواہش۔ تمنا۔ آرزو۔ تدبیر جیش اسامہ و خلوے میدان۔ و خطبہ غدیر خم و طلب
م و کاغذ و روشنائی و مواخاۃ و دعوائے معصومیت اس کو روک نہ سکی۔ غور
کیجیے کہ آدم خلیفہ کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو ابلیس نافرمان نے افضلیت کا
عوے کیا۔ یہاں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے مقابلہ میں افضلیت ہی کا
عوے ہو رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صاف لفظوں میں نام اور قبیلہ
نام بتا کر خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ۔ بنی عدی سے عمرؓ۔ بنی امیہ سے
ثمانؓ علیؓ سے پہلے خلیفہ ہوں گے۔ آپ دیکھ چکے ہیں کہ پیمبر کا خواب جھوٹا نہیں
سکتا۔ پیمبر کا خواب ہی ایک قسم کی وحی ہے۔ خواب اقسام وحی سے ہے۔ آپ
کھ چکے کہ حضرت ابراہیمؑ کا باپ یا چچا یا نانا کافر تھا۔ قرآن میں تو جس جگہ لفظ
اب" آیا ہے اس کے معنے ہیں باپ کے۔ ظاہری معنی کو چھوڑ کر کے فرضی
یال سے لفظ قرآن کے معنی بدلنا سخت تحریف ہے جو بنی اسرائیل کیا کرتے
تھے پس باپ ہونا کوئی مضر منصب نبوت نہیں ہو سکتا درانحالیکہ آپ احادیث
یں پڑھ چکے ہیں کہ مردہ سے زندہ نکالنا کافر سے مومن پیدا کرنا۔ آپ پڑھ
چکے ہیں کہ اپنے کافر اور مشرک قرابت داران کے لیے شفاعت و استغفار
نا جائز بتایا گیا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی استغفار ابراہیمؑ کا تذکرہ کس
ے تسکین خاطر کے لیے ہوگا۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ ہابیل نے قابیل سے کہا
تھا کہ اگر تو میرے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھائے گا تب بھی میں اپنا ہاتھ نہ اٹھاؤنگا
رے قتل کے لیے۔ اب غور کیجیے کہ ہابیل سے ایسا شخص افضل ہو سکتا ہے

جو محض خیالی وسوسہ سے بصرہ اور صفین جاکر قتال مومنین کا جائز رکھے۔ جو کوفہ سے نہروان تک جاکر خاص اپنے جاں نثار فدائی شیعوں کو خوارج کا خطاب دے کر قتل کر دے ؂

آپ فرعون کے جادوگروں کا فرعون کی دھمکیوں کے بعد استقلال دیکھ چکے اور جواب سن چکے پھر کیا وہ لوگ جو ہمیشہ اپنے دین کو چھپاتے۔ دن کو کچھ۔ رات کو کچھ۔ شیعوں سے کچھ۔ سنیوں سے کچھ کہتے رہتے ہوں۔ ایک بات کہکر ستر راستے فرار کے پہلے سے سوچ لیتے ہوں۔ اپنے باپ دادا کے تقیہ پر فخر کرتے ہوں وہ فرعون کے جادوگروں کے برابر بھی ہو سکتے ہیں موسےؑ اور ہارون سے افضل ہونا تو بڑی بات ہے آپ دیکھ چکے ہیں کہ جو باتیں خضر کو معلوم تھیں وہ موسےؑ کو معلوم نہ تھیں پھر کیا خضر موسےؑ سے افضل ہیں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جو مسئلہ سلیمانؑ کو بتایا گیا تھا وہ داؤدؑ کو نہیں بتایا تو کیا سلیمانؑ داؤدؑ سے افضل ہیں آپ تفسیر قرآن مقبول میں ہزاروں جگہ پائیں گے کہ صحابہ نے اپنی طرف سے قرآن میں ملا دیا مگر فصاحت قرآنی میں کچھ فرق نہیں آیا۔ غور کیجیے کہ ان کے دشمنوں (صحابہ) نے قرآن میں ملا دیا اور کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی اور پھر لوگ یہ بھی دیکھیں گے کہ ائمہ نے قرآن میں سیکڑوں ہزاروں جگہ الفاظ داخل کیے ہیں اور وہیں فصاحت قرآنی کا ستیاناس ہو گیا ہے۔ قرآن کا لفظ اور حرف بھی قرآن ہے۔ خدا کا دعوے اور رسول کی تحدی کیا ہوئی جبکہ ظالم و جاہل صحابہ اس میں اپنا لفظ داخل کر سکے اور قرآن کا لفظ نکال سکے آپ عربی فارسی اردو انگریزی کل تواریخ کو پڑھ ڈالیئے جناب امیرؑ کے زمانہ خلافت میں ایک معاویہ مدعی خلافت پیدا ہو گیا تو کیے بعد دیگرے کل ممالک اسلامی جو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کے بدولت حاصل ہوئے تھے نکل گئے اور پھر کچھ بھی باقی نہ رہا۔ اگر بعد وفات رسولؐ جناب امیر خلیفہ ہو جاتے اور

س طرح سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و معاویہؓ وغیرہ وغیرہ تمامی اصحاب سولؐ دشمن اور مدعی خلافت ہو جاتے تو کیا حشر ہوتا۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ن سب میں دینی محبت و اخوت اسلامی تھی۔ اور دوست کا شعار ہے دوست ی فتح مندی۔ کامیابی پر خوش ہونا۔ دشمن کا کام ہے جلنا بُرا ماننا۔ اب ذرا ور سے بتائیے کہ جناب امیرؑ ان فتوحات و ترقی اسلام سے خوش تھے یا ناخوش کہنے میں نجات حاصل ہے یا ناخوش و ناراض کہنے میں۔ بتاؤ کہ قرآن میں ن کن لفظوں کے ساتھ یاد کیا گیا ہے۔ اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ کلمہ لا الٰہ لا اللہ اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ مساجد اور نماز اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ فتوحات اور شوکت اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں اسلام کہاں سے کہاں تک پہنچا تھا۔ مگر اپ پڑے بُرا مانا کیے۔ اور کچھ نہیں ہو سکا تو صرف زبان سے لعنت۔ بد دعا۔ گالی دیتے رہے۔ جاہل۔ ظالم۔ غاصب کہتے رہے۔ دیکھئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری امت کسریٰ اور قیصر کے ممالک پر فتحیاب ہو گی۔ پھر دیکھئے کہ کون غالب ہوا۔ وہ امت تھی یا نہیں۔ دیکھئے مکہ کے گرد و پیش جتنے مذہب تھے یہود۔ نصاریٰ و مجوس سب پر مسلمان غالب ہوئے۔ پھر اس کے قریب ہی زمانے میں ہندوستان کے ہندوؤں پر بھی غالب ہوئے۔ جناب امیرؑ نے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و عائشہؓ و طلحہؓ اور زبیرؓ کی تعریف کی ہے۔ جمعہ اور جماعت ترک نہیں کیا اور حق رفاقت سے بھی کبھی دریغ نہیں فرمایا۔ تو کیا جناب امیرؑ کی پیروی اب یہی ہے کہ اس وقت عداوت کا بیج بویا کریں۔ پھر یہ دیکھئے کہ آپ کے علامہ مقبول احمد کی تصنیف کے جواب میں کس قدر تہذیب سے کلام لیا گیا ہے۔

علما و صلحا واذ گیا۔ اہل سنت اس تفسیر کے مقدمہ کو ضبط اور نہایت صبر و تحمل سے ضرور ملاحظہ فرمائے۔ کسی مکروہ بات کے سننے میں فوری غصہ لانا۔ بھڑک اُٹھنا کوئی قابل تعریف بات نہیں۔ اگر میں بھی آپ کی طرح بے صبری کرجاتا تو ان باتوں سے نہ مطلع ہوسکتا اور نہ آپ کو خبر کرسکتا۔

لوگ کہیں گے کہ تفسیر **فبهت الذی کفر**۔ تفسیر مقبول احمد شیعی کا جواب ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اسی کے دیکھنے کے بعد یہ تفسیر لکھی گئی ہے مگر آج سے کئی سال پیشتر سے میں تفاسیر شیعہ سے واقف تھا۔ پس ہماری تفسیر اس کا جواب نہیں ہے بلکہ ایک لاجواب چیز ہے۔

میں آپ سے صرف انصاف چاہتا ہوں کہ براہین و دلائل کی قوت۔ بیان قرآنی کی قوت۔ خدا کی قوت کے سوا ہماری تفسیر میں آپ کہیں ایسی بدزبانی نہ دیکھیں گے جو تفسیر مقبول میں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ خدا نے ظالمین اور کاذبین پر لعنت کی ہے اور میں نے اس کو نقل کیا ہے۔ جہاں جہاں اس کا موقعہ آگیا۔ ہمارے دیباچہ سے فوراً بھڑک نہ اُٹھئے۔ مجھ کو مولانا امیر المومنین علی رضی ابن ابی طالب رضی سے بہت محبت ہے۔ جس میں میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ میں ان کا پوتا بھی ہوں اور نواسا بھی۔

اہل سنت جو معنی مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ کے لیتے ہیں اُس معنی کی وجہ سے مجھکو یہ محبت اور محبت میں شغف ہے۔ میں آپ کی محبت میں اندھا اور بہرا ہوں۔ فرق اس قدر ہے کہ مجھ کو اسلام سے بھی محبت ہے اور اسلامی خدمات جو دوسروں سے ہوئی ہیں میں اُن سے چشم پوشی نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تفسیر لکھی گئی خدا کرے ہمارے تمام دینی بھائیوں کو اس سے نفع ہو اور آئندہ سب بدزبانی ترک کرکے شیر و شکر ہوجائیں آمین۔ سراج الحق

اصطلاحات

۱۔ شیعوں کے خدا اور سنیوں کے خدا اور

۲۔ شیعوں کے محمد رسول اور سنیونکے محمد رسول اللہ صلعم اور

۳۔ شیعوں کے امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور سنیوں کے امام حسنین علیہم السلام اور

۴۔ شیعوں کے علی اور سنیوں کے علیؓ اور

۵۔ شیعونکے مفروضہ آل رسول اور سنیونکے آل اطہار رسول صلعم اور

میں نے مولوی سید احمد علی مرحوم تلمیذ علماے فرنگی محل کی زبانی ایک مناظرہ ں سنا تھا کہ شیعوں کے علی اور ہیں اور سنیوں کے علیؓ اور۔ لیکن کتب بینی ے معلوم ہوا کہ شیعوں کے خدا بھی اور اور شیعوں کے رسول بھی اور۔

اس کتاب میں جہاں جہاں لفظ آل رسول یا علیؓ۔ جعفر صادقؑ قرؑ۔ یا تقیؑ۔ یا نقیؑ۔ یا موسیٰؑ کاظم۔ یا زینؑ العابدین۔ آیا ہے اوس سے وشیعوں کے فرضی اور مزعوم آل رسول ہیں نہ کہ حقیقی آل اطہار رسول اللہ لے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ از پبلشر

پندرہویں پارہ کلام اللہ

حضرت حق جل شانہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اوسی کی
توفیق سے تفسیر لاجواب جس کا نام نامی اسم بامسمّیٰ

فبہت الذی کفر

رکھا گیا جسکو امیدوار رحمت رب الفلق سراج الحق ملا فاضل عفا عنہ نے تالیف کیا
حسب فرمائش حافظ فضل حق صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ کلکٹری پنشن یافتہ باہتمام قادر بخش

مطبع اصح المطابع لکھنؤ میں طبع ہوئی

انعامی اشتہار

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی حافظ کلام اللہ کا شیعہ مذہب میں ہو جاوے یا موجود ہو تو اسکو ۲۵ روپیہ انعام دیا جاویگا بشرطیکہ وہ اصحاب ثلثہ کا منکر ہو۔ کیونکہ جو شخص اصحاب ثلثہ کا منکر ہوتا ہے وہ کبھی کلام الٰہی کا حافظ نہیں ہو سکتا۔ بارہا تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے چونکہ کتب معتبرہ طرفین سے یہ ثابت ہے کہ حضرات شیعہ کا ایمان قرآن شریف پر نہیں ہے اسواسطے بھی کوئی شیعہ کلام الٰہی کا حافظ نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ بات غلط ہے تو کوئی شیعہ مرد میدان بنکر دکھا دیوے ورنہ وہ ایسے مذہب سے توبہ کرے۔

المشتہر

شیخ حاجی غلام یٰسین سوداگر جفت تلہ گنگ۔ ضلع اٹک (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر فتح الذی کفر

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۵

پورا ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۰ و ۱۱- اس کے حواشے اور ضمیمہ کو خود دیکھو- اے بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کا ذکر کرتے رہو جو میں تم پر انعام کر چکا اور جو عہد مجھ سے کر چکے ہو- اُسے پورا کرتے رہو تاکہ جو عہد میں نے تم سے کیا ہی اُسے پورا کروں اور صرف مجھی سے ڈرو اور جو کچھ میں نے نازل کیا ہو اس پر ایمان لاؤ کہ تمھارے پاس جو کچھ پہلے سے موجود ہی وہ اس کی تصدیق کرتا ہی اور تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ ہو- اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف مجھی سے ڈرتے رہو- اور باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر نہ کرو اور حق کو جان بوجھکر نہ چھپاؤ- اور نماز پڑھتے رہو- اور زکوٰۃ دیتے رہو اور باجماعت نماز ادا کرو- کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو- اور خود کو فراموش کر جاتے ہو- باوجودیکہ تم کتاب پڑھتے ہو- کیا تم اتنی عقل نہیں رکھتے اور روزے اور نماز کے ساتھ ہم سے مدد مانگو اور اس میں شک نہیں کہ نماز سب پر بھاری ہی- سوائے اُن خوف کرنے والوں کے جن کو یقین ہی کہ ہم کو اپنے پروردگار کے سامنے پلٹ کر جانا ہی- اور اس کی حضوری میں پیش ہونا ہی:

ناظرین باتمکین - تمامی مقدمات کو پیش نظر رکھو - بلکہ ایک مرتبہ پھر اسکو دیکھ لو اس کے بعد آل یعقوب کی جگہ آل رسول صلعم کی تربیت و تعلیم کا خیال کرو کیونکہ قرآن کے قصص و حکایات عبرۃ کے لیے ہیں بے سروپا اور فضول نہیں مولوی مقبول احمد کے حواشے و ضمیمہ کو بھی دیکھ لو - ای آل رسول صلعم بتاؤ یہ آیتیں تمھاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی ؟

پس ان آیتوں میں آل رسول صلعم سے خطاب پُرعتاب یہ ہی کہ ہم حضرات اُبوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے - تم کو ان کی اطاعت اور وفاداری واجب ہی - پیغمبرزادگی کا غرور نہ کرو - بنی اسرائیل بھی پیغمبر زادے تھے - زمین ہماری ہی - ہم جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں ؟ ملک جس کو ہم چاہتے ہیں دیتے ہیں - ہم اپنے صالحین بندوں کو سلطنت دیتے ہیں ؟

پس ای آل رسول صلعم تم ہمارے خلفاء کی اطاعت محبت و وفاداری سے کرو نہ کہ انکے ڈر سے بلکہ صرف مجھی سے ڈرو کہ ان کی نافرمانی میں میری نافرمانی ہی - اور اگر تم ایسا کروگے تو ہم تم کو نعمتہاے جنت دیں گے تم کو ہمارے پیغمبر رسول کریمؐ نے بھی بتا دیا ہی - قرآن کے آیات بھی تم کو معلوم ہیں - پس تم سب سے اول کافر و منکر نہ بنو میری آیتوں کا مطلب صرف دُنیاے دَنی بے حقیقت کے لیے ایسا نہ بتاؤ کہ لوگ گمراہ ہوں ؟

ہمارا قرآن اپنے لیے مخصوص نہ کرو - یہ ایسا بُرا کام ہی کہ تم کو ہم سے ڈرنا چاہیئے - یہ مطلب جو تم اپنے شیعوں سے بیان کرتے ہو یہ تو محض باطل ہی - ہماری آیتیں اس کو باطل کرتی ہیں - پھر ایسی جرأت تو نہ کرو کہ باطل کو حق کے پیرایہ میں ظاہر کرو - یہ بدترین نفاق اور اشد ترین جسارت ہی - اور حق کو جان بوجھکر مت چھپاؤ - تم قرآن پڑھتے ہو - اس میں ہمارے صاف صاف اشارات ہیں - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ی تعلیم تم کو ہو چکی ہے۔ خلفاء کے ساتھ جو تمام مسلمان نماز جماعت ادا کرتے ہیں۔ تم بھی انکے
ساتھ نماز جماعت ادا کرتے رہو۔ یہ نہیں کہ پیغمبر زادگی کے غرور میں ڈیڑھ اینٹ کی مسجد
الگ بنالو۔ بلالؓ و سلمانؓ و ابا ذرؓ و مقدادؓ و عمارؓ یاسر تو خلیفہ برحق کے ساتھ نماز
پڑھیں اور تم جماعت سے خارج رہو۔ تم کو عباس و ابو سفیان کی رفاقت سے کچھ
فائدہ نہ ہوگا۔ دیکھو لوگوں کو تو تم بتاتے ہو کہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت
کرو اور خود اپنے کو بھلا دیتے ہو۔ فراموش کر جاتے ہو۔ باوجودیکہ تم کتاب قرآن پڑھتے ہو
کیس تم کو اتنی بھی عقل نہیں ہے۔ کیا تم اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ تمام مسلمان تو ان کی
اطاعت و وفاداری پر متفق و سرگرم انقیاد ہیں تمہارا ایک الگ رہنا کیا مفید ہوگا
ہم تو تم کو حکم دیتے ہیں کہ روزے اور نماز کے ساتھ ہم سے مدد مانگو اور تم ہو کہ لوگوں
کو سکھلاتے ہو کہ محمد و آل محمد کے وسیلہ سے دعا مانگو۔ غضب تو یہ ہے کہ تاویل القول
بما لا یرضیٰ بہ قائلہ کی حرکت مذموم پر بھی تم جرأت کرتے ہو۔ باوجودیکہ ہم نے ایک جگہ
بہت صراحت سے ظاہر کر دیا ہے کہ آدم غریب نے ہم سے مناجات میں کہا تھا۔
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ مگر ایک جگہ جب
ہمنے صرف فتلقی کہدیا تو تجکو شرم نہیں آئی تو نے کہدیا کہ محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلہ سے
آدم کو دعا مانگنا سکھلایا گیا تھا۔ ای............توم رسول پر جھوٹ بولنے
سے تو جہنم کی سزا مقرر ہی ہے۔ ہم پر جھوٹ باندھنے سے تجکو نہ ہمارا خوف آیا نہ ہمارے
جہنم کے عذاب شدید کا۔ بے شک یہ ہماری نصیحت بہت بھاری ہے سوائے
اُن خوف کرنے والوں کے جن کو یقین ہے کہ ہمکو اپنی پروردگار کے سامنے
پلٹ کر جانا ہے اور اس کی حضوری میں پیش ہونا ہے۔ وہ صرف یہ جانتے
ہیں کہ ہم کو دین کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا۔ اعمال صالحہ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جہاد
عفو۔ رحم۔ غرض تمامی مکارم اخلاق پر کاربند رہنا تجارت لن تبور ہے اس

سے ہم کو کیا مطلب کہ کس میں خلافت کی لیاقت ہے کس میں نہیں کس کو خلافت
کا استحقاق ہے کس کو نہیں۔ اس بحث میں تو وہ پڑے جس کو دین سے کچھ واسطہ نہ
کار خود کن کار بیگانہ مکن

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۶-

مولوی مقبول احمد صاحب کا ترجمہ صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳- اس کے
حواشے وضمیمہ کو خود دیکھو- ای بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو
جو تم کو عطا کر چکا ہوں اور اس بات کو کہ میں نے تم کو تمام عالم پر
فضیلت دی- اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی دوسرے نفس کے
کسی طرح کام نہ آسکے گا اور نہ کسی عام شخص کی اس کے بارہ میں سفارش قبول
کی جائے گی اور نہ کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انکی کسی قسم کی امداد کی جائیگی
اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے تمھیں فرعون والوں کے ہاتھ سے نجات دی تھی-
کہ وہ تمھیں بڑے بڑے عذاب دیتے تھے- تمھارے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے- اور
تمھاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے- اور اس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے
تمھاری بڑی آزمایش تھی- اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ ہم نے سمندر میں
تمھارے لیے راستہ پیدا کر دیا تھا اور تمھیں نجات بھی دی تھی- اور تمھارے دیکھتے دیکھتے
فرعون والوں کو ڈبو دیا تھا- اور اسے بھی یاد رکھو کہ جبکہ ہم نے موسے سے چالیس شبوں
کا وعدہ کیا تھا- پھر تم نے یہ ظلم کیا کہ اُن کی غیبت میں بچھڑا پوجنے لگے اس پر بھی ہم نے
تمھارا قصور معاف کر دیا تاکہ تم شکر گزار بنو- اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے موسیٰ
کو کتاب اور حق و باطل کی جانچ عنایت کی تاکہ راہ راست پر آجاؤ اور جب موسیٰ نے
اپنے لوگوں سے یہ کہا کہ ای میری قوم تم نے بچھڑا پوجکر خود اپنے اوپر ظلم توڑا ہے اب اپنے
پیدا کرنے والے کے حضور میں توبہ کرو اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر ڈالو- یہی
تمھارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمھارے حق میں بہتر ہے پھر تمھاری توبہ قبول

ہوگی۔ بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہی۔ اور جب وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے موسےٰ جب تک ہم ظاہر بہ ظاہر خدا کو نہ دیکھ لیں ہم تو تمھاری باتوں پر ایمان نہ لائیں گے تو تمھارے دیکھتے دیکھتے تم پر بجلی گری تھی۔ پھر ہم نے تمھارے مرنے کے بعد تم کو زندہ کیا۔ تاکہ تم شکر گزار رہو۔

اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تم پر من وسلویٰ نازل کیا اور ہم نے حکم دیا کہ ہمارے رزق کا نفیس حصہ کھاؤ۔ اور جو اس پر شکر گزار نہ ہوئے تو انھوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

اور جب ہم نے یہ کہا کہ اس گاؤں میں جاؤ اور اس میں جو کچھ تمھارا جی چاہے خوب کھاؤ پیو۔ اور اس دروازہ میں سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور لفظ حطۃ بھی اپنی زبان پر جاری رکھو تو ہم تمھاری خطائیں بخشدیں گے۔ اور ہم نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے۔ پھر ظالموں نے جو کچھ ان سے کہا گیا تھا اسے بدل کر اس کی جگہ دوسری بات رکھ دی پس جیسی وہ نافرمانی کیا کرتے تھے اس کے بدلے ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب نازل کیا ۱۲

مولوی مقبول احمد نے آیۂ شفاعت کے ترجمہ میں جیسی دین ودانش اور داد عربی دانی دی ہے اس کا تو صرف ہمارے عُلما جواب دیں گے۔ ہم کو ضرور نہیں۔

خوش فہم ناظرین۔ قصہ پشیین عبرتاً للآخرین۔ آل اسرائیل کی تعلیم کے بعد آل رسول کی تعلیم کو ملاحظہ فرمائیے۔ یعنے اے آل رسول ہم نے تو جس طرح آل اسرائیل کی شان میں تمام عالم پر فضیلت دینا بیان کیا تھا۔ ویسی تو کوئی آیت تمھاری شان میں نازل نہیں کی۔ تو جس طرح پیغمبر زادگی کے غرور میں وہ نافرمانی کرتے تھے ویسی تم مت کرو۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی دوسرے

نفس کے کسی طرح کام نہ آسکے گا اور نہ کسی کی شفاعت قبول کی جائیگی اور نہ کوئی معاو
لیا جائیگا اور نہ ان کی کسی قسم کی امداد کیجائیگی جس طرح اسرائیل یعنے یعقوب پیغمبر اپنے
نالائق اولاد کی مدد و شفاعت نہ کرینگے نہ کرسکیں گے۔ ویسا ہی ہمارے رسولؐ بھی
جس طرح بنی اسرائیل اپنی شامت اعمال سے فرعون کے محکوم بنادیئے گئے ویسے
تم بھی بنادیے جاؤ گے

- دیکھو ہم نے تو ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ کو ایسا خلیفہ بنایا کہ تم پر کوئی بھی ظلم نہیں کرتا۔
شہزادوں کی طرح تمھاری گزر و بسر ہوتی ہی۔ تم جو کچھ کہہ ڈالتے ہو وہ اس کو برداشت
کرجاتے ہیں انتظام سلطنت و نظم مملکت میں جب نیک مشورہ تم دیتے ہو اس
کو نہایت شکر گزاری سے وہ قبول کرتے ہیں کوئی عہدہ یا خدمت بھی تمھارے
سپرد نہیں کی جاتی جس سے خیال ماتحتی و محکومیت پیدا ہو۔ اپنے لڑکوں سے زیادہ
تمھارا حصہ دیتے ہیں اپنے سے زیادہ تمھارا وقار کرتے ہیں اس وقت کو یاد کرو جب
بعد وفات رسول کریم صلعم تمام قبائل عرب مرتد ہو گئے تھے۔ نبوت کے جھوٹے
دعویدار ہر طرف کھڑے ہو گئے تھے اس سیلاب عظیم سے ابوبکرؓ کی بدولت کیسا
بچا دیا۔ اور تمام دشمنوں کو فرعون والوں کی طرح غرق فنا کردیا

چالیس شبوں اور راتوں سے کیسا خوبصورت کنایہ و اشارہ لطیف ہے کہ چالیس
برس تک تم کیسے امن و چین سے بسر کرتے رہے۔ عجائب پرستوں کو کیسا عمدہ سبق
دیا ہی کہ بنی اسرائیل بھی عجیب و غریب بولتے ہوئے بچھڑے کو دیکھ کر پوجنے لگے
تھے۔ عجائب پرستی میں بڑی بڑی خرابیاں ہیں تم جب عجیب چیز کو دیکھو گے اسکو
پوجنے لگو گے دجال سے زیادہ عجائب و غرائب کا کوئی مجموعہ نہ ہوا ہی نہ ہوگا تو اسکی
طرف بھی تم جھک پڑو گے۔ دیکھو دجال بھی اصفہان سے نکلے گا۔ جہان عجائب پرست
بہت سے ہیں بس ڈرو اور عبرت پکڑو

شکرگزار رہو" لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید کا مطلب اگر تم نہ
سمجھ سکتے ہو۔ تو گلستان سعدی کے فقرہ "بشکر اندرش مزید نعمت" ہی کو دیکھو۔ ابوبکرؓ وعمرؓ و
عثمانؓ کی خلافت میں جتنا عیش و تنعم اعزاز و وقار تم کو حاصل ہوا اس کو غنیمت
اور نعمت سمجھو اور اس پر شکر ادا کرو۔ اگر ناشکری کرو گے تو ہم ایسے ایسے نالائقوں
ظالموں کو مسلط کر دیں گے۔ کہ پھر پناہ نہ ملے گی ÷

ہمارا وعدہ ہے کہ ہم نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے۔ ہم نے اپنا وعدہ پورا کیا۔
۲۰ برس میں جیسی ترقی ہم نے دی۔ دنیا میں کوئی مثال تلاش کرو مگر تم کو وہ
ایک آنکھ نہیں بھاتی تم اس کو ترقی نہیں کہتے پھر تمہیں بتاؤ کہ اب کس کا نام ہم
ترقی رکھیں۔ موسٰے کی کتاب توریت تو امام ہو اور حق و باطل کی جانچ ہو اور
ہماری کتاب قرآن مجید و فرقان حمید جس کو ہم نے اپنے رسول کریم پر اُتارا۔
جس کو ہم نے امام فرمایا تو اس کی امامت کا منکر ہے۔ اور بلا دلیل اپنے آپ کو
جس کو چاہا امام کہنا شروع کیا۔ ہم نے قرآن کو عرب کی زبان میں اُتارا اور تو نے
اس کو فارسی سمجھ لیا۔ ہمارے ارشاد انی جاعلک للناس اماماً۔ کا مطلب تو ہمارے
ہی سامنے ایسا بے معنے بیان کرتا ہے اور ایسا بے لگام جاتا ہے کہ تجکو سر و پا کی کچھ خبر
نہیں تو کہتا ہے کہ امامت نبوت سے افضل ہے حالانکہ ہم نے نبوت سے برتر کوئی
منصب مخلوق میں نہیں رکھا۔ ہاں ایک چیز ہمارے نزدیک بہت عزیز ہے
یعنے خود وہی قرآن۔ اس کو تم نے کھلونا بنالیا۔ ہمنے تو اسکو تمام عالم کی ہدایت
کے لیے بھیجا تھا تم نے اس کو اپنا مال سمجھ لیا۔ اور مزہ تو یہ ہے کہ میٹھا میٹھا ہپ
اور کڑوا کڑوا تھو۔ مٹھائی کون کھائے گا؟ ہم! کام کون کریگا؟ تھو!!

تم نے اس کو کہہ دیا کہ قرآن ظاہر اترا ہے اور باطن۔ اے نادانو ہمارے
کلام بہت صاف ہیں لگی لپٹی باتیں کرنی ہماری شان کے بہت خلاف ہے۔

ہم نے جبتک حکم جہاد کو مناسب نہیں سمجھا تو لکم دینکم ولے دین کہدیا۔ مگر دیکھو
کے ابتداء لفظ کافرون سے فرمائی جس سے زیادہ سخت کوئی گالی نہیں مگر یہ جا
ہم نے صرف اس لیئے کہا تھا کہ جس کو چاہو گالی دیدو اور یہودکے ثمن قلیل سے بھی
بدتر و کمتر ہو اور جب ہمارے بعض بندے عاجز ہوکر تنگ آکر ایسا مطلب تبلائیں
جو صاف صاف قرآنی ہدایت و احکام کے موافق ہوں تو تم اور تمھارے شیعہ قیا
تک کے لئے غرق دریائے حیرت ہو جاؤ۔

ای آل رسول غور کرو کہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کی توبہ میں قتل کی شر
لگادی اور چھ لاکھ باؤن ہزار بنی اسرائیل کو قتل کرادیا (حیات القلوب جلد
اول صفحہ ۲۳۲)۔ اور ہمارے رسول کریم صلعم کو دیکھو کہ وہ صرف ندامت کو تو
قرار دیتے ہیں اور طالب تحلیل کہکر مسلمانوں کو درود و سلام بھیجنے کا تم پر حکم دیتے
ہیں۔ شرماؤ۔ اور باز آؤ اور ڈرو کہ غیرت حق جوش میں نہ آئے اور ویسا ہی حکم دیدے
جیسا بنی اسرائیل کے قتل کا دیا تھا۔

ای آل رسول صلعم ہم نے صاف صاف اشارات اپنے کلام میں کردیئے تھے
ہمارے رسول نے صاف صاف کہدیا تھا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں گے
مگر تم ان کو نہیں مانتے تم کہتے ہو کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت دکھلاؤ جس میں نام بنا
خلفا کے نام مع ولدیت درج ہو۔ ای آل رسول تمھارا یہ کہنا بنی اسرائیل کے
اُس کہنے سے مطلق کم نہیں ہو جیسے بنی اسرائیل کہتے تھے کہ اے موسےٰ ہم تم پر ہرگز ایمان
نہ لائیں گے۔ جب تک خدا کو ہم ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔ پھر جس طرح اُن پر
بجلی گری تھی کہیں تم پر نہ گرجائے۔ ایسی جرأت و دلیری سے باز آؤ ورنہ ہماری سنت
تبدیل نہیں ہوتی۔ اور ہم ایک ہی قسم کی سزا دیتے ہیں۔ اور پھر جس طرح ہمیں نعمتوں
من و سلویٰ و سائبان کا ذکر کیا تھا۔ اس میں اشارہ ہو کہ تم کو خلفائے ثلثہ کے

عہد معدلت میں جیسی جیسی نعمتیں آزادی اعزاز و وقار حاصل تھا تم نے اس کی قدر نہیں کی اور شکر گزار نہیں ہوئی تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ظلم کیا اس کے بعد کی آیت میں اشارہ ہے کہ ہم نے پُرامن دولت دی تھی مگر اس کو تبدیل کر دیا تو ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب نازل کیا۔ آہ وہی شیعیان علی عباس و ابوسفیان جو بڑے مشیر و ہمدرد بنتے تھے۔ تسلط پاکران کی اولاد نے جو قیامت برپا کی۔ وہ فرعون کے عذاب بنی اسرائیل سے اگر بہت سخت نہیں تو بہت مشابہہ ضرور ہے +

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۶۔

ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۴ و ۱۳۔ (حواشی اور ضمیمہ اس کے تم خود دیکھ لو۔ اے بنی اسرائیل اُس وقت کو یاد کرو جبکہ موسےٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا تو ہم نے یہ کہا کہ اس پتھر میں اپنا عصا مارو پھر اس سے بارہ چشمہ جاری ہو گئے تھے اور ہر ہر گروہ نے اپنے اپنے چشمہ کو پہچان لیا تھا پھر ہم نے یہ حکم دیا کہ خدا نے جو کچھ تم کو دیا ہے۔ کھاؤ پیو اور مفسد بنکر زمین میں فساد نہ کرو اور جس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے موسےٰ ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے اس لیے اپنے خدا سے ہمارے لیے یہ دعا کرو کہ زمین سے جو جو چیزیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔ ساگ۔ پات۔ کھیرا ککڑی۔ گیہوں۔ مسور۔ پیاز۔ وغیرہ ہمارے لیے بھی پیدا کر دے موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ کیا تم گھٹیا چیزوں کو اس سے بدلنا چاہتے ہو جو عمدہ ہے ایسا ہی ہے تو کسی شہر میں چلے جاؤ کہ جو کچھ مانگتے ہو تم کو وہاں مل جائے گا اور ایسی باتیں بنانے والوں کو ذلت اور افلاس کی مار دی گئی تھی۔ اور غضب خدا میں آ گئے تھے۔ یہ نتیجہ اس کا تھا کہ وہ خدا کی نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے اور انبیا کو ناحق قتل کیا کرتے تھے۔ اور یہ اس کا نتیجہ تھا کہ وہ نافرمانی اور زیادتی کیا کرتے تھے ۱۲ +

اے آلِ رسول بتاؤ یہ چند آیتیں تمھاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں ا
کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے +

معزز ناظرین۔ یعقوب پیغمبر کی اولاد بنی اسرائیل کے قصہ کے بعد آلِ رسول صلعم کی
یوں شروع ہوتی ہے۔ کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے عہد معدلت مہد میں جیسا عیش و آ
تمکو حاصل تھا اس کی قدر نہ کر کے دنیاوی سلطنت۔ کی آرزو کرنا اس کی ایسی
مثال ہے کہ من اور سلویٰ اور سائبان کو چھوڑ کر بنی اسرائیل کا ساگ پات ما
کبھی بصرہ میں جا دوڑنا اور کبھی کوفی ٹایوفی کو اپنا خاص شیعہ قرار دینا اِن کے
بھروسہ پر حرم رسول کو ترک کر دینا۔ کوفہ کو اپنا دارالسلطنت منتقل کرنا امیر ش
کو تلوار کا مزہ چکھانا۔ کوفہ میں شیعوں سے کہنا کہ محمد بن ابی بکر کی مدد کو مصر جاؤ
ان کا نہ سننا اور نہ ماننا اور نہ جانا غریب محمد بن ابی بکر کا بے کسی میں قتل ہو
شیعوں کو بد دعا دینا۔ نماز اور اس کے قنوت میں امیر شام کو لعنت کرنا۔ اور اس
جواب میں تمام شام کی مساجد و منارہ سے اسّی برس تک لعنت پڑنا اور س
شیعوں کا امر تحکیم پر اعتراض کرنا۔ اور فیصلہ حکم کے بعد لڑائی جاری نہ رکھنا ش
جو نہ تنخواہ پاتے تھے نہ کھانا۔ لڑائی کی ضرورت باقی نہ رہنے سے چلا جانا اور نہرو
کے مقام پر خارجی لقب پا کر قتل ہو جانا اور پھر عداوت کا بیج اُن کے دلوں میں
بو دینا۔ اور جو نہ سننا تھا وہ سننا۔ یہ ذلت نہیں تو کیا ہے۔ بنی اسرائیل نے اگر ا
پیغمبروں کو مارا تھا۔ تو تم خلفا کو منبر پر گالی دیتے تھے۔ اور یہ قتل سے بد تر
بدکار و ظالم بادشاہ کے مقابلہ میں اس کی سلطنت قائم ہو جانے کے بعد کوف
کے بھروسہ پر سلطنت کا خواب دیکھنا۔ اور مقابلہ کے واسطے چل کھڑا ہونا۔ پ
نہایت بے کسی میں جان دینا۔ اہلبیت کا قید ہونا۔ یہ سب اس کی مثال ہے کہ ج
طرح بنی اسرائیل نے اچھی چیزیں چھوڑ کر بُری چیز کی آرزو کی ویسا ہی نعمت اُنکے اد

عیش و وطن چھوڑ کر سلطنت کا خیال اور آرزو کیا۔

امن قائم ہو جانے کے بعد سلطنت قرار پا جانے کے بعد مقابلہ پر نکلنا فساد کی بات ہی جس کی سخت ممانعت ہی ۱۲۔

مولوی مقبول احمد ہم کو تم سے ملنے کی آرزو تھی۔ جب سے کہ تم مچھلی شہر آئے تھے اس آیت کی تفسیر میں تم کو تردد ہی کہ چودہ معصوموں کے واسطے سے موسےٰ نے دعا مانگی اور چشمے نکلے صرف بارہ ہم تم کو کیا بتائیں۔ ہمارا مقصود اس وقت تفسیر لکھنا ہی نہ تمہاری غلطیاں بتانا۔ تاہم سنو حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں کی اولاد کا الگ جتھا تھا اس لیے بارہ چشمے نکلے تھے۔

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۷۔ ترجمہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۴۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے مسلمان اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور ستارہ پرست ان میں جو بھی خدا اور روز قیامت پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے پس اُن کا اجر اُن کے خدا کے پاس ہے اور اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگیں ہوں گے۔

ناظرین بنی اسرائیل کے قصہ کو بیان کرتے کرتے درمیان قصہ میں اللہ صاحب نے جو یہ آیت نازل کی اس کا مطلب بھی مجھ سے سن لو۔ یہ تو تم کو معلوم ہو چکا ہی کہ بنی اسرائیل کو اپنے سب کاموں پر بڑا غرور تھا یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو نحن ابناء اللہ و احبّاءہ کہا کرتے تھے اس آیت سے اللہ پاک نے بنی اسرائیل کے قصہ میں آل رسول صلعم کی تعلیم یوں فرمائی ہی کہ

بندگی باید ہمیر زادگی منظور نیست

یہودی ہو یا نصرانی ستارہ پرست ہو یا کوئی اور ہاں ہاں جلاہا ہو یا دُھنیا۔

سلہ ہم اللہ کی اولاد او اس کے دوست ہیں ۱۲۔

موچی ہو یا چار گنجڑا ہو یا قصائی بنی عدی ہو یا بنی تیم بنی اُمیہ ہو یا بنی مروان۔ سیّد ہو یا عباسی۔ ہم صرف ایمان اور عمل صالح چاہتے ہیں۔ ویسا ہی ایمان اور ویسا ہی عمل صالح جیسا ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کا تھا۔ بے شک اُن کا اجر اُن کے خدا کے پاس ہے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

مولوی مقبول احمد صاحب اِس آیت کے ترجمہ میں باوجود تقلید مولوی نذیر احمد صاحب جیسی بدحواسی ظاہر ہو رہی ہے اس کو آپ کا دِل ہی جانتا ہوگا معلوم ہوتا ہی کہ اس آیت کا مطلب آپ سمجھ گئے ہونگے۔ ناظرین اب بنی اسرائیل کا قصہ جہاں جہاں آئے گا۔ میں اس کو نظرانداز کروں گا اسی قدر کافی ہی۔

تم کہتے ہو اور ہماری آنکھوں کے سامنے جھوٹ کہتے ہو کہ موسےٰ نے تمہارے واسطے سے پانی مانگا۔ بھلا یہ قرآن میں کہاں ہی۔ قرآن کے کس لفظ سے یہ نکلتا ہی۔ قرآن کے الفاظ یہ ہیں۔ موسےٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا۔ ہم نے حکم دیا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مارو۔ تم لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے کہتے ہو کہ قرآن کی تاویل رائے وعقل سے ناجائز ہی۔ ہم تمہاری چالاکیوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ ہمارے ابرار بندے جھوٹی حدیث نہیں بناتے اُن کو ہم نے جس قدر علم دیا ہے اسی سے کام لیتے ہیں۔ اور تم کو جھوٹ بولنے میں نہ دریغ ہے نہ شرم پس تم جھوٹی حدیث بناتے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ تفسیر بالرائے نہیں ہی حالانکہ ای نالائق ناشدنی قوم تفسیر بالرائے اس قدر مذموم نہیں جیسے جھوٹ بولنا اور انبیا پر جھوٹ باندھنا تم کو علم نہیں۔ اور اگر علم ہے تو جان لو کہ ہمارے عقلمند بندے تمہارے جھوٹ کو بخوبی سمجھ جاتے ہیں جھوٹ میں علامتیں جھوٹ کی موجود رہتی

ہیں - احمق نہ سمجھیں تو نہ سمجھیں مگر عقلاء سے اپنا جھوٹ سنو اگر موسیٰ نے تمہارے واسطے سے پانی مانگا ہوتا اور ہم کو تمہارے ہی لحاظ سے پانی دینا منظور تھا تو ہم یہ کرتے کہ بجز دعا آسمان سے پانی برسا دیتے - دریا کا رُخ پھیر دیتے - موسیٰ کے ہاتھ اور انکی دست کرامت کو کیوں دخل دیتے پیغمبر شعیب کی متبرک لاٹھی جو تمام انبیا کی ترکہ تھی اُس سے مارنیکا کیوں حکم دیتے تمکو جھوٹ بولتے بھی شرم نہیں آتی بدکار بنی اسرائیل کو تو تمہارے وسیلہ سے دعا مانگنے پر پانی دیا اور جب تم خود کربلا میں پانی مانگتے تھے - تو نہیں دیا - ایسے جھوٹ سے شرماؤ - تمہارا جھوٹ عقلمندوں کو دھوکا نہیں دے سکتا ؎

تم کہتے ہو کہ بنی اسرائیل نے اپنی توبہ میں تمہارے وسیلہ سے مغفرت[51] چاہی تھی - یہ آیت قرآن میں کہاں ہے قرآن کے کس لفظ سے نکلتا ہے سیاق عبارت کلام مجید کیا اس کو باطل نہیں کرتا - پھر وہ تمہارا دعویٰ کیا ہوا کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو اگر قرآن اس کو سچ کہتا ہو تو سچ جانو - جھوٹ کہتا ہو تو جھوٹ سمجھو - سنو اس میں بھی جھوٹ کی یہ علامت ہے - اگر ہم کو پیغمبر کی شفاعت بھی منظور نہ ہوئی پیغمبر کی شفاعت کے بعد - سچی توبہ کے بعد بھی ہم نے معاف نہیں کیا تو توبہ قبول نہیں کی اور صرف تمہارے ہی وسیلہ سے توبہ قبول کرنا چاہا تو پھر چھ لاکھ باون[52] ہزار کو قتل کیوں کرا دیا ؎

تم کہتے ہو ذلک الکتاب سے مراد علی ابن ابی طالب - ہم خود پریشان ہیں کہ کہ اب تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایرانی النسل عجمی سمجھیں - ہمارے علما لفظی ترجمہ کو پسند کرتے ہیں جب ہر معنے اپنے لفظ کے نیچے ہو - اور جب تک ظاہر حقیقی معنے

۵۱ ترجمہ و حاشیہ مقبول احمد صفحہ ۱۲ ؎

۵۲ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۳ ؎ ۱۲

منطبق ہوتے ہوں مجازی معنے لینے کی ضرورت نہیں۔اور اگر علی ابن ابی طالب ہی مراد لیے جائیں تو دوسرے کیوں نہ مراد ہوں حالانکہ ان کے ذات اور صفات میں بھی کوئی شبہہ نہیں ہے۔

تم کہتے ہو مغضوب سے مراد اس امت کی یہود۔ ضالین سے مراد اس اُمت کے نصاریٰ[1] ہماری مراد تو کسی خاص طبقہ یا فرقہ سے نہیں۔ ہاں ہاں ہماری مراد کسی خاص شخص سے بھی نہیں۔ بلکہ عام وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت تک گمراہ ہوں۔ یا گمراہ کریں۔ مگر اے ناشائستہ قوم تیرے اس معنے میں تیری بہت سی بدکاریاں مخفی ہیں۔ مثلاً تیرے اگلوں نے یہ کہا تھا کہ مغضوب سے مراد صحابہ رسول اور ضالین سے مراد اہل سنت تو براہ نفاق اب ایسا نہ کہہ سکا بلکہ اس کے بدلے گول گول لفظ لکھ گیا کہ اس امت کے یہود اس اُمت کے نصارے۔ بے شک ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے ادیان باطلہ کی تردید کرتا ہے۔ یہود بھی بنی اسرائیل تھے۔ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور دوست کہا کرتے تھے۔ عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ نصاریٰ عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ تم نے اپنے آپ کو خدا کہا یا اپنے شیعوں سے کہلایا۔ یہ تو خدا کے بیٹے کہلانے سے بھی بدتر ہے۔ نصارے کی جگہ نصیری یعنے چھوٹا نصارا کہنا۔ اپنے گناہ کو چھوٹا اور قلیل سمجھنا ہی اور یہ قابل نفرین دلیری ہی تو کہتا ہی کہ یومنون بالغیب[2] سے مراد قیام قایم علیہ السلام اور مسئلہ رجعت یہ تو تمہارے دعوے اور دلیلوں سے بھی زیادہ ہے[3]۔ ہمارا مطلب تو یہ تھا۔ کہ جس طرح بنی اسرائیل یعقوب پیغمبر کی اولاد نے کہا تھا کہ ہم جب تک ظاہر بہ ظاہر خدا کو نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے۔ ہمارے مسلمانوں کی یہ خوبی ہی کہ باوجودیکہ انھوں نے خدا کو نہیں دیکھا۔ مگر پھر بھی ایمان لاتے ہیں۔ قائم اور رجعت کو ہمارا قرآن کہاں

---

[1] ترجمہ مقبول احمد ۱۲ [2] ترجمہ مقبول احمد ۱۲ [3] مقدمہ سیوم ۱۲

سکھلاتا ہی۔ کس جگہ تصدیق کرتا ہی۔ کس لفظ قرآن سے نکلتا ہی۔ تو کیا اے ......
قوم تو ہمارے سامنے جھوٹ بولنے کی جراءت کرتی ہے۔ اگر تجکو دین کی سمجھ ہوتی اگر قرآن
تجکو معلوم ہوتا تو تو جانتا کہ رجعت کی تکذیب قرآن کرتا ہی۔ دیکھ اور غور کر اور
سوچ ہم خود بتائیں گے ؎

اے آل رسول تم کہتے ہو۔ اپنے شیعوں کو بتاتے ہو کہ منافقین سے مراد
خلیفہ اول و خلیفہ ثانی[۱] اے نہ شائستہ قوم قرآن کروڑوں برس پہلے لوح محفوظ پر
ثبت ہو چکا تھا۔ اور اس وقت سے ہم نے لکھ لیا تھا کہ ابوبکرؓ خلیفہ اوّل
ہوں گے۔ اور عمرؓ خلیفہ ثانی۔ عثمانؓ ثالث۔ اور ہم نے اپنے رسول کو خواب میں
دکھلا دیا تھا کہ ابوبکرؓ بنی تیم سے۔ عمرؓ بنی عدی سے۔ عثمانؓ بنی امیہ سے خلیفہ[۲]
ہوں گے۔ اے ناسمجھ قوم پیغمبر کا ایسا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پھر ایسے علامات
صریحہ سے تو انکار کر کے کافر بنتا ہی۔ اور ان کی خلافت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اے
...... قوم بقول خود تم کو تو علم ماکان و مایکون گزشتہ و آئندہ حاصل ہی اور
ہم کو کچھ نہیں معلوم۔ کیا تم ہم سے مطلق نہیں ڈرتے۔ اور کفر سے باز نہیں آتے
ہم کو معلوم تھا ہم نے وعدہ کیا ہی کہ نیک لوگوں کو جلد ترقی دیں گے[۳]۔ ہم کو اپنا
وعدہ پورا کرنا تھا ہم نے ۲۴ برس میں ایک ربع مسکون پر نیک بندوں کو
قابض و متصرف کر دیا۔ کہ کوئی بغاوت و مقابلہ کرنے والا کھڑا نہ ہو سکا۔ کیا ہم کو
یہ نہیں معلوم تھا کہ اگر تم کو خلیفہ بناتے تو جس طرح آج شام نکلا کل مصر پہونچ
کل کا کل حجاز و مصر و ایران و شام سب کچھ جاتا رہا۔ پھر تمھیں بتاؤ اور ذرا
سوچکر بتاؤ کہ ہمارا وعدہ ترقی کیونکر پورا ہوتا۔ آؤ تمھاری خاطر سے جھوٹ بول
لیں ہم اس کو تسلیم کر لیں کہ ہم کو بدا ہوا تھا۔ ہم براہ تقیہ یہ کہدیں کہ دراصل ترقی

[۱] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۲۴ ؛ [۲] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹ ؛ [۳] ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳

تمھارے زمانہ میں ہوئی اور جتنا ملک نکل گیا وہ عین ترقی تھا۔ ڈھائی سو برس تک
جتنے قتل وقید ہوئے یہ سب ترقی ہی۔ اور ہاں ہاں ہم تمھاری خاطر سے یہ بھی کہدیں
کہ نیک لوگوں کو تنزل کرتے ہیں مگر لغت کیونکر بدل دیں۔

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ نجاد عون اللہ سے ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا کر
ہی۔ ای سبحان اللہ وہ تو عین ہمارا کام تھا ہماری مرضی سے ہوا۔ ہماری آنکھوں
سامنے ہوا۔ ہماری مشیت سے ہوا کیا تم نہیں جانتے کہ ہماری مرضی کے بغیر پتا بھی
نہیں ہلتا۔ یہ مٹھی بھر غریب مفلس اور بقول تمھارے کمینے مسلمانوں نے روم او
ایران کی ایسی زبردست طاقت کو شکست دیدیا۔ کیا یہی مکر ہی جو انھوں نے کیا
اور تم جو ہر شخص سے تقیہ کرتے تھے۔ دل میں کچھ ہوتا تھا۔ زبان سے کچھ کہتے تھے
جانتے کچھ تھے بتاتے کچھ تھے۔ یہ مکر و خدیعہ نہیں ہی۔

ہم تمھاری خاطر سے نہ کہیں لیکن اہل علم اور اہل زبان کیا کہیں گے۔ جب تم ہی
ہمارا کہنا نہیں مانتے تو ہم کو دوسروں سے کیا شکایت۔

اے آل رسول تم کہتے ہو۔ نوری معصوم مخلوق یعنے فرشتوں کا اجماع جب خلیفہ
کے تعیین میں باطل ٹھہرا تو گنہگار خاکی بندوں کا اجماع ناقص خلیفہ کے مقرر کرنے
میں کس درجہ باطل ہوگا۔

ہاے تم کو بولنا بھی نہیں آتا۔ اگر تم کو علم اور دین نہیں ہی۔ سنو ہم کسی کے خلاف
کی پروا نہیں کرتے۔ اگرچہ علے دعوے کرے اور عباس اور ابوسفیان اس کی مدد
کرے۔ اگرچہ تمام بنی ہاشم بلکہ تمام قبائل عرب مرتد ہو کر یا شیعہ بن کر مخالفت کریں
ہم اپنا کام پورا کرکے رہتے ہیں ہم نے کسی کی مخالفت کی پروا نہیں کی اور ابوبکرؓ

ملا ترجمہ مقبول صفحہ ۲ ۵۲ ترجمہ مقبول صفحہ

عمرؓ و عثمانؓ کو علی الرغم الف دشمنان خلیفہ بنا دیا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون[۱] ؎

اے آل رسول تم کہتے ہو "یا ایہا الذین آمنوا"[۲] کا خطاب نہ صرف مومنین سے فرمایا ہے بلکہ منافقین کو بھی اس میں شامل کر لیا ہے۔ پھر بتاؤ جہاں جہاں مومنین کا نام آیا ہے اس میں علیؓ شامل ہیں یا نہیں ؎

اے آل رسول آدم علیہ السلام جنت میں رہنے اور ہر چیز کے کھانے کی اجازت اور ایک درخت کے نزدیک نہ جانے کا حکم اور پھر وعید کہ ورنہ تم ظالم ہو جاؤ گے[۳] اس کا مطلب الفاظ قرآن کے خلاف جو تم بیان کرتے ہو اور ہم سے ڈرنا تو کجا شرماتے بھی نہیں۔ ایسے مطلب بتانے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم عربی زبان کی فصاحت سے بھی واقف نہیں۔ عام چیزوں کے کھانے کی اجازت کے بعد کسی ایک درخت کے نہ کھانے کا حکم ان لفظوں میں دیا جاتا کہ اس کے قریب بھی مت جاؤ اہل علم سمجھتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو نہ کھاؤ۔ نہ یہ کہ کھاؤ جب کوئی دوسرا توڑ کر لائے خود اپنے ہاتھ سے نہ توڑو۔ اس معلومات پر تمہارا دعوے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ ہاں ہاں سنو۔ ہم کو معلوم ہے کہ یہ بات تم کس لیے کہتے ہو۔ تم نے خلافت کے لیے معصوم کی شرط نکالی جس کے خود معنے تم کو نہیں معلوم اٹکل کے گھوڑے دوڑاتے ہو۔ اور ہر قدم پر ٹھوکر کھاتے ہو۔ اور جب ہمارے بعض بندے کہدیتے ہیں کہ اپنی عصمت تو آپ رہنے ہی دیجئے آپ جو رسول کے تابع ہیں ذرا رسولوں کی عصمت ثابت کیجئے۔ تو اپنے سابقہ اقوال و عقائد اور ترجموں و تفاسیر کو بھول کر قرآن میں تحریف بالمعنے کرنے لگتے ہو۔ بتاؤ "فاکلا" کا ترجمہ کیا ہے۔ کھایا۔ یا قریب گئے۔ بتاؤ "فتکونا من الظالمین" کا ترجمہ تم بھی ظالم ہو جاؤ گے۔ صحیح ہے یا تمہارا اشمار

---

[۱] ترجمہ اللہ اپنے نور پورا کرنے والا ہے اگرچہ بُرے چلایا کریں کافر ۱۲ [۲] اے مسلمانو ترجمہ مقبول ص ۱۲ [۳] ترجمہ مقبول ص ۱۲ ؎

ظالموں میں ہو جائیگا۔ اور پھر فصاحت کے اصول سے اگر تم واقف ہو تو بتا
کہ دونوں میں فرق کیا ہے ؟

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ نماز پڑھنے کے حکم سے مراد ہے محمدؐ و آل محمدؐ
درود بھیجنا اس حالت میں کہ ان کے احکام کا پابند ہو۔ ان کے ظاہر و باطن
ایمان لایا ہو۔ اور نہ ان سے کوئی مخالفت رکھتا ہو اور نہ اُن کی مخالفوں کا دم بھر
اے عقلمندو ایک جگہ ہم نے صلوٰۃ و درود و سلام کا حکم دیدیا۔
صلوٰۃ کے ساتھ جب سلام آئے تو اس کے معنے درود کے ہوتے ہیں اور جب
لفظ و حکم اقیموا کے ساتھ ہو تو وہاں نماز ہی مراد ہو گی۔ تمہاری جہالتوں سے تو
ہم کو شرم آتی ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں کیا اور پھر تمہاری دلیری کہ قرآن
کس لفظ سے تم نے ایسا بیتکا معنے نکالا۔ کس جگہ سے یہ مطلب نکلتا ہی شرم
تفسیر بالرائے سے لاکھوں درجہ بدتر یہ تمہاری تفسیر ہے۔ ہم نے قرآن میں کہاں
بتایا کہ مخالف آل محمد کون ہے۔ ہمارے رسول کریم صلعم نے کہاں بتایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ
و عثمانؓ ہماری آل کے مخالف ہیں۔ ہم تو اپنے مسلمان ابرار بندوں سے اپنے احکا
کی بجا آوری چاہتے ہیں۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہمارے ابرار بندے اہلبیت رسول
کے ظاہر احکام و ہدایات و نصیحت و تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور فیض اُٹھاتے ہیں
اور اگر وہ مخفی طور پر صرف اپنے شیاطین سے کچھ کہتے ہیں یا اُن کے شیاطین خو
کچھ مشہور کرتے ہیں جو اہلسنت کے مسلمہ روش کے خلاف ہے تو وہ اس کو نہیں مانتے
اور بہت بجا کرتے ہیں اور یہ ہمارا خاص منشا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے ساتھ نماز پڑ
کہ اس میں دین و دنیا کی عزت ہے ؟

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ کسی نبی کی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی۔

۹۱ ترجمہ و حاشیہ مقبول صلا ۱۲ ۹۲ ترجمہ و حاشیہ مقبول صلا ۔ ۱۲ ؟

تم نے کہاں سے کہدیا۔ ہم نے تو ہر جگہ قرآن میں لکھدیا ہو کہ شفاعت بغیر اذن نہوگی
م نے کہدیا کہ اذن کے بعد معقول و مناسب شفاعت ہوگی تو قبول کی جائے گی۔
ب کیا تم ہمارے اذن پر داروغہ مقرر کیئے گئے ہو۔ یا ہمارے نگراں و محتسب بن گئے ہو
ہمارے مناسب یا نامناسب سمجھنے قرار دینے میں تمکو دخل دیا گیا ہو یا تم ہمارے اتالیق
اُستاد ہو کہ جیسا تم سکھلاؤ گے ویسا ہی ہم کریں گے۔ پس ایسی تفسیر سے شرماؤ۔ جو
ہماری مرضی کے خلاف ہے۔ اور جس کو ہمارے علما ہمارے ابرار بندے سُنکر
ہنستے ہیں ؎

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ شیعوں کے عوض ناصبی جہنم میں ڈال دیئے
جائیں[۵۱] گے ؎

یہ تو مقبول احمد کے ترجمہ کے بھی خلاف ہے نہ کوئی معاوضہ لیا جائیگا[۵۲] ؎

اے آل رسول۔ موسےٰ کی کتاب سے توتوریت مراد ہوگی[۵۳] ؎

اور ہمارے رسول کریم صلعم کی کتاب سے علی مراد ہوگی[۵۴] ؎

یہ تمھاری ہٹ دھرمی اور بے دینی اور جہالت نہیں تو اور کیا ہے تم اسی علم
پر ہمارے ابرار علما کو گمراہ کہتے ہو اور شرماتے نہیں کہ ہمارے علما تم کو کیا کہتے ہونگے
یا کیا کہیں گے ؎

اے آل رسول موسیٰ کی کتاب کا مطلب تم یہ کہتے ہو کہ اُمت موسیٰ سے علی اور
اُن کی اولاد کے لیے عہد ولایت لیا گیا تھا[۵۵] ؎
شرماؤ اور ہم سے ڈرو۔ ہمارے کس لفظ سے نکلتا ہو۔ قرآن کا کون سا لفظ اسکی
شرح کرتا ہو۔ قرآن کی کونسی آیت اس کی تصدیق کرتی ہو۔ اور جھوٹے قصہ گڑھتے

---

۵۱ ترجمہ وحاشیہ مقبول صفحہ ۱۳ ۵۲ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳ ۵۳ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳ ۵۴ ترجمہ۔ حاشیہ
مقبول صفحہ ۱۳ ۵۵ حاشیہ مقبول صفحہ ۱۳

ہوئے تم کو شرم نہیں آتی۔ یہ تفسیر بالرائے سے بدرجہا بدتر ہی۔

اے آل رسول بنی اسرائیل کے قول لن نومن کی تفسیر میں تم کہتے ہو کہ ولایت ع
کا اقرار موسٰے نے لیا تھا[۵۱]۔

اے نالائق قوم کیا ہمارا عدل یہی ہی۔ کیا ہمارے انصاف کا یہی تقاضا ہی ک
چار ہزار برس پہلے ہم کسی قوم سے کسی شخص کے وجود سے پہلے اس کی بادشاہت
تسلیم کرائیں۔ کیا ہمارے انبیا اور ہماری کتابوں کا منشا ایسا ہی ذلیل ہو سکتا ہی
تم اپنے جھوٹ کو دیکھو اگر ایسا ہوتا تو وہ کہتے کہ علے اور ان کی اولاد کو پہلے ہمیں دکھلا
پھر ان کی کرامتیں بھی ایسی دکھلاؤ کہ جس کے دکھلانے سے تم عاجز و قاصر ہو تھا ر
خدا ان معجزات کے دکھلانے سے عاجز ہو تو البتہ ہم ایمان لائیں گے انھوں نے
تو صرف خدا کو دیکھنے کی شرط لگائی تھی۔ تو پھر تم کو کیا ایسے جھوٹ بکنے سے شرم بھی نہیں
آتی اگر تم کو ڈر نہیں ہے۔

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ موسٰی کے قصہ قربانی میں گائے ولا علی و اولاد علی کی بزرگی کو
تسلیم کرتا تھا تم کہتے ہو کہ مقتول مُے بواسطہ علی اور اولاد علی دوبارہ زندگی مانگی تھی۔
اور گائے خرید کرکے قربانی کرنے والوں نے حسب ہدایت موسیٰ محمد و آل محمد کو وسط
دے کر دعا مانگی تھی[۵۲]۔

اے فضولی گروہ اور جھوٹے لوگ کیا تم وہاں موجود تھے ہم تو وہاں البتہ موجود تھے ہماری سامنے
تو اسکا ذکر بھی نہیں آیا پھر کیا تو ہمارے آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولنے کی جرأت کرتا ہی۔
ہمارے سامنے تو جو کچھ گزرتا ہی ہم اس کو اپنے کلام معجز نظام میں صاف کر جاتے ہیں
ہمارے کس لفظ سے یہ نکلتا ہی۔ ہمارے کس لفظ کا تو یہ ترجمہ کرتا ہی۔ تیری جھوٹی باتونکی
ہماری کون سی آیت تصدیق کرتی ہے۔ ایسی ہی بیہودہ اور مزخرف باتوں میں

[۵۱] حاشیہ مقبول احمد ص ۱۲ [۵۲] حاشیہ مقبول ص ۱۵

تم کو ملکہ ہے۔ اور اس پر تفسیر بالرائے کو تم حرام کہتے ہو۔ یہ تفسیر بالرائے نہیں تو کیا ہے۔

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۸۔ آیت ساٹ ترجمہ وحاشیہ مولوی مقبول احمد صفحہ ۱۸

اور ان میں سے بعض تو ایسے ان پڑھ ہیں کہ کتاب کو اتنا ہی جانتے ہیں کہ اس کے لفظوں کو سوچ لیں اور مطلب کی طرف گمان ہی گمان رکھتے ہیں ۱۲

پس ویل ہے۔ اُن لوگوں کے لیے جو کتاب کو اپنے ہی ہاتھوں سے لکھتے ہیں اور پھر مُنھ سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آئی ہے تاکہ اس کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالیں پس ویل ہے ان کے لیے بوجہ اس کے کہ جو کچھ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھا اور ویل ہے اُن کے لئے بوجہ اس کے کہ جو کچھ اس سے وہ کماتے ہیں اور انھوں نے یہ کہا کہ ہم کو تو سوائے گنتی کے دنوں کے جہنم کی آگ چھونے گی بھی نہیں تم اُن سے کہو کہ کیا تم نے خدا سے کوئی عہد لیا ہے کہ خدا اپنے عہد کے ہرگز خلاف نہ کرے گا یا بغیر اس کے کہ تم کو کچھ علم ہو خدا کے خلاف باتیں بتاتے ہو۔ ہاں جو کوئی بدی کریگا اور اس کا گناہ اس کو گھیر لیگا وہی تو جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۱۲

اُمییون کا حاشیہ نمبر ۱۔ و اَحاطت کا حاشیہ نمبر ۲۔ صفحہ ۱۸ بھی دیکھ لو۔

چونکہ سارا قرآن اہلبیت کی شان میں نازل ہوا ہے۔ اور چونکہ سب سے زیادہ تعلیم اہلبیت کا اہتمام ہے اس لیے کہ اُن کا رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے اس لیے اولاد یعقوب کے عیب بتانے کے بعد اولاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یوں شروع فرماتے ہیں

اے آل رسول - بنی اسرائیل تو کتاب کے لفظوں کو بھی سوچ لیتے تھے - مگر
تم تو ہمارے لفظوں کا بھی خیال نہیں کرتے - اور مطلب کی طرف گمان کرتے ہیں
طبقاً عن طبق بنی اسرائیل کی چال چلتے ہو - یاد رکھو کہ اگر کوئی قرآن دوسرا ہم نازل
کرتے تو جس طرح بنی اسرائیل کی برائیاں ہم اس اپنے قرآن میں ظاہر کرتے ہیں -
اسی طرح اس قرآن میں تمھاری برائیاں ظاہر کرتے مگر نہیں تم بنی اسرائیل کی برائی
سے غور کرکے سوچو اور نصیحت پکڑو - کہ تمھاری حالت کس قدر بنی اسرائیل سے مطابق ہے
تم خود ہی جھوٹ بولتے ہو اور دلیری تو یہ ہے کہ ہمارے رسول کریم پر جھوٹ بولتے -
ہمارے انبیا پر جھوٹ بولتے ہو - ہم پر جھوٹ باندھتے ہو - اور یہ اس کی مثال ہے -
کہ بنی اسرائیل اپنے ہاتھ سے جھوٹ لکھتے تھے اور کہتے تھے - کہ یہ اللہ کی کتاب ہے وہ بھی
دنیائے دنی بے حقیقت کیلیے ایسا کرتے تھے اور تمھاری غرض بھی وہی دنیائے دنی بے حقیقت ہے
کہ ان باتوں سے لوگ ہم کو خلیفہ بنا دیں - ہم کو مستحق قرار دیدیں - اگر تم کو عقل ہو
تو جانو کہ یہ بھی ثمن قلیل ہے - پس ویل ہے ان لوگوں کے لیے جو ایسا کرتے ہیں -
چاہے اس امت کے یہود ہوں چاہے پچھلے یہود[1] - اور ویل ہے اس پر جو کچھ جھوٹ
بولے - اور ویل ہے اس پر جو کچھ کمایا - پھر جس طرح ان کو پیغمبر زادگی کا غرور اس
درجہ تھا کہ کہا کرتے کہ ہم کو جہنم کی آگ سے کیا کام - طبقاً عن طبق اے آل رسول
تم بھی یہی کہتے ہو - تو کیا تم نے خدا سے کوئی عہد لے لیا ہے - کہ خدا اپنے عہد کے
ہرگز خلاف نہ کریگا - یا بغیر اس کے کہ تم کو کچھ علم ہو خدا کے خلاف باتیں بتاتے ہو -
ہمارا تو صاف و صریح قانون یہ ہے کہ جو کوئی بدی کرے گا اور اس کا گناہ اسکو
گھیرے گا وہی جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور جو ایمان لائے -
اور انھوں نے نیک کام کیے نماز جماعت روزہ - حج - زکوٰۃ - جہاد فی سبیل اللہ

[1] حاشیہ مقبول صفحہ ۱۶

اعلاے کلمۃ الحق جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۰

اُمیون کے حاشیہ میں تم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ خود تم پر صادق آتا ہے تم خود بے سند بات کہتے ہو۔ اور محض جھوٹ کہتے ہو اور اس جھوٹ کو ہم پر باندھتے ہو اور چاہتے ہو کہ تمام لوگ بلا چون وچرا۔ بلا غور و تامل اور بلا تحقیق مان لیں۔ اسی کا نام کورانہ تقلید ہے۔ سند کے بعد ماننے تحقیق کے بعد عمل کرنے کا نام اتباع ہے۔

احاطت کے حاشیہ میں جو تم نے محض جھوٹ کہا ہے۔ وہ بلا دلیل ہے۔ سب سے بڑی دلیل قرآن ہے اس میں دکھلاؤ ہاں ہاں جو قرآن تمہارے پاس ہے اس میں دکھلاؤ۔ کہ علی اور اولاد علی کی جانشینوں کی سلطنت اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ دلیل لاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ یہود کی طرح اٹکل نہ لگانا۔ جھوٹے دعاوے نہ کرنا ورنہ ثمن قلیل سے بھی یہ بدتر بیچنا ہوگا ۰

جزو اوّل سورۂ بقرہ رکوع ۹

ترجمہ مقبول ص ۱۹۔ معہ حاشیہ ص ۱۹۔ اور اس وقت کو یاد کرو جبکہ ہم نے اولاد اسرائیل سے عہد لیا تھا ۰

۱۔ کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرنا ۰

۲۔ اور اپنے ماں باپ سے خصوصاً ۰

۳۔ اور کنبے والوں اور یتیموں اور مسکینوں سے عموماً نیکی کرتے رہنا ۰

۴۔ اور لوگوں سے بہ مدارات بات کرنا ۰

۵۔ اور نماز پڑھتے رہنا ۰

۶۔ اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر تم اس حکم سے روگرداں ہو کر سوائے معدودے چند کے سب ہی پھر گئے ○ اور جبکہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا ۰

۷۔ آپس میں خون ریزی نہ کرنا ۰

۸- نہ اپنوں کو اپنے ملک سے نکالنا پھر تم نے اقرار کیا تھا اور تم اسکے گواہ ہو
ناظرین بالاصول موضوعہ اور علوم متعارفہ مندرجہ مقدمات سابقہ کے ملاحظہ کے
بعد اور اس کو یاد رکھ کر دیکھیے کہ آل یعقوب سے جو اللہ صاحب نے عہد لیا تھا اسکی
تفصیل سے گنوایا ہی- اور اب آل رسول کریم صلعم کی تعلیم و تربیت و تہدید
کی طرف متوجہ ہوتا ہے *
لے آل رسولؐ- ہم نے اپنے عہدوں کی ایک جگہ تفصیل بتا دی ہے- پھر
اگر کسی جگہ ہم نے تفصیل نہیں بتائی تو تم بھی بنی اسرائیل کی طرح الٹکل لگانے
لگے اور ایسے معنے ٹٹولنے لگے ایسے معاہدات کا ذکر کرنے لگے جو ہمارے تفصیلی
معاہدات میں درج نہیں ہیں- دیکھو اور آنکھ کھول کر دیکھو- اور پھر اپنے جھوٹ
کا مقابلہ کرو- اور اگر تم سے ہو سکے تو ہم سے ڈرو اور شرماؤ- بنی اسرائیل کے
ذوی القربیٰ میں تم کیونکر داخل ہو سکتے تھے- بجز اس کے کہ زبردستی گھسو- اور جب
دوسرے بھی جائز طریقہ سے گھسیں تو تم اپنا منھ کالا کر کے وہاں سے نکلو- تم اپنے
شیاطین سے کہتے ہو کہ ہمارے بارہ میں بنی اسرائیل سے عہد لیا گیا تھا ہمارے
کس لفظ سے یہ عہد نکلتا ہی- ہماری کون سی آیت اس کی تصدیق کرتی ہے-
کیا تم نے ہم کو اپنی ہی طرح جاہل اور مجبور سمجھ لیا- جب ہم نے عہدوں کا ذکر کیا
تو کیا ہم تمھارے مظنون و مزعوم عہد کا ذکر نہ کر سکتے تھے اس کے نظم کرنے میں کچھ
دشواری تھی ہم زبان فصیح عربی پر قادر نہ تھے- جو اس فقرہ کو مجبوراً درج نہ
کر سکے حاشیہ نمبر ۲ و ۳ میں جو تم اپنے آپ کو داخل کرتے ہو ہم کو اس کی پروا نہیں
مگر رنج اس کا ہی کہ تم ہمارے رسول کریم کو بھی جاہل سمجھتے ہو- بھلا اس کہنے کا وہاں
موقع ہی کیا تھا- حاشیہ نمبر ۴ و ۵ میں تم نے یورپ اور پنجاب کے اشتہار دینے
والوں کے بھی کان کترے- اِس مضمون اشتہار ہی تمھارا ترجمہ تمھاری تفسیر تمھاری

کتابیں خوب بکیں گی۔ اے آل رسول بنی اسرائیل کے ثمن قلیل سے بھی
یہ قیمت بدتر ہے ۔

اپنے قرابت داروں کے ساتھ نیکی کرنے کے حکم میں آل رسولؑ کی تنبیہ
یوں فرماتا ہے ۔

بنی عدی اور بنی تمیم کو تو تمنے دور کا رشتہ دار اور دور کا قرابت دار کہکر ٹالدیا۔
اور گالیاں دیں ۔

حالانکہ بنی اسرائیل سے تمھاری قرابت اور بھی بعید تر ہی۔ لیکن بنی امیہ اور
بنی عباس تو تمھارے بہت نزدیک کے قرابت دار ہیں انھیں کا لحاظ کیا ہوتا تم نے
تو انکا بھی لحاظ نہیں کیا۔ تم کیوں تلوار کا مزہ چکھانے شام پر چڑھ گئے۔ وہ تمھارے
مقابلہ کے نہ تھے تمھارے برابر ان کو طاقت و جرأت نہ تھی وہ ایک کونے میں پڑے
رہتے اگر تم پڑا رہنے دیتے۔ پچاس برس کی بڑھیا عائشہ جسکے ساتھ ایک لنجا مسلول طلحہ تھا
اس پر کیوں بصرہ دوڑ گئے۔ وہ تمھارا کیا بگاڑ سکتے تھے۔ تمھارے ہی شیعہ اور ایسے اچھے
شیعہ کہ نہ تم تنخواہ دیتے تھے نہ کھانا۔ نہ کپڑا مگر تمھاری رفاقت میں وہ جان و مال سے
سے دریغ نہ کرتے تھے۔ جب لڑائی کی ضرورت باقی نہ رہنے سے وہ چلے گئے تو نہروان
پر جا کر کیوں قتل کر دیا ۔

کیا اُنھوں نے نماز یا زکوٰۃ کا انکار کیا تھا۔ کہ تم اُبوبکر کی تقلید میں استدلال
کرتے اس کو جائز بتاتے۔ ہم نے تو خونریزی کو منع کیا تھا۔ پھر کیا تم ہمارا حکم بھول
گئے۔ یا جان بوجھکر مخالفت کی جرأت کی آدمؑ کی تمام اولاد کیا بنی اسرائیل
کے قرابت داروں میں تمھاری دلیل سے داخل نہیں ہو سکتے ۔

اور جب سب داخل ہو سکتے ہیں تو تمھارا دعوے قرابت کیا باعث فخر ہو سکتا
ہو۔ درانحالیکہ ہم نے صاف کہدیا ہی کہ تم میں سب سے بزرگ وہ ہو جو سب سے

زیادہ پرہیزگار ہو - ورنہ نسب کے اعتبار سے تو ہم نے ایک آدم سے سب کو پیدا
کیا اور قبائل صرف شناخت کے لیے ہیں ۞

جزو اوّل سورہ بقرہ رکوع ۱۰-

ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۲۰-
(اے بنی اسرائیل) تم برابر اکڑتے رہے
پھر کسی کو جھٹلایا اور کسی کو قتل کیا ۱۲ ۞

مولوی مقبول احمد اماموں سے روایت کرتے ہیں کہ محمدؐ اور علی کے قتل کا ارادہ بھی کیا گیا مگر کامیاب نہیں ہوئے- پھر کہتے ہیں کہ آل محمدؐ کے ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک کو قتل کر دیا کرو گے -(اب یہاں سے تعلیم آل رسول ہوتی ہے ۞
اے آل رسول صلعم تم تو کہتے ہو کہ یہود یہ نے خیبر میں ہمارے رسول کو زہر دیا تھا
اے آل رسول تم تو کہتے ہو کہ عائشہ اور حفصہ نے پیغمبر کو زہر دیا تھا ۞
پھر ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم زہر دیتے وقت موجود تھے دیکھتے تھے کتنا زہر تھا کس قسم کا زہر تھا- کہاں سے آیا تھا- کس نے کس کو دیا تھا- اور پھر کس نے کھلایا تھا- اور یا تم ہمارے سامنے جھوٹ بولتے ہو ۞

اور مزہ تو یہ ہے کہ تم اپنا بیان بھول جاتے ہو- وہی دروغگو را حافظہ نباشد والا مضمون صادق آتا ہے- ہاں ہم تم سے پھر پوچھتے ہیں کہ یہ مطلب ہم نے تم کو بتایا تھا- یا ہمارے رسول نے بتایا تھا ۞
یا تم محض جھوٹ بولتے ہو- ہاں ہاں یہ بھی بتاؤ کہ قرآن کے سیاق و سباق

ل۱ جزو ۲۶ سورہ حجرات ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۱۰۲۴ ۞۱۲ ل۲ حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۶۶۶ ۞۱۲ ل۳ حیات القلوب صفحہ ۶۶۶- از تفسیر عیاشی سید مقرار صادق ۞۱۲ ل۴ اب ایک ہزار برس کی فرصت ہے- کوئی جھوٹی حدیث بتاؤ اور کسی معتبر کتاب میں داخل کرو- مگر اب آسان بھی نہیں کتب اربعہ معتبر چھپ چکی ہیں- اور وہ سنیوں کے پاس بھی ہیں اور انکو یاد بھی ہیں ۱۲ ۞

لغت عرب زبان قریش سے یہ مفہوم نکلتا ہے۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو۔ ہم سے سنو ہم آل یعقوب کی برائیاں بیان کر کے تمھاری تعلیم کرتے ہیں۔ ہم نے ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ بنایا تھا۔ پیغمبر کو صاف لفظوں میں خواب دکھلایا تھا کہ بنی تیم سے ابو بکر کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ تم نے ابو بکر کو جھٹلایا۔ اور عمرؓ و عثمانؓ کو قتل کرایا ۔

تم اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ عمرؓ کے قتل کی خوشی میں تم نے فرشتوں کو بھی شامل کیا لولو غلام قاتل کو بابا شجاع کا خطاب دیا عثمانؓ کی قتل کے نوروز مناتے ہو

فلعنت اللہ علے القوم الظالمین ۔

جزو اول سورۂ بقرہ رکوع ۱۰ - آیت ۸ ترجمہ مقبول صـ۲۲

یہ بھی کہدو کہ آخرت کا گھر خدا کے نزدیک اگر خالص تمھارے ہی لئے ہے اور اور لوگوں کے لیے نہیں ہے پس اگر تم سچے ہو۔ تو مرنے کی آرزو کرو اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں سے پہلے کر چکے ہیں اس کے سبب وہ ایسی تمنا ہرگز نہ کریں گے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور تم ان کو زندگی کا سب سے زیادہ شیفتہ پاؤ گے یہاں تک کہ مشرکین سے بھی ایک ایک کا ان میں سے یہ جی چاہتا ہے کہ کاش ہزار برس جیتے مگر کسی کا معمر ہونا اس کو عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور جو عمل وہ کرتے ہیں خدا انکا دیکھنے والا ہے ۱۲ ۔

جس طرح سے آل یعقوب اپنے لیے آخرت کو خاص کرتے تھے۔ اور یہودی لقب پایا تھا۔ اسی طرح آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے آپ کے لیے خاص کرتے ہیں۔ اور بقول مقبول احمد اس امت کے یہودی قرار پاتے ہیں ۔

آل یعقوب کے عیب بتانے کے بعد اب آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کی تعلیم یوں فرماتا ہے ؛

کہ اگر تم اپنے لیے خاص آخرت کا گھر سمجھتے ہو۔ تو موت کی آرزو کرو۔ اگر تم اپنے
دعوے میں سچے ہو۔ اور پھر پیشین گوئی فرماتا ہی کہ ہرگز اپنے اعمالوں کے ڈر سے
وہ موت کی آرزو نہ کرینگے۔ اور پھر عامہ مسلمین سے فرماتا ہی کہ موت کی آرزو بھلا
یہ کیونکر کرینگے یہ تو چاہتے ہیں ہزار برس جئیں حالانکہ ہزار برس جینا بھی کچھ مفید
نہ ہوگا۔ ہاں ہاں موت کی آرزو کرو اگر آخرت کا گھر خاص تمھارے لیے ہے
لیکن جب تم ایسی آرزو نہیں کرتے تو یقیناً تم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہو ؛

جزو اول سورۂ بقرہ رکوع ۱۲۔ آیت ۲۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۵۔

ترجمہ اہل کتاب میں سے جو کافر ہو گئے
ہیں اُن کو اور مشرکوں کو یہ پسند نہیں ہی کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے کوئی خیر
برکت نازل کی جاے حالانکہ اللہ جس کو چاہتا ہی اپنی رحمت کیلیے خاص کر لیتا ہی اور
اللہ صاحب فضل عظیم ہی ۱۲ ؛

اقول در جوال اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اللہ پاک اس آیت میں اہل کتاب و
مشرکین کی برائی بیان کرتے کرتے ہم سے یوں فرماتا ہی کہ ای مسلمانو! ہم نے ابوبکر
و عمر و عثمان کی بدولت اُن کے زمانہ میں جو کچھ خیر و برکت تم پر نازل کی اہل کتاب
اور مشرکیں کو یہ پسند نہیں ہی ؛

لے آل رسول بقول مقبول احمد تم اس اُمت کے یہودی اور نصرانی قرار پائے ہو
اور قرار پاوگے اگر اس فضل و برکت کو پسند نہیں کرتے۔ اور یقیناً پسند نہیں کرتے تو
اس میں داخل ہو گئے۔ حالانکہ تم قرآن میں پڑھتے ہو کہ اللہ جس کو چاہتا ہی اپنی
رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہی اور اللہ صاحب فضل عظیم ہی ؛

لے جاہلو اس فضل و برکت سے دُنیاوی فتوحات مراد ہیں کہیں تم کہدوگے کہ

آخرت کا فضل و برکت مراد ہے۔
آخرت کے فضل و برکت سے اُن کو کیا خبر۔ پھر تم بتاؤگے کہ جس قدر خیر و برکت ہم نے خلفائے ثلثہ کے عہد میں نازل کیا۔ اس سے زیادہ مسلمانوں پر کبھی نازل کیا تھا۔ پھر اس سے زیادہ اہل کتاب اور مشرکین کو کون سی چیز ناپسند ہوگی۔ یاد رکھو اس سے مسلمانوں کے فتوحات مراد ہیں نہ غیروں کے۔

رکوع ۱۲۔ آیت نمبر ۳۔ ماننسخ من آیتہ کا حاشیہ مقبول صہ۲۵ میں جیسی تحریف قرآن کی تم نے کی ہے۔ اے آل رسول ایسی تحریف تو اہل کتاب بھی نہیں کرتے تھے۔ ہائے تم نے ہمارے قرآن کی فصاحت کو بھی خاک میں ملا دیا۔
اور پھر تم اپنے آپ کو رسول عربی کی اولاد بتاتے ہو کیا اسی فصاحت پر ہم تمام قریش اور قبائل عرب کے سامنے تحدی کرتے تھے۔ کہ لاؤ اس کے مثل۔ اے شائستہ قوم اس قرآن میں دکھلاؤ جو تمہارے پاس ہے۔ اگر تم اپنے دعوٰی میں سچے ہو۔

رکوع ۱۲۔ آیت نمبر ۵۔ ترجمہ مقبول صہ۲۵۔ آیا تمہارا بھی ارادہ ہے کہ تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو۔ جیسے پہلے موسٰے ۔ سے سوال کیے گئے تھے اور جو شخص ایمان کو کفر سے بدل لیگا وہ بلاشک گمراہ و بدراہ ہو جائیگا ۱۲۔

اقول موسٰے سے بھی اُن کی اولاد نے یہی سوال کیا تھا کہ آپ کے بعد خلافت ہم کو ملے۔ بہ اعتبار قرابت و فرزندیت آل رسول سے یوں خطاب پُر عتاب ہے۔ کہ جس طرح موسٰے سے درخواست کی گئی تھی۔ ایسا تم نہ کرنا ہم جس کو خلیفہ بنائیں اس کی اطاعت و فرماں برداری کرنا۔ ورنہ اس کی مثال ایسی ہوگی کہ تم نے ایمان کو کفر سے بدل لیا۔

اور تم بلاشک گمراہ اور بدراہ ہو۔ اے جاہلو اسی خیال کی تردید کے لئے ہم نے
ہارون کو موسےٰ سے پہلے موت دیا دیکھو ابوبکر و عمر و عثمان نے اپنے بیٹوں کو خلیفہ نہیں بنا
اور یہ ہماری سنت انکے مطابق تھا۔ جزاہم اللہ خیر الجزا ۞

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۱۲۔ آیت ۸

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶ ۞
ترجمہ۔ اور انھوں نے یہ کہدیا کہ سوائے اس کے جو یہودی
ہو یا نصرانی ہرگز کوئی داخل جنت نہوگا۔ یہ انکی آرزوئیں ہیں
تم یہ کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو ۱۲ ۞

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم واقعہ۔ آل رسول کا بھی یہی دعویٰ ہی کہ وہ جنتی ہیں
بلکہ انکے شیعہ بھی یہانتک کہ شیعوں کے عوض میں ناصبی و خارجی یعنے سنی جہنم میں
ڈالدیے جائیں گے۔ اور کوئی سنی جنت میں نہ جائے گا[له] ۞

اور بقول مقبول احمد اس امت کے یہودی و نصرانی وہی قرار پاتے ہیں
پھر اللہ پاک آل رسول کریم سے یوں خطاب فرماتا ہی۔ کہ اے آل رسول اگر تم اس
دعوی میں سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ اچھا وہی قرآن پیش کرو جو تمھارے پاس ہے
اس قرآن پر تو تمھارا ایمان نہیں۔ اس قرآن میں تو ہم نے جابجا فرمادیا ہی کہ جو نیک عمل
کریگا جنت میں جائے گا۔ جو برا کام کرے گا جہنم میں جائے گا۔ ہمارے رسول کریم صلعم نے
خاص اپنی بیٹی سے کہدیا کہ ای بیٹی احمد کا نسب کچھ کام نہ دیگا۔ عمل کر عمل کر ۞

رکوع ۱۲۔ آیت ۹۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶۔ بلےٰ من اسلم ۞
ترجمہ۔ ہاں جو شخص خدا کے لیے اپنی ذات کو آمادہ اطاعت
کرلے اور وہ نیکوکار بھی ہو۔ اس کا اجر خدا کے ذمہ ہی۔ اور جو ایسے ہیں ان کو نہ آیندہ
کا خوف ہوگا اور نہ وہ گزشتہ کا رنج کریں گے ۱۲ ۞

له حاشیہ مقبول صفحہ ۲۶ ۞

اقول آلِ رسول کے جھوٹے دعوے کا جواب دیتے ہوئے اللہ پاک فرماتا ہی۔ کہ
بکر و عمرؓ و عثمانؓ کو ہم نے خلیفہ بنایا۔ پس جو شخص خدا کے لیے اپنی ذات کو آمادہ اطاعت کرے
ہمارے خلفا کی وفاداری و اطاعت کرے کچھ پروانہ کرے کہ یہ بنی تمیم میں یا بنی عدی
بنی اُمیہ بلکہ ان کی اطاعت صرف اللہ پاک کے لیے کرتے ہیں اور ان کے حکم پر
فی سبیل اللہ کرتے ہیں تو ان کا اجر خدا کے ذمہ ہی ان کو نہ آئندہ کا خوف ہوگا۔
وہ گزشتہ کا رنج کریں گے۔ وہ ابرار بندے اللہ کی اطاعت میں یہ نہیں
کہ اُن خلفا کو لیاقت ہے یا نہیں استحقاق ہی یا نہیں۔ ان کو صرف اللہ کی
اطاعت سے کام ہے ؎

قول اوّل سورہ بقرہ رکوع ۱۳۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶۔ ترجمہ۔ یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ دین کی کسی بات پر نہیں نصاریٰ
کہتے ہیں کہ یہودی دین کی کسی بات پر نہیں۔ حالانکہ وہ دونوں خدا کی کتاب پڑھتے
ہیں۔ اُنھیں کی سی باتیں ان لوگوں نے بھی بنائی تھیں جو حق کو کچھ نہیں جانتے
پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جن جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اُن
سب کا فیصلہ کر دے گا ۱۲ھ

اقول وبحول اللہ۔ آلِ رسول بھی کہتے ہیں کہ صحابہ خصوصاً خلفائے ثلثہ دین کی
کسی بات پر نہیں۔ اور بقول مقبول وہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس امت کے
نصاریٰ قرار پاتے ہیں۔ اِسی طرح جاہل شیعہ جو حق کو کچھ نہیں جانتے انھیں کی
باتیں بناتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتا ہی کہ قیامت کے دن جن جن باتوں میں
اختلاف کر رہے ہیں۔ اُن سب کا فیصلہ کر دیگا ؎

رکوع ۱۴-آیت ۳-| ترجمہ مقبول صکہ ۲۷- ترجمہ اور مشرق و مغرب اللہ کے ہیں-
پھر تم جس طرف منھ کر لو گے پس خدا کا رُخ اودھر ہی ہوگا- بے شک اللہ صاحب
وسعت و علم ہے-۱۲ ☆

اقول وبحول اللہ- آل رسول سے اس طرح خطاب فرمایا ہے☆
اے آل رسول تم کو ہماری عبادت و اطاعت سے کام ہے☆ تم ہماری اطاعت
سے کام رکھو- جس کو ہم خلیفہ بنائیں اس کی اطاعت کرو- خواہ اُبو بکر ہو یا عُمر یا عثمان رض
تم جس کی اطاعت کرو گے پس خدا کا رُخ اُدھر ہی ہوگا- بے شک اللہ صاحب
وسعت و علم ہے ☆

رکوع ۱۴-آیت ۵-| ترجمہ مقبول صکہ ۲۷ ترجمہ- وہ آسمانوں کا اور زمین کا پیدا
کرنے والا ہے- اور جب کسی امر کو طے کر دیتا ہے- تو صرف کُن فرما دیتا ہے- اور وہ ہو جاتا ہے

اقول وبحول اللہ- اس آیت میں اللہ پاک آل رسول کریم سے یوں تعلیم فرماتا
ہے- ہماری قدرت بے نہایت میں شک و شبہ نکرو ہمارے حکم میں چون و چرا
نہ کرو- ہم نے اُبو بکر و عُمر و عثمان رض کو خلیفہ ہونا طے کر دیا- پھر نہ علے کے دعوے نے کچھ
فائدہ دیا- نہ عباس و ابو سفیان کی مدد نے نہ تمام قبائل عرب کے اختلاف نے
ہم کو کمزور کیا بلکہ جو کچھ ہم نے چاہا ایک کُن سے پورا کر دیا- اور وہ ہو گیا- آب ان
سے تمھارا اختلاف کرنا- ہماری مخالفت کرنا ہے-

جُزو اوّل سُورہ بقرہ رکوع ۱۶ | ترجمہ مقبول صکہ ۳۲- ترجمہ وہ ایک لوگ تھے
جو گزر گئے اُن کا کیا اُن کے لئے اور تمھارا کیا تمھارے لئے اور تم سے اس کی بابت

کیا کرتے تھے سوال نہیں کیا جائیگا ؂

ل | اس آیت سے اللہ پاک ۰ آلِ رسول اور ان کے شیعوں کو یوں تعلیم فرماتا
لوگ یعنی خلفائے ثلثہ گزر گئے اُن کا کیا اُن کے لیے اور تمہارا کیا تمہارے لیے ہی۔ تم کیوں
ے فسادِ طعن و تشنیع میں مبتلا ہوتے ہو۔ تم سے اس کی بابت جو وہ کیا کرتے تھے
ل نہیں کیا جائیگا۔ پس تم اپنی فکر کرو۔ کارِ خود کن کارِ بیگانہ مکن ؂

ثانی سورہ بقرہ رکوع ۳ - آیت ۲ - "وبشر الصابرین" - ترجمہ مقبول صفحہ ۳۶
م - اور اے پیغمبر ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری پہونچا دو جو مصیبت پڑتے کیوقت
تے ہیں کہ (انا للہ وانا الیہ راجعون) بیشک ہم اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم اُسکے
ور ہیں پلٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن پر انکے پروردگار کی جانب سے
ات اور رحمت ہی اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ ۱۲ ؂

ول - | اس آیت سے اللہ پاک آلِ رسول کریم صلعم کو یوں تعلیم فرماتا ہی کہ تم ہمارا
ں پڑتے ہو۔ صبر کرنے والوں کی فضیلت دیکھتے ہو مگر اے آلِ رسول تم دیدہ و دانستہ
ر کے ثواب و فضیلت سے محروم ہوتے ہو۔ لوگوں کو بھی محروم کرتے ہو۔ بکا منافی
رہی اس کے مقابلہ میں حزن جائز ہی۔ تم کو خلافت نہیں ملی تو ہمارے رسول کی
ری بیٹی کو گدھے پر سوار کراکے تمام مدینہ کی گلیوں میں دروازہ دروازہ فریاد
د کے لیے پھرایا۔ کیا یہی صبر ہے جس پر ہمارے اجر بے حساب کا وعدہ ہی؟
تم نے کہہ دیا کہ بکا کرنے والے جنت میں جائیں گے کیا یہی صبر ہی۔ جس کے
لے میں درود و رحمت کا ہمارا وعدہ ہی۔ آہ بے صبری سکھلا کر تم ہدایت یافتوں

سے نکلے جاتے ہو اور دوسروں کو بھی نکالے دیتے ہو ؛

جزو ثانی سورۂ بقرہ رکوع ۱۸ - آیت ۷ | ترجمہ و حاشیہ مقبول صفحہ ۳۷ -

ترجمہ جو لوگ اس کو چھپاتے ہیں جو کھلی دلیلیں اور ہدایت ہم نازل کر چکے بعد اسکے
ہم نے کل آدمیوں کے لیے کتاب میں اس کو کھول کر بیان کر دیا ہی یقیناً انھیں
اللہ لعنت کرتا ہی - اور انھیں پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں ۱۲ ؛

اقول و بحول اللہ - اِس آیت میں اللہ پاک بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب
برائیاں کر کے آل رسول کریم صلعم کی تعلیم اسطرح فرماتا ہی کہ جسطرح بنی اسرائیل پر خدا اور فرشتوں
کی لعنت پڑتی تھی - بوجہ اسکے کہ وہ ہماری دلیلوں اور ہدایتوں کو چھپاتے تھے - ا
آل رسول تم ایسا نہ کرو - ہم نے قرآن میں جا بجا خُلَفا کا ذکر کر دیا - صاف لفظو
میں اپنے رسول کریم صلعم کو خواب میں دکھلا دیا کہ ابو بکر و عمر و عثمان خلیفہ ہونگ
اے خوش فہم قوم تم کہتے ہو کہ پیغمبر کو اس خواب سے رنج ہوا - ای بھائی
کی بتائی ہوئی بات پر جو رنجیدہ ہو اس کو منافق کہتے ہیں پھر بتاؤ کہ ہماری بتائی ہوئی با
سے پیغمبر ناراض و ناخوش ہو سکتا ہی - اور اگر کہیں وہ ناخوش ہو - تو لے عقل کے
بتاؤ کہ پیغمبر کا کیا درجہ رہیگا اسکا کیا نام ہوگا - خاک بد ہنت پھر ویسا ہی قصو
تم تو نہ کرو - ورنہ ہماری سزا بہت سخت ہی اور ہماری سنت تبدیل
نہیں ہوتی ؛

آیت ۹ - ترجمہ مقبول صفحہ ۳۷ ترجمہ - جو لوگ منکر ہو گئے اور انکار ہی کی حالت
میں مر گئے - ان پر اللہ کی بھی لعنت ہی اور کل فرشتوں کی بھی اور کل آدمیوں
کی بھی وہ ہمیشہ ہمیشہ اس لعنت میں رہیں گے نہ اِن کا عذاب ہلکا کیا جائے گا

نہ ان کو مہلت دی جائے گی ؛

ل - اس آیت میں خبر دیتا ہے کہ جو لوگ ہمارے خلفا کے منکر ہوے۔ ان کی
وں کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ بلکہ کفران نعمت کرتے رہے ان پر اللہ کی بھی لعنت ہے
فرشتوں کی بھی اور کل آدمیوں کی ۔ نہ ان کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ نہ ان
ہلت دی جائے گی ؛

دوم سورۂ بقرہ
ع ۱۹ - آیت ۲

وَمِنَ النَّاسِ ترجمہ مقبول صہ ۳۸
اور آدمیوں میں ایسے بھی ہیں جو خدا کو چھوڑ کر اوروں کو
اس کا ہمسر بناتے ہیں اور ان سے خدا کی سی محبت
ہیں اور جو ایمان والے ہیں ان کو سب سے زیادہ محبت خدا ہی سے ہے
ش ان ظالموں کو وہ اب سوجھائی دیتی جو عذاب دیکھ کر سوجھے گی۔ کہ
ں قوت خدا ہی کی ہے۔ اور یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۱۲

اقول و جول اللہ اقوم واقعد - اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُنکے
ں کا حال بتاتا ہے۔ اور اپنے عذاب سے ڈراتا ہے۔ اے آل رسول تم جو امامت
ت سے افضل کہتے ہو ؛
بتاؤ کہ نبی سے افضل ہونے کے بعد ہمارے ہمسر ہوئے یا نہیں خاک بدہنت
پنے میں علم بما کان گزشتہ وما یکون آیندہ کا دعویٰ کرتے ہو۔ بتاؤ یہ ہماری
ی ہے یا نہیں۔ تم جو ہر اقرار کو اپنی طرف منسوب کرتے ہو یہ ہماری ہمسری ہے
حاشیہ مقبول صہ ۲۹

یا نہیں۔ آل رسول سے خطاب پر عتاب کرنے کے بعد ان کے شیعوں کی بُرائی
فرماتا ہی کہ یہ کافر بمقابلہ خدا کے غیروں کی اگرچہ وہ آل رسول ہی کیوں نہ
زیادہ محبت کرتے ہیں۔ انھیں کے نام پر ہزاروں لاکھوں روپیہ خرچ
ہیں مجلس ہوتی ہو اور کوئی بھوکا محتاج سائل کچھ مانگے تو بجائے دینے
اس کو جھڑک دیتے ہیں نکلوا دیتے ہیں۔ بتاؤ کہ یہ خدا سے ہمسری نہیں
نہیں تو اور کیا ہی اور پھر بکمال شفقت و رحم سے کہ ای کاش یہ ظالم زندگی
وقت سمجھتے جو مرنے کے بعد عذاب دیکھکر سمجھیں گے کہ پوری قوت خدا ہی کی
یہ کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہی ؂

آیت ۳۲۔ ترجمہ مقبول صہ ۳۸۔ ترجمہ اس وقت کو یاد کرو جبکہ پیر اپنے مریدوں
سے تبرا کریں گے۔ اور عذاب کو سب دیکھیں گے۔ اور ان کی نجات کے
اسباب قطع ہو جائیں گے ؂

اقول وبحول اللہ۔ اس آیت میں بسلسلہ آیت ماقبل گمراہ شیعوں کو
وتنبیہ فرماتا ہی کہ جن کی تم تابعداری کرتے تھے۔ اطاعت کا دم بھرتے
جن کو امام و پیشوا مانتے تھے۔ اور اُن کی محبت کے جھوٹے دعوے میں تم
گالیاں دیتے تھے۔ اصحاب رسول کو بُرا کہتے تھے۔ آج وہ تم سے بیزاری
کریں گے خدا سے کہیں گے کہ نہ یہ ہماری اطاعت کرتے تھے نہ ہمارے
تھے نہ ہم نے ان کو یہ سکھلایا تھا۔ پھر اللہ پاک خبر دیتا ہی کہ عذاب کو سب
اور انکی نجات کے کل اسباب قطع ہو جائیں گے۔ اس میں وہ پیشوا بھی داخل ہیں
نے تبرا سکھلایا تھا ؂

آیت ۴ - ترجمہ مقبول صہ ۳۹ ترجمہ - اور مرید کہیں گے کاش ہم کو لوٹ کر جانا ملے تو ہم بھی ان سے اسی طرح تبرا کریں جس طرح انھوں نے اِس وقت ہم سے تبرا کیا ہی۔ اس طرح اللہ تعالےٰ اُن کے اعمال ان کو حسرت بنا کر دکھلائے گا۔ اور وہ جہنم سے نہ نکلنے پائیں گے ۔

اقول - اِس آیت میں اللہ گمراہ شیعوں کی خبر دیتا ہو کہ جب اُن کے پیشوا اُن سے بیزاری ظاہر کریں گے تو یہ بھی ان سے تبرا کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ای کاش ہم دنیا میں لوٹ کر جاتے تو جس طرح آج یہ لوگ ہم سے تبری کر رہے ہیں دنیا میں جاکر ہم ان سے تبرا کرتے۔ مگر ان کو صرف حسرت ہی رہے گی وہ جہنم سے نجات نہ پائیں گے "ازین سو رانده وازان سو درمانده" ہو بگے ۱۲ ۔

جزو دوم سورہ بقرہ رکوع ۴ -

آیت - ان الذین یکتمون ترجمہ مقبول صفحہ ۴۰ - ترجمہ - وہ لوگ جو اس کو چھپاتے ہیں جو کچھ خدا نے کتاب میں نازل کیا - اور اس کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں - وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور خدا ان سے قیامت کے دن نہ بات کرے گا نہ ان کو پاکیزہ فرمائیگا - اور ان کے لیے دردناک عذاب ہی - ۱۲ ۔

وہ یہی ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا - تو یہ آتش جہنم پر کیا ہی صبر کرنے والے ہیں ۔

اقول وجول اللہ اقوم واقعد - اللہ پاک آل یعقوب کا عیب اور گناہ بتا کر آل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تنبیہ و تہدید یوں فرماتا ہے ۔

اے آل رسول ہم نے ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا خلیفہ ہونا قرآن میں ظاہر کر دیا۔ جا بجا
اشارہ لطیف و کنایہ شریف میں جتایا۔ اپنے حبیب رسول کریم کو خواب میں دکھلا
اور یہ تم سب جانتے ہو مگر اس کو ثمن قلیل کے عوض بیچتے ہو۔ اور غرض ناجائز سے چھپاتے
ہو کہ لوگ تم کو خلیفہ بنائیں۔ تمہارے استحقاق کے قائل ہوں۔ تم کو خلافت مل جائے
اے آل رسول یہ بھی ثمن قلیل ہے۔ اور اس کی جزا و سزا یوں فرماتا ہے۔ جو لوگ ایسا
کرتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں۔ اور خدا ان سے قیامت کے دن بات
نہ کریگا۔ اے نادانو بات نہ کرنے کا مطلب بھی تم کچھ سمجھے ہم سے بات کرنے کی توقع کس کو
ہے ہمارے تقرب کا دعوی کس کو ہے۔ عوام ہم سے کیا بات کریں گے۔ عوام ہم سے بات
کرنے کی توقع کہاں رکھتے ہیں۔ پس سوچو اور سمجھو کہ اس کے مخاطب اصلی تمہیں ہو۔ پھر
فرماتا ہے کہ نہ ان کو پاکیزہ فرمائیگا۔ یذہب عنکم الرجس ویطہرکم تطہیرا۔[۱] پر غور کرو دونوں
صیغے مضارع کے ہیں حال و استقبال پر مستعمل ہوتے ہیں۔ آج یہاں اسی طرف
اشارہ ہے نہ ان کو پاکیزہ فرمائے گا۔ بوجہ اُن گناہوں کے جو اُن سے خلافت کے بارہ
میں سرزد ہوئے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ وہ یہی ہیں جنھوں نے
ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا تو یہ آتش جہنم پر کیا ہی
صبر کرنے والے ہیں ۞

رکوع ۵ حاشیہ مقبول صـ۲۲ ضراء کی تفسیر تم اے آل محمد بتاتے ہو کہ شیعہ
دشمنان آل محمدؐ یعنے سنیوں سے (خاک بدہنت) اپنی حاجت روائی کا طالب ہو
اور جو مال اُن سے ملے اُسکو مال غنیمت سمجھے اُن پر لعنت کرتا رہے۔ اور (تمہاری)
معصومین کی ولایت و خلافت کا ذکر اس مال کی امداد سے تازہ کرتا رہے۔ اے

۱؎ ترجمہ تاکہ تم سے پلیدی دُور کرے اور تمکو اچھا پاک کرے ۱۲

عقلمند اور سمجھدار قوم تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں یا تمہارے آنکھوں پر پردہ یا تمہارے دلوں پر مہر ہے۔ تم نے قرآن کو دوسری نگاہوں سے دیکھا ابرار بندے تیری زبانوں کا جواب نہیں دیتے تھے۔ بھلا یا اپنے رسول کا ادب کر کے وہ قرآن کی لعنت کا تم پر اشارہ نہیں کرتے تھے۔ قرآن سے جن لوگوں کا جن عقائد والوں کا کفر ثابت ہوتا تھا۔ اِس کے مشار الیہ تم کو نہیں بتاتے تھے۔ یہ تمہاری دلیری کا باعث ہوا سنو۔ ہم نے کسی خاص شخص کو کافر نہیں فرمایا۔ بلکہ ان افعال کے لحاظ سے کافر بتایا ہے جسکا وہ مرتکب ہوتا تھا۔ یاد رکھو کہ قرآن سے جب تمہارا کفر ثابت ہو گیا سنیوں کو جب تمہاری خیانت و بدنیتی معلوم ہو گئی کہ اُنکا روپیہ اُنکی خیرات مانگ کر تم کیا کرتے ہو کس مصرف میں لگاتے ہو اور کیا کرتے ہو۔ اُسکے بعد وہ تم کو اور تمہارے مال کو جب مال غنیمت سمجھنے لگیں پھر تمہارا کیا حشر ہوگا۔ یاد رکھو غرور اور نافرمانی کی یہی سزا ہے۔ کہ تم پر عذاب فرعون نازل ہو جیسا بنی اسرائیل پر تھا ۞

رکوع ۵ | یا ایہا الذین اٰمنوا" - ترجمہ مقبول صفحہ ۴۱ و ۴۲ ۞ ترجمہ اے ایمان لانے والو جو ناحق قتل کیے گئے ہو۔ اُن کے بارہ میں تم پر قصاص واجب کیا گیا ہے ۱۲ ۞

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم و تنبیہ و تہدید یوں فرماتا ہے۔ اے سر لاڈلو تم ہمارے قرآن کی فصاحت اور بلاغت اور معجزہ کا کبتک انکار کرتے جاوگے ترتیب اصلی کے کبتک منکر رہوگے دیکھو ہمارا بیان کس درجہ متصل و مسلسل واقع ہوا ہے۔ اگلی آیت سے مقابلہ کرو دیکھو کہ ہم نے بدلہ لینے قصاص کو اچھا کہا ہے پس جس طرح تم دوسروں کو کافر کہتے ہو۔ دوسروں کے مال لینے کو مال غنیمت سمجھتے ہو۔ دوسروں

پر لعنت بھیجتے ہو۔ لعنت کرنے کا حکم کرتے ہو۔ اگر اس آیت قصاص پر استدلال
کرکے دوسرے لوگ تم پر لعنت کریں۔ تم پر لعنت کا حکم دیں تم کو اور تمھارے
مال کو مال غنیمت سمجھیں تو بتاؤ کہ یہ ہمارے حکم اور مرضی بلکہ فرض عین کے مطا
ہوگا یا نہیں اور پھر تمھیں بتاؤ کہ تمھارا کیسا حشر ہوگا ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلک
ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲

جزو دوم سورۂ بقرہ رکوع ۶ - "واذا سالک" - ترجمہ مقبول صہ ۴۴

ترجمہ اور جس وقت میرے بندے تم سے میر
بابت کچھ دریافت کریں تو کہدو کہ میں ان سے قریب ہوں خاص دعا کرنے والو
کی دعا جس وقت بھی وہ مجھسے دُعا کرے قبول کرلیتا ہوں۔ پس ان لوگوں کو
ہی کہ وہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں ۱۲

اقول ۔ اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کے دروغ بافوں جھوٹے دعاد
جھوٹی حدیث جھوٹی تفسیر سب کی تردید کرکے یوں فرماتا ہی کہ جب ہم سے دعا مانگی
جاتی ہی۔ ہم قبول کرتے ہیں کسی کے واسطے کسی کے ذریعہ کسی کے وسیلہ کی ہمکو کچھ
نہیں۔ اور کس بلاغت سے تکذیب فرماتے ہیں کہ ہم سائل سے قریب ہیں
دوسروں کا قرب محتاج ثبوت اور محتاج دلیل ہی۔ اور جب قرب ہی نہو تو واسط
اور ذریعہ یا دوسروں سے مانگنا۔ نہ صرف فعل عبث بلکہ حماقت ہی۔ پھر آگے چلکر
مانگنے والوں کو ہدایت فرماتا ہی کہ ان لوگوں کو لازم ہی کہ وہ میرے احکام قبول
کریں اور مجھ پر ایمان لائیں ۱۲

رکوع ۷ - آیت ۲

ترجمہ مقبول ص۴۵ ترجمہ - اور راہ خدا میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو - بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۱۲ ‡

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - مومنین اہل سنت دل خوش رکھو + ہماری تفسیر حق سے گھبراؤ نہیں - اللہ پاک فرماتا ہے - اور اس آیت میں کیا معجزہ عجیب رکھدیا ہے - کہ نہ دشمنوں کو کافر کہا ہے نہ مشرک یعنے اگر آل رسول ہمارے خلفا کے بارہ میں تم سے قتال کریں لڑیں بحثیں مناظرہ کریں تم کو کافر و مشرک یہود و نصاریٰ کہیں تم کو یا تمہارے مال کو مال غنیمت سمجھیں - تم پر لعنت کریں تمہیں گالی دیں تو تم بھی اس کا جواب دو مگر زیادتی نہ کرو - بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ‡

اس آیت سے اللہ پاک نے آل رسول کو ڈرا دیا ہے کہ ہماری مار اور ہمارا عذاب بہت سخت ہے - ہم مظلوم کو بدلہ لینے جواب دینے کی اجازت دیدیں گے - پھر تمہارا کیا حشر ہوگا ‡

جزو دوم سورۂ بقرہ رکوع ۸ -

آیت ومن الناس - ترجمہ مقبول صفحہ ۴۹ - معہ حاشیہ وضمیمہ - ترجمہ اور لوگوں میں ایسا ہی ہے جس کی باتیں زندگانی دنیا میں تم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس پر خدا کو گواہ بناتا ہے - حالانکہ وہ دشمنوں میں سب سے زیادہ جھگڑالو ہے - اور جب پیٹھ پھیرے تو یہ کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور زراعت کو اور نسل کو برباد کردے - حالانکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا - اور جب اُس سے

یہ کہا جاتا ہے کہ تو خدا سے ڈر تو گناہ کرنے کے ہیکڑی اس کے دل میں سما جاتی ہے
پس اس کے لیے جہنم کافی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ۱۲ ؛

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد ۱۲

معزز ناظرین دیباچہ اور تمامی مقدمات اور حاشیہ مقبول صفحہ ۴۹ -
معہ اس کے ضمیمہ کے دیکھیے ؛

بلکہ دوسرے شیعہ تصانیف کو ملاحظہ کر لیجیے ؛

اس کو تو مولوی مقبول احمد بھی قبول کرتے ہیں کہ اس سے مراد اول و ثانی خاک بدہنت یعنے خلیفہ اول و خلیفہ ثانی و معاویہ و تمام صحابہ جو اُن کے ہم خیال ہوں - داخل ہیں - اڈیٹر اصلاح اور مولوی شیخ احمد دیوبندی نے قبائل مرتدین عرب کو شیعہ قرار دیا ہے اور اسیوجہ سے انکو ہمدردی ہے اور ان کے قتال کو زراعت و نسل کو برباد کرنا لکھا ہے - تو لّے سے مطلب یہ لیا ہے کہ جب خلیفہ اور والئے امر ہو - تو حرث و نسل کو برباد کرے - اس لیے اس سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں - ان واقعات و تحریرات و کتابوں سے مولوی مقبول احمد ناواقف نہیں ہو سکتے تھے اس لیے بڑے شد و مد سے ضمیمہ لکھنے کا وعدہ کیا ہے ؛

پس جبکہ سارا قرآن اہلبیت کے شان میں اُترا ہے اور جبکہ سارے قرآن سے انھیں کی تنبیہ و تہدید و تعلیم و ہدایت مقصود ہے - تو اب ذی فہم ناظرین آل رسول کی طرف متوجہ ہوں - اُن کی تعلیم کیونکر فرماتا ہے - اُن کا حال کس طرح بتاتا ہے - لفظ تو لّے سے والئے امر ہونا کیسا ظاہر کرتا ہے - علی ابن ابی طالب کے کلمات حکمت آمیز لطائف و ظرائف و نصائح و اشعار اور خطبے جس قدر آنکھوں کو - کانوں کو - دلوں کو خوش کرتے ہیں - کس قدر اچھے معلوم ہوتے ہیں - ان کی احادیث ان کے اقوال میں جس قدر قسم وارد ہے - وہ جس قدر قسم کا استعمال کرتے ہیں - اہل علم

اِس سے واقف ہیں۔ ان کی قسمیں زبان عرب میں بطور ضرب المثل استعمال ہوتی ہیں۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر خدا کو گواہ قرار دیتے ہیں۔ جو کچھ ان کے دل میں ہوتا ہے اس پر خدا کو گواہ بتاتے ہیں۔ مگر وہ عالم غیب یا جبروت خدا ان کو جھگڑالو بتاتا ہے۔ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ۔ و معاویہ سے ہر ایک زمانہ میں بدعوی قرابت استحقاق خلافت پر جھگڑا کرتے رہے۔ اور جس دن واقعے امر ہوئے تو حضرت عائشہ ام المومنین کے مقابلہ پر بصرہ جا دوڑے۔ انصاف یہ تھا۔ اسلام اور شریعت کی احتیاط یہ تھی کہ مدینہ پر چڑھائی کرکے آنے دیتے۔ قتال شروع کرنے دیتے۔ اگر وہ ابوبکر و عمر کی طرح انتظام سلطنت نہیں کر سکتے تھے تو ای کاش عثمانؓ کی طرح صبر ہی کرتے۔ صفین پر ایک لاکھ فوج لیجاکر کیوں دھمکتے۔ معاویہ کو تلوار کا مزہ چکھانے کیوں جاتے ہزاروں مسلمانوں کا خون کیوں بہاتے یہ خون کیوں رائیگان و برباد جاتا ہے۔

غریب شیعہ جو لڑائی کی ضرورت باقی نہ رہنے سے چلے گئے حالانکہ نقد تنخواہ پاتے تھے نہ خوراک نہ منصب نہ جاگیر۔ پھر ان کو کیوں قتل کیا کاش ان کو حملہ آور ہونے دیتے۔ مدینہ یا کوفہ کا محاصرہ کرنے دیتے۔ شریعت اسلام کے احکام کا کچھ بھی لحاظ فرماتے۔ مگر نہیں انھوں نے حرث و نسل کو ایسا برباد کر دیا کہ پھر نہ آباد ہوا۔ باوجودیکہ رسول کریم صلعم اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی سنت سامنے تھی تقلید کے لیے کیا آسان اور عمدہ ذریعہ تھا جس طرح ان میں سے کسی نے بھی اپنے بیٹے کو ولیعہد نہیں بنایا۔ اپنے بعد خلیفہ ہونا منظور نہیں کیا۔ نامزد نہیں کیا۔ مگر علے نے سب سے برعکس اپنے بڑے بیٹے کو خلیفہ بنا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یزید کو خلیفہ بنانا معاویہ نے جائز کر دیا اور یہ ایسی بری رسم نکلی کہ اسلام کا کچھ مرنکل گیا۔ افسوس ملک۔ خدا کا دین خدا کا۔ سلطنت اسلام کی مگر علے اِس کو ہندوستانی۔ راج دھانی قرار دیکر

بہ قاعدہ جٹھوانسی (اولاد اکبر) حسن کو دیدیا جس کی وجہ سے غریب مظلوم حسین نے
اسی وقت کہدیا کہ ہم کو بھائی نے کُند چھری سے ذبح کر دیا۔ دراصل حسین مظلوم
نے اپنے بھائی کا بڑا ادب و وقار کیا۔ کہ صرف کند چھری سے ذبح کرنا بیان کیا۔
ورنہ اگر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ دراصل اس واقعہ سے وہ تلوار سے ذبح کیے
گئے۔ نہ حسن سلطنت دیتے نہ اُس کو اتنی قوت ہوتی کہ خلافت اسلامی کا مقابلہ
کرتا۔ کر سکتا۔ الوالعزم حسین گوارا ہی کرتا کہ اتنی قوت دشمن پیدا کرلے۔ اگر ورث
سُلَیمَانَ دَاوُدَ۔ کا مطلب یہی تھا۔ اور دعائے زکریا کا مطلب یہی تھا کہ وارث تخت و تاج
پیدا ہو۔ اگر قرآن کا صحیح مطلب علی سمجھتے تھے یا نہ سمجھتے ہوتے۔ تو تمام اولاد ذکور
واناث کا حق دیکر دلا کر مرتے۔ اور قیامت کے دن اپنے واسطے مواخذہ نہ چھوڑ
جاتے کہ حقدار ونکو اُن کا حق نہیں دیا۔ شرعی وارثوں کو محروم کیا اور سب سے
بدتر یہ کہ معاویہ کے لیے سنت پیدا کر دی کہ وہ اپنے بیٹے کو سلطنت دیدے۔ سچ
پوچھو تو وائے امر ہونے کے بعد جیسا زراعت و نسل اسلام کو علی نے نقصان پہونچایا
کبھی اس کی مثال دنیا میں نہ ملے گی۔ اول بنیاد ظلم اندک بود ہر کہ آمد براں مزید کرد۔
جو شخص بُری سنت پیدا کردے۔ قیامت تک جو لوگ اس سنت بد پر عمل کرینگے۔
ان سب کا بار بھی اسی پر پڑیگا۔ اور جب ابن عباس اور دوسرے عقلا علی کو
سمجھاتے تو وہ غرور سے یہی کہتے کہ ہم تلوار کا مزہ چکھائینگے۔ جب صحابہ رسول
کہتے کہ ابوبکر و عمر کی تقلید کروگے ان کی سنت پر عمل کروگے تو کہتے کہ میں اپنی رائے
پر عمل کروں گا۔ یہاں تقلید و عمل سے وہی مراد تھی کہ اپنی اولاد کے لیے خلافت
کو مخصوص کر دینا۔ مگر اس کو وہ عزت کے غرور میں کب ماننے والے تھے۔ اخذتہ العزۃ[۵]
سے یہی مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ علی نے انکار تقلید نہیں کیا تھا بلکہ لفظ انشاء اللہ کہا تھا

[۵] گناہ کی ہیکڑی اس کے دل میں سما جاتی ہے ۱۲

ے جب دل میں ارادہ نہو تو انشاء اللہ کہنا کفر ہو جاتا ہو ؎

رکوع ۱۱- ترجمہ وحاشیہ مقبول صفحہ ۵۵ ترجمہ۔ حائضہ عورتیں غسل کرلیں تو جدھر سے
خدا نے تمھیں حکم دیا ہی ان کی پاس آو۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور طہارت
کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی ۱۲ ؎

قول معزز ناظرین! قرآن کا ترجمہ مقبول تو آپ کے سامنے ہے۔ حاشیہ پر جو حدیث
امام ورسج ہی اس کو سنئے صادق فرماتے ہیں کہ لوگ پہلے پتھر اور ڈھیلوں سے استنجا
کیا کرتے تھے۔ پھر پانی سے کرنے لگے پھر وضو کا حکم آیا۔ جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے خود کرکے دکھایا اسکی پسندیدگی کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب
میں یہ آیت نازل کی ۱۲ ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اللہ صاحب بھی اس تفسیر امام سے
پھر تنگ گئے ہوں گے۔ جب ہی تو آل رسول کی تعلیم اِس آیت میں یوں ہی فرماتا
ہی۔ ارروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔ اے آل رسول۔ ہم نے اپنے قرآن کو اپنے حبیب
آل رسول عربی پر زبان فصیح عرب میں نازل کیا۔ اس میں صاف کہہ دیا کہ
تاویل قرآن کو یا ہم خود جانتے ہیں یا راسخون فی العلم ہمارے عُلما جنکو ہم نے
اپنا علم اپنے قرآن کا علم عطا فرمایا۔ تمھاری جہالتوں سے تو ہم خود حیرت میں ہیں
کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایرانی النسل عجمی یا بنی اسرائیل کے یہودی ایسے
ہی علم پر تمکو ہمہ دانی کا دعویٰ ہی۔ ایسے ہی علم پر تم ہمارے ابرار وپرہیزگار
پاکیزہ بندوں پر آوازے کستے ہو۔ ظالم وجاہل بتاتے ہو۔ تاویل القرآن

بالقرآن تم کو آتا ہی نہیں تم تو یہودیوں سے بڑھ گئے۔ وہ تو لفظوں کا خیال بھی کرتے تھے۔ مگر تم تو لفظوں سے بھی واسطہ نہیں رکھتے معنی تک کب اور کیونکر پہونچو گے ہمارا مطلب تو یہ ہی کہ زمانہ حیض میں معمولی راستہ سے یا دبر میں مت جاؤ۔ تم ہو کہ ہمارے پاکیزہ اور محبوب بندوں کی عداوت و مخالفت میں سر ہو یا بلکہ آگے پیچھے کی بھی خبر نہیں رکھتے ؞

ہمارے رسول کریم نے مرض موت کے آخری خطبہ میں صاف لوگوں سے کہدیا ہمکو اپنا گواہ قرار دیا۔ کہ ای اللہ ہم نے کلوخ سے استنجا کرنا سکھلا دیا ہے ای نادانو کیا تمھارا گمان ہی۔ کہ رسول نے سکھلایا نہیں صرف جھوٹ کہا۔ لے جاہلو کیا تمھارا اعتقاد ہو ہی کہ رسول نے اپنے جھوٹ پر ہمکو منافقانہ گواہ بنایا۔ (خاک بدہنت) مگر جسطرح تمنے ہمارے اور ہمارے رسول کی خلافت کے بارہ میں مخالفت کی ویسا ہی ہمارے پاکیزہ و محبوب بندوں کی مخالفت میں طہارت اور پاکیزگی ایسے جوہر ونکو بھی کھو بیٹھے پیغمبر کی تعلیم کو بھلا دیا اور لگے زٹلیں ہانکنے کہ یہ آیت استنجا کے بارہ میں نازل ہوئی۔ کچھ شک نہیں کہ تمھاری آنکھوں پر پردہ ہی اور تمھارے دلوں پہ مہر۔ تم نے سمجھ لیا کہ اس آیت سے بھی اہل سنت کے عمل طہارت کی تردید کریں گے۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ ہمارے ابرار و محبوب و پاکیزہ بندے تمھاری تفسیر کو تمھارے منھ پر ماریں گے۔ اور یہ کہتے ہوے کہ کالاسے بیمرش خاوند۔ اسکندر قوم ہم سے ڈر اور شرما۔ ہم تو صرف پاکیزہ بندون کو جو طہارت کرتے ہیں پسند فرماتے ہیں ؞

جزو اول سورہ بقرہ رکوع ۱۵ آیت ۴-

الم تر۔ ترجمہ و حاشیہ مقبول ص ۶۲

ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے موسٰے کے بعد والے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی حالت

سلہ حیات القلوب جلد دوم

پر نظر نہیں ڈالی جبکہ اُنھوں نے اپنے پیغمبر سے یہ کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیجیے کہ ہم راہ خدا میں لڑیں جس پیغمبر نے فرمایا کہ ایسا نہو کہ اگر جہاد تم پر واجب کیا جائے تو پھر تم نہ لڑو وہ بولے کہ جب ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے بچوں سے الگ کیے گئے۔ تو اب ہمیں کیا ہو جو راہ خدا میں نہ لڑینگے پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے سوائے چند کے سب ہی پھر گئے اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہی اور جب ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمھارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہی۔ تو کہنے لگے کہ اس کو ہم پر حکومت کہاں سے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ ہم حکومت کے اس سے زیادہ سزاوار ہیں اس کو کشایش مال تو دی ہی نہیں گئی۔ نبی نے فرمایا۔ بے شک اللہ نے اس کو تم پر بزرگی دی ہی۔ اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کیا ہی۔ اور اللہ اپنی حکومت جسے چاہے عنایت فرمائے اور اللہ صاحب وسعت وعلم ہی اور اُن کے نبی نے اُن سے یہ بھی کہا کہ بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہی کہ تمھارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمھارے رب کا سکینہ اور آل موسے اور آل ہارون کے ترکہ کا بقیہ موجود ہی فرشتے اُسے اُٹھائے ہوئے ہوں گے اگر تم مومن ہو تو اسی میں تمھارے لیے نشانی موجود ہے ۱۲

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ معزز ناظرین! میرا ایک التزام اور یاد رکھئے۔ میں نہ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ نقل کرتا ہوں جس کو تمام علمائے اہلسنت پسند کرتے ہیں اور نہ میں مولوی نذیر احمد کا ترجمہ لکھتا ہوں جس کے عوام مداح ہیں بلکہ صرف علامہ مقبول احمد کا ترجمہ (جسکو تمام شیعہ پسند کرتے ہیں۔ جسکے تمام شیعہ مداح ہیں اور ان میں یہ اس وجہ مقبول ہوا ہی کہ اس کا نام ہی ترجمہ

مقبول ہوگیا ہی لکھتا ہوں تاکہ انکو اختلاف نہ ہو اور چون وچرا کا محل باقی نہ رہے۔
وہ اس کو غلط نہ کہہ سکیں۔ علمائے اہلسنت سے امید ہی کہ وہ اگر ترجمہ کی غلطی دیکھیں
تو مجھے معاف کریں اس لیے کہ میں صرف نقل کرتا ہوں اور دیانت کا پابند ہوں او
چونکہ یہ تفسیر صرف انھیں کے لیے لکھی جاتی ہی۔ اس لیے انھیں کا ترجمہ مقبول
ان پر حجت ہوگا۔

معزز ناظرین۔ پرچہ اصلاح اور دوسرے کتب امامیہ کو ذرا دیکھ لیجیے
اس آیت سے بھی وہ خلافت بالنص کو ثابت کرتے ہیں اسی لیے آیت کی تفسیر کی طرف
میں بھی قلم اٹھاتا ہوں ورنہ میری تفسیر سے اس کو چنداں تعلق نہیں تھا۔

ناظرین۔ اس آیت کے حاشیہ میں مولوی مقبول احمد نے حضرت امام باقر
روایت کیا ہی کہ نبوت اور سلطنت ایک گھرانے میں جمع نہ ہوتی تھی۔ طالوت نہ
خاندان سے تھے جس میں نبوت تھی اور نہ اس خاندان سے جس میں سلطنت تھی

حاشیہ ۲ و ۳۔ علمائے امامیہ کہتے ہیں کہ سورۂ مزمل میں آیہ انا ارسلناک میں اللہ
صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو صرف حضرت موسےٰ سے پیغمبر
تمثیل دیا۔ اس سے مراد یہ ہی کہ جس طرح حضرت موسےٰ کے حضرت ہارون وزیر
تھے ویسے ہی حضرت علی رسول اللہ صلعم کے وزیر ہیں۔

اب اس آیت سے اللہ پاک تمام عقائد باطلہ اور اقوال واہیہ کی تردید فرما
ہی۔ سنو اور غور سے سنو۔ دیکھو اور غور سے دیکھو۔ موسےٰ کے بعد والے بنی اسرائیل
کے ایک گروہ نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کردیجیے
مطلب یہ ہی کہ پیغمبر یا پیغمبر کا وصی نہ خلیفہ تھا اور نہ امام اور یہ حالت ایسی
تھی کہ موسےٰ کے بعد قرن پر قرن گزرے گئے۔ اور یہی حالت تھی۔ پیغمبری یا امام
سے وہ ضرورتیں پوری نہیں ہوتی تھیں۔ جو ایک خلیفہ اور بادشاہ سے ہوسکت

تھیں طبقاً عن طبق۔ آل رسول سے فرماتا ہی کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہی۔ بلکہ موسےٰ کے بہت بعد تک یہی ہوتا رہا ہی اور جب ان کے نبی نے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمھارے لیے بادشا بنایا ہی۔ تو وہی یہودی آل یعقوب پیمبر زادگی کے غرور میں لگے کہنے کہ وہ تو ایسے خاندان سے ہے جس کے خاندان میں نہ نبوت تھی نہ سلطنت اور ہم بلحاظ قرابت سب سے زیادہ حکومت کے سزاوار ہیں۔ اس کو ہم پر حکومت کہاں سے ہو سکتی ہی۔ آل رسول کریم کی اس آیت سے یوں تعلیم فرماتا ہی کہ ہماری مصلحت ہم خود جانتے ہیں ہم جس کو چاہتے ہیں خلیفہ بناتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ کس میں خلافت کی لیاقت اور قابلیت ہے۔ کون امن عالم کو قائم رکھ سکتا ہی۔ پس جس طرح ہم نے طالوت کو موسےٰ کے بعد بادشاہ بنایا۔ جو نہ تو خاندان نبوت سے تھا۔ اور نہ خاندان سلطنت سے۔ اسی طرح اے آل رسول ہم بقول تمھارے ذلیل ترین قبائل قریش مثلاً بنی تیم سے ابوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے۔ اور وہ ہو کر رہے گا۔ پس اگر تم اس کا انکار کروگے تو تمھاری مثال ویسی ہی ہوگی جیسے بدکار و نالائق آل یعقوب نے اپنی پیمبر زادگی کے غرور میں قرابت داری کے دعوٰی میں طالوت کی خلافت و سلطنت کا انکار کیا تھا اور ان کا ایک دعوٰی ایک دلیل بھی نہیں چلی۔ اور ہم نے طالوت کو علی الرغم الف خلیفہ بنا دیا۔ "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون" پیمبر زادگی یا قرابت بعیدہ کی دلیل کی یوں تردید فرما دی کہ اس کو علم جہان داری اور قوت جہانگیری حاصل ہی۔ پھر جیسا نالائق آل یعقوب نے طالوت کے لیے کہا تھا کہ اس کو کشایش مال تو دی ہی نہیں گئی۔ آل رسول کریم صلعم سے یوں فرماتا ہی کہ کشائش مال اگر ان میں یا ان کی مورثوں میں نہ رہی ہو تو نہ رہی اسمیں کوئی عیب نہیں ہی۔ عیب تو یہ ہی کہ بادشاہ میں علم جہان داری اور قوت

جہانگیری ہو۔ پھر اگلی آیت سے تو ہمیشہ کے لیے تم لوگوں کا منھ بند کرتا ہی فرماتا ہی اللہ اپنی حکومت جسے چاہے عنایت فرمائے۔ چاہے بنی تیم ہو یا بنی عدی یا بنی امیہ اور چاہے بنی ہاشم اور انصار بلکہ تمام قبائل عرب مخالفت کریں برا مانیں۔ پھر آگے چلکر وہ باعلم وجبروت خدا فرماتا ہی اور اللہ صاحب وسعت وعلم ہی۔ اس میں صاف اشارہ ہی کہ ہم کو ممالک اسلامیہ کا وسیع کرنا منظور ہی۔ ہم کو دنیا میں اسلام پھیلانا ہی اور ہم کو علم ہی کہ کون کون اس کو کریگا۔ اور کون کون نہ کرے گا۔ اے آل رسول تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم کو گزشتہ وآیندہ کا علم ہی۔ اے نادانو! کیا ہمکو تمہارے برابر بھی علم نہیں۔ ہم کو معلوم تھا کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے خلافت میں مشرق سے مغرب تک اسلام پھیل جائیگا۔ ہزاروں مسجدیں بنیں گی۔ لاکھوں مصلی پیدا ہوں گے۔ لاکھوں آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہونگے۔ ہاں ہاں ہم کو یہ بھی معلوم تھا کہ علی کی سلطنت میں آج شام نکلے گا۔ کل مصر۔ پرسوں ایران۔ اور مسلمانوں میں خونریزی کا بازار ایسا گرم ہوگا کہ پھر قیامت تک بند نہ ہوگا۔

پھر بنی اسرائیل کے نبی کی پیشین گوئی کا ذکر فرمایا ہی کہ اس کے نبی نے کہا کہ اس کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہی کہ تمھارے پاس وہ صندوق آجائے گا۔ جس میں تمھارے رب کا سکینہ ہی اور آل موسے اور آل ہارون کے ترکہ کا بقیہ موجود ہی۔ اے جاہلو۔ اے نادانو۔ دیکھو کہ ہمارا کلام معجز نظام کیسے صریح بشارات اور بیّن اشارات رکھتا ہی کیسا سکینہ ہم نے دیا کہ مٹھی بھر مدینہ کے (جاہل گمراہ کمینے ذلیل۔ بقول تمھارے خاک بدہنت) مسلمانوں نے کس اطمینان سے تمام قبائل عرب کو زیر کیا۔ گنتی کے مسلمانوں نے روم اور ایران کے ایسے زبردست سلطنتوں کا مقابلہ کیا مصر کو کس طرح فتح کیا۔ اور اس طرح پر تمام برکات جو مصر اور شام میں حضرات موسے اور ہارون بلکہ تمامی پیغمبروں کے

تھے اُن کے ہاتھ آئے پھر سب کچھ کہکر آل رسول سے فرماتے ہیں کہ اگر تم مومن ہو تو تمھارے لیے اس میں نشانی موجود ہی ؎

ناظرین مگر جبکہ آل رسول نے ان نشانیوں کو کبھی بھی نہیں مانا تو یقیناً وہ زمرۂ مومنین سے خارج ہوتے ہیں[لہ] ؎

جزو سیوم سورۂ بقرہ | آیہ فَمِنْهُم - ترجمہ مقبول صـ ۶۵

پھر اُن میں سے کوئی تو ایمان لایا اور کوئی اُن میں سے کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہی ۱۲ ؎

اقول - اس آیت سے اللہ پاک - آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہی - تم کب تک غیروں کی شکایت کرتے رہو گے - تم کب تک ہماری مشیت کا انکار کرتے رہوگے ہماری تو شان یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو وہ نہ لڑتے - لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ؎

جزو سیوم سورۂ بقرہ | آیہ مَن ذَا الَّذِی - ترجمہ مقبول احمد صـ ۶۶ ؎

ترجمہ | وہ کون ہی جو اس کے اذن کے بغیر اس کے حضور میں شفاعت کرے وہ لوگوں کے آیندہ اور گذشتہ کا حال جانتا ہی - اور لوگ اس کے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے سوائے اس کے جتنا وہ چاہے - اس کی کرسی آسمانوں

[لہ] اڈیٹر اصلاح اور مولوی مقبول احمد سے کہدو کہ دو کروڑ شیعوں کی پشت پناہی چھوڑو - ائمہ کے ایمان کی خبر لو - دنیا بھر کے علمائے شیعہ کو بلاؤ - اور سب ایک دوسرے کے مددگار ہو کر قرآن سے - نہیں بلکہ صرف مولوی مقبول کے ترجمہ سے ائمہ کا ایمان ثابت کردو ۱۲ ؎

کو اور زمین کو حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اُسے تھکاتی نہیں اور وہ ذی مرتبہ اور صاحب عظمت ہے ۱۲ ؁

اِس آیت میں اللہ پاک۔ آل رسول کے جھوٹے دعاوی کی تردید فرماتا ہے کہ ای آل رسول تم کہتے ہو کہ ہم کو گذشتہ و آیندہ کی خبر ہے۔ یہ شان تو صرف ہماری ہے کہ ہم گزشتہ اور آیندہ کی خبر رکھتے ہیں ؁

اور لوگ ہمارے علم کا کسی طرح احاطہ نہیں کر سکتے۔ شیعوں سے یہ فرماتا ہے کہ اگر تم کو قرآن پر ایمان ہے۔ اگر ہم کو سچا جانتے ہو ہمارے قرآن کو سچا جانتے ہو تو جانو کہ اگر آل رسول ایسا جھوٹا دعوے کریں تو اُن کو جھوٹا سمجھو۔ اُن کے قول کو ہمارا قرآن باطل کرتا ہے۔ اور اگر ہم کسیکو کچھ بتادیں تو وہ عالم غیب نہیں ہو سکتا۔ ہماری کرسی آسمانوں کو زمین کو حاوی ہے۔ اے آل رسول تم حاوی نہیں ہو سکتے پھر فرماتے ہیں۔ ان دونوں کی حفاظت ہم کو تھکاتی نہیں کہ ہم کسی کو وزیر و ناصر و یاور بنالیں۔ اور پھر علے الرغم الف فرمایا ہے کہ ہمارا مرتبہ بہت بلند ہے اور ہم ایسے صاحب عظمت ہیں جس کی عظمت و بلندی میں کوئی سہیم و شریک نہیں۔ ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل[1]۔ فرماتا ہے شیعوں سے کہ کیا تم گمان کرتے ہو کہ آل رسول تمہاری شفاعت کریں گے۔ اگر وہ ایسا دعویٰ کرتے ہوں تو اِن کو جھوٹا سمجھو ہمارا قرآن اِس دعویٰ کو جھٹلاتا ہے۔

[1] اور نہ سلطنت میں کوئی اِس کا شریک ہے۔ اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اِس کا حامی ہو۔ ترجمہ مکمل احمد صفحہ ۳۶۸۔ ۱۲ ؁

آل رسول سے فرماتا ہی۔ کہ کیا تم دعوے کرتے ہو کہ تم شیعوں کی شفاعت کروگے۔ ہمارا قرآن تمھاری تکذیب کرتا ہی۔ کیا تم نے خدا سے عہد لے لیا ہی۔ کیا تمھارے پاس ہمارے اذن کی کوئی سند ہی۔ یا تم محض جھوٹے ہو۔ اور اگر سچے ہو تو برہان و دلیل پیش کرو۔ ہم بھی تو تمھاری دلیل دیکھیں ﴿

اے آل رسول ایسا تو غضب نہ کرو کہ آل یعقوب یہودیوں کی طرح جھوٹے دعوے کرو ﴿

سورۂ بقرہ آیہ لَا اِکْرَاہَ ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۔ حواشی و ضمیمہ کو بھی دیکھو اور ضرور دیکھو ﴿

ترجمہ۔ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہی۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہوگئی۔ پس جو شخص طاغوت کا منکر ہو اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بے شک مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں ہی اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہی۔ جو لوگ ایمان لائے اللہ اُن کا حامی ہی ان کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لاتا ہی اور جو منکر ہوگئے اُن کے حامی طاغوت ہیں۔ جو اِن کو نور سے نکال کر تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں وہی جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے ۱۲ ﴿

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے شیعوں سے فرماتا ہی کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ورنہ تمھاری نالائقیوں گمراہیوں۔ جہالتوں کی سزا تو یہ تھی کہ ہم تم سے بھی قتال کا حکم مسلمانوں کو دیدیتے کہ یا تو تم سچے دل سے ظاہر و باطن سے ایمان لاتے۔ یا ذلیل ہو کر جزیہ دیتے۔ یا تلوار پکڑتے۔ یا جیسا ہم نے نالائق آل یعقوب پر فرعون کو مسلط کر دیا تھا۔ ویسا ہی

تم پر مسلط کر دیتے ؛

یقیناً ہدایت گمراہی سے الگ ہوگئی - طالوت کی سلطنت میں نالائق یہودیوں آل یعقوب نے قرابت اور رشتہ کو استحقاق سلطنت کا ذریعہ بنایا تھا ہم نے اُن کی تکذیب کردی - اشارات لطیف میں قرآن نازل فرمایا - صاف لفظوں میں اپنے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلا دیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں گے - پس جو لوگ ایسے صاف و صریح احکام کے منکر ہیں - وہی طاغوت ہیں ؛

پس جو شخص طاغوت کا منکر ہو اور اللہ پر ایمان لائے - اُسنے بے شک

مضبوط رسی پکڑلی - جو ٹوٹنے والی نہیں ہو - اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہو -

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ عروۃ وثقی سے مراد ہم ہیں - اور طاغوت سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ - خاک بدہنت - برہان پیش کرو - دلیل لاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو - سب سے بڑی دلیل قرآن ہو - اُس کے کس لفظ سے یہ نکلتا ہو - ہم نے کس جگہ ایسا فرمایا ہو - ہمارے رسول نے یہ کہاں کہا - کب بتایا - فلعنت اللہ علے الکاذبین ؛

سنو تمھارے جھوٹ کی سیکڑوں علامتیں ہیں اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو - اگر ہمارے پاکیزہ اور پرہیزگار بندے کہیں کہ عروۃ وثقی سے ہمیں مراد ہو - تو بتاؤ گے تم اس کے انکار کی کونسی دلیل پیش کرسکتے ہو ؛

ہم تو کہتے ہیں کہ عروۃ الوثقی سے خلفا مراد ہیں - دیکھو اور غور سے دیکھو - دیانت اُن میں ہو - راستی اُن میں ہو - وفا اُن میں ہو - دین اُن میں ہو - ہماری محبت اُن سے - ہماری اطاعت ان میں ہو - دیکھو غریب ابوبکر کے حکم کے سامنے مٹھی بھر مسلمان کھڑے ہوگئے اور تمامی قبائل عرب کا مقابلہ کردیا - قبائل کو نہ ارتداد کی

ئدہ پہنچایا تہ شیعیت نے۔ علی کو دیکھو وہ اس طرح ان سے الگ رہے کہ گویا وہ اُن
ے شیعہ ہی نہ تھے زندگی دنیا میں اتنی بڑی جمعیت کی موجودگی میں جب وہ
ئی مدد نہ کر سکے تو آخرت میں بھلا وہ کیا مدد کریں گے۔ جہاں صرف اعمال اور
بان سے پرسش ہوتی ہے۔ وہی عروۃ وثقیٰ تھا جس نے تمامی قبائل عرب سے
قابلہ کر کے فتحیاب کیا ؛

وہی عروۃ وثقیٰ تھا کہ دس گنی فوج سے غریب مسلمانوں نے شام اور ایران میں
مقابلہ کیا۔ اور فتحمند ہوئے۔ وہی عروۃ وثقیٰ تھا جس کی وجہ سے کمزور مسلمان مصر
پر حملہ آور ہوئے اور فتح پائی۔

آو اگر تم کو ہمارے برکات پسند نہیں ہیں اگر تم ہمارے برکات وفتوحات
سے ناراض ہو۔ تو تمھاری خاطر سے ہم جنگ جمل وصفین وکربلا کو عروۃ وثقیٰ
کہدیں۔ خانہ جنگی۔ بغاوت۔ خروج۔ باہمی خونریزی کا نام مٹا دیں ؛

مگر زبان خلائق کو ہم کیونکر بند کر دیں۔ لغت کو ہم کیونکر مٹا دیں ؛

زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

ہم اس کو کیونکر عروۃ وثقیٰ کہدیں کہ علی ابن ابی طالب فریادیوں کی طرح فریاد
کرتے۔ شیعوں سے کہتے کہ مصر جاؤ محمد ابن ابی بکر کی مدد کرو اور کوئی بھی نہ نکلتا۔
اے نادانو۔ اپنے دعوے کے بالمقابل ہمارے ابرار بندوں کے دعاوی کو
دیکھو کہ ان میں کس درجہ صداقت ہے۔ اگر اتنے بڑے دشمن کی فوج کے مقابلہ میں
وہ مٹھی بھر مسلمان کھڑے رہے تو وہ عروۃ وثقیٰ تھا یا نہیں۔ عروۃ وثقیٰ کے سوا کس
چیز نے ان کو کھڑا اور مضبوط کھڑا کیا تھا۔ وہ ایسی مضبوط رسی تھی جو کسی طرح ٹوٹنے والی
نہیں۔ شام اور روم اور مصر وایران۔ اور افریقہ میں ہماری رسی کی قوت تم
نے دیکھی۔ "واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون" ؛

اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہو۔ اگرچہ بڑے برا مانا کریں کافر۔ آگے چل
اپنے منکرین کو طاغوت فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ طاغوت لوگوں کو نور سے
ظلمات کی طرف بلاتے ہیں۔ لے جاتے ہیں۔ وہی جہنمی ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ
ہمیشہ رہیں گے ۱۲ +

جزو سیوم سورہ بقرہ رکوع ۲۔	ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۷۔ کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اُن کے رب کے بارہ میں حجت کی اس سے کہ خدا نے اُسے سلطنت دی

تھی جس وقت ابراہیم نے یہ کہا کہ میرا پروردگار وہ ہی جو جلاتا اور مارتا ہو اس نے
کہا کہ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ خدا سورج کو مشرق
کی طرف سے نکالتا ہو تو اس کو مغرب کی طرف سے نکال لا۔ اس پر وہ کافر مبہوت
ہو گیا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو راہ بری نہیں فرماتا ۱۲ +

اقول آیہ مسبوق الذکر۔ کے بعد اس آیت سے تسلسل بیانی قرآن کی ملاحظہ ہو +
اور پھر آل رسول کی تعلیم اس سے یوں فرماتا ہو کہ ہمارے قرآن میں ہمارے کلام
میں تم ہر جگہ یہ کہدیتے ہو کہ اس سے ہم مراد ہیں۔ تمہارا ایسا کہنا بجنسہ اس کے
مشابہ و مطابق ہی طبقاً عن طبق +

جس طرح نمرود نے ابراہیم کے جواب میں کہا تھا کہ میں بھی جلاتا ہوں۔
اور مارتا ہوں +

جب بے سند بھل بات کہنے پر آئے تو جو چاہو کہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ابراہیم نے
دلیل کا پہلو بدل دیا۔ سمجھے کہ یہ گدھا اس طرح بات اولٹ دیا کرے گا۔ تو یہ دلیل
لائے کہ ہمارا خدا مشرق سے آفتاب نکالتا ہی تو اس کو مغرب کی طرف سے نکال لا۔

ہ کا فر مبہوت ہوگیا مسلمانوں کو اس آیت سے یہ تعلیم فرماتا ہی کہ تم کافروں
میں بہتر سے بہتر دلیل لاؤ۔ شیعوں کو یہ کہتے کبھی شرم نہ آئے گی وہ ہر لفظ
ان میں بتائیں گے۔ تمام قرآن کو اپنے ہی لیے فرمائیں گے پس اب تم
ہی تفسیر سناؤ جو واقعات پر مبنی ہوں۔ نہ قصص و حکایات پر وہ معنے ہوں جو
نکلتے ہوں نہ صرف جھوٹے دعووں سے تو کافر مبہوت ہو جائیں گے۔
کہدو کہ انھیں آیتوں سے جن سے تمہارا کفر ثابت ہوتا ہے۔ اپنا ایمان
رو۔ اور یقیناً نہ کر سکو گے۔ اس کی تو مثال یہ ہوگی کہ کافر مبہوت ہوگیا۔
پھر فرماتا ہی کہ اللہ ظالم لوگوں کو راہبری نہیں فرماتا۔ اس جملہ نے اللہ پاک
م آل رسول اور شیعوں کو علی الرغم الف کہتا ہی کہ ہم ظالم لوگوں کو
ی نہیں فرماتے۔ دیکھو مقبول احمد بھی یہی ترجمہ کرتا ہی۔ دیکھو مقبول احمد
کو ظالم کہتا ہی۔ کہ ہم ہدایت نہیں دیتے ہم راہبری نہیں کرتے پھر ظالموں
اہ۔ ہاں ہاں ای جاہلو چاہیے ہم کو دنیا ظالم کہے مگر ہم ظالم لوگوں کی
ی نہیں کرتے۔ اور باوجود اسکے نہ ہم ظالم ہوتے ہیں۔ نہ ہم ظلم کرتے ہیں۔ مگر اسکا علم
ے پاک ابرار بندوں کو ہوتا ہی۔ قرآن کے دشمنوں کو نہیں ہوتا۔

یوم سورہ
رکوع ۲۔

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۶۸۔
ترجمہ۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی
تھی کہ ای میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو
زندہ کیا کرتا ہی۔ فرمایا کیا تم ایمان نہیں لائے۔ عرض کی ایمان ضرور
یں لیکن اس لیے کہ میرا قلب مطمئن ہو جائے۔ فرمایا تو چار پرندے لو
ن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ملا کے ہر ہر پہاڑ پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا

ڈالدو پھر اُن کو بلاؤ وہ تمھارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور یہ سمجھ لو ک
زبردست اور حکمت والا ہی ؎

اس آیت سے نالائق جاہل آل رسول کی قرآن کے بارہ میں ت
یعنی اے جاہلو تم کہتے ہو کہ قرآن کو گنہگار خطا کار جاہل صحابہ نے جمع کیا
خیانتیں کیں ملو جاہلو۔ ہم نے اپنے پیغمبر رسول کریم کو جلدی جلدی دُہرانے کو
اور فرمادیا کہ اس کا جمع کرنا ہمارے ذمہ ہو اور ہم اس کے محافظ ہیں پھر کیا
وعدہ جھوٹا تھا۔ ہم جھوٹ بولتے ہیں۔ یا ہم نے فرشتوں کو تلوار و بندوق د
بھیجا تھا کہ جاکر حفاظت کریں۔ یا ہم نے پیغمبر کو یا کسی فرشتے کو جلد باندھنے
بھیجدیا تھا کہ وہ مجلد کر کے مسلمانوں کو دیجاتا یا دیدیا ہو۔ پھر بتاو کہ ہمارا
کیونکر سچا ہوا ہم کیونکر سچے ہوئے۔ اگر تم کہو کہ علی نے جمع کیا تھا وہ مہدی
ہی۔ اس سے جمع و حفاظت دونوں کام خداوندی ہو چکے۔ اے جاہلو۔ پس تیرہ
برس کے مسلمانوں کو کیونکر ہم سمجھاتے کہ ان کے پاس ہماری دلیل و حجت
ان کو کیونکر معلوم ہوتا کہ ہمارا وعدہ سچا تھا۔ اور وہ پورا ہوا۔ سنو اور غور
مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ابراہیم کے قصہ پر غور کرو ابراہیم نے صرف
کرنا دیکھنے کی درخواست کی تھی ابراہیم ایک بڑے بکرے یا پرند کا گلا دباتے اور وہ زند
تو بھی ابراہیم کو یقین آجاتا یہ اللہ پاک نے کیوں فرمایا کہ چار پرندوں کو لو۔ ا
ٹکڑے ٹکڑے کر کے ملا کے ہر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا ڈالدو۔ پھر
ان کو بلاؤ۔ وہ تمھارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اے جاہلو ابراہیم نے
کیا اور پھر بلایا۔ اور وہ دوڑتے چلے آئے۔ اس آنے میں ہمارے جبروت
ہماری قدرت کی کیسی فرمانبرداری کی گئی دیکھو نہ تو ہم نے کُن۔ کہکر زندہ ک

یم نے۔ تم باذن اللہ۔ کہا۔ نہ ابراہیم کو ترتیب کا خیال تھا نہ اس کی انھوں
وکی تھی۔ مگر۔ اے جاہلو دیکھو اور ہزار برس تک چھوٹی حدیثیں بناؤ۔ اور
ب دو کہ جب چاروں پرند آئے تو ان میں وہی ترتیب اصلی تھی جو ان کی
یں وجود میں رکھی تھی یا سر کی جگہ پیر۔ آنکھ کی جگہ کان۔ یا پیر کی جگہ بازو
س طرح سے آئے تھے۔ نہیں نہیں وہ اُسی ترتیب اصلی سے آئے تھے۔
ی خلقت میں اللہ نے رکھی تھی۔ حالانکہ تو لاَ فعلاً اللہ نے اپنے کو الگ رکھا
س اس قصہ سے آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہی کہ قرآن کا جمع کرنا ہم نے
رکھا تھا۔ اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی تھی۔ تو جب صحابہ نے اس کو جمع کرنا
براہیم کی طرح بُلایا۔ تو ہر سورت ہر آیت اپنی اس جگہ پر آئی جو اس کے
ں۔ ہر شخص نے اسکو اسوقت لیا۔ جو وقت اس کا تھا اور جس طرح پر ہمارا تمام
س اصلی ترتیب پر آیا جو ہم نے اس کے لیے لوح محفوظ میں رکھی تھی +

پس تم اگر ترتیب اصلی قرآن میں شک کروگے تو تم خود قرآن پر شک کروگے
پر شک کروگے۔ ہمارے بیان پر شک کروگے۔ ہمارے زندہ کرنے پر
کروگے۔ اِس کے بعد اپنے جبروت سے ڈراتا ہی اور یہ سمجھ لو کہ خدا زبردست
ت والا ہی۔ قادر اور حکیم ہی +

قدرت اور حکمت کے بعد غلطی نہیں ہوسکتی۔ ہم کو اپنا نور پھیلانا ضرور ہی۔
ے پڑے بُرا مانا کریں کافر۔ ترتیب قرآن سے ناراض رہنے والوں اعتراض
والوں کو اللہ پاک کافر فرماتا ہی ۱۲ +

ع ۳ | ترجمہ مقبول صفحہ ۶۸۔ ترجمہ مثال اُن کی جو اپنا مال راہ خدا
صرف کرتے ہیں۔ اِس دانے کی سی مثال ہی۔ جو سات بالیں اگائے کہ

ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ جس کے لیے چاہے بڑھا دیتا ہے
اللہ صاحب وسعت وعلم ہی ۱۲ ؎

اقول۔ اے شیعو۔ اِس آیت کو پڑھو۔ ترجمہ مقبول احمد دیکھو۔ مولوی شیخ
دلایل پر غور کرو۔ اور پھر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مومن کا لفظ نہیں۔ پھر تما
میں صحابہؓ کا مال خرچ کرنا دیکھو۔ اور اس کے بعد اعلائے کلمۃ الحق میں ا
دیکھو کس جہاد میں کتنا روپیہ کتنا مال دیا ہے۔ کہین تم کہدیتے کہ صح
ایمان ثابت کرو ۱۲ ؎

رُکوع ۳۶۔ "یایہا الذین آمنوا" ترجمہ مقبول احمد ص ۶۹ و حاشیہ نمبر
باقر اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت عثمان و معاویہ اور اس کے
کے بارہ میں نازل ہوئی ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ مومنین صادقین۔ عثمان او
کو تو اللہ صاحب کا مومن کہکر پکارنا اور پھر آل رسول کا ان کو منافق کہنا
پر کیسی مخالفانہ جسارت ہی۔ ایسی ہی جسارت سے شیطان مردود و ملعون
ٹھہرا۔ پھر اس دعوے سے کہ جہاں جہاں لفظ مومن قرآن میں آیا ہی اس میں ع
ہیں اس میں علی کو داخل کرنا۔ پھر عثمان اور معاویہ کے پیرودں کو اُس
داخل کرنا ؎

یعنے جتنے لوگ احسان جتاتے ہوں۔ احسان جتایا ہو۔ ان کو عثما
معاویہ کا پیرو بتانا۔ اور اس دلیل سے آل رسول نے جہاں جہاں او

انہیں احسان جتایا ہو عثمان اور معاویہ کے پیروؤں میں داخل ہو جانا۔ قرآن کے معجزہ کی بین دلیل ہی ۱۲ ؎

رکوع ۳۔ آیہ وَمَثَلُ الَّذِينَ۔ ترجمہ مقبول احمد و حاشیہ نمبر ۲۔ دیکھو کہ یہ آیت علی کی شان میں اُتری۔

ترجمہ۔ اِن لوگوں کے مثل جو اپنے مال خدا کی خوشنودیاں حاصل کرنے کے لیے ۱۲ ؎

اقول جھوٹی حدثیں ہزار برس تک اب بناؤ ۲۰۰ برس نہیں نہیں بلکہ پچاس برس اللہ کے راہ میں جہاد میں روپیہ خرچ کرنا ثابت کرو۔ ہم سے سنو کہ یہ آیت اور یہ خرچ صرف جہاد فی سبیل اللہ کے لیے مخصوص ہی ؎

رکوع ۴۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۰ ؎

ترجمہ اے ایمان والو اور خراب چیز کو اس نیت سے کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ چھونا بھی نہیں ۱۲ ؎

اقول۔ ان ایمان والوں میں علی کو شامل کرو۔ اور پھر اُن کا خرچ کرنا ثابت کرو ۱۲ ؎

رکوع ۴۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۱ ؎

ترجمہ۔ اے رسول تمھارے ذمہ یہ نہیں ہی کہ تم ان کو منزل مقصود تک پہنچا دو۔

لیکن اللہ جسے چاہتا ہی منزل مقصود تک پہنچا دیتا ہی ۱۲ *

اقول اس آیت میں دو تعلیم ہی۔ ایک تو آل رسول سے کہ تم بڑے بڑے
دعوے نہ کرو *
اور پھر یہ سکھلاتا ہی کہ باوجودیکہ ہم کسی کو منزل مقصود تک نہ پہنچائیں
پھر بھی ہم ظالم نہیں۔ ہمارے کلام میں تو صرف ظالم ہی شبہہ کرتے ہیں۔ عقلن
مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ۱۲ *

رکوع ۴ آیہ لِلْفُقَرَاءِ ترجمہ وحاشیہ نمبر ا مقبول صـ۷۲

ترجمہ تمہارے صدقات کم ان محتاجوں کا حق ہی جو راہ خدا میں محصور ہو گئے ہوں
اور کسی طرف ملک میں جا نہ سکتے ہوں۔ الخ تفسیر مجمع البیان میں امام باقر
سے مروی ہی کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان میں نازل ہوئی۔ اور وہ مہاجرین
میں سے کوئی چار سو آدمی تھے ۱۲ *

اقول آل رسول کے نالائقوں کو تعلیم فرماتا ہی۔ شیعوں سے کہتا ہی کہ تم ذرا
آل رسول سے پوچھو۔ ان چار سو مہاجرین کے تم نام جانتے ہو یا نہیں؟۔ اس آیت
میں جو ان کی تعریف فرمائی ہی یہ مومن تھے یا کافر یا منافق۔ یہ سب کے سب رسول کریم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مرے یا بعد۔ اُن کا مذہب کیا تھا۔ آیا یہ مکار
دغا باز۔ جھوٹے۔ فریبی۔ بد دیانت۔ بے وفا۔ تھے۔ یا راست باز۔ ایماندار۔
دیانت دار۔ باوفا تھے۔ ہاں ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ شیعہ تھے یا اہل سنت۔ علی کے
ساتھ تھے۔ یا ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے۔ یہ علی کے ساتھ نماز پڑھتے یا مسجد نبوی میں ابوبکر

و عثمانؓ کے پیچھے۔ اور اگر یہ تعریف کے مستحق تمہارے گمان اور خیال سے نہ قرار پاتی
وں تو کیا ہم کو بدا ہوا تھا یا ہم سے نسیان ہو گیا۔ یا ہم جاہل تھے۔ یا ہم محض جھوٹ
لے۔ اے گروہ شیعہ ہم سچے اور ہمارا کلام سچا اور جو لوگ ہمارے حکم کو جھٹلاتے
یں فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ؛

جزو سیوم سورۂ بقرہ رکوع ۵۔ ترجمہ وحاشیہ نمبر۲ مقبول صفحہ ۷۲ ؛
ترجمہ۔ جو لوگ اپنے مال رات اور دن
پوشیدہ اور ظاہر راہ خدا میں صرف کیا کرتے ہیں اُن کا اجر ان کے پروردگار
کے پاس ہے۔ اور نہ ان کو کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۱۲

امام باقر اور امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ یہ آیت علی کی شان میں
نازل ہوئی ۱۲ ؛

اقول۔ قرآن پاک جو قیامت تک کے لیے حجت ہے اور تمام عالم کے سامنے
پیش کیا گیا ہے اس کا دائرہ تنگ ظرفی سے اتنا تنگ کر دیا گیا کہ اس میں غیر داخل ہی
نہ ہو سکے۔ آل رسول سے یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آخر دوسرے غریب جو ہماری
تابعداری کریں ہماری راہ میں خرچ کریں پھر اُن کے لیے ہماری کون سی آیت ہے ؛
اے عقل کے دشمنو - ہمارے کلام کا معجزہ دیکھو کہ ہم نے لفظ جمع
استعمال کیا ہے ؛
اِس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ہمارے جتنے ابرار بندے اس نیک کام
کو کریں گے۔ اس میں داخل ہوں گے۔ اور اگر اس تمام فضل و احسان میں
علی بھی داخل ہوں۔ تو ہم کو اختلاف نہیں ہمارا وعدہ سچا ہے۔ لیل و نہار و سرو

علانیہ کے الفاظ نے تم کو جھوٹ بولنے کی جرأت دلائی۔ آہ آہ۔ تم نے ہم کو ہمارے قرآن کو ہمارے دین کو کیا چھوڑا کہ تم نے غیرت بھی چھوڑ دی +

قرآن کی معرفت تم سے سلب کر لی گئی۔ ہم کو خود حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا کوئی عجمی۔ اے نادانو۔ کیا اس کا مطلب ایسا ذلیل ہو سکتا ہے + کہ رات کو بھوکھا سائل آیا۔ اور تم اس کو دن پڑتا لو کہ جب دن ہوگا تب دینگے۔ دن کو حاجتمند آیا تم اسکو رات پر ٹالو کہ رات آجائے تب آنا۔

مجمع عام میں سائل آیا تو تم اس خیال سے کہ سر کا موقع ملے تو تم سائل سے کہدو کہ پھر تنہائی میں آنا تنہائی میں سائل آیا تو تم صرف اسلیے کہ اس وقت مجمع نہیں ہے سائل سے کہو کہ جب ہمارے پاس لوگ جمع ہو جائیں تب آنا۔ تکلف ہمارے پاس حرام ہے۔ ہم کو تصنع و بناوٹ سے نفرت ہے۔ سنو اور سمجھو +

ہمارا مطلب اس سے یہ ہے کہ وہ خرچ کرتے ہیں نہ دن دیکھتے ہیں نہ رات نہ اُن کو مجمع روکتا ہے نہ سر۔ جس وقت حاجت مند آگیا۔ چاہے وہ دن ہو یا رات تنہائی میں آیا ہو یا مجمع عام میں +

کیا اس طرح چار روپیہ خرچ کرنے سے ہمارا وعدہ سچا ہوتا ورنہ ہم جھوٹے ہوتے خاک بدہنت +

اسی علم پر اسی عقل پر اسی سمجھ پر تم کو دعوائے ہمہ دانی زیب دیتا ہے علم ماکان و مایکون سزاوار ہے۔ اسیطرح کی تاویل رکیک سے تمام قرآن کو تم اپنی شان میں کہتے ہو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲ +

رکوع ۵ آیت۔ | اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوْا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰ +

ترجمہ | بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور نماز پڑھی

اور زکوٰۃ دی اُن کے لیے اُن کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ۱۲ ؀

اقول- اس آیت میں نالائق آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم یوں فرماتا ہے ؀ کہ تمام صحابہ مہاجرین وانصار- جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ان کی وفات کے بعد زندہ رہے- اُن کے نام ان کی ولدیت تم کو معلوم ہے- جنھوں نے ابوبکر وعمر وعثمان کے حکم سے جہاد فی سبیل اللہ کیا- نماز پڑھی- اور زکوٰۃ دی- غرض اور سب نیک کام کیے- ہمارا وعدہ تو یہ ہے کہ اُن کے لیے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے- اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے ؀

ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مقبول احمد بھی اس کا حاشیہ نہیں لکھتا ؀

اچھا بتاؤ کہ علی کی خلافت کے زمانہ تک بھی وہ زندہ رہا- اور جس طرح ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اسی طرح علی کے ہاتھ پر بھی بیعت کی- ان میں سے تم کسی کا نام بتاؤ کہ وہ نماز نہیں پڑھتا تھا اور زکوٰۃ نہیں دیتا تھا پھر آخر تم کوئی خدائی فوجدار ہو- خدا کے اتالیق ہو- خدا پر نگران مقرر ہوئے ہو- خدا سے تم نے کوئی وعدہ لے لیا ہے- کہ اب خدا کا قانون مطلق منسوخ کرادو- کیونکہ وہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ؀

اے عقل کے دشمنو ہمارے کلام معجز نظام کو دیکھو ہم نے عَمِلُوا الصّٰلِحٰت کہدیا ہے کہیں تم اپنی جہالت اور کم عقلی سے کہدو گے کہ اس سے ولایت علی کا ایمان مراد ہے- ایمان اور عمل دو چیزیں ہیں اور وہ دونوں الفاظ یہاں موجود ہیں- فبہت الذی کفر ؀

جزو سیوم سورہ بقرہ رکوع ۷۔

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۶ وحاشیہ نمبر ۱۔

ترجمہ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہی وہ اللہ ہی کا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہی۔ خواہ اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر شے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہی۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادق فرماتی ہیں کہ جسکے دل میں خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی (ابوبکر وعمر) کی محبت ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو۔ خدا نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہی کہ اس شخص کو جنت میں ہرگز داخل نہ کرے صفحہ ۷۶ حاشیہ نمبر ۱۔

اس آیت میں تمام نالائق آل رسول کو تنبیہ فرماتا ہی۔ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہی۔ وہ اللہ ہی کا ہی۔ نبی کا ترکہ نہ سمجھو۔ نبی کا مال نہ سمجھو۔ ہم جس کو چاہتے ہیں سلطنت دیتے ہیں ہم نے اپنے پیغمبر کو قبیلے کے پتہ سے بھی بتلا دیا تھا۔ کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ کو۔ بنی عدی سے عمرؓ کو۔ بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنا ئینگے۔ پھر تہدید فرماتا ہی کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہی۔ حسد۔ بدخواہی۔ دشمنی۔ عداوت۔ خواہ اسے تم ظاہر کرو۔ یعنے تلوار لے کر مقابلہ پر آو یا چھپاؤ۔ یعنے پیٹھ پیچھے گالیاں دیتے رہو۔ کوسا کرو۔ دل میں حسد کرتے رہو۔ ہر ظاہر و باطن کا اللہ تم سے اس کا حساب لیگا اس کے بعد اپنے جبروت کا اظہار فرمایا ہی یعنے فرماتے ہیں کہ حساب کے بعد پھر جسے چاہے گا بخش دے گا۔ اور جسے چاہے گا عذاب دیگا۔ ہم کو مجبور نہ سمجھو۔ ہم کو کمزور نہ جانو۔ اللہ ہر شے پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہی۔ ہم نے اپنے اوپر یکہاں

واجب کیا۔ قرآن میں کس جگہ ہم نے ایسا فرمایا۔ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو۔ تو برہان پیش کرو۔ دلیل لاؤ۔ سب سے بڑی دلیل یہی قرآن ہی۔ اچھا اگر اس میں نہیں تو اُس قرآن میں دکھلاؤ جو مہدی کے پاس ہی۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علے الکاذبین *

ہم ہندو مسلمانکے خدا نہیں ہیں۔ ہم شیعہ سنی کے خدا نہیں ہیں۔ ہاں ہاں دوست و دشمن کے خدا نہیں ہیں ہماری خدائی تمام عالم پر حاوی ہی۔ اور ہمارا قانون سب کے لیے عام ہی *

ہم تو اپنا کام دیکھتے ہیں۔ ہم تو اپنا کام چاہتے ہیں ہم کو ابو بکر و علی سے کیا مطلب۔ ہم کو اپنا نور پورا کرنا تھا۔ ہم کر چکے۔ اگرچہ بڑے بُرا مانا کریں کافر *

مگر اے مقبول احمد برٹش عملداری ہیں تم کو کس کا ڈر۔ تم کیوں صرف اول ثانی ہر جگہ لکھتے ہو۔ تم کیوں نہیں اس کے عوض صاف صاف ابُو بکرؓ و عمرؓ کہتے تمھارا کوئی کیا کرے گا۔ اچھا بتاؤ اگر نام لینے کی تم کو جرأت نہیں ہوتی تو خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی ہی لکھو۔ لفظ خلیفہ تم کیوں چھپاتے ہو۔ اگر خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی تم کہو گے تب بھی ہمارے ابرار بندے تم پر دعوی نہ کریں گے۔ تم کو فوجداری سے سزا نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تم اس سے بھی ڈرتے ہو تو سمجھو کہ ایسا اشارہ اور ایسا کنایہ تو صاف و صریح سے بھی سخت تر ہوتا ہی۔ اور کیا تم کو اس کی توقع ہی کہ اب کوئی تم کو قتل کریگا قتل کرنے آئے گا *

تب تم جواب دیدو گے کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل اب انگریز اس سے دھوکہ نہ کھائیں گے۔ اور نہ اہل سنت پر تمھارا فریب چلیگا *

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

ترجمہ - رسول اُن پر ایمان لائے ہیں - جو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہی - اور مومنین بھی ۱۲

اقول - ناظرین !! شیعوں یا شیعوں کے اماموں کے اقوال یاد رکھو کہ سارا قرآن اُن کی شان میں اُترا ہی - تب مطلب ذہن میں بخوبی آئیگا

اللہ فرماتا ہی کہ ہم نے قرآن میں اشارہ لطیف فرما دیا - اپنے وعدہ کا ذکر کیا - اس کے بعد خواب کے ذریعہ سے جو نبوت اور وحی کا حصہ ہے اس میں بتا دیا - کہ بنی تمیم سے اُبوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائیں گے - مقبول احمد بھی اس کا قائل ہی

پس رسول بھی اس پر ایمان لائے اور مومنین بھی - ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت کو تسلیم کرلیا

اور جو لوگ تسلیم نہیں کرتے ان کو کس خوبی سے مومنین کے زمرہ سے خارج فرماتا ہی - اللہ قتال کے لیے اہل سنت کی طرف سے کافی ہو گیا - اور اگر رسولوں کے مفہوم میں نائبان رسول کو بھی شامل کرو تو بھی صادق آتا ہی

ترجمہ - اللہ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا - ص۷۶ ترجمہ مقبول

اقول - اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہی کہ جن لوگوں نے علے کو نہیں دیکھا ان کی سلطنت کو نہیں دیکھا - اُن کا زمانہ نہیں پایا - ان کے اوپر اقرار کا بار ڈالنا حکومت کا تسلیم کرنا - وسعت سے زیادہ تکلیف دیتا ہی - اور یہ ہماری شان حکمت کے خلاف ہی

ترُوئیوم سُورۂ آل عمران	ترجمہ مقبول ص۶۷ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ و قائم ہی ۱۲ ٭

قول | اس آیت سے اللہ پاک نالائق آل رسول کی تعلیم فرماتا ہی کہ معبود ہمارے
سوا کوئی نہیں زندہ و قائم صرف ہم ہیں تم جو اپنے آپ کو یا جس کو چاہتے ہو معبود اور
حی و قایم کہتے سمجھتے ہو سنکر خوش ہوتے ہو۔ یہ تم قرآن کے خلاف اور ہمارے خلاف کرتے ہو
تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو برہان پیش کرو۔ اس قرآن میں دکھلاؤ یا انسی قرآن میں دکھلاؤ
جو تمھارے قائم کے پاس ہی۔ یا تم محض جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

اس کے بعد نہایت عتاب فرمایا ہی کہ جو لوگ خدا کی نشانیوں کے منکر ہوگئے۔ ان کے
لیے سخت عذاب ہی اور اللہ زبردست اور بدلا لینے والا ہی۔ ترجمہ مقبول ص۶۸ ٭

مقبول ترجمہ وہ وہی تو ہی جسنے تم پر کتاب نازل کی جس کی کچھ آتیں تو صاف
صاف ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں۔ اور کچھ گول گول ہیں اب جن لوگوں کے
دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض
سے ان گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا اصلی مطلب سوائے خدا
اور ان لوگوں کے جو علم میں مضبوط ہیں اور کوئی نہیں جانتا اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اُن
پر ایمان لائے ہر ایک (محکم و متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے ہی اور سوائے
صاحبان عقل کے اس سے اور کوئی نصیحت نہیں حاصل کرتا ترجمہ مقبول ص۶۸ ٭

معزز ناظرین مولوی مقبول احمد کے ترجمہ کے ساتھ ان کا حاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴
بھی ضرور دیکھ لو۔ تمھاری آسانی کے لیے میں یہاں خود نقل کرتا ہوں ٭

حاشیہ نمبر ۲	آیات محکمات وہ آتیں ہیں جن کی عبارتیں صاف ہیں۔ اُن میں کچھ اجمال و گنجلک نہیں ٭

حاشیہ نمبر ۳ متشابہات سے وہ آیتیں مراد ہیں جن میں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے
اور جن کا مقصد بغیر کامل غور و خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔
غرض اصلی اُن کی یہ ہو کہ علمائے ربانی کی فضیلت عام مخلوق پر ظاہر ہو جائے
کس طرح اُن کے معانی استنباط کر کے تبلا سکتے ہیں اور کیونکر اُن کا ربط محکما
کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں۔ اور کس طرح اُن کے ذریعہ سے توحید اور معرفت خ
تک پہنچا سکتے ہیں۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السا
سے اِس آیت کی تاویل میں منقول ہو کہ محکمات سے مراد جناب امیر و ائمہ علیہم ا
ہیں اور متشابہات سے مراد فلان و فلان ٭

حاشیہ نمبر ۴ راسخون۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں اس آیت کی تاویل جناب امام جعفر صادق علیہ ا
سے منقول ہو راسخون فی العلم ہم ہیں اور اس کی پوری تا
سے ہم واقف ہیں۔ احتجاج طبرسی میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے
حدیث میں یہ روایت ہو کہ پروردگار عالم کی رحمت چونکہ بہت بڑی وسیع ہو او
مخلوق پر وہ بہت مہربان ہو اور وہ یہ جانتا تھا کہ بدل ڈالنے والے اس کے کلا
میں بہت سے تغیرات پیدا کریں گے اس لیے اس نے اپنے کلام کو تین قسم
منقسم فرمایا ہو ان میں سے ایک قسم تو ایسی ہو کہ اسے عالم اور جاہل سب جا
ہیں۔ ایک قسم ایسی ہو جسے وہ لوگ جانتے ہیں۔

جنکے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہو۔ تمیز صحیح ہو۔ اور جن کے سینے پر در
عالم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھول دیے ہیں اور ایک قسم ایسی
جس کو سوائے خدا اور انبیا اور راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جان سکتا ۱۲
(آگے جس قدر گالیاں ہیں میں ان کی نقل نہیں کرتا) ۱۲ ٭

اقول وبحول اللہ و قوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین با تمکین! قرآن کا معجزہ دیکھو کہ کس طرح وہ اپنے دشمنوں کا منھ بند کرتا ہی۔ مقبول احمد ایسے زبردست شیعہ سے وہ کہلا دیتا ہی کہ اب شیعوں کو مجال گریز و طاقت انکار نہ ہو۔ سُنو اللہ صاحب اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں۔ قرآن کی کچھ آیتیں تو صاف صاف ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں۔ ہم نے خلافت دینے کا اقرار کیا تھا۔ قریش کے سب سے مشہورترین قبائل بنی تیم و بنی عدی و بنی امیہ سے اور ہم نے اپنے حبیب رسول کریم کو خواب میں اسطرح صاف صاف دکھلا دیا تھا بنی تیم سے ابوبکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی امیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائینگے۔ اور یہی قرآن کی اصل ہی۔ آگے چلکر فرماتے ہیں۔ اور کچھ گول گول ہیں۔ اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے اون گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اب تفصیل سُنو ابوبکرؓ کی خلافت تو امر محکم تھی چشم زدن میں ہو گئی۔ انصار نے کہا ہم میں سے خلیفہ ہو۔ ابوبکرؓ نے کہا ہم میں سے انصار نے کہا۔ دونوں سے دو۔ ابوبکرؓ نے کہا نہیں عمرؓ یا ابوعبیدہ سے منتخب کرلو۔ عمرؓ نے کہا آپ کے ہوتے ہوئے ناممکن ہی اور پھر سب نے بیعت کرلی۔ مطلب یہ کہ خلافت انکو مل گئی۔ اب دیکھو کہ اُن کے مخالفین کو کن لفظوں میں یاد فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کچھ گول گول آیتیں ہیں۔ اب جن لوگوں کے دلوں میں کھوٹ ہی وہ فتنہ پھیلانے کی نیت سے اور اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے اُن گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اے نالائق آل رسول ہم سے ڈرو اور ڈرتے نہیں تو صرف شرائع۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ نکاح۔ طلاق۔ عدۃ۔ نفقہ۔ وضو۔ خوف۔ رجا میراث۔ قصاص۔ ان سب احکام سے تم کیونکر مراد ہو سکتے ہو۔ ایسے معنے تو بنی سرائیل کے کم بخت یہودی بھی نہیں لیتے تھے۔ جن کی ہم نے برائیاں ظاہر کردیں۔ تب وہی گول گول لفظ باقی رہ گئے۔ کتاب۔ نباء۔ آیت۔ آیات محکم۔ آیات متشابہات۔

فلقٰی[6] - اذا تبلٰی[7] - اذا استسقٰی[8] - عہد بنی اسرائیل[9] - بچھڑا پوجنے والے[10] - بچھڑا نہ پوجنے والے[11] - گائے والا[12] - مقتول بنی اسرائیل[13] - غرض سارا قرآن[14] - انھیں کے معانی بتلاکر خلافت اور خلفا کے مقابلہ میں بغاوت اور فتنہ پھیلانے کی تہمت سے - خلافت حاصل کرنے خلفا سے بدظن کرنے - غرض اپنا مطلب نکالنے کی غرض سے انھیں گول گول آیتوں کی پیروی کرتے ہیں - تبلاؤ اور بہت سوچکر تبلاؤ کہ وہ تمھیں ہو یا نہیں - تم جھوٹ بولو - ہمارے سامنے جھوٹ بولو - مگر واقعات کا سلسلہ ثابت کرتا ہی کہ وہ تمھیں ہو ٭

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ آیات محکم سے مراد علی اور ہم لوگ ٭

دیکھو تمھارا ہی شیعہ مقبول احمد ایسی لغویت کو پسند نہیں کرتا - وہ حاشیہ نمبر ۲ میں لکھتا ہی کہ آیات محکمات وہ آیتیں ہیں - جن کی عبارتیں صاف ہیں اور اس میں کچھ احتمال اور گنجلک نہیں جو معنی تم تبلاتے ہو اس میں تو سراسر احتمال ہی تم کہتے ہو کہ ہم مراد ہیں - تمھارے دشمن کہتے ہیں کہ وہی مراد ہیں - دیکھو تمھارے شیعہ مقبول احمد کی تلوار کس طرح تم پر پڑتی ہی - حاشیہ نمبر ۳ میں وہ لکھتا ہی کہ متشابہات سے وہ آیتیں مراد ہیں جنمیں مختلف احتمال پیدا ہو سکتے ہیں اور جنکا مقصد بغیر کامل غور اور خوض کے ظاہر نہیں ہو سکتا اور غرض اصلی ان کی یہ ہی کہ علماے ربانی کی فضیلت عام مخلوق پر ظاہر ہو جاسے کہ وہ کس طرح ان کے معانی استنباط کرکے تبلا سکتے ہیں - اور کیونکر انکا ربط محکمات کے ساتھ دکھلا سکتے ہیں - اور کس طرح ان کے ذریعہ سے توحید اور معرفت خدا تک پہنچا سکتے ہیں - نادانو دیکھو جس قدر ہم نے بیان کیا ہی آیات متشابہات کا ربط آیات محکمات سے کیسا استنباط کر دیا - ہمارے قرآن اور تمھارے ترجمہ اور تفسیر سے کیا ربط ظاہر ہو رہا ہی ٭

اے نالائق آل رسول تم کہتے ہو کہ آیات محکمات سے تم مراد ہو - اور آیات متشابہات سے فلان فلان ٭

ایسا بے ربط معنے اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ پھیلانے کی نیت سے نہ بیان
و۔ ہم نے قرآن میں کس جگہ فرمایا۔ ہم نے اپنے نبی کو کب بتایا۔ ہمارے نبی نے
ب تم سے کہا اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین
اے مقبول احمد فلاں فلاں کا لفظ زبان سے کہنا برٹش راج میں کچھ ضرور نہیں
م نہایت اطمینان سے کہہ سکتے ہو کہ ابو بکرؓ و عمرؓ۔ اہل سُنت تمھارا کیا بگاڑ سکتے۔
عزیرات تم کو سزا نہیں دلا سکتی۔ اور اگر تمھارے دشمن اِس فلاں فلاں سے تمھیں کو
ر دلیں تو بتاؤ تمھارے پاس ان کے روکنے کی کون سی دلیل ہے۔ اور جب تمھیں ہمارا
کہنا نہیں مانتے جھوٹ بولنے سے نہیں ڈرتے۔ بیہودہ لکھنے سے نہیں شرماتے
تو ہم اغیار کی کیا شکایت کریں +

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ راسخون فی العلم سے مراد ہم ہی ہیں۔ ہم کو تو اس دعوی
سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہ ہوتی اگر تم کچھ بھی سمجھکر بولتے ہوتے۔ اگر تمھارے کلام
اور تمھارے بیان سے تمھارا دعوی کچھ بھی ثابت ہوتا۔ اگر تم میں ایسی استعداد ہوتی
کہ لوگ بھی ایسا ہی سمجھ سکتے۔ تم خود ہی بتاؤ کہ جب قرآن کے ایسے معانی تم بتاؤ جس
سے ہم خود ہی راضی نہ ہوں تو تم کو کس طرح راسخون فی العلم کہدیں مان لیں۔ تم تو
ایسے معنے بتاتے ہو کہ ہمارا وہ قرآن جس کی فصاحت اور بلاغت پر خود ہم کو ناز تھا
وہ غارت ہو جاتی ہے۔ تم ایسے معانی بتاتے ہو جس کو سنکر خود ہم کو شرم آتی ہے +

دیکھو حاشیہ نمبر ۴ میں تمھارا مقبول احمد کیا کہتا ہے یعنے ایک قسم قرآن کی ایسی
ہے جس کو عالم اور جاہل سب جانتے ہیں +

آہ جس کو سب جانتے ہوں۔ سب سمجھتے ہوں۔ تو تم انھیں کے سامنے جھوٹ
بولتے ہو +

وہ لکھتا ہے کہ ایک قسم قرآن کی ایسی ہے جسے وہ لوگ جانتے ہیں جن کے ذہن

صاف ہیں حس لطیف ہی۔ تمیز صحیح ہی۔ اور جن کے سینے پروردگار عالم نے اسلام
خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیے ہیں ⁂

ہائے افسوس۔ جن لوگوں کے ذہن صاف ہیں حس لطیف ہی۔ تمیز صحیح ہی
جن کے سینے ہم نے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیے ہیں۔ تم ان
سامنے بھی جھوٹ بولنے بیہودہ بکنے سے نہیں شرماتے۔ وہ تمھاری تفسیر سنکر کہتے ہیں
فلعنت اللہ علی الکاذبین ⁂

کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں۔ اتنی بھی سمجھ نہیں۔ اتنا بھی علم نہیں ہی۔ کہ تم نیک و
حسن و قبح کو سمجھ سکو۔ پہچان سکو۔ وہ کہتا ہی اور ایک قسم وہ ہی جس کو سوائے خدا
انبیا۔ اور راسخون فی العلم (یعنے بقول تمھارے وہ تم خود) کے اور کوئی نہیں سمجھ سکت
ای آل رسول بتاؤ ہم نے حروف مقطعات کے معانی اپنے رسول کو کہاں بتائ
ہمارے رسول نے تم کو کہاں بتایا۔ بے الٹکل سے اٹکل کے گھوڑے مت دوڑا
دیباچہ لکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ ⁂

اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ ہمارے قرآن سے بتاؤ قران
تو تم کیا سمجھو گے۔ والراسخون کا واو اللہ کے علم پر عطف نہیں ہی۔ تم تو اس کو بھی
نہیں سمجھ سکتے ⁂

ایک طرف تم اپنی کل تفاسیر کو دیکھو کہ ہماری توحید ہماری ذات ہماری
صفات میں تمھاری تفسیر سے کیا بٹہ لگتا ہی۔ تم تو ہر چیز سے اپنی ولایت ثابت کرتے ہو
پھر ہماری معرفت کو کیا سمجھا سکو گے۔ تم تو ایرانیوں زردشتیونکے عقائد کے مطابق
خالق خیر ایزد کو خالق شر اہرمن کو مانتے ہو تم نے تو سرے سے ہماری توحید
کو مٹانا چاہا پھر ہماری توحید کیا ثابت کروگے ⁂

دیکھو ہمارے ابرار بندے جنکو ہم نے ذہن صاف اور حس لطیف عطا کیا ہی

س طرح ہمارے قرآن سے معانی استنباط کرکے دکھلاتے ہیں اور انکا ربط
ات سے دکھلاتے ہیں اور کس طرح توحید اور معرفت خدا تک پہنچاتے ہیں وہ
ھلا دیتے ہیں ؎

اے گرفتار ابوبکر و علیؓ | توچہ دانی سرحق را بجلی
کار خود کن کار بیگانہ مکن | بر زمین دیگراں خانہ مکن

اگر تم ہمارے فرمانبردار بندے ہو اگر تم کو صرف ہماری عبادت و معرفت
کام ہے تو تم کو اِس سے کیا مطلب کہ کسی میں استحقاق ہے ۔ کس میں
بلیت ہے ؎

اعملی یا فاطمہؓ یا بنت احمد اعملی | بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست

تم اپنی ساری تفسیر دیکھو اگر ایک لفظ سے بھی ربط پیدا ہوتا ہو تو ہم سے کہو۔
اور پھر تم ہماری تفسیر دیکھو کہ تمھارے ترجمہ اور تمھاری حدیث کے لفظ
ط سے ربط دکھلا دیا جاتا ہی۔ سوچو اور شرماؤ۔ یہ اللہ کا فضل ہی جس کو چاہتا ہی
یتا ہی اور تم کو تو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہی ؎

۔زو شیوم سورۂ ل عمران رکوع ۸۔	آیت ربنا انک ۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۷۹۔ اے ہمارے پروردگار بلا شک تو سب لوگوں کو اُس دن جمع کرنے والا ہی جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں بے شک اللہ

خلاف وعدہ نہیں کرتا ۱۲ ؎

اِس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے شیعوں کے اعتقاد رجعت کی
ردید فرماتا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو۔ کہ اس پر آل رسول نے بھی حملہ نہیں کیا مقبول احم

نے بھی حاشیہ نہیں چڑہایا۔ اور یہ محکم بات ویسی ہی باقی رہ گئی۔ فرمایا ہی کہ س
لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہی۔ جس کے بارہ میں کوئی شک نہیں۔
وہی دن قیامت۔ پھر بتاکید فرماتا ہی کہ بے شک اللہ خلاف وعدہ نہیں
حساب۔ کتاب۔ وزن۔ جواب۔ ثواب و عذاب کا دن وہی قیامت کا دن
پھر اس سے پہلے عذاب کرنا وعدہ کے خلاف کرنا ہی۔ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صـ۷۹ وحاشیہ نمبر ۲ و ۳۔ ترجمہ (بدر میں) ایک گروہ تو
خدا میں لڑتا تھا۔ ۱۲ ؎

اس آیت میں اللہ پاک اصحاب رسولؐ کی عظمت و برتری و مقبولی
ظاہر فرماتا ہی۔ اور قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس پر نہ آل رسول حملہ کر سکے۔ ا
مقبول احمد کوئی زہر اگل سکے ؎

بلکہ خود لکھتے ہیں کہ اس سے رسول اللہ اور اُن کے اصحاب مراد ہیں ؎

اے آل رسول جس گروہ کی اللہ صاحب یوں تعریف فرماتے ہیں۔ تم کو اُ
کے نام نامی معلوم ہیں یا نہیں۔ ان میں سے جو لوگ بعد وفات رسول کریم صلع
رہے تم کو معلوم ہیں یا نہیں ؎

ان میں سے جو لوگ خلافت علی رضی اللہ عنہ تک زندہ رہے۔ اور بیعت کی
ان کے نام تم کو معلوم ہیں یا نہیں ؎

جُزو سُوم سُورۂ آل عمران | ترجمہ مقبول صـ۸۰ ترجمہ۔ تم کہدو کیا میں تم کو ان
اچھی چیزوں کی خبر دوں۔ اُن کے لیے جنھوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان

رب کے پاس باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہتی پھرتی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ بیبیاں ہیں اور خدا کی خوشنودی ہے۔ اور خدا کل بندوں کا نگران ہے۔ ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس آیت کی تفسیر میں نہ آل رسول کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد۔ مولوی شیخ احمد دیوبندی اور ان کے ہم خیال شیعوں کو تعلیم ہو کہ دیکھو اس آیت میں ہم لفظ ایمان بھی نہیں لائے۔ ہم تم کو قسم دیکر پوچھتے ہیں کہ جن اصحاب رسول کو تم گالیاں دیتے ہو۔ وہ تہجد پڑھتے تھے یا نہیں۔ استغفار کرتے تھے یا نہیں نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کے پابند تھے یا نہیں۔ سرقہ۔ زنا۔ شراب وغیرہ سے بچتے تھے یا نہیں۔ دنیا میں زاہد تھے یا نہیں

پھر بتاؤ کہ تمھاری گالی سے ان کو کیا ضرر ہو سکتا ہے

ترجمہ مقبول ص۸۱ - خدا نے اس بات کی شہادت دی کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ اور کل فرشتوں نے اور صاحبان علم نے جو عدل پر قائم ہیں۔ یہی شہادت دی کہ سوائے اس زبردست حکمت والے کے اور کوئی معبود نہیں ہے"

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم فرماتا ہے کہ وہی اللہ حکمت والا معبود ہے اور کوئی نہیں۔ یہ تعزیہ۔ یہ علم۔ جس کو تم خود اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ یہ معبود ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ سجدہ کرنا۔ سلام کرنا۔ جھکنا چومنا۔ یہ سب تعظیم اور اقسام عبادت میں داخل ہے۔ تم ہندوؤں کو دیکھ لو۔ پھر ان کا جواب بھی سن لو کہ وہ بھی تمھاری طرح ان کو معبود نہیں کہتے۔ ۱۲

ترجمہ وحاشیہ نمبر۲- مقبول احمد ص۸۱ ترجمہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے-

اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی یوں تعلیم فرماتا ہے-

کہ دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے تم جو ہزاروں خرفات کو دین میں داخل کرتے ہو یہ اسلام نہیں- اسلام کے معنے کھلے ہوئے ہیں- ہمارے ابرار بندے سب جانتے ہیں- ہمارے ابرار بندوں کی بات تم کب مانوگے- ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو- مقبول احمد بھی اس کے خلاف نہ کہہ سکا کچھ زہر نہ اگل سکا- وہ کہتا ہے کہ اسلام سے مراد ہے توحید خدا کا اقرار اور اس شریعت کی پابندی جس کو جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ نے رواج دیا ۱۲

اے آل رسول- صحاب رسول جنکو تم گالیاں دیتے ہو جن پر لعنت کرنا تم سکھلاتے ہو- بتاؤ وہ توحید خدا کا اقرار کرتے تھے یا نہیں بتاؤ وہ ہمارے رسول کی شریعت کے پابند تھے یا نہیں- جن جن چیزوں کو تم آپ اپنے اغراض ناجائز سے اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ پھیلانے کے لیے دین میں داخل کرتے ہو- دیکھو تمہارا مقبول احمد اس کی تردید کرتا ہے- وہ بھی اس سچی بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اسلام نام ہے اللہ کی توحید کا اقرار کرنا اور رسول کی شریعت کا پابند رہنا

ترجمہ مقبول ص۸۱ ترجمہ اور جن کو کتاب دی گئی تھی- انھوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے حسد کی وجہ سے بعد اس کے کہ ان کو علم ہو گیا تھا- اور جو شخص خدا کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہے ۱۲

اِس آیت میں اللہ پاک اور قرآن کا معجزہ دیکھو- کہ اس کی نسبت آل رسول

نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ دیکھو احتجاج طبرسی کی روایت صہ۴۸ جن
لوگوں کے ذہن صاف۔ حس لطیف تمیز صحیح۔ سینے کشادہ ہیں وہ کیسا صحیح مطلب نکال
لیتے ہیں۔ اللہ صاحب یہودیوں اور بنی اسرائیل کی نالائقیوں کا بیان کرکے
آل رسول کی تعلیم فرماتے ہیں ہماری کھلی کھلی آیتوں اور ہمارے صاف صاف دکھلائے
ہوئے خواب کی باوصف جن لوگوں نے خلافت اور خلفاء سے اختلاف کیا تو اس خلاف
کی کوئی اور وجہ نہ تھی۔ بجز حسد کے۔ حالانکہ ہزاروں اشارات کا علم ہو چکا تھا۔
مگر حسد نے انکو آمادہ کیا۔ پھر ڈراتا بھی ہے کہ جو شخص خدا کی آیتوں کا منکر ہوگا تو اللہ
اس سے بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ ہماری آیتوں کا استحکام۔ یہود و نصارے
سے پوچھ لو ہاں ہاں مجوسیوں آتش پرستوں سے بھی پوچھ لو۔ ہمارے مسلمانوں کا تم
اعتبار نہ کرو۔ واقعات عالم سے اس کی تصدیق ہوتی ہے دیکھو اس آیت میں تم کو
وہ کافر فرماتا ہے +

ترجمہ مقبول صہ۸۲ آیہ فکیف۔ ترجمہ۔ پھر کیا حالت ہوگی جبکہ ہم اُن کو اُس دن
جمع کرینگے۔ جس کے بارہ میں شک نہیں اور ہر نفس کو اس کے کیے کا پورا پورا
بدلہ دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا ۱۲ +

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کے بتائے ہوئے مسئلہ رجعت کی تردید
کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ پورا پورا بدلہ اس دن ہوگا جس دن میں شک نہیں یعنے
قیامت میں۔ اور پھر کس بلا کی بلاغت رکھی ہے کہ جو لوگ مسئلہ رجعت کے قائل ہیں انکو
فی الحقیقت اُس دن یعنے روز قیامت میں شک ہے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پہ
نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا ہے نہ مقبول احمد نے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چشم حقیقت بین نہیں
رکھتے۔ یا سکوت سے پردہ ڈالتے ہیں +

جزو سیوم سورہ آل عمران

آیہ قُل اللّٰھُمَّ۔ ترجمہ مقبول صـ۸۲ حاشیہ نمبر۲÷
ترجمہ۔ کہدو کہ ای اللہ ای سلطنت کے مالک تو جس کو چاہتا ہی سلطنت عطا فرماتا ہی۔ اور جس سے چاہتا ہی سلطنت چھین لیتا ہی۔ اور جسے چاہتا ہی تو عزت دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی تو ذلت دیتا ہی۔ تمام خیر و خوبی و بہتری تیرے ہی ہاتھ ہی۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہی ۱۲÷

اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور ان کے تمام شیعوں کو اپنی قدرت اور جبروت دکھلاتا۔ اور تسلیم اور اقرار کراتا ہی۔ پھر یہ بھی سکھلاتا ہی کہ جاہلوں احمقوں۔ بے دینوں کے سامنے جو تم اپنی قدرت اور اختیار کا بیان کرتے ہو ہمارا قران تو اس کو باطل کرتا ہی۔ اور جب یہ سب کچھ سمجھا چکا تو فرماتا ہی غور کرو ہم نے اُبوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کو ملک دیا یا کسی دوسرے خدا نے۔ ہم نے تم کو سلطنت سے محروم کیا یا کسی دوسرے خدا نے۔ ہم نے تم کو سلطنت دینا چاہا تھا۔ مگر دوسرے خدا کی مرضی نہیں ہوئی کیا ہمنے اُبوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو سلطنت دینا نہیں چاہا تھا مگر دوسرے خدا نے دیدیا۔ ہاں ہان۔ یا یہ کہ ہم نے تم کو سلطنت دی تھی۔ مگر ہم اُس کا انتظام نہ کر سکے ہم سے حفاظت نہ ہو سکی۔ دوسرے خدا نے بنی اُمیہ کی غصب میں مدد دیدی۔ اور ہم مجبور ہو گئے۔ آل رسول سے فرماتا ہی کہ دنیائے دنی اور بے حقیقت خلافت کے لیے تم جتنی تاویل قرآن کی فساد و فتنہ پھیلانے اپنا مطلب نکالنے کے لیے کرتے ہو۔ خلافت تو اس سے حاصل نہیں ہوتی۔ ہاں یہ ہوتا ہی کہ تمہارا دین بھی برباد جاتا ہی۔ جب تم ہماری قدرت کے منکر بنکر کافر ہو جاتے ہو۔ آل رسول اور خصوصًا ان کے شیعوں کو ایک اور تعلیم بھی فرماتا ہی۔ تفسیر عیاشی میں امام جعفر صادقؑ کے زمانہ تک یہ اعتقاد رہا ہی کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت ایک جائز خلافت و امامت تھی۔ اور وہ سلطنت خدا کی دی ہوئی سلطنت تھی۔ اِس لیے داؤد بن فرقد سا

زبردست شیعہ بھی امام کے روبرو صرف بنی اُمیہ کی سلطنت کے متعلق سوال کرتا ہے امام کا جواب جس قدر جاہلانہ ہے صاحبان ذہن صاف و تمیز صحیح و حس لطیف سے مخفی نہیں۔ بنی اُمیہ سے صرف معاویہ کو لو۔ جس نے علی کی تقلید میں وراثت قایم کر دی۔ یعنے اپنے بیٹے کو بادشاہ بنا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال سامنے تھی ابوبکرؓ و عمرؓ کی سنت موجود تھی۔ صحابہ نے صاف لفظوں میں علی ہی سے کہا تھا کہ تم مثل ابوبکر و عمر کے کرنا اپنے بیٹوں میں توریث نہ قائم کر دینا مگر انھوں نے جواب صاف دیدیا کہ میں اپنی سلیقے پر عمل کروں گا۔ اور اسلامی سلطنت میں ہندو راج پر عمل کر کے بڑے بیٹے کو تخت و تاج دیدیا۔ مختصر یہ ہے کہ کچھ دنوں معاملہ تحکیم کے بعد معاویہ ایک جائز دلیل کے ساتھ قابض رہا۔

اور پھر امام حسن مجتبیٰ کے سپرد کر دینے بیعت کر لینے کے بعد تو علیٰ منہاج النبوۃ یا کم سے کم جائز خلافت ہو گئی۔ پھر معاویہ نے غصب کب کیا اور اس کے ورثا کو جو کچھ ملا وہ علی کی تقلید میں ملا جو چیز وراثت میں ملتی ہے وہ مغصوبہ نہیں کہلاتی غالبًا یہ سب باتیں پیش نظر تھیں جب ہی تو جاہلانہ جواب دیا ہے۔

اور اپنے شیعوں کو پھر بھی صاف بتانے سے باز رہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی خلافت ضرور ضرور جائز تھی ۱۲ +

حاشیہ نمبر ا صفحہ ۸۳ - آیہ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ حاشیہ نمبر ا و ۲ ضرور دیکھو ترجمہ - مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اُس سے اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں	جُزْوِ سُوم سُورۂ آلِ عِمرانْ کُو ع ۱۰

سوائے اِس صورت کے کہ تم اُن سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو اور اللہ تم کو اپنے سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف بازگشت ہے ۱۲ +

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔

ناظرین - ہم کو صرف اُن قرآنی آیات سے بحث کرنا ہی جن سے شیعوں کا کفر ثابت ہوتا ہو - مگر اس آیت سے چونکہ اُن کے مذہب کی ایک بڑی چیز تقیہ ثابت کی جاتی ہی - اِس لیے اِس کی تفسیر کی طرف بھی توجہ کرتا ہوں - (گو اپنے مقصد سے کچھ دور) ترجمہ قرآن کا آپ کے پیش نظر ہی - حاشیہ پر مولوی مقبول احمد نے چند حدیثیں حضرت علی اور حضرت جعفر صادق سے نقل کی ہیں کہ سنی چالاکی سے تقیہ پڑھتے ہیں ورنہ دراصل وہ لفظ تقیہ تھا - اور اس آیت سے تقیہ ثابت ہوتا ہے قرآن سے ۔

پھر وہ کہتے ہیں کہ تقیہ کے بارہ میں اتنی حدیثیں وارد ہیں جنکا شمار ممکن نہیں ۔

ناظرین احتجاج طبرسی کی روایت پیش نظر رکھئے - اور حضرت علی ہی کی روایت و حدیث سے تفسیر سنئے - چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں بقول اُن کے وارد ہوا ہی - اور ہم اس بات کی تلاش کرتے ہیں - اِس آیت میں اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہی کہ اے نادانو کیا تاویل القول بمالا یرضی بالقائل کے حرکت مذموم سے تم واقف نہیں - کیا تم اس سے واقف نہیں کہ رسول پر جھوٹ بولنے سے جہنم کی سزا مقرر ہی تمکو اِس کا کچھ اندیشہ نہیں کہ پھر ہم پر جھوٹ باندھنے کی کیا سزا ہوگی یا تم اپنا قول ہی بھول جاتے ہو تمھاری تفسیر کو تو صرف وہی قبول کرے گا جس کی تمیز صحیح نہو جس کی حس لطیف نہو جس کا ذہن صاف نہو جس کا سینہ ہمارے اور اسلام کی معرفت کے لیے کھولا نہ گیا ہو - اور ہمارے ابرار و پرہیزگار بندے ہمارے دیندار و تابعدار بندے جن کو ذہن صاف حس لطیف ہم نے عطا کیا - جن کے سینوں کو ہم نے اپنے اسلام کی معرفت کے لیے کھولدیا ہی وہ تو ایسی تفسیر لکھنے والے کو جاہل و کافر کہتے ہیں - آل یعقوب کے یہودیوں کی انکی مثال دیتے ہیں ۔

یہودیوں نے جیسی تحریف اپنی کتاب میں کی تھی جس کی بُرائی ہم نے قرآن میں نازل کی ویسی ہی تحریف طبقاً عن طبق - تمھاری ہی ۔

سُنو اور بہت غور سے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اپنے تقیہ کی احادیث کو پڑھو پھر ہمارے قرآن سے مقابلہ کرو پھر دیکھو کہ ہمارا قرآن تمہاری اِن حدیثوں کو جھٹلاتا ہی یا نہیں۔ دیکھو علماے ربانیین کیسا ربط استنباط کر کے دکھلاتے ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ مومن مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نبائیں۔ آیت صاف ہے اِس کو بھی جو نہ سمجھے وہ جاہل اکفر ہے ❊

پھر فرماتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا یعنے کافروں سے دوستی رکھے گا تو اس سے اور خدا سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ آیت بھی بہت صاف ہی۔ اس کو جو نہ سمجھے وہ جاہل وکافر ہی ❊

اس کے بعد ایک استثنا اپنے فضل سے بتاتے ہیں کہ سوائے اس صورت کے کہ تم ان سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو۔ یہ استثنا حکم ممانعت دوستی کفار اور اس کے وعید پر وارد فرماتا ہو کہ اگر تم ان کفار سے کسی قسم کا خوف رکھتے ہو تو دوستی رکھنے پر کوئی گناہ والزام نہیں اور چونکہ مومن کا مرتبہ بہت بلند رکھنا منظور ہی لہٰذا فرماتے ہیں اس خوف کفار کی حالت میں تم یاد رکھو کہ اللہ تو تم کو اپنے سے ڈراتا ہی یعنے اگر کسی کا خوف تم کو ہو تو وہ صرف خدا کا ڈرنا ہو تو صرف مجھسے ڈرو۔ اور اِس سخت خوف کی توجیہ فرماتے ہیں کہ اللہ ہی کیطرف تمہاری بازگشت ہی۔ یعنے جب یقین ہو کہ میرے پاس تم کو پلٹ کر آنا ہی تو اس زندگی چند روزہ میں ہماری نافرمانی میں دوسرے کا خوف کیا۔ اے آلِ رسول جو تم کہتے ہو کہ فرزند آدم جس چیز میں تقیہ کرنے کے لیے مضطر ہو جاے اسی میں تقیہ جائز ہی یہ تو تم ہماری آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولتے ہو ہمارا قرآن تم کو جھٹلاتا ہی۔ نہیں نہیں بلکہ تمام وہ لوگ جن کی حس لطیف ہی۔ جن کا ذہن صاف ہی۔ جن کا سینہ کشادہ ہی وہ سب تم کو جھٹلاتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہو کہ ہم بھی اِس تفسیر سے تم کو جھٹلاتے ہیں۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ❊

جزو سوم سورۂ آل عمران رکوع ۱۰ آیہ قل ان تخفوا۔ حاشیہ و ترجمہ مقبول صفحہ ٨١

ترجمہ۔ کہدو جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے۔ خواہ تم کو اس کو چھپاؤ یا اس کا اظہار کرو اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس سے بھی واقف ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۲۔

ناظرین۔ آیۂ بالا تقیہ کے مضمون کے نیچے اس آیت کا ہونا قرآن پاک کی ترتیب کا بہترین نمونہ ہے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے حملہ کیا نہ مولوی مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔

صرف ایک سچی بات لکھ گئے۔ دیکھو اور پڑھو۔ اس آیت میں اللہ پاک اس استثنا کے بابت بھی کیسی سخت تہدید و تعلیم فرماتا ہے۔ کہ کہدو جو کچھ تمھارے سینوں میں ہے خواہ تم اس کو چھپاؤ خواہ اظہار کرو۔ اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اس سے واقف ہے کہ کہیں ہمارے ایک استثنا سے تم استدلال کرکے پوری دغابازی اور مکاری نہ کرنے لگو۔ اس کے بعد پھر اپنے جبروت و قدرت کا اظہار فرماتا ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ جس وجہ سے ڈرتے تھے وہ ڈر اور ڈر کی چیز دونوں کو زائل کردے۔ ہمارے استثنا سے ناجائز فائدہ اٹھانے والوں جھوٹ بولنے والوں کو دنیا اور آخرت میں لعنت کرے اور سزا دے۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

آیت مابعد میں بھی وہی سلسلہ بیان وعید موجود ہے۔ غور سے دیکھو۔ تب حقیقت تقیہ کی اور کھلے گی۔

رکوع ۱۱۔ ترجمہ مقبول صفحہ ٩٤ معہ حواشئے و ضمیمہ موعودہ۔ آیہ ان اللہ۔

ترجمہ بالتحقیق اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمول

سے برگزیدہ کیا۔ اِن میں بعض بعض کی اولاد ہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہی
جس وقت عمران کی زوجہ نے یہ عرض کی اے میرے پروردگار جو میرے پیٹ میں
ہی اس کو تیرے نام پر چھوڑ دینے کی منت مانتی ہوں پس تو میری یہ منت قبول کر لے
بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہی ۱۲ ۔ الخ ٭

ناظرین۔ دو آیت مابعد کا ترجمہ آپ خود دیکھ لیجئے مجھکو نقل سے بڑی تکلیف ہوتی
ہی۔ حاشیہ پر مولوی مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ قرآن بروایت صادق تفسیر قمی و عیاشی
یوں اترا تھا کہ آل عمران وآل محمد۔ دشمنوں نے اس جملہ کو گرا دیا۔ پھر مولوی مقبول احمد
لکھتے ہیں۔ اور سب بھول کر لکھتے ہیں کہ عمران سے مراد ابی طالب اس تحریر سے تو
مولوی مقبول احمد نے حضرت صادق کو بھی جھٹلا دیا۔ کاذب ٹھہرایا۔ اور دروغ
گویم برروے تو کے مصداق ہوے۔ اے آل رسول سنو۔ تم نے تو قرآن سے کچھ واسطہ
ہی نہیں رکھا بجز اس کے کہ تمھاری ولایت ثابت ہو۔ اس لیے تم سے شکایت ہی کیا
اگر تم قرآن کا مطلب نہیں سمجھتے۔ دیکھو علماے ربانیین ہر ایک کا ربط کیسا استنباط
کر کے دکھلاتے ہیں۔ کھرا کھوٹا الگ کر دیتے ہیں۔ یہ حصہ قرآن کا واقعات گذشتہ کی
خبر دیتا ہی۔ کہ ہم نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالم پر فضیلت
دی۔ بلاغت دیکھو کہ بصیغہ ماضی بیان فرمایا کہ جھوٹے مدعی اب نہ کھڑے ہو جائیں۔ اور اِن
جھوٹوں کے منہ بند کرنے کو خود ہی فرماتے ہیں کہ اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہی

اے آل رسول عربی اِس آیت کو تم بہ شمول آل محمد پڑھو اگر فصاحت پھر برقرار رہ جائے

تو ہمارا ذمہ۔ آیت تو بالکل صاف ہی۔ اب ہر ہی کو اپنی اپنی طرف کھینچنا باقی رہ گیا
ہی۔ ہم نے بچپن میں شیعوں سے سنا تھا کہ مروان کاتب وحی نے آل عمران کی جگہ
آل مروان لکھ دیا تھا۔ طبقًا عن طبقٍ اے آل رسول تم بھی مروان کی تقلید کرتے ہو
آل محمد قرآن میں کہاں تھا۔ ہمارے قرآن میں دکھلاؤ تمہارے قائم کے پاس جو قرآن ہی

اس میں دکھلاؤ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ✤

دیکھو تمہارے جھوٹ میں ہزاروں علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں تفصیل سنو۔ اصحاب رسول میں پُرانے پُرانے لوگ بھی موجود تھے۔ علمائے نسب بھی تھے عرب کے دماغ اور حافظہ کی یہ شان تھی کہ خاندان کے خاندان کا نام تک جانتے تھے۔ پھر کیا تم یقین کرتے ہو کہ اصحاب رسول حضرت ابوطالب صلوات اللہ وسلام علیہ کے نام عمران سے ناواقف تھے حقیقت میں اگر اُن کو مٹانا ہوتا تو اس عمران کو مٹاتے نہ کہ آل محمدؐ کو ✤

آل محمدؐ پر تو علاوہ درود وظائف کے پانچوں وقت نماز میں وہ درود وسلام بھیجتے ہیں

دوسری علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ حضرت صادق کے زمانہ تک یعنے خود حضرت صادق کو بھی یہ نہیں معلوم تھا کہ ابوطالب کا نام عمران تھا ورنہ وہ آل محمدؐ کے الفاظ نکالنے کا رنج نہ کرتے۔ سمجھتے کہ آل عمران سے تو ہماری اور بھی فضیلت ہوتی ہے ✤

تیسری علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ اللہ پاک کے بیان کو بغور دیکھو۔ آدم کے بعد نوح نوح کے بعد ابراہیم۔ پھر آل عمران فرمایا ہزاروں برس کا فرق ڈالتے گئے اور جبکہ آل علی خود ہی آل رسول کہلائے پیغمبر نے خود ہی کہہ دیا۔ تو دیکھو کہ چچا بھتیجے کا نام لینا آل محمد وآل عمران کا تذکرہ کیسا بے ربط ہے۔ مگر جاہلو تمہاری سمجھ میں کیا آسکے اس کو تو وہی سمجھیگا جس کی حس لطیف ذہن صاف سینہ کشادہ ہے۔ ہماری معرفت ہمارے قرآن ہمارے اسلام کی معرفت ہیں ✤

چوتھی علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ عمران کی بیوی نے منت مانی اور لڑکی پیدا ہوئی اسکی مطابقت کیونکر واقعات سے ہوسکتی ہے ✤

پانچویں علامت جھوٹ کی یہ ہے کہ اگر آل محمدؐ ہی ہوتا۔ یا آل عمران سے مراد

ل ابی طالب ہوتا تو حضرت رضا علیہ السلام مامون رشید سے کیون ذریتہ سے
ستدلال کرتے ؛

معلوم ہوتا ہو کہ امام رضا علیہ السلام کو بھی نہیں معلوم تھا۔ کہ عمران سے
مراد ابی طالب ہیں ؛

اور ابوطالب کا نام عمران بھی تھا۔ پنجتنیوں کے واسطے یہ پانچ دلیلیں
بھی ایک معجزہ ہے ؛

رکوع ۱۱۔ آیہ قال کذالک ترجمہ مقبول احمد صـ۹۶ ؛

ترجمہ جواب ملا کہ اللہ جو کچھ چاہتا ہو یوں ہی کر دیا کرتا ہو ؛

دیکھو اس آیت سے اللہ پاک آل رسول اور ان کے شیعوں کی تعلیم یوں فرماتا ہو
کہ نادانو تمہارے ہر کام میں اپنی ٹانگ جوڑا دیتے ہو۔ ہر فعل میں دخل دیتے ہو۔
تمہارے تمام عالم پر اپنا تسلط ظاہر کرتے ہو۔ زمین آسمان تک اپنی قدرت کے اندر
جاہلوں کے سامنے بتاتے ہو۔ ہمارا قرآن تو تمھارے دعووں کو باطل کرتا ہو ہماری
شان یہ ہو کہ اللہ جو کچھ چاہتا ہو یوں ہی کر دیا کرتا ہو ۱۲ ؛

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ حملہ کیا نہ مقبول احمد نے

رکوع ۱۵۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۲ ؛

ترجمہ۔ اے اہل کتاب خدا کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو جس حال میں کہ
تم خود گواہی دیتے ہو ۱۲ ؛

اگلی اُمت کے یہود یا اگلی اُمت کے نصارے آل یعقوب کا عیب بتا کر
آل رسول کی تعلیم یوں ہوگی کہ قرآن تم خود پڑھتے ہو ہم نے اپنے رسول کو خواب میں
دکھلا دیا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ بنی عدی سے عمرؓ بنی اُمیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنائینگے
پھر تم کیوں انکار کر کے کافر بنتے ہو اور خود بقول مقبول احمد اس اُمت کے یہودی

اور اس امت کے نصرانی قرار پاتے ہو۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ مقبول احمد
حاشیہ چڑھایا نہ آل رسول ہی نے کچھ زہر اگلا ؁

جزو سیوم سورۂ آل عمران رکوع ۱۵۔

آیہ قُل اِنَّ الفَضلَ ۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۲
ترجمہ۔ اور اے رسول تم کہہ دو کہ اس میں
شک نہیں کہ فضل خدا کے ہاتھ ہے۔ جسے وہ چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ صاحب وسعت
علم ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر نہ آل رسول کا کوئی حملہ ہے نہ مقبول احمد کا حاشیہ
ابوبکرؓ کو سورۂ نور میں اولو الفضل فرما دیا ہے۔ معنی سے بحث نہیں چاہے اِس کو
دُنیا فرض کر دیجئے دین۔ واقعات سے مطابقت کرو دین و دُنیا کی ترقی دیکھو۔ یا
آنکھوں پر پٹی باندھ لو۔ تو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں جس قدر دینی و دُنیوی برکات
اُمت کو نصیب ہوئے تھے اُن کا انکار کرو۔ پھر اللہ پاک اپنے حبیب رسول کریم
سے فرماتا ہے کہ تم کہہ دو اِس میں شک نہیں کہ فضل خدا کے ہاتھ ہے جسے چاہتا ہے
دیتا ہے۔ نہ اس کو کوئی رُوک سکتا ہے۔ نہ اُس کا کوئی مزاحم ہو سکتا ہے۔ پھر فرماتا ہے
اللہ صاحب وسعت و علم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم کو وسعت دنیا منظور ہے۔ اور ہم کو اس
کا علم ہے کہ کس کے زمانہ میں وسعت ہوگی۔ پھر فرماتا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے۔ اپنی
رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے۔ چاہے علی مخالفت کریں۔ چاہے عباس و ابوسفیان و
بنی ہاشم ان کی ہمدردی کریں۔ چاہے تمام قبائل عرب اِن کے مددگار ہو جائیں۔
پھر فرماتا ہے کہ اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اب اللہ کے فضل کا انکار نہ کرے گا۔ مگر وہ
یعنے ہم کو اپنا نور پھیلانا ضرور ہے۔ چاہے بُرا مانا کریں کافر ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۔ آیہ ماکان لبشر ؁

ترجمہ۔ کسی بشر کا یہ حوصلہ نہیں ہے کہ خدا تو اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت دے

وہ سب آدمیوں سے یہ کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ ٭

اس آیت میں آل رسول (ص) یوں تعلیم فرماتا ہے کہ جب یہ پیغمبر کے لیے جائز نہیں
مارے لیے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ ڈرو اور باز آؤ۔ علی رضی کو اللہ ہذا سنکر خوش
ما۔ لعنت نہ بھیجنا ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۰۔ آیہ افغیر دین اللہ۔ وحاشیہ نمبر ۳ ٭

رجمہ۔ کیا دین خدا کے سوا وہ کسی اور دین کے خواستگار ہیں حالانکہ آسمانوں میں
ر زمین میں جو ہیں برغبت اور بکراہت اُسی کے مطیع ہوں گے۔ اور اُسی کے
ضور میں پلٹ کر جائیں گے ۱۲ ٭

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین مولوی مقبول احمد اسلام
ی تعریف صفحہ ۱۸ پر بتا چکے ہیں کہ اللہ کی توحید کا اقرار کرنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم کی شریعت کے پابند رہنا ۱۲ ٭

آیت ماقبل کی تفسیر کے بعد اس آیت میں پھر اللہ پاک آل رسول کی یہ تعلیم
رماتا ہے کہ ہم نے آیت نازل کی ہم نے نام اور قبیلہ بھی خواب میں دکھلا دیا۔ پھر وہ
سلام پر خود بھی قائم رہے اور پھر اسلام کو پھیلایا۔ پھر اے آل رسول کیا تم ہمارے دین کے
وا کسی اور دین کو پسند کرتے ہو۔ پھر کمال جبروت کا اظہار فرما کر روشن دلیل سے عاجز کرتا ہے
الانکہ زمین و آسمان والے برغبت اور بکراہت ہمارے مطیع ہوں گے ٭

پھر آخرت کا خوف دلا کر ڈرتا ہے۔ کہ سب اسی کے حضور میں پلٹ کر جائینگے ٭
یعنی نافرمانی کی سزا پائیں گے۔ یہ نہ ہوگا کہ مر کر چھوٹ جائیں اور قانون و
سلطنت و حکومت کے اختیار سے باہر ہو جائیں ٭

ناظرین با تمکین دیکھئے۔ آل رسول نے کس کس طرح اپنے آپ کو یا اپنے لوگوں
کو خدا کہا ہے۔ سموات کے حاشیہ نمبر ۲۔ پر تفسیر عیاشی میں فرماتے ہیں کہ اس آیت

سے مراد قایم آل محمد مہدی ہیں۔ ترجمہ مقبول احمد کا تمھارے سامنے ہے آیت
تمھارے پیش نظر ہے پھر اس کفر کو دیکھو کہ خدا سے مراد مہدی ہی۔ کیا ایسے جھوٹے دعو
سے تم چاہتے ہو کہ سارا قرآن تمھارا ہو جائے کیا ایسے ہی جھوٹے دعووں سے چلے
کہ تمھارا دعوے ثابت ہو؟

کیا ایسے ہی ناپاک الفاظ شرک اور کفر سے تم اپنے کو معصوم کہتے ہو۔ اگر تم
تو تم پر ہماری لعنت۔ اگر تم جھوٹے ہو تو تم پر ہماری لعنت ÷

ناظرین اس جھوٹی حدیث کے بنانے کے لیے مقبول احمد نے صیغہ ماضی
کا ترجمہ لکھا ہی۔ (اُسی کے مطیع ہوں گے) بصیغہ مضارعہ مستقبل۔ فلعنت
علے الکاذبین ۱۲ ÷

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۵۔ آیہ وَمَن یَّبتَغِ۔ ترجمہ۔ اور جو اسلام کے سوا کس
اور دین کا خواستگار ہوگا وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔ اور وہ روز قیامت
نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا ۱۲ ÷

مسلمانو۔ دل خوش رکھو۔ قرآن کی بلاغت۔ قرآن کا تسلسل قرآن کا معجزہ
اس آیت پر نہ تو آل نبی نے کچھ زہر اگلا ہی نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔
میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ یا تو سمجھے ہی نہیں یا دیدہ و دانستہ تجاہل
عارفانہ کرتے ہیں۔ سچا اسلام تو وہ تھا جو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے زمانہ کے کل مسلمانو
میں تھا۔ اور وہی خدا کا دین تھا ÷

پچھلی آیت میں تنبیہ فرمائی کہ اس دین اللہ کے سوا کسی اور دین کے تم خواستگ
اس آیت میں نتیجہ سے ڈرایا ہی۔ فرماتے ہیں کہ اور جو اسلام کے سوا کسی اور دین
خواستگار ہوگا۔ وہ (دین) اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اور وہ روز قیامت
نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ اللّٰھم احفظنا من شرور انفسنا ÷

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵ - آیہ کیف یہدی اللہ و حاشیہ نمبر ۲ و ۱ - صفحہ ۹۶ ؛

جمہ - خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کیونکر کرے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے
نکہ وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول برحق ہیں اور ان کے پاس کھلی نشانیاں
تھیں - اور اللہ ظالم لوگوں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا اُن کا بدلہ یہی ہو کہ اُن پر
کی اور کل فرشتوں کی اور کل آدمیوں کی لعنت ہو - ہمیشہ وہ اسی لعنت میں
ں گے - نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا - اور نہ ان کو مہلت دی جائیگی ؛

حاشیہ نمبر ۲ - میں مقبول احمد نے لکھا ہے کہ یہ کل آیت دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ
بارہ میں نازل ہوئی - زید ہو یا عمرؓ یا بکر کہ ان پر دوامی لعنت ہوتی رہیگی ؛

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد - مومنین - سیاق و سباق قرآن سے
ت وہی واقف ہو سکتا ہو جس کو خدا پر - قرآن پر ایمان ہو جس کو خدا نے ذہن
اف - حس لطیف - تمیز صحیح عطا کی ہو - جن کے سینہ کو اللہ نے اپنے اور اپنے
ں اور اپنے اسلام کی خوبیاں سمجھنے کے لیے کھولدیا ہو - جاہل اور بددین مشرک
رکافر اس کا مطلب ہرگز نہیں سمجھ سکتے[۱] ؛

سنو اطمینان کے لیے زیادہ نہیں تو صرف ۵ رکوع پچھلے اولٹ ڈالو اور ترجمہ
بول دیکھو علماے ربانیین کی تفسیر پڑھو تم کو خود معلوم ہو جائے گا کہ مسلسل پانچ
ع سے اہل کتاب سابقین کا ذکر ہو - جو یہودی تھے یا نصرانی یا آل یعقوب بغیر

پس اس دلیل سے کہ قرآن کے قصص فضول اور عبث وارد نہیں ضرور
ں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصاً اور تمام مسلمانوں کی عموماً تعلیم مدنظر
- بقول مقبول احمد کے - اِس اُمت کے یہودی اور اِس امت کے نصاریٰ ہے جو
ت واقعات سے ثابت ہوں آیات قرآنی سے مطابق ہوں - تمیز صحیح اور حس لطیف

[۱] روایت علی احتجاج طبرسی حاشیہ مقبول ص۳۶ ع۱

جن کو مطابق بتانے وہ سب داخل ہو گئے ۔

اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی ۔ چونکہ آل رسول کا مرتبہ بھی سب سے بر
بلند ہو ان کی تعلیم میں بھی مبالغہ ہوگا ۔

اب آل رسول کی تعلیم شروع ہوتی ہے ۔ جو لوگ بعیت خلفا کرنے کے بعد چو
برس اقتدار کر کے مال غنیمت اسے پرورش پاکر ۔ نخواہ منصب کھا کر اپنے رسول بر
کی گواہی دے چکے تھے ۔ اور ان کے پاس کھلی نشانیاں تھیں ۔ خواب میں پیغم
دکھلا دیا تھا کہ بنی تمیم سے ابوبکرؓ بنی عدی سے عمرؓ بنی امیہ سے عثمانؓ کو خلیفہ بنا
قرآن میں خصوصاً قرآن قائم میں خلیفہ اول ابوبکرؓ اور خلیفہ ثانی عمرؓ نازل کر چکے تھے
اتنی کھلی نشانیوں کے بعد جو منکر و کافر ہوتے ہیں ۔ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کیونکر کر
دیکھو ہمارا معجزہ کہ مقبول احمد بھی اِس کا ترجمہ یہی کرتا ہے ۔ پھر آگے فرمایا ہے کہ اللہ ظا
لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔ یا توفیق ہدایت نہیں دیتا ۔ فرماتے ہیں کہ ان
بدلہ یہی ہے کہ ان پر اللہ کی اور کُل فرشتوں کی اور کُل آدمیوں کی لعنت ہے ۔ الل
زد فزد ۔ خداوندا ۔ تو نے ہم کو قرآن میں نہیں سکھلایا جس طرح درود و سلام بھیجنے کا
کو حکم دیا اس طرح لعنت بھیجنے کا حکم نہیں دیا اس لیے ہم تابعدار بندے کوئی صیغہ لعنت
بتا نہیں سکتے ۔ باقی ہماری اطاعت تو یہ ہے کہ جس پر تیری اور تیرے فرشتوں کی
پیغمبروں کی ایک لعنت اس پر میری ہزار در ہزار لاکھ در لاکھ لعنت ۔ چاہے و
کوئی ہو ۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا نہ ان کو مہلت دیجائے
مومنین ۔ ہماری آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ یہود اور نصارے میں چونکہ وہ اہل کتا
تھے ۔ ہمارے پیغمبر رسولؐ کریم کے متعلق بشارتیں وہ اپنی کتابوں میں دیکھ چکے
پھر نافرمانی کرتے تھے ۔ ان پر عتاب اور عذاب کا حال بیان کر کے اپنی شان قد
بے نہایت اور علم بے پایان کا ثبوت دیتے ہیں مگر اہل کتاب میں سے جو ایمان لا

ہیں۔ توبہ کرتے ہیں۔ بگاڑ کی اصلاح کرتے ہیں۔ تو بے شک اللہ بخشنے والا ہی یعنی قیامت
تک کے تمام وہ لوگ جو توبہ کریں۔ ایمان لائیں۔ بگاڑ کی اصلاح کریں۔ اس میں داخل
ہوں گے۔ مگر آل رسول۔ آل یعقوب کی طرح تنگ ظرفی و تنگ نظری سے اپنے مطلب
نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے غریب اصحاب رسول کو توبہ سے بھی
محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ علے الرغم الف فرماتا ہی کہ بے شک اللہ بخشنے والا ہی
ربنا اغفرلنا وارحمنا واعف عنا ؁

جزو سیوم سورۂ آل عمران

آیت "اِنّ الذین کفروا"۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۶ ؁
ترجمہ۔ بیشک جو کافر ہو گئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔
ان میں سے کوئی ایک اگر اتنا سونا بھی فدیہ میں دینا چاہے۔ کہ
پوری زمین کو بھر دے تو اسکا یہ فدیہ ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔ انھیں کے لیے
دردناک عذاب ہی اور انھیں کا کوئی مددگار نہ ہوگا ؁

اِس آیت میں مسلمانوں کو عموماً اور آل رسول اور ان کے تمام شیعوں کو خصوصاً

یوں تعلیم فرماتا ہی کہ جو کافر ہو گئے اور کفر ہی کی حالت میں مرے اُن کی پوری زمین
کا فدیہ قبول نہ ہوگا اور اِس کے دردناک عذاب میں کوئی مددگار نہ ہوگا ؁
قرآن کا معجزہ دیکھو کہ کفروا باللہ نہیں کہا صرف کفروا کہدیا اِس میں کفران
نعمت بھی داخل ہی قرآن میں ہزاروں جگہ کفر بمعنے کفران نعمت آیا ہی۔ اور اِس
میں یہ اشارہ بلیغ ہی کہ خلفائے ثلٰثہ کے زمانہ میں جو فتوحات اور فضل اور برکات
ہمارے تم پر اُتارے گئے اسکے کفران کی سخت سزا ہی۔ ہمارا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر
نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا۔ یا تو وہ سمجھے ہی نہیں
یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کر گئے۔ یا میٹھا ہپ کڑوا تھو پر عمل کیا حالانکہ سارا
قرآن بقول اِن کے خود انھیں کی شان میں اترا ہی ۱۲ ؁

جزو چہارم سورۂ آل عمران

آیۂ فمن افتریٰ۔ ترجمہ مقبول صہ ۹۷ ۔

ترجمہ۔ پھر جو شخص اس کے بعد اللہ پر بہتان باندھے وہی
تو ظالم ہیں ۱۲ ۔

ہمارا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلا نہ مقبول احمد نے
حاشیہ چڑھایا۔ یا مطلق نہیں سمجھے یا دیدہ و دانستہ تجاہل عارفانہ کیا۔ حالانکہ بقول
صادق سارا قرآن ان کی شان میں اترا ہے۔ اظلم سے مراد قائم یہ اللہ پر بہتان
نہیں تو کیا ہے ۱۲ ۔

جزو چہارم سورۂ آل عمران

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۹۔ حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ۔ اور یکنگل مار کر سب اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو
اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اور اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے یاد کرتے رہو کہ دشمن تھے پھر اس نے تمہارے
دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اسکے نعمت کی بدولت تم بھائی بھائی ہو گئے اور
تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے پھر اسنے تم کو اس سے بچا دیا۔ اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں
کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ۱۲ ۔

حاشیہ پر ہے کہ مضبوط رسی سے مراد آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

اقول بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ آل رسول کہیں کہ مضبوط رسی ہم ہی ہیں
آل مروان کہے کہ ہم مراد ہیں معاویہ یا یزید کہے کہ ہم مراد ہیں۔ آؤ واقعات کی بنیاد
پر ہم جانچیں کہ کون مراد ہو سکتا ہے۔ فی الحقیقت خدا کی مراد کیا ہے ۔

اللہ فرماتا ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اب دیکھو کہ وہ رسی کیا ہے جس لطیف
ذہن صاف۔ تمیز صحیح سے دیکھو۔ ہماری نشانیاں بہت صاف ہوتی ہیں ہمارے
دعوے میں دلیل اور ثبوت خود ہی موجود رہتا ہے۔ رسی سے مراد ہیں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم۔ اور اسلام اور قرآن۔ اور تمامی تعلیم و احکام پیغمبر۔ تم کو صرف

اللہ اور اس کے دین سے واسطہ رکھنا چاہیئے - اللہ ہی کے واسطہ سے اور اللہ ہی کے لیے پیغمبر اور پیغمبر کی آل واولاد و اصحاب سے محبت کرتے ہیں - اطاعت کرتے ہیں - جھکتے ہیں دین اور اللہ سے محبت رکھنے والوں کو اس سے کچھ سروکار نہیں تھا - وہ اس پر نظر ہی نہیں ڈالتے تھے کہ ابُوبکر کو استحقاق ہی یا نہیں - قابلیت ہی یا نہیں علیؓ کو استحقاق ہی یا نہیں - قابلیت ہی یا نہیں - اگر گرفتار ابُوبکر و علی بہ توجہ وانی سرحق رانجلی وہی رسی تھی جس کا ایک سرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم او رتمامی مسلمانوں کی ہاتھ میں تھا اور ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ؛

پھر بعد وفات رسول اللہ صلعم ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور تمامی مسلمانوں کے ہاتھ میں تھا - اُس رسی کی مضبوطی یا رسی پکڑنے کی مضبوطی دیکھو کہ مٹھی بھر کمزور مسلمان تمام قبائل عرب پر فتحیاب ہوے - کسرے کو مغلوب کیا - شام پر فتح پائی - مصر پر غالب ہو پھر بھی فرعون نہیں بنے - بلکہ ایک غریب و مسکین کی طرح زاہد و پرہیزگار رہے اس کے بعد فرماتے ہیں - اور پھوٹ نہ ڈالو - اگر ابُوبکر خلیفہ ہوگیا ہی تو ہونے دو - عمرؓ خلیفہ ہوا ہی تو ہوا کرے - عثمان خلیفہ ہو تو ہوتا رہے ہم کو دین اور خدا سے تعلق ہی یا زید و عمرو و بکر و خالد سے ۱۲ ؛

اے جاہلو تم علی ابن ابی طالب کی شان میں جتنی بیہودگیاں پھیلانا چاہو پھیلاؤ اس کی شان دیکھو وہ رسی کو ہمارے حکم کے مطابق پکڑے ہوئے تھا - اُس نے کوئی منازعت نہیں کی ورنہ اس کی زور بازو کا اس کی شجاعت و صولت کا کون مقابلہ کرسکتا تھا - وہ ہمارا فرماں بردار بندہ تھا - نادانو ظالمو - جاہلو کیا تمہارا اعتقاد یہ ہی کہ ہمارے اس حکم کا کہ رسی کو مضبوط پکڑو - اس نے انکار کردیا تھا - ہمارا حکم عام تھا اور ہمارے احکام ہمیشہ عام ہی ہوتے ہیں - علی اس سے باہر کیونکر ہوسکتا تھا ؛

بس اُس نے تعمیل کی اور رسی کو پکڑا اور مضبوطی سے پکڑا - اور اگر تمہارا ہی کہنا

ہم صحیح مان لیں تو بتاؤ کہ علی اور شیطان میں کیا فرق رہے گا۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین
دوستانہ شکوہ۔ برادرانہ گلہ کو منازعت و منافرت نہیں کہتے ؛

اور پھوٹ نہ ڈالو۔ کا حکم بھی عام تھا بے شک علی نے اس کی تعمیل کی اور پھوٹ
نہیں ڈالا۔ خاک بدہنت اگر بقول تمہارے پھوٹ ڈالا۔ تو بتاؤ کہ میری نافرمانی کی یا نہیں
شیطان نے تو آدم کو سجدہ کرنے سے انکار و عذر کیا تھا۔ ہم نے مردود کر دیا یہاں
تو خاص ہماری نافرمانی ہوتی ہے۔ اللہ سے ڈرو اور جھوٹ بولنے سے شرماؤ۔ تمام
مسلمان تو اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان چاروں میں محبت اسلامی تھی۔ اللہ کے لیے
دین کے لیے محبت تھی۔ سب کے سب بھائی تھے۔ ہم بھی کہتے کہ وہ بجا کہتے ہیں مگر ذاتی
تم کہتے ہو کہ ان میں عداوت ایمانی تھی۔ مخالفت مذہبی تھی۔ ہماری آیت کو پڑھو۔
مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو ؛

اور اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے یاد کرتے رہو۔ کہ تم دشمن تھے۔ پھر اس نے تمہارے

دلوں میں الفت پیدا کر دی اور اس کی نعمت کی بدولت بھائی بھائی ہو گئے۔ جاہلو غور
کرو۔ ہم نے کچھ نعمت نہیں کیا تھا۔ مگر محض جھوٹ قرآن میں فرما دیا کہ ہم نے تم پر نعمت کی
وہ لوگ دشمن نہ تھے۔ ہم نے محض جھوٹ کہا کہ وہ دشمن تھے۔ ہم نے ان میں الفت نہیں
پیدا کی۔ مگر ہم نے جھوٹ کہا کہ الفت پیدا کر دی۔ وہ بھائی بھائی اللہ کی نعمت کی
بدولت نہیں ہوئے۔ مگر ہم نے جھوٹ کہا کہ وہ اللہ کی نعمت کی بدولت بھائی بھائی
ہو گئے۔ خاک بدہنت ایک تمہارے جھوٹ بولنے سے ہم پر کتنا جھوٹ عائد ہوتا ہے
اگر تم کو علی کی تعلیم کے مطابق معلوم ہو یعنے اگر تم میں حس لطیف۔ تمیز صحیح۔ ذہن صلون
ہو۔ تمہارا سینہ معرفت میں کھلا ہو تو تم سمجھو ؛

پھر آگے فرماتے ہیں۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے پھر اس نے تمکو اس سے بچا لیا
پھر اے جاہلو بتاؤ کہ فی حقیقت ایسا نہیں تھا اور ہم نے صرف جھوٹ کہا اور غضب تو یہ کیا

کہ قرآن میں پیغمبر سے کہا جسکو اور قومیں دیکھکر ہم کو جھٹلادیں ۔

پھر اب سخت تہدید کے لہجہ میں فرماتے ہیں اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں کھولکر بیان کرتا ہی تاکہ تم ہدایت پاجاؤ - اس سے زیادہ کھلی نشانی کیا ہوگی - بڑا مشیر عمر اختلاف کرتا تھا اور لوگ بھی اس کے ہم خیال ہوگئے ۔

مگر ابوبکر نے مٹھی بھر مسلمانوں سے تمام قبائل عرب کا مقابلہ کردیا - اور سب مسلمان اسکے شریک رہے - گنتی کے مسلمانوں نے روم و شام و مصر و ایران پر حملہ آور ہوکر فتحپائی - غرض حاکم نے جہاں بھیجا بلا عذر چلے گئے - ایسی مضبوط رسی پکڑے ہوئے تھے - ہاں ہاں علی نے بصرہ پر چڑھائی کی اور مسلمان انکے ساتھ تھے باوجودیکہ نہ مال غنیمت کی اجازت تھی نہ لونڈی غلام بنانے کی ہاں ہاں نہ تنخواہ ملتی تھی نہ منصب - مسلمانوں سے خونریزی کو پسند بھی نہیں کرتے تھے مگر حکم امام کے تابعدار تھے صفین پر چالیس ٤٠ ہزار لشکر لیکر علی گئے اور مسلمان بلا تنخواہ و خوراک اپنے گھر سے کھاکر لڑتے رہے علی نے خوارج پر حملہ کیا اور مسلمان ساتھ رہے - یہ کیا تھا - وہی ہماری مضبوط رسی تھی جس میں سب لپٹے ہوئے تھے حسن نے خلافت معاویہ کو دیدیا - وہی مضبوط رسی تھی جس کے ساتھ سب چلے گئے - دیکھو تمہارے مقبول احمد نے حاشیہ پر خود ہی لکھ دیا ہی کہ ضعیف روایت ہی کہ اس آیت سے قبیلہ اوس و خزرج مراد ہیں - بے شک ہمارا حکم عام ہی - خاص مراد بھی ہو تو عام اس میں داخل ہونگے ۔

دیکھو پیغمبر رسول کریمؐ کے مخاطبت میں عوام داخل ہوتے ہیں - اس کے ساتھ عروۃ وثقی کی تفسیر بھی دیکھو - اعادہ کی ضرورت نہیں ۔

آیہ ولتکن منکم امۃ - ترجمہ و حاشیہ نمبر ٦ مقبول احمد صہ ٩٩ و خیر امتہ صفحہ ١٠١ ۔

ترجمہ اور لازم ہی کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہوں جو نیکی کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں اور بری باتوں سے منع کریں اور وہی پوری فلاح پانیوالی ہیں ۔

اِس آیت کی تفسیر کرنے کی ہم کو ضرورت نہ تھی - جن کے حس لطیف - تمیز صحیح ہوگی جن کا ذہن صاف اور سینہ کھلا ہوگا وہ خود ہی سمجھ جائیں گے - علمائے ربانیین سب ہی جانتے ہیں - مگر حاشیہ نمبر ۵ پر تفسیر مجمع البیان میں منقول ہی کہ حضرت صادق اُمّۃٌ کو ائمۃ پڑھتے تھے اور قرآن کی دوسری جگہ - وَمِنْ قومِ مُوسیٰ اُمّۃٌ - میں اُمّۃٌ ہی پڑھتے تھے - آہ ایک طرف تو دعوے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موسےٰ سے تشبیہ دینے کی وجہ بھائی کا وزیر ہونا ہی - مگر وہاں جہاں امامت کی ٹانگ بیچ میں نہیں آتی تھی وہاں تو وہی لفظ ہی اور وہی قرآن اور وہی مطلب ورِاس مقام پر چونکہ اپنا ناجائز مطلب نکالنا منظور ہی فتنہ و فساد پھیلانا مدنظر ہی تو امۃ ائمۃ ہو گیا ۔

یہ کلیہ کس درجہ صادق ہی کہ جھوٹ میں ہزاروں علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں - صادق دیکھو تمہارے اِس جھوٹ میں کتنی علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں ۔

نمبر ۱ - ائمۃ ہم نے کہاں قرآن میں اُتارا تھا - لوح محفوظ پر تم نے دیکھا تھا تحریف کرتے ہوئے کسی شخص کو تم نے دیکھا تھا - مشورہ تحریف میں تم شریک تھے - موجود تھے - ہاں ہاں ہمارے پیغمبر نے تم کو بتایا تھا - کیا اُس قرآن میں ائمۃ ہی جو قائم کے پاس ہی - اگر تم سچے ہو تو برہان پیش کرو - اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو فلعنت اللہ علی الکاذبین ۔

نمبر ۲ - ہمارا مطلب تو یہ ہی کہ کچھ لوگ انتظام سلطنت کریں گے نظم مملکت میں حصہ لیں گے - کچھ جہانگیری و جہانداری کا کام انجام دیں گے - کچھ فوج میں رہیں گے اور کچھ انتظام رسد کریں گے - کچھ فتوے دیں گے کچھ مقدمات فیصل کریں گے کچھ مزدوری و نوکری کریں گے - کچھ زراعت و تجارت کریں گے - غرض دُنیا کا کام کسی طرح بند نہیں رکھا جا سکتا - بس ضرور ہی کہ کچھ لوگ صرف وعظ و نصیحت کا کام کرتے رہیں - انکو فلاح کی اُمید دلائی گئی ۔

نمبر ۳ - مگر اے صادق تمہارے عقلمند شیعوں کی بدولت ہم کو تمہیں سے پوچھنا

پڑتا ہو کہ کیا تم میں حس لطیف و تمیز صحیح و ذہن صاف نہیں ہی؟ کیا تم عربی زبان سے بھی ناواقف ہو۔ و تکن میں امر اور حکم مستفاد ہوتا ہی۔ اگر تم کو عربی نہیں معلوم تو مقبول احمد ہی کا ترجمہ دیکھو لو۔ اور لازم ہی کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہوں الخ دیکھو تمھارے دعوے کی ترجمہ مقبول احمد تکذیب کرتا ہی۔ شرماؤ۔

نمبر ۴ - دیکھو تمھارا دعواے امامت اور مبعوث و مامور من اللہ ہونا اس آیت سے بقول تمھارے باطل ہوتا ہی۔ یہاں تو امام کا مقرر کرنا خود مسلمانان امت پر فرض ہو جاتا ہے ؛

نمبر ۵ - موسیٰ کی قوم میں تو کچھ اُمت ایسی ہو۔ اور ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ پیغمبر سے شرماؤ۔ اگر تم کو اہل ع سے شرم نہیں ہے ؛

نمبر ۶ - اور اگر بقول تمھارے۔ تم ہی مراد ہو۔ بلکہ تمھارا ہی فرض تھا۔ اس فرض اور حکم کے مخاطب تمھیں ہو تو بتاؤ تم نے ہمارا فرض کیا انجام دیا۔ تم تقیہ کرتے رہے تمھارے باپ دادا تقیہ کرتے رہے ہر کام اور ہر بات میں تقیہ کرتے رہے۔ تمھارے باپ دادا کا دین تقیہ ہو گیا۔ تم جھوٹ ہی بولتے رہے تم نے امت رسول کو کیا بتایا اور جو بتایا وہ صحیح بتایا یا غلط تم نے شیعوں کو کیا بتایا اور جو بتایا وہ صحیح بتایا یا غلط۔ قرآن کی تمھاری تفسیر جھوٹی تمھاری حدیث جھوٹی۔ تمھارا بیان جھوٹا۔ خود غلط املا غلط انشا غلط۔ اہل علم سے پوچھو اگر تم کو سمجھ نہیں علم نہیں ؛

آیہ ولا تکونوا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۹۹ - وضمیمہ وحاشیہ ؛

ترجمہ - اور ان لوگوں کے مانند مت ہو جاؤ۔ جنھوں نے بعد اس کے کہ اس کی کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ اختلاف کیا اور متفرق ہو گئے۔ انھیں کے لیے تو بڑا عذاب ہے ۱۲ ؛

اقول دبحبل اللہ وقوتہ اقوم واقعد - قرآن کا معجزہ دیکھو اس کا ربط و تسلسل ملاحظہ کرو اسکی روشن اور کھلی نشانیوں کو آنکھ کھول کر دیکھو - سارا قرآن تو آل رسول کا تھا ہی آیت بالا میں تو گویا نام ہی آگیا تھا - پھر اس کے مخاطب اصلی وہی کیوں نہ ہوں پس آل رسول سے اپنا فرض اور حکم بتا کر تنبیہ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کے مانند مت ہو جاؤ جنھوں نے بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں - اختلاف کیا اور متفرق ہوگئے مومنین شیعوں کے اقوال کے مطابق آل رسول مسلمانوں سے مختلف تھے متفرق تھے - پس اس آیت کے مصداق بھی ہوے - ہمارا روے سخن تو بنی اسرائیل یعنی آل یعقوب کی طرف تھا عام اس سے کہ وہ یہودی ہوں یا نصرانی - مگر چونکہ مقبول احمد نے سورہ فاتحہ کی تفسیر میں لکھدیا ہے کہ اگلے یہودی ہوں یا اس امت کے اگلے نصارے ہوں یا اس امت کے - پس اب ہمارے قرآن سے جو لوگ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصارے ثابت ہوتے ہوں - سب اس میں داخل ہونگے - جبراً نہیں بلکہ خود اپنی خوشی اور اپنے دعوے سے پھر فرماتے ہیں کہ انھیں کے لیے تو بڑا عذاب ہے - کھلی نشانیاں وہی آیات قرآنی اور پیغمبر کا خواب ہے - اور فتوحات اسلامی دیکھو - جبرامتہ کے بعد ہی اہل کتاب کا ذکر ہے - پس اللہ سے ڈرو - اور جھوٹ بولنے سے شرماؤ ؀

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۰۱ - آیہ لیسوا سواء ؕ

ترجمہ - سب برابر نہیں - اہل کتاب میں سے ایک گروہ ثابت قدم ہو جو راتوں کو آیات خدا پڑھتے اور سجدے کیا کرتے ہیں ؀

قرآن کا معجزہ دیکھو اس کے ربط اور سلسلہ کو ملاحظہ کرو - اس آیت پر نہ آل رسول نے کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا - یا مطلق نہیں سمجھے یا تجاہل عارفانہ کر گئے - اہل کتاب میں امتہ اصلی ہی - اور اس امت کے امتہ المتہ ہو گئے

جاہلو کہیں جہالت سے تم مسلمانوں کو اہل کتاب کہدو گے یہ ہماری زبان کے خلاف ہی
ہم نے ان کو مومنون کہا ہی اور اس زمانہ کے یہود و نصارے کو اہل کتاب پوچھو کسی
اہل علم سے اگر تم کو سمجھ نہیں ہی۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۳ آیہ اِن تمسسکم ۔

ترجمہ اگر تم کو کوئی نفع پہونچتا ہی تو ان کو برا لگتا ہی اور اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہی تو
اس سے وہ خوش ہوتے ہیں الخ ۱۲ ۔

اس آیت میں مسلمانوں کو نصیحتیں کیگئی ہیں پچھلی تین آیتوں میں اس کے بعد فرماتے
ہیں کہ اِن منافقین دشمنوں کی حالت یہ ہی کہ اگر تم کو کوئی نفع پہونچتا ہی (فتوحات حاصل
ہوتے ہیں) تو انکو برا لگتا ہی۔ اور اگر تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہی۔ شکست ہوتی ہے
تو اس سے وہ خوش ہوتے ہیں۔ سیاق کلام تو خود ظاہر کرتا ہی کہ اس سے منافق مراد
ہیں۔ مگر چونکہ سارا قرآن انھیں کی شان میں اترا ہی۔ لہذا آل رسول کے وہ لوگ
اس میں داخل ہوجاتے ہیں جن کو خلفاے ثلثہ کے زمانہ کے فتوحات سے رنج ہوتا
تھا۔ اور اس کے بعد جب اسلام کا شیرازہ بکھر گیا۔ تو خوشیاں کرنے لگے۔ عمر کا قاتل
بابا شجاع قرار پایا۔

عثمان کی شہادت عید نوروز ہوگئی۔ چنگیز خاں ہلاکو کے قتل عام پر وزیر علقمی نے
کیسے بڑے بڑے خطاب پائے۔

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۳

صفحہ ۱۰۴۔ حاشیہ نمبر ۲۔ ضرور دیکھو۔

ترجمہ۔ اسے رسول اس معاملہ میں تمھارا کچھ اختیار
نہیں خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے
اس لیے کہ وہ ظالم ہیں ۱۲ ۔

تفسیر عیاشی میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے مروی ہی آپ نے فرمایا کہ جب

اللہ کا حکم پہونچا کہ اے نبی علی کی ولایت سے لوگوں کو اطلاع دے تو حضرت نے قوم کی عداوت اور حسد کے بارہ میں غور و فکر شروع کی تو اللہ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں تمھارا کچھ اختیار نہیں ۱۲ ؞

علمائے ربانیین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے قنوت میں کفار حملہ آور پر لعنت یا بددعا کی تھی - اِس پر یہ حکم آیا -

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - جب علمائے ربانیین تفسیر حدیث سے کریں گے تو آل رسول کہدیں گے کہ عوام الناس نے جیسا سمجھا یا جو بیان کرتے ہیں غلط ہی - صحیح یہ ہی - جو ہم تم سے کہتے ہیں کہ علی کی ولایت کا حکم آیا تھا - پیغمبر کی غور و فکر پر یہ فرمایا کہ تم کو اس معاملہ میں کچھ اختیار نہیں - قرآن کی ہڈی جدھر چاہو اودھر کھینچو پھر ہم سے سنو جاہل شیعوں کو کیا معلوم کہ توبہ بمعنے ایمان کئی جگہ پر آیا ہی - اور یہاں بھی بمعنے ایمان آیا ہی - مگر یہاں ہم اس کی تفصیل سے بحث نہ کریں گے - ہم کو تو صرف مظنونات و مزعومات شیعہ سے بحث کرنا ہی - چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں بقول اُن کے اُترا ہی - اور اِس آیت میں تو اُنھوں نے صاف صاف کہدیا کہ ولایت علی کے بارہ میں اُتری ؞

لے آل رسول ہم تمہارے بتائے ہوئے معنے کو قبول کریں گے - بشرطیکہ تمھارے دادا علی ابن ابی طالب کے بتائے ہوئے اُصول پر صحیح ہو سکے - علی ابن ابی طالب کے قرار دادہ اصول سے تو تمھارا بتایا ہوا مطلب محض غلط معلوم ہوتا ہی - یعنے جن لوگوں کا سینہ اللہ نے اپنے اور اپنے دین اسلام اور اپنے قرآن کی معرفت کے لیے کھولدیا ہی - اور جن کے ذہن صاف اور حس لطیف اور تمیز صحیح ہی - وہ سب تمھارے مطلب کو غلط سمجھتے ہیں اور سمجھیں گے - اور کہیں گے کہ محض جھوٹ ہی - اور اس جھوٹ میں ہزاروں کھلی نشانیاں جھوٹ کی ہیں ؞

۱- مقبول احمد نے اس جھوٹی حدیث کی بنیاد پر ہمارے قرآن میں تحریف کیا
ترجمہ میں وہ الفاظ اس معاملہ میں قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ کرتا ہے ؎
یہ جاہل قرآن کا ترجمہ کرنے بیٹھا ہے یا اپنے مظنونات و مزعونات کا۔ جھوٹی حدیثوں کا۔ یہ اس کا محض فریب ہے اپنا مطلب نکالنے کے لیے بنی اسرائیل آل یعقوب یہودیوں کی چال چلتا ہے۔ غریب قرآن خوان حاشیہ کو دیکھکر سمجھ جائے کہ یہی معاملہ ہوگا۔ جیسا وہ لکھتا ہے کہ اس معاملہ میں ؎

۲- تمہارے اصول سے کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو اگر قرآن اس کو صادق کہے تو سچ سمجھو ورنہ جھوٹ قرآن سامنے موجود ہے۔ اور وہ بہت صاف ہے۔ اس کے لیے جس کو علم اور ایمان اور معرفت ہے۔ لفظوں سے ترجمہ کرلو۔ امور خداوندی میں تمہارا کوئی حق و حصہ نہیں ہے۔ اور امور خداوندی کیا ہیں اس کو خود ہی آگے صاف فرماتے ہیں یعنے خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے خواہ ان کو عذاب دے۔ الفاظ قرآنی کے غور کرنے کے بعد تو علماے ربانیین جس روایت کو بیان کرتے ہیں وہی صحیح ثابت ہوتی ہیں ؎

۳- اس مطلب پر اور روشنی ڈالنے کے لیے پورا رکوع پڑھ ڈالو۔ جبکہ تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی۔ ایسی ضمیر تثنیہ دیکھکر تمہارا چپ رہنا خود ہم کو شبہ میں ڈالتا ہے۔ تم نے اس سے علی اور نبی کو کیوں نہیں مراد لیا۔ حالانکہ تم تکی ہانکنے میں دلیر ہو۔ تم نے اس سے ابوبکر و عمر کو کیوں نہیں مراد لیا۔ جبکہ تم سخت عادی ہو۔ کیونکہ ہمیں عیب ہے۔ مگر ہم سے تمہاری چالاکیاں چھپتی نہیں۔ سنو باوجودیکہ اس میں سخت عیب ظاہر تھا مگر تم نے صرف اس وجہ سے ابوبکر و عمر کو نہیں کہا کہ اس میں لفظ تم میں سے موجود ہے۔ بھلا تم اس کو کیونکر گوارا کرتے۔ اس کے بعد لفظ اللہ ولیہما موجود ہے اللہ ان دونوں کا ولی تھا۔ مددیہ تھا۔ تم ایسے تنگ ظرف

تنگ نظر بھلا اتنا بڑا انعام ملتے ہوئے کیونکر دیکھ سکتے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مومنین کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اس کی تم کو کیا قدر ہوتی درآنحالیکہ تم اور تمھارے باپ دادا ہمیشہ دوسروں سے ڈر کر تقیہ کر کے جھوٹ ہی بولا کیے[ل] ۔

دوسری آیت میں بدر کے دن خدا کی مدد کا ذکر ہے ۔

تیسری آیت میں تین ہزار فرشتوں سے مدد کا ذکر ہے ۔

چوتھی آیت میں پانچ ہزار فرشتوں سے مدد کا بیان ہے ۔

پانچویں آیت میں اس کا بیان ہے کہ یہ مدد صرف تمھارے اطمینان کے لیے بھیجی گئی تا کہ کافر قتل اور ذلیل ہو کر ناکام پلٹ جائیں۔ اتنے انعام کے بعد چونکہ رسول کا درجہ بہت بلند ہے۔ اِس لیے تعلیم میں بھی مبالغہ و اہتمام ہے۔ بددعا جو کی اس سے منع کر دیا ۔

اب دیکھو کہ علمائے ربانیین سب آیات کا ربط کیسا دکھلا دیتے ہیں ۔

۴۔ غور و فکر کا کوئی محل ہی نہیں تھا۔ کفار قریش کے سامنے جو پیغمبر کی پیغمبری نہیں مانتے تھے ان کے سامنے تو پیغمبر نے کہدیا کہ علی میرا وصی اور وزیر اور میرا خلیفہ ہے اس کی بات مانو (بھلا بتاؤ اس کہنے کا کیا موقعہ تھا) اپنی اُمت سے کہہ دینا کہ میرے بعد خلیفہ علی اللہ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر اس کو خلیفہ نہ بناؤ گے تو ہم بری الذمہ ہیں۔ تم اللہ کے گنہگار رہو گے۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی بات ہزاروں دفعہ کہہ جاتے تھے۔ اور کسی کی مجال نہ تھی کہ لب ہلا سکے۔ دم مار سکے ۔

ایسی بات کہہ گئے ہوتے تو ہم بھی دیکھتے کہ کون مسلمان اس کے خلاف کہنے کی جرأت کر سکتا۔ اور ہمارے عذاب سے نہ ڈرتا ۔

۵۔ اے آل رسول تمھارے بتائے ہوئے معنی میں ایک ایسی خرابی تھی جس کو تم

ل التقیۃ دینی و دین آبائی کافی و حاشیہ مقبول ص۹۹

خود ہی اپنی جہالت سے نظر انداز کیے دیتے ہو بھولے جاتے ہو۔ چونکو۔ سوچو ✤
تم اصحاب رسول کو محض اس امر خلافت کی وجہ سے ظالم۔ فاسق۔ منافق۔ غاصب
بے دین کہتے ہو۔ کہتے ہو کہ ان کی مغفرت نہ ہوگی۔ کہتے ہو کہ جس شخص کے دل میں
رائی کے دانہ کے برابر اُن کی محبت ہوگی وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلے گا۔ بولو شرماؤ
نہیں تم نے ایسا کہا ہے یا نہیں کہا ہے اور ضرور کہا ہے اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی
تم جرأت نہیں کر سکتے۔ پھر بتاؤ اور اس آیت کو پڑھو۔ اس میں تو اللہ پاک پیغمبر کو
ڈانٹ بتا کر فرماتا ہے۔ خواہ خدا ان کی توبہ قبول کرے۔ اے کمبختو۔ خدا تو پیغمبر کو
ڈانٹ کر کہتا ہے۔ اور تم ہو کہ خدا کے خزانہ کی کنجی چھینے لیتے ہو۔ اس کا اختیار
سلب کیے لیتے ہو ✤

۶۔ اس کے بعد والی آیت یا ترجمہ مقبول پڑھ لو۔ اس پر اور روشنی پڑیگی
ترجمہ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے وہ
جسے چاہتا ہے۔ بخشد یتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ عذاب کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا بخشنے
والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے جاہلو اللہ تو اتنے بڑے بڑے اہتمام سے بخشنا چاہتا ہے
اور تم ہو کہ تنگ ظرفی سے اس کو باز رکھنا چاہتے ہو۔ یہ مغفرت کا وعدہ خاص
اصحاب رسول سے اور اُن لوگوں سے متعلق ہوا جاتا ہے۔ جنھوں نے خلافت نہیں
دی۔ بلکہ خود غصب کی۔ کسی اہل علم سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں ✤

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۵ ✤ ترجمہ۔ اور غصہ کو روکتے ہیں اور لوگوں کے قصور
سے درگزر کرتے رہتے ہیں ✤

آل رسول کی تعلیم اس آیت میں یوں فرماتا ہے۔ خلافت کیا چیز ہے ایک دنیائے دنی
بے حقیقت اگر زہر کرنا چاہے۔ تو اس کے لیے ایک مصیبت ہی ہے۔ تم کو خود تجربہ
ہوگا۔ جیسی راحت تم کو ۴۲ برس تھی اس کا چالیسواں حصہ بھی تم کو چھ برس میں

نصیب نہوا۔ پھر کیا ایسی بے حقیقت چیز کے لیے اپنے دوستوں اور بھائیوں پر اتنا
غصہ کروگے کہ اس کو روکو گے نہین اور نہ اُن کے قصور سے درگزر کروگے
پھر بتاؤ ہماری تعریف وانعام و محبت میں کیونکر داخل ہوسکو گے ؟

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۷۔ آیہ وَمَا مُحَمَّدٌ معہ حاشیہ نمبر ۲ و ۳ ۔

ترجمہ محمدؐ ایک رسول ہی ہیں۔ جیسے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ کیا اگر
وہ مرجائیں گے یا قتل کردیئے جائیں گے۔ تو تم اپنے پچھلے پاؤں پلٹ
جاوگے۔ اور جو اپنے پچھلے پاؤں پلٹ جائیگا وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور عنقریب
خدا شکر کرنے والوں کو جزا دے گا ؟

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ مومنین آیت موجود ہی۔ مقبول احمد کا
ترجمہ اور حاشیہ نمبر ۲ و ۳ پیش نظر ہے ؟

حاشیہ نمبر ۲۔ میں تفسیر عیاشی سے حضرت امام باقر علیہ السلام کی حدیث منقول ہی کہ اس
آیت سے مسئلہ رجعت شیعوں کا ثابت ہوتا ہی ؟

حاشیہ نمبر ۳۔ میں اسی تفسیر عیاشی سے حضرت امام باقر علیہ السلام کی حدیث منقول
ہی کہ بعد وفات پیغمبر سوائے تین شخصوں سلمان و ابوذر و مقداد کے اور سب مرتد
ہوگئے۔ اور حضرت صادقؑ کی حدیث منقول ہی کہ دو عورتوں نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا تھا۔ دونوں کا نام پہلے صادق بتا چکے ہیں
عائشہ و حفصہ اسی وجہ سے مقبول احمد لکھتا ہی کہ مطلب حضرت کا وہی دو عورتیں
ہیں خدا اُن پر اور اُن کے باپوں پر لعنت کرے ۱۲ ؟

اب تفسیر سنیئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہی کہ محمد (صلے اللہ علیہ والہ وسلم)۔
ویسے ہی ایک رسول ہیں جیسے بہت سے رسول مرچلے گزر چکے قتل ہوچکے ؟
پس اے مسلمانو۔ کیا اگر محمد مرجاے یا قتل ہوجاسے تو تم اپنے پچھلے پاؤں

ٹ جاؤ گے۔ سنو محمدؐ نے ہمارا پیام پہنچا دیا۔ ہمارا راستہ دکھلا دیا خیر و شر کی تمیز
کھلادی۔ ہماری پسندیدگی اور ناپسندی بتادی۔ اب تو تم کو صرف ہم ہی سے
سطہ باقی رہا۔ ہمارے دین اسلام ہی سے تم کو غرض رہی۔ محمدؐ آج نہیں تو کل کل
یں تو برسوں غرض ایک دن ضرور مرینگے۔ جس طرح تم سُن چکے ہو۔ کہ ہزاروں
کھوں پیغمبر مر گئے۔ پھر جس طرح اگلی اُمتیں مرتد ہو گئیں۔ ایمان کے بعد کافر ہو گئیں
لاً یہود و نصاریٰ آل یعقوب پھر کیا تم بھی ایسے ہی مرتد و کافر ہو جاؤ گے پھر اپنے
ایت جبروت و بے نیازی کا ذکر یوں فرماتا ہے۔ اور جو اپنے پچھلے پائوں پلٹ جائیگا
یعنے مرتد و کافر ہو جائیگا) وہ خدا کا کچھ نہ بگاڑیگا۔ اور اس کے بعد جیسی عادت
ریف ہے عتاب کے بعد رحمت کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں اور عنقریب خدا شکر کرنے
وں کو جزائے (خیر) دیگا۔ دیکھا اے جاہل علمائے ربانیین جن کے ذہن صاف
س لطیف۔ تمیز صحیح ہے جن کا سینہ معرفت میں کشادہ ہے۔ وہ ایسی تفسیر کرتے ہیں
ر وہ لوگ اے آل رسول تمہاری تفسیر کو یہودیوں اور نصرانیوں کی تفسیر سے مثال
یتے ہیں ؛

اے آل رسول علمائے ربانیین کی تفسیر اس آیہ کا شان نزول یوں بتاتے ہیں کہ جنگ احد میں
اکثر مسلمان بھاگے تھے۔ جب پھر واپس آئے۔ اور پھر سے جنگ شروع ہوئی اور
لڑائی کا جس طرح خاتمہ ہوا اگر تم نہیں جانتے تو تواریخ عربی و فارسی و اُردو دیکھ لو۔
ر اللہ پاک نے یہ آیت مسلمانوں کی تعلیم و ہدایت کے لئے نازل فرمائی ؛

اگر اس کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر کا وہ خطبہ جو بعد وفات رسالتمآبؐ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انھوں نے دیا تھا۔ عربی کتابوں میں موجود ہے دیکھ لو۔ ہم سے اس کا
ترجمہ سن لو۔ جو لوگ صرف محمدؐ کی پرستش کرتے رہے ہوں وہ سن لیں کہ محمد مر گئے۔
ن کا جی چاہے تو مرتد ہو جائیں اپنے پچھلے پائوں پلٹ جائیں اور اگر تم خدا کی

پرستش کرتے تھے تو جانو اور آگاہ ہو وہ حی و قیوم قادر و توانا زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ امام حسن مجتبےٰ اسی خطبہ کا ذکر کرکے کہتے کہ ایسا خطبہ پھر ان کے بعد کسی نے نہیں دیا[1]۔

اے جاہل مقبول احمد تو بھی تو کہتا ہے کہ یہ واقعہ جنگ احد کے متعلق ہے

حاشیہ نمبر ۵۔ اب ہم کو دکھلاتا ہے کہ اس آیت سے بروایت باقر مسئلہ رجعت کیونکر ثابت ہوتا ہے۔

اے باقر اس تفسیر سے تو تمہاری عربی دانی اور قرآن فہمی کی بھی قلعی کھلی جاتی ہے ہم کو حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا کوئی ایرانی۔ قرآن زبان قریش میں اترا ہے اور تم کو قریشیوں سے ہی عداوت پھر قرآن کیونکر تمہاری سمجھ میں آئے۔ موت دو ہی طریقوں پر بولی جاتی تھی۔ یا موت بیماری عمر طبعی۔ یا مار ڈالنے قتل کر دینے سے ہاں ڈوب جانے جل جانے۔ گر پڑنے سے بھی آدمی مرتا تھا اور مرتا ہے۔ مگر چونکہ یہ شاذ نادر اور اتفاقیہ ہوا کرتا ہے اس لیے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس کو بھی مرنے ہی میں داخل کرتے ہیں۔

اگر تم کو عربیت سے واسطہ نہیں ہے تو تھانہ تحصیل میں جا کر سن لو کہ اس کو مرگ اتفاق کہتے ہیں۔ بس اسی عام زبان اور حال کے مطابق دو لفظ استعمال فرمائے مر جائے یا مارا جائے۔ تم ایسے نادان کہ قتل ہونے سے مرنا تمہاری سمجھ ہی میں نہیں آتا۔ عیسیٰ کے قصہ ما قتلوہ و ما صلبوہ۔ کا ترجمہ پھر تم کیا کرو گے مطلب کیا بتاؤ گے نادانو اگر تم کو علم نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ اگر یہی منطق ہے کہ مقتول مرتا نہیں اس لیے مرنے کے لیے رجعت ہوگی تاکہ مرے۔

زکریا اور یحییٰ اور ہزاروں پیغمبر جن کو آل یعقوب نے قتل کیا ان کی رجعت

---

[1] کنز العمال ج ۸

کا بیان تم کیا کرتے ہو۔ پس ہزاروں برس تک اب جھوٹی حدیثیں بتاؤ اور ان کو بھی رجعت میں داخل کرو ورنہ تمہاری ہی منطق سے تمہارا دعوے باطل ہو جائے گا مگر اب تمہارے لیے مشکل ہی تمہاری معتبر کتابیں چھپ چکی ہیں اور وہ علماء ربانیین کے پاس موجود ہیں ان کو دیکھ بھی چکے ہیں ان کو یاد بھی ہیں - اب اِن میں الحاق نہ کر سکو گے۔ ہم سے تمہارا جھوٹ اور تمہارا مکر چھپ نہیں سکتا۔

تم نے مسئلہ رجعت صرف اِس لیے بنایا ہی۔ کہ لوگوں کو فریب دو اپنا کام نکالنے کے لیے تاکہ بھولے بھالے بے سمجھ نادان لوگ خوش ہو جائیں۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو جانے دو وہ بقول تمہارے گنہگار تھے اپنے معصوموں کو کیوں پھر دنیا میں بلا کر رسوا کرتے ہو۔ موت کا دوبارہ مزہ چکھاتے ہو مکروہات میں مبتلا کرتے ہو جس کی تکلیفیں وہ جھیل چکے۔ ہاں ایک شکل اور باقی رہتی ہی۔ کہ اپنے نقصان و فاقہ و تکلیف و اذیت کا بدلہ تم دُنیا ہی میں لیلو اور سلطنت ملنے کے بعد خوب مزہ کرو تو اِس کی بات نرالی ہی مگر یاد رکھو کہ سلطنت ملنے کے بعد ابوبکر و عمر نے بھی سلطنت سے کچھ مزہ نہیں لوٹا بلکہ ہمیشہ عمر بھر زاہد رہے ÷

ہاں تم تو مثال بھی پیش کر چکے ہو۔ اگر ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے بنی فاطمہ کا حق نہیں دیا تو وہ تو جاہل تھے مگر جب تم کو خلافت مل گئی۔ تو پھر تم نے بنی فاطمہ کا حق کب دیا تم نے بھی سلطنت پانے پر اپنی تمام اولاد کو محروم کر کے صرف بڑے بیٹے کو سلطنت دیدی۔ اب بعد وفات رسول سب کے مرتد ہو جانے کے واقعہ کے متعلق بھی کچھ لکھتا ہی۔ ان کے غلط ہونے کے وجوہ چند در چند ہیں ÷

نمبر ۱۔ اسلام کی تعریف تم مقبول احمد سے سن چکے۔ پھر سنو۔ اللہ کی توحید کا اقرار کرنا۔ شریعت محمدی کا پابند رہنا ÷

نمبر ۲۔ پھر خلافت کا لینا اُس میں کیونکر داخل ہو سکتا ہی۔ اور جب داخل

نہیں ہوتا تو ارتداد بھی نہیں ہو سکتا ÷

نمبر ۳- خلافت لینا داخل ہو تو ہو وہ غریب کیوں ارتداد میں داخل ہون گ
جنھوں نے خلافت حاصل نہیں کی- ظالم یا جابر یا غاصب کے غلبہ سے اطاعت کر لی
تمام قبایل عرب مرتد ہو کر زکوٰۃ فرض شرعی کو ترک کر کے خلافت کا مقابلہ نہ کر سکے
چند غریب کیا کرتے- حالانکہ تمام قبائل عرب شیعہ ہو گئے تھے علےؑ نے خود ان کی مد
نہیں کی- اور جب تمام قبائل عرب کی مدد سے علےؑ کچھ نہ کر سکے تو مدینہ کے خوش باش
قصبا تی زندگی بسر کرنے والے کیا کر سکتے ÷

نمبر ۴- من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
که با من انچه کرد آن آشنا کرد

باقر تم نے اپنے جد نامدار حیدر کرار کو بھی مرتد کہدیا-

این کار از تو آید و مردان چنیں کنند

تم کو اگر عقل نہین تو کسی اہل عقل سے پوچھو جب بعد وفات رسول تم نے تین کے
سوا سب کو مرتد بنایا تو بتاؤ کہ حسنؑ اور حسینؑ اور علےؑ بھی سب میں داخل ہوئے
یا نہیں- مقداد- ابوذر- سلمان تم بڑے خوش قسمت تھے کہ باقر نے تم کو
بچا دیا- مگر اے بد قسمت عمار تو اپنی بد قسمتی دیکھ باقر تجکو بھی مرتد کہتا ہی ÷

نمبر ۵- پھر باقر ذرا آنکھ کھولکر دیکھو اگر تم کو علم نہیں ہے تو تاریخ کے چند
اوراق الٹ ڈالو- علےؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مقداد اور سلمان اور عمار سب
نے خلفاے ثلثہ کی بیعت کی اس بیعت کر لینے سے تو ضرور یہی مرتد ہو گئے-
جیسے وہ تمام غریب مرتد قرار پائے جنھوں نے خلفاے ثلثہ کی بیعت کی تھی- اب
مجھے صرف عائشہ اور حفصہ کے زہر دینے کے متعلق کچھ کہنا باقی ہی- بتاؤ دونوں نے
آدھا آدھا زہر ملایا یا ایک نے لاکر دوسرے کو دیا- پھر کس گھر میں پلایا گیا

اگر تم دیکھتے تھے تو ثبوت پیش کرو اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علے الکاذبین مگر لڑکیوں کے فعل کی وجہ سے اُن کے باپوں پر کیوں لعنت جائز ہوئی مقبول احمد تم نام کیوں نہیں لیتے رام پور بلکہ برٹش راج میں تم کو خوف نہ ہونا چاہیئے۔ امن اور قانون کی سرکار ہے ؛

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ تساکرین علی کی شان میں اُترا۔ واقعات خصوصاً تمھاری روایات تو اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ ہر زمانہ میں وہ روتے اور شکایت کرتے رہے۔ کسی بھائی کی قبر پر جا کر ایسی آیت پڑھتے جس کا تعلق بھی نہیں تھا۔ موسےٰ کی خفگی اور ڈانٹ پر معذرتاً ہارون نے جو کہا تھا وہی کہدیا تھیں بتاؤ کہ اس حدیث سے اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے یا نہیں کہ علی قرآن نہیں سمجھتے تھے ورنہ ایسی آیت نہ پڑھتے۔ ہمارے رسول کریم کی سب سے زیادہ پیاری بیٹی فاطمہ کو گدھے پر سوار کرا کے مہاجرین اور انصار کے دروازوں پر لے جاتے تھے اور نصرت اور یاوری کی درخواست کرتے تھے کہ خلافت ابوبکر سے دلا دو۔ ہماری مدد کرو۔ ہم تمھاری خاطر سے مان لیں۔ کہ اتمام حجت کیلیے وہ ایسا کرتے تھے ؛

مگر شکر ابھی نہیں شکر کا مرتبہ تو بہت بلند ہے۔ صبر کے بھی خلاف تھا ؛

ہم سے سنو۔ ہمارا حکم عام ہے۔ ہمارا انعام عام ہے۔ قیامت تک کے تمام شکر کرنے والے اس میں داخل ہونگے۔ چاہے زید ہو یا بکر۔ یا عمر الحمد للہ رب العالمین ؛

مسلمانو۔ اگر اچھی طرح ہماری تفسیر کو سمجھنا چاہتے ہو تو پورا رکوع یا اس کا ترجمہ پڑھ ڈالو تم کو یقین آجائے گا ؛

اے آل رسول۔ علماے ربانیین اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت لکھتے ہیں شیطان یا کسی اور دشمن نے جب لڑائی بگڑی تو یہ مشہور کر دیا کہ رسول اللہ صلعم مر گئے۔ بدحواس پہلے ہی سے ہو رہے تھے۔ جب دین و دنیا کے افسر اور بادشاہ

کے مارے جانے کی خبر سنی تو اور بھی پریشان ہوگئے تم انکو جھوٹا کہتے ہو تم اُن کو جاہل کہتے ہو۔ تم
کہتے ہو کہ وہ لوگ جاہلوں، فاسقوں، غاصبوں، ظالموں، منافقوں سے روایت
کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ سچ کہتے ہیں۔ اور خدا سے سچا کون۔ قرآن کا معجزہ دیکھو
ہمارے اعجاز پر غور کرو ؂

علی کے اصول پر نظر ڈالو۔ صادق کی تقریر یاد کرو کہ کس طرح ربط تفسیر اور قرآن
کا ظاہر ہوتا ہے۔ یعنے محمد سے پہلے بھی پیغمبر لوگ مرے یا قتل ہوئے۔ پھر تم نے محمد کے قتل
ہونے کا کیوں لحاظ کیا۔ تم کو ہمارے کام سے کام تھا۔ کہیں محمد مرے یا قتل ہوئے تو کیا
تم اپنے پاؤں کے پیچھے پلٹ جاؤ گے ؂

اے آل رسول بشر باد۔ اور ہم سے ڈرو علمائے ربانیین کا ایسا مضبوط و مربوط
کلام تو جھوٹا۔ اور تمہارا ایسا جھوٹ غیر مربوط بے تُک بیان سچ فلعنت اللہ علی الکاذبین ج

اے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے
اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور ان کافر لوگوں کے برخلاف ہماری مدد کر۔ ۱۲ ؂

جزو چہارم سورہ آل عمران ترجمہ مقبول احمد صلا و حاشیہ۔ نمبر ۱ و ۲ و ۳ ؂
ترجمہ۔ یقیناً تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ
گئے جس دن دو گروہوں کا مقابلہ ہوا تھا۔ سوائے اس کے نہیں کہ شیطان نے
اُن کے بعض افعال کے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے ؂ اور اللہ نے اُن کے قصور سے
درگزر کی بے شک خدا تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے ۱۲ ؂

اقول ناظرین ترجمہ مقبول احمد آپ کے سامنے ہے۔ حاشیہ نمبر ۱ کے ملاحظہ سے آپ
معلوم ہوگا کہ یہ اُحد کا واقعہ ہے۔ اللہ پاک نے جو لفظ آدم و حوا کے
گناہ میں استعمال فرمایا تھا فَاَزَلَّھُمَا۔ یہاں بھی وہی لفظ ہے اس سے صحابہ کی شان
حاشیہ نمبر ۲ میں مقبول احمد کا جھوٹ بولنا اور تحریف قرآن دیکھو۔ یہ جاہل تر

کرتا ہے۔ کہ اللہ نے اُن کے قصور سے درگزر کی۔ عَفَا کا ترجمہ سیدھا سیدھا یہ تھا کہ اللہ
نے معاف کر دیا۔ مگر حاشیہ پر اپنے ترجمہ کے خلاف اللہ کے قرآن کے خلاف یہ جاہل کہتا ہے
کہ جو لوگ احد کے بھگوڑوں کی معافی اِس آیت میں پڑھکر خوش ہوتے ہیں
وہ اِس نکتہ کو خوب غور سے دیکھ لیں کہ خدا نے غفور رحیم نہیں فرمایا بلکہ غفور حلیم فرمایا
کہ ان کو بندر اور سُوَر نہیں بنا دیا۔

جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے نالائق عیسائیوں کے قول کی بازپرس خدا نے کی
کہ اے عیسے کیا تو نے کہدیا تھا کہ ہم کو اور ہماری ماں کو خدا سمجھو۔ اِسی طرح نالائق اور جاہل
آل رسول سے مواخذہ ہے کہ اے جاہلو کیا تم نے مقبول احمد کو یا اپنے شیعوں کو یہ سکھلایا
ہے اور اگر سکھلایا ہے تو کیا ہم نے اپنے پیغمبر کو بتایا تھا اگر تم سچے ہو تو برہان پیش کرو۔ یا ہمارے
پیغمبر نے تم کو بتایا تھا کہ عفا کے معنے معاف کرنے کے نہیں۔ اور اگر تم جھوٹے ہو
فلعنت اللہ علے الکاذبین۔

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ رحیم ہوتا تو آخرت میں مغفرت مراد ہوتی۔ حلیم کا مطلب یہ ہے
دنیا میں بندر اور سُوَر نہیں بنائے گئے۔

اے آل رسول تم کہتے ہو کہ سارا قرآن ہماری شان میں اُترا۔ پھر یہ آیت تمھاری
شان میں کیوں نہیں ہے۔ اگر حلیم سے مراد یہی ہو کہ ہماری مار سخت ہے۔ تو اب جہاں
جہاں ہم حلیم فرمائیں وہاں سمجھو کہ تم پر ہماری مار سخت ہے ۱۲۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۱ و حاشیہ نمبر ا۔ ترجمہ۔ اور اگر تم راہ خدا میں قتل کیے گئے یا
اپنی موت سے مر گئے۔ تو جو کچھ لوگ جمع کرتے رہتے ہیں اُن سب سے خدا کی رحمت اور مغفرت بہت ہی بہتر ہے
اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین سورہ فاتحہ کی تفسیر میں تم دیکھ آئے ہو
کہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصاریٰ سے بنی اسرائیل کے قصہ میں تم دیکھ آئے ہو
کہ اِس اُمت کے یہودی اور اِس اُمت کے نصاریٰ کس طرح آل رسول بقول

خود اور بقول اپنے شیعوں کے قرار پاتے ہیں۔ سنو یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اور نصاریٰ عیسیٰ کو۔ اللہ کہنے کی جرأت کسی میں بھی نہ تھی آل رسول کی جرأت دیکھو۔ معانی الاخبار اور تفسیر عیاشی میں باقر فرماتے ہیں کہ سبیل اللہ سے مراد علی اور ائمہ اولاد علی ہیں شیعو غور کرو اور ڈرو اور شرماؤ کہ ائمہ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی قرآن سے ثابت ہوتے ہیں۔ جاہل مقبول احمد اس آیت میں قتل اور موت بمعنے واحد آیا ہے یا نہیں۔ اور اس آیت کا سیاق و سباق اہل احد سے متعلق ہے یا نہیں۔ اور اس آیت سے مسئلہ رجعت ثابت ہوتا ہے یا نہیں اب ہزار بار جھوٹی حدیثیں بناؤ۔ اللہ کی لعنت جھوٹوں پر ہے*

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۱۔ فَاعْفُ عَنْهُم۔ الخ وحاشیہ نمبر ۲*

ترجمہ پس اب بھی تم اُن سے درگزر کرو۔ اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرو اور اُن سے معاملات میں مشورہ کر لیا کرو ۱۲*

اے آل رسول کچھ سمجھے کہ اس آیت میں مخاطب کون ہے۔ اور مشار الیہم کون ہیں؟ اے آل رسول کہدو کہ اس آیت سے ہم مراد ہیں۔ اگر تم کو کچھ ڈر اور شرم نہ ہو*

اے جاہلو سنو ہم نے یہ حکم اپنے پیغمبر رسول کریم صلعم کو دیا۔ اور اے جاہلو اس ضمیر جمع غائب سے نامور اصحاب رسول کریم صلعم مراد ہیں۔ اگر تم کو عقل اور ایمان ہو تو سمجھو گے*

مگر اب تم سے ہمارا سوال یہ ہے کہ رسول نے ہمارے حکم کی تعمیل کی یا نہیں سوال ہمارا تابعدار ہے یا نافرمان رسول نے اُن کو معاف کیا اُن سے درگزر کیا یا نہیں۔ اگر معاف کیا درگزر کر دیا تو بتاؤ اب تمہارا رسول کی نافرمانی اور رسول کی مخالفت سے کیا حشر کیا جائے*

اور اگر نہیں معاف کیا۔ ور گز نہیں کیا تو رسول ہمارا نافرمان ہوا یا نہیں ڈرو اور شرماؤ رسول نے ان کے لیے مغفرت مانگی یا نہیں۔ نہیں مانگی تو رسول نے ہمارے نافرمانی کی یا نہیں مغفرت مانگی تو ہم نے معاف کیا یا نہیں۔ نہیں معاف کیا تو بتاؤ ہمارا فعل عبث ہوا یا نہیں۔ ہم ہی نے حکم دیا کہ مغفرت مانگو اور جب ہمارے حکم سے مغفرت مانگی گئی تو ہم نے معاف نہیں کیا۔ اگر تم سچ کہتے ہو تو دلیل پیش کرو۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ؀

پھر بتاؤ کہ کیا اگر ہم معاف کرنا چاہیں تو تم ہمارے اتالیق ہو جو روک دو گے ہمارے ساتھ شریک فی الملک ہو کہ ہم کو باز رکھو گے ؀

اے جاہلو بتاؤ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ لیا یا نہیں۔ نہیں لیا۔ تو ہماری نافرمانی کی یا نہیں ؀

علی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی تنہا رائے پر قائم رہے گا وہ ہلاک ہو گا صـ۱۱۱ حاشیہ ۲ حالانکہ جب اصحاب رسول نے اُن سے کہا تھا کہ تم سیرت شیخین پر عمل کرو گے تو کہا کہ نہیں ہم اپنی رائے پر عمل کریں گے۔ معاویہ کے بارہ میں جب نامور بھائی عبداللہ ابن عباس نے مشورہ دیا تو فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ تلوار کا مزہ نہ چکھے گا میں نہ مانونگا اپنی تمام اولاد کو محروم کر کے جس میں حسینؑ مظلوم اور عباس شیر دل بھی تھا۔ صرف بڑے بیٹے کو بغیر مشورہ اہل حجاز مکہ و مدینہ بادشاہ و خلیفہ بتا دیا۔ بتاؤ کہ اپنی رائے پر عمل کرنا ہے یا نہیں۔ بتاؤ کہ پھر بقول خود ہلاک ہونا ہی یا نہیں ؀

ترجمہ مقبول صفحہ۔ ۱۱۲۔ معہ حاشیہ نمبر ۱۔ آیہ ومن یغلل ۱۲ ؀

ترجمہ اور جو شخص کوئی چیز خفیہ اُڑائے گا۔ تو قیامت کے دن اُسے ظاہر کرنی پڑے گی ؀

اقول یہ آیت اور اس کا ترجمہ و حاشیہ تمھارے سامنے ہے۔ مگر یہ آیت آل رسول کی شان میں کس طرح داخل ہوتی ہی خود بقول ان کے سنو۔ جب اصحاب رسول نے ہر جگہ سے قرآن جمع کرنا چاہا تو علی نے کہا کہ مت داخل کرو۔ اور یہی آیت پڑھی۔ ترجمہ تفسیر حاشیہ سب دیکھو۔ پھر علی کو اس آیت کا پڑھنا دیکھو۔ پھر سوچو کہ کیا بے محل قرآن کا استعمال کیا ہی۔ جس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ قرآن سمجھتے ہی نہ تھے ۱۲۔

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۱۲ و حاشیہ نمبر ۳ و ۴۔

ترجمہ کیا وہ شخص جو خوشنودی خدا کا تابع ہو۔ اسکے مانند ہو جائیگا۔ جو ہر پھیر کر خدا کے غضب میں گرفتار رہا۔ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوا اور وہ بہت ہی بری بازگشت ہی

اقول اے آل رسول تم کہتے ہو کہ جزو اول سے تم مراد ہو اور جزو ثانی سے جو علی اور ایمہ کے حقوق کے منکر ہیں۔ اے کوتاہ نظر۔ کم بین۔ خود غرض اگر ایسا ہو تو بجاے رب العالمین کے ہم کو صرف رب الشیعہ یا رب آل محمد کہو۔ اے نالایق قیامت تک جو لوگ اس آیت کے مصداق ہوں پھر ہم کس پیغمبر کو بھیجیں کس کتاب کو نازل کریں جس میں ان کا بیان ہو۔ حالانکہ یہ کتاب قیامت تک حجت ہی۔ حقوق کا کب تک دعوی کرتے رہو گے علی کے زمانہ خلافت میں جو حقوق تمکو ملے اس کا مزہ یاد کرو۔ اور ہماری یہی دستور اور فشانیاں ہیں نعمتوں کا مقابلہ خلفاے ثلثہ کی نعمتوں سے کرو اگر تم نہیں جانتے تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔

آیہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۲۔

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۷

ترجمہ۔ بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا۔ جبکہ ایک رسول انھیں میں سے مبعوث کر دیا۔ جو ان پر خدا کی آیتیں پڑھتا ہی اور اُن کو ظاہرا و باطنا پاک کرتا ہی اور اُن کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہی۔ بیشک

اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے ۱۲؎

اقول ناظرین قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اِس آیت پر نہ آل رسول کچھ زہر اگل سکے نہ مقبول نے حاشیہ چڑھایا - اِس چشم پوشی نظر اندازی - سکوت کی وجہ مجھسے اور صرف مجھسے سنو - اِس آیت سے ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کل دعاوی آل رسول یا شیعوں کے باطل ہوگئے اِسی وجہ سے ظالموں کو کچھ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی - سنو اور نہایت غور سے سنو - اے آل رسول مومنین میں تم داخل ہو یا نہیں - یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اے آل رسول مومنین میں تمام اصحاب رسول داخل ہیں یا نہیں اور بقول تمھارے تمھارے دشمنوں کی شان میں اُتری یا نہیں - اگر جواب دو - کہ ہماری شان میں نہیں اُتری واللہ ہم اُسمیں داخل نہیں - تو قصہ پاک ہی - ایمان بھی رخصت اب جو چاہو سو کہو - اگر کہو کہ یہ ہماری شان میں اُتری اور ہم اس میں داخل ہیں - تو دعوائے عظمت و معصومیت باطل اللہ تو فرماتا ہو کہ بے شک اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے

اگر کہو کہ مومنین میں اصحاب رسول داخل نہیں نہ اُن کی شان میں یہ آیت اُتری تو پھر تم ہی بتاؤ کہ کون مراد ہو سکتے ہیں - جن پر رسول کریم صلعم خدا کی آیتیں پڑھتے تھے - اور اُن کو ظاہرا و باطنا پاک کرتے ہیں اور اُنکو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اے جاہل اور ناشناس قوم بیحیائی سے کہدے کہ اس سے تمام کفار قریش مراد ہیں جو ہمارے رسول سے لڑتے تھے دشمن تھے تو پھر دیکھو کہ ہمارا فعل عبث ہوا یا نہیں اور خاک بدہنت ہم خود عبث ہوے یا نہیں -

ہاں تم یہ بھی جواب دے سکتے ہو کہ جو آیت ہمارے دشمنوں کی شان میں اُتری وہ بھی فی الحقیقت گویا ہماری شان میں اتری مگر سکو تم کیا کروگے کہ نہ تم اس آیت کو محرّف کہتے ہو نہ یہ کہتے ہو کہ دشمنوں نے اپنے لیے اپنی طرف سے خود یہ آیت بنا کر اپنی بیاض اور مجموعہ میں داخل کر لیا ؎

اے جاہلو- سمجھو اس کہنے میں تم پر مشکل پڑ جاے گی کہ تم جس کو جاہل گمراہ ظالم غاصب منافق کہتے ہو- وہ مثل ہمارے قرآن کی عبارت لکھ سکتے ہیں بنا سکتے ہیں- لاسکتے ہیں- ہمارا دعویٰ اور ہماری سچائی کہ اس قرآن کا مثل لاؤ- باطل ہوا جاتا ہی- دیکھو یہ ہمارے قرآن کے مثل ہی یا نہیں- فلعنت اللہ علی الکاذبین ٭

پھر تم اپنے کو دیکھو باوجود بڑے بڑے دعاوی ہمہ دانی واستادی جبریل تم ایسی عبارت بنانے سے قاصر ہو- پھر بتاؤ کہ تم اُن سے کیونکر افضل ہو سکتے ہو- اور اگر کہو کہ بے شک اصحاب رسول مومنین میں داخل ہیں اور یہ آیت انھیں کی شان میں اتری تو جھگڑا ختم ہی مگر مشکل تم پر یہ آپڑے گی کہ اللہ تو ان کو مومن فرماتا ہی- اور تم اللہ کی مخالفت میں اُن پر خود لعنت بھیجتے ہو- لعنت بھیجنے کا حکم دیتے ہو- ستبرا کرتے ہو پھر بتاؤ کہ تمھارا حشر کیا کریں- ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہیں ٭

اور اگر مومنین میں سے داخل ہونے کے بعد خارج ہونا بیان کرو- تب غور کرو کہ ایمان کہتے کس کو ہیں- ایمان نام ہی تصدیق بالقلب کا اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا ٭

پھر اس میں بھی ایمان معتبر ہی خاتمہ پر- ممکن ہی کہ عمر بھر کوئی کافر رہے اور مرے ایمان پر- یا عمر بھر مومن رہے اور مرے کفر پر- اب بتاؤ کہ عین روح قبض ہوتے وقت اُن لوگوں کا قلب اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر مطمئن تھا یا نہیں- اور تم کو اس کی خبر ہی- تم کو اس کا علم ہی- تم وہاں اس وقت موجود تھے تم کو علم ماکان ومایکون- گذشتہ وآیندہ ہی- یا ہم نے تم کو بتایا یا ہمارے رسول نے تم کو بتایا- اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو سب سے بڑی دلیل قرآن ہی- اِس میں دکھلاؤ- قایم کے پاس جو قرآن ہے اس میں دکھلاؤ اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ٭

اور جب یہی معیار الیمان ٹھہرا تو اپنے ایمان کے ثبوت میں شہادت میں کس کو پیش کروگے؟

اور جب خود اس طرح اپنا ایمان ثابت نہیں کر سکتے تو دوسروں کے ایمان پر کیونکر حملہ کر سکتے ہو۔ جو شخص خود شیشہ کے مکان میں بیٹھا ہو اس کو نہ چاہیے کہ دوسرں کے مکان پر ڈھیلا پھینکے - اب قرآن کی تفسیر سنو۔ اللہ پاک فرماتا ہے۔ کہ بیشک یہ اللہ کا احسان ہے کہ مسلمانوں میں ایک پیغمبر خود انھیں کی قوم سے مبعوث فرمایا۔ نبی بناکر بھیجا نبی کی حالت دیکھو کہ وہ اللہ کی آیات قرآنی کو پڑھکر سناتا ہے اور ان کو ظاہراً اور باطناً پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر اُنکا حال بتاتا ہے کہ پیغمبر کے بھیجنے سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں تھے۔ کتاب اور حکمت کی تعلیم کا اثر دیکھو خلفاے ثلثہ کی سیرت و خصلت اور تمام اخلاق زندگی پر نظر ڈالو تم کو معلوم ہوگا کہ سب پیغمبر کے رنگ میں رنگے ہوے ہیں۔ ہماری شہادت سے تم کو کیا فائدہ ہمارا نام مت لو۔ ہمارے علم کی تم کو کیا خبر۔ تم دنیا میں دیکھو باطن کی پاکی تو اس سے ظاہر ہے کہ تمام مسلمان اُن کو اچھا کہتے ہیں تمام دُنیا ان کو اچھا کہتی ہے۔ رسول اچھا کہتا ہے ہم اچھا کہتے ہیں۔ اور ظاہر کی پاکی دیکھو کہ شیعہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ لوگ دُنیا میں زاہد اور نکوکار پرہیزگار تھے۔ دُنیا سے کچھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ کتاب اور حکمت کی تعلیم کا یہی اثر تھا کہ ۴۰ برس میں تمام دُنیا میں اسلام پھیل گیا۔

اور ایک جاہل ناتربیت یافتہ گروہ نے تمام دُنیا میں تہذیب و شائستگی پھیلا دی۔ نیکی اور نیکوکاری کی وہ زندہ تصویر دُنیا کے سامنے پیش کی کہ صرف اسلام کی خوبیاں دیکھکر لوگ مسلمان ہوگئے فاتح قوم کا اپنے مفتوح قوم سے ایسا عمدہ برتاؤ کرنا صرف اس آیت کا نتیجہ تھا۔ کہ پیغمبر نے اُن کو ظاہراً و باطناً پاک کردیا تھا۔ اور ان کو کتاب (قرآن) و حکمت (حدیث) کی تعلیم دیدی تھی اگرچہ اُن کو دُنیا کے تمام

دوسرے علوم سے خبر نہ تھی - اے .... قوم تو ہم کو جھٹلاتی ہو - ہمارے قرآن کو جھٹلاتی ہو - تجکو نہ ہمارا خوف ہو - نہ دُنیا کی شرم - تو اس کے جواب میں کہتی ہو کہ عثمان کی جورو - عمر کا غلام مسلمان نہیں ہوئے ؛

اِسی قرآن فہمی اور قرآن دانی پر تم کو ہمہ دانی کا دعویٰ ہو - ڈرو اور شرماؤ - اگر تم کو عربی نہیں آتی عربیت سے واسطہ نہیں تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو - اور اگر کوئی آیت تمھارے اور اس کے حماقہ دست بروسے بچگئی ہو ختم اللہ علیٰ قلوبہم وعلیٰ ابصارہم غشاوہ

یہدی ویضل - انک لاتہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء - احمقو غور کرو - ابو طالب نے اسلام قبول نہیں کیا تو رسول نے کیا کر لیا علی نے کیا کر لیا -

پھر اُن پر کیا الزام - اے نابکار قوم احسان کا بدلہ ہی احسان - جیسی عزت جیسی دولت جیسا اطمینان تم کو خلفاے ثلثہ کے زمانہ میں حاصل تھا پھر اس کی شکایت ناشکری نہیں تو اور کیا ہو ؛

حالانکہ ہم کہہ چکے ہیں ولئن کفرتم ان عذابی لشدید ۱۲ ؛

جزو چہارم سورہ آلِ عمران رکوع ۸ -

آیہ وما کان اللہ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۵ ؛

ترجمہ اور خدا کی یہ شان نہیں ہو کہ وہ تم کو غیب کی باتوں سے آگاہ کر دے - لیکن خداے تعالےٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہو (اس بات کے لیے) منتخب کر لیتا ہو - پس تم اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ - اگر تم ایمان لاوگے اور پرہیزگاری برتوگے تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا ۱۲ ؛

اقول مقبول احمد تم تو - من وما میں بھی تمیز نہیں رکھتے - تم کیا کرو جب تمھارے اُستاد ہی تمیز نہ کرتے ہوں - ایسے ہی نالائق شاگردوں سے اُستاد پر گالی پڑتی ہے ۱۲ ؛

دو کروڑ شیعوں کے پشت پناہو شیعوں کو چھوڑو اگر غیرت ہی تو اماموں کی خبرلو۔ انکا علم غیب انکا علم گذشتہ و آئندہ ان کی عظمت یہاں تک کہ ان کا ایمان قرآن سے باطل ہورہا ہی۔ انھیں آیات سے جواب دو۔ تم جس طرح معانی ٹھوستے ہو اگر ایسی تفسیر ہم جائز کردیں تو ہزار اونٹ بھی اس تفسیر کو نہ اٹھا سکیں۔ مقبول احمد تم نے اس بات کے لیے کس لفظ قرآن کا ترجمہ کیا ہی۔ ہم سے تمھاری چالاکی چھپ نہیں سکتی ہمارے سامنے تمھارا مکر نہیں چل سکتا۔ "واللہ خیر الماکرین"۔ تونے اس جملہ کو اس خباثت سے لکھا ہی۔ جس خباثت سے بنی اسرائیل آل یعقوب اپنی کتاب کو ظاہر کرتے تھے۔ یعنے فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے اپنا مطلب نکالنے کے لیے تو ایسا کرتا ہی۔ تم سب ایسا کرتے ہو۔ تم نے سمجھ لیا کہ اس آیت سے علم ماکان ومایکون کا دعویٰ باطل ہوتا ہی۔ تو تونے۔ اس بات کے لئے لکھدیا۔ تاکہ جاہل سمجھ جائیں کہ علم غیب جس کو چاہتا ہی دیدیتا ہی۔ اور پھر کہدو کہ ہم کو اللہ نے چاہا اور منتخب کرلیا۔ اور علم غیب دیدیا فلعنت اللہ علی الکاذبین ؂

اے جاہلو غور کرو۔ ہمارا معجزہ دیکھو ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے اوپر نہ آل رسول ہی نے حملہ کیا نہ مقبول احمد نے کوئی حاشیہ چڑھایا۔ ترجمہ میں جیسی تحریف کی ہی وہ تمھارے سامنے ہے تفسیر اس کی صرف اس قدر ہی کہ اللہ پاک دوسروں سے علم غیب کو باطل قرار دیتا ہی اور اس طرح فرماتا ہی۔ کہ خدا کی یہ شان نہیں ہی کہ وہ تم کو غیب کی باتوں سے آگاہ کردے۔ پھر اپنی عام عادت وعلم وقدرت کے مطابق فرماتا ہی کہ اور رسول سے جو تم کبھی کبھی علم غیب کی باتیں سنتے ہو۔ یہ ہمارا انتخاب ہی۔ ہلدی کی ایک گرہ لیجانے سے جو پنساری نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہزار باتیں معلوم ہونے سے کوئی رسول عالم الغیب نہیں ہوجاتا۔ پھر اس کے بعد کمال بلاغت سے فرماتے ہیں کہ اب اللہ اور رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ کی وحدانیت پر اور حی وقیوم دانا

وبینا قادر و توانا مانکر اور رسول کی رسالت اور برگزیدگی پر- اور یہ کہ اس کو مطلق علم گذشتہ و آئندہ کا نہیں ہوتا۔

پھر فرماتے ہیں اور اگر تم ایمان لاوگے اور پرہیزگاری برتوگے۔ پرہیزگاری عام ہے۔ یہاں خصوصیت سے یہ پرہیزگاری داخل ہے کہ دوسروں میں علم غیب کا یقین نہ کرو۔ اللہ سے ڈروگے ڈرتے رہوگے تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہوگا ۱۲۔

جزو چہارم سورۂ آل عمران رکوع ۹۔

آیہ کُلُّ نفس۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۱۱۷ وحاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اور قیامت کے دن تم کو تمھارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے۔

پس جو شخص آتش جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ وہ تو یقیناً کامیاب ہوگیا۔ اور یہ زندگانی دُنیا تو صرف دھوکے کی ٹٹّی ہے ۱۲۔

تفسیر۔ اے آلِ رسول تم ہمارے قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہ آیت تمھارے حملہ سے بھی بچ گئی اور مقبول احمد کے حاشیہ سے بھی۔

اے آلِ رسول اپنی جہالت دیکھو۔ کیا تم کو قرآن کا اتنا بھی علم نہیں کہ تم اس کا مطلب سمجھ سکتے۔ بے شک تم نے نہیں سمجھا۔ سمجھتے تو بغیر کتربیونت کے کب رہتے۔ سنو اور غور کرو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔

اِس آیت سے مسئلہ رجعت باطل ہوتا ہے۔ جھوٹا قرار پاتا ہے۔ اگر تم کو علم ہے تو سمجھو نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ سنو دنیا میں قصاص ہوجانے سزا پاجانے کے بعد پھر آخرت میں اس کے بابت عذاب نہیں ہوتا۔ ورنہ عدل نہ رہے گا۔ پس فرماتے ہیں کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ موت کے بعد قیامت کے دِن تم کو تمھارے اجر پورے پورے دیئے جائینگے۔ سمجھو کہ اجر میں عذاب ثواب سزا۔ جزا۔ دونوں داخل ہیں مسئلہ رجعت کی تردید و تکذیب کرتے ہوئے یوں ارشاد ہوتا ہے۔

کہ تم کہتے ہو کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ اور تمامی اصحاب رسول کو قایم مہدی اپنے معجزہ سے زندہ کر کے انواع و اقسام کے عذاب دینگے قید کرینگے پھر قتل کر دینگے قتل و سولی سے بقول تمھارے آدمی مرتا نہیں[1]۔ اس لیے ضرور ہوا کہ تمھارے قتل کرنے کے بعد بھی پھر وہ زندہ ہوں اور اپنی موت پر آپ مریں۔ مگر تم ایسا کہتے نہیں۔ اب تک ایسا کہا نہیں مطلب یہ ہو کہ اب پھر قیامت تک جھوٹی حدیثیں بناو۔ اگر بنا سکو مگر دشواری یہ ہو کہ کتب معتبرہ چھپ چکے ہیں علمائے ربانیین کے ہاتھ میں ہیں وہ اس کو دیکھ اور سمجھ چکے ہیں اب تم اس میں الحاق نہیں کر سکتے۔ پھر آل رسول کی تعلیم یوں شروع کرتے ہیں کہ اس جھوٹ اور افترا اور بکھواس سے کیا فائدہ۔ اس زندہ کرنے اور مارنے سے کیا حاصل۔ ہمارا تو قطعی فیصلہ یہ ہو کہ بس جو شخص آتش جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہو گیا۔ یہان سوچو اور غور کرو۔ ہم نے کوئی فہرست تم کو دیدی کہ فلان فلان جہنم میں جائیں گے۔ فلان جہنم سے نہ بچایا جائے گا۔ فلان فلان جنت میں جائیں گے۔ ہمارے پیغمبر نے دس آدمیوں کے نام بتائے کہ وہ جنتی ہیں مگر تم ان کو اور ان راویوں کو جھوٹا کہتے ہو۔ جھوٹ اور سچ کا فیصلہ تو قیامت کے روز ہم کریں گے جو فیصلہ کا دن مقرر ہو۔ اور اسی دن کا فیصلہ معتبر ہو۔ ہان بقول تمھارے یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا تمھارے دشمنوں کی شان میں اور کیوں نہیں ہر آنجا ئیکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ اگر یہ دعویٰ تمھارا سچ ہو تب تو یہ مطلب نکلتا ہو کہ اللہ پاک کو یہ منظور ہو کہ خلفائے ثلثہ جنکے ایمان اور اعمال صالحہ میں کوئی شبہہ نہیں ہو۔ تقویٰ اور پرہیزگاری میں اُن کی شک نہیں ہو صرف خلافت لی تھی اور نیک نیتی سے لی تھی اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے لی تھی مگر چونکہ وہ علی کا حق دنیاوی تھا اس کے لئے ضرور ہو کہ وہ دُنیا ہی میں قصاص دیکر پاک ہو جائیں اور پھر قیامت میں ہمارے فیصلہ عام کے مطابق یعنے جو شخص آتش جہنم سے بچا لیا گیا

[1] حاشیہ مقبول۔ ترجمہ ...

اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہو گیا۔ بس اَب تم چاہے لعنت کرو چاہے عذاب دو چاہے قید کرو چاہے سولی وہ کامیاب ہونگے۔ پھر آلِ رسول سے فرماتے ہیں کہ یہ دُنیا اور یہ زندگانی دُنیا تو صرف دھوکی ٹٹی ہی ۱۲ ٭

جُزو چہارم سُورۂ آلِ عمران

ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۱۸ آیہ وَلِلّٰہِ ٭

ترجمہ۔ اور کل آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کے لیے ہی اور اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہی ۱۲ ٭

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آلِ رسول کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا ۱۲ ٭

آلِ رسول جو مشیت کے منکر ہیں۔ اللہ کی قضا و قدر پر راضی نہیں رہتے شکایت بیجا کیا کرتے ہیں۔ ظالم و غاصب کہا کرتے ہیں وہ سمجھیں کہ کل آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا کے لیے ہے جس میں علی و ائمہ شریک نہیں۔ حصہ دار نہیں۔ حق دار نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہی۔ اَبُوبکر و عمر رضی و عثمان کو خلافت دی تو اپنی قدرت سے علی کو محروم کیا تو اپنی قدرت سے اے جاہلو ہماری قدرت کا مشیت کا کب تک انکار کرو گے۔ کیا جو کچھ ہوا وہ اس کی قدرت اور مشیت کے بغیر ہوا اور اللہ کی مشیت و قدرت کا منکر کافر ہوتا ہی ٭

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۱۸ ٭

ترجمہ ای ہمارے پروردگار تونے ان کو فضول نہیں پیدا کیا۔ تیری ذات پاک ہی پس تو ہم کو آتش دوزخ سے بچالے ۱۲ ٭

اِس آیت سے آلِ رسول کی خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً تعلیم فرماتے ہیں کہ جب زمین سے آسمان تک اللہ نے کسی چیز کو فضول نہیں پیدا کیا۔ تو اَبُوبکر و عمر رضی و عثمان رضی کی خلافت میں وہ کیوں فضول کرتا فضولی بنتا پھر کہلاتے ہیں کہ ای اللہ

جزو چہارم سورۂ نساء

تیری ذات پاک ہی پس تو ہم کو آتش دوزخ سے بچالے ۱۲ +

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۲۱ - آیہ "و آتوا الیتمیٰ" ۱۲ +

اور یتیموں کو اُن کے مال دیدو - اور بُرے کو اچھے سے نہ بدلو - اور اپنے مال کے ساتھ ملا کر اُن کے مال نہ کھا جاؤ بلا شک یہ بڑا گناہ ہی [۱]

تفسیر

آیت کا معجزہ دیکھو کہ اس پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اگلے نہ مقبول احمد نے حاشیہ چڑھایا آل رسول کی تعلیم میں سارا قرآن ہی انھیں کی شان میں سارا قرآن اترا ہے اس لیے پوچھتے ہیں کہ اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں تمھارے دشمنوں کی شان میں اُتری یا نہیں +

سنو ہمارے رسول کریم کی پیاری بیٹی فاطمہؓ تھی - یتیم بھی تھی - جس کے باپ کا مال تھا اے علیؓ اِس میں تمھارا حصہ نہ تھا - اگر ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے یتیم فاطمہؓ کا حق نہیں دیا تو وہ تو بقول تمھارے ظالم تھے - کافر تھے - غاصب تھے - منافق تھے - مگر جب تم کو ہم نے خلافت دی - تو تم نے یتیم فاطمہ کا حق اُس کے یتیم لڑکوں یتیم لڑکیوں کو کب دیا - تمام شیعوں سے پوچھا جاتا ہی - آخر زینبؓ و کلثومؓ و حسنؓ و حسینؓ مظلوم غریب و محروم فاطمہؓ کے یتیم تھے خلافت ملنے پر - قدرت پانے پر وہ علیؓ نے کیوں نہیں دیا - دیا تو ثابت کرو - اب قیامت تک جھوٹی حدیثیں بناؤ - اگر بنا سکتے ہو - کتنے سہام پر تقسیم کیا تھا - اور کتنا کتنا ایک ایک وارث کو دیا تھا - نہیں دیا تو نافرمان ہوئے یا نہیں - قرآن کی مخالفت کی یا نہیں +

احمقو یہ جواب دیدو کہ اب ضرورت تقسیم نہیں رہی کیونکہ گھر میں دولت آگئی مگر اس سے تو خلفائے ثلثہ کی افضلیت ثابت ہوئی جاتی ہی کہ وہ خلافت میں اہل علیؓ سے اچھا حسن و حسین و زینب و کلثوم کو نہیں دیا تو ساری دولت تمھارے گھر میں تھی اور اسکا کوئی انتظام حسب سیرت شیخین نہیں تھا - جانے دو - عباس یا آل عباس کا حق جو

[۱] دیکھو مقدمہ صفحہ ۱۲ سطر ۹ اور صفحہ ۱۳ سطر ۲۶ +

غصب ہوا تھا۔ اس کو تم نے کس قدر حصہ دیا۔ دیا تو کب یا نہیں دیا تو نافرمان ہوے یا نہیں جا ہلو سنو۔ فاطمہ کا نصف تھا اور باقی نصف آل عباس کا۔ پھر قرآن کا معجزہ دیکھو آگے چلکر فرماتے ہیں اپنے مال کے ساتھ ملا کر اُن کے مال کو نہ کھا جاؤ جب تقسیم ہی نہیں کیا تو علی نے انکا مال ملا کر کھایا یا نہیں۔ اور اس میں نافرمانی ہوئی یا نہیں عصمت کے معانی بنایا کرو۔ یہ تو ایسا گناہ ہے کہ جس کو حق العباد بھی کہتے ہیں۔ اور آل عباس کے ساتھ جیسی بُرائی آخر میں تم نے کی اُس کے لحاظ سے تو تم کو امید ہی نہ رکھنا چاہیے کہ وہ معاف کرے گا۔ اس کے بعد اپنی عادت کے مطابق اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ بلاشک یہ بڑا گناہ ہے ۱۲ ؎

جزو چہارم سورہ نساء

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۱۔ مقبول کا ضمیمہ بھی دیکھو ؎

ترجمہ۔ اے لوگو تم اپنے پروردگار سے ڈرو۔ جس نے تم کو ایک متنفس سے پیدا کیا ۱۲ ؎

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہ آیت آل رسول کی تحریف سے بچ گئی اور مقبول احمد کے حملہ سے بھی۔ اس آیت سے آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے کہ تم کب تک غرور نسب بنی اسرائیل کی طرح کرتے رہو گے نسب کا غرور لغو محض ہے۔ ہم نے تو تم سب آدمیوں کو ایک نفس سے پیدا کیا۔ اب بھی غرور کرنا خدا سے لڑنا ہے یا نہیں۔ آل رسول میں سے تلاش کرو کہ اس غرور میں کتنے مبتلا ہیں اور پھر اُن کو معصوم کہو۔ باوجودیکہ وہ قرآن کی مخالفت کرتے رہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۲۔ آیہ وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی الخ و حاشیہ نمبر ۵ ؎

ترجمہ مقبول ملخصاً۔ پھر اگر یتیموں میں کافی سمجھ دیکھو تو ان کے مال اُنکے حوالہ کر دو پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو تو اس پر گواہ بھی کر لو۔ اور خدا حساب لینے کے لیے کافی ہے ۱۲ ؎

تفسیر | اِس آیت میں اللہ پاک ابُوبکرؓ و عُمرؓ و عثمانؓ کی برأت فرماتا ہے۔ اگر حسنین و زینبؓ و کلثوم کا مال اُنھوں نے ان کو نہیں دیا تو اس آیت کی تعمیل حکم میں نہیں دیا۔ یا حیلہ شرعی سے محفوظ رہے۔ ابوبکر و عمر کے زمانہ خلافت میں یہ یتیم معصوم بچے نابالغ تھے عثمان نے سفیہ سمجھکر روکا رشد نہ پاکر نہیں دیا۔ مگر علی کی خلافت میں تو ان کی عمر ۳۵ اور ۴۰ برس کے درمیان تھی۔ پس علی کی برأت کے لیے کوئی عذر و حیلہ شرعی بھی باقی نہیں رہتا اور اگر کہو کہ علی نے انکا حق ان کو دیا تھا تو اللہ فرماتا ہو کہ مال دیتے وقت اس پر گواہ بھی کرلو۔ پھر گواہ پیش کرو اگر سچے ہو اور جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۳۔ آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ ؎

ترجمہ مقبول۔ بلاشک جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاجاتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں۔ اور وہ عنقریب دہکتی ہوئی آگ میں جائیں گے ۱۲ ؎

تفسیر | ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ نے اگر یتیموں کا مال کھایا تھا۔ اور حیلہ شرعی بھی ان کو اس عذاب سے نہیں بچاتا تو نہ سہی۔ بقول تمھارے وہ غاصب و ظالم و کافر و منافق تھے۔ مگر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ علیؓ بھی یتیمان فاطمہؓ اور یتیمان آل عباس کا حق نہ دیکر اسی عتاب اور عذاب میں داخل ہوتے ہیں ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد ص ۱۲۳ ؎

ترجمہ مقبول۔ اور اگر ایک ہی بیٹی ہو تو اس کا آدھا ہے۔ ۱۲ ؎

تفسیر | اس آیت بحکم فرائض الٰہی سے مال رسول میں سے حضرت فاطمہ کا صرف نصف حصہ ہوتا ہے۔ باقی عصبات اور ماں باپ کو ملیگا۔ چونکہ ماں باپ دونوں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زندہ نہ تھے اِس لیے عصبات پائیں گے۔ عصبات میں چچا یا چچا کی اولاد۔ پھر دادا یا دادا کی اولاد داخل ہوگی۔ مگر چچا کے ہوتے ہوئے

چچا کی اولاد محروم رہتی ہو اور چونکہ عباس چچا تھے۔ اور علی چچا کے بیٹے۔ پس عباس وارث ہوں گے نہ علی ۔

"   "

جزو چہارم سورۂ نساء رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۵۔ آیہ و من یعص اللہ ۔

ترجمہ مقبول ۔ اور جو خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا۔ اور اس کے حدود سے تجاوز کریگا۔ اس کو وہ آتش جہنم میں داخل کریگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت دینے والا عذاب ہوگا۔

تفسیر

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گزشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

حقوق و فرائض کا بیان کرکے اسے سلسلہ میں فرماتے ہیں جو خدا کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔ اور اس کے حدود سے تجاوز کریگا۔ اس کو وہ آتش جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور اس کے لیے ذلت دینے والا عذاب ہوگا۔ پھر اس میں چاہے ابوبکر و عمر و عثمان داخل ہوں چاہے علی اور حسن۔ چاہے زید۔ عمر۔ بکر۔ خالد کیونکہ حسن نے بھی باپ کا ترکہ بھائیوں پر تقسیم نہیں کیا۔ اور نہ حسین کے جانشینوں نے ۱۲ ۔

جزو پنجم سورۂ نساء

آیہ فما استمتعتم ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۹ و حاشیہ نمبر ۲ ۔

ترجمہ مقبول ۔ پھر ان میں سے جس سے متعہ کرو تو مقرر کیا ہوا مہر ان کو دیدو ۱۲ ۔

حاشیہ نمبر ۲ ۔ یہ کافی کی حدیث بروایت صادق منقول ہو کہ یہ آیت اس طرح اتری تھی۔ الی اجل مسمیٰ ۔ تفسیر عیاشی میں منقول ہو کہ امام باقر بھی یوں ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور عامہ یعنے سنیوں کے یہاں بھی صحابہ کے ایک گروہ سے یوں ہی مروی ہو ۱۲ ۔

تفسیر اجی عامہ کو جانے دو۔ صحابہ کو چھوڑو۔ ہم کو غیروں سے کیا شکایت بقول تمھارے وہ تو جاہل اور منافق تھے۔ جب اے آل رسول تم ہی ہمارا کلام نہیں سمجھتے ہمارا قرآن نہیں جانتے۔ قرآن کے مطلب کو آل یعقوب بنی اسرائیل کی طرح چھپاتے ہو۔ فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے اپنا مطلب نکالنے کے لیے قرآن میں تحریف کرتے ہو۔ الی اجل مسمےٰ۔ کے الفاظ کو قرآن سے کس نے نکالا نام بتاؤ۔ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ سب سے بڑی دلیل قرآن ہے اس میں دکھلاؤ۔ ہاں مہدی قائم کے پاس جو قرآن ہے اس میں دکھلاؤ۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲ ؛

لے آل رسول۔ ہم کو اب خود حیرت ہے کہ تم کو آل رسول عربی کہیں یا ایک ایرانی النسل عجمی۔ لے جاہل مقبول احمد۔ یہ ترجمہ تجکو ہمارے پیغمبر نے کہاں بتایا۔ عرب کے کس محاورہ اور لغت میں یہ آیا ہے۔ قرآن میں کس جگہ متعہ کا ذکر آیا ہے۔ یا تجکو آل رسول نے یہ ترجمہ اور یہ تفسیر تبلائی۔ اُستاد اور شاگرد دونیر اللہ کی سنوار اہی عربیت اور راسی قرآن دانی پر تم کو دعواے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ لے لائق آل رسول دیکھو تمھارے جھوٹ میں کتنی علامتیں جھوٹ کی موجود ہیں ؛

۱۔ ۹ آیتوں سے برابر نکاح کا بیان اور اس کے احکام تفصیلی درج کیے گئے ہیں۔ جس سے قرآن کا محکم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پھر متعہ کا بیان مفصل کس آیت میں ہے ؛

۲۔ قرآن میں تم کوئی مثال ایسی پیش کرسکو گے کہ جس میں ایک نیا حکم نیا قانون علیحدہ لفظ فما سے اس طرح شروع کیا گیا ہو کہ اس کا تعلق اور ربط احکام ماقبل سے کچھ نہ ہو ؛

۳۔ الفاظ "جن سے" تم نے کس لفظ قرآن کا ترجمہ کیا ہے "منہن" کا ترجمہ اُن

اُن سے ہے ۱۲ ٭

۴- بتاؤ ممتوعہ زوجہ کہلاتی ہی ٭

۵- بتاؤ ممتوعہ تمھاری میراث پاتی ہی ٭

۶- بتاؤ ممتوعہ کے تم وارث ہوتے ہو ٭

۷- بتاؤ متعہ میں احصان ہوتا ہی ٭

۸- بتاؤ مسافحین اور متخذین اخدان کا اطلاق اس پر ہوتا ہی یا نہیں ٭

۹- بتاؤ متعہ میں گواہ اور وکیل اور شہرت اور اعلان شرط ہی یا نہیں ٭

۱۰- بتاؤ کہ ہندوستان بھر میں یا ایران بھر میں یا کاظمین و کربلا و نجف و سامرہ میں کہیں ایسا رجسٹر ایسی کتاب موجود ہی جس میں متعہ کرنے والے مرد اور متعہ کرنے والی عورت اور اس متعہ سے جو اولاد پیدا ہوتی ہی یا ہو۔ اِس کے نسب کا حال لکھا جاتا ہی۔ خواہ گورنمنٹ برٹش۔ خواہ گورنمنٹ ایران۔ خواہ گورنمنٹ ٹرکی۔ خواہ گورنمنٹ رام پور کی طرف سے یا قوم یا قوم کے قبلہ و کعبہ کی طرف سے ٭

۱۱- بتاؤ گورنمنٹ کے طرف سے ایسی کتاب یا ایسا رجسٹر رکھنے کا حکم کسی قانون میں ہی۔ اور اس قانون کا نام کیا ہی ٭

۱۲- بتاؤ متعہ کے وقت عورت سے مرد کو اپنا نام بتانا اپنے باپ دادا کا نام بتانا قوم اور قبیلہ کا نام بتانا۔ ملک اور شہر اور ضلع اور قصبہ اور محلہ کا نام بتانا فرض ہے۔ فرض ہی تو کس کتاب معتبر فقہ امامیہ میں یا کتب اربعہ معتبرہ حدیث میں سے کس کتاب میں درج ہی ٭

۱۳- کربلائے معلے اور نجف اشرف اور کاظمین اور سامرہ میں جب ایسی زائر کی اولاد جائے جس نے وہاں جا کر بلا درج رجسٹر کرائے ہوئے بغیر اپنا اور اپنے باپ دادا قوم و قبیلہ و ملک و شہر کا نام بتائے ہوئے وہاں کی مختلف عورتوں سے بلکہ

روزانہ بلکہ دن ورات میں بوقت شہوت متعدد مرتبہ متعہ کیا ہو اور اُن سے اولاد
پیدا ہوئی ہو۔ اگر وہ باہم متعہ کریں تو جائز ہی یا نہیں۔ حلال ہی یا نہیں۔ ہی تو کیوں
اور کہاں سے۔ نہیں ہی تو کیوں۔ اور کہاں سے ؟

۱۴۔ قرآن میں کہیں حکم ہی کہ متوعہ عورت سے اگر جماع نہ کی جائے تمتع نہ حاصل
کیا جائے۔ تو کس قدر مہر دینا چاہیئے۔ اور اگر تمتع حاصل کر لیا جائے تو کتنا ؟

۱۵۔ بعد نکاح شرعی عورت منکوحہ سے تمتع کرنے نہ کرنے کے بیان کے لیئے کوئی
لغت فصیح عرب اور زبان قریش؟ اور زبان بنی ہاشم بلکہ زبان علی ابن ابیطالب
میں ایسی موجود ہی جس کے لانے پر قرآن کی فصاحت میں کوئی نقص پیدا نہ ہوتا ہو

۱۶۔ وہ متوعہ لونڈی میں داخل ہی وہ فروخت ہو سکتی ہی۔ ہبہ ہو سکتی ہی
منتقل ہو سکتی ہی۔ دوسروں پر مثل لونڈیوں کے حلال ہو سکتی ہی حلال کردی ہی

۱۷۔ ایک لفظ کے ترجمہ میں بجائے "لنفسہ" کے "خیبے" کہلانا تحریف قرآن ہی یا نہیں ؟

۱۸۔ اے آل رسول اُستاد۔ اور مقبول احمد شاگرد دونوں ملکر بتاؤ کہ لفظ "بہ"
کا ترجمہ تمنے کیا کیا۔ کیا بتایا ؟

۱۹۔ اے آل رسول بتاؤ کہ "بہ" کا ترجمہ کہاں گیا۔ شاگرد و اُستاد ملکر بتاؤ ؟

۲۰۔ اے مقبول احمد اپنے استادوں کو ملا کر ان کی مدد سے بتاؤ کہ "بہ" کا ترجمہ
تم نے بالقصد ترک نہیں کیا ؟

۲۱۔ یا کہدو کہ تم سے سہواً ترک ہوا یا نالائقی سے ترک ہوا ؟

۲۲۔ اچھا اگر سہواً اور صرف غلطی سے ترک ہوا ہی۔ تو اب بتاؤ کہ "بہ" کا ترجمہ
کیا کرتے ہو۔ اور اس ضمیر کو کدھر لیجاتے ہو ؟

۲۳۔ جو چیز حلال ہوتی ہی وہ دونوں کے لیے ہوتی ہی۔ ہندوستان بھر میں
کون کون صاحب ہیں۔ جو اپنی بہن۔ ماں۔ بیٹی۔ بھتیجی۔ بھانجی۔ پوتی۔ نواسی سگی

سوتیلی حقیقی یا علاتی یا اخیافی عورتوں سے متعہ کرنے کے۔ مہر اور اُجرت پر راضی ہیں اجبازت دیتے ہیں۔ اپنے اور اپنے باپ دادا کا نام قوم اور قبیلہ ملک اور ضلع اور قصبہ اور موضع اور محلہ اور مکان کے نمبر سے اطلاع دیں ٭

اپنی طرف سے اتنا اور اطمینان دلاتا ہوں کہ میں پڑھا لکھا بھی ہوں۔ بوڑھا بھی نہیں ہوں کھاتا۔ پیتا خوش ہوں۔ کثیر آمدنی بیچ چھاکڑی ہوئی مکانات کا مالک ہی عون۔ بہت بیر چشم اور فیاض بھی ہوں۔ مکان بھی بہت بڑا ہی۔ مکان میں بیس۲ کمرے ہیں۔ آٹھ پائخانہ ہیں چار غسلخانہ ہیں قطعات علیحدہ ہیں ہر ایک کو ایک کمرہ جدا گانہ دیسکتا ہوں غرض کہ دامادی کے لیے جن جن چیزوں کو لوگ دیکھتے ہیں۔ وہ سب اللہ کے فضل و کرم سے مجکو حاصل ہیں ٭

ناظرین۔ اس سے زیادہ میں لکھنا پسند نہیں کرتا۔ اس بحث کا جواب علمائے ربانیین و راسخون فی العلم دینگے ہکو صرف قرآن کی تفسیر لکھنا ہی بندہ سن لیجیے ٭

اس لفظ کا ترجمہ اور صحیح تفسیر تو یہ ہی کہ جب تم کسی عورت سے بطور جائز نکاح کرو تمام عیوب شرعی سے پاک اور تمام قواعد و شرائط کی پابندی کے ساتھ اور جب تم اُس نکاح کی بدولت اور اُس نکاح کے ذائقہ سے اُن عورتوں سے تمتع حاصل کر چکو یعنے خلوت صحیحہ (جو تمام موانعات شرعی و عرفی و حکمی سے فارغ ہو) تو تم اس کا پورا مقرر کیا ہوا مہر اُن کو دیدو۔ یہ کا ترجمہ تمنے دیکھا اتنا بڑا ترجمہ ہی۔ زانی۔ بدکار۔ حرام کار۔ بے دین۔ بے شرم۔ بے غیرت۔ لوگوں نے شہوت رانی کے لیے اللہ کے قرآن کو کھلونا بنایا۔ اور اس کے معجزہ سے غافل رہے۔ ذیل کی آیت سے اس بدمعاشی کی غلطی کھلی جاتی ہی ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳۰۔ آیہ واللہ یرید۔ سورہ نساء بیان نکاح۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اور خدا تو چاہتا ہی کہ تمھاری توبہ قبول کرلی۔ اور جو لوگ

خواہشوں کے پابند ہیں وہ تو چاہتے ہیں کہ تم پورے منحرف ہو جاؤ ۱۲؎

اقول بحول اللہ و قوتہ اقوم واقعد۔ ناظرین اگر اللہ کے بیان مسلسل اور متصل کا لطف آپکو آتا ہو۔ تو اس آیت کے مطلب پر غور کیجئے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول کی چڑھائی ہوئی ہی نہ مقبول احمد کی۔ دو چار رکوع برابر معہ ترجمہ مقبول پڑھ لو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ابھی تک نکاح اور اس کے متعلقات اور اس کے احکام کا بیان ہی اسی سلسلہ میں اللہ فرماتا ہی۔ کہ اللہ تو چاہتا ہی کہ تمھاری طرف متوجہ رہے۔ تم پر مہر کی نظر رکھے۔ مگر جو لوگ شہوات کے پابند ہیں۔ زنا کے لیے بے چین ہیں۔ پھر شامت اعمال سے دین میں بھی دخل دیتے ہیں۔ قرآن سے حلت تلاش کرتے ہیں۔ وہی لوگ فما استمتعتم سے حکم متعہ نکالتے ہیں کہ تم زنا کی طرف میل عظیم کرو۔ ہماری طرف سے منحرف ہو جاؤ؎

اے مقبول احمد تیرا جواب تو علمائے ربانیین دیں گے۔ مگر ہم تجھ سے پوچھتے ہیں کہ شہوات کا ترجمہ تو نے شہوات ہی کیوں نہیں رکھدیا۔ اب ہندوستان میں سمجھنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ خواہشوں میں شہوت بھی داخل ہی۔ مگر ایک خاص خواہش کا نام اردو میں شہوت ہی۔ تو نے عمداً ترجمہ بدلا کیونکہ شہوات کے پابندوں کی برائی سے متعہ ضرور حرام ہوتا ہی۔

اے جاہل دیکھ علمائے ربانیین کا سینہ کس قدر کشادہ ہوتا ہی کہ دشمن کے دل کی بات نکال لاتے ہیں؎

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۲-	آیہ واعبدوا اللہ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۳۳- و حاشیہ نمبر ا ترجمہ مقبول۔ اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز

کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو؎

حاشیہ پر تفسیر عیاشی سے بروایت امام باقر و امام جعفر صادق منقول ہی کہ والدین

سے مراد محمد و علی ہیں ۱۲؎

تفسیر۔ اس آیت میں اللہ پاک آل رسول اور اُن کے تمام شیعوں کو خصوصاً اور

تمام مسلمانوں کو عموماً تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور کسی چیز کو اسکا شریک نہ کرو۔ بلاغت قرآن کی دیکھو۔ چیز فرمایا شخص نہیں فرمایا۔ شخص میں چیز داخل نہیں ہوتی۔ اور چیز میں شخص داخل ہو جاتا ہے۔ عبادت کا لفظ عام ہے۔ دیکھو مقبول احمد نے بھی ترجمہ اُردو عام فہم میں عبادت ہی رکھدیا ہے۔ پس عبادت کے مفہوم میں وہ تمام چیزیں تمام باتیں داخل ہو جائیں گی جو دُنیا کی قومیں اپنی اپنی عبادت میں استعمال کرتے ہیں مثلاً :-

تعظیم کو جُھکنا	زمین پر سر رکھنا	طواف کرنا	کھانا رکھنا	پانی رکھنا
روشنی کرنا	باجہ بجانا	گانا	ناچنا	نقل کرنا
علم رکھنا	تعزیہ رکھنا	دُلدُل بنانا	جھنڈا کھڑا کرنا	مسعود غازی یا
محی الدین جیلانی کا	یا کسی اور بزرگ کا	ذبح کرنا	نام رکھنا۔	کسیکی عبدیت کیسا نام رکھنا
مثلاً عبدالمحسن	عبدالحسین	عبدالباقر	وغیرہ	وغیرہ
حی قیوم	قادر توانا	حاضر ناظر	ناصر یاور	محیی ممیت
نافع ضار	معطی مانع	معز مذل	ہادی مضل	خالق رازق

سمیع بصیر صفات باری تعالیٰ واجب الوجود کو کسی دوسرے شخص پر یقین رکھنا۔ اعتقاد رکھنا۔ زبان سے کہنا۔ دل سے حرکات و اعمال کرنا سب شرک فی العبادت ہے۔ اللہ پاک اس سے منع فرماتا ہے۔ عبادت کے حکم اور شرک کی ممانعت کے بعد حکم دیا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ باقر و جعفر کہتے ہیں کہ ماں باپ سے مراد محمد و علی۔ چونکہ سارا قرآن آل رسول کی شان میں اُترا ہے۔ اور چونکہ سب سے زیادہ ہمکو وہی پیارے ہیں اس لیے سب سے زیادہ انھیں کی تعلیم میں بھی

ہم کو مبالغہ واہتمام ہی۔پس انہیں سے خطاب بھی ہی۔کہ اے آل رسول تم کو جھوٹ بولتے شرم بھی نہیں آتی۔اگر تم کو ہمارا ڈر نہیں ہی۔اگر تم کو عربی نہیں آتی اگر تم عربی نہیں سمجھتے تو مقبول احمدؐ کا ترجمہ ہی دیکھتے۔کہ والدین سے مراد ماں باپ۔پھر تم ہی بتاؤ کہ محمدؐ اور علیؑ میں سے کس کو تم باپ کہتے ہو اور کس کو ماں عقل مند شیعو۔اب تم سے خطاب ہی اپنے اماموں کا جہل دیکھو۔دین کی۔معرفت کی۔دُنیا کی ان کو عقل کیا ہو گی۔ان کو تو والدین کے معنی بھی نہیں معلوم جسکو ہندوستان کا بچہ بچہ بولتا ہی۔جانتا ہی۔مقبول احمدؐ نے بھی اس کا ترجمہ ماں باپ لکھا ہی۔

ترجمہ مقبول احمد صـ۱۳۳۔آیہ "والذین ینفقون"۔

ترجمہ مقبول۔اور جو لوگ اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے صرف کرتے ہیں۔الخ۔۱۲۔

تفسیر۔اِس آیت سے علیؑ کا چار درہم ایک کو دن میں ایک کو رات میں ایک کو تنہائی میں ایک کو مجمع میں خرچ کرنا دیکھو۔دن کو سائل آیا تو اُس سے کہدیا کہ رات کو آنا۔رات کو سائل آیا تو اِس سے کہا دن کو آنا۔مجمع میں ایک سائل آیا۔تو اس سے کہا تنہائی میں آنا۔تنہائی میں ایک سائل آیا تو اس سے کہہ کہ مجمع میں آنا۔

اور یہ سب متعلق بہ ریا اور دکھلاوے کے تھا۔پیغمبر کو تو سنا ہی دیا کہ میں نے ایسا کیا۔دیکھو قرآن کا معجزہ آل رسول نے اس پر کچھ زہر نہیں اگلا۔نہ مقبول احمد نے کوئی حاشیہ چڑھایا پھر اس آیت کے مصداق میں علیؑ کو داخل ہونا دیکھو پھر آخر میں عتاب در فیصلہ سنو کہ ایسا مکار۔ریائی آدمی۔نہ تو خدا پر ایمان رکھتا ہی نہ قیامت پر اور جس کا رفیق شیطان ہی اور وہ کیا ہی بُرا رفیق ہی۔۱۲

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۴

آیہ فَامسحُوا۔ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۲۵۔
ترجمہ مقبول۔تیمم میں (ا) پھر اپنے چہروں کے بعض حصوں کا

اور ہاتھ کے بعض حصوں کا مسح کرنا ۱۲ ؎

اقول مقبول احمد۔ تم آیت کے کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہو۔ "بعض حصوں کا" یہاں چونکہ تم اپنے کسی امام کی حدیث نہیں نقل کرتے۔ تو کیا ہم سمجھیں کہ تم اپنی طرف سے ایسا کرتے ہو یا تم کہو گے کہ کسی امام نے تم کو ایسا بتایا ہے۔ ہاں کہو اور ضرور کہو کہ امام نے بتایا ہے۔ کیونکہ ہم کو خود خبر ہے۔ پھر اب امام سے پوچھا جاتا ہے کہ تمھیں بتاؤ "بعض حصوں کا" یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ تم کہتے ہو کہ حرف (ب) کا یہ ترجمہ ہے۔ نازم برین عقل و دانش۔ بہت اچھا۔ اب بتاؤ کہ وجوہ پر تو ب۔ آیا ہے۔ اس میں تم کو گنجائش نکل آئی۔ لیکن ایدی پر تو (ب) نہیں آیا تو وہاں یہ ترجمہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ جواب دو۔ تم کہو گے کہ وجوہ پر عطف ہے۔ بے شک وجوہ پر عطف ہے لیکن تم کو آیہ وضو۔ یاد ہے۔ تم کو اس کا مطلب معلوم ہے تم اس کے معنے سمجھتے ہو تم اسکی فصاحت اور بلاغت جانتے ہو۔ جان سکتے ہو۔ تم دین و مذہب جانتے ہو۔ اچھا ہم سے سنو تم مقبول احمد کا۔ آیہ وضو صـ۱۷۱۔ دیکھ لو۔ تم کو معلوم ہوگا کہ وہاں تمھاری حدیث بھی وہ نقل کرتا ہے۔ یعنے تم ہی سے سیکھکر وہ کہتا ہے۔ پس اب اُستاد اور شاگرد دونوں سے سوال ہوتا ہے۔ اے آل رسولؐ۔ اے مقبول احمد۔ عرب کی زبان۔ عرب کے محاورہ فقہائے اسلام علمائے تابعین۔ کے اقوال میں تلاش کرو۔ منھ وجہ کا اطلاق کہاں سے کہاں تک شرعاً و عرفاً ہوا کرتا ہے۔ ہم نے کس جگہ بتایا۔ کہ وضو میں فلاں فلاں حصہ مُنھ تک دھوؤ۔ اور تیمم میں کس کو کس کو چھوڑ دو۔ اپنی فقہ کی کتابوں کو اُلٹ ڈالو حدیث کو دیکھو سب نہ ہوسکے تو مقبول احمد کے صرف صفحہ ۱۷۱۔ کی حدیث دیکھو۔ اور پھر جواب دو۔ آیہ وضو میں بھی۔ ایدی (ہاتھ) وجوہ (مُنھ) پر عطف ہے۔ پھر آیہ وضو میں ہاتھ کو مرافق (کہنیوں) تک دھونے کا کیوں حکم ہوا۔ اور اس میں نہیں۔ کیا ہم اگر الی المرافق کہدیتے فرما دیتے تو کچھ ہماری فصاحت میں فرق آجاتا۔ آیہ متعہ میں

الیٰ اَجَلٍ مسمّٰی - لانے سے جتنی فصاحت بگڑتی ہے - کیا اُس سے زیادہ یہاں عیب پیدا ہوتا - کفی اللّٰہ المومنین القتال پر علیٰ زیادہ کرنے سے فصاحت کا جیسا ستیاناس ہوتا ہے - کیا یہاں - الی المرافق اس سے بھی زیادہ بدنما ہوتا - تم جو ہمیشہ اور ہر جگہ یہ کیوں ہوا - وہ کیوں ہوا - یہ ہوتا تو اچھا ہوتا - وہ نہ ہوتا تو اچھا ہوتا - کہنے کے عادی ہو یہاں اِس عادت کے مطابق کچھ کہو ٭

سنو ہم ضمیمہ نہ لکھینگے ہم امیدوار نہ بنائینگے - ہم مکار نہیں - ہم منافق نہیں ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں اور برملا کہتے ہیں قرآن کی شہادت سے کہتے ہیں - اللہ کی زبان سے کہتے ہیں - اگر تم اللہ کی زبان پہچانتے ہو تو سمجھو گے ٭

آیہ وضو کی تفسیر شاید ہم لکھیں یا نہ لکھیں اِس لیے یہیں سن لو - اور ہم جب وہاں پہونچینگے - تو ایک نئی شان قرآن کی دکھلائیں گے ٭

چہرہ منھ اتنا مختصر عضو ہے جس کے مختلف اجزا نہیں ہیں - جاہل سے جاہل جنگلی بھی اُس کو سمجھتا تھا - اس لیے ہم کو وہاں قید مقرر کرنے اور حد لگانے کی ضرورت نہیں رتھی ؛ ٭

وجوہ (مُنھ) پر ایدی (ہاتھ) عطف ہے - مگر چونکہ ہاتھ میں بہت سے اجزائ داخل ہیں شانہ اور گردن بھی داخل ہوتا - اس لیے مرافق کہنیوں کی قید لگا دی - اور اسی طرح پیر میں بھی متعدد حصہ تھے ممکن ہے کہ کوئی رانوں تک دھوتا - اِس لیے ہم نے صرف کعبین تک کے حد مقرر کر دی - اور اس سے ایمان داروں اور علمای ربانین اور راسخون فی العلم کے لیے بین اشارہ ہے کہ پاؤں اور ہاتھ منھ پر عطف ہے اِس کے دھونے کا حکم ہے - اور سر جس کے مسح کا حکم تھا - صرف اس پر حرف (ب) لائے ایمان دار سمجھیں کہ یہ (ب) مسح کی پہچان ہے ٭

یہاں دیکھ لو - چونکہ تیمم میں صرف ایک ہی حکم مسح کا تھا اس لیے ایدی پر

(ب) لانے کی ضرورت نہیں ہوئی۔ وجوہ پر۔ ب۔ لائے اور ایدی کو اس پر عطف کر دیا
قرآن کا معجزہ دیکھو کہ مسح کے بیان کے وقت (ب) لائے ہیں۔ چاہے وہ وضو کا حکم ہو
چاہے تیمم کا۔ ای جاہلو اگر ہم یوں فرماتے۔ فامسحوا وجوہکم وایدیکم۔ تو یہ کیا فصاحت سے
گر جاتا۔ جیسا بے تکاپن تمہارے الحاق و تصرف سے قرآن میں پیدا ہوتا ہے۔ کیا اس
سے زیادہ یہاں نقصان ہوتا ہے نہیں بلکہ زیادہ فصیح ہوتا۔ مگر ہم کو اپنا اعجاز دکھلانا تھا۔
ہماری مصلحت اس میں مضمر تھی ہم جانتے تھے کہ مسلمانوں میں کچھ لوگ گمراہ ہو کر قرآن
کے معنے بدلینگے۔ اسلیے ہمنے قرآن ہی میں یہ معجزہ رکھدیا کہ وہ آپ جواب دیدے پھر ہمارے
پاس جب پلٹ کر آوگے تو ہم خود فیصلہ کرینگے۔

جزو پنجم سورہ نساء رکوع ۳

آیہ الم تر۔ ترجمہ مقبول ص ۱۳۵ ٭

ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا
جن کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہو وہ خود گمراہی خریدتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ
راست سے بھٹک جاؤ ۱۲ ٭

تفسیر۔ اس آیت سے مسلمانوں کی تعلیم اس طرح فرماتے ہیں کہ جیسے بنی اسرائیل
آل یعقوب کے یہودی اور نصرانی جس کو کتاب سے بہرہ دیا گیا ہو اسی طرح آل رسول کریم
جن کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن سے صرف انھیں کو بہرہ ملا دوسرے سب جاہل طبقاً عن طبق
قدم بقدم پیمبر زادگی کے غرور میں بنی اسرائیل کی چال چلتے ہوئے۔ فتنہ و فساد
پھیلانے کے لیے اپنا کام نکالنے کے لیے قرآن کے ایسے معانی بتاتے ہیں۔ کہ خود
ہم کو شرم آتی ہے کہ یہ کم بخت نہ ہم سے ڈرتے ہیں نہ ان کو دنیا کی شرم ہے نہ ان کو
جھوٹ بولنے سے غیرت آتی ہے ایسے معانی بتا کر وہ خود گمراہی خریدتے ہیں اور
چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ ٭

اے آل رسول بتاؤ۔ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں۔ بتاؤ یہود و نصاریٰ

کو ان کی کتاب سے بہرہ ملا تھا یا نہیں۔ بتاؤ بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کو توریت وانجیل سے بہرہ ملا تھا یا نہیں۔ پھر بتاؤ کہ تم کو قرآن سے بہرہ ملا یا نہیں۔ اب ہم سے سنو جو معانی قرآن کے تم بتاتے ہو اس سے تم خود گمراہی خریدتے ہو اور تم چاہتے ہو۔ تمھاری غرض یہ ہے کہ دوسرے مسلمان بھی راہ راست سے بھٹک جائیں۔ اگر تم کو ایمان اور علم اور یقین نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ اچھا جب قائم کے زمانہ میں پیغمبر اُٹھکر آئیں تو انھیں سے پوچھ لینا ۔

ترجمہ مقبول احمد ۱۳۵ جو لوگ یہودی ہو گئے۔ اُن میں سے بعض خدا کے حکموں کو ان کے موقعوں سے تبدیل کر دیتے ہیں ۱۲ ۔

اکثر یہود و نصاریٰ آل یعقوب تھے۔ اِس آیت سے یوں تعلیم ہوتی ہے کہ پیمبر زادگی کے غرور میں اِس امت کے یہودی اور اس امت کے نصارے قدم بہ قدم۔ طبقاً عن طبق۔ آل رسول بھی قرآن مجید کے حکموں کو ان کے موقعوں سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ مسلمانو۔ اگر تم کو یقین نہ ہو۔ تو مقبول احمد کا ترجمہ اور آل رسول کا حاشیہ دیکھ لو۔ سارے قرآن میں یہ تبدیلی تم کو ملے گی۔ ختم آیت پر قرآن کا معجزہ دیکھو اللہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ لیکن اللہ نے ان کے کفر کے سبب سے اُن پر لعنت کی اور وہ بہت ہی کم ایمان لائیں گے ۱۲ ۔

پھر فرماتے ہیں۔ اُن پر ایسی ہی لعنت کریں جیسی ہم نے اصحاب سبت پر لعنت کی تھی اور امر خدا ہو کر رہے گا۔ کس کو معلوم تھا۔ کون کہہ سکتا تھا۔ کہ قرآن کی لعنت پڑ رہی ہے اِس اُمت کے یہود اور اِس امت کے نصارے پر جن کو بڑے بڑے دعوے قرابت و پیمبر زادگی ہیں ۔

جزو پنجم سورہ نساء۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳۶۔ معہ حاشیہ نمبر ا ۔

ترجمہ مقبول احمد۔ یقیناً اللہ اس کو تو نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک کیا جاوے اور

اس کے ماسوا جس کو چاہے بخشدے ۱۲ ٭

کتاب التوحید میں علی سے مروی ہے کہ قرآن کی یہ آیت مجھے سب سے زیادہ پیاری ہے۔ الفقیہ میں صادق سے مروی ہے۔ علی سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی تلاوت فرمائی۔ مِن شیعتک و محبیک یا علی۔ آہ جس قرآن پر ہم کو دعویٰ تھا۔ ہمارے پیغمبر کو ناز تھا کس کو معلوم تھا کہ اس امت کے یہودیوں اور اس امت کے نصرانیوں یعنے آل رسول ہی کے ہاتھوں اس قرآن کی یوں گت بنے گی۔ اچھا قائم کا قرآن لاؤ۔ اس میں دکھلاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر نہیں دکھلا سکتے تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ٭

یہاں آل رسول کو ایک تعلیم اور ہوتی ہے یعنے ای ظالمو۔ قرآن پر تمہارا ایمان ہے یا نہیں۔ ہم کو سچا سمجھتے ہو یا نہیں۔ ہم نے تو قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ مشرک کو نہ بخشیں گے اِس کے سوا جس کو چاہیں بخش دیں۔ پھر بقول تمہارے جن لوگوں نے خلافت تم کو نہیں دی یا خود خلیفہ ہو گئے۔ یا خلیفہ سے لڑنے میں تمہاری مدد نہیں کی۔ یا خلیفہ کو قید کر کے قتل کر کے تم کو خلیفہ نہیں بنا دیا۔ تو ہمارے عام قطعی فیصلہ کے مطابق وہ بخشے جا سکتے ہیں۔ پھر ہمارے بخشائش پر کیا تم سزاول مقرر ہوئے ہو۔ یا اتالیق۔ یا شریک فی الامر والملک ۱۲

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۱۳۶۔ وحاشیہ نمبر ۲ ٭

ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے انکو نہیں دیکھا جو اپنے نفوس کو پاک قرار دیتے ہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے پاک قرار دیتا ہے۔ اور ان پر سوت برابر ظلم نہ کیا جائیگا ۱۲ ٭

حاشیہ نمبر ۲۔ تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان میں اُتری۔ تفسیر قمی میں امام باقر فرماتے ہیں کہ وہ لوگ بھی مراد ہیں۔ جنھوں نے اپنے کو آپ سے صدیق اور فاروق اور ذی النورین قرار دے لیا ۱۲ ٭

اقول وبحول اللہ وقوتہٖ اقوم واقعد۔ اے آل رسول یہ آیت تمہاری شان میں

اتری یا نہیں - جھوٹ بولو اگر تم بول سکتے ہو - ہاں کہو یا نہیں - اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہی - ہاں بے شک یہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان میں اتری مگر قیامت تک جو لوگ یہود و نصاریٰ کے افعال کریں ان کے لیے پھر کون سی آیت ہی - ضرور ہی کہ اس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی بھی اس میں داخل ہوں گے - اِس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ طبقًا عن طبق بنی اسرائیل کے قدم بقدم تم آلِ رسول کو پاؤ گے - مقبول احمد دیکھو تمھاری بات کیسی صادق آرہی ہی قرآن کی گواہی سے ثابت ہوتا ہی کہ اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ وہ کیونکر قرار پاتے ہیں سنو جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو ابناء اللہ و احباؤہ کہتے تھے - آلِ رسول بھی اپنے آپ کو اسی طرح معصوم اور پاک کہتے ہیں - ظالم دیکھ - اللہ کسی کی سوت برابر بھی ظلم نہیں کرتا - اصحاب رسول کو دیکھو - اُنھوں نے کبھی اپنے آپ کو معصوم - بے گناہ - پاک نہیں کہا پس جو لوگ اپنے آپ کو معصوم و پاک کہتے ہونگے وہی یہود اور نصاریٰ اِس امت کے قرار پائیں گے - ابو بکر نے اپنے آپ کو صدیق عمر نے اپنے آپ کو فاروق - عثمان نے اپنے آپ کو ذی النورین کہاں کہا تھا - اور تو اور عثمان ہی کو لو - اپنی تصنیفات دیکھو بقول تمھارے اِس منافق نے پیغمبر کو کب مانا تھا کہ انکی بیٹی کو نور کہتا اس نے تو انکی بیٹی کو زہر دیکر مار ڈالا - دوسری بیٹی کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا - مردہ پڑا تھا اور اپنی لونڈی سے جماع کیا - کیا ایسی حالت میں وہ پیغمبر کی بیٹیوں پر فخر کرتا - نور سمجھتا - پیغمبر ہی کو اُسنے نور کب سمجھا تھا *

اے عقلمندو سنو - خطاب دینا ہمارا کام ہی - ہم نے ابو بکر کو صدیق عمر کو فاروق کہدیا تو تمام آسمانوں اور تمام زمینوں پر فرشتوں نے آدمیوں نے صدیق کہنا شروع کردیا تم کو ہماری آواز کی خبر نہیں دیکھو علی نے دعویٰ کیا کہ میں صدیق اکبر ہوں میں فاروق اعظم ہوں جس طرح میری سلطنت غصب کر لی گئی - اس طرح میرا خطاب بھی غصب کیا گیا -

مگر آج تک کسی شیعہ کو نہیں دیکھتے کہ وہ علی کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم کہے۔ کیوں۔ اس لیئے کہ ہم نے اس کو صدیق اکبر اور فاروق اعظم نہیں کہا اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۱۳۶ - آیہ اُنْظُرْ ؎

ترجمہ مقبول احمد۔ دیکھو تو سہی یہ اللہ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے ۱۲ ؎

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ مقبول احمد نے اس پر حاشیہ نہیں چڑھایا آل رسول نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ اس کی وجہ سنو پچھلی آیت میں اللہ پاک نے انکا حال بتایا جو اپنے کو معصوم کہتے ہیں جو نفوس کو پاک قرار دیتے ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے دعاوے کی کمال بلاغت سے تردید کی کہ پاک تو جس کو ہم چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ اب اس آیت میں اُسی مضمون کو دوسرا جلوہ دیتا ہے۔ اور دوسرے طرح پر تردید فرماتا ہے۔ مدعیان عصمت اور مدعیان طہارت کیطرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں دیکھو تو سہی یہ اللہ پر کیسا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں۔ ہم نے قرآن میں کسی کو بھی معصوم نہیں کہا۔ ہم نے اپنے نبی رسول کریم کو بھی نہیں بتایا کہ تمھاری اولاد سب یا کچھ دس بارہ پشت تک معصوم ہوگی۔ پھر آخر ان کا یہ دعویٰ خدا پر بہتان نہیں تو کیا ہے اس کے بعد عجیب بلاغت اور کمال فصاحت ظاہر کرتے ہیں عصمت کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ صریح گناہ کے لیے یہی کافی ہے یعنے اگر اور کوئی گناہ مسلمان انپر ثابت نہ کریں تو یہی دعوائے عصمت و طہارت اِن کے صریح گناہ و گنہگار ہونے کے لیے کافی ہے ۱۲ ؎

جزو پنجم سورہ نساء رکوع ۴

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۳۶ و حاشیہ نمبر ۳ ؎

ترجمہ مقبول احمد۔ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب خدا سے بہرہ دیا گیا ہے۔ وہ جبت و طاغوت پر ایمان لائے ہیں اور جو منکر

ہو گئے ہیں۔ اُن سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اُن ایمان لانے والوں کے بہ نسبت زیادہ راہ راست پر ہیں

حاشیہ نمبر۳ تفسیر قمی سے منقول ہو کہ یہ آیت ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا اور اُن کی منزلت کا حسد کیا ۱۲

کلینی و عیاشی میں امام باقرؑ سے مروی ہو کہ جبت و طاغوت سے مراد ہو دو بت منافقان ابو بکرؓ و عمرؓ حیات القلوب جلد ۳ - ص ۲۷ - ۱۲

تفسیر اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری یا نہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہود و نصاریٰ کی شان میں اتری یا نہیں۔ اے مقبول احمد تمھیں بتا دو۔ آل رسول کی بتائی ہوئی بات بتا دو کہ اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں یا نہیں۔ ہم سے سنو ضرور یہود و نصاریٰ مراد ہیں ایک جگہ نہیں سو جگہ ہم نے اسی طرح انھیں کی طرف اشارہ کیا ہو اگر تم کو معلوم نہیں تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ مگر جبکہ ہمارا قرآن قیامت تک کیلیے حجت ہو اور تمام ادیان باطلہ و عقائد فاسدہ کا جواب دیتا ہو۔ پس قیامت تک جو لوگ اِس گناہ میں شریک ہوں وہ اِس آیت کے ذیل میں داخل ہوں گے۔ آل رسول۔ بُرا نہ مانو۔ جاہل کی دوستی دشمنی کے برابر۔ یہ جاہل مقبول احمد سورہ فاتحہ کی تفسیر میں لکھ آیا ہو کہ چاہے اس امت کے یہودی ہوں چاہے اگلی امت کے چاہے اِس امت کے نصاریٰ ہوں۔ چاہے اگلی اُمت کے ہم کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ جبت و طاغوت سے مراد ابوبکرؓ و عمرؓ ہوں۔ یا علیؓ یا حسینؓ نام لینے کی ہماری عادت کم ہو۔ حکم عام ہیں جو داخل ہو۔ وہ داخل سمجھا جائیگا۔ سنو اور بہت غور سے سنو۔ صحابہ کو تم جاہل کہتے ہو۔ یہاں تک کہ عمرؓ کو ۱۲ - برس میں سورہ بقر یاد ہوئی۔ دوسروں کا کیا ذکر۔ پس تم کیونکر صحابہ اور اہل سنت کو کہو گے کہہ سکو گے کہ انکو کتاب خدا سے بہرہ دیا گیا ہو۔

ہاں بے شک تم نہیں کہہ سکتے ہو۔ اب چاہے قرآن کی مار پڑتے وقت جو چاہو

زبان سے جھوٹ بولو پس ضرور رہی کہ اپنے دعوی پر تم قائم رہو۔ یعنے کتاب خدا سے تم کو بہر
دیا گیا ہی۔ پھر شرق سے غرب شمال سے جنوب تک پھر و کسی اہل سنت کے یہاں
ابوبکر و عمر و عثمان کا دسواں۔ بیسواں۔ چالیسواں۔ چہلم۔ ششماہی۔ سالانہ عرس فا
لنگر۔ نذر۔ نیاز۔ خیرات ہوتی ہی عقلمند و عبادت وہی ہی جس کو لوگ عبادتاً انجام دیں۔
مضمون ہم تم کو بتا آئے ہیں۔ کھانا۔ پانی۔ نذر۔ نیاز۔ خیرات۔ علم۔ تعزیہ۔ جھکنا
کرنا۔ چومنا۔ سلام کرنا۔ تعظیم کے لیے کھڑا ہونا۔ اطراف پھرنا۔ یہ سب عبادت ہ
اور تم لوگ علیؑ اور حسینؑ کے لیے یہ سب جائز رکھتے ہو۔ سب کرتے ہو۔ تمہارے
کرتے ہیں۔ دیکھو۔ جبت وطاغوت میں کون کون داخل ہوا۔ ہم کو اس کی کچھ پ
نہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اس میں داخل ہیں۔ ہم واقعات دکھلاتے ہیں کہ اس سے علیؑ ا
حسینؑ مراد ہوتے ہیں اور بہت صاف صاف مراد ہوتے ہیں۔ پھر آگے چلکر کما
بلاغت سے فرماتے ہیں کہ وہی جبت وطاغوت کے پوجنے والے ان پر ایمان لا

والے) کافروں سے کہتے ہیں کہ ان ایمان والوں کی بہ نسبت ہم زیادہ راہ راس
پر ہیں۔ اے آل رسولؐ سچ کہنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ اے مقبول احمد۔ اے تمام عقلمند شی
سب کہتے ہو یا نہیں کہ ہم سب سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔ (آیت ذیل کو ساتھ پڑ
بہ متصل واقع ہی) *

ترجمہ مقبول احمد صـ۱۳۷ *

ترجمہ مقبول۔ وہی تو ہیں۔ جن پر اللہ نے لعنت کی ہی۔ اور جس پر اللہ لعن
کریگا۔ تم اس کا مددگار ہرگز کسی کو نہ پاؤ گے *

تفسیر۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کی تفسیر سے آل رسول اور ان کے ست
مقبول احمد بھی تو اصر ہیں۔ ناظرین۔ میں ہر آیت کی تفسیر علیحدہ لکھے دیتا ہوں آ
کے لیے سمجھانے کے لیے۔ ورنہ اگر آپ قرآن یا ترجمہ مقبول کو سامنے رکھکر چند آ

رھ لیجئے۔ جو متصل واقع ہیں۔ تو آپ کو قرآن کا معجزہ روز روشن کی طرح معلوم ہو جائیگا۔ میں
یہاں سلسلہ بتائے دیتا ہوں ؛

پہلی آیت میں مدعیان عصمت کا بیان ہوا ؛

دوسری آیت میں اُن کا گنہگار ہونا ظاہر کیا گیا ؛

تیسری آیت میں کتاب خدا سے بہرہ رکھنے والوں کی بُت پرستی کا اور اُن کی
ن ترانیوں کا ذکر ہوا۔ اب اِس آیت میں فرماتے ہیں کہ وہی تو ہیں جن پر اللہ نے
عنت کی ہی۔ اور جس پر اللہ لعنت کرے گا۔ تم اُس کا مددگار ہرگز کبھی کو نہ پاؤ گے
خداوندا۔ ہم نام کسی کا نہیں لیتے۔ چونکہ تو نے درود کی طرح لعنت بھیجنے کا حکم
م کو نہیں دیا۔ تو نے لعنت بھیجنے سے اپنے پیغمبر کو سخت منع کیا۔ جس ممانعت میں ہم
ریک ہیں۔ مگر یہاں بھی قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس بلاغت پر قربان ہو جاؤ۔ بقبول احم
ں بتاتا ہوں سے دیکھو۔ ۸۰۔ برس تک شام کی مسجدوں مناروں پر جب لعنت کی
تی تھی تو ایک مددگار بھی منع کرنے۔ مارنے۔ جان لینے جان دینے کو نہیں آتا تھا۔
اور پھر چار صدی تک تو یہ صدا آل رسول کی بلند تھی کہ تقیہ میرا اور میرے باپ
دا کا مذہب ہی جس نے تقیہ نہیں کیا اس کا ایمان نہیں۔ اس کا دین نہیں۔ دین
ں سے دس حصہ میں سے نو حصہ صرف تقیہ میں ہو ۱۲ ؛

پس ضرور ہی کہ ان کے شیعوں کا بھی یہی مذہب ہو گا ؛

بخلاف اس کے دیکھو کہ اہل سنت نہ ابو بکر و عمر کی پرستش کرتے ہیں۔ نہ
بکر و عمر کو کہتے ہیں کہ یہ علی سے زیادہ راہ راست پر ہیں مگر پھر بھی آج چودہ سو برس
بھی اگر ایک سنی بھی موجود رہتا ہی اور اس کے سامنے تبرا کہا جائے اور اس کی سمجھ
ں بھی آجاتا ہی تو بغیر جوتے رسید کیے لاٹھی چلائے باز نہیں آتا۔ اور مار پیٹ کی
ت میں سزا بھی پا جاتا ہی۔ مگر حمایت اور مددگاری سے دریغ نہیں کرتا۔ اور اس کی

وجہ یہی ہی جو قرآن میں اللہ کا فیصلہ موجود ہی کہ جس پر اللہ لعنت کرے گا۔ اُس کا
مددگار کسی کو نہ پاؤگے اور چونکہ یہ اللہ کی لعنت نہیں ہی۔ اِس لئے تم ہزاروں مددگار
پاتے ہو۔ منجملہ اُن مددگاروں کے ایک مدد یہ بھی ہی کہ ایسی تفسیر قرآن کی سنادیجے
کہ جس کے لفظ لفظ سے معنے ظاہر ہوں۔ آیات متشابہات کا آیات محکمات سے ربط
ظاہر ہوتا ہو۔ اور تمام وہ لوگ جنکے ذہن صاف حس لطیف۔ تمیز صحیح ہو۔ جنکا سینہ
معرفت میں کھولدیا گیا ہو وہ اس کو سمجھ لیں مان لیں ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص۱۴۷ معہ حاشیہ نمبر ا و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ؂

ترجمہ مقبول۔ آیا سلطنت حقیقی میں سے اُنکا کچھ حصہ ہی۔ اگر ہی تو کسی کو تل برابر
بھی نہ دیں گے ۱۲ ؂

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ معزز ناظرین۔ اِس آیت کی نسبت
آل رسول اپنے قدیم دعویٰ پر بہت زور سے قائم ہیں کہ یہ آیت انھیں کے یا ان کے
دشمنوں کی شان میں اُتری۔

قبل اس کے کہ ہم تفسیر شروع کریں مقبول احمد سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ حقیقی
کا لفظ ترجمہ میں جو تم نے زیادہ کیا وہ قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہی۔ نذیر احمد کی تقلید
سے کچھ فائدہ نہ ہوگا ؂

بتاؤ۔ تمھارے اماموں نے یہ تم کو بتایا۔ یا تم نے محض اپنی طرف سے رکھدیا اس
کی تفسیر میں تم نے کیوں اماموں سے اختلاف کیا ؂

عقلمند شیعو۔ غور کرو۔ کہ مقبول احمد کس درجہ تحریف قرآن کرتا ہی۔ اچھا شیعو
اور دیکھو لہم کی ضمیر۔ ابوبکر و عمر و عثمان کی طرف جاتی ہی۔ یا علی اور حسن اور تمامی دیگر
خلفائے بنی ہاشم آل عباس کی طرف۔ کیونکہ یہ قرآن کی آیت ہی بے سر و پا فضول
نہیں اگر آل یعقوب سے متعلق ہی تو بھی آل رسول کی تعلیم مد نظر ہی اور یہاں تو آل

خود ہی مدعی ہیں ؛

عقلمند شیعو - اس آیت اور اس کے حاشیہ کی تمام روایتوں کو تم خود ضرور دیکھو - اور بہت غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائیگا - کہ اس آیت سے بروایت ائمہ معصوم خلفائے ثلثہ کی ولایت و امامت و خلافت ثابت ہوتی ہے - اور جب اماموں کی روایت اور قرآن کی شہادت سے خلافت ثابت ہوتی ہو تو تم خود ہی سوچو کہ تمہارا گالی دینا - بُرا کہنا لعنت بھیجنا کس طرح جائز ہو سکتا ہے - ایسا کرنا خود ائمہ معصومین کے خلاف کرنا ہے - قرآن کے خلاف خدا کے خلاف کرنا ہے ؛ "ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں" ! اب تفسیر کیطرف متوجہ ہو - آو بقول آل رسول پہلے ہم یہ دیکھیں کہ اس آیت سے ابوبکر و عمر و عثمان کی سلطنت و خلافت و امامت مراد ہے اور خلافت ملنے پر ان لوگوں نے آل رسول کو تل برابر دیا یا نہیں ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے - اس کے واسطے تم تواریخ و سیر کے ہزاروں لاکھوں ورق اُلٹ ڈالو - احادیث شیعہ اور سُنی کو دیکھو - تم اپنی زبان سے اقرار کرو گے کہ جتنا مال ابوبکر و عمر و عثمان کے زمانہ میں تم کو ملتا تھا اس کی مثال مشکل سے ملے گی - پس ماننا پڑیگا کہ اس "لہم" سے مراد ابوبکر و عمر و عثمان نہیں ہیں ؛

اچھا دوسرا پہلو دیکھو علی کے اقوال و افعال - اور مناقب اور واقعات پر نظر ڈالو - وہ کہتے ہیں کہ جس طرح کوفہ میری امامت پر ایمان لایا - اس طرح کوئی شہر مجھ پر ایمان نہیں لایا یہ تعریف صرف زبان سے نہ تھی عمل کر کے بتا دیا خلافت ملتے ہی دار السلطنت و پایۂ تخت کوفہ میں پہنچا دیا - اب مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں کا اللہ والی ہے - نہ مال غنیمت سے حصہ ملتا ہے نہ مال غنیمت کہیں سے آتا ہے - نہ دفتر ہے - نہ حساب - نہ پنشن ہے نہ وظیفہ نہ سالانہ - نہ ماہوار - چھ برس میں تم صرف چھ مہینے کی تنخواہ تقسیم کرنا ثابت کرو ؛ ابھی تم کیا ثابت کرو گے تم تو خود نقل کرتے ہو - کہ کوفہ کے خزانچی نے اطلاع کی کہ اب خزانہ میں کہیں تل رکھنے کی جگہ بھی نہیں - یعنے اتنا سونا - چاندی جمع ہو گیا ہے -

آپ نے خزانہ کا دروازہ کھولا۔ اور کہلا دیا کہ کوفہ کے تمام شیعہ جمع ہوں نہیں نہیں بلکہ
اشیاع کوفہ جمع ہوں۔ اور جب وہ جمع ہوئے تو سب تقسیم کر دیا ۞

ہم پوچھتے ہیں کہ کوفہ میں اس دن کتنے لوگ تھے۔ ان کا نام خزانہ کے بخشش کھاتے
والوں میں درج تھا۔ مدینہ اور مکہ کے رہنے والوں نے۔ جنھوں نے ان ممالک کو فی الحقیقت
جہاد کر کے فتح کیا تھا۔ جسکے حقیقی طور پر وہی مالک اور مستحق تھے۔ سال کو ہنڈوی کر کے
تھا۔ یا منی آرڈر یا اونٹ پر لاد کر۔ لاد اتھا تو کتنا اور مکہ اور مدینہ والوں کو ابو بکر
و عثمان کے زمانہ کا روزینہ پہنچا تھا یا کم یا زیادہ۔ دیکھو ہم سے جھوٹ بولو ہم کو تمھارے گد
گھوڑے۔ اونٹ۔ تلوار۔ انگوٹھی۔ زرہ کا نام تمھارے لونڈی غلام کا نام معلوم ہے تمھا
ہزاروں حدیثیں تمھارے ہزاروں اقوال ہم کو معلوم ہیں ۲۴ برس تک روشن
مہذب زمانہ بنا دیا گیا تھا ۞

اب تم چھپا نہیں سکتے ہو۔ بتاؤ جس دن تمام اشیاع کوفہ کو پورا خزانہ بیت الما
کا بانٹ دیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔ اس دن مکہ اور مدینہ میں کتنے محتاج بھوکے سو
کتنے فاقہ کش مر گئے۔ تم کو کیا خبر۔ تم کو تو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ جس قدر میری امامت
کوفہ ایمان لایا ویسا کوئی شہر نہیں لایا۔ اب تم کو مکہ اور مدینہ سے کیا مطلب رہا ۞

ترجمہ مقبول احمد ص۱۳۷ ۞

ترجمہ مقبول۔ کیا وہ لوگوں پر اس کا حسد کرتے ہیں جو کچھ اللہ نے اُن کو اپ
فضل سے دیا ہے۔ ۱۲ ۞

تفسیر۔ ہم اسکی تفسیر و بیتا آئے لکھ آئے ہیں جب سارا قرآن آل رسول کی شان میں
تو یہ آیت بھی ہوگی۔ اور عمر بھر کے اقوال و شکایت سے پتہ چلاؤ کہ غیر لوگوں کو نبی تیم
ابو بکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی امیہ سے عثمان کو اللہ نے جو اپنے فضل سے دیا۔ اُس
وہی لوگ حسد کرتے تھے ۞

اللہ کی مار سخت ہی۔ مقبول دیکھو عقلمند شیعو غور کرو کہ کس کس دلائل و براہین سے
آل رسول اس اُمت کے یہود و نصاریٰ ثابت ہوتے ہیں۔ شرماؤ اور مرجاؤ ÷

ترجمہ مقبول صہ ۱۳۸ و حاشیہ ۱ و ۲ و ۳ ÷

جزو پنجم سورۂ نساء

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان والو۔ اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اس
رسول اور اُن والیان امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں۔ پھر اگر کسی معاملہ میں
تم میں آپس میں جھگڑا ہو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو۔ بشرطیکہ تم اللہ اور
قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی سب سے بہتر اور عمدہ تاویل ہی ۱۲ ÷

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔ مومنین آل رسول اپنے عام دعوے کے
مطابق ان آیتوں کو بھی اپنے ہی لیے کہتے ہیں ہم کو بتانے کی ضرورت نہیں تصدیق
کے لیے حاشیہ مقبول احمد دیکھ لو۔ کل حاشیہ کا جواب تو ہمارے علمائے ربانیین دیں گے ہم
کو تو صرف اپنے قرآن سے مطلب ہی جس کی حفاظت ہم نے اپنے ذمہ لی ہی۔ دیکھو۔ کافی
اور تفسیر عیاشی میں منقول ہی کہ امام اقر اس آیت کو یوں پڑھا کرتے تھے تلاوت فرماتے
تھے۔ "فان خفتم تنازعا فی امر فردوہ الی اللہ والی الرسول۔ والی اولی الامر منکم"۔
اور خود تلاوت کرکے فرماتے تھے کہ یہ آیت اسیطرح نازل ہوئی تھی ÷ مومنین۔

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم ✲ کہ بامن آنچہ کرد آں آشنا کرد

اے آل رسول ہم کو شرم آتی ہی کہ اب تم کو کس طرح آل رسول عربی کہیں۔ تم تو
عجمیوں سے بدتر ہو۔ تمھارا کچھ قصور نہیں۔ جب تمھاری پردادا نے مکہ مدینہ چھوڑا۔
کوفی لا یوفی پر اعتبار کرلیا۔ عراق میں جاکر رہے۔ ایرانی شہزادی بھی مل گئی تھی اسکا
بھیا بھائی بھی باوجود اسلام قبول نہ کرنے کے رسم الفت رکھتا تھا۔ جو بہن لڑائی میں
مفتوح ہوکر مسلمانوں کے قبضہ میں گئی ہو۔ اس سے قرابت داری سالے اور بہنوئی کا رشتہ
قائم رکھے۔ پس ضرور ہی کہ اور بھی ایرانی عجمی آتے جاتے ہوں۔ اسی لیے تم کو زبان فصیح سے

تعلق باقی نہیں رہا۔ اتنا بھی نہیں رہا۔ کہ تم ہمارے قرآن کی عزت کرتے۔ ای نادانو اگر ایسی ہی عبارت ہمارے قرآن کی ہوتی تو کفاران قریش کے ادیب ایسی معلوم نہیں کتنی تیں بناکر لاتے۔ اور ہم اپنا منہ آپ دیکھکر چپ رہ جاتے۔ ہمارا دعوے جھوٹا۔ ہماری تحدی لغو ہوتی ہمارا پیغمبر خفیف ہوتا۔ اگر تم کو علم نہیں ہی۔ تو کسی اہل علم سے پوچھو۔

اچھا بتاؤ قرآن کے کس نسخہ میں یہ لکھا گیا تھا۔ بقول تمہارے علی کے پاس جو نسخہ تھا جواب قائم کے پاس ہی۔ کیا اُس میں یہ عبارت ہی کیا تم نے قائم والا نسخہ قرآن کا دیکھا ہے اگر دیکھا ہے تو پیش کرو۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو۔ فلعنت اللہ علے الکاذبین ۱۲

باقر:۔ اب تک تو ہم کو صرف تمہاری عربیت پر اعتراض تھا۔ شکایت تھی۔ جو ایک معمولی چیز ہی۔ اگر کسی دیندار کو ادب نہ آتی ہو تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر قرآن کی سمجھ اور اور قرآن کا علم قرآن کی معرفت یہ بہت ضروری چیز ہی۔ تعجب سے لوگ سنیں گے کہ تم کو وہ بھی حاصل نہیں۔

باقر:۔ پہلے یہ بتاؤ کہ آمنوا میں علی داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر داخل نہیں کہتے۔ تو ایمان سے خارج۔ عقلمند شیعو دوڑو اور خبر لو۔ اگر داخل کہتے ہو تو اپنے آپ اطاعت کے معنے بتاؤ۔ قیامت تک جھوٹ بولو۔ ہمارے قرآن کا مطلب تو صرف اِس قدر تھا کہ اللہ اور رسول اور اولے الامر کی اطاعت کرو۔ جو پیغمبر کے بعد تمہارا اولے امر خواہ قضا میں خواہ حکومت میں خود تم میں سے یعنے مسلمان ہو۔

اور اگر تم میں آپس میں کسی معاملہ میں یا خود والے امر کے فیصلہ میں فتوے میں اختلاف پیدا ہو جاوے تو اس مسئلہ کو اللہ اور رسول پر پیش کرو۔

اللہ پر پیش کرنا یہ ہی کہ قرآن میں اُس حکم کو تلاش کرو۔ اس کے مثل احکام کو دیکھو۔ رسول پر پیش کرنا اِس طرح پر ہی کہ سنت رسول احادیث رسول میں اِس حکم یا

اس کے مثل احکام کو دیکھو۔ عقل کے دشمنو اولی الامر کیطرف پھر پلٹنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے
جبکہ خود اولی الامر ہی سے نزاع ہو۔ عقلمندو قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس کے بعد فرماتے ہیں
کہ اے آل رسول یہ مطلب قرآن کا تو تمھاری سمجھ میں جب ہی آئے گا بشرطیکہ تم اللہ اور
قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

اور پھر برہان میں دیکھو فرماتے ہیں۔ کہ یہی سب سے بہتر اور عمدہ تاویل ہے۔
شرماؤ اور مر جاؤ۔ ۱۲

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۶	آیہ فلا وربک۔ ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۴۰ ترجمہ مقبول احمد۔ تمھارے پروردگار کی قسم یہ لوگ کبھی مومن

نہ ہوں گے۔ جب تک کہ اُن جھگڑوں میں جو اُن کے مابین پڑے ہیں تم کو حاکم نہ بنالیں۔
پھر جو کچھ فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پائیں اور اس کو اس طرح تسلیم
کرلیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے ۱۲

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اے آل رسول
قرآن کے حکم عام سے تم کو قرآن نے کہاں مستثنےٰ کیا ہے۔ اے آل رسول اس آیت پر
تمھارا حملہ کیوں نہیں ہے۔ اے مقبول احمد تمھارا حاشیہ کیوں نہیں ہے۔ مومنین بہت غور
سے دیکھو۔ اور ہمیشہ دیکھو۔ ہمارا کلام بہت صاف ہوتا ہے۔ اور جب ہم بالکل صاف صاف
آیات محکم سناتے ہیں۔ تو وہیں آل رسول اور مقبول احمد کنائی کترا جاتے ہیں عمداً
نظر انداز کر دیتے ہیں۔ سنو پھر پوچھو کہ "مومنون یا لایومنون" میں علی داخل ہیں یا نہیں
پھر پوچھو کہ کتنے روز ہمارا رسول بیمار رہا۔ اور کتنے وقتوں کی نماز ابوبکر نے پڑھائی
ہمارے سامنے جعل فریب قائم نہیں رہ سکتا۔ اس عرصہ میں پیغمبر ہوش میں تھے یا
نہیں پیغمبر کو اس امامت کی خبر ہوئی یا نہیں۔ پیغمبر نے مسجد میں آکر امامت سے منع کیا۔
علی کو آگے کیا۔ اور جب یہ سب کچھ نہیں ہوا۔ تو بتاؤ کہ اس فیصلہ پیغمبر سے علی نے اپنے

دل میں تنگی پائی یا نہیں علی نے اس کو اس طرح تسلیم کیا جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔ یا نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ بقول تمھارے ہرگز نہیں کیا۔ پس کبھی مومن نہ ہوئے۔ ڈرو اور شرماؤ۔ ۱۲ ؛

جزو پنجم سورۂ نساء	ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۵ ۔ آیہ اللہ لا الٰہ الا ہو ؛ ترجمہ مقبول احمد ۔ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس

میں شک نہیں کہ قیامت کے روز وہ ضرور ضرور تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ اور بات کہنے میں اللہ سے زیادہ سچا کون ۱۲ ؛

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ نہ آل رسول ہی اس آیت کے متعلق کچھ کہتے ہیں۔ نہ مقبول احمد ہی کچھ کہتے ہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ آخر جب سارا قرآن تمھارا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں ؛

سنو۔ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس جملہ سے نُصیری اور اس اُمت کے یہود و نصاریٰ کی تردید فرماتے ہیں۔ دوسرے جملہ یعنے اس میں کچھ شک نہیں کہ قیامت کے روز وہ ضرور ضرور تم سب کو اکٹھا کریگا۔ سے مسئلہ رجعت کی تردید فرماتا ہی کہ تم کہتے ہو کہ قائم کے ساتھ سب رجعت کریں گے۔ پھر قائم انتقام لیں گے ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہم کو عذاب دے کر سولی دیں گے۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ ہم قیامت کے روز تم سب کو اکٹھا کرکے حساب کتاب وزن اعمال کے بعد جزا و سزا دیں گے۔ اگر دنیا میں سزا دے دی گئی تو پھر قیامت میں مواخذہ نہیں رہتا ؛

پھر ہمیشہ کے لیے منھ بند کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اور بات کہنے میں اللہ سے زیادہ سچا کون ۱۲ ؛

جزو پنجم سورۂ نساء	ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۶ و حاشیہ نمبر ا۔ مومن وہ ہی جو اپنے ایمان کا مقر ہو۔ ترجمہ مقبول۔ اور کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے۔

اے آل رسول بتاؤ کہ مومن میں علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو جھگڑا فیصل ہی۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ جنگ صفین و نہروان و جمل میں جن لوگوں کو علی نے قتل کیا یا کرایا وہ اپنے ایمان کا اقرار کرتے تھے یا نہیں مقر تھے یا نہیں۔ اور پھر بتاؤ کہ اس قتال سے وہ خارج از ایمان ہوئے یا نہیں +

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۷ و حاشیہ نمبر ۴ +

ترجمہ مقبول۔ اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھکر مار ڈالے گا۔ اس کا بدلہ جہنم ہی جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیگا۔ اور اس پر خدا غضبناک ہوگا۔ اور اس پر لعنت کریگا اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہی۔ ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ جب سارا قرآن تمھارا ہی تو یہ آیت کیوں نہیں جنگ جمل و صفین و حروراء میں سب مومن تھے یا نہیں۔ اپنے ایمان کا اقرار کرتے تھے یا نہیں۔ اپنے ایمان کے مقر تھے یا نہیں۔ اگر انکو مومن نہ کہو تو اپنے ایمان خصوصاً خاتمہ کے وقت تصدیق بالقلب کے گواہ پیش کرو اگر اپنے دعوی میں سچے ہو۔ اِس کے بعد کی آیت غور سے پڑھو +

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۰

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۴۸۔ آیہ یا ایہا الذین آمنوا +

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان لانے والو جب تم راہ خدا میں باہر نکلو تو تحقیق کرلو۔ اور جو شخص تم سے بقاعدہ اسلام سلام کرے تو یہ نہ کہدو کہ تو مومن نہیں ہی۔ تم زندگانی دنیا کا اثاثہ ڈھونڈھتے ہو۔ حالانکہ بڑے بڑے منافعہ خدا کے پاس ہیں تم بھی پہلے سے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس تحقیق کر لیا کرو یقیناً اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو خبردار ہی ۱۲ +

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اِس آیت کی نسبت نہ آل رسول ہی کچھ کہتے ہیں نہ مقبول احمد آیت ماقبل کو پڑھکر اس آیت کو پڑھو۔ پھر آل رسول سے پوچھو کہ ان ایمان والوں میں

علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو جھگڑا فیصل ہو گیا۔ دعویٰ بھی باطل ہو گیا اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو مدعی الایمان کے ایمان سے انکار کیا یا نہیں۔ گنہگار ہوئے یا نہیں گنہگار ہوئے تو دعویٰ عصمت باطل ہوا۔ اور مومن کے قتل و قتال سے جو نتیجہ ہوا۔ وہ ہمارے عام حکم میں موجود ہے۔ سوچو اور غور کرو؂

ہاں تم کہہ سکتے ہو کہ علی سے قتال کرنے والے بھی تو اسی میں داخل ہوں گے۔ ہونگے اور ضرور ہونگے۔ ہمارا حکم عام ہے قیامت تک کے ایسے گنہگار اس میں داخل ہوں گے پھر یہ فرمایا ہے کہ تم زندگانی دنیا کا اثاثہ ڈھونڈھتے ہو۔ ایک ذلیل اور بے حقیقت خلافت اور سلطنت کے لیے ایسا قتال کرتے ہو۔ حالانکہ اگر عثمان کی طرح سے صبر کرتے تو اللہ کے پاس بڑے منافع تھے۔ پھر فرماتے ہیں کہ تم بھی پہلے سے ایسے ہی تھے۔ اس جملہ سے عصمت اور بیدالشئی عصمت کی تردید فرمائی۔ پھر ڈانٹ بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں یقیناً اللہ اس سے جو کچھ تم کرتے ہو خبردار ہے۔ مطلب یہ کہ اس کو دھوکا نہیں دے سکتے اُس کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتے ۱۲؂

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۰ | آیہ لا یستوی۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۸؂

ترجمہ مقبول مومنوں میں سے گھر میں بیٹھے رہنے والے (سوائے ان کے جو معذور رہیں) اور راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجہ کے رو سے فضیلت دی ہے الخ۔ ۱۲؂

تفسیر | قرآن کا معجزہ دیکھو۔ اس پر نہ آل رسول کی تفسیر ہے نہ مقبول احمد کا حاشیہ شیعوں سے پوچھا جاتا ہے۔ آل رسول سے پوچھا جاتا ہے۔ اچھا پہلے بتاؤ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ حیات میں جتنے غزا اور سرایا ہوئے۔ اس میں علی نے کتنا مال پنادیا۔ کس کس لڑائی میں کتنا کتنا۔ بعد وفات رسول صلعم کس کس لڑائی میں کتنا مال دیا؟

کس کس لڑائی میں شریک ہوئے۔ پھر بتاؤ کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والے اُن سے افضل ہیں یا نہیں۔ دو مرتبہ اللہ پاک اپنی زبان سے فرماتا ہے کہ ہم نے بیٹھنے والوں پر جہاد کرنے والوں کو فضیلت دی۔ پھر پوچھو کہ قیامت تک کے بیٹھنے والے اور جہاد کرنے والے اس آیت کے حکم اور فیصلہ میں داخل ہونگے یا نہیں ؛

یہ تو ظاہر ہے کہ جب کوئی نیا قرآن آنے والا نہیں ہے تو ضرور داخل ہونگے ؛

پس نہ داخل ہونے کے واسطے کون سی دلیل ہے ؛

پھر پوچھو کہ اے آلِ رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور جب سارا قرآن تمھارا ہے تو یہ آیت کیوں نہیں پھر پوچھو کہ مومنون میں علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں داخل تو جھگڑا فیصل ہے۔

اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو مفضول ہوئے یا نہیں۔ ابو بکر و عمر و عثمان کی شان تو بہت بڑی ہے۔ عوام مومنین مجاہدین جو اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے تھے ان سے بھی مفضول ہوئے یا نہیں۔ ہاں پھر پوچھو کہ اے آلِ رسول تم کسی جہاد میں ڈھائی سو برس تک اپنے مال اور جان سے شریک ہوئے یا نہیں۔ جمل و صفین و حرورا و نہروان و کربلا کے قتال کو جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہہ سکتے۔ پھر پوچھو کہ اے آلِ رسول تم اسکی کوئی وجہ بتا سکتے ہو کہ قرآن میں جو سیکڑوں جگہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر مقدم بیان کیا ہے اس کی کوئی وجہ تم کو معلوم ہے۔ تم سمجھتے ہو یا ہی جہل پر دعوائے ہمہ دانی کرتے ہو۔ یہ کیا بات ہے کہ جہاں پانی مرتا ہے تم ہٹ جاتے ہو۔ ۱۲ ؛

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۲	ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۱ ۔ بیان نماز خوف لڑائی و حاشیہ آدھی فوج دو رکعت نماز پڑھے ۔ آدھی فوج لڑتی رہے

پھر وہ جا کر لڑیں اور یہ آکر نماز پڑھیں۔ ۱۲ ؛

اس آیت اور حکم سے عمل دائمی جمع بین الصلوتین کی تردید فرماتا ہے۔ یعنے اگر جمع

بین الصلوٰتین امر مشروع و جائز ہوتا تو جہاد سے بڑھ کر اور کون سا موقع تھا۔ اور جب ایسے موقع پر نماز جمع نہیں کرائی گئی۔ یہاں تک کہ نماز عصر قضا ہو گئی۔ تو ہمیشہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر موقوتا کے معنے مفروض بتاتے ہیں۔ مگر کتاب کے معنے وہ نہ بتا سکے۔ کیا جہالت سے ؟ نہیں۔ بلکہ عمداً ترک کر دیا طبقاً عن طبق قدم بہ قدم یہودیوں اور نصرانیوں کے عمل کیا۔ اپنا مطلب نکالنے کے لیے۔ چونکہ جمع بین الصلوٰتین پر عمل دائمی کر رکھا ہے۔ اور اس میں آسانی اور سہولت بہت ہو گئی ہے منافقین کے لیے اس لیے وہ قرآن میں بھی تحریف کرتے ہیں۔ اپنے اپنے وقت پر فرض نہیں بتاتے۔ صرف پڑھ لینا فرض ہے نہ وقت باقرا ہم کو تم سے ایسی اُمید نہ تھی ؛

مسلمانو۔ تم کو معلوم ہے کہ بعد وفات رسول کریم صلعم جھوٹے مدعیان رسالت نے اپنی امت پر سے دہر میں نماز صبح و عشا معاف کی تھی۔ اور اس آسانی سے لاکھوں آدمی ان کی امت میں داخل ہو گئے تھے آل رسول کو دیکھو کہ وہ وقت کو فرض ہی نہیں بتاتے مقبول احمد کو دیکھو کہ وہ کتاب کا ترجمہ "لکھی گئی ہے" لکھتا ہے۔ یہاں کتاب سے مراد علی کیوں نہ ہوئے عقلمند شیعوں سے کوئی پوچھے ۱۲ ؛

جزو پنجم سورۂ نسار رکوع ۱۲	انہ ولا تکن - ترجمہ مقبول احمد ص ۱۵۲ و حاشیہ ترجمہ مقبول احمد اور جو لوگ اپنی ذات سے خیانت

کرتے ہیں۔ تم ان کی طرف سے جھگڑا نہ کرو بیشک اللہ ان کو دوست نہیں رکھتا۔ جو خائن اور گنہگار ہیں لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپاتے حالانکہ جب راتوں کو ان باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند ہیں۔ تو خدا ان کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ اور جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں خدا کا علم ان سب کو گھیرے ہوئے ہے ۱۲ زندگانی دنیا میں تو ان کی طرف سے اب تم جھگڑتے ہو قیامت کے دن اُن کی

طرف سے کون جھگڑا کریگا - یا کون ان کا وکیل بنے گا ۱۲ ؎

کافی میں امام موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ اس سے فلاں اور فلاں اور عبیدہ بن جراح مراد ہیں - تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ اور موسیٰ کاظم یہی فرماتے ہیں - اور ایک روایت میں امام باقر بجائے الفاظ فلاں اور فلاں کے اول اور ثانی اور عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں احتجاج طبرسی میں علی سے منقول ہو کہ بعد وفات رسول دین میں تغیرات پیدا کرنے والوں کا ذکر ہو مثل یہود و نصاریٰ کے - ۱۲ ؎

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم واقعد - اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں ہو - ہماری سرکار لاابالی سرکار ہو - ہم کو کسی سے بھی مطلب نہیں - ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان اور دوسرے اصحاب رسول اس میں داخل ہوں - یا تم اس میں داخل ہو - ہمارا قرآن تمام عالم کے لیے حجت ہو - قیامت تک کے لیے حجت ہے - واقعات سے مقابلہ کرو - حالات دیکھو - اقوال سنو اور پھر خود فیصلہ کرو - اور آخر فیصلہ تو ہم خود کرینگے ؎

بقول تمھارے رسول نے علی اور حسن اور حسین اور انکی اولاد کیلیے کہا یا نہیں کہ وہ مجھسے ہیں اور میں اُن سے ہوں میں ان سے لڑنے والا ہوں جو ان لوگوں سے لڑیں میں اُن سے صلح کرنے والا ہوں - جو اُن لوگوں سے صلح کریں - تیرا گوشت میرا گوشت ہے - تیرا خون میرا خون ہے - ؎

تمھاری ان حدیثوں کے بعد تو روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ اس سے ابوبکر و عمر و عبیدہ بن جراح مراد نہیں ہیں بلکہ وہی لوگ مراد ہوں گے جن کی طرف سے رسول جھگڑا کرنا چاہتے تھے جھگڑا کرتے تھے - اب قرآن سے دیکھو کہ وہ کون ہیں ؎

جو لوگ اپنی ذات سے خیانت کرتے ہیں - دل میں کچھ ہو اور زبان سے کچھ اور کہتے ہیں اعتقاد کچھ ہو - اور براہ تقیہ کچھ کہتے ہیں - اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اے رسول ان کی طرف

سے تمھارا جھگڑا کرنا بے سود اور نامناسب ہے۔ اللہ انکو دوست نہیں رکھتا جو خائن اور گنہگار ہیں

پھر ان لوگوں کے حال کی طرف رجوع فرماتا ہے۔ یعنے وہ کس قسم کی خیانت کرتے ہیں

کس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے تو یہ چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں

چھپاتے" جب اپنے شیاطین سے ملتے ہیں۔ تو اُن سے ایسی ایسی باتیں کر دیتے ہیں۔ پھر

اپنے جبروت کا بیان فرماتے ہیں ؂

فرماتے ہیں۔ حالانکہ جب وہ راتوں کو اُن باتوں کا مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو ناپسند

ہیں تو خدا اُن کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ اور جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں۔ خدا کا علم ان سب کو

گھیرے ہوئے ہے۔ اِس میں تقیہ بھی داخل ہے۔ غیبت اور چغلی اور بدی بھی داخل ہے بغاوت

اور نافرمانی بھی داخل ہے۔ سلطنت کی بیخ کنی اور بدخواہی بھی داخل ہے۔ عام مسلمانوں سے

کچھ کہنا۔ اور شیعوں سے اسکے خلاف کہنا بھی داخل ہے غرض کہ وہ تمام باتیں داخل ہیں

جو وہ چھپا کر کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری آیت میں رسول سے اور سختی سے فرماتا ہے

کہ زندگانی دنیا میں تو ان کی طرف سے اب تم جھگڑتے ہو۔ قیامت کے دن ان کی طرف

سے کون جھگڑا کرے گا۔ یا کون اُن کا وکیل ہوگا۔ اِس آیت سے شفاعت نامناسب کی

تردید فرماتا ہے ؂

یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ سے فرمایا کہ اے

بیٹی عمل کر عمل کر۔ یہاں اور بھی نزاکت ہے وہ کون سے اعمال صالحہ تھے جنپر فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ

وسلامہ علیہا عمل نہیں کرتی تھیں۔

پس ضرور ہے کہ آنحضرت صلعم نے انھیں احکام کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس میں تمام

ذریت فاطمہ بھی داخل ہیں۔ کاظم تم فلان۔ فلان کیوں کہتے ہو۔ صاف لفظوں میں ابوبکر

وعمر کیوں نہیں کہتے۔ ابوبکر وعمر تمھارا کیا کر لیں گے۔ کیا کر سکتے ہیں۔ ہاں ہاں مسلمان بھی

تمھارا کیا بگاڑ سکتے ہیں ؂

باقر- بجائے فلان- فلان کے تم صرف اول اور ثانی کیوں کہتے ہو اگر خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی تم کہتے تو وہ تمھارا کیا کر سکتے- یا مسلمان ہی تمھارا کیا کر سکتے-

مقبول احمد تم ہی خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی کیوں نہیں کہتے- برٹش راج میں تم کو کس کا ڈر ہی- مسلمان اب تم پر نالش فوجداری کرنے نہیں جا سکتے- اور تفسیر لکھنے میں تم کو تعزیرات ہند کی رو سے سزا بھی نہیں ہو سکتی- ہم سے تمھاری چالاکی چھپ نہیں سکتی ہاں ہاں مسلمان اب تمھارے دھوکے میں نہ آئیں گے کہ اُن سے کہہ سکو کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل تمھارا مکر ظاہر ہو گیا- تم اسی طرح اول و ثانی کہہ چکے تھے اور جب مار پڑی تو تم نے کہدیا کہ اول سے مراد ابلیس اور ثانی سے مراد قابیل- یہاں تو تم نے اول و ثانی کہکر پھر ابو عبیدہ بن جراح بھی کہدیا- اب کیا موقع باقی رہا- کہ ابو عبیدہ کے ساتھ اول و ثانی سے مراد ابلیس و قابیل ہونگے- دیکھو خدا کی مار کیسی سخت ہی اور اس کا کلام کتنا صاف ہی- وہی لوگ اس کو سمجھیں گے جن کا ذہن صاف حس لطیف تمیز صحیح ہی- جن کا سینہ معرفت میں کھولدیا گیا ہی ؛

جاہل مقبول احمد دیکھ سورہ نسار کی لعنت اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں ؛

جزو پنجم سورۂ نسار رکوع ۱۴

آیہ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ- ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۵۲ ترجمہ مقبول احمد- اور جو کچھ تم نہ جانتے تھے- اُس کی تم کو تعلیم دی- ۱۲ ؛

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن بقول تمھارے- تمھاری ہی شان میں اترا ہی- قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے متعلق آل رسول بھی کچھ نہین کہتے- مقبول احمد بھی حاشیہ نہیں چڑھاتے- پھر پوچھو شاید جواب دیں- سنو اس آیت میں اللہ پاک آل رسول کی یون تعلیم فرماتا ہی کہ تم کب تک دعوٰی ہمہ دانی

کرتے رہو گے۔ کب تک علم گزشتہ و آئندہ "ماکان ومایکون" کا دعوےٰ کرو گے۔ کب تک اُستاد جبرئیل بنو گے۔ کب تک پیغمبروں سے افضل بنو گے۔ باوجودیکہ تمہارے احمق کہتے ہیں کہ امامت نبوت سے افضل ہی مگر پھر بھی نبی کے بعد ہی ذکر لایا جاتا ہی۔ نبی کا خلیفہ اور وصی اور نائب ہی کہا جاتا ہی۔ دوسرے پیغمبروں کو جانے دو صرف رسول کریم صلعم کو لو انھیں کو دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ اے رسول جو کچھ تم نہ جانتے تھے اس کی تم کو تعلیم دی۔ معلوم ہوا کہ تعلیم خداوندی سے پہلے جاہل تھے۔ اور جب پیغمبر ہی جاہل ٹھہرائے گئے تو پھر تمہارا کس میں شمار ہو سکتا ہی۔ اب غور سے دیکھو کیا اللہ صاحب نے غلط اور جھوٹ کہا کہ تم نہیں جانتے تھے اور پیغمبر ہی سے کہتے ہیں۔ جو سب کچھ جانتے تھے۔ یہ تو بدترین جھوٹ ہی پس اگر تم کو خدا پر قرآن پر ایمان ہو تو کہدو کہ اللہ نے سچ کہا تھا۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا۔ خدا سے زیادہ سچی کس کی بات ۱۲؀

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۴	آیہ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۵۳ و ۱۵۴؀

ترجمہ مقبول۔ اور جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لیے کھل جائے رسولؐ کی مخالفت اختیار کریگا اور مومنوں کے راستہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار کریگا۔ ہم بھی اُسے راہ پر چلائینگے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے ۱۲؀

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول تمہاری شان میں یہ آیت نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہی۔ قرآن کا معجزہ دیکھو اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اُگل سکے نہ مقبول احمد ہی نے کوئی حاشیہ چڑھایا۔ اور وجہ اس کی صرف یہ ہی کہ ایسی کھلی آیت میں اس کی دال نہیں گلتی۔ سُنو قرآن کا مطلب یہ ہی کہ اللہ صاحب نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اللہ صاحب نے صاف لفظوں میں اپنے پیغمبر کو خواب میں دکھلا دیا تھا کہ بنی تمیم سے ابوبکر کو نبی

عدی سے عمر کو بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ بنائے گا - خواب ایک اقسام وحی سے ہے - پیغمبر کا خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا - پیغمبر صاحب نے اپنے مرض موت میں چند روز تک ابو بکر سے نماز کی امامت کرائی - سب کو خبر ہو گئی - سب سمجھ گئے - اصحاب رسول جسکی شان میں علی اور صادق محامد و مناقب بیان کرتے ہیں سب نے بالاجماع اتفاق کر لیا - تمام مسلمانوں نے بیعت اطاعت ووفاداری کر لی اور برابر وفاداری وامانت وراستی کے مطیع رہے -

اب چونکہ سارا قرآن آل رسول ہی کی شان میں اترا ہے - اس لیے آل رسول اور اُن کے شیعوں کو یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ جو شخص بعد اس کے کہ حق اس کے لیے کُھل جاوے رسول کی مخالفت اختیار کریگا - اور مومنوں کے راستہ سوا اور کوئی راہ اختیار کریگا - ہم بھی اسے اسی راہ پر چلائیں گے اور اسے جہنم میں داخل کریں گے - اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے ؂

آل رسول اور ان کے شیعوں کو ایک خاص تعلیم بھی اس آیت میں فرماتا ہے "ہم بھی اس کو اسی راہ پر چلائیں گے" - کیوں جی بقول تمھارے یہ سختی ہے یا نہیں - کیوں جی بقول تمھارے یہ عدل و لطف کے خلاف ہے یا نہیں - بری راہ ہم خود چلاتے ہیں اور عذاب بھی کرینگے - اہل سنت مومنین کو بھی ایک خاص تعلیم اس آیت میں ہے - تم جو مناظرہ میں وقت ضائع کرتے ہو - شیعہ کو جو رسول کی مخالفت میں مومنین کے راستہ کے سوا راستہ اختیار کئے ہوئی ہو - اللہ کا وعدہ یہ ہے کہ ہم انکو انھیں کی راہ پر چلائینگے - پھر تم کیوں کوشش بیجا کرتے ہو - درانحالیکہ اللہ کو خود منظور ہے کہ اُن کو جہنم میں داخل کرے ؂

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۵ - ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۵ - آیہ لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ ؂

ترجمہ مقبول احمد - تمھاری امیدوں کو اور اہل کتاب کی اُمیدوں کو اس میں کچھ دخل نہیں جو بھی کوئی بدی کریگا - اسکا بدلہ پائیگا - اور خدا کے سوا - وہ کسی کو نہ اپنا حامی پائیگا نہ مددگار ۱۲ ؂

مومنین اہل کتاب میں زمانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صرف یہود اور نصاریٰ ہی اہل کتاب تھے اور سمجھے جاتے تھے۔ یہود موسےٰ کی اُمت تھے۔ اور نصاریٰ عیسےٰ کی اُمت۔ اور تھے یہ سب کے سب بنی اسرائیل۔ آل یعقوب پیغمبر انھیں کو بڑی بڑی اُمیدیں تھیں بڑے بڑے دعاوی تھے ÷

"طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم آل رسول کے دعاوی بھی اسی طرح کے ہیں مثلاً معصوم پیغمبر زادگی وغیرہ وغیرہ۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھارا ہی۔ تمھاری ہی شان میں اترا ہی۔ اہل کتاب بھی تم نے اپنے ہی آپ کو کہا تھا پس آل یعقوب سے تمھاری مثال دی جائیگی یا بقول تمھارے غریب کمینے اعراب سے؟ اُمیدیں اور دعاوی تم کو ہیں یا غریب جاہلوں۔ گنہگاروں کو کہ پس اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتے ہیں ÷

ہمارے قضاو قدر ہمارے عذاب و ثواب۔ ہماری مغفرت و مواخذہ میں نہ تم کو دخل ہی نہ تمھارے اُمیدوں کو۔ بنی اسرائیل بھی پیغمبر کی اولاد تھے۔ پیغمبر زادگی کا ان میں بھی بہت غرور تھا۔ مگر ہمارا فیصلہ قطعی یہ ہی کہ جو کوئی بدی کریگا (چاہے کوئی ہو۔) اُسکا بدلہ پائیگا اور خدا کے سوا وہ کسی کو نہ اپنا حامی پائیگا نہ مددگار ۱۲ ÷

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۷

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۵۹۔ آیہ "ولن یجعل اللہ" ÷

ترجمہ مقبول احمد۔ اور خدا ہرگز مومنوں پر کافروں کا غلبہ نہ ہونے دے گا۔ ۱۲ ÷

اقول جب سارا قرآن آل رسول کے لیے ہے تو اُنسے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ مومنین میں تم داخل ہو یا نہیں۔ علی داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں داخل ہیں تو قصہ فیصل ہی۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو پوچھو کہ ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و یزید اور تمامی خلفائے بنی اُمیہ و بنی مروان و بنی عباس کو غلبہ ہوا یا نہیں ÷

پھر کیا خدا کا وعدہ جھوٹا ہے اس نے محض جھوٹ کہا نہیں بلکہ فی الحقیقت خدا کا وعدہ سچا اس سے زیادہ سچا کس کا وعدہ۔ مگر یہ دین کی لڑائی نہیں تھی۔ کفر و اسلام کی لڑائی نہیں تھی اعلاے کلمۃ الحق لا الہ الا اللہ کے لیے نہیں تھی۔ بلکہ صرف دُنیاوی لڑائی تھی۔ اس میں جس کی تدبیر کارگر ہوئی جس کے پاس قوت زیادہ تھی وہ غالب آگیا۔ جب تک کفر و اسلام کی لڑائی تھی۔ اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا رہا۔ مصر میں مسلمان کتنے تھے۔ شام میں عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی۔ ایران میں مسلمانوں کی فوج کس قدر تھی اور دشمن کتنے تھے؟ وہ چند۔ اور پھر خدا کا وعدہ سچا ہوا مسلمانوں کو ہمیشہ فتح ہوتی رہی ۱۲

جزو پنجم سورۂ نساء رکوع ۱۷ آیہ ان المنافقین "ترجمہ مقبول صـ۱۵۹ و صـ۱٦۰ ؂

ترجمہ مقبول۔ بیشک منافق اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور وہ ان کو اس کے دھوکے کا بدلہ دینے والا ہے۔ اور جس وقت وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو الکساے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھلاتے ہیں اور خدا کا ذکر بہت ہی کم کرتے ہیں کفر و ایمان کے مابین تذبذب میں ہیں نہ انھی کی طرف ہیں نہ اُنھیں کی طرف اور جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کرلیگا تم اس کے لیے ہرگز کوئی راہ نہ پاوگے ؂

اے ایمان لانے والو۔ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو یار نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کی کھلی حجت اپنے اور قائم کرلو ؂

اے آل رسول بتاؤ۔ یہ وہ آیتیں تمھاری شان میں اتریں یا نہیں اور بقول تمھارے جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہوا ہے تو یہ دو آیتیں کیوں نہیں۔ ہاں بنی اسرائیل کی عادت کے مطابق تمھاری اپنی عادت کے مطابق کہ میٹھا میٹھا غپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ پر عمل کرو تو البتہ نجات کی کوئی صورت ہوسکتی ہے۔ مگر واقعات اور حالات خود گواہی دینگے کہ تم ان میں داخل ہو سنو اور غور سے سنو۔ دیکھو اور انصاف سے دیکھو۔ قرآن تم نہیں پڑھتے۔ مگر تھوڑے۔ اللہ کو نہیں یاد کرتے مگر تھوڑے۔ نماز تم نہیں پڑھتے مگر تھوڑے

ہمارے ابرار بندوں کا مقابلہ کرو جا کر اُن کو دن ورات دیکھو تب معلوم ہوگا - پانچ وقت کی نماز کو جو اپنے اپنے وقت پر فرض ہوئی تھی تم نے ظہرین اور مغربین نام رکھکر تین ہی وقت کر دیا - یہ بھی تقلیل اور قلت میں داخل ہی ۔

اے آل رسول تمھاری تقیہ بازی سے تمھارے خاندان بھر یعنے باپ دادا کی تقیہ بازی سے تو یہی ماننا پڑتا ہی کہ تم دونوں کے درمیان میں مذبذب ہو - اہل سنت سے جب دیکھو تم ان کے موافق بات کرتے ہو تو تم کو وہ اہل سنت سمجھتے ہیں اور اہل بدعت اور رافضیوں سے جب رات کو تم ملتے ہو تو انکے موافق کہتے ہو - وہ تم کو بھی رافضی کہتے ہیں لغت کو دیکھو عرب یا عجم یا ہندوستان کو دیکھو - دُنیا کو دیکھو - دُنیا کے لوگ ایسے حرکات وافعال کرنے والوں کو کیا کہتے ہیں - ہم کسی کا نام نہیں لیا کرتے - قیامت تک کے لوگ ہمارے قرآن کے حکم میں داخل ہوں گے - مقبول احمد اور تمام شیعو - بلکہ اگر آل رسول نے یہ ترجمہ سکھلایا یا تبلایا ہو تو تمامی آل رسول ہم تمھاری اس مہربانی اور عنایت کے مشکور ہوتے ہیں کہ "یضلل" کے معنے (خدا توفیق ہدایت سلب کر لیگا) تم ہم کو فرضی الزام سے بچانے کے لیے ایسا ترجمہ کرتے ہو ہم بھی تمھارا ویسا ہی فرضی شکریہ ادا کیے دیتے ہیں - مگر دیکھو جب ہماری توفیق ہدایت سلب کرنے سے وہ گمراہ ہوئے - تو بتاؤ کہ اب ان کا کیا گناہ بتاؤ کہ اب اُن کا کیا اختیار رہتا ہو کہ توفیق ہدایت سلب کرنے کے بعد ہم جابر وظالم ہوئے یا نہیں - اے جاہلو کہیں الفاظ ہم کو ہماری خدائی کو - ہمارے جبروت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ہزار مرتبہ ہم قتل کریں قاتل نہیں - ہزار مرتبہ ہم گمراہ کریں ظالم نہیں - کرور جلاہوں کمینوں کو ہم بخش دیں جنت دیدیں - نہ ہمارے خزانہ میں کمی نہ ہم کو اس کی کچھ پروا - کرور سیدوں کو ہم جہنم میں جھونک دیں تو ہمارا ہاتھ پکڑنیوالا کوئی نہیں - ہمارے قدرت واختیار کا مقابلہ کرنیوالا کوئی نہیں ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں - تم اس کے لیے ہرگز کوئی راہ نہ پاؤ گے یعنے اس میں صاف اشارہ ہی کہ نہ نبی کی قرابت کام دے گی - نہ نبی کی ہدایت - نہ نبی کی شفاعت

بس کوئی راہ نجات کی باقی نہیں ہے۔ (اب دوسری آیت کو دیکھو ؂

اے آل رسول اس آیت میں تم داخل ہو یا نہیں۔ علی داخل ہیں یا نہیں تمام اصحاب رسول اور تمامی مسلمانان تابعی یا تبع تابعی داخل ہیں یا نہیں معجزہ قرآن کا دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اگلتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں ؂

یا سمجھے نہیں یا اس طرح ٹال گئے کہ شاید مسلمانوں کی اس پر نظر نہ پڑے اور اس تجبیر میں بھی ہم کو وہ جکڑ نہ دیں پھر پوچھو کہ اس آیت میں تم سب داخل ہو یا نہیں ؂

اگر کہتے ہو کہ نہیں داخل تو قصہ ختم شیعوں سے کہدو کہ ہمارے دین کا مرشیہ پڑھیں اگر ان کو دین کا غم ہے۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو نافرمانی اور بغاوت کا الزام عائد ہوتا ہے ؂

سارے آل رسول کو جس قدر عتاب۔ عداوت۔ نفرت۔ حقارت۔ اصحاب رسول تابعین اور تبع تابعین بلکہ کل اہلسنت سے ہے۔ خدا لگتی کہنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ جھوٹ بولنے کی تم جرأت بھی ہمارے سامنے نہیں کر سکتے۔ مقبول احمد کا ترجمہ آل رسول کا حاشیہ پیش نظر ہے۔ اور وہ گواہ عادل ہے جس سے تم انکار نہیں کر سکتے۔ اتنی عداوت تم کو نہ یہودیوں سے ہے۔ نہ نصرانیوں سے نہ مجوسیوں سے نہ پارسیوں سے نہ ہندوؤں سے۔ پھر بتاؤ کہ تم مسلمانوں سے زیادہ کفار کو چاہتے ہو یا نہیں۔ دوست رکھتے ہو یا نہیں ؂

تم اہل سنت سے خیرات مانگ کر اُن پر اور اُن کے بزرگواروں پر لعنت بھیجتے ہو تم ان کی خیرات کو مال غنیمت سمجھتے ہو۔ اس واسطے کہ تم کو کفار سے لڑ کر جہاد فی سبیل اللہ کر کے غنیمت حاصل کرنے کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ نصیب ہی نہیں ہوا۔ پس بتاؤ کہ نافرمانی ہوئی یا نہیں اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی جبروت اور قدرت اور علم کا حال دیکھو فرماتے ہیں کہ ہماری مخالفت کر کے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کی کھلی حجت اپنے اوپر قائم کر لو۔ مقبول احمد اور تمام عقلمند شیعہ دیکھو کہ خدا کی کیسی کھلی حجت ہے۔ تم اس کے جواب میں اب کہو گے کہ دوسرے بھی اس میں داخل ہیں۔ ہم خود

کہتے ہیں کہ سب داخل ہیں اور رہوں گے۔ اور ہمیشہ قیامت تک داخل ہوں گے۔
یہ تو ہمارا عام حکم ہے ❖

جزو پنجم سورۂ نساء

آیہ ان المنافقین" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۶۰ ❖
ترجمہ مقبول۔ یقیناً منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے
اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاوگے ۱۲ ❖

آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا تو یہ کیوں نہیں؟ سلسلۂ آیات کو ملاکر یہ آخر بیان ہے منافقوں کے تمام حالات تفصیلی بیان کرکے اپنے جبروت کا اظہار فرماتے ہیں کہ یقیناً منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں ہونگے۔ اور تم ان کا مددگار نہ پاوگے ❖

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع اول

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۶۹۔ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ ❖
شیعوں کی تفاسیر۔ تمام احادیث تمام اقوال ائمہ آل رسول تمام کتابیں اس سے بھری ہیں کہ "آیہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ" جب غدیر خم میں علے خلیفہ ہوے تو نازل ہوئی آل رسول کا یہی دعوی ہے۔ اس لیے پوری آیت کا ترجمہ مقبول نقل کرکے میں تفسیر لکھوں گا۔ علمائے ربانیین کو تو پہلے ہی سے معلوم ہے عقلمند شیعوں کو معلوم ہوجائیگا کہ ہمارے علما ہمارے ائمہ کہاں تک سچ بولتے ہیں ❖

ترجمہ مقبول۔ تم پر حرام کیا گیا۔ مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ اور جو گردن مروڑ کر مارا گیا ہو اور جس کے پاؤں باندھکر پیٹ پیٹ کر مارا ہو۔ اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو اور جو سینگوں سے مارا گیا ہو۔ اور جسکو درندوں نے پھاڑا ہو سوائے اس کے جس کا تم نے تزکیہ کرلیا ہو۔ اور جو تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ کہ تیروں پر تقسیم کرلو یہ بدکاری ہے۔ آج کے دن کافر تمھارے دین سے مایوس ہوگئے پس تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارا دین تمھارے لیے کامل کردیا۔ وانبی

نعمت تم پر پوری کر دی اور دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کر لیا۔ پس جو شخص بھوک کی طرف سے مضطر ہو۔ نہ گناہ کی طرف مائل ہو کر۔ تو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۱۲ +

اقول بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ اللہ کا کلام ہی یا اصحاب رسول کا جو بقول تمھارے جاہل اور گنہگار اور جعلساز تھے۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت پوری مسلسل موافق تنزیل ہی یا مختلف ٹکڑے کہیں کہیں سے براہ تحریف لا کر جمع کر دیا ہی۔ اور وہ کون کون سا ٹکڑا ہی۔ اور وہ کہاں کہاں سے آیا ہی۔ بھاگو مت۔ ہاں ہاں تمھارے پاس جو قرآن ہی اس سے بتاؤ۔ قائم مہدی کے پاس جو قرآن ہی اس سے بتاؤ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین +

ہاں پھر دیکھو تم نے جہاں جہاں اپنی طرف سے قرآن میں کچھ ملایا ہی وہیں قرآن کی فصاحت اور بلاغت کا ستیاناس ہو گیا۔ قرآن کی عظمت نظروں سے گر جاتی ہی پہلے (بقول خود) اپنے دشمنوں کی قابلیت دیکھو کہ قرآن میں وہ الحاق کرتے ہیں۔ اور پھر بھی خدا کے کلام اور زبان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ دیکھو ہمارا دعوی۔ ہمارے قرآن کا دعوی ہمارے پیغمبر کا دعوی کیسا جھوٹا ہوا جاتا ہی۔ چند اصحاب رسول قرآن کی ایسی عبارت بنا کر لاتے ہیں اور کسی کو کلام خدا ہونے میں شبہہ تک نہیں ہوتا پس اب بھی تم اُن کو جاہل کہو گے کہہ سکو گے جبکہ تم سے زیادہ اور بہت زیادہ۔ پیغمبر سے زیادہ۔ ہمارے برابر قابلیت ظاہر کر رہی ہی۔ اب نفس مطلب قرآن کا سنو +

اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ آیت بمقام مکہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی۔ تم کہتے ہو کہ بعد حجۃ الوداع غدیر خم میں علی کو خلیفہ بنانے کے بعد نازل ہوئی۔ بہر کیف دونوں کے کہنے سے زمانہ بہت قریب قریب ہی ایک مثال سے سمجھو پیغمبر نے اپنے دو بیٹیوں کا نکاح ابو لہب کے دو بیٹوں سے کیا تھا۔ ممانعت آئی نہ تھی حکم خدا آیا نہ تھا۔ آپ بشر تھے عرب تھے

کفو ڈھونڈھتے تھے۔ جس کے عرب بڑے دل دادہ تھے۔ اپنے کفو قرابت داروں میں کیا
تھا۔ زمانہ کفر کے نکاح کو آپ بعد اسلام ویسا ہی برقرار اور قائم رکھتے تھے غرض کہ جب
تک کہ حکم نہ ہوتا۔ دنیاوی کام آپ ویسا ہی کرتے تھے جو عرب میں معروف و رائج تھے۔ یہ
بھی تم کو معلوم ہے کہ اللہ قادر و توانا علیم و خبیر نے جب جب مناسب سمجھا احکام بھیجدیا۔ ایک
دم سے ایک ہی وقت تمام قوانین مجلد کر کے شائع نہیں کیا۔ آج نماز فرض کل روزہ۔ پرسوں
شراب کی تعریف آئی۔ اور گناہ کا بھی ذکر ہوا۔ پھر یہ حکم آیا کہ سکر و نشہ کی حالت میں نماز نہ
پڑھو پھر حکم ہوا کہ شراب نجس اور عمل شیطان ہے۔ اس طرح سے اگر تم کو خدا اور رسول پر قرآن پر
ایمان ہو تو مانو کہ اللہ پاک اس آیت میں مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ جانور
جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ (غیر خدا میں سب داخل ہیں کسی نیک و بد کو مستثنیٰ
نہیں کیا) اور جو گردن مروڑ کر مارا گیا ہو۔ اور جس کے پانوں باندھکر پیٹ پیٹ کر مارا
اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو۔ اور جو سینگوں سے مارا گیا ہو۔ اور جس کو درندوں نے پھاڑ
ہو۔ شکاری سدھائے جانور کے شکار کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔) اور جو تھان پر ذبح کیا گیا ہو (ہند
مسلمان شیخ۔ سید نیک و بد کی تفریق نہیں ہے استثنا نہیں کسی کا بھی تھان ہو) اور تیر
تیروں پر تم تقسیم کرلو۔ (اتنی طولانی فہرست جرائم کی قرآن میں کسی جگہ نہیں ہے۔) ان سب کا نام
فرماتے ہیں کہ یہ بدکاری ہے ؟

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ آجکے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے۔ پس تم ان
سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ اے آل رسول بتاؤ کہ اس جگہ کافر بقول تمہارے تمہارے دشمن و
ہیں یا نہیں ؟ ؟

اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہے۔ تمہاری ساری باتیں جھوٹ ہوئی جا
ہیں اور اگر کہو کہ داخل ہیں تب بتاؤ کہ تم اس آیت کی مخاطب ہو یا نہیں۔ سوچکر بولو۔ سنو
بہت غور سے سنو مقبول احمد کا ترجمہ بھی دیکھ لو ؟

بقول تمہارے وہ کافر تھے وہ تم سے مایوس کیا ہوے خلافت اُن کو مل گئی اور ایسی قوت سے مل گئی کہ تم خود اُن سے مایوس ہو گئے۔ اور تم نے جد وجہد بھی چھوڑ دیا۔ پس مایوس تم ہوئے تم ہوئے نہ کہ وہ۔ اور کافر کو مایوس کہا ہے پس جو مایوس ہوا ہو گا وہی کافر ہو گا۔ (اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جان کے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں) ٭

پھر آگے چلکر فرماتے ہیں کہ پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ بتاؤ تمھارا تقیہ یہودیوں نصرانیوں۔ مجوسیوں۔ کفار عرب۔ آتش پرستوں سے تھا یا کہ اُنھیں اہل سُنت سے جن کو تم کافر کہتے ہو ٭

بتاؤ تم اُن سے ڈرے یا نہیں کہ انھیں سے تقیہ کرتے تھے یا نہیں پس اللہ کے صریحًا تم نافرمان ہوئے اور عصمت رخصت ہو گئی۔ اور اللہ سے تقیہ کرنے میں نہیں ڈرے اور یہ صریحًا کفر ہو گیا۔ اب بتاؤ دو سطر میں دو جگہ "الیوم" کا لفظ قرآن میں آیا ہے۔ پہلا "الیوم" صریحًا تمھاری تکذیب کرتا ہے۔ پھر دوسرے "الیوم" سے تم کو کیا فائدہ مل سکتا ہے۔ تمھارے دعوے کی کیا تائید ہوتی ہے۔ واقعات اور حالات عالم پر بھی نظر ڈالو۔ اگر تم کو عقل ہے۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو علی کو خلیفہ کرنے نہ کرنے سے دین کی تکمیل کو کیا تعلق تھا۔ سنو تعلیم وہدایت وہ بغیر خلافت ملے بھی کر سکتے تھے۔ اور بہت آسانی سے بلا دقت وخرچ کر سکتے تھے۔ خلافت میں تو ہزاروں کام اور لاکھوں جھگڑے ہوتے ہیں۔ بقول تمھارے جب ان کو ۲۴ برس تک خلافت نہیں ملی تو نعمت کا کیا اتمام ہوا۔ اِس نعمت کا اتمام تو بے شک خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں ہوا مسلمان دینی و دنیاوی برکات سے مالا مال ہو گئے مشرق سے غرب تک اسلام پھیل گیا۔ ہزاروں مسجدیں بن گئیں۔ لاکھوں نمازی پیدا ہو گئے۔ دائرہ اسلام وسیع ہوا کفر کی سرحدیں گھٹ گئیں شام اور مصر۔ اور ایران فتح ہوا چین اور سندھ تک اسلام کا پھریرہ بلند ہوا۔ جھنڈے نصب ہوئے ۲۔ برس کرکے پوری آراستہ و پیراستہ بے غل وغش سلطنت دی گئی۔ تو بجز خانہ جنگیوں دنیا تو اگر

ایک ملک بھی کفار کا دائرہ اسلام میں نہیں آیا ایک نئی جگہ آواز اذان بلند نہیں ہوئی۔ اور بقول تمھارے کفار کو سلطنت دیکر تو خلافت کی لوٹیا ہی کو ڈبو دیا۔

کیا ہی اکمال دین ہے۔ کیا ہی اتمام نعمت ہے۔ تمھاری خاطر سے لاے آل رسول ہم کہدیں مگر دنیا سے کیونکر کہلائیں۔ آگے چلکر تمام روایات آل رسول کی تردید و تکذیب فرماتا ہے۔ یعنے فرماتے ہیں۔ دین اسلام کو تمھارے لیے پسند کر لیا۔

اسلام کی تعریف تم کر چکے ہو۔ کہ اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شرائع کا پابند رہنا۔

پھر بتاؤ کہ صحاب رسول۔ تابعین تبع تابعین اسلام میں داخل تھے یا نہیں وحدانیت خدا کا زبان سے اقرار کرتے تھے یا نہیں۔ شرایع کے پابند تھے یا نہیں اور پھر بتاؤ کہ اللہ نے دین اسلام کو اُن کے لیے پسند کر لیا تھا یا نہیں۔ یا کہدو کہ اللہ نے محض جھوٹ کہہ دیا تھا۔ ۱۲

پھر احکام حرمت کی طرف رجوع فرماتا ہے۔ یہ قرآن کا معجزہ دیکھو۔ خدا کی زبان پہچان فرماتے ہیں پس جو شخص بھوک کے سبب سے مضطر ہو۔ یعنے بھوک برداشت نہ کر سکتا ہو تو وہ گیا رہوں حرام چیزیں جن کا اوپر ذکر فرما چکے ہیں اس کے لیے حلال ہو جاتی ہیں کھا سکتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں۔ پھر اپنی عادت قدیم اور قدرت بے نہایت کے سات مستثنٰی میں سے مستثنےٰ کرتا ہے۔ شرط لگاتا ہے یعنے فی الحقیقت بھوک کے سبب سے مضطر ہو گیا ہو یہ نہیں کہ گناہ کی رغبت حرام خوری کی عادت اور خدا کی نافرمانی کی وجہ سے حرام چیزیں کھاتا ہو حرام نہ سمجھتا ہو۔ پرہیز نہ کرنا چاہتا ہو۔ پھر اس کے بعد بھوک کے سبب سے مضطر لوگوں کی شان میں فرماتا ہے کہ اگر اُنھوں نے بھوک کی سبب سے مضطر ہو کھا لیا ہو۔ تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۱۲

بعد ترجمہ مقبول احمد صاحب حاشیہ نمبر ۲

دوسری آیت ذیل میں پڑھو - اور قرآن کے تسلسل پر نظر عبرت ڈالو ۱۲ ؁

جزو ششم سورۂ مائدہ ع

آیہ "یسئلونک" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۱ ؁

ترجمہ مقبول احمد - لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ اُن کے لیے کیا کیا حلال کیا گیا ہے - تم کہدو کہ تمھارے لیے کل پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور شکاری بنکر جو تم نے شکاری جانور اس قاعدہ سے سدھایا ہو جیسا کہ اللہ نے تم کو بتا دیا ہے پس وہ جو کچھ تمھارے لیے پکڑ رکھیں ان میں سے قسم حلال کو کھا لو - اور اللہ کا نام اوس پر پڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو - بے شبہہ اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۱۲ ؁

اقول

آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت مطابق تنزیل اسی موقع کی ہے جہان ہے یا کہیں اور سے لائی گئی ہے - اور لائی گئی ہے تو کہاں سے - کس سورہ سے - کس رکوع سے - قایم کا قرآن دیکھ کر بتاؤ ؁

مگر اس آیت میں آل رسول سے ایک اور سوال ہے - اگر تم کو عربی نہیں آتی تو ترجمہ مقبول دیکھکر جواب دو - اللہ صاحب فرماتے ہیں شکاری بن کے جو تم نے شکاری جانوروں کو اس قاعدہ سے سدھایا ہو جیسا کہ اللہ نے تم کو بتا دیا ہے - اے آل رسول ہم نے قرآن میں کس جگہ شکاری جانوروں کے سدھانے کی ترکیب سکھلائی ہے - یا وہ آیت تمھارے دشمنوں نے قرآن سے نکال دیا ہے - نکالا ہے تو کس پارہ اور کس سورہ اور کس رکوع سے بتاؤ - قائم کا قرآن دیکھکر بتاؤ - علی کا قرآن دیکھکر بتاؤ - اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو - اور اگر علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو "راسخون فی العلم" سے دریافت کرو - پس تم کو معلوم ہو جانا چاہیے کہ انسانی عقلوں نے جو تدبیر شکاری جانوروں کو سدھانے کی ایجاد کی اللہ صاحب اس کو اپنی طرف منسوب فرماتے ہیں - اب ذرا غور کرو کہ خلافت کے بارہ میں انسانی عقلوں نے جو کچھ کیا وہ خدا کا کام ہے - قرآن کے جمع کرنے میں جو صحابہ نے تدبیر کی وہ اللہ کا کام ہے - سمجھ اگر عقل ہوتا تو اگر

اگر ایمان ہو ۱۲ ؎

جزو ششم سورۂ مائدہ	ترجمہ مقبول احمد - صـ۱۷۰ وحاشیہ عـ۲ وعـ۳ ؎
	ترجمہ مقبول احمد - آج کے دن حلال کی گئیں تم پر کل پاک

چیزیں اور ان لوگوں کی خوراک جن کو کتاب دی گئی ہو تمھارے لیے حلال ہے - اور تمھاری خوراک ان کے لیے حلال ہے - اور مسلمان پاکدامن عورتیں - اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی (جائز ہیں) جس وقت کہ تم ان کو مہر دیدو درانحالیکہ اُن سے نکاح کرنا منظور ہو نہ کہ زنا یا خفیہ تعلق - اور جو ایمان کا منکر ہوگا - تو اس کے اعمال سب اکارت ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں ٹوٹا اُٹھانیوالا ہوگا ۱۲

تفسیر قمی میں منقول ہو کہ طعام سے مراد میوہ وبقول وغلہ - کافی اور دیگر کتب حدیث میں امام باقر وصادق سے منقول ہو کہ اس آیت میں طعام سے مراد حبوب وبقول ہی - کافی اور تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں منقول ہو امام باقر سے کہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم منسوخ ہی - " آیہ لاتمسکو بعصم الکوافر" یعنے (کافر عورتوں کے ناموس پر قبضہ نہ رکھو) سے تفسیر مجمع البیان میں اس قدر اور زیادہ ہو کہ " آیہ لاتنکحو المشرکات" یعنے (مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو) سے بھی منسوخ ہی - تہذیب میں امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جس شخص کے نکاح میں آزاد مسلمان عورت موجود ہو اور وہ کوئی یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے تو کوئی حرج نہیں ہی - اور دیگر حدیثوں میں یہودی یا نصرانی یا مجوسی سے صرف متعہ یعنے نکاح میعادی کا جواز ثابت ہی اور زمانہ غیبت امام میں اسی پر عمل درآمد ہی - ۱۲ ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد معزز ناظرین - ہماری تفسیر کی پرواز اور مقصود سے اِس آیت کو چنداں تعلق نہ تھا ہمارے علما اس کا جواب دینگے - مگر ہم کو یہاں صرف عقلمند اور ذی علم شیعوں کو دکھلانا ہو کہ تم جن کو معصوم کہتے ہو - یا جن کو راسخون فی العلم

کہتے ہو۔ تم جس کی نسبت کہتے ہو کہ ان کو علم ماکان و مایکون گزشتہ و آیندہ ہی تم جنکو اوستاد جبرئیل کہتے ہو۔ تم جنکو انبیاء سے افضل کہتے ہو تم جنکے مقابلہ میں تمام دنیا کے مسلمانوں بلکہ اصحاب رسول کو جاہل کہتے ہو۔ اور تم کیا کہتے ہو۔ بلکہ وہ خود ہی دعویٰ کرتے ہیں ٭

آج قرآن دیکھو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اپنی تفسیر دیکھو۔ ہماری تقریر سنو اور پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔ کہ ان کو قرآن کا بھی علم نہیں ایسے جاہل ہیں کہ وہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے قرآن کا ایک حرف نہیں جانتے ٭

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اے آل رسول بتاؤ یہ قرآن کی آیت باعتبار نزول اپنے اصلی جگہ پر ہی یا کہیں سے اٹھا کر لائی گئی۔ پوری آیت لائی گئی یا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے۔ اور پھر کس جگہ سے لائی گئی ٭

ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آیت کس دن کس تاریخ کس مہینہ میں نازل ہوئی۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ غدیر خم میں نازل ہوئی۔ ہاں دیکھو۔ ایک ہی رکوع میں یہ تیسرا مرتبہ ہی کہ "الیوم" اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ پھر اس "الیوم" سے تم کو کیا فائدہ ملتا ہو۔ اگر کچھ فائدہ ملتا ہوتا تو آل رسول ائمہ بھلا کہاں چوکتے۔ دیکھو اس "الیوم" کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ سوچو اور مدت تک سوچو ٭

اللہ کو عبث کہو۔ اس کے کلام کو عبث کہو اس کے رسول کو عبث کہو اس وقت کے عام مسلمانوں کو عبث کہو۔ تب تو تم کو چھٹکارا ہی۔ سنو۔ اہل کتاب تمہارے پیغمبر تمہارے خدا کو سب مانتے تھے (الا ماشاء اللہ) غلہ اور میوہ اور بقول کے کھانے میں دنیا کی کون سی قوم حجت کرتی تھی۔ کون سے لوگ انکار کرتے تھے۔ کون سا مذہب اس کو حرام ٹھہراتا تھا۔ اہل کتاب یہود و نصاریٰ بہت غارت ہوئے تھے۔ بہت نافرمان اور گمراہ ہوئے تھے۔ مگر ہر جگہ بحث اللہ کا نام لیتے تھے گیارہ محرمات کو بیان کر کے اب اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

محرمات کو چھوڑ کر کل پاک چیزیں تمھارے لیے حلال کی گئیں ہیں انھیں پاک چیزوں میں اہل کتاب
کا ذبیحہ بھی ہی جس کا ذکر فرماتے ہیں پھر کھانے کے بعد دوسرے ضروری اور مرغوب طبع انسانی
چیز کا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ مسلمان پاک دامن عورتیں۔ اور ان لوگوں کی پاک دامن
عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔ جائز ہیں کب؟ جسوقت کہ تم ان کے مہر دیدو
درانحالیکہ اُن سے نکاح کرنا منظور رہو ٭

نہ کہ زنا یا خفیہ تعلق۔ باقر اور جعفر۔ سنو ہم کو تم سے ایسے اُمید نہ تھی ٭

پہلے زنا کا ذکر کیا۔ تباؤ کہ کیا اس وقت کے مسلمان علانیہ سڑک پر اور بازار
میں زنا کیا کرتے تھے کہ اس کے بعد خفیہ تعلق کی ممانعت فرمائی۔ تباؤ متعہ میں گواہ شرط ہی تباؤ
متعہ میں کھانا پکانا۔ آگ جلانا باجہ بجانا۔ دعوت ولیمہ دینا غرض کہ شہرت کے سامان مہیا
کرنا مشروط ہے ١٢ ٭

اور جب یہ سب کچھ بھی مشروط نہیں تو خفیہ تعلق میں اور متعہ میں کیا فرق رہا ٭
خفیہ تعلق کی ممانعت تم خود نقل کرتے ہو۔ مقبول احمد تم لفظ متعہ لکھکر اس کے معنے
یعنے نکاح میعادی کیوں لکھتے ہو۔ کیا متعہ کے معنے شیعہ یا آل رسول نہیں جانتے تھے ٭
ای باقر تباؤ "لا تمسکوا بعصم الکوافر" کا حکم کب نازل ہوا؟ اس کی شان نزول
کیا ہی؟ ہم سے سنو۔ اوائل زمانہ یا قبل ہجرت میں غلبہ اسلام سے پہلے یہ حکم ہم نے د
تھا کہ کافروں کی عورتوں پر قبضہ نہ رکھو۔ جو تم نے اُن پر خرچ کیا ہی۔ وہ ان کے مردوں کا
سے وصول کر لو اور ان کی عورتوں کو رخصت کر دو۔ اور جو کچھ وہ تمھاری عورتوں پر خرچ ک
ہوں وہ تم سے مانگ لیں[لہ]۔ اگر تمھاری کوئی عورت کافروں سے جا کر ملجائے ٭

ہاں اور نہ یہ "لا تنکحوا المشرکات" سے اس کو کیا تعلق ہی دیکھو قرآن کا معجزہ جہاں
نصاریٰ ہی مخاطب تھی جب انکی طرف اشارہ تھا تو اہل کتاب فرمایا اور جب دوسرے کافرو

لہ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹ ۸۷ —

ذکر تھا تو ان کو مشرک اور کافر فرمایا۔ پس یہاں مشرک اور کافر سے کفار قریش مراد ہیں۔ جس کے بابت حکم تھا ۱۲ ✤

اے آل رسول جب تم قرآن اتنا بھی نہیں جانتے۔ صاف صاف قرآن کا مطلب اتنا بھی نہیں سمجھتے تو تم کس مُنھ سے علمائے باہنیین کو جاہل کہتے ہو۔ اسی جہالت پر تم کو دعوائے ماکان و مایکون علم گزشتہ و آئندہ زیب دیتا ہے۔ پھر آگے بیان فرماتے ہیں ✤

اور جو کوئی ایمان کا منکر ہوگا تو اس کے اعمال سب اکارت ہو جائیں گے۔ اور وہ آخرت میں ٹوٹا اُٹھانے والا ہوگا۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے تو یہ آیت کیوں نہیں کھانے اور نکاح کے بیان کے بعد اب اس جگہ جو کفر کا بیان فرماتے ہیں کیا محض عبث اور کیا محض بے تعلق آل رسول بتاؤ یہاں کفر کا کیا موقع تھا؟ سنو یہاں بہت بڑا موقع ہے۔ حرام اور حلال کا ذکر ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جو ہمارے حلال کو حرام کہے۔ جو ہمارے حرام کو حلال کہے۔ وہی ایمان کا منکر ہوگا۔ اور اس کے عمل اکارت جائیں گے۔ کیا یہ کافروں کے اعمال کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۳

ترجمہ مقبول احمد۔ پس بوجہ اپنے عہد توڑ دینے کے ہم نے اُن پر لعنت کی اور اُنکے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ لفظوں کو اپنے موقعوں سے بدل دیتے ہیں۔ اور جن چیزوں کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے اور جو ان میں سے خیانت کرنے والے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں جو خائن نہیں ہیں ان کے حال پر تم کو برابر اطلاع ہوتی رہے گی پس تم اُن کو معاف کر دو اور درگزر کرو۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۱۲ ✤

قرآن کا معجزہ دیکھو۔ کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ زہر اُگلتے ہیں نہ مقبول احمد

ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ پھر کیا جہالت ولاعلمی و نادانی سے۔ نہیں بلکہ نہایت ہوشیاری
سے۔ کمال چالاکی سے۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ بنی اسرائیل آل یعقوب کا قصہ ہے۔ اور جب
آل یعقوب کا قصہ ہے تو ضرور آل رسول کی تعلیم و ہدایت مدنظر ہے۔ ہم ضرور اس میں داخل
ہوں گے۔ اور پھر ایسی زنجیر میں جکڑے جائیں گے کہ قیامت تک نجات مشکل ہو گی۔
اے آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں
نہیں۔ جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا۔ ہمارے تمام عہدوں کو جانے دو۔
اس کو تم کیا سمجھو گے۔ بقول تمہارے ہمارے رسول نے صاف تم سے کہدیا تھا کہ ہمارے
بعد لوگ دنیا میں خلافت طلب کریں تو تم دین طلب کرنا۔ پس کیا تمہارا دین طلب کرنا
یہی تھا کہ تم نے تقیہ شروع کیا اور مخفی رازوں کو چھپا کر بغاوت نافرمانی بیخ کنی کے مشورہ
اور بند و بست و تدابیر کرنے لگے۔ کبھی عبداللہ ابن سبا معروف بہ ابن سودا کو کھڑا کیا کبھی
وزیر علقمی کے ذریعہ سے چنگیز خان ہلاکو کو جا کانٹھا کبھی ابو مسلم خراسانی سے سازش کی لعنت
کرنا سکھلایا۔ پس اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ انھیں بد عہدیوں کی بدولت ہم نے ان پر
لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا کیسا سخت کیا کہ ان کی بصارت اور بصیرت
بھی جاتی رہی کہنے لگے کہ شیعہ باوجود خیانت اور دغابازی اور جھوٹ اور مکاری اور
بے وفائی جنت میں جائیں گے اور سُنی باوجود صدق و وفا کے جہنم میں جائیں گے۔
یہی دل کی سختی اور آنکھ کا اندھاپن ہے اس لیے اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جن چیزوں
کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے۔ بڑے حصہ کی قید اس واسطے
لگا دی ہے کہ بظاہر تو وہ نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے۔ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ
اور جو ان میں سے خیانت کرنے والے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں جو خائن نہیں
ہیں۔ کیوں آل رسول اور تمام شیعہ۔ اللہ زیادہ عالم ہے یا تم۔ وہ کیسی تہ کی بات بتاتا ہے
پھر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ ان خائنوں کے حال پر تم کو برابر اطلاع ہوتی رہےگی

کیونکہ خیانت چھپ نہیں سکتی تب نصیحت فرماتے ہیں تم ان کو معاف کردو۔ درگزر کرو۔ بیشک
اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے دیکھو خلفائے ثلٰثہ اور اُن کے بعد بھی بعض نیکوکار
بادشاہ اور مسلمان کس درجہ اس نصیحت پر عمل کرتے تھے۔ اور کس قدر معاف اور درگزر
کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان آیتوں کا صاف صاف مطلب بھی نہیں بیان کیا گیا۔
ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع ۳

آیہ لقد کفر۔ ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۷۴
ترجمہ مقبول۔ وہ لوگ یقیناً کافر ہوگئے جنھوں
نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے۔ تم یہ کہدو کہ خدا کو روک کون سکتا ہے۔ اگر وہ یہ
ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ کو اور اس میں جو جو ہیں سب کو ہلاک کردے
حالانکہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انکے مابین ہے اس کا اختیار خدا ہی کو ہے۔ جو چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے۔ اور اللہ ہر شئی پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۲۔

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کے متعلق نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد
ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں
کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ اچھا تم نہیں کہتے تو ہم سے سنو کہ یہ آیت
منکر تمھاری شان میں اتری ہے۔ سنو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں وہ لوگ یقیناً کافر ہوگئے
جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے جب مسیح ابن مریم کو خدا کہنے والا کافر ہوا
تو علی کو خدا کہنے والے سمجھنے والے۔ اگر کوئی کافر علی کو اللہ کہے تو اس پر خوش ہونے والے
راضی ہونے والے۔ سبحان اللہ کہہ کر تعریف کرنے والے۔ سب کافر ہوں گے۔
اچھا بلو جھوٹ نہ بولو ہمارے سامنے جھوٹ نہیں چل سکتا۔ اپنی مجلسوں میں دیکھو۔
ہر ایک کافر کہتا ہے۔

غیر کچھ تو سمجھے ہیں نصیری جو خدا کہتے ہیں ؎ علی مشکل کشا تھا نصیری کے خدا تم ہو

توتمام کافر ماشاءاللہ اور سبحان اللہ اور جزاک اللہ اور واہ واہ کہکر اس کی دل افزائی ک
ہیں ایک کافر بھی کھڑے ہوکر اپنے کافروں سے نہیں کہتا کہ ایسا شعر پڑھنا صریح کفر ایسا
سننا صریح کفر ہی اور جب سب تعریف کرتے اور خوش ہوتے ہیں تو سب کے سب خدا کے فیص
کے مطابق کافر ہوگئے فرماتے ہیں کہ جس طرح مسیح کو خدا کہنے والے کافر ہوگئے ویسے
علی کو خدا کہنے والے کافر ہوگئے کیا بعد ختم نبوت و رسالت ہم بار بار قرآن اتاریں گے
اسی قرآن کا فیصلہ قیامت تک حجت ہی۔ یاد رکھو کہ اگر کوئی اور قرآن ہم اتارتے تو جس
طرح بنی اسرائیل کی برائیاں ہمارا یہ قرآن بیان کرتا ہی ویسا ہی دوسرا قرآن تمھارے بر
ظاہر و بیان کرتا۔ اس کے بعد اپنی قدرت اور جبروت کا بیان فرماتے ہیں۔ فرما

کہ خدا کو کون روک سکتا ہی اگر وہ ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور ان کی والدہ کو
میں جو جو موجود ہیں۔ یعنے جتنے لوگ دوسروں کو خدا کہتے ہیں۔ کہنے والوں کو بھی ا
خدا کہا جاتا ہی سب کو ہلاک کردے ؛

اے آل رسول خصوصاً اے علی اللہ کی زبان سے ایسا خفگی اور غصہ کا حکم کبھی
عیسے مسیح کی شان میں ان کی والدہ معظمہ کی شان میں سنا ہی۔ پھر آخر کیوں صرف اس
کہ ان کے نالائق لوگوں نے ان کو خدا کہا تھا اسی طرح تمھارے نالائقوں جاہل اور
دوستوں کی بدولت اللہ کے عتاب میں داخل ہوتے ہو تباؤ تم زمین میں موجود ہو
مقبول احمد تم تو قیامت تک بھی نہ سمجھوگے۔ آل رسول تم بھی نہ سمجھوگے۔ مگر ہاں
دانا۔ خوش فہم شیعو تم سوچو اور سمجھو۔ کہ علی تمھاری بدولت کیا سنتے ہیں یعنے خدا کو ک
سکتا ہی اگر علی کو اور اس کے والدین کو اللہ ہلاک کرنا چاہے۔

پھر اپنے جبروت اور قدرت کا بیان کرتے ہیں کہ حالانکہ آسمانوں اور زمین کا اور ج
درمیان ہی۔ اس کا اختیار خدا ہی کو ہی۔ اس سے ائمہ کا خود مختار ہونا جو تم کہتے ہو یا جس
دعوی کرتے ہوں سب کو باطل کرتا ہی۔ پھر فرماتے ہیں کہ جو چاہتا ہی وہ پیدا کرتا ہی

...مام دوسروں کی قدرت واختیار و مرضی کو باطل کر دیا مطلب یہ کہ تم ہم سے نہیں پوچھ سکتے
...ابلیس کو ابوبکر و عمر و عثمان کو۔ یزید کو کیوں پیدا کیا۔ ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ ایسا قرآن
...نے کیوں اتارا جس سے ہماری مٹی پلید ہوتی ہے اگر قرآن اتارا ہی تھا تو اس میں ایسی آیتیں
...نازل نہ کرتا جس میں سے ہماری برائیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ تم ہم سے نہیں پوچھ سکتے کہ
...راج الحق کو تو نے کیوں پیدا کیا۔ پیدا کیا تھا تو اس کو قرآن کا ایسا علم کیوں دیا۔ ایسی تفسیر
...س کو کیوں سکھلائی کہ تمام قرآن کی مار تمام قرآن کی لعنت ہم پر پڑنے لگی۔ اے جاہلو کہیں تم
...ابراکر کہدو گے کہ اللہ نے یہ تفسیر سراج الحق کو کہاں سکھلائی۔ اس نے یا اپنے نفس سے ایجاد
...کیا یا اس کو شیطان نے سکھلایا ؛

ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم جاہل بھی ہو تم کافر بھی ہو تم بے عقل بھی ہو۔ کتے کو سدھانا
...ہم نے سکھلایا۔ اور تفسیر قرآن لکھنا شیطان نے سکھلایا ہے ؛

تم ہمارے لعنت میں گرفتار ہو گئے ہو۔ سنو ہمارے رسول کریم نے بتا دیا تھا کہ جب
...ئی کسی پر لعنت کرتا ہے۔ اگر وہ اہل نہ ہو تو وہ لعنت خود اس پر آ کر پڑتی ہے۔ تم نے ہمارے
...پیغمبر کو جھٹلایا۔ تم پیغمبر کی تعلیم کا ہل کو کیا سمجھتے۔ دیکھو تمہاری لعنت کے قابل نہ آسمان
...تھے نہ زمین نہ شجر نہ حجر و بحر و بر نہ وہ جن کا تم نام لیتے تھے۔ ہم نے تو اُن کی شان
...میں سیکڑوں مرتبہ "رضی اللہ و رضوا عنہ" کہا تھا۔ پھر وہ لعنت جمع ہوتی رہی اور
...ب قرآن ناطق و برہان مبین کے ذریعہ سے تم پر پڑ رہی ہے۔ اب قیامت تک دیا کرو
...اُن کی لعنت سے بچ نہیں سکتے۔ پیغمبر کا ارشاد جھوٹا نہیں تھا ؛

پھر سب بیان کر چکنے کے بعد اپنے جبروت و قدرت کا اظہار کرتے ہیں فرماتے
...ی اللہ ہر شے پر پوری قدرت رکھنے والا ہے ۱۲ ؛

اِس سے تمام جھوٹے مدعیان قدرت واختیار کو باطل قرار دیتا ہے ؛
اگر تم قرآن کا مطلب نہیں سمجھ سکتے تو اُردو کا شعر ہی یاد کر لیتے ؛

خدا فرما چکا قرآن کے اندر ۔۔۔ میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا میرے کسی میں ۔۔۔ جو کام آئے کسی کی بے کسی میں
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا ۔۔۔ بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا
خبر قرآن میں ہے یہ محقق ؎ ۔۔۔ نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اُس نے نہ بخشا ۔۔۔ مقرر وہ جہنم میں پڑے گا

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار"۔ خداوندا تو مجھے توفیق دے۔ ہدایت دے کہ تیرا کسی کو شریک نہ کروں نہ عبادت میں نہ قدرت میں نہ علم میں نہ وجود میں نہ سمیع و بصیر ہونے میں نہ معین و ناصر ہونے میں ؎

جزو ششم سورۂ مائدہ رکوع ۳ | آیہ وقالت الیہود" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۶۷ و صفحہ ۱۷۵

ترجمہ مقبول۔ اور یہود و نصاریٰ نے یہ کہا کہ ہم اﷲ کے بیٹے اور دوست دار ہیں۔ تم یہ کہدو کہ پھر وہ تمھارے گناہوں کے سبب تم کو عذاب کیوں دیتا ہے بلکہ تم تو اس کے مخلوق میں سے انسان ہو جسے چاہتا ہے وہ بخش دیتا اور جسے چاہتا ہے وہ عذاب دیتا ہے۔ کل آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اس کے مابین ہے اس کا اختیار خدا ہی کو ہے اور بازگشت اسی کے حضور میں ہوگی ؎

تفسیر | قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی نے کچھ زہر اگلا ہے نہ مقبول نے حاشیہ چڑھایا۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں ا کیوں نہیں اُتری جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ آ تمھارے دشمنوں کی شان میں اُتری۔ ہم سے سنو یہ تمھاری شان میں ضرور اتری صاحب پہلے یہود و نصاریٰ کا قول کفر نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا ا کے دوست دار کہتے ہیں۔ "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم اس اُمت کے یہودی ا اس اُمت کے نصاریٰ کا بھی یہی خیال ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی اکثر بنی اسرائیل آ

پیغمبر تھے پھر بتاؤ کہ یہ غرور بجز آل رسول کے اور کس میں ہو سکتا ہے۔ تم نے علی کو اللہ کہا۔ کہنے والے سے راضی ہوئے۔ انکے دوست دار بنے انکے دوست بنکر اللہ کے دوست بنے۔ اب تم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ کے دوست ہو۔ تو پھر تمہارے گناہوں کے سبب تم کو عذاب کیوں دیتا ہے۔ پھر خود ہی دوسرا جواب دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بلکہ تم اللہ کی مخلوق میں سے انسان ہو۔ جسے وہ چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے یعنے مغفرت و عذاب ہماری مشیت و مرضی پر منحصر ہے۔ پھر اپنی جبروت بے نہایت کا بیان کرتے ہیں کہ کل آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ اس کے مابین ہے اس کا اختیار خدا ہی کو ہے اور بازگشت مرکر اسی کے حضور میں ہوگی۔ اس سے مسئلہ رجعت کی بھی تردید ہو گئی۔ اگر سوچو

ترجمہ مقبول احمد ص۱۷۷ و حاشیہ نمبر۱

ترجمہ۔ پس نافرمان لوگوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ ؛

تفسیر عیاشی میں امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ہارون موسیٰ کے وصی تھے۔ ملخصاً اور بعد وفات رسول صلعم علیؑ اور حسنینؑ اور سلمانؓ و مقدادؓ و ابوذرؓ امر خدا پر قائم رہے۔ باقی سب نافرمان ہو گئے اور ایک مدت تک وادی ضلالت میں سرگردان رہے یہاں تک کہ جناب امیر کو قوت حاصل ہوئی کہ ان جناب نے اپنے مخاصمین سے مقابلہ کیا ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں نازل ہوا۔ تم کہتے ہو کہ تمام اصحاب رسول کی شان میں یہ آیت آیا ہے۔ ہم تم کو پہلے بتا چکے ہیں کہ ہماری سرکار لا اُبالی سرکار ہے۔

یہ جنت کے لیے۔ اور یہ دوزخ کے لیے اور ہم کو کچھ پروا نہیں۔ پس کوئی بھی داخل ہو ہم کو اس کی کیا پروا۔ تم بتاؤ کہ اس آیت میں تم داخل ہو یا نہیں ہم کہتے ہیں کہ ضرور ہو۔ اور قیامت تک جو نافرمان ہوں گے وہ اسی میں داخل ہوں گے تمہاری ہی کیا خصوصیت ہے۔ سنو ہم نے وعدہ استخلاف کیا تھا یا نہیں۔ سنو پیغمبر نے ابوبکرؓ کو نماز کی

امامت دی یا نہیں۔ ابوبکر نے امامت کی یا نہیں۔ ہم نے پیمبر کو خواب میں دکھلایا تھا کہ بنی تیم سے ابوبکر کو بنی عدی سے عمر کو بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ کریں گے۔ ہمارے بنی نے تم سے وصیت کر دی تھی کہ جب لوگ دنیا یعنے خلافت لیں تو تم دین یعنے صبر و رضا اختیار کرنا۔ پھر تم گلی گلی خود اور ہمارے رسول کریم کی پیاری بیٹی کو (مانا کہ وہ تمھاری بیوی تھیں) دروازہ دروازہ پھرایا۔ یہ نافرمانی ہوئی یا نہیں ۔

بتاؤ بقول تمھارے اصحاب رسول منافق و کافر تھے یا نہیں۔ پیغمبر کو یہ معلوم تھا یا نہیں۔ پیغمبر کو یہ عام حکم تھا یا نہیں کہ کافروں کو دوست نہ رکھو۔ بتاؤ پیغمبر ان کو دوست رکھتے تھے یا دشمن۔ پھر بتاؤ کہ دوست کے حال پر افسوس ہوتا ہے یا دشمن کے حال پر پھر بتاؤ کہ ان لوگوں کے حال پر پیغمبر کو کیوں افسوس ہوتا ہے ۔

اب اس کے بالمقابل تم اپنے کو دیکھو۔ کہ تم سے ہر قسم کی محبت رسول کریم صلعم کو تھی پھر تمھارا ہی افسوس ان کو ہوگا اور پھر تمھارے ہی لیے رسول سے کہا گیا کہ نافرمان لوگوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ ۔

جزو ششم سورہ مائدہ رکوع ۵

ترجمہ مقبول احمد صـــ۱۷۷ـــ

ترجمہ مقبول اگر تو اپنے ہاتھ میری طرف اِس نیت سے بڑھائے گا کہ مجھے قتل کردے تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف اِس نیت سے بڑھانے والا نہیں ہوں کہ تجھے قتل کروں کیونکہ میں تو کل عالموں کے پروردگار خدا سے ڈرتا ہوں ۱۲

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی حملہ کرتے ہیں نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے ہم سے سنو یہ آیت بھی تمھاری شان میں نازل ہوئی ہے۔ سنو یہ قصہ ہابیل و قابیل فرزندان آدم ہے۔ یہ جملہ ہابیل نے قابیل سے کہا تھا۔ تم جو اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل کہتے ہو۔ انبیا کا تو کیا ذکر ہے۔ یہاں ہابیل کے برابر بھی نہیں ٹھہرتے۔ ہابیل کی ہمت اور ایمان کو دیکھو۔

کہ اپنے حملہ آور قاتل کو قتل کرنا نہیں چاہتا تم جو بصری پر جا دوڑے صفین پر جا دھمکے اور نہروان پر حملہ کر بیٹھے بتاؤ کہ ہابیل کے برابر ہوئے۔ جب تم ہابیل کے بھی برابر نہیں ہوئے تو انبیاء سے افضل کس طریقہ سے ہو سکتے ہو ؛

عقلمند شیعوں سے خطاب ہے کہ اپنے ائمہ اپنے علماء کے اس قسم کی تصانیف و اقوال پر غور کریں ۱۲ ؛

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۵ | آیہ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ۔ ترجمہ مقبول احمد ص ۱۷۸

ترجمہ مقبول۔ اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لازم کر دیا کہ جو شخص کسی نفس کو بغیر دوسرے نفس کے قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد کیے قتل کر ڈالے پس ایسا ہے کہ گویا اس نے کل آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ اور جس نے ایک نفس کو زندہ کر دیا۔ تو گویا اس نے کل آدمیوں کو زندہ کیا م ۱ ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہمسے سنو اس آیت میں بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب پیغمبر کے قصہ کی مناسبت سے اللہ تمہاری تعلیم فرماتا ہے "طبقا عن طبق" آخر جب کوئی قرآن اب قیامت تک نہ آئے گا۔ تو تمہارے لیے اور تم پر کوئی حجت اللہ کی ہے یا نہیں ۱۲ ؛

اب بتاؤ صفین پر جانا۔ بصرے پر حملہ کرنا اور سب سے زیادہ خطرناک تو اپنے خاص شیعوں کا بمقام سر در قتل عام کرنا (جن کا مرتبہ بقول تمہارے اصحاب رسول سے بھی بڑھکر تھا) کیا یہ قتل الناس میں داخل نہیں ہے۔ تمہارے لیے غریب مظلوم عثمان کی مثال پیش نظر نہ تھی۔ اس نے خود مرجانا گوارا کیا لیکن قتال مومنین کو جائز نہیں رکھا۔ بے شک اس نے تمام دنیا کی جان بچائی۔ اور تم نے تمام دنیا کو قتل کیا سوچو اور غور کرو ۱۲ ؛

مقبول احمد۔ تم "احیا" کا ترجمہ زندہ کرنا کہتے ہو۔ ہندوستان کے غریب مسلمان کیا سمجھیں گے۔ کہ مسئلہ رجعت میں جیسا قائم چند کو زندہ کریں گے ویسے تمام عالم کو زندہ کرینگے ایک کو زندہ کیا تو تمام عالم کو زندہ کیا ۱۲

جزو ششم سُورہ مائدہ رکوع ۵ | آیہ انما جزاؤ الذین" ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۷۸

ترجمہ مقبول احمد۔ سوائے اس کے کیا جزا ہے۔ ان لوگوں کی جو اللہ اور ان کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دیدیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاوں ایک دوسرے کے مخالف کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں یہ تو ان کی دنیا میں رسوائی اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں بقول تمھارے اترا ہے۔ پھر کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم کو اُتار نا پڑیگا نہیں یہ قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔

تم میں سے جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں پھیلائیں گے ان کے لیے یہی سزا ہے سوچو اور قیامت تک غور کرو۔ تم اس کے جواب میں کہدو گے کہ فلاں فلاں بھی اس میں داخل ہیں۔ ہونگے اور قیامت تک ہونگے ہم کو اس کی کیا پروا ۱۲

جُزو ششم سُورہ مائدہ رکوع ۶ | ترجمہ مقبول احمد صہ ۱۷۹ معہ حاشیہ نمبر ۲

ترجمہ مقبول احمد۔ اے ایمان لانے والو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے حضور میں مقررہ وسیلہ بہم پہنچالو۔ اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو تاکہ تم فلاح پالو۔ ۱۲

تفسیر قمی اور عیون اخبار الرضا میں منقول ہے کہ وسیلہ الیہ میں ۱۲

اقول اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں بقول تمھارے اترا ہے۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ اس ایمان لانے والو

میں تم داخل ہو یا نہیں پیغمبر داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل
کہ داخل ہیں تو ذرا ترکیب قرآن کی بتاؤ پیغمبرؐ کن کو وسیلہ بنائیں۔ علی کس کو وسیلہ بنائیں۔ تم
کہتے ہو کہ وسیلہ سے مراد تم ہو۔ بتاؤ اگر تمھارے دشمن کہدیں کہ اس سے مراد خلفائے ثلثہ ہیں۔
جن کے وسیلہ سے درجہ بدرجہ خلافت علی تک پہنچی تو اس کے جھٹلانے کا کیا ذریعہ ہے۔ قرآن
کا مطلب ہم سے سمجھو۔ ہم نے اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ اس ڈرنے میں خود وسیلہ حاصل ہے
پھر حکم دیا کہ راہ خدا میں مجاہدہ کرو۔ یہ خود وسیلہ میں داخل ہے۔ اللہ کا نام لینا پیغمبر نے سکھلا دیا
یہ خود وسیلہ ہے۔ نہ کہ کوئی زینہ لگا کر ایمان پر چڑھ جاؤ۔ اگر تم کو ایمان ہے تو مانو۔
عقل ہے تو سمجھو ۱۲ +

پارہ ششم سورہ مائدہ رکوع ۶

آیہ ان الذین کفروا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۷۹ +

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو کافر ہو چکے ہیں اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب
ان کا ہی ہو اور اتنا ہی اور اس کے ساتھ ہو۔ اور عذاب روز قیامت
سے بچنے کے لیے وہ اس سب کا فدیہ دینا چاہیں تو یہ فدیہ انکا قبول نہ کیا جائیگا۔ اور انکے
لیے دردناک عذاب ہے ۱۲ +

اقول اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ قران کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ
فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ سنو ہمارا حکم عام ہے۔ قیامت تک
کے لیے حجت ہے جو ایسے افعال کریگا اسی میں داخل ہوگا +

کیا ہم تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے یا رسول بھیجیں گے۔ تم کہوگے
کہ اس میں فلاں فلاں داخل ہیں۔ ہماری جوتی کی نوک سے ہیں۔ ہوں گے اور ضرور
ہوں گے اور ہم کو اس کی کیا پروا۔ ۱۲ +

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸ | ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۸۴

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان لانے والو۔ یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ (ان میں سے ایک دوسرے کے دوست ہیں) اور جو تم میں سے انکو دوست بنائیگا تو وہ انہیں میں سے ہوجائیگا بیشک اللہ ظالموں کی راہ نمائی نہیں فرماتا ۱۲ +

اقول - اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں اگر کہو کہ داخل نہیں تو قصہ فیصل ہے۔ اور اگر کہو کہ داخل ہو تو بتاؤ کہ اس ممانعت سے پہلے تم دوست رکھتے تھے یا نہیں۔ اگر نہیں رکھتے تو حکم عبث تھا اور اگر دوست رکھتے تھے تو عصمت کا خاتمہ ہوگیا۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہود و نصاریٰ تو بہر کیف مسلم اہل کتاب ہیں۔ مجوس۔ ہنود۔ مشرکین کی نسبت تم کیا کہتے ہو۔ ایمان سے بتاؤ جس قدر عداوت تم کو اصحاب رسول تابعین تبع تابعین اور تمامی اہل سنت سے ہے ویسی ہی عداوت تم کو یہود و نصاریٰ و مجوس و مشرکین و ہنود سے ہے؟ +

اب بھی تم مسلمانوں کی شکست دینے کے لیے ہنود کو ملایا چاہتے ہو۔ خلافت اسلامیہ عباسیہ کے مٹانے کے لیے تمنے چنگیز خان ہلاکو مشرک سے سازباز کیا ضرور ہے کہ تمھاری طرف اس آیت میں اشارہ ہو۔ اور کیوں نہیں۔ کیا اب ہم پھر بار بار قرآن اتارین گے قیامت تک جو لوگ اسکے مرتکب ہونگے وہ اس آیت میں داخل ہونگے۔ زید ہو یا بکر عمرو ہو یا خالد اور ہم کو اسکی کیا پروا ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے ۱۲

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸ | آیہ یا ایہا الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۱۸۵ حاشیہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ +

ترجمہ مقبول - اے ایمان لانے والو جو تم میں سے اپنے دین سے پھر جائیگا (تو خدا کا کچھ نقصان نہیں) خدا عنقریب ایسے لوگوں کو لائیگا جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور اس کو وہ دوست

رکھتے ہیں۔ مومنوں کے لیے وہ رحم دل ہیں اور کافروں کے لیے سخت۔ راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ یہ فضل خدا ہی جس کو چاہے عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ صاحب وسعت اور علم ہی ۱۲ ؛

تفسیر قمی میں وارد ہی کہ یہ اصحاب رسول سے خطاب ہی جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کرلیا۔ اور دین خدا سے پھر گئے ؛

تفسیر مجمع البیان میں امام باقرؑ سے منقول ہی کہ لایخافون سے مراد علی اور اصحاب علی ہیں جنھوں نے ناکثین ومارقین وقاسطین سے جہاد فرمایا تھا۔ مقبول احمد ضمیمہ دینے کا بھی وعدہ کرتے ہیں ۱۲ ؛

اقول وبحول اللہ وقوتہٖ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتا دو یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اے آل رسول بتاؤ تم اور علی ان ایمان لانے والوں میں داخل ہیں یا نہیں ؛

اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو تمام دعاوی اور تمام قصے فیصل ہیں۔ سوچو اور قیامت تک سوچو ہمارے علماے ربانیین اور راسخون فی العلم کہتے ہیں کہ اس سے وہ تمام قبائل عرب مراد ہیں جو مرتد ہوگئے تھے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ جھوٹے مدعیان نبوۃ کی اُمت میں داخل ہوگئے تھے۔ اور بقول مولوی شیخ احمد دیوبندی اور اڈیٹر اصلاح وہ سب شیعہ تھے۔ علی کو خلیفہ برحق جانتے تھے خلیفہ ناحق کو زکوٰۃ دینا پسند نہ کرتے تھے تم کہتے ہو کہ اس سے ابوبکر وعمر وعثمان مراد ہیں جنھوں نے حق آل محمدؐ غصب کیا۔ آؤ اُسی کو دیکھیں اگر تم میں حس لطیف اور تمیز صحیح اور ذہن صاف ہی۔ اگر تمھارا سینہ معرفت قرآن اور معرفت اسلام میں کھولدیا گیا ہی تو سمجھوگے کہ کون مراد ہی۔ سنو اسلام کی تعریف مقبول احمد بتا چکے ہیں۔ اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور تمام احکام شریعت کا پابند رہنا۔ سنو علماے ربانیین کہتے ہیں کہ اس قوم سے مراد خلفاے ثلثہ ہیں۔ آؤ اس کو بھی دیکھیں

کہ یہ صحیح ہی یا غلط - اب تفصیل سنو اور قرآن کے لفظ لفظ سے دیکھو - تمام قبائل عرب بجز مکہ ومدینہ کے سب مرتد ہو گئے - حکم زکوٰۃ کا انکار کیا - جھوٹے مدعیان نبوت کی اُمت میں جاکر داخل ہو گئے - ایسی حالت میں جتنے مسلمان باقی رہ گئے اور اُنھوں نے اُنسے جہاد کیا - یقیناً وہ اللہ کو دوست رکھتے تھے - اور جب وہ اللہ کو ایسا دوست رکھتے تھے کہ دُنیا کی ان کو پرواہ نہ تھی - تو اللہ بھی ان کو دوست رکھتا تھا - اب دوستی یا دشمنی کا سمجھنا تو اور دنیا باقی رہ گیا - آگے کے الفاظ قرآنی کی خود ہی تفسیر پڑہو فرماتے ہیں کہ وہ قوم کیسی ہوگی - یعنے مومنون کے لیے وہ رحم دل ہیں - اور کافروں کے لیے سخت - راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں - اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے مومنین کے لیے وہ ایسے رحم دل تھے کہ مُٹھی بھر مسلمان ان کی اطاعت اور جان نثاری اور وفاداری میں تمام قبائل عرب اور تمام مشرکین فارس و ایران و روم و شام و مصر و انطاکیہ پر اپنے سے دس گنی فوج پر حملہ آور و مقابل ہوئے تھے اور فتح پائی تھی یہ صرف ان کے رحم دل ہونے کی وجہ تھی - بادشاہ بھی تھے اور کوتوال بھی تھے اور چوکیدار بھی تھے - اور دروازہ دروازہ پہنچکر بچوں کی خبر گیری کرتے تھے - آل رسول کا حصہ اپنے سر پر رکھکر ان کے گھر پہنچاتے تھے - مومنین کے لیے وہ ایسے رحم دل تھے کہ اپنا مرجانا قتل ہوجانا گوارا کیا اور قتال کا حکم نہیں دیا - جس کے حکم سے روے زمین پر جہاد ہو رہا تھا - کابل اور سندھ پر پھریرے اُڑ رہے تھے - وہ صرف سات سو بلوائیوں کو قتل نہیں کرا سکتا تھا - یہ صرف رحم دلی کی دلیل ہی - تمام دنیا کیا ایران کیا روم کیا شام کیا مصر کیا انطاکیہ سب جگہ اعلاے کلمتہ الحق لا الٰہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ کے لیے جہاد ہو رہا تھا - تمام کفار و مشرکین یا قتل ہوتے تھے یا قید ہو کر لونڈی غلام بنتے تھے یا ذلیل ہو کر جزیہ دیتے تھے یہ تھا انکا کافروں کے لیے سخت ہونا - یہ تھے انکی جہاد راہ خدا میں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے - جس کی اللہ تعریف فرماتا ہے

کہیں تم دھوکا کھا جاوگے ⁂

اب اس کے بالمقابل تم اپنی تفسیر اپنی حالت اپنے اقوال کو دیکھو۔ مومنوں کے لیے وہ رحم دل ہیں۔ کیا تم اس میں داخل ہو سکتے ہو۔ تم نے صاف لفظوں میں کہدیا کہ کوفہ جیسا تمہاری امامت دولایت پر ایمان لایا۔ ویسا کوئی شہر نہیں لایا۔ صاف کیوں نہیں کہتے کہ ویسا مکہ اور مدینہ بھی نہیں لایا ⁂

ہاں تم صاف کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے اس لیے عملاً تم نے اس کا ثبوت دیا سلطنت ملتے ہی اپنا دارالسلطنت کوفہ کو منتقل کر دیا۔ جن مسلمانان مکہ و مدینہ نے اپنا خون بہا کر یہ تمام ممالک فتح کیے تھے دائرہ اسلام میں داخل کیئے تھے۔ تم نے ان کو چھوڑ دیا تم نے ان کی خبر گیری تک چھوڑ دی۔ اور تمام خزانہ بیت المال کا (جس پر تمام مسلمانوں کا حق تھا) تم نے صرف اشیاع کوفہ پر تقسیم کر دیا۔ اور کچھ خیال نہیں کیا کہ مکہ اور مدینہ کے مسلمان اور انکے اطفال کیا کھاتے ہونگے ⁂

جن لوگوں سے تم نے قتال کیا وہ مسلمان تھے یا نہیں۔ کلمہ گو تھے یا نہیں۔ نماز پڑھتے تھے یا نہیں۔ روزہ رکھتے تھے یا نہیں۔ زکوٰۃ دیتے تھے یا نہیں۔ بتاؤ صاف بتاو بصرہ و صفین اور نہروان کے لوگوں نے تمھارا محاصرہ کیا تھا۔ تم سے قتال شروع کیا تھا تم پر حملہ آور ہوے تھے یا خود تم ہی چڑھکر گئے تھے؟ ⁂

عثمانؓ کی سنت اور سیرت تمھارے سامنے تھی اگر اس کی پیروی کرنا چاہیتے۔ بتاؤ کیا یہی ولی تھی۔ جس کی اللہ صاحب تعریف فرماتے ہیں۔ اب دوسرا جزو قرآن کا دیکھو۔ اور کافروں کے لیے سخت۔ کیا تم نے ۲۶ برس میں ایک مرتبہ بھی اعلاء کلمۃ الحق لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے لیے ممالک کفار پر حملہ کیا۔ ایک شہر۔ ایک گانوں دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ کفار کے ملک میں ایک مسجد بنی۔ ایک کافر سے جہاد کیا۔ بتاؤ کہ تم کافروں کے لیے سخت تھے دیکھو تم نے کافروں کو خانہ جنگی کر کے اسلام کی قوت برباد کر کے مدد دیدی اسکے بعد

اللہ صاحب علی الرغم انف ہمیشہ کے واسطے منہ بند کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ فضل خدا کا ہے
جس کو چاہے عطا فرمائے اسمیں رسول کی قرابت استحقاق۔ قابلیت۔ لیاقت اور جزویت و
ذریت کو کچھ دخل نہیں۔ یہ صرف اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ چاہے وہ بنی تمیم
چاہے بنی عدی چاہے بنی امیہ چاہے وہ بقول تمھارے ذلیل ترین قبائل قریش سے ہو
اس کے بعد کے جملہ میں اللہ صاحب کمال بلاغت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سارے قصے
کو دو لفظوں میں طے کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اور خدائے تعالی صاحب وسعت و علم ہے
ہم کو علم تھا کہ کون کون دائرہ اسلام کو وسیع کریگا۔ ہم کو علم تھا کہ کون کون اس دائرہ
اور تنگ کر دے گا ۔

اس لیے ہم نے اپنے علم و قدرت و مشیت سے ابوبکر و عمر و عثمان کو خلیفہ بنایا
ختم حجت کے لیے علی کو بھی خلیفہ بنا دیا کہ عقلمند شیعہ خود دیکھیں اگر یہی نوبت بعد وفات
رسول آتی تو اسلام کا کیا حشر ہوتا ۔

پارۂ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۸	آیہ انما ولیکم معہ آیت مابعد۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۸۵
	ترجمہ مقبول۔ سوائے اس کے کہ حاکم تمھارا اللہ ہے

اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں اور حالت رکوع
زکوٰۃ دیتے ہیں ۱۲ ۔

اور جو اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھے گا۔ (وہ گروہ خدا میں داخل
اور گروہ خدا ہمیشہ غالب رہیں گے ۱۲ ۔

المجالس میں امام باقر فرماتے ہیں کہ علی کی امامت و خلافت پر یہ آیت دال ہے ۱۲
اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد۔

بھلا تر و بے جا سے اس میں کیا حاصل ۔
اُٹھا چکے ہوں زمیندار جن زمینوں کو ۔

لے آل رسول ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ قرآن نہیں سمجھتے۔ قرآن نہیں پڑھتے۔ قرآن سے واسطہ نہیں رکھتے۔ اس لیے جو کچھ کہتے ہو وہ غلط اور جھوٹ اور افترا ہوتا ہی۔ اسی اپنے جھوٹ کی بدولت تم تفسیر بالرائے کو عوام کو دھوکا دینے کے لیے عیب بتاتے ہو۔ ہم سے سنو ایسے جھوٹ بولنے سے تو تفسیر بالرائے لاکھ درجہ بہتر ہی۔ سنو ہم نے جو اس کی تفسیر ابن تیمیہ اور ابن قیم کو سکھلائی ہم نے اس کی تفسیر جو شاہ عبد العزیز اور شاہ ولی اللہ کو سکھلائی۔ ہم نے اسکی تفسیر جو مولوی حیدر علے اور مہدی علے خان محسن الملک کو سکھلائی۔ جب تم اس کو نہیں سمجھتے تو معلوم ہو گیا کہ تم قرآن نہیں سمجھ سکتے مگر اب کیا کرو گے اب تو مقبول احمد کا اُردو ترجمہ چھپ چکا ہی اگر تم عربی نہیں جانتے تو اپنے مقبول ترجمہ کو دیکھو۔ لوگوں کے جھوٹ پر نہ جاؤ۔ آل یعقوب پیغمبر یعنے بنی اسرائیل کی طرح آل رسول بھی طبقاً عن طبق قدم بہ قدم اپنا مطلب نکالنے کے لیے دنیا میں فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے قرآن کی ایسی ہی تحریف کرتے ہیں ایسا ہی مطلب بتاتے ہیں۔ پس تم خود دیکھو۔ اس رکوع میں صرف چار آیتیں ہیں اور چاروں آیتیں اس خوبصورتی سے نظم ہیں کہ اہل علم کا دل لوٹ جاتا ہی۔ ایسا سلسلہ نظم ہی کہ آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ ایسا سلسلہ ہی جس پر ہم کو ناز تھا۔ دیکھو اور بہت غور سے دیکھو۔ پہلی آیت کی دوسری سطر میں دو جگہ لفظ اولیا۔ اولیا۔ آیا ہی۔ دونوں جگہ مقبول احمد اولیا کا ترجمہ دوست لکھتے ہیں۔ تیسری سطر میں "یتولہم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد۔ انکو دوست بنائیگا لکھتے ہیں۔ پانچویں سطر میں "یسارعون فیہم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد لکھتے ہیں کہ انکی دوستی میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ نویں سطر میں "انہم لمعکم" آیا ہی جس کا ترجمہ مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ ہم ضرور تمھارے ساتھی ہیں اور پھر ختم رکوع یعنے چوتھی آیت میں "ومن یتول اللہ و رسولہ والذین آمنوا" آیا ہے۔ اس کا ترجمہ مقبول احمد نے یہ لکھا ہی کہ اور جو اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھیگا ہاں ای آل رسول تباؤ (وہ گروہ خدا میں داخل ہی) یہ تم نے کس لفظ قرآن کا

ترجمہ سکھلایا ہی۔ ای مقبول احمد بتاؤ یہ ترجمہ تم کو جہاں آل رسول نے سکھلایا ہی یا تو نے اپنے نفس سے ایجاد کیا۔ تو تو سب آل رسول سے نقل کرتا ہی پھر بتاتا کیوں نہیں کہ آل رسول نے ہم کو یہ تعلیم دی ہی۔ تو تو دو خدا کا قائل ہی۔ ایزد اور اہرمن ایک خالق خیر اور ایک خالق شر پھر بتاتا کیوں نہیں کہ یہ ترجمہ تجکو شیطان نے سکھلایا ❊

جا اس کا جواب ہمارے علما دینگے تیری غلطی دکھلائینگے ❊

مگر ہم سے سن۔ چونکہ تو الفاظ قرآنی میں تحریف نکر سکا ہمارے حفاظت کے گرز تجکو گھیرے ہوئے ہیں اس لیے تو بنی اسرائیل یعنے یہودیوں اور نصرانیوں کے طرز پر تقلید میں بالمعنے تحریف کرنا چاہتا ہی۔ مگر ہم سے تمھاری حرفت چھپ نہیں سکتی ❊

ہاں تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے عقلمند۔ دانا۔ ذی علم۔ ذی فہم۔ سمجھدار شیعو دیکھو صرف ایک رکوع میں چھ جگہ ولی کا لفظ قرآن میں آیا ہی اور سب جگہ مقبول احمد اسکا ترجمہ دوست لکھتا ہی۔ پھر ساتویں جگہ جب اسی مقصود و سلسلہ بیان میں لفظ ولی آیا۔ تو بد دیانت اور بدنیت اور جھوٹا آدمی اس کا ترجمہ حاکم لکھتا ہی۔ اور اگر یہ آل رسول سے نقل کرتا ہی۔ تو خدا کی لعنت میں یہ بے رحم اُن کو بھی شریک کرتا ہی۔ ہم تو صاف صاف کہہ چکے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین ❊

اب سلسلۂ قرآنی مقبول احمد کے ترجمہ صفحہ ۱۸۴ سے دیکھو۔ ای ایمان والو!۔ یہود و نصارے کو دوست نہ بناؤ۔ ان میں سے ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو تم میں سے ان کو دوست بنائیگا تو وہ انھیں میں سے ہو جائیگا۔ تم دیکھو گے کہ منافق لوگ ان کی دوستی میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ اور ایمان لانے والوں سے بحلف کہتے ہیں کہ ہم ضرور تمھارے ساتھی ہیں۔ پھر تیسری آیت میں فرماتے ہیں کہ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان لانے والے تمھارے دوست ہیں۔ اور بقول تمھارے چونکہ علی نے رکوع میں زکوۃ دیا تھا۔ اس لیے مومنین میں وہ خصوصیت سے داخل ہوتے ہیں۔ فالحمد اللہ رب العالمین

اے آل رسول بتاؤ یہ "واو" حالیہ ہی-اور اگر حالیہ ہی تو "یُؤتُون" کا حال ہی یا "یقیمون" کا-قرآن کا معجزہ دیکھو زکوٰۃ فرمایا نہ صدقہ-پھر بتاؤ کہ اس روز کتنا مال علی کے پاس تھا اور اس کو کتنے سال گزرے تھے-اور اس کا حساب انھوں نے کب کیا تھا-اور وہ انگوٹھی کس قیمت کی تھی-اور مال کی مناسبت شرعی وفرضی سے تھی-اور اس کا دینا زکوٰۃ کے ادا کرنے میں داخل وکافی ہوا-بغیر حساب اگر کوئی شخص اپنا کل مال خیرات کردے اور مفلس محض ہو جائے تو بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی-زکوٰۃ تو امر مفروض کا نام ہی-

پھر ختم رکوع پر اللہ تبارک وتعالےٰ اپنے اور اپنے حبیب رسول کریم صلعم اور مقبول تمھارے علی ابن طالب کی محبت کا ذکر کرچکنے کے بعد اب فرماتے ہیں کہ اللہ اور اُن کے رسول اور مسلمانوں کو (خصوصاً علی کو) جو شخص دوست رکھے گا-پس گروہ خدا ہمیشہ غالب رہیں گے +

اے عقلمند شیعو مقبول احمد سے پوچھو-کہ تین سطر میں دو جگہ "والذین آمنوا" آیا پہلی جگہ تم ترجمہ کرتے ہو وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں-دوسری مرتبہ جب وہی "والذین آمنوا" آیا تو اس کا ترجمہ تم نے کیوں نہیں کیا-کیا یہ قرآن کی آیت نہ تھی-کیا یہ قرآن کے جملے نہ تھے-کیا یہ قرآن کے الفاظ نہ تھے-کیا یہ ممکن ہی کہ کوئی شخص تمام ایمان لانے والوں سے بغض وعداوت رکھے پھر بھی وہ اللہ اور اس کے رسول کا دوست ہوسکتا ہی +

تم خود سوچو یہاں پانی مرتا ہی-اس لیے مقبول احمد اس جملہ کا ترجمہ ہی چھوڑے دیتا ہی-اب تم خود سمجھ لوگے کہ اس آیت سے خلافت کیونکر ثابت ہوسکتی ہی +

ای عقلمند شیعو-تم ائمہ کے-اپنے علما کے اقوال کو یاد کرو ہارون موسےٰ کے وصی اور بھائی شریک فی الامر تھے-اسی وجہ سے سورہ مُزمّل میں موسےٰ سے پیغمبر کو مشابہت ہوی تھی-آج موسےٰ کے وصی یوشع کیسے ہو گئے اسکا علم اللہ نے تم کو قرآن میں کہاں سکھلایا یا ہمارے رسول نے تم کو کہاں بتایا-تم یہودیوں کی بات کیوں سننے اور ماننے لگے +

کیا ہم نے ان سے عداوت رکھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اون کی دوستی سے منع نہیں کیا تھا۔ یہودیوں میں عبداللہ بن سبا بھی تھا جو تمھارا بڑا رفیق بنا تھا تم دوست دشمن میں تمیز نہیں کرتے ؛

یہ یہودی۔ نصرانی مجوسی۔ کفار مشرکین۔ جب اسلام اور مسلمانوں سے مقابلہ نکر سکے تو انھوں نے یہ چال اختیار کی کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال دیں اور انکی توت باہمی خانہ جنگی اور خونریزی میں صرف کرادیں۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا مگر ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔ ۱۲۔ بعد کی آیت دیکھو ؛

ترجمہ مقبول ص ۱۸۵ اے ایمان لانے والو جن لوگوں نے تمھارے دین کو ہنسی ٹھٹھا اور کھلونا بنا یا ہے اور جو ان میں سے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان کو اور کفار کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور اگر تم مومن ہو۔ تو اللہ سے ڈرتے رہو ۱۲

تفسیر اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے ؛ اے آل رسول بتاؤ۔ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں داخل تو سارا قصہ فیصل ہے اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ ایسی نہی و ممانعت سے پہلے تم ایسا کرتے تھے۔ پس دعوی عصمت باطل اور اگر ممانعت کے بعد دوستی رکھی تو صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔ عصمت باطل ہوگئی اور عملاً دیکھو تو معلوم ہوجائیگا کہ جس قدر عداوت تم کو اہل سنت سے ہے ویسی عداوت تم کو نہ یہودیوں سے ہے نہ نصرانیوں سے نہ مجوسیوں سے نہ پارسیوں سے نہ ہندوں سے۔ تم صریح مخالفت خداوندی کرتے ہو۔ پھر قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ اب صرف عقلمند شیعوں سے ایک بات کہنا باقی ہے کہ اس آیت میں بھی "ولی" کا ذکر آیا۔ اور یہاں بھی مقبول احمد نے ترجمہ دوست لکھا ہے پھر بادشاہ اور حاکم کے معنے کیونکر صادق آئیگا۔ سوچو اور علما اور ائمہ کے علم و فضل کی

داد دو - پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم مومن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو - کفار سے محبت نکرو ؛

پارہ ششم سورۂ مائدہ رکوع ۱۰ ترجمہ مقبول صہ ۱۸۸ وحاشیہ نمبر ۴ و ۶ ؛

ترجمہ مقبول - ای رسول جو کچھ تمھاری پاس تمھارے رب کیطرف سے علی کے بارے میں نازل کیا گیا ہی - اُسے پہنچا دو - اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے اپنی رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا - بیشک اللہ منکر لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا - تم کہدو کہ اے اہل کتاب جب تک کہ تم توریت اور انجیل کو اور جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا - اس کو قائم نہ رکھو - تم کسی دین پر نہیں ہو - ای رسول جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا - وہ ان لوگوں میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دیگا پس کافر لوگوں کے حال پر کچھ افسوس نہ کرو ۱۲ ؛

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم واقعہ شو بھلا تردد بیجا ہے اس میں کیا حائل اُٹھا چکے ہیں زمیندار جن زمینوں کو معزز ناظرین قبل اس کے کہ تم تفسیر سنو - حاشیہ کے مضامین سے آگاہ ہو جانا ضروری ہی - "مَا اُنْزِلَ مِنْ رَّبِّهِمْ" جو کچھ ان کے رب کے جانب سے ان کے پاس نازل ہو چکا یعنے کتاب مگر کافی اور تفسیر عیاشی میں امام باقر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد علی اور اولاد علی ہیں حاشیہ نمبر ۴ - جوامع میں عبداللہ ابن عباس اور جابر بن عبداللہ سے مثل روایت شیعہ وارد ہی تفسیر عیاشی میں اس روایت سے مختصراً اسی قدر واقعہ نقل ہوا - تفسیر مجمع البیان میں ثعلبی اور خشکانی وغیرہ کئی مفسرین اہل سنت سے قریب قریب یہی واقعہ درج کیا گیا ہے - کافی میں امام باقر سے منقول ہی کہ ولایت علی کا حکم جمعہ اور عرفہ کے دن آیا تھا - اور خدا کا یہ حکم تھا کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہی - رسول نے عرض کیا کہ میری امت ابھی ابھی کفر سے داخل اسلام ہوئی ہی - تو اگر میں اپنے ابن عم کے بارہ میں یہ اطلاع دونگا تو کوئی کچھ کہے گا - کوئی کچھ کہے گا - آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ

کہ میں نے یہ بات زبان سے کسی سے نہیں کہی - بلکہ میرے دل میں ایسا خیال گزرا تھا کہ خدا کا دوسرا حکم تاکیدی پہنچا جس میں مجھے عذاب سے ڈرایا گیا - اگر اس حکم کو نہ پہنچاؤں چنانچہ یہ پوری آیت "یا ایہا الرسول بلغ الخ" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے علی مرتضیٰ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا - اور فرمایا - ایہا الناس جو انبیا مجھ سے پہلے ہو گزرے ہیں ان میں سے ہر ایک کا خدا نے ایک وقت مقرر کر دیا تھا جب ان کو بلایا چلے گئے - اور اب قریب ہے کہ میں بھی بلایا جاؤں اور چلا جاؤں سوال مجھ سے بھی کیا جائے گا - اور تم سے بھی اُس وقت کیا جواب دو گے سب نے عرض کیا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے احکام خدا پہنچا دیے - ہماری خیر خواہی کی جو کچھ آپ کے ذمہ تھا - اسے آپ نے ادا فرمایا - آنحضرت صلعم نے یہ سنکر تین مرتبہ ارشاد فرمایا - اللّٰھم اشھد اے اللہ تو گواہ رہ - پھر ارشاد ہوا کہ اے گروہ مسلمین یہ علی میرے بعد تم سب کا ولی اور والی ہے - تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائب کو یہ خبر پہنچا دیں - باقر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حق امانت ادا کر دیا - اور پھر امام باقر فرماتے ہیں کہ خدا نے اپنے رسول کو ولایت علی کا حکم دیا اور اُن پر یہ "انما ولیکم اللہ و رسولہ الخ" نازل فرمائی - اور اولی الامر کی ولایت واجب کی مگر لوگ سمجھے نہیں تھے کہ وہ چیز کیا ہے پس خدائے تعالےٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ ولایت کی تفسیر ان کے لیے ایسی ہی کر دیں جیسی کہ نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کی تفسیر کی تھی جب خدا کا یہ حکم پہنچا تو رسولخدا کو کسی قدر تردد ہوا - خوف یہ تھا کہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور میری تکذیب نہ کریں پس پروردگار کی طرف رجوع کی تو ادھر سے یہ وحی آئی -

"یا ایہا الرسول الخ" حضرت نے امر خدا کی تعمیل کی "یوم غدیر خم الصلوٰۃ جامعۃ" پکار کے جمع ہونے کا حکم دیا اور علی کو مولےٰ مقرر فرمایا (مقبول احمد ضمیمہ کا بھی وعدہ کرتے ہیں اسکو بھی لکھنا پیغمبر پر عذاب دینے والی آیت کی پوری نقل بھی غالباً مقبول احمد اپنے ضمیمہ میں کرینگے - اس آیت کی پوری نقل بھی کرینگے جسکو اصحاب رسول نے رسول کی عداوت سے قرآن سے نکال دیا ہے + اے آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو - قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے

قرآن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔ تمھارا ذہن صاف نہیں ہی۔ تم میں حس لطیف نہیں ہی۔ تم میں تمیز صحیح نہیں ہی تمھارا سینہ اللہ اور رسول اور قرآن اور اسلام کی خوبیوں کی معرفت میں کھولا نہیں گیا۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں تمھاری یہ چال یہودیوں اور نصرانیوں کی چال کے قدم بقدم ہی۔ وہ بھی اپنا مطلب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے۔ اپنی کتابوں کی ایسی ہی تفسیر و تاویل و اظہار کیا کرتے تھے اب سنو کہ تمھارا یہ سب لکھنا قطعًا اور مطلقًا جھوٹ ہی۔ اور کیسا جھوٹ کہ تم ہمارے سامنے جھوٹ بولتے ہو۔ تم کو نہ ہمارا ڈر ہی نہ دنیا کی شرم۔ اگر تم رجعت کے ذریعہ سے دنیا میں آؤ یا قائم ہی کے ساتھ آؤ تو ہم تمھاری ہی زبان سے اقرار کرادیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم سامنے تو کیا آؤ گے اچھا ہم سے اپنے جھوٹ کی علامتوں کو سنو۔ اور دیکھو اور قیامت تک غور کرو۔

۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ نہایت فیاض شفیق و کریم تھے بجز معاملہ خلافت و ولایت کے اور کیا عداوت تھی۔ کیا اختلاف تھا۔ ہم نے وعدہ کر دیا تھا کہ اللہ آدمیوں کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ تم کہتے ہو کہ عائشہ اور حفصہ نے پیغمبر کو زہر دے کر مار ڈالا پھر ہم نے کیا حفاظت کی۔ ہمارا وعدہ جھوٹا ہوا یا نہیں؟

۲۔ عذاب سے ڈرانے والی آیت کو ہمارے قرآن سے دکھلاؤ۔ ہاں ہاں علی کے قرآن سے دکھلاؤ۔ ہاں ہاں مہدی قائم کے قرآن سے دکھلاؤ اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو اور اگر جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین۔

۳۔ تم کہتے ہو کہ ما انزل الیھم من ربھم سے مراد علی اور اولاد علی ہیں۔ توریت اور انجیل مراد نہیں ہی۔ بتاؤ یہ مطلب ہم نے اپنے پیغمبر کو کب اور کہاں بتلایا۔ پیغمبر نے تم کو کب اور کہاں بتایا۔ اور اگر نہیں بتایا تھا تو مقبول احمد کیوں ایسا ترجمہ کرتا ہی۔ اے جاہلو تم کو من اور ما میں بھی تمیز نہیں کہ من ذوی العقول کے لیے بولا جاتا ہی اور ما غیر ذوی العقول کے لیے۔ اسی عربی دانی پر اسی جہالت پر تم کو دعوے ہمہ دانی زیب دیتا ہی۔

۴- جوامع میں سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں احادیث شیعہ جمع کر دیا ہی- اپنی حدیثوں کو چھوڑ کر تم کیوں غیروں کی جوتیوں پر جاتے ہو- غیروں کی جوتیوں سے عزت حاصل کرنا- کیا شرم کی بات نہیں ہی؟

۵- ہاں یہ بتاؤ کہ عبد اللہ ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ کو تم حضرت اور رضی اللہ عنہ کیوں کہتے ہو- کیا مرتدین کی فہرست میں اُن کا نام تم پہلے داخل نہیں کر چکے- کیا یہ مرتدین میں داخل نہ تھے- کیا انھوں نے خلفائے ثلٰثہ کی بیعت نہیں کی تھی- کیا تم کو انھوں نے گالیاں نہیں دیں- کیا ان کی اولاد نے دو سو برس تک تم کو قید نہیں رکھا، قتل نہیں کیا- پھر کیا حضرت اور رضی اللہ عنہ "صرف اس مکاری سے نہیں ہی کہ اہلسنت بھی دھوکا کھا جائیں؟

۶- تم ثعلبی اور حسکانی اور کئی مفسرین اہل سنت کا نام کیوں لیتے ہو کیا ان کی شہادت سے اپنا دعوٰی ثابت کرنا چاہتے ہو؟

۷- کیا تم کو اپنے دعوٰی اور اپنی شہادت پر اعتبار نہیں ہی؟

۸- کیا کوئی ایسی بات بھی ہی جس سے تم اپنے دعوے میں کمزور ہو- اور دوسرے کی مدد کے خواستگار ہو؟

۹- باقر- ہمارا یہ حکم کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی ابن ابی طالب کی ولایت کا حکم سنا دینے پر موقوف ہی- یہ قرآن میں کس جگہ ہی- نکالا گیا تو کہاں سے- اتنی اجازت ہی کہ تم قائم کا قرآن دیکھکر جواب دو٭

۱۰- باقر- رسول اللہ نے عرض کیا الخ- یہ قرآن میں کس جگہ ہی نکالا گیا تو کہاں سے قائم کا قرآن دیکھکر جواب دو٭

۱۱- ۲۳- برس کے مسلمانوں کو اگر پیغمبر نے ابھی ابھی کفر سے اسلام میں داخل ہونا بیان کیا ہی تو بتاؤ کہ اس سے زیادہ پرانے قدیم مسلمان کون تھے- زمانہ نبوت و رسالت

ل ۲۲- برس رہا تو اس سے زیادہ قدیم مسلمان کون ہو سکتے تھے؟

۱۲- کفار قریش سے رسول اللہ صلعم نے اپنی نبوت کے پیام پہنچاتے وقت بقول تمہارے صاف لفظوں میں فرما دیا تھا کہ علی میرا وصی اور میرا جانشین اور میرا خلیفہ ہے- تم اس کی اطاعت کرو- جو لوگ خود پیغمبر کی رسالت کو نہیں مانتے تھے اُن سے تو کہہ دیا پھر اپنے لوگوں سے کہنے میں کس کا ڈر تھا؟

۱۳- اور جب حفاظت کا وعدہ خداوندی ہو چکا تھا تو اب کونسا ڈر تھا جس کی وجہ سے صرف "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" کہدیا جس میں دوسروں کو بحث اور اعتراض کی گنجائش بھی باقی رہ گئی؟

۱۴- حکم خداوندی ملنے پر پیغمبر کا تعمیل نہ کرنا یہ نافرمانی و عدول حکمی ہے یا نہیں اس سے پیغمبر کی عصمت باطل ہوتی ہے یا نہیں معاذ اللہ؟..

۱۵- جب ولایت علی کا حکم تھا- تاکید تھی- اور پیغمبر کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا- ایسے حالتوں میں پیغمبر کا صرف "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ" کہنا سہل انکاری اور تعمیل سرسری ہے یا نہیں معاذ اللہ- ۱۲- اور اس تعمیل سرسری میں پیغمبر سے نافرمانی ہوئی یا نہیں معاذ اللہ؟

۱۶- پیغمبر کا امانت میں خیانت کرنا ہے یا نہیں حکم کو ایسا گول گول کہہ جانا جس میں بحث کی گنجائش باقی ہو- معاذ اللہ؟

۱۷- باقر!! آیت قرآنی کو دیکھکر یہ حدیث جھوٹی تم نے بنائی یا نہیں کہ اکمال دین اور اتمام نعمت علی کی ولایت پر موقوف ہے کیا کوئی اور لفظ اللہ کے پاس نہیں تھا؟

۱۸- رسول کی ۲۳ برس کی محنت اور مشقت سے اگر اکمال دین نہیں ہوا تھا اتمام نعمت نہیں ہوئی تھی- تو اس ولایت سے کیونکر پوری ہوئی اور ہو سکتی تھی؟

۱۹- کیا جو شخص عمر بھر تقیہ کرے منافقانہ گفتگو کرے- کسی سے کچھ کہے اور کسی سے ... دن کو کچھ اور کہتے- رات کو کچھ اور- زبان پر کچھ ہو اور دل میں کچھ اور کیا ایسے ہی جود

سے اکمال دین اور اتمام نعمت ہوسکتا ہے؟

۲۰-۴۲-برس تک معزولی و خانہ نشینی سے اتمام نعمت اکمال دین ہوا یا نہیں؟

۲۱-۶-برس زمانہ خلافت میں جب صرف خانہ جنگی اور باہمی خوں ریزی ہوتی رہی دائرہ اسلام میں ایک گاؤں نہیں آیا۔ بلکہ دوسروں کی جوتیوں کی بدولت جو ملک آیا تھا وہ بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ کیا اس سے اکمال دین اور اتمام نعمت ہوئی؟

۲۲-۶-برس تک زمانہ خلافت میں فقر و فاقہ سے مسلمان مر گئے یہ اتمام نعمت اور اکمال دین ہے یا نہیں؟

۲۳-ڈھائی سو برس تک جو تقیہ پر فخر کرتے گزرے یا قید خانہ میں گزری یا قتل ہونے میں گزری کیا یہی اکمال دین اور اتمام نعمت تھی؟

۲۴-ختم آیت پر اللہ صاحب جو یہ فرماتے ہیں بے شک اللہ منکر لوگوں کی رہبری نہیں فرماتا۔ جب وہ رہبری نہیں فرماتا تو ظالم ہوا یا نہیں "معاذ اللہ" اور جب اُسنے رہبری نہیں کی تو ان غریبوں پر کیا گناہ ؟

یہ صرف چوبیس سوال ہیں۔ آؤ ہم رعایت کرتے ہیں ۱۲-امام صرف دو دو سوال کا جواب دیں۔ ۲۴-سوال ہوجائینگے۔

ان کا جواب اڈیٹر صلاح اور مقبول احمد و مولوی بہادر علی پنجابی و مولوی غلام حسین حیدرآبادی دیدیں۔ قرآن کا مطلب ہم سے سنو۔ ہم نے قرآن اتارا۔ ہم نے اس کا جمع کرنا اپنے ذمہ لیا۔ ہم نے اُس کے جمع کرنے کی ترکیب سکھلائی جس طرح ہم نے کتنے اور بازو سدھا سکھلایا۔ پھر قرآن ہماری آنکھوں کے سامنے جمع اور شایع ہوا جس طرح قرآن پیغمبر اور سیکڑوں ہزاروں صحاب رسول کو یاد ہوا۔ اِس طرح سے ہمارے اِس وقت لاکھوں ابرار بندوں کو یاد ہے ؟

۲۵-ہاں آل رسول سے ایک سوال اور کر لو۔ آیہ قل یا اہل الکتاب۔ جو اسی آیت

یعنی مابعد موجود اور واقع ہی باعتبار تنزیل یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہی یا کہیں دوسری
سے لائی گئی - دوسری جگہ سے لائی گئی تو کس سورہ اور کس رکوع سے - مہدی قائم
قرآن دیکھ کر جواب دو - اگر تم سچے ہو - ہاں اے آل رسول تم اب خلاف نہیں کہہ سکتے
نے حاشیہ نمبر۶ میں قبول کر لیا ہی "ما انزل الیکم من ربکم" سے مراد ولایت علی - پس ضرور
یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہی - اب سنو ہمارا پیغمبر رسول کریم خلق عظیم پر پیدا ہوا تھا - انبیا کی
تم ہماری مدنظر تھی - ہم نے قرآن میں سخت اہتمام کیا ہی - اس پر ایمان لانے کا پیغمبر کو
حکم دیا - ۱۲ ❖

جب ہم نے پیغمبر بنا کر اپنے حبیب کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے کے لیے بھیجا - تو کفار
مشرکین سے تو اُسنے بے تکلف کہدیا کہ تم کچھ نہیں ہو - لیکن وہ خلق مجسم انسان انبیا کا
حبیب اللہ کا ادب کرتے رہے - اور اہل کتاب سے وہی بات کہنے میں تامل کرتے تھے -
نے حکم دیدیا کہ جب تک تم وہ پیام بھی نہ پہنچا دو - تو گویا تم نے اپنی رسالت ہی نہیں
ی قرآن کی تفسیر قرآن سے بہت بہتر ہی - اس کو تفسیر القرآن بالقرآن کہتے ہیں -
بلغ ما انزل الیک" کی تفسیر صاف لفظوں میں اللہ کی کلام میں موجود ہی ❖
یعنے تم کہدو کہ اے اہل کتاب جب تک کہ تم توریت کو اور انجیل کو اور جو کچھ تمہاری
کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہی - اس کو قائم نہ رکھو تم کسی دین پر نہیں ہو - ۱۲ ❖
یہی حکم تھا - یہی بیان تھا - یہی کہلانا مقصود تھا - مگر جب پہلی آیت میں کوئی لفظ نہیں
تو جھوٹے لوگوں کو یہ موقع ملا کہ یہ بھی اہین کی شان میں ہی - تم سارا ترجمہ مقبول احمد کا دیکھ
تمام حاشیوں پر نظر کرو تم کو سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں جگہ ملے گا کہ کتاب سے مراد علی
تنزیل سے مراد علی - نبا سے مراد علی - برہان سے مراد علی - امام مبین سے مراد علی -
مقبول احمد اتنا بتاؤ کہ علی کے بارہ میں تم قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہو ❖

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۲	ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۰۶
	ترجمہ مقبول احمد۔ اور اگر اللہ تم کو کوئی تکلیف پہنچ

تو اس کے سوا کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر و خوبی پہنچائے تو وہ ہر
پر قدرت رکھنے والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر غالب اور وہ صاحب حکمت و خبر ہے
قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت پر نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حا
چڑھاتے ہیں۔ اس آیت میں آل رسول کی تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ تم مشکل کشا نہیں
اور نہ ہمارے انعام کو روک سکتے ہو بلکہ روکنے والے کے فنا کر دینے پر ہم قادر ہیں۔
آیت میں اپنے جبروت کا بیان فرماتے ہیں کہ بندوں پر بندوں کے افعال پر ہم غا
ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ فقط غالب بلکہ صاحب حکمت اور با خبر ہیں خلفاء
حال سے بھی باخبر ہوں گے ۱۲

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۳	ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۰۶
	ترجمہ مقبول احمد۔ اور اُن سے زیادہ ظالم کون ہوگا

نے اللہ پر جھوٹا بہتان باندھا یا اس کی نشانیوں کو جھٹلایا۔ بے شک ظالم فلاح نہ پائیں
قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت کی نسبت نہ آل رسول ہی کچھ فرماتے ہیں نہ مقبو
ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری
اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہم سے سنو یہ آیت تمھاری
میں کیوں کر نازل ہوئی ہے۔
کیا ہم اب کوئی دوسرا قرآن اُتاریں گے۔ بعد ختم نبوت و رسالت۔ کہ اس میں تمھا
برائیاں بیان کریں۔ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے تمام عالم پر حجت ہے جو لوگ ایسے
کریں گے وہ اس میں داخل ہوں گے۔ تم کہو گے کہ اور لوگ بھی داخل ہیں۔ ہم کب
خارج کرتے ہیں۔ ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے۔ ہماری سنت تبدیل نہیں ہوتی

غلط نہیں ہوتا۔ دُور کیوں جاؤ مقبول احمد کا سارا ترجمہ معہ حواشی کے دیکھ ڈالو۔ تم کو معلوم
ہو جائیگا۔ کہ خدا پر کس درجہ تم نے بہتان باندھا ہے۔ ہماری کھلی کھلی نشانیوں کو تم جھٹلاتے ہو
یہ آیت پڑھو بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ۱۲ ؎

پارہ ہفتم سورہ انعام رکوع ۵ | ترجمہ مقبول احمد صـ۲۱۲
ترجمہ مقبول احمد۔ تم کہدو کہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا

میرے پاس خدا کے خزانہ ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں ۱۲ ؎

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ آل رسول اس آیت کے متعلق کچھ نہیں فرماتے اور نہ مقبول احمد ہی کوئی
حاشیہ چڑھاتے ہیں ؎

آل رسول سے پوچھو کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے۔ تم کو تعلیم دیجاتی
ہے۔ کہ تم جو غیب دان بنتے ہو "علم ماکان ومایکون" کا علم گزشتہ و آیندہ کا دعویٰ کرتے جبرئیل
کے استاد بنتے ہو۔ جب کربلا۔ اور طوس اور سامرہ کی طرف منہ کر کے تمھارے شیعہ تم پر سلام
بھیجتے ہیں تو تم سن لیتے ہو دیکھ لیتے ہو۔ سب کی تردید یوں فرماتا ہے۔ کہ جب پیغمبر ہی علم غیب
نہیں رکھتے غیب نہیں جانتے۔ پیغمبر ہی کے پاس اللہ کا خزانہ نہیں ہے اور اس طرح نہیں
کہ اللہ صاحب خود ہی حکم دیتے ہیں پیغمبر کو کہ تم کہدو عام و خاص سب سے کہدو کہ مجھکو
علم غیب نہیں ہے۔ پھر ذرا سوچو کہ کیا رسول کے پاس اللہ کا خزانہ تھا۔ اور کیا رسول کو علم غیب
تھا اور اللہ نے محض جھوٹ بولنا سکھلایا۔ جھوٹ کہنے کا حکم دیا۔ یا یہ کہو کہ اللہ نے حکم دیدیا
اور پیغمبر نے اس کی تعمیل نہیں کی تو بتاؤ کہ پیغمبر نافرمان اور گنہگار رہوے یا نہیں معاذ اللہ
اور پیغمبران کی عصمت بھی باطل ہوئی یا نہیں۔ معاذ اللہ اور جب اللہ کا خزانہ پیغمبر کے
پاس نہیں علم غیب پیغمبر کو نہیں عصمت پیغمبر کو حاصل نہیں تو بہ دیگران چہ می رسد
آل رسول کو تو رسول ہی کے طفیل میں ملا ہوگا جو کچھ ملا ہوگا ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صـــ٢١٢ ۔ اے پیغمبر کہدو کہ میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طر
وحی کی جاتی ہے۔ تم کہدو کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہے۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ١٢

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ بصیر سے مراد اہلبیت ١٢ ۔

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے۔ اے پیغمبر کہدو کہ کیا ہم
ابوبکر کو جو نماز کی امامت سپرد کی۔ تو بغیر وحی کے ہم نے کیا نہیں بلکہ ہم پر وحی آئی ا
ہم نے ابوبکر کو امامت کا حکم دیا۔ اعمیٰ اور بصیر میں بڑی بلاغت ظاہر فرمائی ہے کہ سلطنت
تدابیر اور نظم مملکت لئے راموز سلطنت سے کون واقف ہے اور کون نہیں۔ پھر خود ہی کمال بلا
سے تفسیر فرماتے ہیں جھوٹے دعاوی کو چھوڑو۔ جھوٹ بولنا ترک کرو واقعات پر نظر ڈالو۔ تر
اور تنزلی کو دیکھو کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے ١٢ ۔

پارہ ہفتم سورۂ انعام رکوع ٦

آیہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ ۔ ترجمہ مقبول صـــ٢١٢ معہ حاشیہ
ترجمہ مقبول ۔ اور جو صبح و شام اپنے پروردگا
پکارتے ہیں اور اس کی رضا کے طالب ہیں تم انکو نہ نکالو۔ نہ تمہارے ذمہ انکا کچھ مح
نہ ان کے ذمہ تمہارا کچھ محاسبہ کہ تم ان کو نکالتے پھرو۔ اور ظالموں میں سے ہو جاؤ ١٢ ۔

تفسیر قمی میں ہے کہ اس آیت کے شان نزول اصحاب صفہ ہیں ١٢ ۔

اس آیت سے اللہ آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہے۔ کہ اصحاب صفہ کے نام
معلوم ہیں۔ یا نہیں۔ ان کی تعداد تم جانتے ہو یا نہیں۔ پھر یہ بتاؤ کہ انھوں نے ابوبکرؓ
عثمانؓ کی بیعت خلافت کی یا نہیں۔ پھر انھوں نے علیؑ کی بیعت خلافت کی یا نہیں
ان کا رتبہ اللہ کے یہاں اس قدر بلند ہے کہ رسول کو تنبیہ فرمایا ہے کہ اگر تم نے ان کو نکال د
تم ظالم ہو جاؤ گے۔ ظالم گنہگار بھی ہوتا ہے۔ اور پھر معصوم نہیں رہتا۔ پھر تم
معصوم ہو گے ١٢ ۔

ره ہفتم سورۂ انعام رکوع ۶ | واذا جاءک" ترجمہ مقبول احمد صہ ۲۱۳ و حاشیہ نمبر ۲

ترجمہ مقبول۔ اور ای رسول تمھارے پاس جس وقت وہ
ن جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو تم ان سے کہدو کہ تم پر سلامتی ہو۔ تمھارے رب نے
ن ذات پر رحمت واجب فرمائی ہو کہ تم میں سے جو شخص از روے جہالت کوئی بدی کریگا۔ پھر اس کے
رہ توبہ کرلیگا اور خرابی کی اصلاح کریگا۔ تو خدا تعالےٰ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے
الا ہے ۱۲ ✣

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہو کہ اصحاب رسول نے اگر کوئی
ی کی ہو اور توبہ کی ہو تو اللہ بڑا بخشنے اور آخرت میں رحم کرنے والا ہو۔ اُس نے اپنی ذات پر
ت واجب کی ہے ۱۲ ✣

پس اے نادانو۔ ہماری مغفرت پر کیا تم سزاول مقرر ہوے ہو۔ یا تم ہمارے اتالیق ہو
تم کہو وہی ہم کریں۔ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہ کریں اور اس طرح اپنے آپ کو
بنا کرلیں ۱۲ ✣

ترجمہ مقبول صہ ۲۱۳ ۔ ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم آیات کی تفصیل کرتے ہیں تاکہ قصور واروں کا
ہ صاف صاف معلوم ہو جاوے ۱۲ ✣

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی تعلیم یوں فرماتا ہو کہ ہماری آیتیں صاف
ت ہیں تم کب تک کہتے جاوگے۔ کہ قرآن کوئی ہمارے سوا نہیں سمجھ سکتا۔ ہمارا
ن دیکھو پھر سوچو اور غور کرو کہ تم قصوروار ہو یا نہیں ۱۲ ✣

ترجمہ مقبول صہ ۲۱۳ ۔ (ای رسول) کہدو کہ مجھے تو اس کی ممانعت کی گئی ہو کہ میں ان
ادت کرنے لگوں جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ کہدو کہ میں تمھاری خواہشوں کی
ی نہ کروں گا۔ کہ اِس صورت میں میں بھی راستہ سے بھٹک جاؤں۔ اور ہدایت
سے نہ رہوں ۱۲ ✣

اِس آیت سے تمام شیعوں کی تردید فرماتا ہے۔ یعنے تم جو علی کو اللہ کہتے ہو۔ حی و قیوم
و قادر و توانا جانتے ہو۔ یا علی اور یا حسین کہکر ہر وقت پکارا کرتے ہو۔ ہم اُس کی پیر
نہ کریں گے اگر تمھاری پیروی کریں تو گمراہ ہو جائیں۔ راہ سے بھٹک جائیں۔
ہدایت یافتہ نہ رہیں۔ ۱۲

پارہ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۷ ترجمہ مقبول احمد۔ صہ ۲۱۴

ترجمہ مقبول احمد۔ غیب کے خزانے اسی کے پاس
ہیں اُسکے سوا اُن خزانوں کو کوئی نہیں جانتا اور وہ خشکی اور تری کی سب چیزوں کو جا
ہے اور ایک پتا بھی ایسا نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو۔ اور کوئی دانہ زمین کی اندھیر
میں اور کوئی ترا و خشک ایسا نہیں ہے جس کا ذکر کھلی کتاب میں نہ ہو ۱۲

اِس آیت سے صاف صاف آل رسول اور ان کے شیعوں کی تردید فر
ہے کہ تم جو علی اور ائمہ میں تمام قدرت اور علم کو ثابت کرتے ہو۔ دعوے کرتے ہو۔ یہ باطل
ہے۔ ہمارا قرآن اس کو یوں باطل کرتا ہے۔ کہ غیب کے خزانے اُسی کے پاس ہیں
کے سوا اُن خزانوں کو کوئی نہیں جانتا۔ اگر ایمان ہو تو سمجھو ۱۲

ترجمہ مقبول احمد صہ ۲۱۴۔ پھر وہ اللہ یعنی اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جا
خبردار ہو۔ اختیار اُسی کا ہے۔ اور سب سے تیز حساب لینے والا ہے ۱۲

اِس آیت سے مسئلہ رجعت کی تردید فرماتا ہے۔ یعنے نہ مہدی کو مردوں
زندہ کرنے کا اختیار ہوگا۔ نہ ان کو قید و سولی دینے کا نہ انتقام لینے کا۔ بلکہ آ
اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائیں گے۔ یعنے قیامت میں لائے جائیں
خبردار ہو اختیار اُسی کا ہے۔ اور وہ سب سے تیز حساب لینے والا ہے۔ بھلا
اس سے زیادہ تیز کیا ہوں گے ۱۲

ترجمہ مقبول احمد صہ ۲۱۵۔ کہدو کہ اللہ ان اندھیریوں سے۔ اور رہبر رنج سے

دیتا ہی۔ پھر تم اس کا شریک کرتے ہو ۱۲

اس آیت سے اللہ پاک تمام شیعوں اور آل رسول کو تعلیم یوں دیتا ہی۔ کہ یا علی اور یا حسین کہکر پکارنا شرک ہی۔ اگر خدا پر ایمان ہو تو جانو کہ صرف اللہ ہر رنج سے نجات دیتا ہی غضب یہ ہی کہ پھر تم اس کا شریک کرتے ہو ۱۲

ترجمہ مقبول صـ ۲۱۵ ۔ کہدو کہ وہ اس پر قادر ہی کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمھارے پانوں کے نیچے سے یا تمھارے ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے۔ اور تم میں سے ایک کی سختی کا مزہ دوسرے کو چکھا دے غور کرو کہ ہم آیات کو کس طرح اُلٹ پلٹ کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ لیں حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ ضرور دیکھو

مقبول احمد لکھتا ہی کہ مصالحت کی خواستگار اسے ذرا غور سے ملاحظہ فرمالیں۔ یعنے اگر شیعہ مصالحت کے خواستگار ہوں تو مقبول احمد ان کو منع کرتا ہو کہ یہ ان ہونی بات ہی اور اگر سنی اہل سُنت شیعوں سے خواستگار مصالحت ہوں تو مقبول احمد ان کو مایوس کرتا ہی۔ ہم اہل سُنت کو بتلائے دیتے ہیں کہ یہ اللہ کا عذاب ہی۔ عمر کو قتل کرایا۔ اور مجوسی لولو کو ابو شجاع کا خطاب دیا۔ عثمان کو قتل کرایا۔ اور اس کو عید نوروز قرار دیا۔ مخبر صادق پیغمبر صلعم کی حدیث صحیح ہوئی قیامت تک کے لیے دروازہ کھولدیا گیا۔ اللہ قادر ہی کہ تم پر عذاب اوپر کی طرف سے بھیجے یا تمھارے پاؤں کے نیچے سے یا تمھارے ایک گروہ کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے ایک کی سختی کا مزہ دوسرے کو چکھا دے۔ غور کرو کہ ہم آیات کو کس طرح الٹ پلٹ کرتے ہیں یعنے ہر پہلو کو دکھلا دیتے ہیں تاکہ وہ سمجھ لیں۔

اے آل رسول سمجھو صفین میں بھی عذاب تھا جمل میں بھی عذاب تھا۔ کوفہ کی مسجد میں بھی یہی عذاب تھا۔ مدینہ کے پلنگ پر بھی عذاب تھا۔ یہی کربلا کے میدان میں بھی عذاب تھا۔ دو سو برس تک قید خانہ میں بھی یہی عذاب تھا۔ قتل و زہر خورانی میں بھی عذاب تھا۔ بنی اُمیہ بھی عذاب تھے۔ بنی عباس بھی عذاب تھے۔ بنی مروان بھی عذاب تھے۔

اب اہل سنت بھی یہی عذاب ہیں۔ جونپور و لکھنؤ و فیض آباد کے جلاہے بھی وہی عذاب ہیں۔ ہلاکو بھی عذاب تھا۔ ترک بھی عذاب ہیں۔ ایران بھی عذاب ہی۔ لکھنؤ بھی عذاب تھا۔

مقبول احمد کا ترجمہ بھی عذاب ہی۔ تفسیر فبہت الذی کفر بھی عذاب ہی۔

اور جو اسکا منکر ہی وہ قرآن کا منکر ہی وہ رسول کا منکر ہی وہ خدا کا منکر ہی۔

ای اہل سنت دیکھو مقبول احمد مصالحت سے تم کو مایوس کرتا ہی۔ شیعوں کو مصالحت سے منع کرتا ہی۔

وہ سکھلاتا ہی کہ شیعہ اہل سنت کے پاس جاکر خیرات مانگیں اور جب ملے تو اس کو مال غنیمت سمجھیں۔ اور ان پر لعنت کرتے رہیں اور اس خیرات کے روپیہ پیسہ سے تبرا کی کتاب چھاپ کر شائع کریں۔ ای اہل سنت مشرک کو خدا نجس فرمایا کوئی خصوصیت نہیں کی کہ بھوانی اور مہادیو۔ رام اور کرشن کو شریک کرے تو مشرک ہی علی اور حسین کو خدا میں شریک کرے تو مشرک نہیں۔ موسےٰ اور عیسےٰ کو شریک کرے تو مشرک نہیں۔ ای بے غیرت و بے حیا اہلسنت! تم کب تک دین میں سستی اور کاہلی کروگے۔ تم کب تک دین سے لاپرواہی کروگے۔ دشمن تمھاری تاک میں رہتے ہیں اور تم ایسے مدہوش کہ ہوشیار نہیں ہوتے وہ ایک سنی کو ملازم نہیں رکھتے۔ تم کو وہ یہودیوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں اور مشرکوں اور ہندوؤں سے بدتر جانتے ہیں۔ تمھیں شکست دینے کے لیے وہ ہندوؤں سے میل جول کرنا چاہتے ہیں اصلاح کا پرچہ دیکھو اڈیٹر اصلاح لکھتا ہی کہ ہندوؤں کا ملانا کچھ مشکل نہیں گاے کا گوشت کھانا چھوڑ دو۔ ان سے میل ملاپ رکھو۔ وہ فوراً مل جائینگے۔

اور جب ۲۴ کروڑ ہندو تمھارے شریک ہو جائینگے تو تم چھ کروڑ اہل سنت کا خاتمہ کر سکو گے۔ ای اہل سنت یہ کھلی کھلی بائیکاٹ تمھارے ساتھ ہیں اور پھر تم ان کی گالیاں سنکر ان کی لعنت برداشت کرکے انھیں میں گھستے ہو۔ ان کی عورتوں کو تم لاکر خاندان کا خاندان برباد کر دیتے ہو اُن کا ذبیحہ کھا کر حرام خوری کے مرتکب ہوتے ہو اور اللہ کو غضب میں لاتے ہو

حرام خوری سے بڑھکر اللہ کو کوئی چیز ناپسند نہیں ہے۔ اس کو بغاوت فرمایا ہے۔ اُن سے ملکر تم
اپنی قوم کو ضعیف کرتے ہو۔ اپنی تجارت اور زراعت کو نقصان پہنچاتے ہو۔ ان کا ایک
فرد بھی سرو فتر یا افسر ہو جاتا ہے تو تقرریں ترقی میں۔ تبدیلی میں۔ یہاں تک کہ انصاف اور فصل خصومت
میں شیعوں کو ترجیح دیدیتا ہے۔ میں تم کو یہ نہیں سکھلاتا کہ تم بھی بے انصافی کرو بے رحمی کرو۔
بلکہ صرف یہ تعلیم ہے کہ اپنی قوم کا لحاظ کرو اگر آج تم مستعد ہو جاؤ عہد کر لو کہ نہ ہم ان کا ذبیحہ
کھائیں گے۔ نہ ان کو دیں گے۔ تجارت زراعت۔ نوکری وکالت۔ کا کام بھی ان کو نہ
دینگے۔ قرض روپیہ بھی اُن کو نہ دیں گے۔ سود بھی ان کو نہ دیں گے۔ قرض بھی ان سے
نہ لیں گے۔ اور ان سب کے ذریعہ سے جو مال بچائیں گے۔ اُس کو قوم کی مد دین خرچ
کریں گے۔ ان کا تعزیہ اور علم دیکھنے نہ جائیں گے۔ اُن کی مجلسوں میں شریک نہ ہونگے
اُن سے شادی بیاہ نہ کریں گے۔ نہ اُن کی تقریب میں جائیں گے نہ ان کو اپنے یہاں
بلائیں گے۔ تو آج تمھاری قوم ترقی کرتی ہے۔ اس ترک کرنے سے تم کو کتنے دینی فوائد
ہوں گے۔ نہ وقت برباد ہوگا۔ نہ عادات خراب پیدا ہونگی۔ نہ خیالات فاسدہ آئینگے نہ نماز قضا ہوگی
نہ جمعہ وجماعت ترک ہوگا۔ نہ تبرا سنو گے۔ مرثیوں میں تبرا نہیں ہوتا تو کیا ہوتا ہے۔ نہ اصلاح
نہ اُس نہ کوئی ان کا پرچہ خریدو نہ اُن کا قرآن خریدو۔ نہ اُن کی مدد کرو۔

ظالم اور جاہل مقبول احمد۔ اپنے ترجمہ کو دیکھ "ہم آیات کو کس طرح اُلٹ پلٹ کرتے ہیں"
اُردو داں غریب شیعہ کیا سمجھیگا کہ جب خود مقبول احمد اور اُس کے اُستاد آل رسول اور خود
خدائے پاک اُلٹ پلٹ کرتا ہے تو غریب صحابہ کا کیا قصور شاہ عبد القادر اور نذیر احمد کا ترجمہ
دیکھو۔ افسوس تم کو نذیر احمد کی تقلید سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ اُسی ترجمہ پر شیعوں کو نظر
ہے۔ ذیل کی آیت پڑھو ۱۲

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۱۵۔ اور اگر شیطان تم کو بھلادے تو یاد آجانے کے بعد ظالم
لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ۱۲

مومنین اہل سنت اس سے زیادہ کھلی آیت کیا تم تلاش کروگے اب تک نادانی میں جو
گزرا سو گزرا۔ تم کو اگر نہیں معلوم تو مقبول احمد کا ترجمہ کسی سے مانگ کر دیکھ لو کسی سے پڑھوا کر
سن لو۔ مول لینے خریدنے کے اجازت ہم کسی کو نہیں دیتے۔ عبرت حاصل کرنے کے لیے
ہمارے پاس سے مانگ کر لیجاؤ۔ اور دیکھکر لعنت کر کے پلٹا دو۔ اور ہماری نصیحتوں پر
عمل کرو۔ دیکھو اللہ صاحب خود فرماتے ہیں۔ اگر شیطان تم کو بھلادے تو یاد آجانے
کے بعد ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ ان سے بڑھکر ظالم کون کہ انبیا کی توہین یہ کریں صحاب
رسول کی شان میں بے ادبی یہ کریں۔ اللہ کی توہین یہ کریں علانیہ شرک اور کفر کا اظہا
یہ کریں۔ تمھاری جماعت تمھارا جمعہ یہ برباد کرادیں پھر رفتہ رفتہ تمھارا دین اور تمھار
ایمان بھی تم سے رخصت کرادیں۔ اہل سنت میں سے جتنے غارت ہوئے ہیں وہ صرف
مٹھائی اور کھانے اور شاعری۔ اور مرثیہ کی بدولت۔ اسی وجہ سے اُن لوگوں کے یہاں
نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ سب سے افضل یہی مجلس ہے۔ تاکہ تم غارت ہو۔ اِسی چال سے
قرون اولیٰ میں عبداللہ بن سبا نے کامیابی حاصل کی تھی ۱۲ ❊

ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲ ۔ اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کو مان لیں
آل رسول کو اس آیت سے یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ یہاں اسلام کا لفظ آیا ہے
ایمان کا تم جو دوسروں کے ایمان کا انکار کرتے ہو۔ اپنے ایمان کا کوئی ثبوت نہیں دیتے
یہاں دیکھو کہ پیغمبر رسول کریم صلعم اسلام پر مامور ہوئے ہیں۔ اسلام کی تعریف تم خود ہی
کرتے ہو کہ اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شریعت کا پابند رہنا ❊

بس اے عقلمند شیعو! اپنے علماء کے خرخرفات دیکھو۔ پھر ان کی دلیری دیکھو کہ اب
خرخرفات کو ہی ائمہ کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ان خرخرفات کو
لغویات کو سنکر ائمہ کی نسبت کیا رائے قائم ہوگی۔ اب دوسروں کے کفر و نفاق ثابت کرنے
سے پہلے اپنے ائمہ کا ایمان اور خاتمہ علی الایمان ثابت کرو ❊

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۸ ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۱۵ و صفحہ ۲۱۶ "آیہ وذر الذین"۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اور ان لوگوں کو جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دنیا کی زندگانی نے ان کو دھوکا دیا ہے۔ چھوڑ دو۔ اور اسی قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرو کہ نفس اپنے افعال سے باز رہے کیونکہ خدا کے سوا اس کا کوئی سفارشی اور حمایتی نہ ہوگا۔ اور اگر وہ کوئی فدیہ دینا چاہے گا تو اس سے قبول نہ کیا جائے گا وہ وہی تو ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب سے ہلاک کیے گئے انھیں کے لیے گرم پانی کا پینا ہے اور جن باتوں کا انکار کیا کرتے تھے انھیں کے سبب سے دردناک عذاب ہے ۱۲ ۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا رسول کریم صلعم کے بعد ہم کوئی دوسرا قرآن اب اتاریں گے تم کہدو گے کہ دوسرے لوگ بھی اس میں داخل ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس سے کیا ہوتا ہے ضرور داخل ہیں اور قیامت تک جو لوگ ایسے کام کرینگے اسی میں داخل ہوں گے۔ دوسروں کو شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہوتا اور الزام سے نہیں بچ سکتے۔ تم نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے۔ یہ ڈھول یہ تاشہ یہ نفیری یہ جھانجھ۔ یہ علم اور اس کا زرق برق یہ تعزیہ اور اس کی آرائشیں یہ دلدل۔ یہ براق۔ یہ سب کھیل اور تماشہ نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ خیال کہ ان حرکتوں سے سلطنت ہاتھ آجائے گی یا کم سے کم لوگ ہوا خواہ بن جائیں گے یہ زندگانی دنیا کا دھوکا نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ خیال کہ اس کے ذریعہ سے دُنیاوی ترقی اور فلاح ہوتی ہے۔ یہ دھوکا نہیں تو کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اسی قرآن کے ذریعہ سے انکو نصیحت کرو۔ دیکھو قرآن کس شد و مد سے سکھلاتا ہے کہ ضار اور نافع خدا ہے محیی و ممیت خدا ہے۔ حی و قیوم خدا ہے۔ حاضر و ناظر خدا ہے۔ سمیع و بصیر خدا ہے۔ قادر و توانا خدا ہے۔ مالک و مختار خدا ہے۔ معز و مذل خدا ہے۔ سلطنت وہی دیتا ہے۔ وہی چھین لیتا ہے۔ معطی و مانع وہی ہے۔ سارا قرآن پڑھ ڈالو۔ اسی ایک نصیحت سے بھرا ہے۔ پھر تم کہاں بھٹکے جاتے ہو

کہاں اپنا ٹھکانا بناتے ہو ۱۲ *

پھر اپنے جبروت کا بیان کرتے ہیں جب فرماتے ہیں کیونکہ خدا کے سوا اس کا کوئی سفارشی

اور حمایتی نہ ہوگا جن پر بھروسہ کرلو۔ اور اگر وہ کوئی فدیہ دینا چاہے گا تو اس سے قبول نہ کیا

جائیگا۔ یہاں سے مسئلہ طینت اور سنیوں کی نیکی مل جانا شیعوں کا عذاب و گناہ سنیوں کے سر

تھونپنا بھی باطل فرماتا ہے۔ اس کو بھی باطل کرتا ہے کہ شیعوں کے عوض فدیہ میں اہل سنت کو جہنم

میں ڈال دیگا۔ پھر عاقبت کا حال بیان فرماتے ہیں وہی تو ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب تباہ

ہلاک کیے گئے۔ انھیں کے لیے گرم پانی کا پینا ہے۔ اور جن باتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ یعنی

مشیت اور قدرت۔ خلافت کا دینا اور نہ دینا خلفائے ثلثہ کے برکات سے انکار کرنا۔ ان

کے ایمان سے انکار کرنا۔ ان کی ترقیوں سے انکار کرنا۔ پھر فرماتے ہیں۔ انھیں کے سبب

سے دردناک عذاب ہے ۱۲ *

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۹	ترجمہ مقبول احمد۔ صـ ۲۱۷ ترجمہ۔ غیب کا اور حضوری کا وہ (خدا) عالم ہے اور

صاحب حکمت و خبیر ہے ۱۲ *

آل رسول اور ان کے شیعوں کی اس آیت سے یوں تعلیم فرماتا ہے کہ تم جو اپنے کو عالم

"ماکان و مایکون" گزشتہ و آیندہ کہتے ہو تم جو اپنے ائمہ کو عالم گزشتہ و آیندہ بتاتے ہو

قرآن کی آیت اس کو باطل کرتی ہے ۱۲ *

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۹	آیہ واذ قال ابراہیم" ترجمہ مقبول احمد صـ ۲۱۷ ترجمہ مقبول احمد۔ اور اس وقت کو یاد کرو جس وقت

ابراہیم نے اپنے باپ (یعنے چچا) آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا بناتے ہو۔ میں تم کو اور تمہاری

قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں ۱۲ *

تفسیر مجمع البیان میں اجاج سے منقول ہے ابراہیم کے باپ کا نام تارخ تھا ۱۲ *

اے آلِ رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے - لے مقبول احمد ترجمہ قرآن میں (یعنے چچا) تم نے کہاں سے کہدیا - ترجمہ قرآن میں تو ایسی تحریف نہ کرو - جب تک صاف وصریح حقیقی معنے صادق آتے ہوں - مجازی معنے لینا جائز نہیں ہے تم نہیں جانتے کہ تارخ اور آذر کے ایک ہی معنے ہیں ایک ہی شخص کے یہ دو نام ہیں - فقط لغت اور زبان کا فرق ہے - تارخ عبرانی لفظ ہے - اگر پیغمبر کے چچا کے کافر و مشرک ہونے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تو ابوطالب کے لیے کیوں پریشان ہوتے ہو ✤

حالانکہ تم ابراہیم کے چچا کو کافر تسلیم کرتے ہو - اس عربی دانی اور اسی علم قرآن پر تم کو ہمہ دانی کا دعوے زیب دیتا ہے ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول صـ۲۱۷ - آیہ وسع ربی ✤

ترجمہ مقبول - میرے پروردگار کا علم ہر چیز سے زیادہ ہے کیا تم اتنا نہیں سمجھتے ۱۲

اے آلِ رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا - کیا ایسی کھلی کھلی آیتوں کے بعد بھی تم علم گزشتہ و آئندہ کا دعوے کروگے ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول احمد - صـ۲۱۸ - آیہ وکیف اخاف ✤

ترجمہ مقبول احمد - اور جن چیزوں کو تم اس کا شریک گردانتے ہو - میں ان سے کیونکر ڈروں حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو - باوجودیکہ اس نے اس کی کوئی دلیل تم پر نازل نہیں کی پھر اگر تم علم رکھتے ہو تو سوچو کہ دونوں گروہوں میں سے کون سا گروہ بے خوف رہنے کا مستحق ہے ۱۲ ✤

اے آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے - اے عقلمند شیعو - تم جو علی کو المیہ کو اللہ کہتے ہو - قادر و توانا علیم و خبیر سمیع و بصیر مالک و مختار جانتے ہو یہ شرک ہے یا نہیں پھر اللہ صاحب فرماتے ہیں

کہ ہم نے کوئی دلیل تم پر نازل نہیں کی کسی آیت سے تم کو ایسا اختیار نہیں دیا۔ پھر فرماتے ہیں
کہ اگر تم علم رکھتے ہو۔ تو سوچو کہ دونوں گروہوں میں سے کون سا گروہ بے خوف رہنے کا مستحق
ہے۔ پھر دیکھو کہ کس گروہ کو خوف کرتے تقیہ کرتے گزری۔ پھر تم کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ
وہ تقیہ کرنے والا میرے خدا کی طرف سے بے خوف رہنے کا مستحق نہیں تھا ۱۲ ؀

ترجمہ مقبول احمد صـ۲۱۸ ـ الذین آمنوا ؀

ترجمہ مقبول احمد۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے نہیں ملا دیا۔
امن اور اطمینان انہیں کے لیے ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۱۲ ؀

اے آل رسول یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ بتاؤ کیا تمہارے لیے امن و اطمینان تھا۔ اگر تھا تو پھر تم
تقیہ کیوں کرتے تھے۔ پھر بتاؤ کہ تم ہدایت یافتہ کیسے ہوئے ؀

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ۲۲۲ ؀

ترجمہ مقبول احمد۔ اور وہ (خدا) وہی ہے جس نے تم کو
ایک ذات سے پیدا کیا......... بے شک سمجھنے والوں کے لیے ہم نے آیتیں کھول کر بیان کر دیں ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن
تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمہاری تعلیم کے لیے اس طرح پر نازل ہوئی ہے۔
نسب کا غرور آل رسول ہونے کا غرور کب تک کرو گے۔ نسب کے اعتبار سے تو ہم نے تم
سب کو صرف ایک ذات (آدم) سے پیدا کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ نہ سمجھنے والوں سے مطلب
نہیں بیشک سمجھنے والوں کے لیے ہم نے آیتیں کھول کر بیان کر دیں ۱۲ ؀

پارۂ ہفتم سورۂ انعام رکوع ۱۳

آیہ قد جاءکم۔ ترجمہ مقبول احمد صـ۲۲۳

ترجمہ مقبول احمد۔ بیشک تمہارے پروردگار کے
پاس سے تمہارے پاس دلیلیں آچکیں اب جو سمجھے نفع اس کی ذات کے لیے ہے۔ اور جو نہ سمجھیں

بند کرے ضرر اس کے لیے ہے۔ اور میں تمھارا کچھ اس کے لیے اس معاملہ میں نگراں نہیں ہوں ۱۲
ملے آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہے ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اس طرح اتری ہے۔ ہم نے
خلفائے ثلثہ کو خلیفہ بنایا ان کے ذریعہ سے اسلام پھیلایا مسلمانوں کو دینی و دنیاوی فتوحات
عطا فرمائے۔ اگر تم لوگ تعصب سے اپنی آنکھ بند کر لو۔ تو اس کا ضرر تم ہی پر ہوگا۔ اور میں تمھارا
کچھ اس معاملہ میں نگراں نہیں ہوں +

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ ۲۲۴ ۔ آیہ ولو شاء اللہ"

ترجمہ مقبول۔ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تم کو انکا نگہبان
نہیں بنایا ہے۔ اور نہ تم انکے ذمہ دار ہو +

ملے آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں:۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔

ہم سے سنو۔ تم "یہدی و یضل" کا ترجمہ بدلتے ہو مشیت کے قایل نہیں ہو۔ اللہ کو
عادل و ظالم کہتے ہو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ اردو دیکھو اگر اللہ کو منظور ہوتا
وہ شرک ہی نہ کرتے پھر فرماتے ہیں کہ ای رسول اللہ نے تم کو ان کا نگہبان نہیں بنایا ہے اور
تم ان کے ذمہ دار ہو +

تم جو ہر امر میں چون و چرا کرتے ہو۔ کہا کرتے ہو کہ یہ کیوں ہوا۔ وہ کیوں نہیں ہوا۔
ہوتا تو اچھا تھا۔ یوں ہوا تو اچھا نہیں ہوا۔ بتاؤ کہ اللہ نے کیوں نہیں چاہا۔ اور اس نہ چاہنے میں
ہی نے انصاف و عدل کیا کہ وہ مشرک ہو گئے۔ اور پھر مشرک ہوے تو اُن پر کیا گناہ اللہ نے
ہی نہیں چاہا پیغمبر کو ڈانٹ بتا دی۔ اگر تم کو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ آیت مابعد
غور سے پڑھو جو بالکل متصل ہی +

ترجمہ مقبول صـ ۲۲۴ آیہ ولا تسبوا" و حاشیہ نمبر ۲۔ اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے

کو پکارتے ہیں ان کو بُرا بھلا نہ کہو کہ وہ بغیر سمجھے بوجھے بے ادبی سے اللہ کو بُرا کہیں گے۔ اسی طرح سے ہم نے ہر ایک گروہ کے لیے اس کے عمل کو زینت دی ہے۔ پھر ان کی بازگشت ان کے رب کی طرف ہے پھر وہ جو کچھ عمل کیا کرتے تھے۔ اس سے ان کو آگاہ کردیگا۔ حاشیہ نمبر ۲۔ کافی میں صادق سے منقول ہے کہ خبردار دشمنان خدا کو ایسی جگہ بُرا بھلا نہ کہنا کہ جہاں سے وہ سن پائیں اور بغیر سوچ سمجھے زیادتی کر کے خدا کو بُرا کہنے لگیں (دیکھو یہاں خدا بنے ہیں) تفسیر عیاشی میں صادق سے منقول ہے کہ جو خدا کے دوستوں کو بُرا کہتا ہے۔ اس نے گویا خود خدا کو بُرا کہا الاعتقادات۔ میں صادق سے منقول ہے کہ کسی نے آکر کہا کہ فلاں شخص آپ کے دشمنوں علی الاعلان سب و لعن کرتا ہے فرمایا کہ اسے کیا ہو گیا۔ خدا اس پر لعنت کرے۔ اس آیت کی تفسیر میں صادق سے منقول ہے ان کو بُرا نہ کہو ورنہ وہ تم کو بُرا کہیں گے ۱۲۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم بعد رسول کریم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں نہیں بلکہ قیامت تک جو لوگ اس کے خلاف کریں گے۔ وہ اس آیت میں داخل ہوں گے

ہم سے سنو۔ یہ آیت تمھاری شان میں کیونکر اتری۔ تمھارا مطلب یہ ہے کہ شیعہ اپنے گ میں اصحاب رسول کو سب و لعن کریں۔ اس طرح کہ اہل سنت نہ سن پائیں۔ مگر سب و لعن ضرور۔ پھر جب اہل سنت کو معلوم ہو جائے کہ وہ اندر آہستہ آہستہ سب و لعن کرتے تو وہ بھی سب و لعن کرنے لگیں تو ان پر خدا کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ البادی اظلم۔ کیونکہ نافرمانی و گالی تو تمھاری طرف سے ہوئی۔ اے آل رسول بتاؤ یہ خطاب مسلمانوں سے اور علی مسلمانوں میں داخل ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں تو سب تو جھگڑے فیصل ہیں۔ جو چاہو سو کرو۔

اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ اس سب و لعن کی تعلیم میں خدا کی نافرمانی ہوئی اور خدا کا نافرمان معصوم ہو سکتا ہے یا نہیں۔ پھر عمل دیکھو خود مسجد میں نماز میں قنوت

دشمنوں پر لعنت کی۔ پھر شام کے مناروں سے لعنت کی آواز بلند ہونے لگی۔ یہ خدا کی نافرمانی کی سزا تھی یا نہیں۔ اس تاریخ سے پہلے اسلام میں کہیں دکھلاؤ کہ مسجد میں سب و لعن کوئی کسی پر کرتا تھا۔

اور اگر کہو کہ ہماری بھلی چلائی ہم تو خدا کے۔ قرآن کے منکر ہیں مخالف ہیں۔ تم بتاؤ کہ تمھارا قرآن پر عمل ہے۔ خدا کے فرمانبردار ہو پھر تم کیوں اس کے معاوضہ میں سب و لعن کرتے ہو (اللّٰھم احفظنا من شرور النفسنا) اے جاہلو ہم نہ کہتے تھے کہ قرآن کا تم کو علم نہیں۔ قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے قرآن تمھاری سمجھ میں نہیں آتا۔ یا تم اندھے اور بہرے ہو۔ یا تمھارے دلوں پر قفل پڑا ہوا ہے۔ دیکھو قرآن میں کتب علیکم القصاص فرمایا ہے۔ جب آنکھ اور کان اور ناک اور دانت اور ہاتھ اور پیر کا عورت اور غلام کا قصاص ہے تو گالی کا بدلہ بھی گالی ہے۔ اس آیت میں صاف تعلیم فرماتے ہیں کہ تم ان کو گالی نہ دو۔ ورنہ اللہ کو گالی دینگے۔ اسکے بعد والے جملہ کو تم بھلا کیا سمجھو گے فرماتے ہیں۔

اسی طرح ہم نے ہر ایک گروہ کے لیے اُن کے عمل کو مذینت دی ہے۔ دنیا میں تو اب کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا پھر انکی باز گشت ان کے رب کی طرف ہے۔ اس آیت سے مسئلہ رجعت کو باطل فرماتے ہیں کہ دنیا میں انتقام ہوگا سزا نہ ہوگی۔

پارہ ہشتم سورہ انعام ترجمہ مقبول احمد۔ صـــ ۲۲۵ ۔ آیہ وکذالک و حاشیہ نمبرا۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اور اسی طرح ہر نبی کے دشمن انس اور جن قرار دئے جو بناوٹی باتیں۔ دھوکا دینے کے لیے ایکدوسرے کے کانیں پھونکتے ہیں اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ اب تم ان کو اور جو افترا پردازیاں وہ کرتے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو ۱۲۔

حاشیہ نمبرا۔ پر تفسیر قمی میں بروایت صادق منقول ہے کہ پیغمبر صلعم کے دو صحابی حبتر و زریق۔ یعنے نیلی آنکھ والا۔ اور حبتر بروزن ثعلب لومڑی۔ امام نے خلیفہ اول کو بوجہ نیلی آنکھوں کے اور ثانی کو بوجہ اسکی بے انتہا مکاریوں اور چالاکیوں کے لومڑی سے تشبیہ دی ۱۲۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتا دو یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے تو یہ آیت کیوں نہیں۔ بتاؤ ہم نے قرآن میں کہاں بتایا کہ نوح اور ابراہیم اور شیث اور زکریا اور یحیٰی اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف اور شعیب اور ہارون اور ہود اور لوط اور یونس اور صالح اور ایوب اور الیاس اور ذوالکفل والیسع اور موسیٰ اور عیسیٰ کے دو صحابی گمراہ تھے۔ رسول نے تم کو کب اور کہاں بتایا۔ اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو اور سب سے بڑی دلیل ہمارا قرآن ہے اس میں دکھلاؤ ہماری طرف سے اتنی اجازت ہے کہ جو قرآن مہدی قائم کے پاس ہے اس میں دکھلاؤ۔ اور اگر تم جھوٹ بولتے ہو تو ہمارا عام فیصلہ "فلعنت اللہ علی الکاذبین" موجود ہے ؀

اے آل رسول ہم سنتے تھے کہ تم جاہل بھی ہو۔ نادان بھی ہو۔ بے عقل بھی ہو۔ قرآن سے تم نے واسطہ نہیں رکھا اس لیے قرآن کے سمجھنے سے تم قاصر ہو۔ دیکھو اور سمجھو۔ عدوًا اور شیاطین اس شیاطین کے بعد عدوًا بھی جمع ہو گیا۔ عدو کا جمع لانا فصاحت کے خلاف تھا اس لیے عدو کہدیا۔ اے صادق ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی کہ تم اپنا قول آپ ہی بھول جاوگے دیکھو تم نے تقیہ کے خلاف کیا۔ دیکھو تم نے "لا تسبوا" کے خلاف کیا۔ پھر دیکھو تم نے مکاری پھر ہزاروں۔ لاکھوں مرتدین کو بھول گئے ؟ کیوں۔ صرف اس لیے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ پھر چوک بھی گئے ؀

عائشہ۔ طلحہ۔ زبیر۔ عثمان۔ معاویہ۔ یزید۔ مروان تمام آل عباس تمام آل مروان تمام بنی امیہ تمھارے اس استعارہ سے بچ گئے۔ اب دیکھو کہ تم خود اس آیت میں کس طرح داخل ہو تم نے اہل سنت کے سامنے جبتر اور زریق کہدیا۔ اہل سنت کا یہ عمل ہے کہ ہم کو صرف آ شریعت کا حکم ہے۔ ہم کو دوسروں کی تجسس سے کیا مطلب کوئی ہوگا۔ مگر تم تو شیعوں سے اپنی باتیں دھوکا دینے کی ایک دوسرے کے کان میں پھونک دیا۔ آیت کو پڑھو اپنے حرکات کو دیکھو پھر دیکھو کہ حرف حرف قرآن کا تم پر لعنت کرتا ہے۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنے

آپ ظلم کرتے ہیں۔ اپنے تمام اقوال پر نظر ڈالو۔ اپنے تمام اقوال کو پیش نظر رکھو اور پھر اس آیت سے مقابلہ کرو۔ یہی شیطنت تم پاؤ گے جس کو کان میں براہ تقیہ پھونکتے ہو۔ پھر اس کے بعد اہل سنت سے فرماتے ہیں بکمال شفقت سے سفارش کرتے ہیں اب تم ان کو اور جو افترا پردازیاں وہ کرتے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو۔ ۱۲ ؎

بعد کی آیت بہت غور سے دیکھو۔ اور قرآن کے نظم کی قدر و منزلت کرو ؎

ترجمہ مقبول صـ۲۲۵ــ۔ اور اس لیے کہ ان کے دل جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اس لیے کہ وہ اس بات کو پسند بھی کر لیں اور اس لیے کہ یہی وہ کام کرنے لگیں جو کچھ وہ کرنے والے ہیں ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ اے مقبول احمد کیا تم اس آیت کا مطلب سمجھ گئے۔ کیا تم سمجھے کہ آیت بے ربط ہے۔ آل رسول بتاؤ یہ آیت باعتبار تنزیل اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں سے لائی گئی اور لائی گئی تو کہاں سے۔ اچھا یہ بتاؤ اور اس لیے یہ کس کا حال ہے۔ ہم سے سنو۔ یہ انہیں شیاطین کا حال ہے جو بناوٹی باتیں دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے کان میں پھونکتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ کفار اور وہ لوگ جن کے دل آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اس کی طرف متوجہ ہو جائیں عقلمند شیعو۔ دیکھو خدا کیا فرماتا ہے۔ یعنے جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہونگے ان کو ان بیہودگیوں کی کیا پروا ہوگی۔ وہ ایسی بیہودہ باتوں کی طرف کیوں متوجہ ہونگے۔ ان کو خدا سے اور آخرت سے فرصت ہی کہاں ہے۔ جو لغویات اور مزخرفات کو دیکھیں۔ پھر اسی حال شیاطین کے اظہار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں فرماتے ہیں۔ کہ وہ شیاطین بناوٹی باتیں دھوکا دینے کے لیے ایک دوسرے کے کان میں صرف اس لیے پھونکتے ہیں کہ وہ اس بات کو پسند بھی کر لیں اور اس لیے بھی کہ یہ بھی وہ کام کرنے لگیں جو کچھ وہ کرنے والے ہیں ۱۲

عقلمند شیعو اپنے حال پر اپنے علما کے حال پر غور کرو۔ اپنے ائمہ کے حال پر غور کرو ؎

پارۂ ہشتم سورۂ انعام رکوع ۱۴ | آیہ وتمت کلمتہ۔ ترجمہ مقبول ص۲۲۶ وحاشیہ نمبرا

ترجمہ مقبول اور تمھارے رب کا کلمہ ازروے صدق و عدل کے پورا ہوگیا۔ اس کے حکموں کا بدلنے والا کوئی نہیں ہے اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲ ٭

کافی میں صادق سے منقول ہے کہ ہر امام کے دونوں شانوں کے مابین اور ایک روایت میں داہنے بازو پر یہ پوری آیت لکھی جاتی ہے ۱۲ ٭

اس آیت سے اللہ پاک آل رسول کو یوں تعلیم فرماتا ہے۔ کہ تم جو آیات متشابہات کو ناخنوں کی طرح ادھر ادھر کھینچ لیجاتے ہو۔ محکمات میں تو تمھاری کچھ چلتی نہیں۔ قرآن کو معمے اور چیستان بنا دیا ہے کہ تمھارے سوا کوئی نہیں سمجھتا۔ مگر عقلمند لوگ تم سے سوال کر بیٹھیں گے کہ کیا اللہ کو بجز صدق اور عدل کے اور کوئی لفظ نہ ملتا تھا۔ مثلاً قہار وجبار کہ اپنا کلمہ پورا کرتے حالانکہ وہ عالم ہے پھر کیا ان دو لفظوں میں ابوبکر صدیق اور عمر عادل کے خلافت کی طرف اشارہ نہیں جس میں اپنا اعجاز اللہ صاحب دکھلاتے ہیں۔ کہ ہمارے حکموں کا بدلنے والا کوئی نہیں ہے۔ نہ کسی دعوےٰ چلتا ہے نہ کسی کی نالش نہ کسی کی کوشش۔ علی الرغم انف فرماتے ہیں کہ وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲ ٭

یعنے علی کا دعوےٰ کرنا کہ میں صدیق اکبر ہوں اور میں فاروق اعظم ہوں۔ ہمارے جبروت کو دیکھو کہ ڈر کر شیعہ بھی آج دنیا میں جرأت نہیں کرسکتے کہ علی کو صرف حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہہ سکیں کیونکہ کوئی شیعہ بھی ماننے والا سمجھنے والا دنیا کے پردے پر نہیں ہے۔ آیت مابعد دیکھو ٭

ترجمہ مقبول ص۲۲۶۔ اور اگر تم ان لوگوں میں سے جو زمین میں ہیں۔ اکثر کا کہنا مانوگے تو وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیں گے۔ وہ گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں انگل پچو کہتے ہیں ۱۲ ٭

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ہم سے سنو۔ اب قیامت تک کوئی قرآن نہ آئے گا۔ پھر تو یہی قرآن قیامت تک کے لیے تمام عالم پر حجت ہو۔ تم کہدو گے کہ اس میں فلان فلان بھی داخل ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہون گے اور ضرور ہوں گے۔ اور قیامت تک ہوں گے۔ دیکھو اللہ صاحب اِس آیت میں ان لوگوں کا کہنا ماننے کی برائی بیان کرتے ہیں کہ وہ تم کو راہ خدا سے بھٹکا دیں گے۔ پھر ان کا حال بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں وہ گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور جو بات کہتے ہیں اٹکل پچو کہتے ہیں۔ اے عقلمند شیعہ اگر تمکو علم عربی حاصل نہیں ہو تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو۔ اپنی بڑی بڑی کتابوں کی سیر تم سے نہو سکے گی۔ تم سارے قرآن میں ائمہ کی ایسی باتیں دیکھو گے جن کی نہ الفاظ قرآن مدد کرتے ہیں۔ نہ عربیت سے ان کی تائید ہوتی ہو۔ نہ فصاحت و بلاغت کی معیار پر وہ قائم ہو سکتے ہیں۔ نہ اللہ کی عظمت اس کی روادار ہو۔ نہ سیاق وسباق قرآن سے ان کا کچھ تعلق ہو نہ روایت و درایت سے وہ صادق آسکتے ہیں نہ خدا کی عظمت باقی ہی اور نہ پیغمبر کی۔ نہ اسلام کی کوئی خوبی باقی رہتی ہو۔ ہاں ہاں اگر تم غور سے دیکھو گے تو تم یقیناً انصاف سے کہدو گے کہ اس سے امام کا رتبہ باقی نہیں رہتا اور اگر قرآن کی معرفت اماموں کو ایسی ہی ہو تو ان کو دور سے سلام بہتر ہو ٭ پھر تم کو معلوم ہو گا کہ یہ ائمہ صرف گمان ہی گمان کی پیروی کرتے ہیں اور جو بات کہتے اٹکل پچو کہتے ہیں ۱۲ ٭

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵	آیہ وکذالک جعلنا" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۲۲۷

ترجمہ مقبول۔ اور اسی طرح ہر ہر گانوں میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو مقرر کیا ہو تاکہ وہ اس میں چالیں چلیں حالانکہ جو چالیں وہ چلتے ہیں اپنی ہی ذات کی خرابی کے لیے چلتے ہیں اور سمجھتے کچھ نہیں ۱۲ ٭

اے آل رسول بتا دو یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا

قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم بعد ختم نبوت و رسالت اب کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں ہرگز
نہیں بلکہ قیامت تک کے چالباز مجرم اسی میں داخل ہوں گے۔ اب تم اپنی چالوں سے اس
کا مقابلہ کرو۔ تم کہو گی کہ اس میں فلاں اور فلاں داخل ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہونگے اور قیامت تک
ہونگے۔ مگر ہم کو اس سے کیا ہماری سرکار لاابالی سرکار ہے۔ ہاں تم جو یہدی ویضل کا ترجمہ کر
اللہ کو ظالم یا عادل بتاتے ہو۔ اس آیت کے متعلق تم کیا کہتے ہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہی
کہ ہم نے بڑے بڑے مجرموں کو مقرر کیا ہے کہ وہ چالیں چلیں۔ اجی حضرت پھر ہم ظا
ہوے یا نہیں۔ یہ ہمارا فعل لطف کے خلاف ہوا یا نہیں۔ جو چیز ہم پر واجب تھی۔ ہم
اس کے خلاف کیا یا نہیں۔ اگر تم کو علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو اچھا اب تم اپنی چالو
کو دیکھو ہمارے سامنے جھوٹ نہ بولنا۔ ہم نے جھوٹوں پر لعنت کی ہے۔ ہم جھوٹوں پر لعنت کر
ہیں یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے سامنے جھوٹ بولنے کی تم جرأت نہیں کرسکتے ۔

۱۔ مہدی بہتر برس میں پیدا ہوں گے۔ جب نہیں پیدا ہوے تو کہدیا کہ اللہ قتل
حسین سے غضب میں آگیا اب ۱۴۰ برس کے بعد پیدا ہوں گے۔ جب اس مد
میں بھی نہیں پیدا ہوے تو کہدیا کہ تم لوگوں نے راز ظاہر کردیا۔ اب غیر محدود مدت تک
ملتوی ہوگیا جس کو ہم بھی نہیں جان سکتے ۔

۲۔ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
علی ابن ابی طالب ہیں ۔

۳۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب رجعت کریں گے اصحاب
انتقام لیا جائے گا۔ قید اور قتل ہوں گے ۔

۴۔ دولت کی فراوانی قائم کے زمانہ میں ہوگی ۔

۵۔ خلافت منصوص اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور اللہ نے انما ولیکم سے عـ
منصوص خلافت کیا ۔

۶- من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے ولایت وخلافت منصوص مراد ہو ۔

۷- قرآن محرف ہو منافقوں نے اس میں گھٹا بڑھا دیا ہو ناقابل اعتبار رہے ۔

۸- قرآن کا مطلب بجز اماموں کے اور کوئی نہیں جانتا کوئی نہیں سمجھتا ۔

۹- قرآن میں جہاں آیات متشابہات ہیں اس سے مراد یا تم ہو یا تمھارے دشمن ۔

۱۰- اہل سنت باوجود دیانت وراستی وایمان داری واطاعت ووفا دوزخ میں جائیں گے ۔

۱۱- شیعہ باوجود خیانت وکذب وبے ایمانی ونافرمانی وبے وفائی جنت میں جائیں گے ۱۲ ۔

۱۲- شیعوں کے عوض جہنم میں ناصبی وخارجی ڈال دیئے جائیں گے ۔

۱۳- جو لوگ خلفاے ثلثہ کو برا نہیں کہتے وہ بھی عذاب میں ڈالے جائینگے ۔

۱۴- متعہ کا حکم قرآن میں ہی ۔

۱۵- ظہرین اور مغربین سے صرف تین وقت کی نماز رہ گئی بموجب آیات قرآنی ۔

۱۶- پیر دھونے کا حکم وضو میں نہیں ہی ۔

۱۷- تقیہ ہمارے باپ دادا کا دین ہی جو تقیہ نہ کرے اس کا دین نہیں ۔

کوئی کہاں تک گنائے۔ عقلمندوں کے لیے اتنے ہی کافی ہیں ایمان سے بتاو کہ اس میں بڑی بڑی چالیں مخفی نہیں ہیں، مہدی کی امید پر شیعہ پڑے رہیں۔ انتقام سے خوش ہو جائیں۔ علی کی خلافت سے عثمانؓ کے مقابلہ میں بغاوت ہو سکے۔ جب علیؑ کی خلافت منصوص ثابت ہو جاے تو دوسرے خلفا سے لوگ بدظن ہو جائیں قرآن کی طرف سے جب بدظنی پیدا ہو گی تو لوگ اس کی طرف توجہ نہ کرینگے۔ اور جب قرآن کی لعنت اور مار لفظ لفظ سے کوئی دکھلا دے تو کہدینگے کہ امام کے سوا قرآن کا مطلب ہی کوئی نہیں جان سکتا ۔

جب ہر جگہ جاہل سنیگا کہ اس سے علی مراد ہیں تو دوسروں کی عظمت اس کے دل سے
نکل جائیگی۔ جب سنینگے کہ اہل سنت جہنم میں جائیں گے تو پھر ایسے مذہب پر دیندار عاشق
خدا۔ پرہیزگار دوزخ سے ڈرنے والے جنت کے آرزومند۔ کیونکر قایم
رہیں گے۔

جب سنیں گے کہ شیعہ چاہے جتنے بُرے افعال کریں وہ جنت میں جائیں گے۔ پھر
بھلا ان کو دین کا خوف ہی کیا رہے گا۔ وہ خوب کھل کھیلیں گے۔ جب قرآن سے متعہ ثابت ہوگا
تو پھر نکاح کی قیود۔ مہر۔ نفقہ وسکنی وکسوہ و وراثت کا ڈر ہی کیا رہیگا۔ ظہرین اور مغربین
کی وجہ سے گویا دو وقت کی نماز تخفیف ہوگئی ؛

ثلث لیل تک انتظار کون کرے۔ پیر دھونے کا حکم اگر نہیں رہا تو سردی میں کیسی
راحت سے گزریگی۔ اسباغ وضو کی قید میں کون جکڑا رہے ؛

پھر بتاؤ کہ یہ سب چالیں صرف پھانسنے کی ہیں یا نہیں۔ اب قرآن کی لفظوں پر غور
کرو۔ ان بڑے بڑے مجرموں کا مقصد زندگی یہ ہوگا کہ وہ اس میں چالیں چلیں۔ پھر ان کا حال
بیان کرنے میں فرماتے ہیں۔ حالانکہ جو چالیں وہ چلتے ہیں۔ اپنی ہی ذات کی خرابی کے
لیے چلتے ہیں۔ اور جاہل و نادان ایسے ہیں کہ سمجھتے کچھ نہیں ؛

یعنے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ان حرکتوں سے دُنیا اُن کو کیا کہے گی۔ اہل علم ا
کو کیا سمجھیں گے ؛

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵	آیہ فمن یرد اللہ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۸ ترجمہ مقبول۔ پس جس کے نسبت اللہ یہ چاہتا ہو کہ ا

ہدایت کرے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کے نسبت یہ چاہتا ہو
اس سے توفیق ہدایت سلب کرلے تو اس کے سینہ کو تنگ اور ٹھوس کردیتا ہے گو
آسمان کو چڑھا چلا جاتا ہے اسی طرح لوگوں پر جو ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ خباثت

سوار کر دیتا ہے۔ ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی تم کہدو گے کہ اس میں فلاں فلاں داخل ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہوں گے۔ اور قیامت تک ہونگے مگر دوسروں کے شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہوتا۔ تم دیکھو کہ اس آیت میں تم کیونکر داخل ہوتے ہو۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ یہاں بھی اسلام کا لفظ آیا ہی جس کے معنے ہیں اللہ کی وحدانیت کا زبان سے اقرار کرنا اور شریعت کا پابند رہنا۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس کی نسبت اللہ یہ چاہتا ہی کہ اُسے ہدایت کرے تو اسکا سینہ سلام کے لیے کھول دیتا ہی اور جس کی نسبت یہ چاہتا ہی کہ اُس سے توفیق ہدایت سلب کرے تو اس کی سینہ کو تنگ اور ٹھوس کر دیتا ہی۔ تم ذرا اپنے سینہ کا تنگ اور ٹھوس ہونا دیکھو۔ قرآن میں جہاں جہاں نعمت کا ذکر ہی وہاں تم مراد ہو جہاں جہاں ادب اور تعلیم ہی وہاں دوسرے۔ ٹھوس اتنا کہ بجز چار کے کوئی مومن نہیں غرور اتنا کہ گویا آسمان پر چڑھے جاتے ہو اسی طرح ان لوگوں پر جو ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ اللہ نجاست کو سوار کر دیتا ہی ۱۲

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۱۵

آیہ وَکَذٰلِکَ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۹

ترجمہ مقبول۔ اور اسی طرح سے ہم بعض ظالموں کو بوجہ ان کے افعال کی بعض ظالموں کے سپرد کر دیا کرتے ہیں ۱۲

تفسیر عیاشی میں امام سے منقول ہی کہ اللہ ظالم کا انتقام ظالم کے ذریعہ سے لیتا ہی ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ تم کہو گے کہ اس میں فلاں اور فلاں بھی داخل ہیں ہاں ہوں گے اور قیامت تک ہونگے۔ پھر جن جن ظالموں کے ذریعہ سے انتقام لیا گیا جو جو ظالم دوسرے ظالموں کے سپرد کر دیئے گئے ان کو دیکھو۔ اور عبرت حاصل کرو۔

دُور کیوں جاؤ۔ اپنے ترجمہ اور اپنی تفسیر کو دیکھو کہ وہ کیونکر تفسیر فبہت الذی کفر کے سپرد ہو گئی ۱۲ ٭

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۲۰	آیہ ولا تکسب۔ ترجمہ مقبول صـ ۲۳۸ ترجمہ مقبول۔ اور کوئی نفس کوئی عمل نہ کریگا

مگر اپنے ہی وبال کے لیے اور کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر قیامت کے دن تم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کے حضور میں ہو گی۔ اور جس معاملہ میں تم اختلاف کیا کرتے تھے اس سے وہ تم کو آگاہ کر دیگا ۱۲ ٭

آل رسول کو اس آیت سے یوں تعلیم فرماتے ہیں کہ تمھارا مسئلہ طینت بھی غلط ہے کہ شیعوں کے گناہ سُنی اُٹھالیں گے۔ اور سنیوں کی نیکی شیعہ حاصل کر لیں گے تمھارا مسئلہ رجعت بھی غلط ہے کہ دُنیا میں انتقام نہ ہوگا۔ بلکہ سب کی بازگشت اللہ کے پاس ہو گی۔ اور وہی آگاہ کرے گا ۱۲ ٭

پارہ ہشتم سورہ انعام رکوع ۲۰	آیہ وہو الذی۔ ترجمہ مقبول صـ ۲۳۸ ترجمہ مقبول۔ اور وہ خدا وہی تو ہے جس نے تم

کو زمین کا متصرف بنایا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجوں میں فوقیت دی۔ تاکہ جو نعمت تم کو دی گئی ہے۔ اس میں تمھاری آزمایش کرے۔ بے شک تمھارا پروردگار جلد عذاب دینے والا اور بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲ ٭

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ اے آل رسول اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ ہی دیکھو۔ اور پھر لفظ لفظ پر غور کرو۔ پھر غور کرو کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو اسی خدا نے خلیفہ کیا یا کسی اور نے۔ اور پھر خلیفہ اوّل و ثانی و ثالث و رابع اسی خدا نے بنایا یا کسی اور نے۔ اور پھر اس آیت میں اللہ صاحب جواپنے کو غفور و رحیم فرماتے ہیں

بخشنے والا - اور رحم کرنے والا - یہ رحم آخرت سے متعلق ہو یا صرف دنیا میں - دیکھو یہاں حلیم نہیں کہا بلکہ رحیم فرمایا ؎

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع اول | آیہ والوزن - ترجمہ مقبول صفحہ ۲۲۹

ترجمہ مقبول - اور اس دن کی تول برحق ہی پس جس کی نیکیاں بھاری ہوگئیں وہی تو کامیاب ہیں ۱۲ ؎

دوسری آیت کو ساتھ ملاکر پڑھ لو ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - سو چو اس آیت سے مسئلہ رجعت اور مسئلہ طینت باطل ہوتا ہی - اگر تم کو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۲ | آیہ ثم قلنا - ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۰

پروردگار نے (ابلیس سے) فرمایا کہ جب میں نے تجکو حکم دیا تو پھر سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا - اس نے عرض کی میں آدم سے بہتر ہوں مجکو تو نے آگ سے پیدا کیا ہی - اور ان کو مٹی سے ○ خدائے تعالےٰ نے فرمایا اتر یہاں سے تیری یہ منزلت نہیں ہی کہ تو یہاں تکبر کرے پس نکل جا بے شک تو ذلیلوں میں سے ہی ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں - جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - سنو آل رسول کی تعلیم اس آیت میں یوں فرماتے ہیں آدم بھی ہمارا خلیفہ تھا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس نے سجدہ نہیں کیا دلیل یہ پیش کی کہ ہم اس سے افضل ہیں - اسی طرح ابُوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی ہمارے خلیفہ ہیں تمھارا یہ کہنا کہ ہم آل ہاشم ہیں ہم بنی تمیم اور بنی عدی اور بنی اُمیہ سے افضل ہیں - مثل شیطان کے نافرمانی کرنا ہی جس کی شان میں کہا گیا ہی کہ تو ذلیلوں میں سے ہی ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۲

آیہ قالا ربنا۔ ترجمہ مقبول ص ۲۴۲

ترجمہ مقبول۔ (آدم وحوا) دونوں نے عرض کی کہ اے پروردگار ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخش دیگا۔ اور رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے ۱۲ ؎

اِس آیت سے اللہ پاک آل رسول کی یوں تعلیم فرماتا ہے کہ آدمؑ غریب نے ہم سے اس طرح دعا مانگی تھی۔ تم کہتے ہو کہ تمھاری واسطہ سے دعا مانگی تھی۔ دیکھو تمھارا جھوٹ کس قدر خلاف عقل ہے اگر کوئی کہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے واسطہ سے دعا مانگی تھی تو تمھارے پاس اس کے جھٹلانے کا کیا ذریعہ ہے سوچو اور غور کرو ؎

پارہ ہشتم سورہ اعراف رکوع ۳

آیہ قل ان اللہ۔ ترجمہ مقبول ص ۲۴۳

ترجمہ مقبول۔ تم یہ کہدو کہ اللہ یقیناً بے حیائی کی باتوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے برخلاف وہ کچھ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ "فما استمتعتم" کا تم مطلب ہی نہیں سمجھتے۔ یا دیدہ و دانستہ غلط مطلب بیان کر دیا۔ تم جو متعہ کو حلال کہتے ہو تو صریح بے حیائی کی بات ہے ہمارا سارا قرآن اس کو باطل قرار دیتا ہے۔ ہمارے پرہیزگار ابرار بندے بھی اس کو باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ ایسی بے حیائی کا کام ہے کہ تم اپنی لڑکیوں۔ بیٹیوں۔ ماؤں۔ خالاؤں۔ پھوپھیوں۔ پھوپھی زاد بہنوں۔ خالا زاد بہنوں اور چچا زاد بہنوں۔ ماموں زاد بہنوں۔ پوتیوں۔ نواسیوں کے ساتھ متعہ کے پیام دینے یا ان کا خود کسی دوسرے مرد سے درخواست کرنے کو تم منع کرتے ہو بے حیائی سمجھتے ہو اور اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو صلاح اور شمس اور شیعہ اور اثنا عشری رسالوں اور دوسرے اخباروں میں یہ اشتہار شائع کرو۔ اپنے شہر اور قصبہ اور محلہ اور مکان کے نمبر اور عہدہ اور نام ظاہر کر

لونڈیوں کی خدمات ہمارے لیے ہیں اور ان کی فروج تمہارے لیے ہیں۔ یہ کہنا بھی بے حیائی ہے خدا اس کا حکم نہیں دیتا ۞

پارۂ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۴ آیہ والذین کذبو۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۴۵

ترجمہ مقبول اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور بروئے تکبر ان کو نہ مانیں گے جہنمی ہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۱۲ ۞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری ہی شان میں اترا ہے۔ ذرا غور کرو ۱۲ ۞

ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کا خلیفہ ہونا۔ کلام اللہ یعنے خواب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح ثابت ہے کہ بنی تمیم سے ابوبکر بنی عدی سے عمرؓ بنی امیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہونگی اس آیت کو تم نے جھٹلایا یا نہیں اور صرف بروئے تکبر کہ تم بنی ہاشم ہو آل رسول ہو تمہارا استحقاق برتر ہے تم ان سے افضل ہو۔ دیکھو اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں یعنے جو ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور بروئے تکبر ان کو نہ مانیں گے جہنمی وہی ہیں۔ جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ۞

تم کہدو کہ اس میں فلاں اور فلاں داخل ہیں ہونگے اور قیامت تک داخل ہوں گے۔ مگر ہم کو اس سے کیا۔ ہماری سرکار لاأبالی سرکار ہے۔ ہم کو اس کی کچھ پروا نہیں ۱۲ ۞

ترجمہ مقبول۔ صہ ۲۴۶۔ بے شک جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور بروئے تکبر ان سے اعراض کیا۔ نہ ان کے لیے آسمانوں کے دروازہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جاے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں ۱۲ ۞

اقول۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ

سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی ہم سے سنو پیغمبر کا خواب کلام اللہ ہی یا نہیں پیغمبر کا خواب سچا ہی یا نہیں - پھر دیکھو کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا یا نہیں اور یہ سب صرف بروئے تکبر کہا یا نہیں - اب تم کہدو کہ اس میں فلاں فلاں بھی داخل ہیں - ہوں گے اور قیامت تک ہوں گے - ہمارا فیصلہ عام ہی - آیت مابعد دیکھو اللہ صاحب جھٹلانے والوں اور غرور کرنے والوں کی سزا بتلاتے ہیں ؞

ترجمہ مقبول جہنم میں ان کے لیے بچھونا بھی ہی اور اوپر سے اوڑھنے کی چیزیں بھی اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۱۲ ؞

تم کہدو گے کہ اس میں دوسرے بھی داخل ہیں - ہوں گے اور قیامت تک ہونگے دوسروں کو شریک بنانے سے جرم ہلکا نہیں ہوتا نہ کوئی سزا سے بچ سکتا ہی - ۱۲ ؞ مسلسل آیت مابعد دیکھو ؞

ترجمہ مقبول صـ۲۴۶ - اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نکوکار ہیں حالانکہ ہم کسی نفس کو اس کی حد وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے - جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ۱۲ ؞

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہی - ہم سے سنو - تمھارے اقوال تمھارے دعاوی تمھاری تلقین تمھاری تعلیم کی طرف کیسا بیّن اشارہ ہی - تم جو کہتے ہو کہ شرط ایمان یہ ہی کہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ ناحق اور غاصب کا اعتقاد رکھا جاوے - تم جو کہتے ہو کہ ائمہ کے نام بہ نام امامت و خلافت کی گواہی دیجائے - جن کا نام بھی اکثروں کو نہیں معلوم ؞

جو سیکڑوں برس بعد پیدا ہوے - بتاؤ اور انصاف سے بتاؤ کہ یہ تکلیف مالا یطاق ہی یا نہیں - اللہ صاحب یوں فرماتے ہیں جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نکوکار ہیں جنتی وہی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ؞

ہم کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ سوچو اور سمجھو کہ ابوبکر نے
خلافت غصب کی تو مومنین کو کیا۔ علی کا استحقاق خلافت ہو تو مومنین کو کیا ؟

اے گرفتار ابوبکرؓ و علیؑ
تو چہ دانی سر حق را منجلی

پارہ ہشتم سورۃ اعراف رکوع ۵

آیہ وَنَزَعْنَا۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۶۔ وحاشیہ نمبر ۳۔

ترجمہ مقبول۔ اور ان کے سینوں کو ہم کینہ سے پاک کر دیں گے۔ نہریں ان کے نیچے بہتی ہونگی۔ اور وہ یہ کہتے ہونگے۔ کہ سب تعریف اس خدا کے لیے ہے جسنے ہمکو اس جگہ تک پہنچایا۔ اور اگر اللہ ہمارا رہبر نہ ہوتا۔ تو ہم راہ نہ پاتے۔ بے شک ہمارے پروردگار کے برحق رسول ہمارے پاس آئے اور انہی جنت اُن کو آواز دی جائے گی کہ بوجہ اُن اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے۔ اس جنت کے وارث ہو گئے ۱۲ ؟

کافی میں صادق سے منقول ہے کہ الحمد للہ یہ شیعہ کہیں گے قیامت کے دن اماموں کو دیکھ کر۔ ۱۲ ؟

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں ہے یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہاں اے آل رسول یہ تمھارے دشمنوں کی شان میں اتری یا نہیں ؟

ہم سے اگلی تفسیر سنو۔ صادق ہم کو تم سے ایسی امید نہ تھی ہم تم کو نہ کہتے تھے کہ تم قرآن نہیں جانتے تم نے بالائے تفسیر کو اپنا شعار قرار دے رکھا ہے۔ تفسیر کرتے وقت نہ تم کو آیت سے تعلق باقی رہتا ہے نہ سیاق وسباق کلام۔ سے نہ لغت سے نہ الفاظ سے صادق الفاظ قرآن پر غور کرو۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو ؟
اُن کے سینوں کو ہم کینہ سے پاک کر دیں گے۔ کیا شیعوں کو اماموں سے علی سے کینہ تھا

عمر بھر دنیا میں صرف قیامت میں نکال دیا جائے گا اور تب وہ کہیں گے۔ اسی علم پر تم کو
ہمہ دانی کا دعویٰ ہے۔ ہم سے علی کی ایک روایت سنو۔ گو ہماری شان نہیں ہے کہ ہم علی
کی روایت تم سے کہتے پھریں۔ علی نے طلحہ کی بیٹی سے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور تمہارے
باپ کی شان میں نازل ہوئی۔ ایک رافضی شیعہ نے سنکر کہا کہ اللہ ظالم نہیں ہے مطلب
کہ آپ کو اور طلحہ کو اس طرح فرمانا اللہ کا ظلم ہے علی نے جواب میں ذیل کے سوالات انہیں سے کیے
سوال تو مہاجرین اولین میں داخل ہے؟ جواب نہیں سوال تو انصار میں داخل ہے جنھوں نے
متاخرین کی خدمت کی۔ جواب نہیں۔ سوال تو جنگ بدر میں شریک تھا، جواب نہیں سوال
تو جنگ احد میں شریک تھا، جواب نہیں سوال تو بیعۃ الرضوان میں شریک تھا، جواب نہیں
علی نے کہا کہ تو خود اقرار کرتا ہے کہ تمام قرآنی منقبتوں میں تو داخل نہیں ہے اب ہم سے سن کہ
تو ان لوگوں میں بھی داخل نہیں ہے جو بعد کے مسلمان کہتے ہیں۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین
سبقونا بالایمان"۔ یعنے اے اللہ تو ہم کو بھی بخشدے اور ان لوگوں کو بخش دے جو ہم سے
ایمان میں سبقت کر گئے۔ کنز العمال ؛

اس حدیث کو تم مانو یا نہ مانو۔ ہم کو اس سے کچھ سروکار نہیں۔ تم جانو اور
علی جانیں۔ ہم سے صرف تفسیر سنو۔ یہ آیت تمام اصحاب رسول کی شان میں نازل ہے جو
مومن تھے۔ اعمال صالحہ کرتے تھے۔ جھگڑتے تھے لیکن جھگڑوں میں شر نہ تھا خلاف آئین شریعت
سے خوش آیندہ تر تھا۔ خلافت لی بھی تو نیک نیتی سے۔ خلافت دی بھی تو نیک نیتی سے
خلافت میں نزاع کی بھی تو نیک نیتی سے۔ اور غلطی یا غلط فہمی یا نفسانیت سے کوئی خیال
بھی تھا تو اس کو اللہ صاحب یوں فرماتے ہیں کہ جنت میں داخل کرنے سے پہلے ہم ان کے
سینوں کو کینہ سے پاک کر دیں گے۔ یاد رکھو کہ یہ کینہ دنیاوی ہو سکتا ہے نہ دینی امر دین میں
کینہ رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ دنیاوی کینہ خود نکالنا اولی ہے اور جب خود نہیں نکال سکتے
تھے تو اللہ صاحب نکالیں گے۔ اللہ سے زیادہ سچا کون۔ ختم آیت پر خود ہی فیصلہ فرماتے ہیں

۔ بوجہ اُن اعمال کے جو تم کیا کرتے تھے اس جنت کے تم وارث ہو گئے - اب اس آیت کے بعد
تمہارا جی چاہے عمر بھر سب ولعن کرتے رہو گالی دیتے رہو ۱۲ +

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۶ | ترجمہ مقبول صـــ ۲۴۸ (اوپر کی پانچ آیتیں تم خود دیکھ لو قرآن کا تسلسل تمھاری سمجھ میں آئے گا +

ترجمہ مقبول احمد (پھر گنہگار شیعوں کی طرف اشارہ کر کے ان کفار سے دریافت
فرمائیں گے کہ) آیا یہی ہیں وہ جن کی نسبت تم قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ رحمت
نہ کرے گا - (پھر ان شیعوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمائیں گے کہ) تم جنت میں جاؤ تم پر کوئی
خوف نہیں ہے اور نہ تم رنجیدہ ہو گے ۱۲ +

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - صرف عقلمند شیعوں سے اپیل ہے وہ ذرا
اس ترجمہ کو بغور دیکھیں - اپنے مقبول احمد کو دیکھیں کہ وہ کس قدر تحریف قرآن میں کرتا ہے یہ
دو سطر کی عبارت تم نے جو قرآن میں داخل کر دیا - یہ یہود ونصاریٰ کی تحریف سے بھی بدتر
ہے یا نہیں - اگر تمھارا یہ اعتقاد تھا تو تم کو مبارک - مگر قرآن پر تو یہ ظلم نہ کرتے - غریب قرآن
خوان جو بہت تھوڑے ہیں اُن پر تو یہ ظلم نہ کرتے - وہ نماز کے بعد قرآن کی تلاوت ثواب
سمجھ کر کرتے ہیں جب اس قدر عبارت دیکھیں گے تو کیا کہیں گے - وہ کس درجہ پریشان
ہوں گے کہ الٰہی یہ قرآن ہے یا شیطان کی آنت - مقبول احمد یہ تفسیر بالرائے ہے یا نہیں ۱۲ +

ہاں تمھاری بلا دُور - تم کہدو گے کہ آل رسول نے ہم کو سکھلایا +

اچھا اے آل رسول بتاؤ یہ تفسیر بالرائے ہے یا نہیں - یہ مطلب قرآن کے سیاق وسباق
سے کہاں نکلتا ہے - اگر تم کو عربی نہیں آتی - تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو
پہلی آیت میں جھٹلانے والوں اور غرور کرنے والوں کا ذکر تھا - دوسری آیت میں اُن
کے عذاب کا بیان تھا - تیسری آیت میں مسلمانوں اور نیکوکاروں کو الگ کیا تھا -
چوتھی آیت میں نیکوکاروں کے سینوں سے کینہ نکال کر جنت میں داخل کرنے کا ذکر تھا -

پانچویں آیت میں جنتیوں کا قول نقل کیا ہے۔ چھٹی آیت میں انھیں جہنمیوں کی حالت بیان
فرمائی ہے کہ وہ راہ خدا سے روکتے تھے۔ اور اس کی کجی کے خواستگار تھے اور وہی آخرت
سے منکر تھے۔ ساتویں آیت میں اہل اعراف کا ذکر ہے۔ جب وہ جنتیوں کو دیکھیں گے آٹھویں
آیت میں اہل اعراف کا وہ ذکر ہے جبکہ وہ جہنمیوں کو دیکھیں گے۔ نویں آیت میں اہل
اعراف کا قول نقل کیا ہے جو وہ جہنمیوں سے کہیں گے۔ دسویں آیت میں اعجاز فصاحت
اور بلاغت قرآن کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔ جہنمیوں سے کہیں گے کہ جنتیوں کو دیکھو
جس کی نسبت تم قسم کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اُن پر اللہ رحمت نہ کرے گا۔ پھر جنتیوں سے
کہے گا کہ تم جنت میں چلے جاؤ تم پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم رنجیدہ ہو گے ۱۲

اگر کوئی اہل سنت کہتا ہو کہ کوئی شیعہ جنت میں نہ جائے گا تو وہ بھی جھوٹا ؛

اور اگر کوئی شیعہ کہتا ہو کہ کوئی اہل سنت جنت میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا ؛

اگر کوئی اہل سنت کہتا ہو کہ ان میں کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا ؛

اگر کوئی شیعہ کہے کہ ان میں کا ایک فرد بھی جہنم میں نہ جائیگا تو وہ بھی جھوٹا ہ

اللہ کا حکم عام ہے۔ کہ ترازو رکھی جائیگی وزن اعمال ہوگا جس کی نیکی کا پلہ بھاری
ہوگا۔ وہ نجات و جنت پائے گا جس کی بدی کا پلہ بھاری اور نیکی کا پلہ ہلکا ہوگا وہ جہنم
میں جائے گا۔ پھر پیغمبروں کی شفاعت اولیا اور علما اور حفاظ کی شفاعت پھر خود اللہ پاک
کا رحم اور کرم جس کو جس کو نجات دے ؛

پھر عذاب پورا بھگت کر جل بھنکر سزا پا کر مسلمان نکلیں گا اور ضرور نکلیں گے ان
خلود نار حرام ہے مشرک کی تو البتہ ہرگز بخشش نہ ہوگی۔ شرک کے سوا جس گناہ کو خدا
چاہے بخش دے۔ اُس کا ہاتھ پکڑنے والا۔ روکنے والا۔ کون۔ مگر تم نے یہ جھوٹ بول
مالک یوم الدین کے حضور میں گستاخی کی۔ وہ نہ سنیوں کا خدا ہے نہ شیعوں کا۔ وہ
ہاشمیوں کا خدا ہے نہ بنی تمیم کا نہ بنی عدی کا نہ بنی اُمیہ کا ؛ اُس کی سرکار لاابالی سرکا

اس کا فیصلہ عام ہے- اور اس کا قول سب سے زیادہ سچا۔

پھر اے آل رسول بتاؤ کہ تم نے قرآن میں تحریف کی یا نہیں- ہاں یہ بھی اقرار کر لو کہ تم قرآن سے جاہل ہو متصل ذیل کی آیت بہت غور سے دیکھو- نہایت توجہ سے پڑھو- اور پھر قرآن کا تسلسل دیکھو- اور اس کی لعنت اور مار کا خیال کرو- اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنی جان پر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ؎

پارہ ہشتم سورۂ اعراف رکوع ۶ | ترجمہ مقبول صفحہ ۲۴۸ ؎

ترجمہ مقبول- اور جہنم والے جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ تھوڑا سا پانی اور کچھ وہ چیزیں- جو اللہ نے تم کو عنایت کی ہیں ہم پر بھی ڈال دو وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان کافروں پر حرام کر دی ہیں- جنھوں نے اس کے دین کو کھیل کود بنا یا تھا- اور زندگانی دنیا نے ان کو دھوکا دیا تھا- ارشاد باری ہے کہ پس آج کے دن ہم بھی ان کو ویسا ہی بھلا دیں گے- جیسا کہ وہ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے تھے اور جیسا کہ وہ ہماری نشانیوں کا انکار کرتے تھے ۱۲ ؎

اے آل رسول دیکھو دین کو کھیل کود کس نے بنا رکھا ہے- زندگانی دنیا یعنے سلطنت خلافت نے کسکو دھوکا دیا ہے- رجعت اور انتقام کے جوش اور خیال سے آخرت کو کون بھولا ہوا ہے- مجالس میں رو لینے کے بھروسہ پر عذاب خدا سے کون مطمئن ہے- کھلی کھلی نشانیوں کا کون انکار کرتا ہے- خلفائے ثلثہ نے اپنے بیٹوں کو اپنا جانشین نہیں کیا ملک اور تخت سپرد نہیں کیا- خود عمر بھر زاہد رہے- دنیا سے کچھ واسطہ نہیں رکھا فقر و فاقہ موٹے جھوٹے کپڑوں پر بسر کر دی- عمر بھر پرہیزگار اور نکوکار رہے- خود بھی صراط مستقیم پر قائم رہے اور تمام قوم کو بھی صراط مستقیم پر قائم رکھا- مشرق سے غرب تک اسلام پھیلا دیا- واللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون" یہ کھلی نشانیاں ہیں یا نہیں؟ ؎

ہاں تم یہ کہدو گے کہ اس میں اور لوگ بھی داخل ہیں- ہم کب کہتے ہیں کہ داخل نہیں

ہیں۔ داخل ہیں اور تاقیامت تک داخل ہونگے۔ پھر ہم کو اس سے کیا۔ ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صـ۲۵۰ ۔ آیہ ولا تفسدوا ؛

ترجمہ مقبول۔ اور زمین میں بعد اس کی اصلاح کے فساد مت کرو ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں ج

سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم اب دوسرا قرآن بعد رسول کریم بھیجیں گے۔ پس ضر

ہے کہ ہمارا یہی قرآن قیامت تک کیلئے حجت ہو ؛

ہاں اے آل رسول بتاؤ اس حکم میں تم داخل ہو یا نہیں۔ اور نہیں تو کیوں نہیں

اِس آیت میں تم کو کیا مستثنے کیا گیا ہے۔ عثمان کے زمانہ سلطنت میں سازش جو

تھی تمام اطراف ملک میں عبداللہ ابن سبا کے شاگرد پھیلے ہوئے تھے۔ تمہارے عا

تھا یا نہیں۔ تم اس سے باخبر تھے یا نہیں۔ تم اس سے خوش تھے یا نہیں۔ جھوٹ نہ

ہم سے جھوٹ کسی کا چھپ نہیں سکتا۔ یزید کی سلطنت قائم ہو جانے کے بعد تمام

مدینہ و مصر و شام و کوفہ و بصرہ۔ ایران و فارس مطیع ہو جانے کے بعد کوفیوں کے دعو

کے بھروسہ پر جانا اس حکم میں داخل ہے یا نہیں۔ فساد کی بات تھی یا نہیں۔ پھر بت

تم سے خلاف قرآن اور خلاف خدا یہ کام ہوا یا نہیں۔ اب بھی تم اپنے آپ کو معص

کہہ سکتے ہو؟۔

پارہ نہم سورہ اعراف رکوع ۱۲

آیہ اَفَاَمِنُوا۔ ترجمہ مقبول صـ۲۵۹ ؛

ترجمہ مقبول۔ کیا وہ خدا کے بدلہ لینے سے مط

ہو گئے ہیں۔ حالانکہ خدا کے عذاب سے سوائے نقصان اُٹھانے والوں کے کوئی مط

نہیں ہوا کرتا۔ ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں

سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ اور کیا ہم اب تمہارے لئے کوئی دوسرا قرآن لائ

نہیں ضرور ہی کہ قیامت تک کے تمام لوگ اس آیت میں داخل ہوں گے ذرا اپنی حالت پر غور
کرو ہم سے جھوٹ نہ بولو۔ ہم سے جھوٹ چھپ نہیں سکتا۔

آل یعقوب بنی اسرائیل۔ یہود و نصاریٰ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ہم تو اللہ کے
بیٹے اور دوست ہیں۔ ہم کو عذاب سے کیا واسطہ۔ جن کے قول کو سیکڑوں جگہ قرآن نے
باطل کر دیا ہے۔

اے آل رسول بتاؤ۔ طبقاً عن طبق "قدم بہ قدم تمھارے دعاوی یہودیوں
اور نصرانیوں یعنے آل یعقوب کے مثل ہیں یا نہیں۔ معصوم ہونے کا دعوے تم کرتے
ہو۔ یا نہیں۔ دوسروں سے معصوم کہلاتے ہو یا نہیں یہ اطمینان نہیں ہی تو کیا ہی۔

ہاں اے مقبول احمد مکر کا ترجمہ تم نے کس لغت عرب اور زبان قریش میں دیکھا
ہے۔ تم کو کس آل رسول نے بتایا ہو۔

اچھا اے آل رسول تم ہی بتاؤ کہ تم کو تفسیر کرتے وقت قواعد عربیت کی پابندی
لازم ہی۔ یا نہیں۔ تم جانتے ہو یا نہیں کہ تفسیر قرآن کے لیے کن کن چیزوں کی شرط ہی۔ کیا
زبان اور لغت اور الفاظ کو چھوڑ کر تم تفسیر کروگے۔ کیا تم کو ڈر نہیں کہ ایسی تفسیر سے علمائے ربانیین
تم کو کیا سمجھیں گے کیا کہیں گے۔ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے
ہیں۔ حالانکہ سوائے نقصان اٹھانے والوں کے اور کوئی شخص خدا کے عذاب سے مطمئن
نہیں ہوا کرتا۔ ۱۲

پارہ نہم سورہ اعراف رکوع ۱۹

آیہ والذین عملوا۔ ترجمہ مقبول احمد ص ۲۶۸

ترجمہ مقبول۔ اور جن لوگوں نے بدیاں کیں پھر اس
کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے بے شک تمھارا پروردگار بعد توبہ کر لینے کے بڑا بخشنے
والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲

اے آل رسول بتاؤ۔ اصحاب رسول اور تمام اہل سنت اس آیت میں داخل

ہیں یا نہیں ۔ ہاں بتاؤ وہ لوگ داخل ہیں یا نہیں ۔ جنھوں نے صرف خلفاے ثلثہ کی بیع
کرلی تھی اور جب علی خلیفہ ہوئے تو ان کی بھی بیعت کرلی ۔ دیکھو یہاں رحیم فرمایا ہی ۔ یعنے آخ
میں رحم کرنے والا ۔ حلیم نہیں کہا کہ تم باتیں بنادیتے کہ صرف دُنیا میں درگزر کرنے والا

ترجمہ مقبول صـ ۲۶۸ "آیہ والقی الالواح" ٭

ترجمہ مقبول ۔ موسیٰ نے غصہ سے توریت کتاب اللہ کی لوحیں زمین پر ڈالدیں
ہاں اے عقلمند شیعو کتاب اللہ کو زمین پر ڈالدینا موسےٰ کا یہ خدا کا استخفاف
کتاب اللہ کا استخفاف ہی یا نہیں اور کیا ایسی سخت استخفاف و توہین سے عصمت بر
رہتی ہی ۔ اور جب انبیا کے لیے عصمت شرط نہیں ہوتی تو تمھارے لیے کیوں ضرور ہی ۱۲

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۱۹

"آیہ ان ہی الا" ترجمہ مقبول صـ ۲۶۹

ترجمہ مقبول ۔ (موسیٰ اپنے رب سے کہتے ہیں)
تیرے ہی جانب سے آزمایش ہی اون کے ذریعہ سے جس سے تو چاہے توفیق ہدایت سل
کردے ۔ اور جسے تو چاہے ہدایت فرماے ۱۲ ٭

اے مقبول احمد توفیق ہدایت سلب کرنا "یُضل" کا ترجمہ کس لغت عرب سے تم نے
ہی ۔ یا تمھارے ایمہ نے تم کو بتایا ہی ۔ آل رسول ہی سے سوال ہی کہ یہ ترجمہ تم کہاں سے ک
بہر کیف چاہے گمراہ کرنا کہو چاہے توفیق ہدایت سلب کرنا عقلمندوں کے نزدیک
دونوں میں کوئی فرق نہیں ہی ۔ گمراہ کیا تو کیا اور توفیق ہدایت سلب کی تو کیا ۔ دونو
میں وہ غریب بے گناہ اور بے اختیار اور مجبور ہوئے ۔ پھر بتاؤ اللہ ظالم ہوا یا نہیں
اے جاہلو ہم نہ کہتے تھے کہ تم قرآن سے ناواقف ہو ۔ ہم ہزار مرتبہ گمراہ کریں جہنم
ڈالیں پھر بھی ہم ظالم نہیں ۔ اگر تم کو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو ۔ اُرد
مصرعہ یاد کرو ۱۲ ٭ ٭

مالک اپنے مُلک کا مختار ہے

ره نہم سورۂ اعراف رکوع ۱۹ "آیہ الذین یتبعون" ترجمہ مقبول ص۲۷۲
ترجمہ مقبول۔ وہ لوگ جو رسول کی پیروی کرتے ہیں

ں یعنے اس۔ نبی امی کی جس کا ذکر وہ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو
ن کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور بدی سے باز رکھتا ہے۔ اور پاک چیزوں کو ان کے لیے حلال
رار دیتا ہے۔ اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتا ہے۔ اور اون کے وبال کو اور ان کے
وقوں کو جو ان کے گلے میں پڑے تھے۔ ان سے دور کرتا ہے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائے
ور جنھوں نے اس کو قوت پہنچائی اور اس کی مدد کی اور اس کے نور کی پیروی کی۔ جو اس کے
اتھ ساتھ نازل ہوا ہے۔ وہی تو پوری پوری فلاح پانے والے ہیں ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ اصحاب رسول نے رسول کو قوت پہنچائی یا نہیں مدد کی یا نہیں یا انکو نعوذ باللہ جھوٹ
راہ تقیہ کہدیا پھر بتاؤ کہ تمھارا ان سب پر سب ولعن کرنا کیونکر جائز ہوگا اور تمھارا خود سب ولعن
رنا اپنے شیعوں کو سکھلانا۔ صریح قرآن اور خدا کے خلاف ہے یا نہیں۔ درانحالیکہ اللہ صاحب خود
ی فرماتے ہیں۔ وہی تو پوری پوری فلاح پانے والے ہیں۔ پھر بتاؤ کہ ایسی نافرمانی کے بعد
م گنہگار ہوے یا نہیں۔ پھر معصوم باقی رہے یا نہیں۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ یہ لوگ صرف دنیا
ں فلاح پانے والے ہیں یا آخرت میں بھی۔ کیا اللہ پاک کی یہ شان ہو کہ آخرت میں فلاح
پانے والوں کو بھی پوری پوری فلاح پانے والا کہیں گے۔ اگر عقل ہے تو سمجھو۔ اور اگر علم
یں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ ۱۲ ✤

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۰ ترجمہ مقبول ص۲۷۱ "آیہ ومن قوم موسے"
ترجمہ مقبول۔ اور قوم موسیٰ میں سے ایک گروہ ان کا
ی تھا کہ راہ حق بتلاتے تھے اور حق کے بموجب فیصلے کیا کرتے تھے ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ کہ موسیٰ کی قوم سے تو ایک امت ایسی ہو۔ اور ہمارے رسول کریم
امت سے ایک امت اور گروہ ایسی نہ ہو کیا یہ پیغمبر کی توہین نہیں ہے۔ اور کیا پیغمبر کی توہین

کرنے والا گنہگار نہیں ہوتا۔ اور پھر کیا ایسا گنہگار معصوم ہو سکتا ہے۔ تم جو کہتے ہو کہ بعد وفا
رسول کریم صرف سلمان و ابوذرؓ و مقدادؓ و چار آدمیوں کے باقی سب مرتد ہو گئے تھے
یہ پیغمبر کی توہین ہے یا نہیں ۱۲ ✤

پارہ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۲ | آیہ آخر و للہ الاسماء الحسنیٰ" ترجمہ مقبول صـ۲۷۶ ✤
ترجمہ مقبول۔ اور کل اچھے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں

پس تم اس کو انھیں سے پکارو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحا
دکجروی کیا کرتے ہیں وہ جیسے عمل کیا کرتے ہیں عنقریب ویسی جزا پائینگے ۱۲ ✤

اے آل رسول بتلاؤ تم نے اپنے شیعوں کو یہ سکھلایا ہے یا نہیں کہ یا علی ابن ابی طال
اور یا حسین ابن علی اُٹھتے بیٹھتے گرتے پڑتے کہا کرو۔ اگر تم نے سکھلایا ہے تو بتاؤ کہ
یہ فعل قرآن کے خلاف اللہ کے خلاف ہے یا نہیں بتاؤ اس نافرمانی اور مخالفت سے تم گنہگ
ہوے یا نہیں اور پھر معصوم باقی رہے اور اگر نہیں بتایا ہے تو تمام عقلمند شیعوں سے یہ کہ
جاتا ہے کہ دیکھو اس یا علی اور یا حسین کہنے کو قرآن باطل کرتا ہے۔ اس کو الحاد اور کجرو
فرماتا ہے۔ عنقریب سزا دینے سے ڈراتا ہے۔ ڈرو اور باز آؤ ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول۔ صـ۲۷۶۔ آیہ "و املی لھم" ✤

ترجمہ مقبول۔ اور میں ان کو مہلت دونگا۔ بیشک میری چال زبردست ہے ۱۲

ای مقبول احمد۔ یہاں کید کا ترجمہ تم نے چال کیوں لکھا۔ کیا اللہ کو چالیا اور چا
کہنا جائز ہے۔ کید اور مکر میں کیا فرق ہے۔ تم کو یہ ترجمہ آل رسول نے سکھلایا یا تم ا
جی سے ایسا کرتے ہو ۱۲ ✤

پارہ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۳ | آیہ "قل لا املک" ترجمہ مقبول صـ۲۷۷ ✤
ترجمہ مقبول (اے محمدؐ) تم یہ کہدو کہ میں اپ

ذات کے لیے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی نقصان کا سوائے اس کے جو اللہ کو منظ

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر و خوبی اکٹھی کر لیتا۔ اور خرابی تو مجکو چھو بھی نہ جاتی۔ الا میں تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ فقط ایک خوشخبری دینے والا۔ اور ڈرانے والا ہوں ۱۲ ۞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ ہم سے سنو۔ اس آیت میں تم کو تنبیہ اور تہدید اور تعلیم فرماتا ہو۔ کہ اے آل رسول تم جو اپنے آپ میں۔ علم ماکان و مایکون۔ علم گزشتہ و آئندہ کا دعویٰ کرتے ہو تم جو دعویٰ کرتے ہو کہ ہم کو سب کچھ اختیار ہو۔ دیکھو یہ اختیار ہم نے تم کو قرآن میں کہاں دیا ہو۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ اور سب سے بڑی دلیل ہمارا قرآن ہو اس میں دکھلاو۔ ہاں مہدی کے پاس جو قرآن ہو اس میں دکھلاو تو یہ اختیار ہمارے پیغمبر نے کہاں دیا اگر تم کو قرآن کا علم ہو تم قرآن سمجھتے ہو۔ اگر تم کو عربی نہیں تم عربی نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو تو ہم نے اپنے پیغمبر کو حکم دیدیا کہ تم کہدو کہ میں اپنی ذات کے لیے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی نقصان کا نفع یا نقصان پہنچا ما خدا ہی چاہتا ہی تو پہنچاتا ہو۔ پھر حکم دیتے ہیں کہ یہ بھی کہدو کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی خیر و خوبی اکٹھی کر لیتا اور خرابی تو مجکو چھو بھی نہ جاتی پس بتاؤ کہ جب پیغمبر ہی کو اختیار نفع و ضرر نہیں دیا گیا تو تم کو کہاں سے دیدیا گیا ۞

بتاؤ جب علم غیب رسول ہی کو نہیں دیا گیا تو پھر تم کو کیونکر دیدیا گیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہدو کہ میں تو ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ایک خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہوں اس جملہ میں کمال بلاغت رکھی ہی۔ اشارہ لطیف اس میں یہ ہی کہ اللہ کے نیک بندے تو رسول ؐ کو صرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا جانتے ہیں کہتے ہیں اور بے ایمان و مشرک لوگ رسول ؐ کو سب کچھ کہتے ہیں اور اگر تم نے اپنے شیعوں سے نہیں کہا تو خود شیعہ غور کریں کہ قرآن انکے عقادات کو باطل قرار دیتا ہی ۱۲ ۞

ترجمہ مقبول - صفحہ ۲۷۹ آیہ ان ولی اللہ

ترجمۂ مقبول - بیشک میرا حمایتی وہی اللہ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہ
نیک بندوں سے دوستی رکھتا ہے ۞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ یہ آیت تمکو یوں تعلیم دیتی ہے۔ قرآن میں سو جگہ
سے زیادہ "ولی" کا لفظ آیا ہے۔ اور تم ہر جگہ اس کے معنے دوست کے لیتے ہو۔ بتاتے ہو
ایک ہی مقام پر دوستی جگہ دکھلایا گیا ہے۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو کسی اہل علم سے
پوچھو۔ پھر بتاؤ "آیہ انما ولیکم میں۔ اولی بالتصرف اور حاکم اور خلیفہ اور امام کے معنے کہا
سے داخل ہو گئے۔ کیا تم کو لغت اور زبان سے بھی واسطہ نہیں رہ گیا۔ اگر تم کو قرآن
واسطہ نہیں رہا تھا۔ پھر "من کنت مولاہ" میں دوست کے معنے نہیں ہوئے۔ اولی
اور خلیفہ اور امام مراد لیا گیا۔ بتاؤ بنی اسرائیل یعنے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ
یہ چال ہے یا نہیں اور کیا ایسی چال چلنے کے بعد بھی تم معصوم رہ سکتے ہو کیے جا سکتے

پارۂ نہم سورۂ اعراف رکوع ۲۴ | ترجمہ مقبول صفحہ ۲۸۰

ترجمہ مقبول - معافی دینا اختیار کرو اور نیکی ک
اور جاہلوں سے درگزر کرو ۱۲ ۞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیون نہیں ج
قرآن تمہاری ہی شان میں اترا ہے۔ بتاؤ اس حکم میں۔ علی داخل ہیں یا نہیں۔ تم
ہو یا نہیں ۞

پھر سوچو اور سوچ کر بتاؤ۔ کہ خلفائے ثلثہ نے تمہارا دین اور تمہارا ایمان اور تم
امامت سلب و غصب نہیں کی تھی صرف دنیا چھینی تھی جہالت سے۔ لالچ حرص
کیا مسلمان کو یہ زیبا ہے کہ اپنے بھائی مسلمان سے عمر بھر دشمنی رکھے دنیائے دنی کے

بتاؤ کہ تم نے خلفائے ثلثہ کو معاف کیا یا نہیں ور گزر کیا یا نہیں - اور اگر نہیں کیا تو بتاؤ تم

نافرمان ہوئے یا نہیں - اور ایسی نافرمانی کی بعد تم معصوم باقی رہے یا نہیں ۱۲ ؎

پارۂ نہم سورۂ انفال	ترجمہ مقبول صــ ۲۸۱ تفسیر قمی میں ہو کہ یہ آیت علیؑ اور سلمانؓ اور ابوذرؓ اور مقدادؓ کی شان میں نازل ہوئی ؎

ترجمہ مقبول - کامل مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہو تو ان کے دل اس کی ہیبت وجلال سے دہل جاتے ہیں اور جب اس کی آیتیں اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ صرف اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہیں جو باقاعدہ نماز پڑھا کرتے ہیں - اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہو - اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کیا کرتے ہیں وہی لوگ حقیقی مومن ہیں انہی کے لیے ان کے پروردگار کے پاس درجہ ہیں اور بخشش ہو اور آبرو کی روزی ہو ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں - بقول تمہارے تمہارے دشمنوں کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - قیامت تک کے تمام مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - اے نادانو - نبوت ورسالت ختم ہو چکی مگر یہ بات اے جاہلو تم کیا جانو گے تم کہتے ہو کہ رسول وہ ہو جس سے فرشتہ نازل ہو کر کلام کرے اور نبی وہ ہو جسکو خواب میں احکام ملیں صــ ۲ ؎

پھر کیا اپنے رسول کریم کے بعد ہم کوئی دوسرا قرآن بھیجیں گے - بس ضرور ہو کہ تمام ہمارے وہ ابرابندے جن کا حال یہ ہو کہ جب ہمارا نام لیا جاتا ہو تو ان کے دل اس کی ہیبت وجلال سے دہل جاتے ہیں - اور ہماری آیتیں - اُن پر پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں - اور جو باقاعدہ نماز بہ جماعت پانچوں وقت پڑھا کرتے ہیں - اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہو اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کیا کرتے ہیں - وہی حقیقی مومن ہیں انھیں کے لیے ان کے پروردگار کے پاس درجہ ہیں اور بخشش ہے اور آبرو کی روزی ہو - قیامت تک کے مسلمان اس میں داخل ہوں گے تم جو اپنی تنگ دلی او

ٹکوس پہننے سے ہمارے افضال اور انعام کا دائرہ ایسا تنگ کرتے ہو یہ نہایت خودغرضی ہے
اور بالکل یہود و نصاریٰ کی چال ہے۔

اب اگر تم اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہو تو ہمارے ابرار بندوں کی صحبت میں جا کر بیٹھو تم
کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ لوگ دنیا میں اس وقت بھی موجود ہیں تم جیسی تفسیر بتاتے ہو ایسی تفسیر
کے ساتھ اگر قرآن پڑھا جائے تو ایمان بڑھنے کے بجائے غارت ہو۔ قرآن تو قرآن تو خدا سے
بھی نفرت ہو جائے۔ زیادہ نہیں تم صرف اپنے ماتم اور سینہ کوبی کے وقت دیکھو۔ کہ اللہ
کی ہیبت اور جلال کا نام و نشان بھی نہیں رہتا ورنہ یہ حالت کبھی نہیں ہو سکتی اگر تم کو
عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو ۱۲۔

پارہ نہم سورۂ انفال | **ترجمہ مقبول صہ ۲۸۲**

ترجمہ مقبول۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات کے ذریعہ سے
حق کو حق ثابت کر دے اور کافروں کی نسل منقطع کر دے تاکہ حق کو حق ثابت کر دے۔
اور باطل کو باطل۔ گو مجرموں کو برا لگے ۱۲۔

اے آل رسول تم بتاؤ کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔

ہم سے سنو۔ اور اپنی آنکھ سے دیکھو۔ تم کہتے ہو کہ خلفائے ثلٰثہ نے سلطنت و خلافت
غصب کی۔ اور ۲۴ برس تک وہ خلیفہ بنے رہے۔ دیکھو قرآن میں کلمات بصیغہ جمع فرمایا
ہے۔ تین کے عدد پر اقل جمع کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر دیکھو کہ ان تینوں کلمات کے ذریعہ سے
حق کو حق ثابت کیا یا نہیں کافروں کی نسل منقطع کر دی یا نہیں۔ حق کو حق اور باطل کو
باطل ثابت کیا یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ علی اور تم لوگ اس سلطنت اور خلافت کو برا جانتے برا
مانتے تھے۔ برا کہتے اور کہلاتے تھے۔ دیکھو قرآن میں اللہ فرماتا ہے کہ گو مجرموں کو برا لگے۔
پس برا ماننے جاننے کہنے کہلانے سے تم مجرم قرار پاتے ہو۔ پھر بتاؤ مجرم قرار پانے کے

عد بھی تم معصوم رہتے ہو۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو ڈرو اور باز آو ۱۲

پارۂ نہم سورۂ انفال رکوع ۴

آیہ ولے یا ایھا الذین آمنوا" ترجمہ مقبول صلہ ۲۸۶

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان لانے والو۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے

وہ تمھارے واسطے ایک حق و باطل کی جانچ مقرر فرمائیگا۔ اور تمھاری بدیاں تم سے دور کر دیگا

ور تم کو بخشدے گا اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا

قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں علی داخل

ہیں یا نہیں تم داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہدو کہ نہیں داخل ہیں تو بحث ختم قصہ فیصل اور اگر

کہو کہ داخل ہیں۔ تب دیکھو کہ اس آیت میں اللہ ڈرنے کا حکم دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس

کے پہلے ڈرتے نہ تھے۔ اس میں فرماتا ہے تمھاری بدیاں تم سے دور کر دے گا۔ معلوم ہوتا ہے

کہ اس سے پہلے بدیاں تھیں۔ اس آیت میں وعدہ فرماتا ہے کہ تم کو بخش دے گا۔ معلوم ہوتا

ہے کہ گناہ گار تھے۔ اچھا اب یہ بتادو کہ قیامت تک کے جتنے مسلمان ایمان لائیں گے۔

وہ اِس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں یا کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔

فالحمد للہ رب العالمین ۱۲

پارۂ دہم سورۂ انفال

ترجمہ مقبول۔ صلہ ۲۸۹

ترجمہ مقبول۔ اور یہ جان لو کہ جب کسی طرح کی غنیمت تمھارے

ہاتھ آئے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کا اور رسول کا اور رسول کے قرابت داروں کا اور

یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ہے بشرطیکہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو۔ ۱۲

کافی اور تہذیب میں امیر المومنین علی سے منقول ہے کہ قرابت داروں سے مراد ہم۔

اور یتامی اور مساکین اور ابن سبیل مسافروں سے مراد ہمارے ایتام۔ ہمارے مساکین۔

اور ہمارے مسافر ہیں۔ امام باقرؑ سے بھی یہی منقول ہے۔ تفسیر قمی میں منقول ہے کہ

مال غنیمت سے پانچواں حصہ نکالا جائیگا۔ پھر اس کو چھ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ خدا کا ایک رسول کا۔ اور ایک رسول کے ذوی القربیٰ یعنے امام کا پس اللہ اور رسول کے حصوں کا بھی امام ہی وارث ہے اس طرح منجملہ ۶ سہام کے تین حصہ امام کے ہوے۔ اور باقی تین حصہ رسول کے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے ہوے ۱۲ ؎

عقلمند شیعو۔ تم غور کرو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو اپنے مقبول احمد کا ترجمہ اُردو دیکھو۔ حاشیہ دیکھو ۱۲ ؎

اِس سے بڑھ کر آلِ رسول تمہارے اماموں کی دنیا طلبی کیا ہو گی۔ اللہ کا حصہ بھی انھیں کو۔ پیغمبر کے بعد جو مال غنیمت آئی اس میں بھی رسول کا حصہ انھیں کو ذوی القربیٰ کا حصہ بھی انھیں کو۔ یتیموں کا حصہ بھی انہی کو۔ مساکینوں کا حصہ بھی انہی کو۔ مسافروں کا حصہ بھی انہی کو۔ اور لاکھوں۔ کروڑوں مسلمانوں کے فقرا اور مساکین اور مسافرین فاقہ سے مرجائیں تو ان کی بلا سے صدیقی۔ فاروقی۔ عثمانی۔ عباسی۔ اموی۔ مروانی یہود اور نصاریٰ اور مجوسی اور ہندو اگر شیعہ ہو جائیں تو وہ سب بھی محروم رہیں فاقہ سے مریں ان کے مسافرین ان کے مساکین۔ ان کے یتامے کا قرآن میں خدا کے یہاں سے کوئی حصہ نہیں ہے احبار اور رہبان۔ یہودیوں۔ اور نصرانیوں کو تم کہاں دیکھنے جاؤگے۔ وہ بھی دوسروں کے مال کھاتے ہیں بے دریغ ہیں۔ ہندوستان کے مہابرہمنوں کو دیکھو۔ اپنے مجتہدین اور قبلہ وکعبہ کو دیکھو "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم نکاح۔ طلاق۔ فاتحہ نذر و نیاز۔ سیوم۔ دہم۔ بستم۔ چہلم۔ ششماہی۔ برسی میت کے زیورات۔ لباس۔ پلنگ غرضکہ سب سامان خاندان اجتہاد میں قبلہ وکعبہ کے پاس جاتا ہے ؎

اے آلِ رسول بتاؤ کہ تم اپنے ساتھ رسول کو کیسا بدنام کرتے ہو۔ دوسری قوموں کی نگاہوں میں کیسا دکھلائی دیتے ہو دوسری قوموں کی زبانوں سے کیا کہلاتے ہو۔ ہاں اے عقلمند شیعو۔ تم کچھ سمجھے کہ یہ امام لوگ جو جھوٹ بولے اس کی کوئی خاص وجہ بھی ہے یا نہیں۔

وجہ ہے اور بہت صاف وجہ ہے ۱۲ ؁

خلفائے ثلثہ جن کو غاصب و ظالم و فاسق و منافق و کافر کہتے ہیں۔ یہ سب لوگ ۲۴ برس تک اسی آیت کے مطابق پورا پورا برابر عمل کرتے رہے۔ تمام مساکین تمام یتیم تمام مسافرین اور تمام قرابت داران رسول کو حصہ دیتے رہے۔ خود کچھ نہیں کھایا۔ خیانت نہیں کی موٹے جھوٹے کپڑے پر بسر کی۔ موٹا جھوٹا کھانا کھایا۔ غرض کہ دنیائے دنی اور خلافت بے حقیقت سے کچھ نفع دنیاوی نہیں اُٹھایا۔ جب کوئی الزام ان پر عائد نہ کر سکے۔ تو کہدیا کہ یتیم اور مسکین اور مسافر بھی ہمارے ہی خاندان کے مراد تھے نہ عالم کے مسلمان۔ اسلیے اُن کا حصہ بھی ہم ہی کو کیوں نہیں دیا گیا۔ اس عقل اور ایمان کا کیا ٹھکانا ہے ؁

اچھا اے آل رسول اگر یہی گناہ تھا تو عمر بھر قیامت تک سب و لعن کرو۔ اپنے شیعوں کو سکھلاؤ کہ وہ سب و لعن کرتے رہیں عقلمند تم کو پہچان گئے۔ بنی اسرائیل کے قصہ میں آل یعقوب پیغمبر کی برائی جیسے مقبول احمد اور پر دکھلا چکے ہیں تمہاری چال بالکل اُن کے قدم بہ قدم ہے۔ ڈرو اور شرماؤ۔ مانو اور باز آؤ چھوڑو اور توبہ کرو۔ اللہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول صـ ۲۸۹ - آیہ لیھلک ؁

ترجمہ مقبول۔ اور تاکہ جو ہلاک ہونے والا ہے۔ وہ حجت اور دلیل سے ہلاک ہو۔ اور جو زندہ رہنے والا ہے وہ بھی حجت و دلیل سے زندہ رہے۔ اور ضرور اللہ سننے والا۔ اور جاننے والا ہے ۱۲ ؁

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری ہی شان میں اترا ہے سنو اگر تم قرآن نہیں سمجھتے عربی نہیں جانتے تو تفسیر اُردو

فبہت الذی کفر۔ دیکھو۔ اب ہلاک ہونے والا بھی حجت و دلیل سے ہلاک ہوگا۔ اور زندہ رہنے والا بھی حجت و دلیل سے زندہ ہوگا۔ اور یہ نہیں کہ تم اللہ کو بے خبر کہدو نہیں اللہ دلیلوں کو

کو سننے والا اور اچھی بُری کا جاننے والا ہی ۱۲ ✤

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۶ ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۲۹۰۔ آیہ وَاَطِیعُوا اللّٰہ ✤

ترجمہ مقبول۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ تم ہمت ہار دوگے۔ اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور تم صبر کرو اللہ بے شک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہی ۱۲ ✤

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہاں بتاؤ تم اس حکم کے مخاطب ہو یا نہیں۔ بتاؤ کیا تم اس حکم سے مستثنےٰ ہو اور کس دلیل سے دیکھو قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ دیکھو فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور آپس میں نہ جھگڑو۔ ورنہ تم ہمت ہار دوگے۔ اور تمھاری ہوا اکھڑ جائیگی۔ دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں ۲۴۔ برس تک کوئی دشمن مقابلہ کے لیے کھڑا نہیں ہوسکتا تھا۔ اُٹھ نہیں سکتا تھا۔ ممالک مفتوحہ کے قدیم سلاطین کا خاندان بھی ہمت نہیں کرسکتا تھا۔ ملک میں بغاوت نہیں ہوسکتی تھی۔ یہ نتیجہ تھا آپس میں نہ لڑنے کا۔ اور جس دن سے آپس میں جھگڑا شروع ہوگیا۔ تو کفار کے ملک پر حملہ آور ہونے میں ہمت ہار دی اور ہوا اُکھڑ گئی۔ یہاں صبر کرنے کا حکم بڑی بلاغت اپنے ساتھ رکھتا ہی اس کو صرف وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جن کا ذہن صاف۔ حس لطیف۔ تمیز صحیح ہو اور جن کا سینہ معرفت قرآن میں کھولا گیا ہو۔ سُنو پہلے فرمایا۔ آپس میں نہ جھگڑو۔ پھر صبر کرنے کا حکم دیا اس کا مطلب یہ ہی کہ اپنوں سے اگر بے اعتنائی۔ کج روی۔ بے مروتی۔ بے وفائی ظاہر ہو۔ تب بھی جھگڑا نہ کرو اور صبر کرو ۱۲ ✤

ذیل کی آیت بہت غور سے پڑھو ۱۲ ✤

پارہ دہم سورہ انفال رکوع ۷ آیہ ذالک بان اللہ۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۲۹۲

ترجمہ مقبول۔ یہ اس لیے کہ اللہ کسی نعمت کا جو کسی قوم کو عنایت کی ہو بدلنے والا

ں ہو۔ جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت خود نہ بدل ڈالیں اور بے شک اللہ سننے والا
جاننے والا ہے ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا
ن تمھاری ہی شان میں اُترا ہے۔ کیا تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ اب اپنی
ت سے مقابلہ کرو۔ ۲-۴ برس تک جب تک تم نے جھگڑا نہیں کیا تھا۔ تمھاری حالت
ی بہتر تھی۔ کیسی امن وچین وفلاح میں تھے لیکن جب سے جھگڑا شروع کر دیا۔ اللہ کا وعدہ
ہو کر رہا۔ سوچو اور غور کرو۔ بہت تنہائی میں غور کرو ۱۲ ؎

ٔ دہم سورۂ انفال رُکوع ۸ — آیۂ وان یریدون۔ ترجمہ مقبول صہ ۲۹۳

ترجمہ مقبول۔ اور اگر وہ تمھیں دھوکا دینا چاہینگے تو
تمھارے لیے کافی ہو۔ وہ وہی ہو جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمھاری
کی تھی۔ اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی تھی اگر زمین میں جو کچھ ہو تم سب بھی
ج کر دیتے تو ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں
پیدا کر دی بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہو ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں
را قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ ذرا غور کرو۔ اللہ فرماتا ہو کہ ہم نے مومنین
دلوں میں الفت پیدا کر دی کیا اُس نے جھوٹ کہا۔ یعنے در اصل الفت نہ تھی
ں نے الفت کہا۔ در اصل الفت اس نے پیدا نہ کی تھی جھوٹ کہا کہ ہم نے الفت
ی۔ پیغمبر سے اللہ کا یہ کہنا کہ ای پیغمبر اگر روے زمین کا خزانہ تم خرچ کر دیتے تو
دلون میں الفت نہ پیدا کر سکتے یہ محض جھوٹ تھا جو اللہ نے کہا۔ پھر مکرر اللہ
لیکن اللہ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی یہ جھوٹ تھا۔ اور اس نے جھوٹ
کے بعد فرماتے ہیں کہ بے شک وہ زبردست اور حکمت والا ہو۔ یہاں زبردست

اور حکمت سے یہ فائدہ ہی - زبردست تو اس طرح کہ دشمنوں میں جا ہلوں میں
قوموں میں الفت ڈالدی - اور حکمت یہ تھی کہ روے زمین پر ان کی وجہ سے
و شائستگی پھیلادی ۱۲ ؁

اور تم جو کہتے ہو کہ اصحاب رسول میں عداوت تھی - کینہ تھا - بغض تھا - تو تم
کہنا قرآن کے خلاف ہی - اللہ کے خلاف ہے - دیکھو تم خدا کو قرآن کو جھٹلاتے ہو - اور
خدا کو قرآن کو جھٹلانے والا معصوم ہو سکتا ہی ۱۲ ؁

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۱۰ | "آیہ ان الذین" ترجمہ مقبول صـ ۲۹۵
ترجمہ مقبول - بیشک جو لوگ ایمان لائے

انھوں نے ہجرت کی اور راہ خدا میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا - اور جنھوں نے
اور نصرت کی وہ ایک دوسرے کے سرپرست ہیں ۱۲ ؁

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - ای آل رسول بتاؤ یہ آیت مہاجرین
کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں - اگر نہیں تو کیوں نہیں ؁

اگر کہو کہ انکا ایمان ثابت کرو - تو اگر کوئی تم سے کہے کہ تم اپنا ایمان ثابت کر
جواب دوگے - پھر بتاؤ کہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے وال
نے یہاں اور ہر جگہ مقدم فرمایا ہی اس کی کیا وجہ ہی - اس کی وجہ یہ ہی کہ علی
سے جہاد کرتے تھے - یہاں ان لوگوں کی تعریف کرنا مقصود تھا - جو مال سے
تھے اس لیے ان کو جان سے جہاد کرنے والوں پر مقدم کیا ہی ۱۲ ؁

پارۂ دہم سورۂ انفال رکوع ۱۰ | "آیہ والذین آمنوا" ترجمہ مقبول صـ ۲۹۶
ترجمہ مقبول - اور جو لوگ ایمان لائے

راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیے اور جنھوں نے جگہ دی اور نصرت کی بر

ہیں بخشش اور عزت کی روزی انھیں کے لیے ہے ۱۲۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت اصحاب رسول مہاجرین وانصار کی شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ دیکھو اللہ پاک قرآن میں فرماتا ہی کہ برحق مومن وہی ہیں۔ پھر بتلاؤ کہ تم کو ان کے نام معلوم ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں معلوم تو کسی اہل علم سے پوچھ لو۔ پھر بتلاؤ تمھارا ان سب کو سب ولعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا اللہ کی مخالفت کرنا ہی یا نہیں اور کیا ایسی صریح مخالفت کرنے کے بعد بھی تم معصوم رہ سکتے ہو؟

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۳ آیہ الذین آمنوا۔ ترجمہ مقبول ص۳۰۲

ترجمہ مقبول جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے راہ خدا میں ہجرت کی۔ اور اپنے مالوں سے اور جانوں سے جہاد کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک درجہ میں سب سے بڑھکر ہیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۞ ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت کی رضامندی کی اور ایسی جنتوں کی خوشخبری دیتا ہی جن میں ان کے لیے دائمی آسائش ہوگی۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہوں گے۔ بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر موجود ہی۔ ۱۲۔

قرآن کا معجزہ دیکھو کہ ان تمام آیات قرآنی پر دآل رسول ہی کچھ زہر اگلتے ہیں نہ مقبول احمد ہی حاشیہ چڑھاتے ہیں۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں۔ اور نہیں اُتری تو کیوں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت یہ فضائل ومناقب اصحاب رسول مہاجرین اور انصار کی شان میں اُترے یا نہیں۔

ای آل رسول بتاؤ کہ پھر جو تم اصحاب رسول مہاجرین اور انصار پر سب ولعن کرتے ہو اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو۔ یہ صریح نافرمانی اور خلاف ورزی ہی یا نہیں۔ یہ قرآن

کی مخالفت اللہ کی مخالفت ہی یا نہیں اور اتنی صریح مخالفت کے بعد بھی تم معصوم ہو سکتے ہو؟

عقلمند شیعو- جا بجا مقبول احمد وعدہ کرتے آئے ہیں کہ سورہ توبہ کی تفسیر میں وہ زور قلم دکھلائیں گے تم اب سورہ توبہ ہی دیکھو- اور اس کی لعنت ور مار کو دیکھو- ہم کو تفسیر لکھنا ہی نہ ہزلیات کا جواب ہونا اس کا جواب ہمارے علما دیں گے۔

پارۂ دہم سورۂ توبہ آیہ یاایہا الذین آمنوا- ترجمہ مقبول احمد صہ ۳۰۲

ترجمہ مقبول احمد- اے ایمان لانے والو- تم اپنے باپ دادوں کو اور اپنے بھائی بندوں کو اگر وہ ایمان کے مقابلہ میں کفر کو دوست رکھتے ہوں- اپنا دوست نہ بناؤ- اور جو تم میں سے ان کو دوست بنالیگا تو وہی تو ظالم ہیں ۱۲۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔

اے آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ داخل ہیں یا نہیں- اور کیوں نہیں جبکہ ہر جگہ وہی مراد ہیں- اچھا بتاؤ ابوطالب ایمان لائے تھے اسلام قبول کیا تھا- دیکھو علامہ باقر مجلسی نے تاریخوار اسلام لانے والوں کی فہرست حیات القلوب میں لکھی ہو دو صفحات سے زیادہ میں فہرست ہو اس کو غور سے پڑھو- اس میں ابوطالب کا نام تلاش کرو۔

پھر اس کے بعد بتاؤ کہ علیؓ اور حسنینؓ اُن سے محبت و دوستی رکھتے تھے یا نہیں اور اگر رکھتے تھے تو ظالم ہوئے یا نہیں- کیا ظالم بھی معصوم ہوتا ہی؟ ہاں اے آل رسول اس آیت میں دو جگہ "ولی" اور "تولی" آیا ہی- یہاں دوست کے معنے کیوں ہوے- اولی بہ تصرف اور والی و حاکم کے معنے کیوں نہ ہوئے ۱۲۔

پارہ ۱۰ہم سورہ توبہ رکوع ۳

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ ۳۰۲

ترجمہ مقبول احمد۔ اے رسول تم کہدو کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے پوتے اور تمہارے بھائی بند اور بیبیاں اور کنبہ قبیلہ اور وہ مال جو تم نے جمع کر لیے ہیں اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور وہ مکانات جو تم کو پسند آ گئے ہیں یہ سب چیزیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور راہ خدا میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ پیاری ہیں تو جس حالت میں ہو رہو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے امر کو ظاہر کر دے اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا ۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔

اے آل رسول بتاؤ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب اتاریں گے جس میں خاص کر تم کو داخل کریں ہمارا قرآن عام ہے اور قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ بتاؤ اللہ کی راہ میں تم نے جہاد کہاں کیا۔ جنگ جمل و صفین و کربلا کو تم جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہہ سکتے۔ اعلائے کلمتہ الحق "لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ" کے لیے یہ لڑائی تھی یہ باہمی خوں ریزی اور آپس کی لڑائی تھی نہ بنی امیہ و بنی مروان و بنی عباس کی سلطنت مٹانے میں اعلائے کلمتہ الحق تھا۔ ہاں اب تم عذر مجبوری بھی نہیں کر سکتے۔ اپنے اسلامی دشمنوں کو شکست دینے کے لیے تم سامان بہت کچھ کر سکتے تھے تمہارے بہت کام تھے تو پھر کیا کفار ہی سے جہاد فی سبیل اللہ کرنے میں تم مجبور تھے؟

ترجمہ مقبول احمد صـ ۳۰۳

ترجمہ مقبول احمد۔ پھر اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسول اور مومنین پر نازل کی

اے آل رسول بتاؤ حنین میں کس قدر لشکر اسلام تھا۔ مہاجرین اور انصار کے نام تم کو معلوم ہیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ تم کو علوم اولین و آخرین حاصل ہیں پھر بتاؤ

کہ ان مہاجرین اور انصار نے خلفاء ثلثہ کی بیعت کی تھی یا نہیں جبھی اللہ نے اپنی تسکین نازل کی تھی۔ پیٹھ دکھا کر بھاگنے کے بعد۔ پھر بتاؤ کہ تمہارا ان سب پر سب و لعن کرنا۔ دوسروں کو سکھلانا صریح قرآن کے خدا کے خلاف کرنا ہے یا نہیں کیا ایسا مخالف قرآن اور مخالف خدا معصوم ہوسکتا ہے؟

ترجمہ مقبول ص۳۰۳۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ اللہ تو بھاگنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ تم کیا اس کے خزانہ رحمت کے خزانچی ہو۔ یا اس کے اتالیق ہو کہ وہ بغیر تمہاری مرضی کے کچھ نہیں کرسکتا پھر فرماتے ہیں کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے؎

دیکھو یہاں رحیم فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں رحم کرنے والا ہے۔ پھر تمہارا ان سب پر سب و لعن کرنا صریح قرآن اور خدا کی مخالفت کرنا ہے یا نہیں اور ایسا مخالف قرآن اور مخالف خدا معصوم ہوسکتا ہے ۱۲؎

ترجمہ مقبول احمد صـ۳۰۴

پارہ دہم سورہ توبہ ترجمہ مقبول احمد۔ یہودیوں نے کہہ دیا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے یہ کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں......خدا ان پر لعنت کرے یہ کدھر بھکے چلے جاتے ہیں ۱۲؎

ای آل رسول۔ دیکھو یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم۔ "طبقاً عن طبق" تم بھی چال چلتے ہو بلکہ ان سے بڑھکر۔ تم بھی اپنے آپ کو اللہ کہتے ہو۔ علیؓ کو اللہ کہتے ہو وہ تمام صفات خداوندی جس کو خدا نے خاص اپنی ذات کے لیے محدود و منحصر کیا ہے۔ تم ان کے مدعی ہو۔ مثلاً حی و قیوم۔ سمیع و بصیر۔ علیم و خبیر۔ حاضر و ناظر۔ قادر و توانا کہتے ہو۔ اور تعجب ہے کہ تم پھر بھی بے گناہ اور معصوم۔ ظالم مقبول احمد سورۂ توبہ کی لعنت دیکھ

پارہ دہم سورہ توبہ رکوع ۵ | آیہ یریدون ترجمہ مقبول صہ ۳۰۵

ترجمہ مقبول۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے اپنے
منہ سے پھونک مار مار کر بجھا دیں اور اللہ کو اور کچھ منظور نہیں ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو پورا
کردے گو کافروں کو برا لگے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ دیکھو اور بہت غور سے دیکھو اپنی حالت کا مقابلہ
کرو۔ اسلام اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ کلمۃ الحق لا الہ الا اللہ و محمد الرسول اللہ
اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ قرآن اللہ کا نور ہے یا نہیں۔ پھر دیکھو کلمہ گویوں
کا تمہارے قتال میں کتنا خون گرا۔ طرفین کے کتنے آدمی مارے گئے۔
خلفائے ثلثہ کو ہم نے سلطنت دی۔ ہم نے ان کے ذریعہ سے روم اور شام۔ مصر اور
ایران۔ کوفہ اور بصرہ۔ انطاکیہ و یمن۔ تمام میں اللہ کا نور پھیلا دیا۔ ہزاروں مسجدیں بنیں
لاکھوں نمازی پیدا ہوئے۔ نماز تراویح میں کتنا قرآن پڑھا گیا کتنے حافظ ہوئے۔ اور تم
سب کو برا جانتے تھے۔ برا مانتے تھے ایک آنکھ تم کو دیکھنا گوارا نہیں تھا۔ تم سے کچھ نہ ہو سکا تو زبان سے
ہی کرتے تھے۔ لعنت و سب کرتے تھے۔ الزامات لگایا کرتے تھے۔ دیکھو اللہ کیا فرماتا ہے۔
فرماتے ہیں کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے اپنے منہ سے پھونک مار مار کر بجھا دیں۔
اور اللہ کو اپنا نور پھیلانا ضرور ہے گو کافروں کو برا لگے۔ خدا اور قرآن کی اتنی مخالفت کے بعد بھی تم
معصوم رہے ظالم مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھ۔

پارہ دہم سورہ توبہ | ترجمہ مقبول۔ صہ ۳۰۵

ترجمہ مقبول۔ وہ خدا وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور
دین حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ گو مشرکوں کو برا لگے

خلفائے ثلثہ مشرکین اور یہودیوں پر غالب ہوئے۔ روم اور شام میں نصاریٰ پر

غالب ہوئے۔ ایران اور فارس میں مجوسیوں پر غالب ہوئے۔ اطراف ہمسایہ قومیں بہی
تھیں بہی ٹری بڑے مذہب والے دشمن تھے۔ تواریخ کے اوراق پہاڑ ڈالو۔ آنکھوں پر ٹپی بندھا
رسول نے پیشین گوئی کی تھی کہ ہماری اُمت ایران اور روم اور شام پر قابض ہوگی۔ آنکھ
بند کرلو کون قابض ہوا تھا ⁂

اور پھر دیکھو کہ اللہ کا وعدہ کتنا سچا ہوا۔ پیغمبر کی پیشین گوئی کیسی صادق آئی ⁂

اور تم بُرا ہی مانتے رہے برنج ہی کرتے رہے۔ اور اللہ ایسے لوگوں کو فرماتا ہو کہ ہم
مسلمانوں کو غالب کریں گے گو مشرکوں کو بُرا لگے۔ ای آل رسول دیکھو تم اپنے افعال
سے خود مشرک قرار پاتے ہو۔ قرآن اور خدا نے تم کو مشرک کہا ہے۔ اس کے
بعد بھی تم معصوم ہو ⁂

مقبول احمد اور عام عقلمند شیعو دیکھو سورہ توبہ کی نعمت ⁂

عقلمند شیعو۔ اگر تم کو عربی نہیں آتی قرآن نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا ترجمہ
اور حاشیہ دیکھو۔ خلافت کا ثبوت قرآن سے تو کیا دو گے۔ قرآن سے ذرا
ایمان ثابت کرو۔ شرک اور کفر کے الزامات سے بچا لو۔ جو قرآن عائد کرتا ہی ۱۲

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۰۶ ⁂

ترجمہ مقبول۔ اور مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑو۔ جیسے کہ وہ تم سے اکٹھے
ہو کر لڑتے ہیں ⁂

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ زمانہ رسول کے محاربات کو چھوڑو۔ اُن کے
بعد اپنا عمل دکھلاؤ۔ پھر بتاؤ کہ تم نافرمان ہوئے یا نہیں مسلمان اکٹھے ہو کر جب جب
کفار سے لڑتے تھے تم شریک رہے تم نے مال سے جان سے ساتھ دیا ہو اور ایسی
نافرمانی کے بعد بھی معصوم ہو مقبول احمد سورہ توبہ کی نعمت دیکھو اور پڑھو ⁂

پارۂ دہم سورۂ توبہ	ترجمہ مقبول صفحہ ۳۰۷

ترجمہ مقبول - اے ایمان لانے والو - تم کو ہو کیا گیا ہے جب وقت تم سے یہ کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں جہاد کی نیت سے نکلو - تو تم زمین پر بوجھل ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے مقابل زندگانی دنیا پر راضی ہو گئے ہو - حالانکہ زندگانی دنیا کا سرمایہ آخرت کے مقابل کچھ بھی نہیں ہے ۱۲ ؂

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے -

اے آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں - اگر کہدو کہ داخل نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہے - اور اگر کہدو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ مشرکین کے مقابلہ میں کفار کے مقابلہ میں تم کب نکلے ؟ جان و مال سے کب شریک ہوئے ؟ رسولؐ کے ساتھ کے محاربات اور لڑائیوں کا ذکر فضول ہمارا حکم قیامت تک کے واسطے ہے کسی خاص گروہ پر محدود نہیں - کسی خاص زمانہ پر محدود نہیں - ایک دن بھی تم یہود و نصاریٰ و مجوسی و کفار و مشرکین کے مقابلہ میں نہیں نکلے -

اگر یہ کہو کہ تم کمزور تھے - تو یہ جھوٹ ہوگا مسلمانوں سے قتال کرنے میں تم بہت تھے - پھر آخر وہ دلیری کفار اور مشرکین یہودیوں نصرانیوں مجوسیوں کے مقابلہ میں کہاں چلی جاتی تھی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم ان کو دوست رکھتے تھے - اور ... و کفار سے دوستی رکھنے کے تم گنہگار نہیں بلکہ اور معصوم ہو مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت ؂

ترجمہ مقبول - صفحہ ۳۰۷ در "الا تنفروا" ؂

ترجمہ مقبول - اگر تم جہاد کی نیت سے نہ نکلو گے تو خدائے تعالےٰ تم کو دردناک ... دیگا - اور تمھارے بدلے تمھارے علاوہ اور لوگ لے آئیگا اور تم اس کا کچھ

نہ بگاڑ سکو گے - اور اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہی - ۱۲ ✤

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا

قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں تم جہاد کی نیت سے نکلے - پھر

دیکھو کہ اللہ کیا فرماتا ہی - اگر تم جہاد کی نیت سے نہ نکلو گے تو خدائے تعالیٰ تم کو دردناک

عذاب دے گا - اور تمھارے بدلے تمھارے علاوہ اور لوگ لے آئیگا کہ وہ اللہ کی

راہ میں اعلائے کلمۃ الحق کے لیے جہاد کریں گے تمھارے بدلے تمھارے علاوہ ان

تاکیدوں کو دیکھو کہ کون کون اس منقبت میں داخل ہوتے ہیں - پھر فرماتے ہیں کہ اگر تم

جہاد کے لیے نہ نکلے تو اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے - اس کے بعد دیکھو اللہ صاحب کیا فرماتے

ہیں - اللہ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہی جنے کمزوروں کو قوت دیدی

اور مومنین کو قوی دشمنوں کے مقابلے میں فتح دیدی - شہزور بیٹھے منھ دیکھا کریں کہ اگر کہیں

مجوسیوں - یہودیوں - نصرانیوں - مشرکین کی فتح ہو جائے تو اُن سے کہدیں کہ ہم لڑائی

میں شریک نہیں رہے - ہم تو تمھاری فتح کے خواستگار تھے دیکھو اللہ عذاب دردناک سے

ڈراتا ہی - مقبول احمد دیکھو سورہ توبہ کی لعنت اور مار - اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم

اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں ✤

پارۂ دہم سورۂ توبہ	"آیہ الا تنصروہ" ترجمہ مقبول ص۳۰۷ حاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ ع۶ و ص۳۰۸ حاشیہ نمبر ۱ و ۲ ✤

ترجمہ مقبول اگر تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پروا نہیں اللہ نے تو ان کی

مدد ایسے وقت کی تھی - جبکہ ان لوگوں نے جو کافر ہو گئے تھے - اسے ایسی حالت میں نکالا تھا

کہ وہ دو میں کا دوسرا تھا - اور وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر تھا جس وقت

کہ وہ دونوں غار میں تھے ✤

معزز ناظرین - مولوی مقبول احمد نے اس ایک چھوٹی سی آیت پر سات حاشیہ

چڑھائے ہیں۔ جس کا بڑی شد و مد سے ہر جگہ وعدہ کرتے رہے ہیں اور پھر قناعت نہ ہو سکی تو ضمیمہ بھی لکھنے کا اقرار کیا ہی۔

ترجمہ قرآن میں مقبول احمد نے جو اتنا بڑا فقرہ (اور وہ دوسرا بھی یار شاطر نہ تھا بلکہ بار خاطر تھا) اپنی طرف سے ذیل آیت میں لکھا ہی عقلمند شیعو دیکھو کہ وہ کس قدر اپنے دین و دانش کو ظاہر کر رہا ہی۔ حاشیہ نمبر ۲ میں وہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا کہ اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہی۔ اس سے مراد نبی اور علی۔ کافی میں امام باقر سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے فرما رہے تھے کہ بیشک اللہ میرے اور علی کے ساتھ ہی۔ اور وہ خوب چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔ اور کسی طرح چپ ہی نہ ہوتا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اعجاز سے ایک بہت بڑا واقعہ دکھلا دیا تو ابوبکر نے کہا کہ یہ جادوگر ہی۔

اقول و بحول اللہ و قوتہ اقوم اقعد۔ معزز ناظرین ہم کو ضرور نہیں کہ مقبول احمد کی ہفوات اور بیہودگیوں کا جواب دیں اس کا جواب ہمارے علما دیں گے۔ ہم کو تفسیر لکھنی ہی۔ علی ابن ابی طالب کی ایک حدیث سنو۔ ابوبکر رضی کو بدی سے مت یاد کرو۔ تم قرآن نہیں دیکھتے کہ اللہ نے سب کی برائی بیان کی اور ابوبکر رضی کو الگ کر لیا۔

آیت کا مطلب تو صرف اس قدر ہی کہ اے لوگو تم رسول خدا کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پروا نہیں اللہ نے تو ان کی مدد ایسے وقت کی تھی جب بوقت ہجرت وہ اور ابوبکر رضی غار میں تھے اور پیغمبر اپنے صاحب یعنی ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ تم رنج نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہی۔ باقر سے پوچھو کہ جو شخص خوب چیخ چیخ کر رو رہا ہو۔ اور کسی طرح چپ نہ ہوتا ہو۔ اس سے لا تحزن کہا جاتا ہی۔ تم اپنے ہی طرح اللہ کو پیغمبر کو جاہل سمجھتے ہو۔ مگر عقلمند شیعو۔ تم دیکھو۔ ترجمہ مقبول احمد میں آیت کے نیچے لکھا ہی کہ پیغمبر اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ جو موقع تیرے ہاتھ سے نکل گیا اس پر افسوس نہ کر بے شک اللہ ہم دونوں یعنے میرے اور علی رض کے ساتھ ہے۔

ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ ٭

ای جاہل مقبول احمد یہ قرآن ہی یا تیری کتاب لعنت ہے تیرا مذہب اگر ایسا لعنتی ہی تو ہو۔ غریب قرآن پڑھنے والوں کی مٹی تو نے کیوں پلید کی۔ تو نے ہمارے قران کو کیوں غارت کیا۔ تجھکو کون مانع تھا کہ جہال کی مجلسوں میں بیٹھکر تو ایسی بکواس لگاتا اور لوگ واہ واہ کرتے

اچھا مقبول احمد بتاؤ یہ معنے قرآن کے تم کو آل رسول نے بتایا یا تو نے اپنے نفس سے لکھدیا۔ مگر نہیں تم تو کہتے ہو کہ اماموں نے بتایا ہی۔ اچھا تمھاری بلا دور ٭

ای آل رسول بتاؤ۔ کہ یہ معنے ہم نے اپنے پیغمبر کو بتایا۔ بتایا تو کہاں مہدی کا قرآن دیکھکر بتاؤ اس لیے کہ سب سے بڑی دلیل یہی قرآن ہی۔ اور اگر جھوٹ بولتے ہو تو ہمارا فیصلہ یہ ہی۔ جھوٹے پر لعنت۔ اس آیت میں بھلا ابو بکرؓ کی کیا فضیلت تھی۔ جو تم ناخوں تک زور لگانے لگے۔ ہم سے سنو کہ ابو بکرؓ کی اس آیت سے کوئی فضیلت نہیں نکلتی۔ مگر اس تفسیر سے تمھاری جہالت تمھاری بے ایمانی تمھارا جھوٹ روز روشن کی طرح کھل گیا عقلمند کہیں گے اور عجب نہیں کہ عقلمند شیعہ بھی کہیں کہ تم یا تو محض جاہل ہو۔ یا شدت سے جھوٹے اور نہایت مکار۔ اور تم معصوم ہونے کے ہرگز قابل نہیں جو شخص اتنا جھوٹ بولتا ہو۔ اتنا بیڈر ہو کہ اس کو خدا کا خوف بھی نہو۔ جو اتنا بے غیرت ہو کہ اس کو دنیا کی مطلق شرم نہو بھلا وہ معصوم ہو سکتا ہی؟

مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت۔ اگر عقل ہی تو سمجھو۔ اور علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ تم نے سنیوں کی تردید میں اپنے اماموں کی ناک کٹوائی ٭

پارۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۶ | "آیہ انفروا" ترجمہ مقبول احمد صہ ۳۰۸

ترجمہ مقبول۔ کم ہتھیار لگا کے اور زیادہ ہتھیار لگا کے نکل کھڑے ہو اور خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو

تو تمھارے لیے یہی سب سے بہتر ہے ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب اپنے رسول کریم
کے بعد اتاریں گے کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور کسی خاص زمانہ کے لیے موقوف
و منحصر و محدود ہے۔ پیغمبر کے ساتھ جہاد کا ذکر نہ کرنا اس سے کوئی فائدہ تم کو نہ ملے گا۔
نہیں مل سکتا بعد وفات رسول کریم بتاؤ کم ہتھیار لگا کر زیادہ ہتھیار لگا کر مشرکین اور
کفار کے مقابلہ میں اللہ کی راہ میں اعلاء کلمتہ اللہ۔ اللہ کا نام بلند کرنے کے لیے
کب نکلے یا اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کب کیا۔ اچھا بتاؤ کہ مال سے علی نے
کب جہاد کیا۔ بتاؤ کہ قرآن میں جان سے جہاد کرنے والوں پر مال سے جہاد کرنے والوں کو
کیوں مقدم فرمایا ہے سوچکر بتاؤ۔ تم کیا بتاؤ گے۔ اچھا ہم سے سنو اس لیے ہے تاکہ ابوبکرؓ
و عثمانؓ کے برابر علی نہ ہو سکیں۔ دیکھو ختم آیت پر اللہ صاحب کیا فرماتے ہیں اگر
تم کچھ بھی سمجھ رکھتے ہو تو تمھارے لیے یہی سب سے بہتر ہے۔ یعنے اگر جہاد کرتے رہتے
تو سروں کے ٹکڑوں پر پڑے نہ رہتے۔ ملک گیری اور ملک داری کا سلیقہ سیکھتے
جہانداری اور جہاں بانی کے طریقے معلوم کرتے۔ قوم اور ملک پر اپنا احسان رکھتے
نہیں کہ کوفیوں کو اپنا شیعہ مانکر سب کو لاوارث چھوڑ کر ان کے پاس چلے گئے۔
بیت المال کا پورا خزانہ کوفہ کے شیعوں پر تقسیم کر دیا۔ کیا سلطنت کے لیے
یہی آدمی درکار ہوتا ہے۔ مقبول احمد سورہ توبہ کی لعنت دیکھو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ صـ ۲۱۵

ختم سورہ توبہ رکوع ۹

ترجمہ مقبول احمد۔ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک
دوسرے کی حامی ہوا کرتی ہیں۔ وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بدی سے برابر منع کرتے ہیں
نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی

لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ ان پر رحمت کرے گا۔ بے شک اللہ زبردست اور
حکمت والا ہے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں
نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے ✤

اے آل رسول بتاؤ تم ان مومنین میں داخل ہو یا نہیں۔ اگر کہدو کہ داخل
نہیں ہیں تو قصہ فیصل ہے۔ اور اگر کہو کہ داخل ہیں تو بتاؤ کہ یہاں "اولیا" کے معنے کیا ہیں
تم اگر عربی نہیں جانتے قرآن نہیں سمجھتے تو مقبول احمد کا اردو ترجمہ دیکھو سارا قرآن پڑھو۔ ہزاروں
جگہ ولی۔ اولیاء۔ تولّٰی قرآن میں آیا ہے اور ہر جگہ دوست ہی کے معنے میں آیا ہے۔ مگر
جہاں آل رسول نے ایک جگہ جو ذرا موقع پایا تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے
کہ ولی سے مراد اولے الامر۔ بادشاہ۔ خلیفہ۔ امام۔ والی۔ مقبول احمد اماموں کے جھوٹ
بنا ہنے کے لیے ہر جگہ یہی تصرف کرتا ہے اور بنائے نہیں بنتی۔ یہاں بھی اولیاء کے
معنے وہ حامی لکھتا ہے۔ کوئی اس بے غیرت آدمی سے پوچھے کہ حامی لکھنے سے کچھ فائدہ ہے
یا نہیں۔ تمھاری تاویل و تفسیر سے تو ولی کے معنے ہیں۔ اولے الامر۔ پھر یہاں بتاؤ علی
کے اولی الامر حسینؑ حسن کے اولے الامر حسینؑ۔ علی کے اولے الامر فاطمہ زینب کلثوم رقیہ
ہوئے۔ ہو سکتے ہیں۔ یا قرآن کا بیان جھوٹا ہے۔ یا اقرار کرو کہ ہم نے ولی کے معنے اولی الا
کے جو بتائے تھے۔ بنی اسرائیل آل یعقوب کے قدم بہ قدم اپنا مطلب نکالنے
کے لیے۔ فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے یہ معنے دور از عقل بتائے تھے۔
تم اقرار کرو یا نہ کرو اہل علم و عقل اور اہل ایمان اور اہل قرآن سمجھتے ہیں
گئے ہیں کہ صرف اپنا مطلب نکالنے کے لیے طبقاً عن طبق یہود و نصاریٰ کی
چال اختیار کی ہے ✤

پارۂ دہم سُورۂ توبہ رکوع ۹	آیہ کالذین من قبلکم۔ ترجمہ مقبول صہ ۳۱۴ ترجمہ مقبول۔ مثل ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے کہ

وہ قوت میں تم سے بڑھے ہوے تھے اور مال واولاد میں تم سے زیادہ تھے پس اُنھوں نے اپنے حصہ سے نفع اُٹھایا اور تم نے اپنے حصہ سے ویسا ہی نفع اُٹھایا جیسا کہ تم سے پہلے والوں نے اپنے حصہ سے نفع اُٹھایا تھا اور تم نے ویسی ہی باتیں بنائیں۔ جیسی باتیں اُنھوں نے بنائی تھیں۔ انھیں کے اعمال دُنیا اور آخرت میں بیکار رہے اور وہی نقصان اُٹھانے والے ہوں گے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ تک محدود ہو نہیں بلکہ قیامت تک یہی قرآن حجت ہو۔ تمام عقائد باطلہ واقوال واہیہ کی تردید اس قرآن سے ہوتی ہو۔ سنو۔ بنی اسرائیل اللہ کو بہت پیارے تھے۔ ان کو من وسلویٰ وسائبان دیا ان کو تمام عالم پر فضیلت دی۔ پھر قرآن میں سیکڑوں جگہ ان کا عیب ان کی نافرمانی بیان کی گئی۔ اسی طرح سے آلِ رسول کریم کا مرتبہ بھی بہ نسبت عوام کے بہت برتر تھا اس لیے ان کی تعلیم وتنبیہ وتہدید میں سخت اہتمام ہو۔ بنی اسرائیل بھی آلِ پیغمبر تھے اور اس کا ان کو بڑا غرور تھا۔ اپنے کو اللہ کا بیٹا اور اللہ کا دوست کہتے تھے۔ اور طرح طرح کی باتیں بناتے تھے۔ فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے غلط مطلب کتاب اللہ کا بیان کرتے تھے۔۔ اپنا مطلب نکالنے کے لیے کچھ کا کچھ ظاہر کرتے تھے۔

اللہ نے فرمایا ہو کہ تم بھی "طبقًا عن طبق" چلوگے۔ رسول کریم نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگلی امتوں کے قدم بہ قدم چلوگے۔ یہاں تک کہ اگر اگلی قوموں نے اپنے ماں کے ساتھ زنا کیا ہو تو تم بھی کرکے رہوگے۔

ای آل رسول دیکھو۔ طبقًا عن طبق کے معنے "تم کچھ اور بتادیتے بتادوگے پیغمبر کی

حدیث اور پیشین گوئی کو تم جھوٹی کہدیتے کہہ دوگے۔ یا پیغمبر ہی کو جھٹلا دوگے۔ مگر اب سورہ توبہ کی اس آیت کو تم کیا کروگے جس میں بقول تمھارے بڑی لعنت ہے۔ ہر جگہ مقبول احمد اسی سورۂ توبہ کی تفسیر پڑھاتا آیا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو۔ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو یا مقبول احمد کا ترجمہ اُردو دیکھو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ تم نے ویسی ہی باتیں بنائیں جیسی باتیں اُنھوں نے بنائی تھیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ اُنہی کے اعمال دُنیا اور آخرت میں بیکار رہے اور وہی نقصان اُٹھانے والے ہونگے۔ یعنے جس طرح پہلے باتیں بنانے والے کے اعمال بیکار رہے اور انھوں نے نقصان اُٹھایا ویسے ہی تمھارے اعمال بھی دنیا اور آخرت میں بیکار رہوں گے اور تم بھی نقصان اُٹھانے والوں میں ہونگے۔ اللھم احفظنا عقلمند شیعو۔ یہ آیت تمھاری ہدایت کے لیے بھی ہے بہت غور سے دیکھو۔ اپنے مقبول احمد کو دیکھو اپنے اماموں کو دیکھو ان کے اقوال و تفاسیر و احادیث کو دیکھو۔ پھر قرآن سے مقابلہ کرو کہ قرآن ان کی احادیث کو کیونکر اور کس کس طرح باطل کرتا ہے۔ ہاں اے عقلمند شیعو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ صـ۱۲۹ "فَا اسْتَمْتَعْتُمْ" دیکھو تم دیکھو گے کہ اس لفظ کا ترجمہ بے ایمان اور جاہل اور ناخداترس مقبول احمد لکھتا ہے:

"پھر ان میں سے جس سے تم متعہ کرلو" اور اس کے حاشیہ پر اماموں سے بہت سی حدیثیں بھی نقل کردیں۔ بددیانتی اور خباثت سے "ما" اور "بہ" کا ترجمہ اُڑا دیا۔

خیر جو کچھ کیا سو کیا اہل علم خوب سمجھتے ہیں۔ مطلب تو وہاں یہی تھا کہ نکاح کے ذریعہ سے تم نے جن عورتوں سے تمتع حاصل کرلیا ہو۔ نفع حاصل کرلیا ہو۔ تو ان کا مہر ان کو دیدو۔ چونکہ یہ مطلب قرآنی اور خداوندی اس کے مقصود و مرضی کے خلاف تھا اس لیے جاہلوں کو دھوکا دینے کے لیے اس نے لفظ "ما" اور "بہ" کا ترجمہ ہی اُڑا دیا۔ اس پر کیا الزام جبکہ آل رسول ہی ایسے معانی بتاتے ہوں۔ اب ذرا خود آل رسول کی خیانت

باثت اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ مقبول احمد کو شاگرد سمجھو۔ اور آل رسول کو اُستاد۔ قرآن کا
دیکھو۔ اس ایک چھوٹی سی آیت میں تین جگہ یہ صیغہ آیا ہو "فَاسْتَمْتَعُوا" "فَاسْتَمْتَعْتُمْ"
"اسْتَمْتَعَ" اور تینوں جگہ یہ جھوٹا آدمی اپنی پچھلی بات بھول کر ترجمہ کرتا ہو نفع اُٹھایا۔
ای عقلمند شیعو!!۔ علمائے ربانیین اور راسخون فی العلم اور دیندار مسلمان تو پہلے
سے جانتے ہیں۔ ہم صرف تم کو دکھلانا چاہتے ہیں۔ اِس آیت کو مکرر پڑھو۔ ترجمہ کو بھی
۔ پھر مقبول احمد کا ترجمہ صفحہ ۱۲۵۔ سامنے رکھو پھر مقابلہ کرو۔ اپنے بے ایمان علماء سے
پوچھو۔ وہ جاہل بھی ہیں۔ اور بے ایمان اور جھوٹے بھی ہیں تم خود غور سے دیکھو تم کو
م ہو جائے گا کہ دونوں جگہ بلکہ چاروں جگہ بلکہ سیکڑوں جگہ یہی معنے قرآن کی ہیں
اُٹھایا۔ پھر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ متعہ کو تمھارے ائمہ جو قرآن سے ثابت کرنا چاہتے
وہ کس درجہ قرآن سے جاہل ہیں۔ اور کس درجہ بے ایمان ہیں کہ ان کو نہ خدا کا
ہے اور نہ دُنیا کی شرم ؛
کیا ایسا ہی مخالف قرآن اور کیا ایسے جاہل قرآن بے گناہ اور معصوم کہے جاسکتے
مقبول احمد سنیوں کی تردید میں تم نے ائمہ کی ناک کٹوادی۔ یہ ہے سورۂ توبہ کی
اور مار تجکو خبر نہ تھی ورنہ تو ایسی جرأت نہ کرتا ؛

"آیہ وَعَدَ اللّٰهُ" ترجمہ مقبول صـــــ ۳۱۵

دہم سورۂ توبہ رکوع ۹ | ترجمہ مقبول اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں

سے جنتوں کا وعدہ کیا ہو جن کے نیچے ندیاں بہتی ہوں گی۔ اور ان میں ہمیشہ ہمیشہ
والے ہوں گے۔ اور دائمی بہشتوں میں اچھے اچھے مکانوں کا بھی وعدہ کیا ہو اور اللہ
خوشنودی سب سے بڑھکر ہو یہی تو بڑی کامیابی ہو؛
ای آل رسول بتادو۔ بارہ ہزار اصحاب رسول کی شان میں یہ آیت اُتری
ہیں۔ لاکھوں تابعین اور کروڑوں تبع تابعین کی شان میں یہ آیت اُتری یا نہیں۔

قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے یہ آیت اُتری یا نہیں۔

ہاں بتاؤ خلفائے ثلثہ اور جنھوں نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر علی کے ہاتھ پر بھی بیعت کی ان کی شان میں یہ آیت اتری یا نہیں۔ اگر کہو کہ اُتری ہی اور وہ سب اس میں داخل ہیں تو بتاؤ کہ تمھارا خود سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا صریح خدا اور قرآن کی نافرمانی ہی یا نہیں اگر کہو کہ یہ مومن نہ تھے تو بتاؤ تمھاری اس بات کا کون گواہ ہی کہ جسم سے روح نکلتے وقت تمام آخر پر تمھارا قلب اللہ کی وحدانیت اور اس کی مشیت و قدرت اور تمام صفات باری تعالیٰ پر مطمئن تھا۔ ای مقبول احمد دیکھو سُورۂ توبہ کی لعنت اور مار "اللّٰھم احفظنا"۔

پارۂ دہم سُورۂ توبہ رکوع ۱۰

آیہ استغفر لہم"۔ ترجمہ مقبول ص۳۹۱ حاشیہ نمبر ۴۔ ترجمہ مقبول۔ تم ان کے لیے دعاے مغفرت مانگو یا ان کے لیے دعاے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعاے مغفرت مانگو گے تو بھی اللہ اُن کو ہرگز ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ اُنھوں نے خدا کا اور اس کے رسُول کا انکار کیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا

حاشیہ نمبر ۴

تفسیر قمی میں منقول ہو کہ عبداللہ ابن ابی منافق کو رسُول نے دعاے مغفرت دی تو عمرؓ نے منع کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے عمرؓ کی طرف سے منھ پھیلیا۔ عمرؓ نے دوبارہ کہا کہ کیا اللہ نے آپکو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا عمرؓ سے کہ اللہ تجھے غارت کرے پھر جب اس کی قبر پر آنحضرتؐ نماز جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے تو عمرؓ نے پھر کہا یا رسول اللہؐ کیا خدا نے آپ کو منع نہیں کیا ہو منافقوں پر نماز پڑھنے سے آنحضرت نے عمرؓ سے فرمایا کہ تیرا بُرا ہو میں نے اس کی نماز جنازہ میں یہ دعا مانگی یا اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اسکی پیٹھ کو بھی آگ سے بھر دے اور اس کو جہنم میں پہنچا دے۔ الخ

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
بلکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا اب بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن اتارینگے
نہیں بلکہ ہمارا قرآن تمام عالم کے لیے قیامت تک کے لیے حجت ہے منافق کی تعریف
جانتے ہو یا نہیں ہے دل میں کچھ زبان پر کچھ۔ اِدھر بھی اُدھر بھی۔ اللہ کو کم یاد کرتے ہیں۔ نماز میں
سستی کرتے ہیں۔ ہمارے رسول نے بتایا ہی۔ کہ جب لڑے تو گالی دے جب امانت
دی جاے تو خیانت کرے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ نماز صبح و نماز عشا
میں جماعت میں حاضر نہو۔ جو نہایت اندھیرے میں ہوتی تھی۔ پس اب قیامت تک
جتنے لوگ ان حرکات و افعال کے مرتکب ہونگے۔ سب منافق ہی ہوں گے۔ پھر دیکھو کہ
اللہ تبارک تعالی اپنے پیغمبر سے کیسی سختی کے ساتھ فرماتا ہی "تم ان کے لیے دعاے مغفرت
مانگو یا تم ان کے لیے دعاے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعاے
مغفرت مانگو گے تو بھی اللہ ان کو ہر گز ہرگز نہ بخشیگا۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے خدا کا اور
اس کے رسول کا انکار کیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا" پھر اپنی حالت
اس آیت سے مقابلہ کرو۔ اللہ نے قرآن میں خلافت دینے کا وعدہ فرمایا۔ اپنے پیغمبر کو
صاف لفظوں میں قبیلہ کا نام بتا کر کہدیا کہ بنی تمیم سے ابوبکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے
عثمانؓ کو خلیفہ کریگا۔ پیغمبر نے اپنی زندگی میں ابوبکرؓ سے امامت نماز کا کام لیا۔ اللہ نے
وعدہ کیا کہ نیک لوگوں کو ترقی دے گا۔ پیغمبر نے پیشین گوئی کی کہ ہماری امت کسریٰ
اور قیصر کے ممالک پر فتحیاب ہوگی۔ اور یہ سب ہو کر رہا۔ اور تم اللہ اور رسول کا انکار
ہی کرتے رہے۔ عمر بھر تقیہ میں گزاری اور اس پر فخر کرتے رہے۔ اپنے باپ دادا کا
دین بھی تقیہ ہی بتاتے رہے مسلمانوں سے کچھ کہتے تھے اور اپنے شیعوں سے کچھ۔ سوچ
اور غور کرو مقبول احمد دیکھو یہ ہی سورہ توبہ کی مار اور لعنت اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم
اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۱۸ - آیہ "ولا تصلِّ" ۔

ترجمہ مقبول - اور اے رسول جب ان میں سے کوئی مرجائے تو تم کبھی اس کے جنا
کی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پہ کھڑے ہونا ۔

اے آلِ رسول بتاؤ - عبداللہ بن ابی کے حق میں دعاءِ مغفرت کے وقت اس
جنازہ کی نماز پڑھتے وقت عمر نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روکا - اس وقت یہ آ
نازل ہو چکی تھی یا نہیں - اگر کہو کہ نازل ہو چکی تھی - تو بتاؤ کہ پیغمبر پھر نافرمان ہوئے
نہیں - معاذ اللہ ۔

اور اگر کہو کہ نازل نہیں ہوئی تھی تو عمرؓ کے مرتبہ بلند پر نظر ڈالو - دیکھو کہ وہ وحی کا مطل
نزول سے پہلے جانتے تھے - اور دوسری لفظوں میں اس طرح کہو کہ وحی ان کی زبان
جاری ہوتی تھی - اب چاہے پیغمبر اسکی طرف سے منھ پھیریں یا اس کو غارت ہونے کی بد دعا دیں
کیا تمھارا اعتقاد یہ ہے کہ ایسے انسان پر پیغمبر لعنت بھیج سکتے تھے ؟

مگر ہاں اے آلِ رسول تم نے ہمارے رسولِ کریم کو بھی منافق کہدیا - اللہ تم سے
سمجھے - رسول کو منافقوں کا کیا ڈر تھا - علیؑ سا بہادر جنگجو ساتھ تھا - تمام اصحاب موجود تھے
منافق ڈرتے ہی رہتے تھے - عبداللہ بن ابی کی نماز پڑھنے پر کون سا جبر و اکراہ کیا گیا
تھا - پیغمبر پسند نہ کرتے تو نہ جاتے نماز نہ پڑھتے ایسی نماز پڑھکر پیغمبر نے منافقوں کو دھوکا
دیا یا نہیں ؟ - بظاہر تو قبلہ رو کھڑے ہوئے - نماز جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے - او
دعا یہ مانگی کہ اے اللہ تو اس کی قبر کو آگ سے بھردے اور اسکے پیٹ کو آگ سے بھردے اور اسکو جہنم
میں پہنچادے - ایسی دعا تو ولید یا مروان نے بھی کسی کی جنازہ کی نماز میں نہیں مانگی تھی - خداوندا تیرے پیغمبر کی
شان اس سے بہت عظیم ہے جو یہ نعوذ باللہ اس کی شان میں کہتے ہیں - پیغمبر کو بد دعا کرنے
کی لعنت کرنے کی ممانعت لفظوں میں ممانعت آچکی تھی - اس کے بعد ایسی نافرمانی

پیغمبر کی طرف منسوب کرنا کیسا سخت ظلم ہے ؂

الٰہی یہ آلِ رسول کیسے ایماندار تھے۔ مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ نے مارا اور لعنت

شاید تم اِسی وجہ سے اس سورہ پر بہت زہر اُگل رہے تھے۔ چاہتے یہ تھے کہ کسی

طرح یہ لعنت دب جائے ؂

رۂ دہم سورۂ توبہ رکوع ۱۱ | آیہ لٰکن الرسول۔ ترجمہ مقبول ص ۳۱۹ ؂

ترجمہ مقبول لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو

ن کے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور انہیں کے لیے

ب خوبیاں ہیں اور وہی پوری پوری فلاح پانے والے ہیں ٥ اللہ نے انکے لیے

نتیں تیار کی ہیں۔ جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے

ں گے یہی تو بڑی کامیابی ہے ؂

اے آلِ رسول بتاؤ صرف بارہ ہزار اصحاب رسول تھے یا اور بھی تھے۔ تم کو نام

وم ہیں یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ تم کو علوم اولین و آخرین و علم گزشتہ و آیندہ حاصل ہے

تا و حنین اور تبوک میں کتنا لشکر تھا۔ پھر بتاؤ کہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان

جہاد کرنے والوں پر کیوں مقدم کیا قرآن کا اعجاز دیکھو تاکہ فضیلت خلفائے ثلثہ ظاہر ہو

بتاؤ کہ ان اصحاب رسول نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی یا نہیں۔ پھر بتاؤ

لشکر کا وعدہ محض جھوٹا تھا یا وہ اپنے قول پر سچا ہے۔ اگر جھوٹا کہدو تو قصہ فیصل ہے

جو چاہو سو کرو۔ اور اگر سچا کہتے ہو تو پھر تم اپنے سب و لعن کو دیکھو کہ تم بھی ان پر سب و

کرتے ہو اور اپنے شیعوں کو بھی سکھلاتے ہو پھر غور کرو کہ کیا ایسی مخالفت قرآن اور

کے بعد بھی تم معصوم رہتے ہو رہ سکتے ہو؟

مقبول احمد دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت؟

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۳	"آیہ والسابقون الاولون" ترجمہ مقبول ا صفحہ ۳۲۲ - حاشیہ نمبر ۱ و ۲ و ۳

ترجمہ مقبول اور مہاجرین اور انصار میں سے سب سے پہلے ایمان کی طرف سبقت کرنے والے اور وہ لوگ جنھوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی خدائے تعالیٰ ا سے راضی ہوگیا اور وہ خدائے تعالیٰ سے راضی ہوگئے - اور ان کے لیے ایسے ا باغ تیار کیے ہیں - جن کے نیچے ندیاں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں یہی سب سے بڑی کامیابی ہے ۔

تفسیر قمی میں درج ہے کہ اس آیت سے ابوذرؓ و مقدادؓ و سلمانؓ و عمارؓ مراد ہیں جو ولایت و خلافت علی پر قائم رہے ۔

اے آل رسول بتاؤ تمام اصحاب رسول اور تمام تابعین اور تبع تابعین او قیامت تک کے مسلمان اس میں داخل ہیں یا نہیں خلفائے ثلثہ اور وہ لوگ جنھوں نے ان کی خلافت پر بیعت کرلی - اور پھر علی کی خلافت پر بھی بیعت کی - اس میں داخل ہیں یا نہیں - قرآن کا معجزہ دیکھو کہ اس آیت میں لفظ "المہوؤ" اللہ صاحب نہیں لائے - نہیں تو شیعوں کو موقع مل جاتا وہ کہتے پہلے ایمان ثابت کرو - تب ان مناقب و فضائل کا دعویٰ کرو - پھر اے آل رسول بتاؤ کہ اللہ کی منشا لفت قرآن کی مخالفت کرکے تم اب بھی معصوم ہوا ور گنہگار نہیں ہوئے - جبکہ تم خو مسلمانوں پر سب و لعن کرتے ہو اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو ۔

پارۂ یازدہم سورۂ توبہ	"آیہ یحبون ان یتطہروا" ترجمہ مقبول احمد صـ ۳۲۴ و حاشیہ ترجمہ مقبول - اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے ک

دوست رکھتے ہیں ۔

تفسیر قمی میں صادق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پانی سے استنجا کرتے تھ

عقلمند شیعو۔ اس آیت کو اور اس کے ترجمہ و حاشیہ کو صرف تم دیکھو کہ تمہارے امام قرآن
سے اس درجہ جاہل ہیں کہ قرآن کا ایک حرف نہیں سمجھتے۔ اور ایسی جہالت و نافہمی
پر دعاے ہمہ دانی!

اے آل رسول اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو اور علم نہیں ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو۔
مقبول احمد دیکھو یہ سورہ توبہ کی لعنت۔

پارہ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۴ | "آیہ التائبون" ترجمہ مقبول ۳۲۵

ترجمہ مقبول احمد وہ توبہ کرنے والے۔ عبادت کرنے
والے۔ تعریف کرنے والے۔ روزہ رکھنے والے۔ رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے۔
نیکی کا حکم دینے والے۔ اور بدی سے باز رکھنے والے۔ اور احکام خدا کی حفاظت کرنے
والے ہیں اور اپنے ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ۱۲۔

اے آل رسول بتاؤ تمام اصحاب رسول۔ تابعین تبع تابعین اور قیامت تک تمام
عبادت گزار تابعدار بندے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں یا تم انکے لیے کوئی دوسرا قرآن
لاؤ گے۔ خلفاے ثلثہ کے زمانہ میں یہ تمام باتیں موجود تھیں یا نہیں۔ پھر ایسی بشارت
کے بعد تمہارا ان پر سب و لعن کرنا شیعوں کو سکھلانا صریح خدا اور قرآن کے خلاف کرنا ہے یا
نہیں اور ایسی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم! مقبول دیکھو سورۂ توبہ کی لعنت۔

پارہ یازدہم سورۂ توبہ رکوع ۱۴ | "آیہ ماکان للنبی" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۳۲۵ وحاشیہ نمبر ۳۔

ترجمہ مقبول احمد۔ نبی کا اور ان لوگوں کا جو ایمان لائے ہیں یہ کام نہیں ہے کہ وہ
مشرکوں کے لیے دعاے مغفرت مانگیں بعد اس کے کہ انپر یہ بات کھل چکی ہو کہ وہ جہنمی ہیں
اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ٥ اور ابراہیم کا اپنے چچا کے لیے دعا مانگنا تو ایک
وعدہ کے سبب سے تھا۔ جو انہوں نے اس سے کر لیا تھا۔ پھر جب اُن پر یہ بات کھل گئی کہ وہ

خدا کا دشمن ہی تو انھوں نے اس سے تبرا کیا۔ بے شک ابراہیم علیہ السلام بڑے
نرم دل اور بردبار تھے ؛

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شا
میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری ہی شان میں اترا ہے
اے مقبول احمد تم تو سورہ توبہ کی تفسیر میں بڑا زور قلم دکھلاتے تھے کیا وجہ ہے کہ اس آ
پر تمھارا کوئی حاشیہ نہیں ہے آل رسول بھی چُپ ہیں۔

کیا یہاں پانی مرتا ہے۔ ایک چپہ سے ہزار بلا ٹل سکتی ہے۔ اچھا اسی نسخہ
کرو مگر طالب تم کو کیا کہے گا۔ جب وہ قرآن کا مطلب پوچھنا چاہے۔ تم نے ایسی
سادھی ہے کہ گویا بولنا ہی نہیں جانتے ؛

اچھا اے آل رسول بتاؤ ان ایمان لانے والوں میں علی داخل ہیں یا
تم داخل ہو یا نہیں۔ تم کو معلوم ہے یا نہیں کہ اس آیت کی شان نزول کیا
اجی تمھارے دشمن (بقول تمھارے) اور عوام ان کی تفسیر کیا کرتے ہیں اس کا
نزول کیا بیان کرتے ہیں۔ تم کچھ جانتے ہو یا نہیں۔ اگر تم نہیں جانتے تو اپنی
کا اپنے نادان شیعوں سے اظہار کرو۔ اور اگر جانتے ہو تو تم کو لکھنے میں کیا تامل
تم اس کی تردید کرتے ایسا مطلب بیان کرتے کہ سامعین اور ناظرین دوست
دشمن خاص و عام سب خوش ہو جاتے۔ کہ قرآن کا مطلب امام نے حل کیا
تو ان کے سکوت سے طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں یقین ہوتا ہے کہ عوام ہی کا
صحیح ہے۔ انصاف پسند ناظرین۔ قرآن کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ نہ نبی کو
نہ کسی مسلمان کو زیبا ہے کہ اپنے دوزخی قرابت داروں کے لیے مغفرت کی
مانگیں۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اپنے قرابت داروں کی مغفرت کے
دعا کی تھی تو اللہ نے ممانعت کر دی ؛

مگر اہل تشیع جو دین اور مذہب کو ایک تنگ دائرہ میں کسنے کے عادی ہیں۔ اور
بھی صرف دوسرے اصحاب رسول کو ذلیل ثابت کرنے کے لیے نہ کسی اور مصلحت
رعی و دینی سے۔ ابراہیم علیہ السلام کا باپ اگر دوزخی ہوا تو ابراہیم کی منزلت میں کیا
صان آسکتا ہے ؁

اللہ کی شان یہ ہے کہ وہ ظلمات سے نور کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔
لے جاتا ہے۔ ترجمہ مقبول صفحہ ٦٦ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شان میں کیوں نقصان آنے لگا ؁

اچھا آؤ اور دیکھو کہ اہل سنت کا یہ کہنا قرآن سے بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔
تے ہیں کہ خود قرآن کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن کا قول صحیح ہے۔ اللہ صاحب
وم تھا۔ (اور ان سے بڑھکر جاننے والا کون ہے) کہ ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے
ت کی تھی۔ مغفرت چاہی تھی۔ تو اس وقت جبکہ رسول کو منع کیا تو اپنے حبیب
ین خاطر کے لیے وہ قصہ ابراہیم کا دُھرا دیا کہ اے پیغمبر تم ابراہیم کی دعا کی طرف
ؤ۔ ابراہیم کے فعل سے استدلال مت کرو ؁

بے شک ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا کی تھی مگر وہ صرف
سے کہ ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ ہم عنقریب تمہارے لیے
کی دعا کریں گے۔ اِس اپنے وعدہ کے پورا کرنے میں ابراہیم نے اپنے
مغفرت کی دُعا کی تھی ؁

مگر جب ابراہیم کو معلوم ہو گیا۔ کہ اس کا باپ آذر یا بقول آل رسول تارخ کافر
دوزخی ہے تو ابراہیم نے اِس سے تبرا کیا۔ یہ ابراہیم کی حکایت رسول کے سوا
ے کی جا سکتی تھی۔ دیکھو ہر جگہ مومنین سے علما مراد ہیں مگر اس جگہ آل رسول
ے کیوں؟ صرف اس لیے کہ ان کے مزعومات و مظنونات و فرضی قصے و فرضی

دہا دی کے جلا نت ۔ الدعمک الضال قدمات ؔ"۔ ان کو یاد ہوگا اس لیے خاموش ہو کر ر

اے آل رسول دیکھو جب پیمبر کے قرابت داران کا فرسے پیغمبر کی کوئی توہین نہیں ہوتی

کی بھی کوئی توہین نہیں ہو سکتی۔ اگر عقل ہو تو سمجھو ایمان ہو تو مانو دیکھو مقبول احمد

سورۂ توبہ کی لعنت۔ "اب" کا ترجمہ چچا کرو۔ "با" دادا۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اوّل | "آیہ الیہ مرجعکم"۔ ترجمہ مقبول ۳۳۱

ترجمہ مقبول۔ تم سب کی بازگشت اُس

طرف ہی۔ اللہ کا وعدہ سچا ہی بے شک وہی مخلوق کو بناتا ہی۔ پھر وہی ان کو لوٹا کا

تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ نیک عمل کرتے رہے ان کو جزا

دے۔ اور ان کے لیے جو کافر ہو گئے تھے بعوض اس کے جس کا وہ انکار کرتے

کھولتے ہوئے پانی کی پیلائی ہے اور دردناک عذاب ۔

اے آل رسول یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں

سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی سنو یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی۔

پیدا کرنے پھر پلٹانے جانے۔ اور جزا و سزا کا بیان ہی۔ اس سے تمھاری

تردید فرماتے ہیں تم جو کہتے ہو کہ سب لوگ رجعت کریں گے۔ مہدی اپنے

سب کو زندہ کریں گے عذاب دیں گے اور قید کریں گے۔ اور سولی دیں

اگر تم کو عقل ہو تو سمجھو ایمان ہو تو مانو۔ علم نہیں ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ ان

میں وہ بھی داخل ہیں جو معاد کے منکر ہیں اور مسئلہ رجعت سے معاد

مستنبط ہوتا ہے۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع اوّل | "آیہ ان الذین۔ ترجمہ مقبول

ترجمہ مقبول احمد۔ یقیناً وہ لوگ جن کو ہماری حضور میں آنے کی اُمید نہیں

سلہ آپ کا گدھا چچا مر گیا۔

دنیا پر راضی اور اسی پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔
وجہ ان کے افعال کی انھیں کا ٹھکانا جہنم ہے ؀

اے آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب ہم کوئی دوسرا قرآن رسول کریم صلعم
کے بعد اتاریں گے۔ غور کرو تو اس آیت میں دیدار باری تعالےٰ کے منکرین بھی
شامل ہوتے ہیں ؀

پارہ یازدہم سورہ یونس رکوع اول آیہ وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰہُ۔ ترجمہ مقبول ص۳۳۲
ترجمہ مقبول۔ اور اگر خدائے تعالیٰ آدمیوں
کے لیے برائی میں بھی اتنی ہی جلدی کرے جتنی کہ ان کے لیے نیکی میں کرتا ہے۔ تو اُن کی
مدت بہت ہی جلدی پوری کر دی جائے ہم تو ان لوگوں کو جو ہماری ملاقات کی اُمید
نہیں رکھتے اُن کی سرکشی میں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ آپ ہی سرگردان رہیں ؀

اے آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں
نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ اس آیت میں بھی منکرین دیدار
باری تعالےٰ پر عتاب ہے۔ اور ان بدکاروں کافروں کی بھی تنبیہ ہے جو اللہ پر عدل
و ظلم کی نسبت کرتے ہیں۔ ہدایت اور ضلالت دونوں اسی کی طرف سے نہیں سمجھتے
اور لطف واجب بتاتے ہیں۔ کیوں جی جب ہم نے خود اُن کو سرکشی میں چھوڑ دیا کہ وہ
سرگرداں رہیں پھر بتاؤ کہ ہمارا لطف جو ہم پر واجب ہے کہاں گیا۔ جب اتنی بڑی
قدرت رکھنے والا خود ہی سرکشی میں چھوڑ دے تو کون دوسرا قادر و توانا ہے
جو اس سے بڑھکر جو اس کو بچاتے ؀

پارہ یازدہم سورہ یونس رکوع ۲ آیہ وَلَقَدْ اَہْلَکْنَا۔ ترجمہ مقبول ص۳۳۲
ترجمہ مقبول۔ اور بے شک ہم نے تم سے پہلے بہت سے ابنائے زمانہ ہلاک

کر دیئے جبکہ ان لوگوں نے نافرمانیاں کیں۔ حالانکہ ان کے رسول ان کے پاس کھلی
دلیلیں لے کر آئے تھے۔ مگر وہ اس قابل ہی نہ رہے تھے کہ ایمان لاتے گنہگار لوگوں
کو ہم اس طرح بدلہ دیا کرتے ہیں ؞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم اب بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے یا ہمارا قرآن کسی خاص فرقہ اور زمانہ تک محدود ہے
قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ دیکھو قرآن میں خلافت دینے کا ہم نے وعدہ کیا
اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلایا کہ بنی تیم سے ابوبکرؓ۔ بنی عدی سے
بنی اُمیہ سے عثمانؓ خلیفہ ہوں گے ؞

پیغمبر نے اپنی زندگی میں امام جماعت بنا دیا۔ فتح شام اور فارس کی پیشینگوئی
کی۔ کیا یہ کھلی دلیلیں نہیں ہیں۔ پھر ان کا منکر مجرم ہوا یا نہیں۔ اور پھر سب کے سب
مجرم ہونے کے بعد بھی معصوم ازل کی آیت بغور پڑھو ؞

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ ؞	آیہ "ثم جعلنا کم" ترجمہ مقبول صـ ۳۳۳ ؞ ترجمہ مقبول۔ پھر ان کے بعد ہم نے تم کو اس زمین

میں خلیفہ قرار دیا۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ؞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم دیکھ چکے تمام دنیا دیکھ چکی کہ خلفائے ثلثہ نے خلافت
پا کر کیا کیا۔ موٹا جھوٹا کھایا۔ پھٹا پرانا پہنا۔ دنیا سے زاہد رہے۔ غیروں کو دیکر ہاتھ جہاد
چلدیئے۔ انھیں کا احسان ہے کہ دنیا میں اس وقت اسلام کا نام روشن ہے۔ اور
جب خلافت ملی تو بجز خانہ جنگی اور آپس کی خونریزی کے کبھی کفار اور مشرکین پر تم
حملہ نہیں کیا۔ اور دھرم شاستر کے مطابق سلطنت بڑے بیٹے کو دیکر بے راہ نکالدی

شیعہ ذرا لفظ خلیفہ قرآن اور ترجمہ مقبول میں دیکھیں ۔

پارہ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ فمن اظلم" ترجمہ مقبول ۳۳۲

ترجمہ مقبول۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا
پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے بے شک قصور وار
نہیں پاتے ۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں
جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا کوئی دوسرا قرآن اب ہم اتار ینگے
بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے تم اپنی تمام تفسیر اٹھا کر دیکھو۔ اگر
ہو تو خود سمجھو۔ ایمان ہے تو لا محالہ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو کہ تمہاری کل
پر بہتان ہے یا نہیں ۔

تم خلافت کی آیتوں کو جھٹلاتے ہو یا نہیں۔ پھر بھی تم مجرم نہیں بلکہ
معصوم !

پارہ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۲ "آیہ ویعبدون" ترجمہ مقبول ۳۳۴

ترجمہ مقبول۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے
ہیں جو نہ کوئی ضرر پہنچائیں اور نہ کوئی نفع بخشیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہمارے
سفارشی ہیں تم یہ کہدو کہ تم خدا کو اس چیز سے آگاہ کرتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں
میں جانتا ہے اور نہ زمین میں ۔

اور جن چیزوں کو یہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی ذات اُن سے منزہ
ہے

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں
جبکہ سارا قرآن تمہاری ہی شان میں اترا ہے۔ کیا اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتارینگے

دیکھو اللہ صاحب کس خوبصورتی سے صرف اپنی ذات کو نافع اور ضار فرماتے ہیں جبکہ دو
کے نفع اور ضرر کو باطل کرتے ہیں پھر جس طرح مشرکین کا حیلہ بیان فرماتا ہو یعنے وہ
ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہمارے سفارشی ہیں "طبقاً عن طبق" قدم بہ قدم تم بھی ہو
ذرا دیکھو تو یہ تعزیہ یہ علم یہ دُلدُل یہ ضریح کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں کچھ ضرر پہنچا سکتے
خدا کے پاس شفیع ہو سکتے ہیں؟

دیکھو قرآن میں ایسی تعلیم کہیں ہو۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہماری ذات ان سے
برتر ہی جس کو یہ ہمارا شریک کرتے ہیں۔ اب چاہے تم لوگ علی کو اللہ کہو۔ اپنے
حی و قیوم۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ قادر و توانا۔ سمجھو۔ شفیع کہو۔

پارۂ یازدھم سورۂ یونس رکوع ۲ | "آیہ وَمَا کَانَ النَّاسُ"۔ ترجمہ مقبول
ترجمہ مقبول احمد۔ اور پہلے تو

آدمی ایک گروہ تھے۔

ای آل رسول بتاؤ اِس جگہ آیہ کیوں نہیں تھا۔ دیکھو تمھارے دشمنو
تو کہیں "آیمہ" کو "اُمّتہ" نہیں بنا دیا۔

ترجمہ مقبول۔ صـ ۳۳۵

ترجمہ تم کہدو کہ غیب کا مالک تو خدا ہی ہی۔

ای آل رسول تمھارا دعوائے علم گزشتہ و آیندہ اس آیت سے باطل ہوتا ہی
عقل ہی تو سمجھو۔ ایمان ہی تو مانو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ مطلب یہ ہی کہ
غیب کا مالک ہی پیغمبر کو بھی علم غیب میں شریک نہیں کیا۔ تو دیگران چہ می رسد

دیکھو یہ آیت بھی تمھاری ہی شان میں اُتری ہی۔

پارۂ یازدھم سورۂ یونس رکوع ۷ | "آیہ یا ایہا الناس"۔ ترجمہ مقبول صـ ۳۳۵
ترجمہ مقبول۔ ای آدمیو سوائے اس کے نہیں ہی کہ تمھاری بغاوت کا ض

زندگانی دُنیا کے زمانہ میں تمھاری ہی ذات کے لیے ہے۔ پھر تمھاری بازگشت ہماری طرف ہوگی۔ پھر جو جو عمل تم کیا کرتے تھے ہم تم کو سب جتلاوینگے ◆

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیون نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ کیا اب ہم بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے دوسرا کوئی قرآن اتاریں گے۔ دیکھو اس آیت میں لفظ بغاوت آیا ہی چاہے خدا سے بغاوت ہو۔ چاہے سلطنت سے۔ بعد امن قایم ہوجانے کے ◆

تمھاری بازگشت ہمارے طرف ہوگی۔ اس آیت سے مسلہ رجعت اور مہدی کا انتقام باطل ہوتا ہی ◆

پارۂ یازدہم سُورۂ یونس رکوع ۳	"آیہ واللہ یدعوا" ترجمہ مقبول ص۳۳۶ ترجمہ مقبول۔ اللہ سلامتی کے گھر کیطرف

بلاتا ہی اور جسے چاہتا ہی اپنی توفیق سے راہ راست تک پہنچا دیتا ہی ۱۱ ◆

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان مین نازل ہوئی یا نہیں اور کیون نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے اللہ پاک تمھارے چند عقائد کو باطل فرماتا ہی ◆

ہدایت وضلالت سب اُسی کی طرف سے ہی۔ ورنہ گمراہ کرنے والا خدا سے بھی زیادہ قدرت والا ہوگا۔ اللہ پر کوئی چیز خصوصاً لطف واجب نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ خود اپنے اوپر کسی چیز کو لازم کرلے ◆

پس ترک اولےٰ بھی اللہ پر صادق نہین آسکتا۔ اجی جب ہم نے خود ہی اپنی توفیق سے راہ راست تک نہیں پہنچایا تو اُن بیچارون کا کیا گناہ۔ پھر بتاؤ کہ ہم بقول تمھارے ظالم ہوئے یا نہیں اللہ سے کوئی پوچھ نہیں سکتا بلکہ وہ خود دوسرون سے بازپرس کرسکتا ہی وہ مالک اپنے ملک کا مختار ہی ◆

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۳	"آیہ للذین احسنوا" ترجمہ مقبول ص ۳۳۶ ترجمہ مقبول۔ اُن لوگوں کے واسطے جنھوں

نے نیکی کی بہتری بھی ہے۔ اور اُس پر زیادتی بھی۔ اُن کے چہروں پر نہ سیاہی جائیگی اور نہ ذلت وہی جنتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۔

اے آل رسول بتاؤ۔ تمام اصحاب رسول جنھوں نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر علی کے ہاتھ پر بھی بیعت کی اور تمام تابعی اور تبع تابعی اور تمام مسلمان اور تمام اہل سنت جو قیامت تک نیکی کریں ان سب کے لیے یہی آیت ہوگی یا ہم کوئی دوسرا قرآن اپنے رسول کریم صلعم کے بعد اتاریں گے ۔

ترجمہ مقبول ص ۳۳۷

ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جنھوں نے بدی کی ہر بدی کا بدلہ اُسی کے برابر ہے۔ اور ان پر ذلت بھی چھا جائے گی۔ اللہ کی طرف سے کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوگا ایسا معلوم ہوگا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کا ایک ٹکڑا چھا گیا ہو جہنمی وہی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے ۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا اب بعد رسول کریم صلعم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے بتاؤ کیا تم اور تمام شیعہ۔ اور تمام اہل سنت قیامت تک جو بدی کریں گے اس وعید میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ دیکھو مسئلہ شفاعت بیجا و نامناسب کی کس بلاغت سے تردید فرماتے ہیں اللہ کی طرف سے کوئی اُن کا بچانے والا نہ ہوگا .

ترجمہ مقبول ص ۳۳۷ ۔

ترجمہ مقبول۔ اور جس دن ہم اُن سب کو جمع کریں گے۔ پھر ہم اُن لوگوں سے

جو شرک کیا کرتے تھے یہ کہیں گے کہ تم اور تمہارے شرکا اپنی اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم اُنکے باہمی قطع تعلق کردیں گے اور اُن کے شرکا یہ کہدیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے ٥ پس ہماری اور تمہاری مابین گواہی دینے کو اللہ کافی ہے- کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر ہیں ؂

اے آل رسول بتاؤ کہ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں تمہارے شیعوں کی شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے- ہم سے سنو تمہارا علی کو اللہ کہنا- ائمہ کو قادر و توانا- سمیع و بصیر- علیم و خبیر حی و قیوم نافع و ضار سمجھنا ان کے لیے کھانے پکانا- یہ سب شرک ہے یا نہیں پھر علیم و خبیر خدا خبر دیتا ہے- کہ وہ لوگ یہ کہدیں گے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے- پھر وہ لوگ خدا کو گواہ قرار دے کر کہیں گے کہ ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر ہیں ؂

ازیں سو رانده وازاں سو درمانده

اللہ کو کسی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ظالم اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں ۱۲ ؂

مقبول احمد- اردو خوان بچارہ کیا سمجھے گا جب تم کہو گے کہ تم اور تمہارے شرکا نذیر احمد کی تقلید سے بھی ؂

ترجمہ مقبول ص ۴۳۷

ترجمہ مقبول- اس وقت ہر نفس اس بات کو جانچ لے گا کہ وہ پہلے کیا کیا کر چکا ہے- اور وہ سب اللہ اپنے برحق مالک کی طرف پھیرے جائیں گے اور جو بہتان باندھا کرتے تھے وہ سب کچھ اُن کے ہاتھ سے نکل جائیگا-

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے- ہم سے سنو اس آیت سے علاوہ شرک کے رد اور تنبیہ و تعلیم کے تمہارے مسئلہ رجعت اور انتقام مہدی کی بھی تردید

تکذیب فرماتا ہے جب فرماتے ہیں کہ سب اپنے برحق مالک اللہ کی طرف پھیرے جائینگے۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۳

"آیہ قل من یرزقکم"۔ ترجمہ مقبول صـ ۳۳۷

ترجمہ مقبول۔ تم کہدو کہ آسمان اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہے۔ یا سماعت اور بصارت کا اختیار کون رکھتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے پیدا کر دیتا ہے۔ اور مردہ کو زندہ سے پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ کون ہے جو تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ کہیں گے کہ اللہ ہے۔ پس تم یہ کہدو کہ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے ہیں۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اللہ کے سوا آسمان اور زمین سے تم کو رزق کون دیتا ہے اس سے تمہارا رازق ہونا باطل ہو گیا۔

اللہ کے سوا سماعت اور بصارت کا اختیار کون رکھتا ہے اس سے تمہارا سمیع و بصیر ہونا باطل ہو گیا۔ اللہ کے سوا زندہ کو مردہ سے کون پیدا کرتا ہے۔ مشرک سے مومنین کو کون پیدا کرتا ہے۔

قطرہ آب بیجان سے ذی روح کون بناتا ہے۔ اس سے تمہارا قادر و توانا ہونا باطل ہو گیا۔ اللہ کے سوا مردہ کو زندہ سے کون پیدا کرتا ہے۔ مومن سے کافر پیغمبر سے ظالم کون پیدا کرتا ہے۔ اس سے تمہارا اختیار باطل ہو گیا۔ اللہ کے سوا کون ہے جو تمام امور کا انتظام کرتا ہے۔ اس سے تمہارے تمام دعاوی تصرف و اختیار باطل کر دیے گئے اور جب تم زبان سے اقرار کرتے ہو کہ سب کچھ کرنے والا اللہ ہے تو فرماتے ہیں کہ کیا تم اس سے نہیں ڈرتے جس کے اقرار کے سوا تم کو چارہ نہیں ہے۔ خاص تعلیم یوں بھی نکلتی ہے کہ کیا خلفاے ثلثہ کا خلیفہ ہو جانا ہمارے تمام امور کے انتظام سے خارج تھا۔ کیا ہمارے انتظام کو اس میں دخل نہ تھا پھر تمہارا ان پر سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا صریح

ہماری نافرمانی ہی یا نہیں اور تعجب ہے کہ تم اب بھی معصوم ہو۔ قرآن کا مطلب بہلا تم کیا سمجھوگے اچھا اُردو فارسی کے اشعار سنو شاید تمہاری سمجھ میں آئے ؎

گر آری خلیلے زبت خانۂ کنی آشنای زبیگانۂ

زادۂ آذر خلیل اللہ ہو اور کنعان نوح کا گمراہ ہو

کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو لائے بتخانہ سے وہ صدیق کو

ترجمہ مقبول ص ۳۳۸ "آیہ وما یتبع"۔

ترجمہ مقبول اور ان میں سے اکثر صرف گمان کے پیرو ہیں۔ یقیناً گمان حق سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اللہ اسکو جانتا ہو۔

اہل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ ذرا غور سے دیکھو اپنے باطن میں غور کرو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ خلافت کے استحقاق کا تم کو گمان ہی یا نہیں۔ ہماری آیتوں سے بھی تم یہی گمان کرتے ہو۔ ہم نے کافروں۔ مشرکوں۔ منافقوں۔ فاسقوں اور اہل کتاب کا قرآن میں جہاں جہاں ذکر کیا ہی وہاں وہاں تم یہی گمان کرتے ہو کہ خلافت لینے والے بھی اس میں داخل ہیں۔ بلکہ دراصل وہی مراد ہیں۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یقیناً گمان حق سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ اور پھر اپنے علم وقدرت کا اظہار کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں۔ اللہ اس کو جانتا ہو۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ وما کان" ترجمہ مقبول ص ۳۳۹

ترجمہ مقبول۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہو کہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے بنا لیا جائے۔

اہل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو یہ آیت تمہارے ان اقوال کی تردید

کرتا ہی جو تم قرآن کی تحریف کے متعلق بیان کرتے ہو۔ کہ اصحاب رسول نے بنالیا *

مثلاً۔ امتہ پہلے ائمۃ تھا۔ عابدون، عابدین تھا۔ تائبون، تائبین تھا۔ حامدون، حامدین تھا۔ سائحون، سائحین تھا۔ راکعون، راکعین تھا۔ ساجدون، ساجدین تھا۔ آمرون آمرین تھا۔ ناہون، ناہین تھا۔ حافظون، حافظین تھا۔ فما استمتعتم اور متعوہن میں عقد متعہ کا حکم تھا۔ اور الی اجل مسمّٰی بکال دیا گیا ہو۔ ارجلکم، ارجلِکم تھا۔ لم اتخذ فلانا خلیلا کی تفسیر گویا یوں کہتے ہو مقبول ابوبکر خلیفہ اول کہیں گے لیتنی لم اتخذ خلیفہ الثانی عمر خلیلا اور قرآن میں اسکا ترجمہ لکھتے ہو۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ ام یقولون"۔ ترجمہ مقبول ص ۳۳۹

ترجمہ مقبول۔ آیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو بنالیا ہی۔ تم یہ کہدو کہ اگر میں نے اسکو بنالیا ہو۔ تو تم بھی اس کے مانند ایک سورہ بنالاؤ اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جس جس کو بلا سکتے ہو بلالو *

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو کیا ہم بعد رسول کریم پھر کوئی قرآن اتاریں گے۔ ہمارا قرآن کیا کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ پر محدود ہی۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ قیامت تک کے لیے حجت ہی۔ اب سنو کہ اس آیت سے تمھارے اقوال واہیہ کی تردید فرماتا ہی۔ تم کہتے ہو کہ اصحاب رسول نے قرآن میں بہت جگہ تبدیلیاں کردیں مگر ایسی تبدیلی کی کہ تم سے بڑھ گئے رسول سے زیادہ فصیح ہوے۔ ہماری فصاحت کے مثل لانے پر قادر ہوے۔ پھر بتاؤ کہ ہمارا دعویٰ پیغمبر کی تحدی غلط ہوئی یا نہیں *

ای جاہلو۔ تم نہیں جانتے کہ قرآن کا ایک ایک جزو بھی قرآن ہی *

ترجمہ مقبول ص ۳۳۹۔ "آیہ بل کذبوا"۔

ترجمہ مقبول۔ بلکہ انھوں نے تو اس کو جھٹلادیا جس کے علم کا وہ احاطہ نہ کرسکے اور جس کا مطالب ان تک پہنچا ہی نہیں اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے

پہلے تھے - پھر غور کرلو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے - تم کو اس آیت سے یوں تعلیم دی جاتی ہے کہ تم اپنے شیعوں سے جو مطلب قرآن کا تبلاتے ہو اس سے تو صاف خدا کا جھٹلانا پیدا ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا مطلب تم تک پہنچا ہی نہیں - اور تمہاری یہ چال بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم ہے مقبول احمد دیکھو اس اُمت کے یہودی اور نصرانی ہیں۔

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۴

"آیہ ومنہم" - ترجمہ مقبول صـ ۳۳۹

ترجمہ مقبول - اور ان میں سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو اس پر ایمان رکھتا ہے اور کوئی کوئی ایسا ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا - اور تمہارا پروردگار فساد کرنے والوں سے خوب واقف ہے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے - کیا ہم کوئی دوسرا قرآن تمہارے لیے اب اُتاریں گے ہرگز نہیں ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے - ہم سے سنو اس آیت میں اپنے علیم وسمیع وبصیر وخبیر ہونے کی خبر دیتے ہیں - بے ایمانوں کو ایمانداروں سے الگ کرتے ہیں - پھر کمال بلاغت سے بغاوت اور فساد کی برائی بیان کرتے ہیں یعنے فرماتے ہیں کہ تمہارا پروردگار فساد کرنے والوں سے خوب واقف ہے ۱۲

ترجمہ مقبول - صـ ۳۴۰ "ومنہم"

ترجمہ مقبول - اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو تمہاری باتیں خوب غور سے سنتے ہیں کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو جس حالت میں کہ وہ عقل ہی نہ رکھتے ہوں

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں

جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمہارے لیے نازل کریں گے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہی قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ سنو یہ آیت تم سے کیوں کر متعلق ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم قرآن سنتے ہو مگر سمجھتے نہیں۔ اس لیے رسول سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔ تم اس کے جواب میں بڑے بڑے دعاوی علم ما کان و ما یکون و علم گزشتہ و آئندہ و علم قرآن کا دعویٰ کرو گے۔ مگر یاد رکھو تمہاری تفسیر لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور وہ خوب سمجھتے ہیں کہ قرآن کی ایسی تفسیر کرنے والا عقل ہی نہیں رکھتا۔

ہر چہ گیرد علتی علت شود

کفر گیرد کاملے ملت شود

سوچو اور سمجھو۔

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۴۴۰۔

ترجمہ مقبول احمد۔ اور ان میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ پھر کیا تم اندھوں کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ سنو اس آیت میں تمہاری تعلیم یوں ہو سکتی ہے کہ تم پیغمبر کی حدیث دیکھتے ہو اور پھر بھی مطلب نہیں سمجھتے۔ راہ راست پر نہیں آتے۔ اس لیے پیغمبر سے کہا جاتا ہے کہ پھر کیا تم اندھوں کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال میں کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ قرآن کا مطلب تم کیا سمجھو گے۔ فارسی کا شعر سنو۔ سوچو۔

ہر چہ گیرد علتی علت شود

کفر گیرد کاملے ملت شود

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۴۴۰۔ "آیہ ان اللہ"۔

ترجمہ مقبول - بالتحقیق اللہ آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا - بلکہ آدمی خود اپنی جانوں پر ظلم توڑتے ہیں ؛

اے آل رسول تباؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے - سنو یہ آیت تمہاری شان میں اس طرح نازل ہوئی ہے۔ فتنہ و فساد کرنا - دوسروں پر لعنت کرنا - اپنے شیعوں کو لعنت سکھلانا - قرآن سے لعنت ثابت کرنا - قرآن کی ایسی لغو تفسیر کرنا اور پھر "تفسیر فبھت الذی کفر" کی لعنت و پھٹکار پڑنا - یہ سب اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑنا ہے - اللہ تو آدمیوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ؛

پارۂ یازدہم سورۂ یونس رکوع ۵ "آیہ ویستنبئونک" ترجمہ مقبول ص

ترجمہ مقبول - اور وہ تم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا وہ واقعہ حق ہے - تم کہدو کہ ہاں میرے پروردگار کی قسم وہ بے شک حق ہے - اور تم اس خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو ؛

کافی میں صادق فرماتے ہیں کہ علی کی خلافت کے متعلق تم کہدو کہ پروردگار کی قسم یہ ضرور برحق ہے - اگر تم اپنی پنچائت سے کسی کو چودھری بنالوگے تو اللہ مجبور نہیں ہوسکتا کہ تمہارے بنائے ہوئے خلیفہ کو اپنا خلیفہ قبول کرلے ؛

تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی اور المجالس میں باقر سے منقول ہے کہ اہل مکہ نے پوچھا کہ کیا علی امام ہیں تم اس کے جواب میں کہدو کہ میرے پروردگار کی قسم وہی امام ہیں

اے آل رسول تباؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے - ہاں تم انکار نہیں کرسکتے باقر اور صادق نے دعوی کیا ہے کہ یہ آیت تمہاری ہی شان میں اتری ہے - کافی اور عیاشی اور قمی اور المجالس سب ہی گواہ ہیں ؛

اے آل رسول تم تو ایسی جہالت کے بعد خطاب کے لائق باقی نہیں رہے - صرف

عقلمند شیعوں سے اپیل ہے۔ کہ تم اپنے اماموں کا ایمان اور علم اور عقل دیکھو۔ جہان کوئی بہتر
آئی۔ وہ ان کی طرف۔ جہان کوئی آیت متشابہات آئی وہاں وہی مراد ہیں۔ فرلاین آنکھ
کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ اہل مکہ نے پیغمبر سے کب پوچھا تھا کہ آیا علی امام ہیں ا
جاہلوں سے یہ بھی پوچھو کہ کفار اہل مکہ نے یہ پوچھا تھا یا مسلمانان اہل مکہ نے اور
پھر یہ پوچھو کہ مکہ میں اس کا موقع ہی کیا تھا۔ وہاں سلطنت و امامت و خلافت ک
لیے کیا دھرا تھا۔ اور اگر کوئی کہدے کہ یہ صدیق کی خلافت کی طرف اشارہ ہے تو اس
کے انکار کی تمھارے پاس کیا دلیل ہے۔ اچھا دیکھو قرآن کی گواہی سے کون صحیح ثا
ہوتا ہے۔ اخیر آیت کو غور سے پڑھو۔ اور تم اس خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو سنو ہ
سے ابوبکر کو خلیفہ بنانا چاہا۔ بنا دیا۔ اور یہی حق تھا پھر علی کا دعوی دار بننا علی کی شجاعت
و تہور۔ عباس اور ابوسفیان کی مدد۔ اور پھر تمام قبائل عرب کا شیعہ بنکر مرتد ہو جانا
اور مقابلہ پر کھڑا ہو جانا مگر ان سب باتوں نے اللہ کو عاجز نہیں کیا عاجز نہیں کر سکے
اور علی الرغم انف اللہ نے ابوبکر کو خلیفہ بنا دیا۔" واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون"۔ اللہ کو اپنا نور پورا کرنا ضرور رہا ہے۔ مشرک اور کافر
مانا کریں۔ تمھارے معنے لینے میں تو اللہ عاجز قرار پاتا ہے۔ دیکھو اللہ نے علی کو خلیفہ کر
چاہا۔ مگر ۲۴ برس وہ کچھ نہ کر سکا۔

اے آل رسول دیکھو قرآن کا معجزہ۔ پھر اقوال باطلہ و عقائد فاسدہ کا جواب خود
قرآن دیتا ہے۔ لفظ لفظ شہادت دیتا ہے۔ اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو علم نہیں
تو کسی اہل علم سے پوچھو۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۴۲ "آیہ الا ان"

ترجمہ مقبول۔ خبردار رہو کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ
کا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن انمیں سے اکثر نہیں جانتے ہیں۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ ہم سے سنو۔ خلافت اللہ کی تھی یا نہیں۔ اور اگر ہو کہ نہیں تو اللہ کا کلام جھوٹا ہوتا ہی۔ مگر تم کو اس سے کیا غرض پھر فرماتے ہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہی۔ یہ اُسی کی طرف روشن اشارہ ہی۔ اور پھر تمھاری جہالت ظاہر کرتی ہی۔ فرماتے ہیں کہ "لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ہیں"۔

ترجمہ مقبول صـ ۳۴۲ "آیہ ہو یحیی"۔

ترجمہ مقبول احمد۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اور انہی کے حضور میں سب کی بازگشت ہوگی۔

ای آل رسول اس آیت سے عقیدہ قدرت ایمہ و عقیدہ رجعت اور اصحاب رسول کو زندہ کرنا۔ پھر عذاب دینا۔ قتل کرنا۔ سب باطل ہوتا ہی۔

ترجمہ مقبول صـ ۳۴۳ "آیہ الاان" و حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ مقبول کہ جو دوستان خدا ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ محزون ہونگے"

ای آل رسول یہ آیت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہی ورنہ کیا ہم کوئی دوسرا بتا دیں گے اس محزون کو دیکھو۔ اور سورہ توبہ میں پیغمبر کا ابوبکر کے لئے تحزن کہنا دیکھو۔ قرآن خود اپنی کیسی تفسیر کرتا ہی۔ ذیل کی آیت غور سے دیکھو۔

ترجمہ مقبول صـ ۳۴۳۔ "آیہ الذین امنوا"۔

ترجمہ مقبول وہ وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری برتتے تھے۔

ای آل رسول یہ آیت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ دیکھو اللہ سورہ لیل اور سورہ حجرات میں ان کو اتقی کہا ہے یعنی بڑا ڈرنے والا۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو۔

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۴۳۔

ان کے لیے زندگانی دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی کلمات خدا میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ وہی تو بڑی کامیابی ہے ؞

اے آل رسول اس آیت میں تمام خلفائے ثلثہ داخل ہوتے ہیں کہ ان کے لیے زندگانی دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اس میں تم کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے تمہاری تو قید و قتل میں گزری۔ ذیل کی آیت بہت غور سے پڑھو ؞

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۴۲۔ "آیہ ولا یحزنک قولہم"۔

ترجمہ مقبول۔ اور تم کو ان کی باتیں رنج نہ دیں پورا پورا غلبہ خدا کا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ؞

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ تم خود اپنے افعال اور اقوال کو دیکھو کہ ہم بنی ہاشم ہیں ہم قرابت داران رسول ہیں۔ خلافت ہمارا ہی حق ہے وغیرہ وغیرہ ہفوات اللہ فرماتا ہے کہ "تم کو ان کی باتیں رنج نہ دیں"۔ تحزن اور حزن رنج مافات پر بولا جاتا ہے۔ دیکھو بحر ہے بے شک پورا پورا غلبہ اور عزت خدا کو ہے اور وہی سننے والا اور جاننے والا بنی تیم اور بنی عدی اور بنی امیہ کو اگرچہ ہاشم ذلیل سمجھتے ہوں۔ مگر فی الحقیقت عزت خدا ہی کے لیے ہے سمیع و علیم کہکر تمہاری سماعت اور تمہارے علم کو باطل کر دیا بااغت یہ ہے کہ ہم سنتے ہیں جو بنی ہاشم کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ان کی خلافت میں کیا کیا نعمتیں حاصل ہوں گی ؞

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۳۶۱۔ چار آیتیں اوپر کی خود پڑھ لو ؞	پارۂ دوازدہم سورۂ ہود رکوع ۴

ترجمہ مقبول احمد۔ فرمایا کہ اے نوح وہ تمہاری اولاد سے نہیں ہے

بے شک وہ بد چلن ہے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمہاری تعلیم و تنبیہ مقصود ہے۔ نوح نے اپنے بیٹے کو بلایا کہ کشتی میں سوار ہو جائے۔ اس نے کہا کہ میں پہاڑ پر چلا جاتا ہوں وہ مجکو بچالیگا نوح نے کہا کہ آج کوئی بچ نہیں سکتا۔ اتنے میں وہ ڈوب گیا۔ نوح نے فریاد کی کہ میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ای نوح وہ تمہاری اولاد سے نہیں ہے۔ بے شک وہ بد چلن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم بھی بد چلن ہوئے تو پیغمبر زادگی کچھ نفع نہ دے گی بلکہ تم اُنکے اہل سے بھی خارج ہو جاؤ گے۔

"آیہ قالوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۳۶۶

پارہ دوازدہم سورۂ ہود رکوع ۷

ترجمہ مقبول ان فرشتوں نے کہا کہ اے عورت کیا تو امر خدا سے تعجب کرتی ہے حالانکہ ای اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سزاوار حمد و ثنا ہے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے ہم سے سنو۔ تمہارا دعویٰ ہے کہ اہلبیت ہم ہی ہیں اور اپنے دعوے کے ثبوت میں تم اہل سنت کی روایت پر جاتے ہو۔ دیکھو پرائی جوتیوں پر جانا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے۔

قرآن دیکھو معصوم فرشتوں کا قول سنو جس وقت سنی اور شیعہ کا وجود نہیں تھا۔ اس وقت کی بات دیکھو۔ فرشتوں نے پیغمبر کی بیوی کو کہا ہے کہ ای اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ سزاوار حمد و ثنا ہے۔ مگر ای جاہل مقبول احمد بتا کہ اے عورت کیا تو تعجب کرتی ہے یہ ترجمہ تجکو تیرے اماموں نے بتایا یا تیرے نفس نے۔ تیری بلا دور تو کہہ مجکو کہ اماموں سے نقل کرتا ہوں۔

اچھا اے آل رسول تم ہی بتاؤ۔ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں یا تمام انبیاء علیہم السلام کی بیویاں بھی مومنین کی ماں تھیں۔ پھر ان کی توہین تم نے کیوں جائز رکھی صرف اس گمان اور ظن اور اٹکل سے کہ پیغمبر کی بیویاں اہلبیت نہ قرار پائیں دیکھو قرآن تمہارے دعوے کو باطل کرتا ہے۔ ابراہیم کی بیوی کو (جو نسبا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے) قرآن میں فرشتوں کی زبانی اہلبیت کہلا دیا ہے۔ اب تمہارا حدیث سے استدلال قرآن کے مقابلہ میں ضرور کمزور ہے۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۶۷ "آیہ وجعلنا عالیہا سافلہا"۔

ترجمہ مقبول۔ تو ہم نے لوط کے طبقہ کو زیر و زبر کر دیا ۱۲۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے اللہ پاک اس عمل کی تردید فرماتا ہے (کہ عمر کے قتل کے روز آسمان پر خوشی منائی گئی کہ آج بڑا دشمن اہلبیت مارا گیا) ہم وہ ہیں کہ قوم لوط کی نافرمانی اور بداعمالی کے بعد ہم نے طبقہ کو زیر و زبر کر دیا۔ اے نادانو۔ ہم ایسے کمزور اور مجبور تھے کہ مرنے کی خوشی مناتے اور ہم ۲۰ برس تک باوجود ارادہ وحکم ہلاک نہ کر سکتے۔

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۷۰۔ قصہ شعیب۔ آیہ "واخذت الذین"۔

ترجمہ مقبول۔ اور ظالموں کو ایک چیخ نے آپکڑا پس وہ اپنے اپنے گھروں میں جس حال میں تھے ویسے ہی رہ گئے۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو۔ اس آیت سے تمہاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ ظالموں کو ایک چیخ نے آپکڑا پس وہ اپنے اپنے گھروں میں جس حال میں تھے ویسے ہی رہ گئے۔ مگر خلفائے ثلثہ کو جو تم ظالم کہتے ہو۔ یہ تمہارا جھوٹ ہے درحقیقت

الم نہیں ہیں ظالم ہوتے تو ہماری سزا بھی اُن کو ملتی بلکہ وہ پرہیزگار اور صالح بندے تھے
ارا وعدہ ترقی دینے کا تھا۔ ہم نے ترقی دینی بڑھاتے چلے گئے۔ آج دنیا میں کوئی مثال
ن نہیں ہو سکتی کہ ۴۲ برس میں ایسی نمایاں ترقی دنیا کی کسی قوم نے حاصل کی ہو +

ترجمہ مقبول۔ صلا۳۸ قصہ حضرت یوسف قید خانہ میں +

ترجمہ مقبول۔ ای میرے قید خانہ کی ساتھیو آیا جدا جدا پروردگار اچھے ہیں یا خدائے یکتا
جو سب پر غالب ہو +

اس آیت میں شیعوں کو تعلیم ہی۔ تم جو علی کو قولاً وفعلاً اللہ کہتے ہو سنکر خوش ہوتے ہو اپنے ائمہ
سمیع وبصیر وحاضر وناظر وقادر وتوانا وعلیم وخبیر جانتے ہو دیکھو قرآن اس عقیدہ کو باطل کرتا ہی
وہی خدائے یکتا بہتر ہی جو سب پر غالب ہو۔ ۱۲ +

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۳۸۴ و ۳۸۵۔ قصہ یوسف +

ترجمہ مقبول۔ اس لیے کہ یوسف جان لے کہ میں نے پس پشت اُس کے حق میں کوئی
یانت نہیں کی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنے والوں کی چال نہیں چلنے دیتا۔ دوسری آیت۔
میں اپنے نفس کو بدی سے بری نہیں کہتی۔ نفس تو بالطبع بدی کی طرف مائل ہونے والا
سوائے اُس کے جس پر میرے پروردگار نے رحم فرمایا ہو یعنے اسے معصوم بنایا ہو بیشک
پروردگار بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی +

معزز ناظرین۔ میری تفسیر کو ان دو آیتوں کی تفسیر سے کچھ تعلق نہ تھا۔ اس کے لکھنے
صرف یہ مطلب ہی کہ تم بھی دیکھ لو کہ مقبول احمد کس درجہ جاہل ہی اس کو یہ بھی نہیں معلوم
لیخا کا قول کہاں ختم ہوا +

ای مقبول احمد بتاؤ یہ ترجمہ یہ تفسیر تمہارے نفس نے کی ہی یا تم کو اماموں نے بتایا ہی
ری بلا دور تم تو سب اماموں سے نقل کرتے ہو۔ معلوم ہوا کہ اوستاد بھی قرآن سے جاہل ہیں
ربی کی تفاسیر تم نہیں سمجھ سکتے اگر قرآن کے الفاظ اللہ کی زبان تم نہیں پہنچانتے اگر

اللہ کا طرز بیان تمھاری سمجھ میں نہیں آتا تو نذیر احمد کا ترجمہ ہی دیکھ لیتے - ای نادانو - یہ دو آتیں
یوسف کی زبانی ان کے اقوال کی حکایت ہی - ایسی علم قرآن پر تم کو ہمہ دانی کا دعوی ہی
"آیہ انما انت" ترجمہ مقبول احمد صفحہ ۹۷

پارہ سیزدہم سورہ رعد رکوع اول

(حاشیہ نمبر ۲)

ترجمہ مقبول احمد - اے رسول سوائے اس کے نہیں ہی کہ تم ڈرانے والے ہو - اور
ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہی - تفسیر مجمع البیان میں منقول ہی کہ نبی ڈرانے والا
اور علی ہادی - کافی میں باقر سے منقول ہی کہ نبی ڈرانے والا - اور ایک ہادی ہر زمانہ
میں ہم میں سے ہوتا ہی - صادق بھی کہتے ہیں - تفسیر قمی میں منقول ہی کہ منکرین امامت
کی یہ آیت رد کرتی ہی ❊

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - ہم سے سنو - یہ آیت تمھاری شان میں اتری
ہی - اور تم انکار بھی نہیں کر سکتے جبکہ مجمع البیان اور کافی اور قمی میں باقر و صادق
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دے چکے ہوں - تمھاری تفسیر سے تو یہ مطلب
نکلا کہ نبی ڈرانے والا اور علی اور اس کے بعد ان کے اوصیا ہادی ہدایت دینے والے پس
نبی ہدایت دینے والے نہ ٹھہرے اور اس میں جیسی توہین پیغمبر کی تم کرتے ہو - اہل
علم سے مخفی نہیں - اور تعجب کہ تم اب بھی معصوم اقرآن کا مطلب تو یہ ہی کہ ای رسول
آپ تو صرف ڈرانے والے اور ہر قوم کی ہدایت کرنے والے ہیں - اگر عقل ہی تو سمجھو
ایمان ہی تو مانو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو ❊

ترجمہ مقبول صفحہ ۳۹۹ رکوع ۲ - آیہ "قل من رب"

ترجمہ مقبول - تم کہو کہ آسمانوں کا اور زمین کا پروردگار کون ہی - تم کہو کہ اللہ تم کہو
کہ ... کیا تم نے ... کو اپنا ولی بنایا ہی جو آپ کے لیے کسی نفع کا اختیار

رکھتے ہیں اور نہ کسی نقصان کا تم کہو کہ کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوتے ہیں یا اندھیریاں اور روشنی برابر ہی یا اُنھوں نے اللہ کے ایسے شریک مقرر کیے ہیں۔ جنھوں نے اُسی کی سی مخلوق پیدا کردی ہی کہ ان پر مخلوق کی شناخت مشتبہ ہوگئی ہو تم یہ کہدو کہ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہی اور وہ یکتا و زبردست ہی÷

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان مین اترا ہی۔ ہم سے سنو اس آیت میں علی کو خدا یا ولی ماننے کی تردید فرماتا ہی۔ کمال بلاغت سے باطل کرتا ہی÷

پارۂ سیزدہم سورۂ رعد رکوع ۳

"آیہ والذین" ترجمہ مقبول ص۴۰۱÷

ترجمہ مقبول۔ اور جو عہد خدا کو بعد اس کے پختہ ہو جانے کے توڑ ڈالتے ہیں اور جنکی صلۂ رحمی کا خدا نے حکم دیا تھا ان سے قطع رحم کرتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے رہتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے لعنت ہے اور انھیں کے لیے اُس گھر کی خرابی ہی÷

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے لیے محدود ہی۔ نہیں بلکہ یہ تو قیامت تک کے لیے حجت ہے خدا کا عام حکم یہ ہی کہ بغاوت اور فساد نہ کرو امن قائم ہو جانے کے بعد سلطنت کسی پر قرار ہو جانے کے بعد فساد اور بغاوت اللہ کو سخت ناپسند ہی قیامت تک جو اسکے خلاف کرے گا اسی آیت میں داخل ہوگا۔ ورنہ بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا بار بار قرآن اُترے گا۔ تم کہدوگے کہ فلاں فلاں بھی اِس میں داخل ہیں۔ اچھا داخل ہونگے پھر ہم کو اس سے کیا۔ دوسروں کو شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہ ہوگا نہ تمھاری برأت ہوگی÷

پارہ سیزدہم سورۂ رعد رکوع ۴ | آیہ الذین امنوا۔ ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۴۰۲ و حاشیہ نمبر ۱۳

ترجمہ مقبول۔ جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے دل ذکر خدا سے مطمئن ہیں یاد رکھو کہ ذکر خدا سے دل مطمئن ہو جایا کرتے ہیں +

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیکیاں کیں خوش حالی اور انجام بخیر انھیں کے لیے ہے ؛

قمی میں منقول ہے کہ ایمان لانے والوں سے مراد شیعہ اور ذکر اللہ سے مراد علیؑ اور ائمہ معصومین ہیں ؛

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ ہاں اب تم انکار بھی نہیں کر سکتے۔ تفسیر قمی اور مجمع البیان شاہد ہیں ؛

عقلمند شیعو۔ صرف تم سے اپیل ہے۔ کہ اس تفسیر سے ائمہ نے اپنے آپ کو علی کو خدا کہا یا نہیں۔ اللہ کے ذکر سے اپنا ذکر مراد لیا۔ اب اِس سے بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کیا ہو گا۔ مگر قرآن کے الفاظ اس دعوے کو بلاغت سے باطل کرتے ہیں کہ کمبختوں کو اطمینان قلب کہاں نصیب ہوا۔ عمر بھر تقیہ کرتے گزری قتل و قید میں گزری۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان ایمان والوں اور نیکی کرنے والوں کے لیے دنیا میں خوش حالی اور انجام بخیر انھیں کے لیے ہے ذرا خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں مسلمانوں کی خوش حالی دیکھ لو یا آنکھ پر پٹی باندھ لو۔ آخرت کا حال پردہ میں رکھا گیا ہے۔ اس لیے تم کو جرأت بھی ہے۔ جب مر کر آؤ گے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے ؛

پارہ سیزدہم سورہ ابراہیم رکوع ۲۔ | ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۴۰۶

ترجمہ مقبول۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جبکہ تمھارے پروردگار نے جتلا دیا تھا۔

کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھا دونگا اور اگر تم کفران نعمت کرو گے تو میرا عذاب بھی بڑا ہی سخت ہے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا ہم بعد رسول کریم صلعم اب کوئی دوسرا قرآن تمہارے لیے اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص جماعت کے لیے محدود ہے۔ دیکھو خلفائے ثلثہ کے زمانہ کی نعمتوں کی ناشکری نے کیا حال کیا۔

"آیہ الم تر الی" ترجمہ مقبول ص ۴۱۲

پارۂ سیزدہم سورۂ ابراہیم رکوع ۵۔ ترجمہ مقبول۔ کیا تم نے ان کے بارہ میں غور نہیں کیا جنھوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر یعنے جہنم میں جا اتارا وہ سب اس میں جائیں گے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اور انھوں نے اللہ کے کچھ شریک قرار دیدئے کہ لوگوں کو اس کی راہ سے بھٹکائیں پس تم کہدو کہ چند روزہ نفع اٹھالو کہ تمہاری بازگشت تو یقیناً جہنم ہی کی طرف ہے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن خاص تمہارے لیے اتاریں گے۔ یقیناً قیامت تک کے لوگ جو اس کام کو کریں گے اسی آیت کی وعید میں داخل ہونگے تم کہدو کہ اس میں اور بھی لوگ داخل ہیں ہم نہ کہتے تھے کہ تم سخت جاہل ہو دوسروں کے شریک ہونے سے نہ تمہارا جرم ہلکا ہوگا اور نہ تم الزام سے بری ہوگے۔ مگر غور سے دیکھو قرآن کیا کہتا ہے۔ جنھوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا۔ کیا خلفائے ثلثہ کی سلطنت خدا کی نعمت نہ تھی۔ مگر کیا تم اس سے خوش تھے۔ اگر کہدو کہ خوش تھے تو تمام طلسم کا گھروندا دھوکے کی ٹٹی ٹوٹ گئی۔ اور اگر کہو کہ ناخوش تھے تو ناشکری ہوئی اور اس الزام اور وعید میں داخل ہوگئے

ہاں ابھی اوصاف خرافات لیطعت بھی باقی ہیں۔ اپنی قوم کو جہنم میں جا اُتارا۔ اصحاب رسول پ
شیعوں کو سب وطعن سکھلانا۔ قرآن کے بے معنے تفسیر بتانا۔ ہزلیات اور لغویات میں مبتلا
کردینا۔ جہنم میں جا اُتارنا ہے۔ ہاں ابھی اور علامتیں اور شہادتیں قرآن کی باقی ہیں علی
خدا کہنا۔ ائمہ کو حی وقیوم۔ علیم وخبیر۔ سمیع وبصیر۔ قادر و توانا جاننا۔ اگر کہدو کہ ہم نہیں سمجھتے
اور نہیں کہتے تو ابھی گھروندا بگڑ جاتا ہے۔ اور تم جھوٹ بولنے کی انکار کرنے کی جرأت
بھی نہیں کر سکتے۔ جب ایک کافر مشرک ممبر پہ جاکر کہتا ہے۔

علی مشکل کشا حقا نصیری کے خدا تم ہو ؏
کچھ تو سمجھے ہیں نصیری جو خدا کہتے ہیں ؏

تو تمام مشرکین واہ واہ اور سبحان اللہ اور جزاک اللہ کہکر ان کی دل افزائی کرتے ہیں او
سب اسی کفر میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یا علی اور یا حسین اُٹھتے بیٹھتے کہنا شریک کر
نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ پھر اللہ صاحب سزا سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ چند روز نفع اٹھا
کہ تمہاری بازگشت تو یقیناً جہنم کی طرف ہے۔

پارۂ چہاردہم سورۂ حجر ۱۴

"آیہ انا نحن" ترجمہ مقبول صـ ۳۱۷

ترجمہ مقبول۔ بیشک ہم ہی نے ذکر کو نازل کیا اور یقیناً
ہی اس کے محافظ ہیں۔

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ نہ اس آیت پہ آل رسول
ہی کچھ زہر اُگلتے ہیں اور نہ مقبول احمد ہی کوئی حاشیہ چڑھاتے ہیں اے آل رسول
تم چپ کیوں ہو گئے۔ کیا تم اس کا مطلب سمجھ گئے اور جانتے ہو کہ کوئی نہ دیکھیگا۔
ایک چُپ سے ہزار بلا ٹلتی ہے۔ اچھا اسی نسخہ پر عمل کرو۔ اچھا کہدو ذکر سے
ہم مراد ہیں مگر یہ غلط ہوگا تم قتل ہوے اور قید میں گزری بس اللہ کی حفاظت

وعدہ جھوٹا ہوا مگر تم کو خدا کی کیا پرواہ۔ پھر آخر ذکر سے یہاں کیا مراد ہی؟۔ ای آل رسول بتاؤ اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو علم نہیں ہی تو کسی اہل علم سے پوچھو۔ سنو یہاں ذکر سے مراد قرآن ہی اس کی حفاظت کا ہم نے خود ذمہ لیا اور اس کی حفاظت کی ہمارا وعدہ سچا ہوا۔ دو کرور حافظ موجود ہیں ایک لفظ کی غلطی کوئی نہیں کرسکتا۔ تم جو تحریف کی آیتیں پیش کرتے ہو اس سے اہل علم کو دھوکا نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ یہ تمھاری جہالت اور نادانی ہی۔ تم قرآن سے لوگوں کو برگشتہ کرتے ہو۔ اجی اتنی مخالفت کے بعد بھی تم معصوم؟ اچھا اسی طرح معصوم بنے رہو

پارۂ چہاردہم سورۂ حجر رکوع ۴

"آیہ و نزعنا"۔ ترجمہ مقبول صـ ۱۲م

ترجمہ مقبول۔ اور ان کے دلوں میں جو کچھ کینہ ہوگا ہم اس کو نکال دیں گے اور وہ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بھائی بھائی کی حیثیت سے بیٹھے ہوں گے۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ ای آل رسول تمام بارہ ہزار اصحاب رسولؐ تابعین تبع تابعین اس میں داخل ہیں یا نہیں جنھوں نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھوں ان کے زمانہ میں بیعت کی پھر علیؓ کے ہاتھ پر بھی بیعت کی قیامت تک کے مسلمان لوگ اس میں داخل ہوں گے یا نہیں۔

بتاؤ تم کو خلفاے ثلثہ اور ان کے ساتھیوں سے کینہ تھا یا نہیں۔ اگر بتاؤ کہ کینہ نہیں تھا تو دھوکے کی ٹٹی اُڑی جاتی ہی۔ اور اگر کہو کہ کینہ تھا تو اللہ صاحب اس کو نکالنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اب کہدو کہ اس کا وعدہ جھوٹا ہی۔ وہ جھوٹ بولتا ہی وہ ہرگز کینہ ہمارے سینوں سے نہیں نکال سکتا تو تم جانو۔ اور تمھارا ایمان۔ جو چاہو سو کہو۔ تم کو تو صرف یہ فکر ہی کہ تمھاری امامت ثابت ہو خلفاے ثلثہ کی خلافت باطل ہو

چاہے قرآن غارت ہو پیغمبر کی توہین ہو۔ اللہ کی توہین ہو۔ ذیل کی آیت بہت غور سے دیکھو ✤

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲۴ ✤

ترجمہ مقبول۔ نہ اُن جنتوں میں ان کو کوئی رنج پہنچے گا۔ اور نہ وہ اُن سے نکالے جائیں گے ✤

ای آل رسول کہیں تم جہالت سے کہدیتے کہ ہماری ناخوشی اور ہمارے کینہ کی بدولت وہ لوگ جنت سے نکالدئے جائیں گے تو اللہ صاحب اس کی تردید فرماتے ہیں کہ وہ نکالے نہ جائیں گے۔ ای آل رسول بتاو یہاں تو نصب کے معنے رنج کے ہوئے۔ اور سورۃ انشراح میں اسی نصب کے معنے اپنا قائم مقام مقرر کرو۔ صفحہ ۹۵۴۔ کیوں ہوگیا۔ کیا ہمارا قرآن کھلونا ہے۔ یا تم قرآن سے بالکل جاہل ہو ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۲۴۔ لفظ "ولا تحزن" ✤

ترجمہ مقبول۔ اور نہ اسکے لیے رنجیدہ ہو ۱۲ ✤

ای آل رسول یہاں تو لا تحزن کے معنے نہ رنجیدہ ہو کرتے ہو۔ مگر جب کہ سورہ توبہ میں ابو بکر کے لیے لا تحزن نبی نے کہا تو وہاں شیطان کی آیت کے برابر ترجمہ کیوں ہو گیا۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین۔ کیا یہ یہود و نصارے کی چال نہیں ہے ✤

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہود و نصاری کو۔ جو اکثر آل یعقوب تھے ✤

ترجمہ مقبول ص۴۲۳ وحاشیہ نمبر ۲ ✤ ترجمہ مقبول۔ اور وہ لوگ جنھوں نے بعد اس	پارۂ چہاردہم ۱۴ سورۂ نحل رکوع ۶

کے کہ اُن پر ظلم کیا گیا۔ خدا کی خوشنودی کے لیے ہجرت کی ہم ضرور بالضرور ان کو دُنیا میں رہنے کی اچھی جگہ دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہوگا ✤

ای آل رسول بتاؤ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ مہاجرین میں تھے یا نہیں۔ بتاؤ دُنیا میں

ان کو اچھی جگہ دی گئی یا نہیں۔ اب یا خلفائے ثلثہ کو مانو یا قرآن کا انکار کرو تم جس شق
کو سہل سمجھو اختیار کر لو۔

اللہ نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ چاہے بڑے بُرا مانا کریں کافر۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۳۲۔ "انزلنا الیک الذکر"۔

ترجمہ مقبول۔ اور تمہاری طرف یہ قرآن نازل کیا گیا۔

کیوں جی مقبول احمد یہاں "ذکر" کے معنے قرآن تم نے کیوں لکھا اور صفحہ ۴۱۷۔ پر
جہاں اللہ کی حفاظت کا وعدہ تھا وہاں "ذکر" کے معنے تم نے "ذکر" لکھدیا۔ تم کو ایسا ترجمہ آل رسول
ہی نے بتایا ہوگا۔ تاکہ قرآن کی خداوندی حفاظت کو کوئی نہ سمجھے اور جب تمہاری ایسی نیت
ہے تو تم خدا سمجھے۔ کیوں جی یہودیوں اور نصرانیوں کی یہ چال ہے یا نہیں؟

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی۔ ایسے بدنیت یہودی اور
نصرانی اگلی امت کے تم نے دیکھے ہیں قرآن پر پردہ ڈالو مگر دیندار مردوں کو اللہ خبر کر دیتا ہے

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل رکوع ۱۴ "آیہ من کفر"۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۴۴۴ و حاشیہ نمبر ۳۔

ترجمہ مقبول۔ جو بعد ایمان لانے کے خدا کا انکار کر جائے سوائے اس صورت کے
اس پر جبر کیا گیا ہو۔ درانحالیکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو ۱۲۔

کافی میں صادق سے منقول ہے کہ علی نے اس آیت کو اپنے بارہ میں نازل
ہونا تعلیم کیا۔

اے آل رسول بتاؤ اس آیت سے تمہارا تقیہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔
کون تھا۔ کس نے جبر کیا تھا۔ کس درجہ کا جبر کیا تھا۔ ایسے افعال و اقوال پر
نے کس کو قتل اور قید کیا تھا۔ سولی دی تھی۔ عذاب دیا تھا۔ کوڑے مارے تھے۔
بے حرمت کی تھی۔ اور جب تک کہ ہر حدیث کے متعلق ایسی شہادت نہ پیش کیجائے

عقلمندوں اور ایمانداروں کے نزدیک تقیہ ثابت و جائز نہیں ہو سکتا۔
بے ایمان جاہلوں سے جو چاہو کہہ لو۔ اگر تمھارے نزدیک اس آیت سے تقیہ ثابت
ہوا۔ تو اب تم سے بڑھکر مکار اور جھوٹا کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہود و نصاریٰ بھی ایسے مطالب
نہیں بیان کرتے تھے۔ اگر تم کو عقل ہی تو سمجھو۔ ایمان ہے تو مانو۔ علم نہیں ہے تو
کسی اہل علم سے پوچھو۔
مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی مگر یہاں ایک اور مزہ ہی اس ل
سے علی اپنے کو خود اپنی زبان سے اللہ کہتے ہیں۔

پارۂ چہاردہم سورۂ نحل	"آیہ ادع الی" ترجمہ مقبول ص ۴۴۸
	ترجمہ مقبول۔ اور اُن سے اس طریقہ سے بحث کرو۔ جو

بہت ہی اچھا ہو۔
اے آلِ رسول بتاؤ تمام مسلمان قیامت تک اِس حکم پر مامور ہیں یا نہیں۔
اے آل رسول بتاؤ حدیثوں کی نسبت تو تم کہدو گے کہ یہ اہل سُنت کی رو
ہے یا گو ہماری حدیث ہے مگر عوام یعنے اہل سنت کے مطابق ہے اِس لیے واجب
الترک ہے۔ قرآن کے متعلق (گو تمھارے عقائد بہت بُرے ہیں مگر پھر بھی تم قرآن کا انکار
نہیں کر سکتے۔ ورنہ خدا کی حجت ہی رخصت و برطرف ہوئی جاتی ہی) اب تفسیر نسبت الٰ
کے ذریعہ سے صرف قرآن سے تمھارے اقوال واہیہ عقائد باطلہ خیالات فاسدہ کی ت
ہوتی ہے۔ تمھارا کفر، تمھارا شرک، تمھارا نفاق، تمھاری جہالت، تمھارا فساد سب قرآ
سے ثابت کیا جاتا ہے۔
اجی بتاؤ یہ دلیل اچھی ہے یا نہیں۔ بہادر علی شاہ۔ مولوی غلام حسین مع
مقبول احمد اور اڈیٹر اصلاح، اور الشمس سے کہدو کہ وہ کروڑ شیعوں کی پشت پناہی چھوڑ
اپنے ائمہ کا ایمان اب قرآن سے ثابت کریں اپنے ائمہ کو کفر و شرک و نفاق سے بری کر

قرآن کی لعنت اور مار سے بچائیں اگر ان کو غیرت ہو۔ یہ بھی یاد رکھو کہ قرآن کے لفظ لفظ سے جتنی باتیں ظاہر ہوئیں اُن کو بیان کیا گیا ہو تم جیسی بے تکی خلاف عقل مہمل باتیں کہنے کے عادی ہو اگر ویسی تفسیر لکھنی گوارا ہو تو ہزار اونٹ بھی اس تفسیر کو نہ اُٹھا سکیں۔

پارہ پانزدہم سورہ بنی اسرائیل "آیہ ولا تزر" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۵۲۔

ترجمہ مقبول اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا ۱۲۔

اس آیت سے آل رسول کی تمام مرویات کی تردید فرمایا ہو۔ کہ شیعوں کے گناہ سنی اُٹھالیں گے۔ سنیوں کی نیکی شیعہ کو مل جائیگی۔ شیعوں کے عوض سنی ناصبی و خارجی جہنم میں ڈال دیے جائیں گے۔ اب بتاؤ کہ تم جھوٹے یا معاذ اللہ قرآن جھوٹا۔ تم جھوٹے یا معاذ اللہ اللہ صاحب جھوٹے تم اپنی مکاری کی بات کہے جاؤ چاہے ایمان رہے یا جائے۔

قرآن پر الزام عائد ہو چاہے اللہ کی توہین ہو۔

مقبول احمد۔ دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی۔ کیا آل رسول کے لیے کوئی دوسرا قرآن اب آئے گا؟ ۱۲۔

پارہ پانزدہم سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶۔ "آیہ قل ادعوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۵۹۔

ترجمہ مقبول تم کہدو کہ اس کے سوا جن جن کا تم کو گھمنڈ ہی تم ان کو پکار لو کہ وہ تم سے کوئی مصیبت رفع کر سکیں گے اور نہ اسے بدل سکیں گے ۱۲۔

اِس آیت سے اللہ پاک یا علی اور یا حسین۔ اور تمام اقوال و عقائد مشرکین کی تردید فرماتا ہو مثلاً۔

زمانہ بر سر جنگ است یا علی مددے اب مدد کیجیے دم امداد ہے	فلک بغیر تو تنگ است یا علی مددے یا امیر المومنین وقت امداد ہے

مصرع

مشکل میں یا علی ولی کہہ کے دیکھ لو ؂

اللہ صاحب فرماتے ہیں جن کا تم کو بڑا گھمنڈ ہے ان کو پکارو نہ وہ مصیبت رفع سکیں گے نہ بدل سکیں گے ۱۲ ؂

تم کہو گے کہ دوسرے بھی ایسے ہی کہتے ہیں۔ ہم کو کیا ہمارا فیصلہ عام ہے وہ بھی مشرک ہیں ۱۲ ؂

پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۸	آیہ سنۃ من "ترجمہ مقبول صفحہ ۴۶۲

ترجمہ مقبول۔ اسی طریقہ پر جس پر ہم نے تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے تھے اور تم ہمارے طریقہ میں کوئی تبدیلی نہ پاوگے ۱۲ ؂

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں لو کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ ایمان لانے والوں عمل صالح کرنے والوں کو ہم جزائے خیر دیتے ہیں دوست رکھتے ہیں راضی رہتے ہیں کافروں مشرکوں بدکاروں کو عذاب دیتے ہیں ان کو پسند نہیں کرتے نہ ان سے راضی ہوتے ہیں ہم اس فیصلہ میں کوئی بین فرق نہیں کرتے کہ آل رسول ان میں سے کون ہے اور کمینہ کون ہے۔ عربی تم کیا سمجھو گے۔ اردو ہندی کے اشعار سنو شاید تمہاری سمجھ میں آجائے ؂

زادۂ آذر خلیل اللہ ہو ۔۔۔ اور کنعاں نوح کا گمراہ ہو

کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو ۔۔۔ لائے بت خانہ سے وہ صدیق کو

ذات پات نہ پوچھے نہ کوی ۔۔۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی

مصرع

اعلیٰ یا بنت احمد اعملی

پارۂ پانزدہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۰	"آیہ وقالوا" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۶۴

ترجمہ مقبول احمد۔ اور انہوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم تو تم پر ایمان لائیں گے نہیں ؂

ک کہ تم ہمارے لیے زمین سے ایک چشمہ جاری نہ کردو۔یا خاص ہمارے لیے کھجوروں
نگوروں کا ایک باغ نہ ہو پھر اس کے اندر بہی تم زمین کو پھاڑ کر ندیاں نہ بہادو
لہ تمھارا گمان ہی ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا نہ گرادو یا اللہ کو اور فرشتوں کو سامنے لاکر
نہ کردو۔یا خاص تمھارا سونے کا ایک محل نہو۔یا تم آسمان پر چڑھ نہ جاؤ اور ہم تمھارے
ھلنے پر بھی ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم پر ایک نوشتہ نازل نہ کرو کہ ہم اُسے
دیکھ لیں تم جواب دیدو کہ میرا پروردگار اس سے منزہ ہی کہ اُس پر کسی کا حکم
ں تو صرف ایک انسان رسول ہوں ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا
ھاری شان میں اترا ہی۔کیا ہم کوئی دوسرا قرآن اب رسولؐ کریم کے بعد اتار ینگے۔
سنو یہ آیت تمھارے اقوال واہیہ و عقائد باطلہ وخیالات فاسدہ کی تردید کرتی
ں طرح کفار پیغمبر کی شان دیکھنا چاہتے تھے۔ویسے ہی تم لوگ خلفا کی شان دیکھنا
ہو۔حالانکہ ہم صرف کام کی بات دیکھتے ہیں اپنا کام دیکھتے ہیں کہ کون احسن طریقہ
م دیتا ہی۔خلافت کا حق ادا کرتا ہی۔کوئی شخص بڑے بڑے معجزات دکھلائے
ی کرامتیں ظاہر کرے۔مگر خلافت کے کام کا نہ ہو۔ملک داری وملک گیری
ر نہ رکھتا ہو۔جہاں داری وجہاں بانی کا طریقہ نہ جانتا ہو۔اس کو خلافت دینا
برباد کرنا ہے۔اللہ خوب جانتا ہی کہ کون رسالت کا حق ادا کرے گا۔کون
کا حق ادا کرے گا ۱۲ ٭

۱۵ نزد ہم سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱۲	"آیہ وقل الحمد للہ"۔ترجمہ مقبول ص۴۶۸ اور یہ کہو کہ سب تعریف اُسی خدا کے لیے

نے نہ کوئی بیٹا بنایا اور نہ سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہی اور نہ وہ عاجز ہی کہ کوئی
ی ہو۔اور تم اس کی بڑی کبریائی کا اظہار کرتے رہو ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سا
قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن تمہاری شان میں اتار
سنو اس آیت سے تمہارے دعاوی۔ اور تمہاری ولایت اور تمہاری قدرت کی تر د
تکذیب فرماتا ہی۔ اب یا اپنے دعاوی کو سچا کہو یا قرآن کو۔ یا اپنے دعاوی پر قائم رہو یا
کو جھوٹا کہو۔ تم جو چاہو کہو عقلمند اور ایماندار شیعہ بھی سمجھ گئے ہیں کہ خدا سچا اور خدا کا قرآن سچا صر
تم جھوٹے فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

پارۂ پانزدہم ۱۵ سورۂ کہف رکوع ۴ "آیہ واتل ما اوحی" ترجمہ مقبول صفحہ ۴۷

ترجمہ مقبول۔ اور تمہاری طرف تمہارے پرو
کی کتاب میں سے جو کچھ وحی کی گئی ہی وہ پڑھ کر سنا دو۔ اسکے کلمات کا بدلنے والا کوئی نہیں ہی
ای آل رسول اس آیت سے تمہاری تردید و تکذیب فرماتا ہی۔ تم جو کہتے ہو کہ اصحا
رسول نے تحریف کر کے قرآن کے ہزاروں الفاظ بدلدیے۔ تو کیا تم جھوٹے یا معاذ اللہ
جھوٹا۔ تم جھوٹے یا معاذ اللہ خدا جھوٹا تمکو اپنے مطلب نکالنے سے کام۔ تم کو کیا غرض کہ خدا جھ
ہوتا ہو قرآن جھوٹا ہو۔ مگر یاد رکھو کہ اہل علم سمجھ جاتے ہیں کہ خدا بھی سچا اس کا کلام
صرف تم جھوٹے فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۶۴ "آیہ وقل الحق" وحاشیہ نمبر ۴۔ لکھتے ہیں یا قرے مقبول
جبرئیل اس آیت کو یوں لائے تھے "قل الحق من ربکم فی ولایۃ علی"
ترجمہ مقبول۔ اور تم یہ کہدو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے پس
کا جی چاہے ایمان لے آئے۔ اور جس کا جی چاہے کافر ہو جائے بے شک ہم نے ظا
لوگوں کے لیے ویسی آگ تیار کی ہو جس کے پردے ان کو گھیر لیں گے۔ اور اگر وہ فریا
سے فریاد کرینگے تو ان کو ایسا پانی پلایا جائیگا جیسے پگھلا ہوا تانبا جو چہرے ان کو بھون
دیگا وہ کتنی بری پینے کی چیز ہو گی اور کتنی بری جگہ ہو گی ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتارین گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ تک محدود ہے ✦

اے آل رسول بتاؤ قیامت تک کے ایمان لانے والے کافر ہونے والے اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں ✦

عقلمند شیعو اپنے اماموں اپنی تفسیروں کا جھوٹ دیکھو۔ وہ کہتے ہیں کہ علی کی ولایت میں قرآن اترا تھا اس حدیث سے فصاحت وبلاغت قرآن کی ائمہ نے برباد کردی یا خدا اور رسول کے دعاوی کو باطل کردیا معاذ اللہ۔ اور پھر بھی معصوم جاہل مقبول احمد دیکھو سورۂ کہف پر لعنت اور پارہ ۱۲ ✦

آیۂ شانزدہم سورۂ کہف رکوع ۱۰	"آیہ قال ہذا" ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۴۸۱ ✦ ترجمہ مقبول۔ خضر نے فرمایا یہی میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا باعث ہے ہاں جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔ ان کا اصلی مطلب میں

آپ کو جتلائے دیتا ہوں ۱۲ ✦

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں۔ ہم سے سنو تمہارے عقائد واہیہ اور اقوال مہملہ کی تردید اس آیت سے کی جاتی ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر۔ پیغمبر کو چھوڑ کر اسلام کو چھوڑ کر۔ عبادات و معاملات کو چھوڑ کر تم صرف افضل اور مفضول کی بحث میں پڑ گئے۔ اچھا بتاؤ کہ خضر (جن کو ایسے بڑے بڑے امور غیب کی خبر کا علم تھا جس کو موسے بھی نہ جانتے تھے) افضل ہیں یا موسے۔ قرآن سے کس کی زیادہ فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر تم اپنا عقیدہ بتاؤ کہ موسے افضل ہیں یا خضر۔ تم کو موسے سے کیا مطلب۔ تم کو قرآن اور خدا سے کیا مطلب علی کی فضیلت ابوبکر پر ثابت کرنے کی کوشش میں مرجاؤ۔ ہم سے سنو اس قصہ میں خضر کے علم کی تعریف ہے۔ ایسے علم

کی تعریف ہی جو موسے ابھی نہ جانتے تھے مگر دراصل موسے کا مرتبہ خضر سے بہت بلند و بر
کیوں عمرف اس لیے کہ ان کو جہاں گیری اور جہاں داری کا سلیقہ تھا۔ اسی طرح اگر
کا علم غیب تم ثابت بھی کردو تو وہ ابوبکرؓ سے افضل نہیں ہوسکتے۔ ابوبکر ہی افضل ہوں۔
کیوں؟ اس لیے کہ ان کو جہاں داری وجہاں گیری کا سلیقہ تھا۔ مصرع

جہاں دار داند جہاں داشتن

ہاں اے آل رسول اب تمھارے لیے بجز اس کے چارہ نہیں کہ تم کہدو کہ خضرؑ موسےؑ سے
افضل ہیں۔ مگر ہم کو تمھارے ہفوات کی پروا نہیں ہی ۱۲

پارۂ شانزدہم سورۂ کہف رکوع ۱۲

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۴۸۴

ترجمہ مقبول احمد۔ کیا ان لوگوں نے جو کافر ہوگئے ہیں یہ گمان
کرلیا کہ میرے خلاف میرے بندوں کو حامی بنالیں گے یقیناً
ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم کو بطور مہمانی کے تیار کیا ہی ۱۲

اس آیت سے آل رسول اور تمام شیعوں کو تعلیم فرماتا ہی۔ کہ اے کافرو کیا تم کو گمان
کہ میرے خلاف میرے بندوں کو حامی بنالوگے۔ سنو میرے خلاف کرنے کے بعد میرے
تمھارے حامی نہ ہونگے۔ تمھارے ولی نہ بنینگے۔ نہ بن سکیں گے۔ دیکھو تم جن کو اولیا مانتے
نہ ماننے والوں کو کافر بتاتے ہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے بندے کافروں
ولی نہ بنینگے۔ پھر عذاب سے ڈراتے ہیں کہ ہم نے ایسے ہی کافروں کے لیے جہنم کو بطور مہما
کے تیار کیا ہی۔ ذیل کی آیت غور سے پڑھو

ترجمہ مقبول صفحہ ۴۸۴۔ آیہ "قل ہل"

ترجمہ مقبول۔ اے رسول تم یہ کہدو کہ آیا میں تمھیں ان لوگوں کے حال سے آگا
کردوں جو اعمال کی رو سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ وہ وہ ہیں
کی زندگانی دنیا کے بارہ میں سب کوشش بیکار ہوگئی اور وہ یہی گمان کرتے

ہم نیکی کر رہے ہیں ○ وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس کے حضور
ں جانے کا انکار کیا پس ان کے اعمال بیکار ہو گئے پس قیامت کے دن ہم اون کے اعمال
لیے کوئی میزان نہ قائم کریں گے ۱۲ پ

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سار
رآن تمھاری شان میں اترا ہے - کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اب کوئی
سرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے - کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ کے لیے مخصوص ہے
ے سنو یہ آیت تمام آل رسول اور خصوصاً شیعوں سے کیونکر متعلق ہے - دُنیا میں
اداری کے ذریعہ سے ان کا کس قدر روپیہ محض فضول برباد ہوتا ہے - یہی روپیہ قومی کاموں
ں خرچ کیا جائے تو کتنا فائدہ ہو سکتا ہے ملک کے لیے خرچ کیا جائے تو قوم کس قدر
ست ہو سکتی ہے یتامے اور مساکین کی تعلیم میں خرچ کیا جانے تو قوم کس قدر خوشحال
لتی ہے مقدمات بازی میں کتنا روپیہ برباد ہوتا ہے اگر یہ قوم اور ملک کی ضرورتوں
ں خرچ کیا جائے تو کتنا نفع ہو - آخرت کا حال مخفی ہے - مگر غور کرو تیرہ سو برس بعد
ر خلافت کس نے غصب کی کس نے ظلم کیا - کون نالائق تھا - کون استحقاق رکھتا تھا
بحث میں پڑنے سے خدا پرستی اور خدا شناسی سے کتنا دور جاتے ہیں اصحاب رسول
ن تبع تابعین جن کی فضیلت قرآن سے حدیث سے اقوال ائمہ سے ثابت ہے ان پر
و طعن کرنا آخرت کا کس درجہ نقصان ہے - اور پھر تمام شیعوں سے پوچھو کہ یہ کام
ں کرتے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بڑی نیکی ہے اور ہم نیک کام سمجھ کر کرتے ہیں - اب
قرآنی کو دیکھو - اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ آیا میں تمھیں اِن لوگوں کے حال
ہ کردوں جو اعمال کی رو سے سب سے زیادہ نقصان اُٹھانے والے ہیں جنکی
فی دنیا کے بارہ میں سب کوشش بیکار گئی (ابو بکر رض و عمر رض و عثمان رض ہم پر برابر
سلطنت کرتے ہی رہے اور تمھاری کچھ نہیں چلی سلطنت ملنے پر باہمی خانہ جنگی د

باہمی خوں ریزی کی بدولت کفار کے ملک پر حملہ کرنا۔ فتوحات حاصل کرنا۔ دائرہ اسلام کو وسیع کرنا۔ دوسرے ممالک میں کلمہ حق بلند کرنا نصیب نہیں ہوا۔ کوفیوں کی مدد کے بھروسے پر آخری میدان کربلا میں بھی نقصان ہی ہوا۔ بنی امیہ کی سلطنت مٹانے میں بھی مٹ جانے کے بعد بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ آل عباس قابض ہوگئے۔ اوران کا ظلم بنی امیہ کے ظلم سے کم نہیں ہوا۔ چنگیز خاں ہلاکو کو بلانے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ چند ہی روز کے بعد وہ شیعہ سے سنی ہو گئے تم کو سلطنت بہرکیف نصیب نہیں ہوئی۔ آگے چلکر اللہ صاحب فرماتے ہیں اور وہ یہی گمان کرتے رہے کہ ہم نیکی کر رہے ہیں۔ وہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا اور اس کے حضور میں جانے کا انکار کیا (خلفا جو آیات خدا تھے) ان کا انکار کیا مسئلہ رجعت سے آخرت کا انکار کیا۔ پھر فرماتے ہیں کہ پس انکی اعمال بیکار گئیں پس قیامت کے دن ہم انکے اعمال کیلیے کوئی میزان نہ قائم کرینگے حالانکہ میزان اور ترازو سب کیلیے ہوگی۔ سوچو اور غور کرو مطلب یہ ہی کہ تمھاری یہ نیکیاں تولنے کے لائق نہ ہونگی +

"آیہ قال آمنتم" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۰۳ +

پارہ شانزدہم سورہ طہٰ رکوع ۳

ترجمہ مقبول ـ فرعون نے کہا کہ قبل اس کے کہ میں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے معلوم ہوتا ہی کہ یہی تم سب کا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہی۔ تو اب میں تمھارے مقابل کے ہاتھ پاؤں کٹوا دوں گا۔ اور تم کو کھجور کے درختوں پر دار پر کھنچوا دوں گا اور یہ تم کو علم بھی ہو جائیگا کہ ہم میں سے کون سخت اور زیادہ پائیدار عذاب دینے والا ہی ٥ جواب میں جادوگر بولے کہ جو کھلے کھلے معجزے لائے اس کے مقابلہ میں اور جس نے ہم کو پیدا کیا ہی اس کے برخلاف ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے پس اے فرعون تو جو کچھ حکم دینے والا ہو دیدے تو فقط اسی دنیا کی زندگانی میں تو حکم چلا سکتا ہی ٦٢ +

اے آل رسول بتاؤ یہ دو آیتیں تمھاری شان میں نازل ہوئیں یا نہیں اور کیوں

نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ ہم سے سنو یہ دو آیتیں تمھارے عقائد باطلہ اور اقوال واہیہ کی تردید کرتی ہیں۔ تمھارے دعواے معصومیت و افضلیت کو باطل کرتی ہیں۔ سنو اس آیت میں اشارہ لطیف و تین ہو کہ تم ابوبکرؓ سے افضلیت کا دعویٰ کیا کرتے ہو۔ تم تو فرعون کے جادوگروں سے بھی برابر نہیں ہو۔ دیکھو جیسی سخت اذیت فرعون نے جادوگروں کیلئے تجویز کی تھی۔ دونوں ہاتھ دونوں پیر کٹوانا پھر سولی دیدینا ایسا سخت عذاب کہ جائی سو برس میں کسی بادشاہ بنی امیہ و بنی عباس و بنی مروان نے یا خلفاے ثلثہ نے کبھی تجویز کیا تھا؟ مگر پھر بھی تم تقیہ ہی کرتے رہے۔ فرعون کے جادوگروں پر ہزار آفرین کہ ایسی سخت سزا و عذاب کو برداشت کر لیا اور دین سے نہیں پھرے براہ تقیہ بھی انھوں نے کچھ نہیں کہا اور تم ہمیشہ فخر سے کہتے رہے کہ تقیہ ہمارے باپ دادا کا دین ہو۔ تقیہ سے ہم کو اس وقت بحث نہیں ہم کو تو یہ دیکھنا ہو کہ تمھارے تقیہ کے مقابلہ میں جادوگران فرعون کس درجہ کا استقلال اور ایمان اور صبر ظاہر کرتے ہیں ۱۲ ؀

پارہ ۱۶ شانزدہم سورۂ طٰہٰ رکوع ۵	آیہ قَالَ یَا بْنَؤُمَّ "ترجمہ مقبول صفحہ ۵۰۷۔ قصہ موسیٰؑ و ہارونؑ ؀ ترجمہ مقبول۔ انھوں نے کہا کہ او میرے ماں جائے۔ آپ میرے سر اور ریش کو نہ پکڑیں نیئے سر تا پا مجھے کو الزام نہ دیں مجھے تو یہ اندیشہ

ہا کہ کہیں آپ یہ نہ فرمائیں کہ تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا پاس نہ کیا ۱۲ ؀

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ قرآن کا معجزہ دیکھو کہ آل رسول بھی چپ ہیں۔ مقبول احمد بھی کچھ زہر نہیں اگلتے ۱۲ ؀

مقبول احمد سر و ریش میں تم پیر کس کو کہتے ہو۔ یہ ترجمہ تم نے اپنے نفس سے کیا ہو یا اماموں نے بتایا۔ کیا ان کو بھی سر و پا کی خبر و تمیز نہیں۔ مقبول احمد دیکھو یہ دلیل

اور نصرانیوں کی چال چلنی جائز نہیں صفحہ ۹۸ ۱ ۔ بہ ترجمہ کر آئے ہو (اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنے طرف کھینچا) آل رسول تم کہتے ہو کہ جس طرح موسیٰ کے خلیفہ و وصی ہارون تھے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وصی و خلیفہ علیؑ تھے۔ اس تمثیل میں کتنی مغایرت و مخالفت ہے ذرا غور سے دیکھو۔

۱۔ ہارون موسیٰ کے حقیقی بھائی تھے۔ علی چچازاد۔

۲۔ ہارون موسیٰ کے بڑے بھائی تھے۔ علی ۳۳۔ برس چھوٹے تھے۔

۳۔ ہارون موسیٰ سے پہلے مرے۔ علی ۳۰۔ برس بعد تک زندہ رہے۔

۴۔ موسیٰ کے اوپر ہارون کے قتل کا الزام قوم نے لگایا۔ پیغمبر رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر علی کے قتل کا الزام نہیں لگایا گیا۔

۵۔ موسےٰ نے ہارون کا سر و داڑھی پکڑ کر کھینچا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا۔

۶۔ ہارون کے سامنے بچھڑے کی پرستش آل یعقوب نے شروع کر دی علیؑ کے سامنے آل رسول نے کسی بچھڑے کی پرستش نہیں کی۔

۷۔ موسےٰ کی دعا سے ہارون کو پیغمبری دی گئی اور علی کے لیے پیغمبر نے کوئی دعا نہیں کی تھی۔ بلکہ جبرئیل پیغمبری علی کے لیے لے کر آئے اور غلطی سے محمدؐ کو دے گئے۔ اور محمدؐ نے علی کو خلافت اور لڑکی دیکر راضی کر لیا۔ پس تمثیل ناقص ہے۔

پارہ ہفدہم سورہ انبیا رکوع اوّل	"فاسئلوا اہل الذکر" ترجمہ مقبول صفحہ ۵۱۴ حاشیہ نمبر ۲۔ ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی بھیجے تھے۔ جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس اگر تم نہیں جانتے۔ تو

یاد والوں سے (یعنے آل رسول سے) پوچھ لو ۱۲۔

حاشیہ نمبر ۲۔ کافی میں باقرؑ سے منقول ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ ہمارے یہاں کچھ

آدمی ایسے بھی ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ اہل ذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں امام نے کہا کہ تب ہی تو ان کو یہود و نصاریٰ اپنے دین کی دعوت کرتے رہتے ہیں بلکہ اس اہل ذکر سے ہم مراد ہیں۔ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے کہا ۱۲ ۔

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو اگر جاہل نہ ہوتے تو ایسی بات زبان سے نہ نکالتے۔ اپنی جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھو شروع سورہ سے آدمیوں کا حال بیان کرتے ہیں کہ جب لوگوں کے پاس خدا کی طرف سے نصیحت یعنے کتاب لے کر پیغمبر آئے تو وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر بھی تو تم ہی جیسا آدمی ہے۔ اب اس آیت میں جواب دیتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ آدمی ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا۔ اے کفار اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور پیغمبر بھیجے گئے تھے۔ کہ موسےٰ اور عیسےٰ اور ابراہیم اور داؤد اور سلیمان اور یعقوب اور اسحاق سب آدمی ہی تھے۔ اے آل رسول تمہارا یہ قول یہودیوں اور نصرانیوں کے اقوال و افعال کے بالکل مطابق قدم بہ قدم ہے۔ بھلا دیکھو کفار قریش کو تم سے پوچھنے کا کیا محل تھا۔ تم کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی جہاں تمہارا وجود نہیں تھا۔ تم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ بارہ ہزار اصحاب رسول اور لاکھوں تابعین اور کروڑوں تبع تابعین میں کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو چاہتا رہا ہو کہتا رہا ہو کہ ہم اس پیغمبر کو نہیں مانتے جبتک کہ کوئی فرشتہ پیغمبر بنا کر نہ بھیجا جاوے ۔

پھر وہ تم سے پوچھنے پر کیوں مامور ہوتے اور پھر قرآن مجید تو اتنا صاف ہے کہ جس شخص کا سینہ کھلا ہو حس لطیف ہو۔ تمیز صحیح ہو۔ ذہن صاف ہو وہ بخوبی اور بآسانی سمجھ جاتا ہے۔ ہاں جو معانی اپنے مطالب نکالنے کے لیے فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے تم بیان کرتے ہو ایسا مطلب تو کوئی ایماندار اور عقلمند نہ نکالیگا۔ اے ظالم مقبول احمد تو نے حاشیہ لکھا تھا پھر کیا ضرور تھا کہ ترجمہ قرآن کے نیچے تو مطلب لکھتا یعنے آل رسول

سے پوچھو) کیا یہ تحریف قرآن نہیں ہے کیا اِس سے قرآن کا غارت کرنا مقصود نہیں ہے۔
"فاتلک اللہ" ذیل کی آیت غور سے پڑھو ۱۲۔

ترجمہ مقبول ص۵۱۲۔

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے انکے ایسے جسم نہ بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے ۱۲۔

اے آل رسول اس آیت پر تم کچھ زہر نہیں اُگلتے۔ مقبول احمد تم بھی کوئی حاشیہ نہیں چڑھاتے۔ ظالم جا آل رسول تم ہی بتاؤ۔ کہ ہم کی ضمیر کدھر جاتی ہے۔ مسلمانوں کو تمہاری بیہودگیوں کی کچھ پرواہ نہیں ہے ان کو اللہ نے قرآن کا مطلب سمجھا دیا ہے۔ ظالمو تم اپنے غریب شیعوں کو بتا دیتے کہ ہم کی ضمیر کدھر گئی "وانکے" سے کون لوگ مراد ہیں۔ اے آل رسول تمہاری چال یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم ہے۔ ظالم مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصرانی ہم سے سنو ہم سے تمہاری مکاری چھپ نہیں سکتی تم نے اہل ذکر سے اپنے کو مراد لیلیا۔ گر یہ معنے ایسا خلاف عقل اور خلاف موقع اور خلاف ربط قرآن تھا کہ تم اس آیت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہو۔ شاید سکوت سے قرآن کی لعنت ٹل جاسے۔ سیاق وسباق وربط کلام سمجھنا تمہاری علم اور تمہاری عقل اور تمہارے ایمان سے برتر ہے سنو وہی سلسلہ بیان جاری ہے اگلے پیغمبر بھی آدمی ہی تھے۔ کھاتے پیتے تھے۔ وقت آنے پر مر جاتے تھے اور مرگئے۔

اے آل رسول ہندوستان کے جاہل برہمن بھی بیچاری کہا کرتے ہیں کہ دھرم شاستر صرف ہم جانتے ہیں۔ اے آل رسول تم کو اگر عقل ہو تو سمجھو۔ ایمان ہو تو مانو۔ علم نہیں ہے تو کسی اہل علم سے پوچھو کہ اگر قرآن ایسے ہی معمے اور پہیلیاں ہوتا تو نہ ہم دعویٰ کرتے نہ اپنے پیغمبر سے تحدی کراتے نہ جاہلوں پر ایسا قرآن اتارتے تم ہم سے سنو "ہم" کی ضمیر پیغمبروں کی طرف جاتی ہے اے آل رسول بتاؤ کہ اس حکم میں تم داخل ہو یا نہیں ہے اگر تم نہ جانتے ہو تو کسی

اہل علم سے پوچھو۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتریگا۔ ہم سے سنو تم کچھ نہیں جانتے۔ سارا قرآن پڑھ ڈالو۔ مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ ڈالو۔ اپنی تفاسیر کو پیش نظر رکھو اور پھر غور کرو تو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ تم قرآن کا مطلب بھی نہیں سمجھتے۔ تمھارے ہر مطلب بیان کرنے میں تمھاری حالت ظاہر ہو جاتی ہے۔ ہم کہاں تک دہرائیں پھر پھیر سمجھائیں ؂

ترجمہ مقبول ص۵۱۵ "آیہ لوکان فیہما"

ترجمہ مقبول۔ اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں کبھی اجڑ گئے ہوتے پس جو جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں خدا تعالیٰ عرش کا مالک ان سب باتوں سے منزہ ہے ۱۲ ؂

اے آل رسول اور اے تمام شیعو۔ علی کو اللہ کہنا۔ تمام ائمہ کو حی و قیوم۔ علیم و خبیر سمیع و بصیر۔ حاضر و ناظر۔ قادر و توانا سمجھنا درحقیقت خدا کہنا ہے۔ دیکھو تمھارے عقائد باطلہ کی تردید فرمایا ہے ؂

اگر عقل ہے تو سمجھو۔ ایمان ہے تو مانو ورنہ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص۵۱۵ "آیہ لا یُسئل" و حاشیہ نمبر ۶ ؂

ترجمہ مقبول۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی نسبت اس سے باز پرس نہیں کی جا سکتی۔ اور ان سے باز پرس کی جائے گی ۱۲ ؂

اے آل رسول بتاؤ یہ "ہم" کی ضمیر کدھر گئی کیا تم غریب شیعوں کو اتنا بھی بتانا نہیں چاہتے۔ وہ گھبرا رہے ہیں کہ یہ "ہم" کی ضمیر خلفائے ثلثہ کی طرف جاتی ہے یا تمھاری طرف کچھ بولو ؂

اچھا اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے ؂

معزز ناظرین عموماً اور عقلمند شیعہ خصوصاً۔ قبل اس کے کہ اس آیت کی تفسیر سنو۔

مقبول احمد کا حاشیہ نمبر ۶- غور سے دیکھو- ہم تمھاری آسانی کے لیے یہاں بعینہٖ نقل کرتے ہیں ٭

۱- علل الشرایع میں امام نقیؑ سے منقول ہے کہ خدا نے تعالےٰ نے پیدا ہی اِس لیے کیا ہے کہ وہ سوال کرے ٭

۲- التوحید میں ہو کہ امام باقرؑ سے دریافت کیا گیا کہ جب خدا کوئی کام کرتے ہیں تو اس سے باز پُرس کیوں نہ کی جاے؟ فرمایا اس لیے کہ وہ جو کچھ کرتا ہو محض حکمت و صواب ہو اور وہ متکبر و جبار و واحد و قہار ہو ٭

۳- پس جس شخص کے دل میں اس کے فیصلہ سے کچھ ناراضی پیدا ہوئی وہ کافر ہو گیا ٭

۴- اور جس نے اس کے افعال میں سے کسی کا انکار کیا وہ منکر رہا ٭

۵- امام رضاؑ سے منقول ہو کہ اللہ نے فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے نفس کے لیے جو کچھ چاہتا ہو اس کے متعلق ہماری مشیت پہلے ہو چکی ہو ٭

۶- اور جو فرض تو ادا کرتا ہو اس کے ادا کرنے کی قوت بھی ہم نے دی ہی ٭

۷- اور نافرمانی کرنے کی قوت بھی ہماری دی ہوئی نعمت ہو ٭

۸- پس جو خیر و خوبی تم کو پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہی ٭

۹- اور جو نقصان و تکلیف تجھے پہنچے وہ تیری ذات کی طرف سے ہو ٭

۱۰- اسی سبب سے ہم تیری بہ نسبت نیکیوں کے زیادہ مستحق ہیں ٭

۱۱- اور تو ہماری بہ نسبت بدیوں کا زیادہ مستحق ہو ٭

۱۲- اور اسی وجہ سے ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہو سکتی ٭

۱۳- اور مخلوق سے باز پرس کی جائیگی ٭

اے آل رسول بتاؤ- تمھاری ہی تفسیر سے تم پر قرآن کی مار پڑتی ہو یا نہیں- پڑ گئی یا نہیں- ایسا کیوں ہوا ویسا کیوں نہ ہوا- ایسا ہوتا تو اچھا تھا- ایسا نہیں ہوا تو اچھا نہیں

...ا۔ یہ سب مہمل اور ناجائز ہو گئے۔ تفصیل سنو۔ خلفائے ثلثہ کو اس نے کیوں پیدا کیا۔ اسلام
...یں کیوں داخل کیا۔ پیغمبر کے سامنے ہی مار کیوں نہیں ڈالا۔ پیغمبر کے بعد زندہ کیوں رکھا
...بلیس کو کیوں پیدا کیا۔ قیامت تک کیوں زندہ رکھا۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں
...ہم سے نہیں پوچھ سکتے۔ اللہ متکبر و جبار و واحد و قہار ہے۔ اس نے خلفائے ثلثہ
...خلافت دی جو کچھ وہ کرتا ہے محض حکمت و صواب ہے۔ حکمت و صواب نصف النہار روز روشن
...طرح ظاہر ہو گیا۔ اب مجال چون و چرا باقی نہیں ورنہ باقر جھوٹے ہوتے ہیں
...ر اگر اللہ کے اس فیصلہ خلافت سے تم ناراض ہو گے تمہارے دل میں ناراضگی
...ا ہو گی تو بقول امام باقر تم کافر ہو جاؤ گے یا باقر جھوٹے ثابت ہوں گے۔

۱۔ کتے اور باز کا سدھانا تو اللہ نے سکھلایا۔

۲۔ مٹی تو اللہ نے پھینکی۔

۳۔ قرآن تو اللہ نے جمع کیا۔

۴۔ قرآن کی حفاظت تو اللہ نے کی۔

۵۔ خلافت دینے کا قرآن میں وعدہ کیا۔

۶۔ خواب میں پیغمبر کو دکھلایا کہ بنی تیم سے ابو بکرؓ کو بنی عدی سے عمرؓ کو بنی امیہ سے
...ن کو خلیفہ بنائیں گے۔ پھر کیا خلافت دینے میں اللہ نے کچھ نہیں کیا؟ پس ضرور
...ں اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہوا اور اب ناراض ہونے والا کافر بقول باقر۔ اور جس
...س کے افعال میں سے کسی کا انکار کیا وہ بقول باقر کافر ہوا اور کیا پیغمبر کو پیغمبری کی خدمت
...یں خلفائے ثلثہ کو خلیفہ کرنے میں اللہ کی مشیت نہیں تھی ؟ اگر کہو کہ نہیں تھی تو امام
جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اگر کہو کہ اللہ کی مشیت تھی تو تم انکار کر کے کافر ہوتے ہو۔ اور
...نافرمانی کی قوت بھی اللہ کی دی ہوئی نعمت ہے تو اب خلفائے ثلثہ نے خدا کی دی ہوئی
...ت سے کام لیا ان پر کیا الزام ان پر سب و لعن کیونکر جائز۔ ان پر سب و لعن در اصل خدا

پر سب و لعن کرتا ہے ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم توڑتے ہیں ۔

۷۔ بقول امام رضا خلفاے ثلثہ کو جو خلافت و سلطنت ملی وہ اللہ ہی کی طرف سے

ہے۔ اب تم شوق سے لعن و سب کرو ۔

۸۔ اور تم کو جو قید اور قتل نصیب ہوا تکلیف و نقصان پہنچا وہ تمہاری ہی ذات کی

وجہ سے۔ اگر کہو کہ غلط تو امام رضا جھوٹے ہوتے ہیں ۔

اور اسی وجہ سے ہم جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق ہم سے باز پرس نہیں ہو سکتی ۔

اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ اس میں تمہاری کوئی شرکت نہیں ہے۔

تم کو نہیں معلوم کہ ہم کس گناہ کو معاف کریں گے کس گناہ پر عذاب کریں گے "یغفر لمن یشاء و یعذب

من یشاء"۔ ہماری شان ہے۔ ہم جس کو چاہیں بخش دیں اور جس کو چاہیں عذاب دیں ۱۲ ۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۱۶ آیہ "و من یقل"

ترجمہ مقبول اور جو اُن میں سے یہ کہدے کہ میں بھی اس کے (خدا کے) علاوہ ایک

معبود ہوں۔ پس ایسے ہی کا بدلہ تو ہم جہنم مقرر کریں گے۔ ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۱۲

عقلمند شیعو۔ اس آیت پر غور کرو۔ تم جو علی کو اللہ کہتے ہو۔ ائمہ کو سمیع و بصیر علیم و خبیر

قادر و توانا۔ حی و قیوم۔ حاضر و ناظر جانتے ہو۔ اگر ائمہ نے ایسا خود کہا ہے تو اس عذاب کا حال

دیکھو۔ بعض بعض تفاسیر میں بے شک ائمہ نے اپنے کو خدا کہدیا ہے۔ صاف لفظوں میں نہیں بلکہ

اللہ کی ضمیر اپنی طرف پھیر دی مثلاً "سبقونا" وغیرہ سے وہی مراد ہیں اور یہ اپنے کو اللہ کہنا

ہے۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ ۱۲ ۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۵۲۰ قصہ ابراہیم ۔

ترجمہ مقبول (آذر اور اس کی قوم نے ابراہیم سے) کہا تھا کہ ہم نے باپ دادا

کو ان کی پرستش کرتے پایا ۱۲ ۔

ای آل رسول بتاؤ ای مقبول احمد تم دیکھو۔ ہم کو تمہاری تفسیر سے کیا مطلب ہم کو تمہاری

ے کیا واسطہ ہم کو تمھاری بکواس کی کیا پروا تم جو چاہو کہو مگر دیکھو قرآن کا معجزہ کہ وہ کس طرح تمہا
ے اقوال کی تردید کر دیتا ہی۔ اب ایک اور نسب نامہ بناؤ۔ تب تم کو نجات مل سکتی
نے قرآن میں ابراہیم کے قصہ میں جہاں جہاں "اب" کا لفظ آیا۔ ترجمہ چچا کیا۔ ابراہیم
ب کا نام تارخ بتایا یہ نہ بتایا کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص کا نام تھا دونوں کے معنے
ہیں صرف زبان کا فرق تھا۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ بجز بے ایمان اور جاہل شیعوں کے
قرآن کون دیکھے گا ؛

تم کو کیا خبر تھی کہ تفسیر "فبہت الذی کفر" لکھی جائے گی اور قرآن کی ساری لعنت اور
پھٹکار تم پر پڑ جائے گی۔ سنو ابراہیم نے تو بقول تمھارے باپ سے نہیں بلکہ چچا سے کہا تھا
ایمان چچا کہتا ہی کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو بھی اُن کی پرستش کرتے پایا۔ پس یا تو ابراہیم
کو پردادا نگر دادا۔ سگڑ دادا کو کافر و مشرک کہو یا چار پشت تک کا نسب نامہ فرضی
اور ہر جگہ کہدو کہ وہاں چچا اور فلاں چچا مراد ہی مگر یاد رکھو۔ ابن خلدون اور طبری چھپ
ب اُردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہی۔ اب تم جھوٹ نہیں بنا سکتے۔ ہم تم کو بتا چکے ہیں کہ چچا آب
ابراہیم بلکہ کسی پیغمبر کی اس سے توہین نہیں ہوتی ؛

گر اُٹھی خلیلے ز بتخانہ ؎ — گنجِ آشنائی ز بیگانہ ؎

کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو — لائے بتخانہ سے وہ صدیق کو

زادہ آذر خلیل اللہ ہو — اور کنعاں نوحؑ کا گمراہ ہو

مقبول احمد تم چوک گئے تم بھول گئے آذر کے آبا کا ترجمہ بھی تم کو چچا کرنا تھا۔
یہ دعوائے ہمہ دانی ۱۲ ؛
ترجمہ مقبول صفحہ ۵۲۳ ۔ آیہ "ففہمناہا" ؛
ترجمہ مقبول ۔ پس ہم نے سلیمان کو وہ فیصلہ سمجھا دیا تھا ۱۲ ؛
آل رسول بتاؤ سلیمانؑ کا فیصلہ داؤدؑ کے فیصلہ سے بہتر ہوا یا نہیں۔ داؤدؑ جس کو

نہیں سمجھے اس کو سلیمانؑ سمجھ گئے۔ اللہ نے جو بات داوٗدؑ کو نہیں بتائی وہ سلیمانؑ کو بتا دی
سب سنکر اے عقلمند وہم کو اب بتاؤ کہ سلیمانؑ افضل ہیں یا داوٗدؑ کیونکہ تم کو افضل مفضول
تلاش بہت رہتی ہی تم ہر چیز میں یہی دیکھتے ہو بتاؤ اور بہت سوچکر بتاؤ۔ یہ سوال نہیں
بلکہ ایک پہاڑ ہی جو تم پر ڈال دیا گیا ہی۔ قیامت تک جتنے قصے تم گڑھو۔ جتنی باتیں بن
سب کا جواب اسی سوال کے جواب میں موجود ہی۔ اب خلفاے ثلثہ پر کسی ایک وجہ سے
تم افضلیت عامہ ثابت نہ کر سکو گے ۱۲

پارہ ۱۷ ہفتدہم سورۂ حج رکوع ۲

"آیہ ان الذین آمنوا" ترجمہ مقبول صـ ۵۳۲

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو ایمان لائے۔ اور جو یہودی ہو
اور ستارہ پرست۔ اور نصاریٰ۔ اور آتش پرست۔ اور جن لو
نے شرک کیا قیامت کے دن خداے تعالیٰ ان سب کے مابین فیصلہ فرمائے گا
اللہ ہر چیز کا دیکھنے والا ہے ۱۲

اے آل رسولؐ تم کیا سمجھے۔ تمھارے علم و عقل و سمجھ سے بہت برتر یہ آیت ہی
سے تم چپ ہو۔ مقبول احمد حاشیہ نہیں چڑھاتے۔ اس آیت سے تمھارے مسئلہ رجعت و
ہندی کی تردید و تکذیب ہوتی ہی۔ مومنین۔ یہود۔ نصاریٰ۔ ستارہ پرست آتش
مشرک سب کا دیکھنے والا تو وہ خدا ہی۔ جو قیامت میں سب کا فیصلہ کرے گا۔ مگر ا
رسول کا فیصلہ وہ نہ کر سکتا تھا نہ کر سکتا اس لیے رجعت کرا کے دنیا میں انتقام کر
اے کمزور اور کم علم اہل سنت! جو شیعوں کی پریشان اور گمراہ کرنے والے تقریر و تحر
خلافت کے مسئلہ میں کمزور ہو جاتے ہو۔ سنو تمھارے لیے بھی تمھارے دشمن ایک
پیدا کر تے ہیں یعنی خلفاے ثلثہ پر قیامت میں کوئی مواخذہ نہ رہے گا۔ کیونکہ وہ د
کامل بھیجے دنیا میں لغزش ہوئی بھی تو دنیا ہی میں پاک ہو جائیں گے۔ ہاں ذرا ان ظا
پوچھ لو کہ اس انتقام کے بعد بھی تمھارا کلیجہ ٹھنڈا ہوگا یا نہیں تمھارے دل سے کینہ

اللہ صاحب ہی کو یہ کرنا پڑے گا ۱۲ +

ترجمہ مقبول - صف ۵۳۲ "آیہ ومن یہن اللہ" وحاشیہ نمبر ۱

ترجمہ مقبول - اور جس کی خدا اہانت کرے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں ہو سکتا بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۱۲ +

حاشیہ پر عمر بھر میں قرآن بھر میں اسی جگہ آل رسول سچ بولے ہیں - بے شک اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہی اس کی مشیت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا - اب پوچھو کہ اے آل رسول خلفاء کو خلافت دیکر عزت دی یا نہیں - تم کو خلافت نہ دیکر تمھاری اہانت کی یا نہیں یا یہ اس کی مرضی و مشیت و قدرت کے بغیر ہو گیا - اگر کہو کہ مشیت و قدرت و مرضی کے بغیر تو خدا اور قرآن اور صادقؑ اور باقرؑ اور علیؑ جھوٹے ہوتے ہیں اور اگر کہو کہ بیشک اسکی مرضی اور مشیت و قدرت سے ہوا تو تمھارا سب ولعن کرنا - اپنے شیعوں کو سکھلانا سب تمھارے ہی اوپر پڑتا ہی +

ترجمہ مقبول صف ۵۳۹ "آیہ والذین سعوا" +

ترجمہ مقبول - اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں عاجز کر دینے کی نیت سے کوشش کرتے ہیں وہی جہنمی ہیں ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ - قرآن کی آیتوں اور پیغمبر کے خواب کے جھٹلاتے ہیں - تمھاری جو مذہب جاری ہی - اس کے لحاظ سے بتاؤ کہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - کیا تمھارے لیے ہم اب بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرا قرآن اتاریں گے - تم کہدو کہ دوسرے بھی اس وعید میں داخل ہیں ہم نہ کہتے کہ تم جاہل ہو - دوسرے کے شریک بنانے سے تمھارا جرم ہلکا نہیں ہو سکتا اور نہ نجات ہو سکتی ہی - سارا قرآن اور ترجمہ مقبول اور اس کا حاشیہ دیکھ ڈالو تم کو معلوم ہو جائیگا کوشش کرتے ہو اور ضرور کرتے ہو +

پارۂ ہفتدہم سورۂ حج - رکوع ۷ -

"آیہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ" ترجمہ مقبول ۵۳۹ وحاشیہ نمبر ا
ترجمہ مقبول - اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر
کہ جس وقت کہ اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اسکی خواہش
میں کوئی نہ کوئی دخل دیا - پس شیطان جو دخل دیتا ہے اللہ اس کو مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی
آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے - اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۱۲ ؛
حاشیہ نمبرا - پر کافی میں باقرؑ اور صادقؑ سے منقول ہے کہ رَسُولٍ اور نَبِیٍّ کے بعد لفظ و محدث بھی
پہلے قرآن میں تھا اور وہ دونوں اسی طرح پڑھتے تھے مُحَدَّثٍ بھی قرآن میں اترا تھا اسکے بعد سنیوں
کی ایک تفسیر نقل کی اور مقبول احمد نے لکھا کہ رسول خدا صلعم پر ایسا بہتان باندھنے والوں
خدا لعنت کرے - ہم بھی اہل سنت کی تفسیر کو پسند نہیں کرتے - اور ہم بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان باندھنے والوں پر اللہ لعنت کرے ؛
مگر اے جاہل مقبول احمد کیا تجکو معلوم نہیں کہ تفسیر لکھتے وقت کسی روایت کے نقل کر
سے مصنف کا مذہب وہ نہیں ہو جاتا - تو نے فریب بھی دیا ہے اگر تو نے تفسیر کبیر فخر الدین رازی
نہیں دیکھی ہے تو یہ تیری جہالت ہے اور اگر دیکھی ہے اور اس کو ظاہر نہیں کرتا تو تیرا فریب
رازی نے صاف لکھدیا ہے کہ یہی زندیق کی روایت ہے مدلائل عقل و نقل و نص قرآنی یہ واقعہ
غلط محض ہے - اے خائن آدمی تیرا چھپانا خیانت ہے یا نہیں - اس کے بعد وہ لکھتا ہے
خواص یعنے شیعوں میں صادقؑ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بکری بھونی گئی تو آنحضرتؐ کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میرے ساتھ اس وقت علیؑ
فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ بھی ہوتے - مگر اتفاق سے آگئے اس وقت ابوبکرؓ و عمرؓ
ان دونوں کے بعد علی مرتضیٰ پہنچے - تو خدا نے یہ آیت نازل کی - مطلب یہ کہ تم نے علیؑ
فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کی آرزو کی تھی تو شیطان نے اڑنگا لگا دیا - اور اپنے دو ایجنٹ
ابوبکرؓ و عمرؓ کو بھیجدیا ؛

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ معزز ناظرین۔ اس آیت کے تفسیر میں جو قصہ
اہلسنت نے نقل کیا۔ وہ بالکل غلط۔ اور نہایت مہمل۔ اور جو قصہ صادق نے تصنیف
کیا وہ بھی مہمل۔ سنو انبیا کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے۔ پیشاب پاخانہ کو جاتے بھی تھے اپنی
بیویوں کے ساتھ سوتے بھی تھے اپنے بچوں کو لے کر کھاتے بھی تھے۔ مختصر یہ ہی کہ قرآن کے
اوراق پلٹ ڈالو تم کو ایک جگہ نہیں بلکہ دس جگہ ملیگا کہ آنحضرتؐ بھی بشر تھے اور اور
انبیا بھی بشر تھے تبلیغ رسالت میں کسی پیغمبر سے غلطی اور سہو اور نسیان نہیں ہوا اور
شیطان کا دخل نہیں ہوا بلکہ بشریت کے افعال میں تمنا۔ خواہش۔ آرزو ہو سکتی تھی۔ اور
یہ منافی مرتبہ نبوت و رسالت نہیں ہی۔ پرائے گھر میں فاطمہ کیونکر تھیں۔ آیہ حجاب نازل ہو چکی
تھی۔ تو یہ قصہ بھی محض جھوٹ۔ علیؑ کو تو اللہ نے بھیجا۔ ابوبکرؓ و عمرؓ کو شیطان نے بھیجدیا۔
حالانکہ کوئی پتہ بھی بغیر حکم خدا کے نہیں گرتا۔ یہ دیکھو آل رسول کا ایمان کہ شیطان نے ان کو بھیجدیا
اور اللہ روکتا تھا۔ مگر وہ عاجز ہو گیا۔ شیطان کی قوت غالب ہوئی۔ آخر پھر اس کی تفسیر
کیا ہی؟ جبکہ شیعہ اور سنی دونوں کی تفسیر و روایت غلط ہو گئی۔ ہم سے سنو حدیثوں کو دیکھو۔
تفسیر پر غور کرو تم کو پتہ چل جائیگا کہ رسول بشریت سے ابوطالب کے احسانات کے شکریہ میں
علی کی محبت میں چاہتے تھے۔ آرزو کرتے تھے۔ تمنا کرتے تھے۔ خواہش کرتے تھے کہ
علیؑ خلیفہ ہوں۔ اور سب سے اوّل وہی ہوں۔ خدا سے دعا بھی کی۔ اسی کی طرف اس آیت
میں اشارہ ہی کہ ای رسول جیسی خواہش بشری تم کو ہی۔ اگر تم کو ند بچاے تو بد دل اور طول نہو
تم سے پہلے بھی ہمارے پیغمبر بہت سے گزرے ہیں ان کی بشری خواہشوں میں بھی یہ
شیطانی وسوسہ پڑتا تھا۔ مگر ہم اپنا کام پورا کرنے والے ضرور۔ تمہارا علی کی خلافت کے
واسطے تمنا۔ آرزو۔ خواہش کرنا یہ ایک وسوسہ شیطانی ہی نہ امر تبلیغ رسالت۔ اب
امنیتہ کے لفظ پر غور کرو۔

تم کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ سنیوں کی تفسیر بھی غلط ہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نماز میں قرآن میں لات و عزیٰ کی تعریف کر دی تھی دیکھو۔ پس شیطان جو دخل دیتا ہے۔
اللہ اس کو مٹا دیتا ہے شیطان نے چاہا تھا کہ علی خلیفہ ہو جائیں اور اسلام کا ستیاناس
ہو جائے اللہ نے اس کو مٹا دیا اور شیطان کی ناک ملکر ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو خلیفہ
بنا دیا۔ پھر فرماتے ہیں۔ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے۔ چونکہ خلفائے ثلثہ آیات تین
آیات اللہ تھے۔ ان کو کیسا مضبوط کر دیا۔ کہ تمام دنیا کے کفار اور مشرک ان کا مقابلہ نکر سکے
علی اور تمام بنی ہاشم۔ عباس اور ابوسفیان اور تمام قبائل عرب بھی اُن کا کچھ نہیں
بگاڑ سکے کیوں ہ اس لیے کہ اللہ نے شیطان کے دخل کو مٹا دیا تھا۔ اور اپنی آیتوں کو مضبوط
کر دیا تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے علیم اور حکیم کے فیصلہ میں غلطی
نہیں ہو سکتی۔ حکمت یہ تھی کہ اسلام کو ترقی ہو۔ علم یہ تھا کہ اُن کی خلافت میں وہ ترقی
پوری ہو جائے گی ذیل کی تین آیتیں مسلسل پڑھو۔ غور سے دیکھو ؛

ترجمہ مقبول ص۵۳۹ ۔ "دو آیہ لیجعل"

ترجمہ مقبول تاکہ شیطان نے جو دخل دیا ہے اس کو ان لوگوں کے لیے آزمائش کر دی
جن کے دلوں میں روگ ہے اور ان کے لیے جو سنگ دل ہیں اور بے شک ظالم سخت
نافرمانی میں ہیں ۱۲ ؛

اے آل رسول دیکھو قرآن کا تسلسل بتاؤ یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں اور
سے لائی گئی اور لائی گئی تو کہاں سے۔ ہم سے سنو یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے۔ اگر تم نہیں جانتے
تو قائم کا قرآن دیکھو ۱۲ ؛

حالانکہ ان کی حالت بھی ظاہر ہو جانے ثابت ہو جانے کے بعد تو اب اس قرآن کی
حیثیت اور کیفیت بھی معلوم ہو گئی ۔ اس میں بھی وہی ہو گا جو تمام ائمہ نے تحریف کیا ہے سنو
اللہ صاحب اس آیت میں فرماتے ہیں کہ ہم شیطان کی بات اور دخل در معقولات کو کیوں
مٹاتے ہیں اپنی آیتوں کو کیوں مضبوط کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ تاکہ شیطان نے جو دخل

لات دیا ہے اس کو ان لوگوں کے لیے آزمایش قرار دے۔ جن کے دلوں میں
ب ہے۔ اور اُن کے لیے جو سنگ دل ہیں اور بے شک ظالم سخت نافرمانی
ہیں۔ عقلمند شیعو صرف تم دیکھو لفظ لفظ پر غور کرو۔ قرآن سے گھبراؤ نہیں صرف اپنے
احمد کا ترجمہ دیکھو۔ اب تم اپنی حالت اور اپنے اقوال کا قرآن سے مقابلہ کرو۔ پیغمبر نے
خم میں ولی عہد مقرر کیا۔ پیغمبر نے مرض موت میں علی کی خلافت کا وثیقہ لکھنا چاہا۔ امام
ن علم تھے۔ حالت رکوع میں زکوٰۃ دیا تھا۔ خلیفہ بنانے کا اللہ نے حکم دیا تھا وغیرہ
ہفوات دیکھو اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ جن کے دلوں میں روگ ہے۔ جو سنگ دل ہیں
م نافرمان ہیں۔ ان کے لیے یہ آزمایش ہے۔ اب قرآن کی گواہی سے خدا کی شہادت سے
ت ہوتا ہے کہ تمھارے دل میں روگ ہے تم سنگ دل ہو۔ جن لوگوں نے دُنیا سے کچھ
ل نہیں کیا اُن پر تم سب و لعن کرتے ہو۔ تم ظالم ہو۔ تم سخت نافرمان ہو۔
ے جو چاہو سو کہو اور جو چاہو سو کرو۔ تم اللہ کے امتحان میں پھنس گئے۔ ذیل کی
ت غور سے پڑھو ۱۲

ترجمہ مقبول ص۵۲۹ "آیہ ولیعلم"

ترجمہ مقبول۔ اور ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے وہ یہ جان لیں
تمھارے پروردگار ہی کی طرف سے ہے پس وہ اس پر ایمان لے آئیں پھر اُن کے
ان کے لیے نرم ہو جائیں اور ضرور اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں صراط مستقیم
ک پہنچا دینے والا ہے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت اپنی اصلی جگہ پر ہے یا کہیں اور سے لائی گئی۔ لائی گئی تو
ں سے ہم سے سنو۔ یہ بھی آیت اصلی جگہ پر ہے۔ وہی سلسلہ بیان شیطان کے دخل
معقولات کا ہے

ادھر والی آیت میں ان لوگوں کا بیان ہے جن کے دل میں روگ ہے۔ جو سنگدل

ہیں جو ظالم اور نافرمان ہیں یعنے شیعہ اس آیت میں اہل سنت کی تعریف کرتے ہیں فرماتے ہیں ج

علم دین دیا گیا ہی وہ جانتے ہیں کہ حق تمھارے پروردگار ہی کی طرف سے ہی ہم کو دین

قائم ۔ ہنا اسلام کا پابند رہنا ہی۔ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں تو کیا علیؓ خلیفہ ہوں تو کیا ہمکو

تابعداری سے کام ہی۔ فرماتے ہیں پس وہ اس پر ایمان لے آئیں پس ان کے دل اسکے

نرم ہو جائیں جس طرح خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اسی طرح علیؓ کی ہاتھ پر بھی بیعت کی

ان کو جھگڑوں سے کام ہی نہ تھا۔ پھر فرماتے ہیں اور ضرور اللہ ان لوگوں کو جو ایما

لائے ہیں صراط مستقیم تک پہنچا دیتا ہی ✣

ای گرفتار ابو بکرؓ و علیؓ ۔ تو چہ دانی سر حق را منجلی

کار خود کن کار بیگانہ مکن ۔ بر زمین دیگراں خانہ مکن

ہم نے تم کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہی۔ تم کو عبادت کرنا چاہیئے نہ کہ جھگڑوں میں

اللّٰھم احفظنا من شرور انفسنا ✣

ترجمہ مقبول : صفحہ ۵۴۲ ۔ آیہ "یا ایھا الناس" ✣

ترجمہ مقبول ۔ ای آدمیو ایک مثل بیان کی گئی ہی اس کو غور سے سن لو۔ یقیناً

جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ کبھی ایک مکھی بھی پیدا نہ کرسکیں گے۔ گو اس کے

سب کے سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لیجائے تو اس سے چھڑا

سکینگے ۔ پیچھے پڑنے والے اور جس کے پیچھے پڑے وہ دونوں بودے ہیں ۱۲ ✣

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں ۔ ای شیعو تم اس

آیت کی تعلیم، تنبیہ میں داخل ہو یا نہیں ۔ سنو ۔ تم جو یا علیؓ اور یا حسین کہکر پکار

ہو ۔ اٹھتے بیٹھتے ۔ گرتے پڑتے ۔ تم جو تعزیہ اور علموں کی نذر نیاز کرتے ہو سب ائمہ

بھی ایک مکھی پیدا کر سکتے ہیں ؟ ابھی مکھی پیدا کرنا تو بڑا مشکل کام ہی وہ کیا کر سکینگے جو

خدا سے نہیں رکھتے ہو اگر مکھی کھالے تو یہ اڑا بھی نہیں سکتے ۔ پھر فرماتے ہیں کہ طالب ا

مطلوب دونوں بودے ہیں۔ مطلوب بے دست و پا کمزور۔ طالب بے عقل بے شعور ۱۲*

ترجمہ مقبول صـ۵۴۳*

ترجمہ مقبول۔ انہوں نے اللہ کو پہچانا ہی نہیں جیساکہ اس کے پہچاننے کا حق ہے بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے ۱۲*

اے آل رسول بتاؤ۔ اے عقلمند شیعو تم بتاؤ۔ کیا خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو حی وقیوم قادر وتوانا۔ علیم وخبیر۔ سمیع وبصیر۔ حاضر وناظر جاننا اعتقاد رکھنا۔ علموں اور تعزیوں کے سامنے جھکنا۔ دوسروں سے مدد مانگنا۔ دوسروں کو پکارنا بھی اللہ کی قدر کرنا ہے۔ پھر یہ سب تم کیوں کرتے ہو۔ اس کا جواب آیت میں خود موجود ہے یعنے چونکہ انھوں نے جیسی اللہ کی قدر کرنی چاہیئے ویسی قدر نہیں کی۔ جیسا پہچاننا چاہیئے ویسا پہچانا نہیں۔ ورنہ عارف کو اس کی فرصت کہاں کہ وہ دوسروں کی طرف بھی دیکھے ۱۲*

لامعبود الا اللہ۔ لامقصود الا اللہ۔ لامحبوب الا اللہ۔ لاموجود الا اللہ۔ لاناصر الا اللہ لانافع الا اللہ۔ لاضار الا اللہ۔ لاعلیم الا اللہ۔ لابصیر الا اللہ۔ لاقادر الا اللہ لامعز الا اللہ۔ لامذل الا اللہ۔ لاہادی الا اللہ۔ لامضل الا اللہ۔

تمام اسمار حسنے باری تعالے کو جس میں صفات باری عز اسمہٗ وجل شانہ بیان ہے سب کو اسطرح پڑھو۔ اور دل سے اعتقاد رکھو تب مسلمان ہو گے۔ تم کہو گے۔ کہ دوسرے بھی ایسی ہی لغویات کرتے ہیں۔ ہماری اپر بھی لعنت "لاتبدیل لسنۃ اللہ" ہماری شریعت اور سنت تبدیل نہیں ہوسکتی ۱۲

پارۂ ہیجدہم سورۂ نور ؎ ترجمہ مقبول صفحہ ۵۵۹۔ حاشیہ نمبر ۱*

ترجمہ مقبول۔ بیشک جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ تم ہی میں سے ایک گروہ ہے*

حاشیہ تفسیر قمی۔ عامہ اہلسنت تو کہتے ہیں کہ یہ آیت عائشہ کے بارہ میں نازل ہوئی مگر خاصہ یعنی شیعوں کی روایت ہے کہ ام المومنین ماریہ قبطیہ کی شان میں نازل ہوئی جبکہ عائشہ نے تہمت لگائی تھی۔

ناظرین۔ ہماری تفسیر کافروں کو مبہوت بناتی ہے۔ ہم کو اس سے کیا سروکار۔

تمام دنیا جانتی ہو کہ عائشہ پر تہمت لگائی گئی۔ پیغمبر مہینہ بھر پریشان رہے۔ کھانا پانی بند ہو گیا۔ یہاں تک کہ علی نے پیغمبر سے کہدیا کہ کیا ابو بکرؓ کی لڑکی کے سوا قریش میں کوئی عورت تجکو نصیب نہیں ہوتی جو تو اس طرح رو رہا ہو۔

مگر ظالم آل رسول کو اتنا بھی گوارا نہیں کہ قرآن کی کوئی منقبت کسی کو نصیب ہو۔ عائشہ کی فضیلت کی یہ کوئی آیت نہیں ہو۔ صرف بہتان سے بری کیا گیا۔ مگر ظالموں کا ایمان دیکھو پیغمبر کی بیوی کو تو عائشہؓ لکھتے ہیں۔ اور ماریہ لونڈی کو ام المومنین۔ ہم کو اس سے بھی کچھ سروکار نہیں۔

مگر عقلمند شیعو تم دیکھو۔ تمام آیتیں پڑھ ڈالو۔ تم کو خود معلوم ہوگا کہ یہ قصہ قرآنی عائشہ سے متعلق ہو یا ماریہ سے اور اگر اتنا بھی آل رسول نہیں سمجھے تو اتنا بھی ان کو قرآن کا علم نہیں ہو۔ اتنا بھی ان میں ظرف نہیں ہو کہ وہ اللہ کے انعام پر حسد نہ کریں۔ ایسے تنگ دل ہیں کہ کسی کی نعمت دیکھ نہیں سکتے تو سمجھ لو کہ قدم بہ قدم یہود اور نصاریٰ کے وہ چلتے ہیں بنی اسرائیل یعنے آل یعقوب کے پیرو ہیں۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہود اور نصارے کو۔ وہ بھی آل یعقوب پیغمبر تھے۔

اے آل رسول بتاؤ۔ عائشہ ماریہ قبطیہ کو تہمت لگانے کے الزام میں پکڑی گئی مواخذہ ہوا۔ شہادت طلب کی گئی۔ حد جاری کی گئی۔ اور اگر کچھ نہیں ہوا تو جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ مقبول احمد دیکھو سورہ نور کی لعنت اور پھٹکار۔

ترجمہ مقبول صـ ۵۶۱ ”وہ آیہ ولا یاتل“ حاشیہ نمبر ۳ و ۴۔

ترجمہ مقبول۔ اور تم میں سے مالدار اور صاحب مقدور لوگ یہ قسم نہ کھا بیٹھیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور مساکین کو راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے اور ان کو چاہیئے کہ معاف کر دیں اور درگذر کریں آیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخشدے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہو۔ حاشیہ نمبر ۲ جوامع

منقول ہے کہ ماریہ قبطیہ کی تہمت لگانے والوں سے متعلق ہے۔ حاشیہ نمبر ۴ تفسیر قمی میں باقر
سے منقول ہے کہ قرابت داروں سے مراد رسول کے قرابت دار ۱۲

معزز ناظرین۔ آپ مقبول احمد کے حواشی میں جابجا دیکھیں گے کہ وہ سورہ نور
کی تفسیر کے لیے وعدہ کرتے آئے ہیں۔ یہودیوں۔ نصرانیوں کی چال قدم بہ قدم آل
رسول کی چال کو دیکھ لو۔ ایسے تنگ دل۔ ایسے بدباطن۔ ایسے حاسد تو یہود و نصاریٰ
میں بھی ملنا مشکل ہے

اہل سنت اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ عائشہ پر تہمت لگانے والوں میں ابوبکرؓ کا ایک
غریب بھانجہ بھی تھا۔ جو ہجرت کر کے آیا تھا۔ ابوبکرؓ اس کو کچھ دیا کرتے تھے۔ جب کھل گیا کہ
اتنا بڑا بدباطن ہے تو قسم کھالیا کہ آئندہ سے اس کو کچھ نہ دیں گے۔ عائشہ ابوبکر کی بیٹی
ہیں اللہ جو بہت مہربان ہے اس نے اس کی بھی اصلاح کر دی کہ جو لوگ صاحب
فضل اور صاحب مقدور ہیں وہ ایسی قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتہ داروں کو اور
مساکین اور راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دیں گے۔ آل رسول کا حسد دیکھو
فضل اور سعۃ دو لفظ تھے

فضل کے معنے فضل بہت صاف لفظ اُردو سمجھنے والا سمجھ سکتا تھا۔ مگر ترجمہ میں
ان لوگوں نے مالدار اور صاحب مقدور کر دیا۔ نیت کا حال ہم کو معلوم۔ قرآن سے
ابوبکر صاحب فضل ثابت ہوتے تھے۔ بھلا اس امت کے یہودی اور اس امت کے
نصرانی اس کو کیونکر گوارا کرتے ۱۲

باقر نے تو غضب ہی کیا۔ تمام طلسم کا گھروندا توڑ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رہتوں
سا برہمنوں اور قبلہ و کعبہ کے خاندان کی مردار خوار روح بھی ان میں داخل تھی۔
کہتے ہیں کہ یہاں اس آیت میں ذوی القربیٰ سے مراد پیغمبر کے قرابت دار۔ باقر ہم کو تم سے
امید نہ تھی قرآن سے اتنے جاہل نیت کے ایسے چھوٹے ہم تم کو نہ جانتے تھے۔ مگر باقر کی

تفسیر سے ایک پتہ اور چلتا ہے۔ تہمت عائشہ میں علی کے ساتھ اُن کے اور بھی خاندان والے
شریک تھے جب اُن کا جھوٹ اور بہتان اور تہمت قرآن سے ثابت ہوگیا تو ابوبکر نے قسم
کھائی کہ ان لوگوں کو آئندہ کچھ نہ دیں گے جیسا پہلے دیا کرتے تھے۔ مورخین ومحدثین و
مفسرین نے غالباً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کے لحاظ سے ان لوگوں کا
علت تہمت میں سزایاب ہونے کا ذکر متروک کیا (اللہ ان کو جزائے خیر دے۔) ہاں اس
وقت کے بعض بدمعاش کہا کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ مفلس تھے۔ ان کو چاہیئے کہ ترجمہ مقبول احمد
دیکھ لیں۔ کہ ابوبکر کو وہ بھی مالدار اور صاحب مقدور لکھتا ہے۔ ماریہ والی داستان ان کی
ذاتی تصنیف ہے بقول ان کے عائشہ نے گھر میں رسول سے کہدیا۔ اور کسی مسلمان نے
زبان سے نہیں کہا تھا۔ ناظرین تمام واقعات عالم کا انکار کر کے اتنی بڑی تاریخ ناسخ التواریخ
ہوگئی۔ جس میں یہی الزام ہے کہ ہر جگہ منقبت کی روایت کو غلط لکھدیں ◆

اسی طرح مقبول احمد نے تمام تفاسیر کو یہ لکھکر منسوخ کردیا کہ یہ عامہ یعنے سنیوں کی روایت ہے

اچھا اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے کیا ہم بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی
اور قرآن تمھارے لیے اُتارین گے۔ سنو خلفائے ثلثہ سابقون اولون میں داخل تھے۔
مہاجرین میں داخل تھے۔ عمر بھر دنیا میں زاہد رہے۔ خلافت سے کچھ حاصل نہیں کیا
دین کو ترقی دی اسلام کی مدد کی تمھارا صرف اسی قدر قصور کیا تھا کہ خلافت جس کا
حق بقول تمھارے تم کو تھا لیلیا تھا۔ اور اپنے بیٹوں کو نہیں دیا ◆

اللہ صاحب فرماتے ہیں ان کو چاہیئے کہ معاف کردیں درگزریں آیا تم اس کو پسند
نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش دے اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے
کیا تم اتنی نصیحت اور ایسی تعلیم کے بعد بھی نہیں مانتے۔ اور پھر بھی تم معصوم ہو ۱۲

پارۂ نوزدہم[19] سورۂ فرقان رکوع ۳۔

"آیہ یویلتیٰ" ترجمہ مقبول صـ۵۷ے حاشیہ نمبر ۶ ؎

ترجمہ مقبول۔ ہائے خرابی میری کاش میں نے فلاں (ثانی) کو یار نہ بنایا ہوتا ۱۲ ؎

تفسیر قمی میں باقرؑ سے منقول ہے کہ فلاناً سے حضرت ثانی مراد ہیں۔ صادقؑ بقسم کہتے ہیں کہ قرآن میں "یالیتنی لم اتخذ الثانی خلیلاً" اترا تھا اور قریب ہے کہ وہ قرآن ظاہر ہوگا اور لوگ اسی طرح پڑھیں گے۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ ؎

ای آل رسول ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو۔ طبقاً عن طبق قدم بہ قدم بنی اسرائیل کے یہودیوں اور نصرانیوں کی چال چلتے ہو۔ باقرؑ تو کہتے ہیں کہ فلاں سے مراد خلیفہ ثانی۔ صادق فرماتے ہیں کہ قرآن میں اترا ہی تھا۔ اور جہالت میں کچھ خبر نہیں کہ زبان سے کیا کہہ کر کیا ہوگیا۔ خلافت کے استحقاق اور غصب پر جھگڑا ہے۔ قرآن جو لاکھوں کروڑوں برس پہلے لوح محفوظ پر لکھدیا گیا تھا۔ اِس میں یہ لکھدیا گیا تھا کہ ابوبکرؓ خلیفہ اول ہوگا۔ اور عمرؓ خلیفہ ثانی۔ اب ای عقلمند شیعو تم مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو اپنے اماموں کی تفسیر دیکھو۔ ابوبکرؓ کو ثانی۔ جب ہی کہیں گے جب وہ اول ہوں گے۔ دیکھو خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی قرآن سے بروایت معصوم ثابت ہوگیا۔ اور کس طرح کہ امام نے قسم کھا کر بیان کیا۔ سوچو اور ڈرو ۱۲ ؎

پارۂ بستم[20] سورۂ نمل رکوع ۷۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۱۳ ؎

ترجمہ مقبول۔ اور جو بدی لے کر آئیگا تو وہ اوندھے منہ جہنم میں ڈالدیے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائے گا کہ جو عمل تم کیا کرتے تھے اسکے سوا تم کسی اور چیز کا بدلا تھوڑا ہی دیا جاتا ہی ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم ہم کوئی دوسرا قرآن لا رہے گے جس میں

صرف تمھارے لیے حکم دیں گے نہیں ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے اور یہ قول فیصل ہے
کہ جو بدی کرکے آئے گا وہ جہنم میں ڈالدیا جائے گا ۱۲

پارہ بستم سورہ قصص رکوع ۶	"آیۂ انک لاتہدی" - ترجمہ مقبول صفحہ ۶۲۵ - و حاشیہ نمبر ا ترجمہ مقبول تقیناً جسکو تم چاہو راہ پر نہیں لاسکتے لیکن اللہ جس کو چاہے راہ پر لے آئے اور وہ راہ پر آنے والوں سے خوب واقف ہے ۱۲

تفسیر قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت حضرت ابو طالب عم بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے تھے کہ چچا جان لا الہ الا اللہ کہہ لیجیے قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے آپ کو نفع پہنچاوں گا - وہ کہتے تھے میں اپنی ذاتی حالت سے خوب واقف ہوں بعد وفات ابو طالب حضرت عباس عم نامدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آکر شہادت دی کہ حضرت ابو طالب نے موت کے وقت یہ کلمہ کہہ لیا - آنحضرت صلعم نے فرمایا میں نے تو اُن سے سنا نہیں - مگر مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے دن ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤں گا - پھر یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنے ماں باپ اور اپنے ان چچا اور میرا ایک بھائی جو میری بعثت سے پہلے مرگیا - بعثت سے پہلے مجھسے مواخات کی ضرور شفاعت کرونگا ۱۲

کافی میں صادق سے منقول ہے کہ ابو طالب کی مثل اصحاب کہف کی سی مثل ہے جو ایمان کو اپنے دل میں چھپائے ہوئے تھے - اور عملاً شرک کا اظہار کیا کرتے تھے قول صاحب تفسیر صافی جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے چھپانے اور شرک کے ظاہر کرنے سے ابو طالب کی اصلی غرض یہ تھی کہ رسول خدا کی نصرت زیادہ کرسکیں - اس کے بعد مولوی مقبول احمد صاحب قول مترجم کہکر لکھتے ہیں کہ علمائے اہل سنت کی تحقیق ایمان و نجات ابو طالب کے بارہ میں مفصل دیکھنی ہو تو رسالہ اسنے المطالب فی نجات ابی طالب مصنفہ سید احمد زینی وحلان مفتی مکہ معظمہ مطبوعہ مصر دیکھو

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد - ایسی بحث سے ہماری تفسیر کو کچھ تعلق نہیں تھا ہمارا دیباچہ ناظرین دیکھ چکے ہیں - ابوطالب پر میرے ماں باپ قربان - چشم ما روشن و دل ما شاد - مگر چونکہ مولوی مقبول احمد اور کل علمائے امامیہ بلکہ آل رسول نے قرآن پاک کو اس محض خیالی بحث کی وجہ سے غارت کیا ہے - ترجمہ میں تفسیر میں تحریف کی ہے اس لیے کچھ لکھتا ہوں - معزز ناظرین - غور سے دیکھئے - ہمارے اسلام کو اس سے کیا مطلب کہ کون اسلام لایا تھا اور کون نہیں لایا تھا *

پھر امامیہ کو کیا ضرورت لاحق ہوئی کہ ایسے فضول امر میں ناخنوں تک زور لگائیں اور پھر خود ہی اپنی زبان سے اقرار کر دیں کہ قمی میں منقول ہے کہ یہ آیت ابوطالب کی شان میں نازل ہوئی - عباس نے گواہی دی مگر پیغمبر نے صاف انکار کر دیا کہ مرض موت اور قریب ازہاق روح تک تو میں خود ہی سمجھا رہا تھا - خوشامد کر رہا تھا - کہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لو - پھر قیامت کے دن اس کے ذریعہ سے آپ کو نفع پہنچاؤں گا - مگر انھوں نے نہیں کہا پیغمبر نے فرمایا کہ ہمارے سامنے تو نہیں کہا - ہم نے تو ان سے سنا نہیں - کافی میں صادق سے اور صافی میں بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے کہ ابوطالب عملاً شرک کا اظہار کرتے رہے - آل رسول سنو *

چو کار بے فضول من بر آید
مرا در وے سخن گفتن نشاید

مقبول احمد تم سنیوں کی جوتیوں پر کیوں جاتے ہو سنی تمھارے برابر جھوٹ بول نہیں سکتے - ان کے جھوٹ بولنے پر انھیں کے علما سخت گرفت کر دیتے ہیں تم ضمیمہ کیوں لکھو ضمیمہ میں کیا لکھو گے - جب تم نے خود ایسی زبردست روایت اپنے ائمہ سے نقل کر دی اگر کوئی چوٹی کی روایت ہوتی تو ان روایتوں کو لکھکر تم شیعوں کی کمر نہ توڑ ڈالتے *
عقلمند شیعہ سمجھ جائیں گے کہ ایمان تو ہمارے ائمہ کی شہادت سے بھی ثابت نہیں -

سنو شیعوں کو چند مجبوریاں اس فضول کام کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ ایک تو صحابۂ رسولؐ کہا کرتے کہ ابوبکرؓ کیسا خوش نصیب صحابی ہے کہ اس کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے کسی دوسرے سابقین صحابہ کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی تھی۔ ابو طالب کا اسلام نہ لانا و شرک کا عملاً ہمیشہ عمر بھر ظاہر کرتے رہنا نہ صرف ثابت بلکہ مسلمہ بھی تھا۔ تو اب علیؓ ابوبکرؓ کے برابر اس تعریف میں نہیں ہوتی۔ اس لیے ابو طالب کے اسلام کی بحث کی جانے لگی اثبات کی کوشش ہوئی۔ مگر یہ بحث بہت پرانی ہے۔ یہ اس وقت کی بحث ہے۔ جب تک ابوبکرؓ کے ایمان و اسلام سے انکار نہیں کیا جاتا تھا۔ اب جبکہ خود ابوبکرؓ کو کافر مشرک منافق شیطان کا ایجنٹ قاتل غاصب وغیرہ خطابات دے دیے گیے تو اس بحث اسلام ابوطالب کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ مگر دیباچہ میں آپ دیکھ آئے ہیں کہ مطعونات مزعومات شیعہ کو بھی ہماری تفسیر میں بہت دخل ہے۔ منجملہ ان مطعونات اور مزعومات کی ایک روایت ان کی یہ ہے کہ انبیا اور اوصیا سب کے باپ ماں بھی مسلمان رہے ہیں۔ اور ابوبکرؓ و عمرؓ تو چالیس برس تک بت پوجتے تھے۔ شراب پیتے تھے۔ سنیوں کی طرف سے کسی احمق نے کہدیا ہوگا کہ ابو طالب کا شرک تو مسلم ہی ہے تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدین کے متعلق کیا کہو گے درانحالیکہ وہ بعثت اور ہدایت سے پہلے وفات پا گئے تھے شیعوں کو کسی بات کے کہنے میں تامل تو ہوتا نہیں کہدیا کہ وہ مسلمان تھے۔ اب غریب مسلمانوں کو کیا پڑی تھی جو عذر کرتے بحث کرتے۔

مگر جب قرآن نازل ہونے لگا پیغمبر کو اور تمام مسلمانوں کو ممانعت ہوئی کہ اپنے کافر مشرک قرابت داروں کے لیے مغفرت کے لیے دعا نہ کریں اللہ صاحب کو اپنے حبیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر عزیز سے یہ بھی کہنا پڑا کہ ای حبیب میرے کہیں تم ابراہیم کی دعا پر جاؤ گے کہ انھوں نے اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کی تھی۔ سنو ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کرلیا تھا کہ ہم تیری مغفرت کی دعا کریں گے تو ابراہیم نے اس وعدہ کو پورا کیا

جب ابراہیم کو معلوم ہو گیا کہ وہ جہنمی ہے اس کی شفاعت جائز نہیں تو ابراہیم نے اپنے ے تبرا کیا +

ب شیعوں کو یہ دور کی سوجھی کہدیا کہ ابراہیم کے باپ کا نام تارخ تھا آذر چچا کا نام تھا ے کے لیے انھوں نے یہ انتظام کیا کہ ایک قرآن خود چھپوایا اور اس کے ترجمہ میں ہر جگہ ہاں ابراہیم کا قصہ قرآن میں آیا ہے وہاں وہاں "اَب" کا ترجمہ مقبول احمد نے چچا لکھدیا ں کی رسی چھوٹی ہوتی ہے۔ جب آذر سے کہدیا کہ ہم نے تو بت برستی کرتے اپنے باپ یکھا ہے۔ وہاں مقبول احمد نے بھی ویسا ہی باپ دادا لکھدیا۔ اب مشکل یہ ہے کہ ربعہ معتبرہ چھپ چکی ہیں مطابع کی بدولت ہر کتاب چھپ گئی ہے مطلب یہ یت کا ترجمہ بھی جس میں ابراہیم کا نسب نامہ درج ہے ابن خلدون میں بھی طبری ابراہیم کا نسب نامہ موجود ہے۔ طبری و ابن خلدون (جو نہایت مستند کتاب تاریخ یاتی ہے) نے تو یہاں تک لکھدیا ہے کہ تارخ اور آذر ایک ہی شخص کا نام تھا صرف غرق تھا۔ تارخ عبرانی لفظ ہے۔ آذر عربی۔ اس لیے نظم قرآنی میں آذر باندھا گیا! ں سنت بھی کہتے ہیں اور اپنے پیغمبر کے ارشاد کے مطابق کہتے ہیں کہ ہمارے ہیں کبھی ہمارا نور زنا کے ذریعہ سے منتقل نہیں ہوا ہمیشہ اصلاب طاہرہ م طیبہ میں منتقل ہوتا رہا۔ سفاح جاہلیت کو ہماری خلقت میں دخل نہیں تھا شیعوں پاک سے مراد شرک و کفر سے پاک ہونا ہے نہ زنا سے پاک ہونا چشم ما روشن دل ما شاد ہے کہ علمائے انساب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب نامہ بھی اسمٰعیل تک نہیں پہنچایا۔ اور شکوک و اختلافات کی وجہ سے تذکرہ چھوڑ دیا + تبلاؤ ابراہیم کا نسب نامہ لکھنا کیسے آسان ہوگا۔ اور چونکہ حضرات شیعہ خدا سے بیخبر ینے خبر ہیں۔ اس لیے ان کو ایسے فضول ولایعنی بحث میں پڑنے کی فرصت ہے +

خدا کی معرفت صحیح حاصل ہو۔ اگر قرآن کا مطلب سمجھتا ہو۔ اگر قرآن بھی نہ پڑھ سکتا ہو

اور فارسی اُردو کے اشعار جانتا ہو سمجھتا ہو تو وہ بھی سمجھ جاوے

گہ آری خلیلے زبت خانۂ | کنی آشنائی زبیگانۂ
کعبہ میں پیدا کرے زندیق کو | لاے تبخانہ سے وہ صندیق کو
زادہ آذر خلیل اللہ ہو | ابن کنعاں نوح کا گمراہ ہو
عقل سے باہر خدائی ہے تری | فہم سے برتر خدائی ہے تری
اے گرفتار ابوبکر و علی | تو چہ دانی سر حق راتجلی

جتنی دیر اس بحث میں گزرتی ہو اتنی دیر ہم اللہ سے کوسوں منزلوں دور ر
ناظرین اس تفسیر و تسلیم کے بعد مقبول احمد کا ہر جگہ "آپ" کا ترجمہ چچا کرنا کہ
اور غلط ہو گیا۔ اس عقل کے دشمن سے کوئی پوچھے کہ جب تجھکو ایسا نامعقول حا
منظور تھا تو تو پہ پھر کیوں ہر جگہ چچا کہتا رہا ✤

ترجمہ مقبول صـ ۶۹۶ - آیہ و ہو اللہ ✤

ترجمہ مقبول - اور وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے اوّل و
کی تعریف اسی کے لیے زیبا ہے اور اسی کو حکم کا حق حاصل ہے اور تم سب کی با
اسی کی طرف ہو گی - ✤

اس آیت سے علی کا اللہ ہونا ائمہ کا اللہ ہونا باطل ہو گیا مسئلہ رجعت و عقی
مہدی کی تکذیب و تردید ہو گئی ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول صـ ۷۳۱

ترجمہ مقبول - پس تم ہرگز کافروں کے پشت پناہ نہ ہونا ۱۲ ✤
اے آل رسول بتاؤ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس آ
کر سکتے ہیں - پھر بتاؤ کہ اگر تم کافر ہوے تو پیغمبر خدا کی خلاف قرآن کے خلاف
پشت پناہی کریں گے ۱۲ ✤

پارۂ بستم سُورۂ عنکبُوت

"آیہ ام حسب" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۳۲۔

ترجمہ مقبول۔ کیا ان لوگوں نے جو بدیاں کیا کرتے ہیں یہ گمان کرلیا ہی کہ وہ ہم سے سبقت لیجائیں گے۔ یہ کیسے بُرے حکم لگاتے ہیں ۱۲۔

معززا اور عقلمند شیعو۔ علی نے ایک موقع پر اس آیت کو پڑھا تھا۔ خاص اپنی شان میں اب دیکھو کہ تب علی نے اپنے کو خدا کہا یا نہیں۔ یا باقر مجلسی جھوٹا۔ یا علی کافر حیات القلوب جلد ۲۔

پارۂ بست ویکم سُورۂ عنکبوت

"آیہ بل ہو" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۴۱۔

ترجمہ مقبول بلکہ وہ کھلی آیتیں ان لوگوں کے سینوں میں موجود ہیں جن کو علم دیا گیا ہی۔ اور سوائے ظالم لوگوں کے ہماری آیتوں کا انکار کوئی بھی نہیں کرتا ۱۲۔

ای عقلمند شیعو۔ ترجمہ پر غور کرو اپنے اماموں کے اقوال پر نظر ڈالو کتنی آیتونکی تحریف کے وہ قائل ہیں اللہ صاحب فرماتے ہیں جن کو علم دیا گیا ہی ان کے سینوں میں ہمارے قرآن کی کھلی آتیں موجود ہیں اور سوائے ظالموں کے ہماری آیتوں کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا دیکھو آل رسول ظالم قرار پاتے ہیں ۱۲۔

پارۂ بست ویکم سُورۂ لقمان

"آیہ ومن الناس" ترجمہ مقبول صفحہ ۶۵۵

ترجمہ مقبول اور آدمیوں میں سے کوئی ایسا بھی ہی جو بیہودہ باتوں کا خریدار ہی کہ بغیر علم کے لوگوں کو راہ خدا سے بھٹکائے اور ان کی ہنسی اُڑائے ذلیل کرنے والا عذاب ایسوں ہی کے لیے ہے ۱۲۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہی کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص جماعت کے لیے محدود ہی پھر کیا ہم دوسرا کوئی قرآن اُتارینگے پس ضرور ہی کہ قیامت تک کے

لیے ہمارا یہی قرآن حجت ہو - اب اگر تم بھی اس جرم کے مرتکب ہو - تو اس وعید میں داخل ہو گے - اب ہم سے سنو کہ تم اس جرم کے مرتکب ہوے ہو - ترجمہ مقبول اور شیعوں کی تمام کتابیں حدیث و تفسیر کی دیکھ ڈالو تم کو معلوم ہو جائیگا تم خود سمجھو گے کہ تم میں بعض ایسے آدمی بھی ہیں جو بیہودہ باتوں کے خریدار ہیں بغیر علم لوگوں کو راہ خدا سے گمراہ کرتے ہیں بہکاتے ہیں - اللہم احفظنا من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا ✦

ترجمہ مقبول - صفحہ ۶۵۸ - "آیہ و اغضض من صوتک

ترجمہ مقبول - اور اپنی آواز کو دھیما رکھو کہ سب سے زیادہ ناگوار آواز گدھوں کی آواز ہے ۱۲ ✦

اے آل رسول اور عقلمند شیعو - تم اپنی مجلسوں میں جا کر غور کرو بناوٹ و مکاری سے اپنے ذاکرین کا چلانا دیکھو - ماتم کرتے وقت کا شور دیکھو تم خود کہدو گے کہ ہمارا یہ فعل قرآن کے خلاف ہے ۱۲ ✦

ترجمہ مقبول - "آیہ و من الناس من" ✦

ترجمہ مقبول - اور آدمیوں میں سے کوئی کوئی ایسا بھی ہو جو اللہ کے بارہ میں بغیر علم اور بغیر ہدایت اور بغیر روشنی پہنچانے والی کتاب کے لڑتا پھرتا ہو ۱۲ ✦

اے عقلمند شیعو زیادہ نہیں تو صرف مقبول احمد کا ترجمہ اور حاشیہ دیکھو - اور بہت غور سے دیکھو تم کو معلوم ہو جائیگا کہ طالب اور مطلوب شیعہ اور امام دونوں قرآن نہیں سمجھتے قرآن کا علم اور قرآن کی ہدایت اور قرآن کی روشنی اُن کو نصیب نہیں ہوئی - اسلام غارت ہو پیغمبر کی توہین ہو - اللہ صاحب چاہے جا سکو کہ رب العالمین رہتے صرف آل رسول کے خدا بنے ہیں - معاذ اللہ مگر کچھ ان کو عقل نہیں ۱۲ ✦

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۵۸ و ۶۵۹ ✦

ترجمہ مقبول - اور جب وقت ان سے یہ کہا جاتا ہو کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہو تم

اس کی پیروی کی تو وہ یہ کہدیتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہی۔ گو شیطان ان کے باپ دادا کو بھڑکتی ہوئی آگ کی عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو تو بھی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ کے لیے محدود ہی۔ کیا ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت نہیں ہے۔ پھر کیا تمھارے لیے اب کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے؟

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۵۹۔ آیہ ومن یُسلم ؎

ترجمہ مقبول اور جو شخص اپنے معاملہ کو خدا کے سپرد کردے اس حال میں کہ وہ نیک عمل بھی ہو تو اس نے یقیناً مضبوط رسا پکڑ لیا۔ اور تمام معاملات کا انجام خدا ہی کے حضور میں پیش ہوگا

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمام بارہ ہزار اصحاب رسول لاکھوں تابعین کروروں تبع تابعین اور کل اہل سنت کی شان میں اتری ہی یا نہیں ہی۔ ہم سے سنو۔ صحاب رسول کی فرماں برداری اسلام دیکھو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو اُنھوں نے اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کردیا۔ اسکے تابعدار رہے علی خلیفہ ہوئے اُنھوں نے اپنے معاملہ کو اللہ کے سپرد کردیا۔ علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انکی تابعدار رہے بے شک عمل بھی کرتے رہے۔ اور مضبوط رسا پکڑ لیا۔ اب یہ بحث کہ کس کو استحقاق نہیں تھا؟ کون غاصب تھا؟ کون مستحق تھا؟ پھر اس کی سزا کیا؟ اس کا جواب اللہ صاحب خود دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں تمام معاملات کا انجام خدا ہی کے حضور میں پیش ہوگا۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہی اور علیم و حکیم۔ قادر و توانا ہی۔ پھر تمھارا اس وقت سب و لعن کرنا بے ضرورت اور فضول کام ہی ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صـ ۶۶۴۔ آیہ اما الذین آمنوا ؎

ترجمہ مقبول یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے پس جو عمل وہ کیا کرتے تھے اس کے عوض میں ان کے لیے مہمانی کے طور پر رہنے کے بہشتی باغات ہوں گے ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ قیامت تک کے تمام مسلمان جو عمل صالح بھی کریں اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں سنو اس سے تمھارا عقیدہ طینت کہ شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدیئے جائیں گے باطل ہوتا ہے۔ ہم سے سنو شیعہ جو مومن ہوگا اور عمل صالح کرتا رہیگا وہ بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اس کا قرآن اس کا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ نہ وہ تنگ دل ہے نہ بخیل ہے نہ اس کے خزانہ اور جنت میں کچھ کمی ہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۴ آیہ واما الذین فسقوا"

ترجمہ مقبول۔ اور رہے وہ جو نافرمان تھے پس ان کا ٹھکانا جہنم ہے جس وقت بھی وہ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے نکلیں اسی میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے یہ کہا جائیگا کہ اب تم اس آتش دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۱۲ ؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب ہم تمھارے لیے کوئی خاص قرآن اتاریں گے۔ نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے عالم پر حجت ہے جو فاسق اور نافرمان ہوگا اسی آیت میں داخل ہوگا۔ ہم سے سنو اہل سنت میں سے بھی جتنے لوگ فاسق اور نافرمان ہوں گے۔ وہ بھی اسی آیت میں داخل ہونگے قرآن کا مطلب تم کیا سمجھو گے۔ ہم سے سنو۔ مومن و موحد پر ہمیشگی و خلود آتش دوزخ حرام ہے نہ صرف عذاب بقدر گناہ ۱۲ ؎

پارۂ بست ویکم سورۂ احزاب	ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۶۶ وحاشیہ نمبر ۲ ؎ ترجمہ مقبول۔ اے نبی تم اللہ سے ڈرو۔ اور کافروں

...وں کی بات نہ مانو بیشک اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہی ٭

...حاشیہ نمبر ۲ پر تفسیر قمی میں صادقؑ سے منقول ہی کہ کہنا تو مجھے تجھسے ہی اور پڑوسن تو سنتی
...خطاب ظاہر تو نبی سے ہی اور مراد امت کے لوگ ہیں ۱۲ ٭

...ی آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
...تمھاری شان میں اترا ہی۔ اچھا ہم سے سنو۔ کہ یہ آیت تمھاری شان میں کس
...ی ہی۔ تمھاری عادت ہی وعید کی آیتوں کو واقعہ قرار دیکر تم اصحاب رسول پر ڈھکیل
...۔ اب تم سے چند سوالات ہیں۔ بتاؤ خلفاے ثلثہ کافر و منافق تھے یا نہیں اگر کہو
...تھے تو قصہ فیصل ہی۔ اور اگر تم کہو کہ کافر و منافق تھے۔ تب سوال یہ ہی کہ رسول کریم
...ت مانتے تھے یا نہیں۔ اگر کہو کہ نہیں مانتے تھے تو عمر بھر کے واقعات پر پردہ ڈالدو۔
...ہے نہ بات کی نہ سنی۔ اچھا حکم مشورہ کو بھی ہوا پر اڑا دو۔ مگر وہ تو قرآن کا خدا کا
...ہی نبی اُن سے مشورہ کرو۔ پھر بتاؤ کہ پیغمبر نے اس حکم کے بعد مشورہ کیا یا نہیں ؟ نہیں
...مان ہوے یا نہیں۔ مشورہ کیا تو ان لوگوں نے کچھ جواب دیا یا نہیں۔ جواب دیا
...پھر رسول یہی کرتے رہے کہ مشورہ لیکر ان کے خلاف عمر بھر کیا کیے۔ پھر بتاؤ کہ وہ
...سچے دیندار۔ خدا پرست۔ فرمان بردار تھے کہ روز دیکھتے تھے کہ ہمارے مشورہ
...ف کیا جاتا ہے مگر پھر بھی وہ تابعدار بنے رہے عذر نہیں کیا۔

...بھی ایک سوال کا اور جواب دو فی الحقیقت جو کفار اور منافق تھے ان لوگوں کی اطاعت
...تے تھے یا نہیں بات مانتے تھے یا نہیں۔ اگر مانتے تھے۔ اطاعت کرتے تھے۔ تو آیا یہ
...کے خلاف ہی یا نہیں ؟ ٭

...ور اگر نہیں مانتے تھے تو اللہ کا یہ حکم عبث ہوا یا نہیں ؟ حالانکہ اس کا کوئی فعل
...ہیں ہوتا ٭

...صادق ہم نہ کہتے تھے کہ تم جاہل ہو قرآن مطلق نہیں سمجھتے قرآن بالکل نہیں جانتے

ہاں ہاں بلکہ قرآن پڑھا ہی نہیں تم جہالت سے کہتے ہو کہ خطاب پیغمبر سے ہے مگر مراد
کے لوگ ہیں۔ اچھا صادق ذیل کی آیت پڑھ لو اس کے بعد جواب دینا۔ اگر کچھ دیکھ

ترجمہ مقبول ص۶۶۶ "آیہ واتبع"

ترجمہ مقبول۔ اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی
ہے اس کی پیروی کرو ۱۲

اے صادق یہ عطف ہے "ولا تطع" پر یعنے کافروں و منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔
کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کر
صادق اب بتاؤ یہ بھی وہی ہے کہ کہنا تو مجھ سے ہے اور پڑوسن تو سنتی رہیو اے جہ
کیا خطاب ظاہر تو نبی سے ہے اور مراد امت کے لوگ ہیں۔ یعنے یہ وحی نبی پر نہیں آئی
بلکہ اُمت پر آئی تھی اسی علم قرآن پر تم کو دعوائے ہمہ دانی زیب دیتا ہے۔ اسی جہا
تم راسخون فی العلم بنے ہو۔ اسی جہالت پر تم معصوم ہو۔ ڈرو۔ اور اللہ کے عذ
سے ڈرو ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۶۷۔

ترجمہ مقبول اور رسول کی (ان کی) بیبیاں مومنین کی (ان کی) مائیں ہیں
حاشیہ نمبر ۳۔ انصاف پسند اور عقلمند شیعو تم بھی اہلسنت باغیرت تم بھی دیکھو۔ ایک
بھی قرآن کا جس میں غیروں کی فضیلت ہو حاشیہ سے نہیں بچتا۔ زہر ڈالنے سے
بچتا۔ حاشیہ کا مطلب سنو ۱۲

کافی میں باقر سے منقول ہے کہ ازواج رسول امتیوں پر حرام ہوتی ہیں "ماں کا
حکم رکھتی ہیں "الاکمال" میں ہے کہ قائم آل محمد (مہدی) سے اس طلاق کے معنے د
کیے گئے جس کا حکم رسول نے علی کو دیا تھا مہدی نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد ان
سے جو بھی نافرمانی برتے اور تمہارے برخلاف خروج کرے اس کو میں طلاق د

زوجیت سے خارج کر دوں گا۔ اور اس امر کے اظہار کا اختیار تم کو عطا کرتا ہوں ؎

اقول وبحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد۔ اے آل رسول ہم تم کو جاہل نہ کہتے تھے۔ ہم نہ کہتے تھے کہ تم بنی اسرائیل کے یہودیوں اور نصرانیوں کے قدم بہ قدم چلتے ہو۔ آیت تو صرف اس قدر تھی کہ پیغمبر کی بیبیاں مومنین کی مائیں ہیں۔ اس پر تم اتنا زہر کیوں اگلے عائشہ کو چھوڑو۔ دوسرے اُمہات المومنین نے تمہارا کیا بگاڑا تھا۔ ہاں اے آل رسول بتاؤ کہ ؛

۱۔ قائم آل محمدؐ کو اہل سُنت نے کبھی دیکھا۔ اہل سُنت کو جانے دو ؛

۲۔ قائم کے چچا اور اُن کی اولاد نے کبھی دیکھا تھا ؛

۳۔ شیعوں میں سے کسی نے دیکھا تھا ؛

۴۔ اور اچھا بتاؤ کس تاریخ کو وہ غائب ہوئے ؛

۵۔ جس تاریخ کو وہ غائب ہوئے اس دن ان کی عمر کیا تھی ؛

۶۔ حسن عسکری کی وفات کی تاریخ کیا ہے ؛

۷۔ غیبت سے قبل وہ کہاں رہے تھے ؛

۸۔ شیعہ نے یہ سوال غیبت سے قبل کیا تھا یا غیبت کے بعد ؛

۹۔ غیبت صغریٰ کے زمانہ میں یہ سوال کیا تھا یا غیبت کبریٰ کے زمانہ میں ؛

۱۰۔ کیا ذریعہ علم ہے کہ جو لوگ امام غائب کی سفارت کے مدعی تھے وہاں اپنا جانا بیان کرتے تھے وہ جھوٹ نہیں بولتے تھے ؛

۱۱۔ کسی معتبر کتاب امامیہ میں یہ حدیث حضرت امام حسنؑ یا حضرت امام حسینؑ یا حضرت علیؓ۔ زین العابدین سے مروی ہے ؛

۱۲۔ جب حسنینؑ اور زین العابدین سے یہ حدیث مروی نہیں ہے۔ تو پھر اس کا کیا ثبوت ہے کہ تم خود ہی جھوٹ نہیں بولتے ؛

۱۳- پیغمبر مرے یا نہیں ٭

۱۴- فاطمہؓ نے وراثت کا دعویٰ کیا یا نہیں ٭

۱۵- علیؓ نے خلافت کا دعویٰ کیا یا نہیں ٭

۱۶- موت کے بعد نکاح ختم ہوجاتا ہے یا نہیں ٭

۱۷- موت کے بعد اگر کوئی شخص طلاق دے تو زوجہ کو وراثت سے محروم کرسکتا ہے ٭

۱۸- موت کے بعد طلاق کی کوئی صورت قرآن میں ہے یا نہیں

۱۹- پھر قرآن تمھاری اس وراثت کی تکذیب کرتا ہے۔ یا نہیں ٭

۲۰- علی نے عائشہ کو رسول اللہ صلعم کی طرف سے طلاق دیا یا نہیں ٭

۲۱- لڑائی سے پہلے علیؓ نے طلاق دیا یا فتح کے بعد ٭

۲۲- طلاق کے بعد علی نے ثلث ترکۂ رسول سے نکالا یا نہیں ٭

۲۳- حسنینؓ کو جو وارث فاطمہ تھے اور آل عباس کو عائشہ والا مکان تقسیم ترکہ میں دے دیا۔ یا نہیں ٭

۲۴- قائم آل محمدؐ بوقت رجعت عام و انتقام طلاق بھی دینگے یا نہیں ٭

۲۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بوقت رجعت کس کس کو طلاق دینگے خصوصاً عائشہ کو طلاق دیں گے یا نہیں ٭

۲۶- قائم آل محمد قرآن سمجھتے ہیں یا نہیں ٭

یہ ۲۶ سوال ہیں۔ ہم رعایت کرتے ہیں کہ بارہ امام صرف دو دو سوال کا جواب دیں۔ ۲۴ سوال ہو جائیں گے۔ رہے دو سوال ایک ایک سوال کا جواب ایک اڈیٹر اصلاح ایک کا بہادر علی شاہ دیدیں ٭

مقبول احمد دیکھو سورۂ احزاب کی لعنت ٭

ترجمہ مقبول صـ۶۷۱ـ آیہ لیجزی اللہ ٭

جمہ مقبول۔ تاکہ اللہ سچوں کو انکے سچ کے موافق بدلا دے۔ اور منافقوں کو اگر چاہے
دے یا ان کی توبہ قبول کرلے۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے ۱۲
ہو آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں نہیں نہیں تم انکار نہیں
دعوی کر چکے ہو کہ یہ آیت تمہاری شان میں اتری ہے (حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۷۶)
خلفائے ثلثہ ان منافقین میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ داخل نہیں ہیں تو
ہے اور اگر کہو کہ داخل ہیں تب بتاؤ کہ اس آیت میں تو اللہ فرماتا ہے کہ چاہے ان
کرے بے شک اللہ بڑا بخشنے والا (آخرت میں) رحم کرنے والا ہے۔ کیوں جی اگر
کرنا چاہے تو تم روک سکتے ہو۔ روک لوگے ۔
کہدو کہ ہاں تو تم نے سارے قرآن کو جھٹلا دیا۔ قرآن میں سیکڑوں جگہ آیا ہے کہ اللہ
الا کوئی نہیں اور پھر بتاؤ کہ اللہ تو ان کو آخرت میں رحم کرنے والا اور بخشنے والا
ان پر سب ولعن کرتے ہو۔ اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو کیا یہ صریح قرآن اور خدا
ہے یا نہیں اور پھر بھی تم معصوم مقبول احمد دیکھو سورۂ احزاب کی لعنت ۱۲
جمہ مقبول صفحہ ۱۷۶ "آیہ وکفی اللہ المومنین القتال" وحاشیہ نمبر ۲
جمہ مقبول۔ اور اللہ نے مومنوں کو لڑائی کی نوبت بھی نہ آنے دی اور اللہ
ت وصاحب غلبہ ہے ۱۲
و آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا تم کوئی قرآن بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تاریں گے۔ ہاں تم کہہ چکے ہو کہ علی کے ذریعہ سے یہ بات ہوئی۔ اب سُنو کہ یہ
ی شان میں کیونکر نازل ہوئی ہے۔ تم بھی قرآن سے خلفائے ثلثہ اور تمامی
ل کو کافر و منافق کہتے تھے۔ اہل سنت اس کا جواب نہیں دیتے تھے۔ آ
الذی کفر سے اللہ خود کافی ہو گیا کہ مفسر کی بدولت اب تمہاری لڑائی

نوبت ہی نہ آئے گی۔ اب قیامت تک اپنا ایمان ثابت کرتے رہو۔ نفاق وکفروشرک
برأت حاصل کرتے رہو۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ صاحب قوت وصاحب غلبہ
جس کو چاہے قوت وغلبہ دیدے ۱۲ ٭

پارۂ بست ویکم سورۂ احزاب رکوع ۴

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۲۔ وحاشیہ نمبر ۱۔ ضرور دیکھو ٭
ترجمہ مقبول۔ ای نبی تم اپنی ازواج سے یہ کہدو کہ اگر تم زندگی
دُنیا اور اُس کی زینت کی خواستگار رہو۔ تو آؤ میں تمکو نفع پہنچا
اور پھر تمھیں نہایت خوبی سے رخصت کردوں ٭

ای آل رسول بتاؤ ٭

۱۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ا
ازواج سے کہا یا نہیں ۱۲ ٭

۲۔ اور کہا تو سب سے پہلے کس سے کہا ٭

۳۔ اچھا بتاؤ عائشہ وحفصہ سے کہا یا نہیں ٭

۴۔ بتاؤ عائشہ وحفصہ نے کیا جواب دیا ٭

۵۔ بتاؤ عائشہ وحفصہ نے زندگی دنیا چاہا یا نہیں ٭

۶۔ بتاؤ پیغمبر نے رخصت کیا یا نہیں ٭

۷۔ بتاؤ پیغمبر کی وفات کے وقت یہ دونوں رسول کے گھر میں رہیں یا نہیں ٭

۸۔ بتاؤ جب رسول کی گھر میں رہیں تو زوجہ باقی رہیں یا نہیں ٭

یاد رکھو صادق تسلیم کرچکے ہیں کہ جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
لیا وہ نکاح میں رہیں اور جس کو رخصت کردیا وہ مطلقہ ہوگئیں اب پڑے کافر برا مانا
دوسری آیت مابعد غور سے پڑھو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول احمد۔ صفحہ ۶۷۲ ٭

ترجمہ مقبول - اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کی خواستگار رہو تو
نے تم میں سے جو نیک ہونگی ان کے لیے بہت بڑا اجر مہیا فرمایا ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ - عائشہ و حفصہ نے اللہ اور اسکے رسول اور آخرت کے گھر کو
ر کیا یا نہیں وہ رخصت کر دیگئیں یا نہیں - کیا باوجود اس کے کہ انھوں نے زینت دنیا
رو کی تھی - روکی گئی تھیں ؟ کیوں تمھارا حاشیہ اس پر کیوں نہیں ہے - ام سلمہ کے بعد ہی
اگر کچھ تو بولو - آیت مابعد پڑھو +

ترجمہ مقبول صـ ۶۷۲ +

ترجمہ مقبول - ای نبی کی بیبیو ! جو تم میں سے کوئی کھلی بدی کریگی تو عذاب بھی دوہرا
ئیگا - اور اللہ پر یہ بات آسان ہے ۱۲ +

ای آل رسول بتاؤ عائشہ و حفصہ نے پیغمبر کی زندگی میں ارتکاب فاحشہ مبینہ کیا یا پیغمبر
ت کے بعد یا ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ان لوگوں نے دوچند حد
ی کی - یا علی کے زمانہ میں ایسا کیا اور انھوں نے دوچند حد شرعی جاری کی - پھر تم
دوچند سزا خلاف شرع کیوں تجویز ہوئی صرف اس لیے کہ وہ پیغمبر کی بیبیاں
ورنہ قرآن میں تو صرف سو سو کوڑے تھے - اسی طرح آل رسول بھی جب گناہ
گے تو جیسا کہ ان کا رتبہ بلند ہے ان کے قصور کی سزا بھی سخت ہوگی - اللہ کی سنت
نہیں ہوتی - خود فرماتے ہیں کہ اللہ پر یہ بات آسان ہے - یعنے قرآن کے مجوزہ سزا
دوچند سزا دینا ۱۲ +

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۳ +

ترجمہ مقبول - (ای ازواج نبی) اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی
اری کرے گی اور نیک عمل بجالائے گی تو ہم اس کو اس کا اجر بھی دوہرا دیں گے اور
اس کے لیے اچھی روزی بھی تیار کر رکھی ہے ۱۲ +

ای آلِ رسول کچھ سمجھے یہ ساری منزلت رسول کی ہی۔ رسول کی بیبیوں
ہیں کہ گناہ کروگی تو دوہرا عذاب دیں گے نیکی کروگی۔ تو دوہرے اجر بھی دیں
اسی پر تم اندازہ کرلو۔ اپنے کو بھی قیاس کرو۔ ہم تمہارے اعمال سے واقف ہیں مگر
ستاری دیکھو کہ ہم ظاہر نہیں کرتے۔ ذیل کی متصل آیت غور سے پڑھو ٭

ترجمہ مقبول صہ ۶۷۳

ترجمہ مقبول۔ ای نبی کی عورتو! اگر تم پرہیزگاری کرو تو تم اور عورتو
مانند نہیں ہو ۱۲ ٭

ای آلِ رسول سمجھو منزلت ازواج عین منزلت رسول ہی دیکھو اللہ صاحب
ہیں ای نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کے مانند نہیں ہو۔ ای جاہل مقبول احمد
بیبی لکھنے میں کوئی عزت بڑھتی تھی یا عورتو لکھنے سے کچھ گھٹ گئی۔ مگر تیرا کفر
ہوگیا کہ پیغمبر کی توہین۔ بس تو کس درجہ دلیر ہے۔ قرآن کے خلاف کرنے میں تو
ہی اللہ تو مسلمانوں کی ماں فرماتا ہی۔ اور تو ایسا بدتمیز ہی کہ پانچ جگہ بیبیو کا لفظ لکھنے
عورتوں کے لانے میں تجکو اُردو زبان کا بھی خیال نہیں ہوا۔ ذیل کی متصل
بغور دیکھو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۷۳۔ "آیہ وقرن فی بیوتکن" حاشیہ نمبر ۲ و ۳۔ ملاحظہ طلب
ترجمہ مقبول۔ اور اپنے گھروں میں عزت وقار سے بیٹھی رہو۔ اور قدیم جاہلیت
کا سا بناؤ سنگار کرکے باہر نہ نکلا کرو۔ اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور برابر اللہ
اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو۔ ای اہل بیت سوائے اس کے نہیں ہی کہ خدا
ہی کہ ہر قسم کے رجس کو دور کردے اور تم کو ایسا پاک کردے جیسا کہ پاک کرنے کا حق
تمہارے گھروں میں خدا کی آیتیں اور حکمت کی باتیں جو پڑھی جاتی ہیں انھیں یاد
بے شک خدائے تعالیٰ بڑا باریک بین اور خبردار ہی ۱۲ ٭

ای آل رسول اِس چھوٹی سی آیت پر مقبول کی ڈوڈو حاشیے ہم کو دھوکا نہیں دے سکتے ہم کو بتاؤ "آیہ تطہیر" ازواج رسول کی شان میں قرآن میں وارد ہے یا نہیں چھ آیتوں سے مسلسل انھیں کا بیان ہی "آیہ تطہیر" کوئی مستقل آیت نہیں ہے بلکہ آیت کا ایک جزو ہے ۱۲ +

اچھا بتاؤ سیاق وسباق کلام کو چھوڑ کر دخل در معقولات دنیا کس نے پسند کیا ہے۔ کون گوارا کر سکتا ہی۔ یہاں اہلبیت علی کا کیا ذکر تھا۔ ایک شکل تھی مگر ظالم مقبول احمد نے اسکی جڑ کاٹ دی۔ یعنے "نساء" کے ترجمہ میں اگر وہ چاہتا تو قرآن کی شہادت سے وہ "لڑکی" ترجمہ کر سکتا تھا۔ فرعون کے قصہ میں جابجا آیا ہی "ابناء" یعنے بیٹوں کو وہ قتل کرتا تھا "نساء" یعنے لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا۔ تمھارا اصول وہ کہاں گیا کہ حدیث کو قرآن پر پیش کرو۔ اگر قرآن اسے سچ کہتا ہو تو وہ حدیث سچی ہی قرآن اس کے خلاف ہو تو وہ حدیث جھوٹی ہی۔ آج اپنی کل حدیثوں کو قرآن سے مقابلہ کرو ضمیمہ میں جو لکھو اس کا بھی قرآن سے مقابلہ کرو اگر وہ قرآن کے خلاف ہی تو یقیناً جھوٹی ہی۔ چاہے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کرو۔ چاہے تم خود بیان کرو تم اپنے قدیم طریقہ تحریف پر چلو کہ یہ آیت یہاں کی نہیں ہی۔ کہیں کا کہیں کر دیا ہی۔ اچھا بتاؤ پیغمبر کے سامنے جو قرآن جمع ہوا تھا۔ اس میں دکھلاؤ علی نے جو قرآن جمع کیا تھا۔ اس میں دکھلاؤ قایم کے پاس جو قرآن ہی اس میں دکھلاؤ۔ اجی تم دکھلاؤ گی کیا ہم کو جواب ہی دے دو +

۱۔ کہ یہ آیت کس جگہ سے آئی ہی +

۲۔ اور کس آیت کا ٹکڑا ہی +

۳۔ شروع آیت سے آئی ہی +

۴۔ یا آخیر آیت سے +

۵۔ یا وسط آیت سے +

اب قیامت تک سر ٹکرایا کرو سنیوں کی جوتیوں پر مت جاؤ وہاں سے کچھ نہ ملے گا۔ وہ تو صاف جواب دیتے ہیں کہ آیہ تطہیر نازل تو ہوئی ہو ازواج رسول کی شان میں مگر پیغمبر نے اپنی مہربانی و محبت سے چاہا کہ اپنی اولاد کو بھی شریک کرلیں اگر اس ٹکڑے پر تم راضی ہوتے ہو قناعت کرتے ہو تو ہم کو بھی کوئی عذر نہیں۔ جاؤ کھاؤ خوش رہو مگر علمی دلائل میں تم کو سب سے بہتر دلیل تلاش کرنی چاہیئے اور سب سے بہتر دلیل قرآن ہی قرآن میں ابراہیم کے قصہ میں فرشتوں کی زبانی ابراہیم کی بی بی کے لیے اہل بیت کا لفظ آچکا ہے اور تاویل قرآن بالقرآن یہی ہے۔ جب ابراہیم کی بی بی اہل بیت ہوئیں تو رسول کریم صلعم کی بیبیاں اہلبیت میں کیونکر داخل ہوں یہ بھی قرآن کا معجزہ تھا کہ وہاں اس "اہلبیت" کر کوئی ردو قدح آل رسول نہیں کرسکتے۔ اب اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ تمھاری حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں اور تمھارے ہی اصول اور دلیل سے وہ تمام حدیثیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ ہاں تم نے حاشیہ پر لکھدیا ہو کہ یوشع موسیٰ کی وصی تھی ان کی بیٹی صفرا وصی سے لڑیں یہاں پیغمبر کے وصی سے حمیرا لڑیں ہم کو اس جھگڑے سے کیا سروکار مگر تم ذرا بتاؤ ۱۲ ٭

۱۔ موسیٰ نے کس تاریخ کو اور کس وقت یوشع کے لیے وصیت کی ٭

۲۔ کس کے سامنے ٭

۳۔ کون گواہ ہے ٭

۴۔ یہود و نصارے و مجوس و بنی اسرائیل کی گواہی کام پر نہیں آئی۔ قرآن کی کس آیت سے یہ نکلتا ہے ٭

۵۔ اچھا توریت کی کس آیت سے یہ نکلتا ہی ٭

۶۔ اچھا انجیل کی کس آیت سے یہ نکلتا ہی ٭

۷۔ اچھا مجوسیوں کی کس کتاب سے یہ نکلتا ہی ٭

۸- یوشع نے کب کہا؟

۹- موسے نے کیا کہا؟

۱۰- رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو وصی کب کیا؟

۱۱- کہیں جہالت سے تم ابتدائے بعثت والا قصہ لاکھڑا کروگے وہ عقلا کو دھوکا نہیں دے سکتی

۱۲- عائشہ کا وصیت اور وصائت کے مقابلہ میں جنگ کے لیے خروج تھا؟

۱۳- بصرہ مدینہ سے کتنی دور ہے؟

۱۴- مدینہ سے بصرہ پر علی چڑھکر گئے تھے؟

۱۵- یا عائشہ نے بصرہ سے مدینہ پر چڑھائی کی تھی؟

وہاں یہ بھی یاد رکھو کہ صفورا شعیب پیغمبر کی بیٹی تھیں اگر تمہارے نزدیک پیغمبر کی بیٹی کا خروج کرنا و عوی دار ہونا بغاوت ہے تو تمہارا بغاوت کرنا بھی جائز ہوگا۔ ہاں یہ بھی دیکھو کہ ... سے اس امت کی مناسبت دی گئی ہے۔ وہاں موسے کی بیوی شعیب پیغمبر کی بیٹی ... یہاں نبوت ختم ہوگئی تھی تو پیغمبر کی بیوی بھی صدیق کی بیٹی تھیں جس کا درجہ ... عین مابعد ہے۔ اچھا بتاؤ صفیرا کو موسے نے کافر و جہنمی کہا یا یوشع نے یا خدا نے یا قرآن ... پیغمبر نے یا تمہاری یہ نئی بدعت ہے ۱۲؟

ترجمہ مقبول صفحہ ۲ ۷ ۶ و ۴ ۶۷؟

ترجمہ مقبول۔ یقیناً فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور ایمان والے مرد اور ... والی عورتیں اور دعا کرنے والے مرد۔ اور دعا کرنے والی عورتیں اور اپنے قول و فعل ... سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔ اور ... نے والے مرد اور گڑگڑانے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ ... والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد۔ اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور ... شرم گاہوں کو محفوظ رکھنے والے مرد۔ اور محفوظ رکھنے والی عورتیں اور بہت

کثرت سے خدا کو یاد کرنے والے مرد۔ اور یاد کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لیے خدا تعا
نے گناہوں کی بخشش اور بڑا اجر مہیا فرما تا ہی ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ بارہ ہزار اصحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھ
کروڑوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان جو قیامت تک پیدا ہوں یا شریک ہوں
اور عمل صالح کریں۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔ اچھا یہی بتا
جن اصحاب رسول نے خلفاے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر علی کے ہاتھ پر بیعت کی و
داخل ہوں گے یا نہیں۔ تم خود داخل ہو گے یا نہیں؟ یا ہم کوئی دوسرا قرآن اتار
پھر بتاؤ کہ خدا تو فرماتا ہی کہ ان سب کے لیے خداے تعالٰے نے گناہوں کی بخشش اور
اجر مہیا فرمایا ہی۔ اور تمھارا ان سب پر سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا یہ صریح
قرآن اور خدا کی مخالفت ہی یا نہیں۔ اور ایسی مخالفت کے بعد بھی تم معصو
اچھے بنے رہو ۱۲ +

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۷۵ +

ترجمہ مقبول۔ محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں
لیکن وہ خدا کے رسول ہیں اور پیغمبروں کا خاتمہ اور اللہ ہر چیز کا پورا پور
جاننے والا ہے ۱۲ +

اے آل رسول بتاؤ نبوت و رسالت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خ
ہوئی ہی یا صرف نبوت ختم ہوئی ہی رسالت ختم نہیں ہوئی۔ ذرا غور سے کہو کیو
اب مولوی غلام حسین حیدر آبادی ختم رسالت کو تسلیم نہیں کرتے ۱۲ +

پارۂ بست و دوم سورۂ سبا رکوع ۵	"آیہ فالیوم" ترجمہ مقبول صـ ۶۹۱ + ترجمہ مقبول۔ سو آج کے دن تم میں سے ایک

دوسرے کے نہ نفع کا اختیار رکھے گا اور نہ ضرر کا۔ اور جو لوگ ظالم ہو گئے ہیں ان

یہ کہیں گے کہ اس آتش دوزخ میں بڑے عذاب کا مزہ چکھو جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے اتاریں گے کیا ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت نہیں ہی کیا ہمارا قرآن کسی خاص زمانہ اور خاص گروہ کے لیے مخصوص ہی ۱۲ ٭

پارہ بست و دوم سورۂ فاطر

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۶۹۴ در آیہ ما یفتح اللہ۔

ترجمہ مقبول۔ جو رحمت خدائے تعالےٰ آدمیوں کے لیے کھول دیتا ہی۔ اسکا کوئی روکنے والا نہیں ہی۔ اور جو کچھ وہ روک لیتا ہی پھر اس کے بعد اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں ہی اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہی ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ٭ ہم سے سنو اس آیت سے تمھاری تعلیم ہی۔ تمھارے لیے اور تمھارے اقوال کی تردید فرماتے ہیں کہ تم کو کچھ اختیار نہیں ہی۔ اب بڑے دعوی دار بنے رہو۔ تمھارے دعوی کو قرآن باطل کرتا ہی۔ ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۶۹۷ در آیہ ولا تزر وازرۃ ٭

ترجمہ مقبول۔ اور کوئی اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا اور اگر کوئی بھاری بوجھ والا اپنا بوجھ بٹانے کے لیے کسی دوسرے کو بلائے تو اس میں سے اس پر کچھ نہ اُٹھایا جائیگا۔ گو وہ اس کا قریب بھی ہو سوائے اس کے نہیں ہی کہ تم ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے ہوں اور نماز پڑھتے ہوں اور جو شخص گناہوں سے پاک رہے وہ اپنے ہی ذات کے لیے پاک رہے گا۔ اور بازگشت اللہ ہی کی طرف ہوگی ۱۲ ٭

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے عقیدہ طینت کہ سنیوں کی نیکی

شیعوں کو مل جائے گی۔شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر تھوپے جائیں گے۔شیعوں کے عوض سنی جہنم میں ڈالدیے جائیں گے۔پیغمبر اپنے آل اور قرابت داروں کا بوجھ اُٹھالیں گے۔ غرض کہ سب کی تردید و تکذیب فرماتا ہی۔پھر تمھارے اس دعوے کی تردید فرماتے ہیں تم اپنے شیعوں کو جہنم سے کھینچ کھینچ کر نکال لوگے۔فرماتے ہیں کہ جو شخص گناہوں سے پاک وہ اپنی ہی ذات کے لیے پاک رہے گا۔

اچھا ای آل رسول بتاؤ معصوم کے معنے کیا ہیں۔مطلب کیا ہی۔معصوم کے کس کو ہیں۔قرآن میں ہم نے کب اور کس جگہ کس نبی کو معصوم کہا ہی۔سنو علم کلام کی باتیں سے نہ کرنا۔کیا تم گوارا کرتے ہو کہ دشمنوں سے جیسی باتیں تم کرتے ہو ویسی ہی بات سے بھی کرو اگر تم کو قرآن کا علم نہیں ہی تو فارسی کا شعر سنو۔

پاے رستہ لالیاں چوبیں بود	پاے چوبیں سخت بے تمکیں بود
گر باستدلال کار دیں بُدے	فخر رازی رازدار دیں بُدے

اچھا ہم تم کو وسعت دیتے ہیں یہ پانچ حرفوں کا لفظ ہی معصوم۔تم پانچ سو میں اس کا مطلب لکھدو۔اچھا ہم تم کو اور آسانی دیتے ہیں۔چودہ معصوم کے عدد کے مطابق تم بڑے بڑے عظیم الشان صفحات پر چودہ صفحوں میں لکھدو۔بہادر علی شاہ اڈیٹر اصلاح۔شیخ احمد۔مقبول احمد۔مولوی غلام حسین حیدرآبادی اور تمام دنیا کے شیعہ ایک دوسرے کے مددگار ہو کر لکھدو۔ہاں ہم ایک اور وسعت دیتے ہیں چودہ معصوم عدد کے مطابق ۱۴ برس میں جواب لکھدو ۱۲۔

پارۂ بست و دوم سورۂ فاطر رکوع ۴	در آیہ ثم اورثنا الکتاب ترجمہ مقبول صفحہ ۶۹۹ وحاشیہ نمبر ۱۲ ملاحظہ ترجمہ مقبول۔پھر ہم نے اپنی اس کتاب کا وارث انھیں بنایا جنکو ہم نے اپنے بندوں میں منتخب کرلیا تھا

ان بندوں میں سے کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں۔اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ

سے تمام نیکیوں میں بڑھ جانے والے ہیں یہی تو بہت بڑا فضل ہی ۱۲ ⁂

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اور کیا ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتارینگے سو تم انکار نہیں کر سکتے ⁂

کافی اور البصایر میں باقر سے احتجاج طبرسی میں صادق سے اور الخرایج میں کلرسی سے منقول ہی کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری عقلمند شیعو اس اقرار اور اس کے بعد تم قرآن کے لفظ لفظ پر غور کرو۔ قرآن کا وارث ہم نے انھیں کو کیا تھا جس کو اپنے بندوں میں سے منتخب کر لیا تھا۔ پس اُن بندوں میں سے کچھ تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں۔ مقبول احمد چھپاتے کیوں ہو۔ آل رسول چپ کیوں ہو۔ صاف صاف کہو کہ ظالم اور گنہگار رہیں ۱۲ ⁂

پھر معصوم نہ رہو۔ ای آل رسول بتاؤ تمام مسلمان اس آیت میں داخل ہیں گے یا نہیں اور کیوں نہیں کیا ہم بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی اور قرآن ان کے لیے اتاریں گے کیا ہمارا قرآن کسی خاص فرقے اور گروہ اور زمانہ کے مخصوص و محدود ہی ۱۲ ⁂

ترجمہ مقبول منک "آیہ ہوالذی" ⁂

ترجمہ مقبول۔ وہی تو ہی (خدا) جس نے تم کو زمین میں پہلوں کا جانشین کر دیا یعنے خلیفہ بنا دیا ⁂ ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی ۱۲ ⁂

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰۲ "آیہ فلن تجد" ⁂

ترجمہ مقبول۔ پس تم خدا کے قاعدہ میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاوگے اور نہ کہیں تم

خدا کے قاعدہ کو ٹلتا ہوا پاؤ گے ۱۲ ؁

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اُتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہی۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں یوں وارد ہی۔ نوحؑ کا قصہ پڑھو۔ ان کے بیٹے کو اہلبیت تسلیم نہیں کیا۔ بکار کہکر ڈبو دیا۔ فرماتے ہیں کہ ہماری سُنت ہماری قاعدہ میں بتدیلی نہ پاؤ گے ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول ۵۶۰ "آیہ ولو یواخذ اللہ" ؁

ترجمہ مقبول۔ اور اگر اللہ آدمیوں سے جو فعل وہ کر چکے ہیں۔ ان کا مواخذہ کرتا تو روے زمین پر ایک جاندار کو بھی باقی نہ رکھتا لیکن اس نے ان کو ایک مقررہ وقت تک کے لیے ڈھیل دے رکھی ہی۔ پس جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا۔ تو بس اللہ ہی اپنے بندوں کے حال کا نگراں ہو گا ؁

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اچھا یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح تم بھی میٹھا میٹھا غپ۔ اور کڑوا کڑوا تھو پر عمل کرو۔ میٹھائی کون کھائے گا ہم۔ کام کون کریگا زید و عمرو و بکر ۱۲ ؁

پارۂ بست وسیوم سُورۂ یٰسٓ رکوع ۳	ترجمہ مقبول صفحہ ۷۰۰ ؁ ترجمہ مقبول نہ سورج ہی کی یہ مجال ہی کہ چاند کو پکڑ پائے اور نہ رات ہی کی یہ قدرت ہی کہ دن سے آگے بڑھ جائے ۱۲ ؁

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ تمھارے دعاوی تمھارے عقائد تمھارے خیالات متعلق خلافت سب کی تردید اس سے ہوتی ہی۔ اب چاہے اپنے کو چاند کہو چاہے سورج۔ رات کہو یا دن۔ جاہلو یہ کیونکر ممکن تھا کہ ہمارا فیصلہ ٹل جاتا۔ اور علی خلفائے ثلثہ

آگے بڑھ جاتے۔ غور کرو اور ڈرو ۱۲

ترجمہ مقبول ص۹۰ "آیہ اَنِ اعْبُدُوْنِیْ"

ترجمہ مقبول۔ اور یہ کہ میری عبادت کرنا سیدھا راستہ یہی ہی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا
قرآن تھاری شان میں اترا ہی۔ سنو اس آیت سے تمھاری تردید و تکذیب کی جاتی
جو تم جو کہتے ہو کہ جو علی کی خلافت و ولایت کا اقرار نہ کرے خلفائے ثلثہ کو غاصب و ظالم
کہے۔ سب و لعن نہ کرے۔ تو وہ بدراہ اور اس امت کا یہودی اور اس اُمت کا نصاری
ہے۔ دیکھو اللہ اپنی سیدھی راہ کی کیسی تعلیم فرماتے ہیں یہ کہ میری عبادت کرنا
سیدھا راستہ یہی ہے ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۰۷

ترجمہ مقبول اور ہم نے اپنے رسول کو شعر نہیں سکھلایا اور نہ یہ اس کے لیے زیبا
ہے یہ تو صرف نصیحت اور کھلا قرآن ہی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمھارے اس دعوی اور
قول کی تردید و تکذیب مقصود ہی جو تم کہتے ہو کہ قرآن کا مطلب ہمارے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جی
حضرت یہ تو صرف نصیحت اور کھلا قرآن ہی
نادانو کہیں نصیحت بھی معمی اور چیستاں میں کی جاتی ہی۔ شاعری اور شعر کو ناز یبا بتانی
میں یہ تعلیم فرماتے ہیں کہ ای آل رسول جو بات رسول کے لیے زیبا نہ تھی۔ تم نے اس کو
کا مذہب ہی بنالیا۔ سوز تحت لفظ۔ نوحہ۔ سلام۔ رباعی۔ ۱۲

ترجمہ مقبول ص۱۰۸ "آیہ وَاتَّخَذُوْا"

ترجمہ مقبول۔ اور انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اور خدا بنا لیے تاکہ وہ ان کی کچھ مدد کریں

وہ ان کی ذرا مدد نہ کرسکیں گے حالانکہ اُن کے لشکر کے لشکر ان کی عبادت کے لیے حاضر رہتے ہیں ۱۲؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو تم نے جو علی کو اللہ تمام ائمہ کو حی وقیوم قادر و توانا۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ مان رکھا ہے۔ نذر و نیاز کرتے ہو یہ سب خدا بنا ہے۔ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہ ان کی کچھ مدد نہ کرسکیں گے۔ اگرچہ لشکر کے لشکر عبادت کے لیے حاضر رہتے ہیں۔ عقلمند شیعو غور کرو۔ خبردار یہ نہ کہنا کہ ہم عبادت نہیں کرتے۔ عبادت کے سر اور پیر نہیں ہوا کرتے ۱۲؎

ترجمہ مقبول ص۱۱۷؎

ترجمہ مقبول۔ یہ فقط اسی خدا کی شان ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرے تو اس سے صرف اتنا فرمائے کہ ہو پس وہ ہو جائے ۱۲؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری۔ تم نہ سمجھو گے تمھارے سمجھ سے بہت بلند ہے ہم سے سنو کہ یہ آیت تمھاری تردید و تکذیب کرتی ہے۔ خلفا اور خلافت کے بارہ میں تم جو کہتے ہو کہ اُس نے یہ کیا۔ اِس نے وہ کیا۔ سب غلط سب مہمل کیا یہ سب ہماری بغیر ارادہ کے ہو گیا ہم کو مجبوری اور دشواری کیا تھی ہم نے کہا ہو ہو گیا۔ اب پڑے رویا کرو ۱۲؎

ذیل کی آیت متصل غور سے پڑھو ۱۲؎

پارۂ بست وسیوم سورۂ یٰسٓ

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۱۷؎

ترجمہ مقبول۔ پس منزہ ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور اسی کے حضور میں سب کی بازگشت ہوگی ۱۲؎

اے آل رسول بتاؤ خلافت دینے نہ دینے کا ہم کو اختیار تھا۔ یا سب چیز تو ہمارے اختیار میں تھی صرف خلافت ہی نہ تھی۔ یا یہ اختیار تم نے ہم سے سلب کرلیا تھا۔ سنو

آیات متشابہات سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تم کہو ہم تمہارے دشمن کہیں۔ ہم مراد
ہیں ہماری شان میں اتری ہی۔ اس کا جواب بھی قرآن سے سنو فرماتے ہیں کہ اسی کے حضور
میں تم سب کی بازگشت ہوگی ۱۲ ؎

سورۂ صافات

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول۔ قسم ہی صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی۔ پھر قسم
ہی جھڑکنے والوں کی۔ پھر ذکر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی۔ بے شک تمہارا معبود ور
یکتا ہی۔ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہی۔ ان کا پرورش کرنے والا۔ اور
مشرقوں کا مالک ہے ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہارے یا بقول اہل سنت تمہارے دشمنوں کی شان
میں اتری۔ ہم سے سنو۔ تمام دنیا میں جاکر پھر کر دیکھو۔ ہاں ہاں۔ حیدر آباد۔ لکھنؤ۔ ایران
کربلائے معلےٰ۔ نجف اشرف۔ کاظمین۔ مکہ۔ مدینہ۔ میں جاکر دیکھو۔ تم کو اہل سنت کی
انھیں مسجدوں میں پابندی کے ساتھ پانچوں وقت زیادہ اور بہت زیادہ ملیں گی
خدا صاحب انھیں کی قسم کھاتے ہیں تبرا کہنے والوں کو ایسا جھڑکتے ہیں کہ بجز تقیہ کرنے گھر میں
چھپ کر کہنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی۔ انھیں کی قسم کھاتے ہیں تم تمام دنیا میں پھر کر
دیکھو۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے زیادہ اور بہت زیادہ صرف اہل سنت تم کو ملیں گے
خدا صاحب انھیں کی قسم کھاتے ہیں اور قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارا معبود
یکتا ہی۔ علی کو ائمہ کو اس کی الوہیت و صمدیت و قدرت و مشیت میں کچھ دخل اور
مشارکت نہیں ہی۔ پھر فرماتے ہیں کہ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے مابین ہے
کا مالک ہی۔ پھر بتاؤ کہ کیا صرف آپنی خلافت ہی کا مالک نہیں ہی۔ یا تم نے یہ اختیار اس
سے سلب کر لیا ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ؎ و حاشیہ نمبر ۲ ؎

تفسیر قمی اور عیون اور امالی میں منقول ہو کہ علیؑ کی ولایت کا سوال ہوگا ۱۲

ترجمۂ مقبول۔ اور ان کو ٹھہرالو۔ کہ اُن سے سوالات کیے جائیں گے۔ تمھیں کیا ہو گیا کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور زمانہ کے لیے محدود ہی۔ کیا ہم تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ تم کہتے ہو کہ علی کی ولایت و خلافت کے متعلق سوال ہوگا۔ تمھارے دشمن کہیں گے کہ تم سب سے لعن وسب صحابہ کے متعلق سوال ہوگا۔ ای عقل کے دشمنو اگر اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی گواہی وہ دیتے رہے ہونگے۔ اعمال صالحہ کرتے رہے ہونگے کسی پر ظلم نہ کیا ہو۔ وزن اعمال میں ان کی نیکیاں زیادہ ہوں۔ ہاں ہاں خلفاے ثلثہ کے زمانہ میں پیدا ہی نہیں ہوئے۔ علی اور تمام ایمہ کے زمانہ میں وہ پیدا ہی نہیں ہوے۔ ولایت اور خلافت کا وجود ہی انھوں نے نہیں دیکھا۔ پھر ہمارا ان سے ایسا مہمل سوال کرنا ہمارا ظلم ہوگا یا نہیں۔ یا بقول تمھارے ہمارا ترک اولے اور ترک لطف ہوگا یا نہیں۔ اور جب ویسا ہی اور وہی سوال تم سے کر دیا جاے تو کیا جواب دوگے۔ ذرا اخیر آیت دیکھو۔ فرماتے ہیں کہ تم کو کیا ہوگیا ہو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔ ذرا دیکھو مدد کرنے کا دعوی تم کو ہو یا خلفاے ثلثہ کو۔ تم سے لوگ مدد مانگتے ہیں یا خلفاے ثلثہ سے۔ پھر اس کے مخاطب تم ہوے یا وہ سوچو اور سمجھو ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۷۔ وہ یہ کہیں گے کہ تم ہی ایماندار نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی قابو تو تھا نہیں۔ بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے ۱۲

ای عقلمند شیعو۔ دیکھو مومنین تم اپنے کو زیادہ کہتے ہو یا اہل سنت۔ دیکھو ائمہ کا دُنیا میں تم پر کیا قابو ہو۔ پھر اگر وہی ائمہ تم سے کہیں کہ تم ہی ایماندار نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی قابو

تو تھا نہیں بلکہ تم ہی سرکش لوگ تھے۔ دیکھو تو کس قدر صاف صاف قرآن کا اشارہ
تمھاری طرف ہوتا ہی۔۱۲ ؂

تم کہدو گے کہ دوسروں پر بھی یہ صادق آتا ہی ہم کب کہتے ہیں کہ صادق نہیں
آتا تمام دُنیا پر قیامت تک صادق آئے گا پھر تم کو کیا ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص ۶۱۷ ؂

ترجمہ مقبول۔ (اور یقیناً ابراہیم بھی انھیں (نوحؑ) کے پیرووں میں تھے۔
نوحؑ کے شیعہ تھے) ۱۲ ؂

ای آل رسول بتاؤ کہ نوحؑ افضل ہیں یا ابراہیمؑ ہم بھی تو ذرا تمھارا علم دیکھیں قرآن
کس قدر سمجھے ہو۔ دین کی سمجھ ہی تم میں کتنی ہی ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۲۱۔ قصہ یونسؑ ؂

ترجمہ مقبول۔ پھر ان کو (یونسؑ کو) مچھلی نگل گئی اور یہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے ۱۲
ای آل رسول بتاؤ علی افضل ہیں یا یونس۔ تم افضل ہو یا یونس بتاؤ ہم بھی تو
دیکھیں کہ تم کو دین کی سمجھ کتنی ہی۔ قرآن تم کتنا سمجھتے ہو۔ ۱۲

... بست سیوم
... رکوع ص۔

قصہ داؤدؑ صفحہ ۷۲۶ ؂

ترجمہ مقبول۔ پھر ہم نے ان کی (داؤدؑ کی) یہ لغزش معاف کردی ۱۲
ای آل رسول بتاؤ۔ داؤدؑ کی لغزش کیا تھی۔ اور ہم نے کیا معاف کیا اور
... نے یہ گناہ کیا تھا یا نہیں اور کیا بقول تمھارے پیغمبر معصوم ہوتا ہی یا نہیں اور جب
... گناہ ثابت ہو تو اور گناہوں کا وقوع محتمل ہی یا نہیں اور جب تم انبیا میں
... گناہ کا سرزد ہونا تسلیم کرتے ہو تو بتاؤ کہ تم کیونکر معصوم ہو سکتے ہو ۱۲ ؂

ترجمہ مقبول ص ۷۲۶ (ای داؤد) اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ وہ تم کو راہ خدا
سے بھٹکا دیگا یقیناً جو لوگ راہ خدا سے بھٹک جائیں گے ان کے لیے بوجہ اس کے کہ وہ

روز حساب کو بھولے ہوئے تھے۔ سخت عذاب ہوگا ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمھارے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ اچھا بتاؤ اس سے پہلے داؤدؑ نے خواہش کی پیروی کی تھی یا نہیں۔ اے آل رسول بتاؤ تم اگر خواہش کی پیروی کرو تو اس وعید میں داخل ہوگے یا نہیں ۱۲

اچھا خلق اللہ کو ہدایت تو تم بغیر سلطنت پر قابض ہوئے بھی کر سکتے تھے پھر سلطنت کی آرزو اور خواہش اور اس پر کوشش یہ خواہش کی پیروی ہے یا نہیں۔ سمجھو اور ڈرو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶، زیر آیہ "وما خلقنا السماء" ٭

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے اس کو بیکار نہیں پیدا کیا۔ یہ تو ان لوگوں کا گمان ہے جو کافر ہو گئے۔ پس ان لوگوں کے لیے جو کافر ہو گئے جہنم کی ویل ہے ۱۲ ٭

اے آل رسول بتاؤ زمین و آسمان کے درمیان میں ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ ہیں یا نہیں پھر ہم نے ان کو بیکار و باطل پیدا کیا۔ بتاؤ ہاں کہو یا نہیں۔ بیکار کہو تو ہم کو اور قرآن کو جھٹلاتے ہو۔ اور صحیح و مناسب و باکار کہو تو قصہ فیصل ہے۔ سنو آگے فرماتے ہیں کہ ان کو باطل تو وہی لوگ گمان کرتے ہیں جو کافر ہو گئے۔ اب بتاؤ تمھارا گمان ہے یا نہیں۔ پھر بتاؤ کہ خدا اور قرآن کے فیصلہ کے مطابق تم کافر ہوئے یا نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ کافروں کے لیے جہنم کی ویل ہے ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۲۶، زیر آیہ "ام نجعل" ٭

ترجمہ مقبول۔ آیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر سمجھیں گے۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر رکھیں گے

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمھارے لیے ہم دوسرا قرآن اتاریں گے نہیں بلکہ ہمارا قرآن قیامت تک کے لیے حجت ہے۔ قیامت تک کے ایمان لانے والے فساد کرنے والے اِس آیت میں داخل ہونگے ۱۲

ترجمہ مقبول ص ۷۴۳ تم کہدو کہ وہی تو خبر بزرگ ہے۔ تفسیر قمی میں باقرؑ و صادقؑ سے منقول ہے کہ نبأ عظیم سے مراد علی ہیں۔ حاشیہ نمبر ۱

اے آل رسول بتاؤ "ہو" کی ضمیر کدھر گئی ہے۔ علی کا نام کہاں اوپر آیا ہے۔ نکالا گیا ہے تو کس جگہ سے۔ ہم سے سنو یہ "ہو" کی ضمیر خدائے یکتا و زبردست کے معبود ہونے کی طرف گئی ہے۔ اب تم شوق سے خدا بنتے رہو۔ فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

ترجمہ مقبول ص ۷۴۳۔ (ابلیس نے کہا) کہ میں اس سے (آدم سے) بہتر ہوں تونے مجکو آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور اس کو مٹی سے ۱۲

آدم کو بھی خلیفہ بنایا تھا جس کے جواب میں شیطان نے کہدیا کہ ہم افضل ہیں۔ اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ دیکھو اس آیت میں تمھاری تعلیم مقصود ہے کہ بنی ہاشم ہونے کا پیمبرزادگی کا غرور نہ کرو۔ خلافت دینا ہمارا کام ہے۔ متبوع اور تابعدار بنانا ہمارا کام ہے ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۱۴۷ "آیہ قل ما اسئلکم"

ترجمہ مقبول تم یہ کہدو کہ میں تم سے تبلیغ رسالت کا کوئی اجر مانگتا ہی نہیں اور نہ میں تکلف کرنے والا آدمی ہوں ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ سنو یہ آیت کوئی نئی آیت نہیں ہے۔ دس جگہ پیغمبر

کی زبان سے یہی کہلایا ہے اور دوسری جگہ دوسرے پیغمبروں کا قول نقل کیا ہے۔ پھر بتاؤ کہ علیؑ اور فاطمہؓ اور حسنؑ اور حسینؑ کی محبت اجر تبلیغ رسالت میں پیغمبر نے کیسے مانگا۔ کیا قرآن کے خلاف۔ اچھا اپنے ہی اصول اور قواعد سے تم اس حدیث کو قرآن پر پیش کر دو دیکھو قرآن اس کو سچ کہتا ہے یا نہیں بلا مبالغہ تم کو بیس جگہ ملے گا کہ کسی پیغمبر نے اجر تبلیغ رسالت نہیں مانگا۔ بلکہ زبان سے خود کہا کہ میں تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتا پیغمبر کو صاف لفظوں میں حکم دیا گیا کہ تم کہدو کہ ہم تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں مانگتے۔ سوچو اور غور کرو۔ فرماتے ہیں کہ کہدو کہ نہ میں تکلف کرنے والا آدمی ہوں۔ تمام دنیا کے شیعہ اس جملہ کا ربط بتائیں اور پھر اجر مودت کو تکلف سے الگ کریں ۱۲ ؎

پارہ بست وسوم سورۂ نہم — ترجمہ مقبول صفحہ ۷۴۳ ؎

ترجمہ مقبول۔ اور جو لوگ طاغوت سے بچتے رہے کہ ان کی عبادت نہ کریں ۱۲ حاشیہ نمبر۱ ۷ تفسیر مجمع البیان میں صادقؑ سے منقول ہے اس آیت سے تم اہل شیعہ مراد ہو۔ اور جس شخص نے کسی ظالم کی اطاعت کی تو اس نے گویا اوس کی پرستش کی ۱۲ ؎

اے سادق ذرا تم سچ بولو۔ اہل سنت تمھارا کیا کرسکیں گے۔ تفسیر بتانے میں تعزیرات ہند کا کوئی الزام بھی نہیں آتا۔ خلفائے ثلثہ طاغوت ہیں یا نہیں۔ ظالم ہیں یا نہیں۔ ۱۲ ہزار اصحاب رسول نے جو ان کی اطاعت کی تھی۔ تو سب کے سب طاغوت کی پرستش کرنے والے ہوئے۔ اور جس دن انھوں نے علیؑ کی اطاعت کی بیعت کی اس دن کیا ہوئے۔ اور جس دن علی نے خلفائے ثلثہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس دن وہ کیا ہوئے اور جس دن حسن نے معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کی تو اس دن وہ کیا ہوئے۔ تم جھوٹ نہ بولو۔ تم کو جھوٹ سے ہمارے سامنے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ علیؑ نے خلفائے ثلثہ کی بیعت نہیں کی تھی یا حسن نے معاویہ کی بیعت نہیں کی۔ اگر ایسا ہو

ہوا ہوتا۔ چلا آیا ہوتا۔ تو یزید حسینؑ سے بیعت لینے پر اصرار نہ کرتا۔ سوچو اور سمجھو ۱۲؎

ترجمہ مقبول صـــ۳۶۲ـــ جس کو وہ (اللہ) چاہتا ہی ہدایت فرما دیتا ہی۔ اور جس سے خدا تعالیٰ توفیق ہدایت سلب کرے تو اسکا راہبر کوئی نہیں ہوتا ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ اجی بتاؤ جس کو ہم گمراہ کریں یا بقول تمھارے جس سے ہم توفیق ہدایت سلب کریں اس کو علی ہدایت کر سکتے ہیں؟ پھر بتاؤ "ولکل قوم ہاد" میں تم کہہ چکے ہو کہ علی کل قوم کے لیے ہادی ہی اس کل قوم میں ہمارے گمراہ کیے ہوئے داخل ہوں گے یا نہیں اور کیوں نہیں۔ دیکھو اس آیت سے بھی تمھارے تکذیب و تردید کی جاتی ہی ۱۲؎

ترجمہ مقبول۔ صـــ۳۶۲ـــ "آیہ ولقد ضربنا" ؎

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے آدمیوں کے لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثل بیان کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ ہم سے سنو۔ سارا قرآن تمھاری سمجھ میں کیا آئے گا۔ قرآن کا مطلب تم خود کیا سمجھ سکو گے۔ تم "تفسیر فبہت الذی کفر" دیکھو تو تصدیق ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہر طرح کی مثل بیان کی تاکہ نصیحت حاصل کریں ۱۲؎

ترجمہ مقبول صـــ۳۷ـــ ترجمہ مقبول۔ اور وہ جو سچ کو لے کر آیا۔ اور وہ جس نے	دست چہارم سورۂ زمر

اس کی تصدیق کی خدا سے ڈرنے والے وہی تو ہیں ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمام مسلمان جو قیامت تک اللہ اور قرآن اور

رسول کی تصدیق کریں سب پر حاوی ہوگی یا نہیں۔ تم کہتے ہو کہ صدیق سے مراد علی رضؓ
ہیں اور اہل سنت کہتے ہیں کہ صدیق سے مراد ابو بکرؓ ہیں۔ قیامت میں ہم فیصلہ کرینگے
دنیا میں بھی ہمارا ہی حکم نافذ ہو۔ ہم نے ابو بکرؓ کو آسمان پر صدیق کہا دُنیا میں پچاس
کروڑ مسلمان اور دوسری قومیں بھی اس کو صدیق کہتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شیعہ
ممبر پر جاکر کہے کہ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا تو تمام شیعہ کان کھڑے کر لینگے کہ یہ کون
دشمن آیا کہ ہمارے دشمنوں کا نام ہمارے ممبر پر لیتا ہے۔ یہ کیوں صرف اس لیے
کہ ہم نے علی کو صدیق نہیں کہا ۱۲

ترجمہ مقبول ص ۷۲۹

ترجمہ مقبول۔ تم کہدو کہ اے اللہ آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے اے
چھپے اور کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں کے مابین ان تمام معاملات میں فیصلہ
فرمائیگا جن جن میں اختلافات کیا کرتے ہیں ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے مسئلہ رجعت اور عقیدہ انتقام مہدی کی تردید و تکذیب
ہوتی ہے مہدی کے سامنے کیا دعوے پیش ہوگا۔ شہادت پیش ہوگی مدعی کون ہوگا۔
گواہ کون ہوگا۔ یا سُنی سنائی باتوں پر وہ فیصلہ کرینگے ۱۲ سوچو۔

ترجمہ مقبول ص ۷۲۹

ترجمہ مقبول۔ اور اگر ان لوگوں کے اختیار میں جو نافرمانی کیا کرتے ہیں زمین میں جو
کچھ ہے یہ سب ہو اور اتنا ہی اس کے ساتھ اور ہو۔ تو قیامت کے دن عذاب کی سختی کے مقابلہ
میں وہ اس سب کو بطور فدیہ دیدیں گے۔ اور اللہ کی طرف سے ان کے بارہ میں وہ کچھ
ظاہر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں
جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور

یے محدود ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن تمھارے لیے
ے بنہیں بلکہ قیامت تک جتنے لوگ نافرمان ہونگے اسی آیت کے وعید میں داخل
ہو یا زید یا عمر یا بکر۔ تم قرآن کے لفظوں پر غور کرو۔ اللہ کی طرف سے انکے بارہ میں وہ
ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہ کرتے تھے ۱۲

ترجمہ مقبول صفحہ ۷ در آیہ قل یاعبادی الذین "

ترجمہ مقبول۔ تم یہ کہدو کہ ای میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی ہی ذات پر زیادتی
ے دل کھولکر گناہ کیے ہیں تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا یقیناً اللہ سب ہی
کو بخش دیگا۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہی ۱۲

ای آل رسول تبا و جمیع ۱۲ ہزار اصحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھوں
اور کروڑوں مسلمان بندے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اس آیت
ی تکذیب و تردید یوں فرماتے ہیں کہ تم سب ولعن کرنے والے کون اپنی شیعوں
ن سکھلانے والے کون ہم تو بخشنے والے اور آخرت میں رحم کرنے والے ہیں۔
ہم کو بخشنے سے روک سکتے ہو؟ ۱

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۳۴ ۔ اور ان کے مابین ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جاےگا ۱۲
ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام مھدی
دید و تکذیب فرماتے ہیں ۱۲

سپ ۲۴ ع چہارم المومن۔

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۴۷

ترجمہ مقبول۔ آج ہر نفس کو اس کے کیے کا بدلہ ملے گا۔ آج ذرا
بے انصافی نہیں ہو یقیناً اللہ بڑا جلد حساب لینے والا ہی ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے بھی تمھارے عقیدہ رجعت وانتقام مھدیؑ کی
ماتے ہیں اگر عقل ہو تو سمجھو ۱۲

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۷۵۶۔ "آیہ ہوالحی" ٭

ترجمہ مقبول۔ حقیقی زندہ وہی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں سو تم دین کو ا
واسطے خالص کرکے اسے پکارو سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو تمام عا
پروردگار ہے ۱۲ ٭

اے عقلمند شیعو۔ تم خود غور کرو اگر تمہارے علما اگر تمہارے ایمہ فریب دیتے
بہکاتے ہوں۔ حقیقی زندہ وہی ہے۔ دوسروں کی زندگی موہوم اور محل اختلا
اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ دوسروں کا خدا ہونا۔ نہایت مشتبہہ اور خلاف
سو تم دین کو اسی کے واسطے خالص کرکے اُسے پکارو۔ یا علی یا حسین کہتے رہنا۔ اُن
طلب کرنا۔ ان کو پکارنا سب قرآن کے خلاف ہے۔ سب تعریف اسی اللہ کے
جو تمام عالموں کا پروردگار ہے بالفرض کوئی شیعوں کا پروردگار ہوا تو کیا
کا خدا ہوا تو کیا ۱۲ ٭

پارۂ بست و چہارم ۲۴
سورۂ حٰم سجدہ

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۶۰

ترجمہ مقبول۔ حٰم رحمٰن و رحیم کی طرف سے اس کتاب کا اتار
جس کے احکام صاف صاف ہیں ان لوگوں کے لیے جو سمجھ
عربی زبان کا ۱۲ ٭

اے آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمہارے (اس دعویٰ کے کہ قرآن
سمجھ نہیں سکتا تمہارے سوا) تردید فرماتا ہے۔ کہ تم جھوٹ کہتے ہو ایسا قرآن اتارنا
شان کے خلاف تھا۔ ہم کو پھر تازہ دعویٰ کیسے ہوتا۔ ہاں اے مقبول احمد یہاں کتاب
مراد علی کیوں نہیں۔ اے عقلمند شیعو تم غور کرو کہ امام سچے ہیں یا خدا ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۷۶۵۔ "آیہ ان الذین" حاشیہ نمبر ۲۔

ترجمہ مقبول۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھ

یہ عبارت مقبول احمد کی ہے' ولایت امیر المومنین پر بھی) قائم رہے۔ ان پر فرشتے یہ پیغام لے کر نازل ہوں گے کہ نہ تم آئندہ کے لیے خوف کرو اور نہ گزشتہ کے متعلق افسوس۔ اور جس جنت کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس کی بشارت لو ۱۲ ؂

کافی میں صادق سے مجمع البیان میں رضا سے نہج البلاغہ میں خود علی سے منقول ہے کہ قائم رہنے سے مراد ہے ولایت امیر المومنین پر قائم رہنا ۱۲ ؂

اے آل رسول بتاؤ تمام مسلمان ۱۲ ہزار اصحاب رسول ہزاروں تابعی لاکھوں تبع تابعی کروڑوں مسلمان قیامت تک کے اس آیت میں داخل ہیں یا نہیں۔ یا ان کے لیے کوئی نیا قرآن اترے گا۔ اے آل رسول اب تو صادق اور رضا اور علی کے دعوے سے ثابت ہو گیا کہ یہ آیت تمھاری شان میں اتری ہے۔ اب تم انکار نہیں کر سکتے۔ اچھا بتاؤ (ولایت امیر المومنین پر بھی) یہ قرآن کے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اگر کہو کہ وہ لفظ صحابہ نے نکال دیا تو بتاؤ وہ کون سا لفظ تھا۔ قائم کا قرآن دیکھ کر بتاؤ۔ اگر تم جھوٹے ہو تو فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲

اے آل رسول ڈرو اور شرماؤ تمھاری یہ چال یہود اور نصاریٰ کی چال کے قدم بہ قدم ہے کیا تم بھی طبقاً عن طبق بنی اسرائیل کی چال چلوگے۔ جو جی میں آیا ظاہر کیا جو جی میں آیا چھپا ڈالا۔ ایسی چال تو یہود و نصاریٰ کی بھی نہیں تھی۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ تم تو جاہل ہو تم کو کیا بتائیں۔ اچھا اے آل رسول تم ہی قرآن سمجھو۔ بہت صاف ہے۔ صرف ایمان شرط ہے لفظ لفظ پر غور کرو۔ اگر تم عربی نہیں جانتے تو مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو۔ جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ اپنے اس قول پر قائم بھی رہے۔ قرآن کے لفظوں کا مطلب تو صرف اس قدر تھا۔ مگر جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے وہ علی کو اللہ کہنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے اللہ کے عوض علی کو لا کھڑا کیا فلعنت اللہ علی الکاذبین ۱۲ ؂

نصیری اور تمام شیعہ۔ دیکھو علی خود اللہ بنتے ہیں صادق اور رضا ان کو اللہ

بتاتے ہیں اور ایسے کفر پر معصوم بھی بنتے ہیں اب بنے رہو ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول ۔ صلـــــ۷۶۶ ؎ در آیہ و من احسن ؎

ترجمہ مقبول ۔ اور اس سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور یہ کہے کہ یقیناً میں خدا کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں ۱۲ ؎

ای آل رسول دیکھو جو لوگ تم کو خدا نہ کہیں ۔ تم کو خدا نہ مانیں ۔ تم کو خدا کہنے والوں کو کافر کہیں ۔ تم سے مدد مانگنے والوں کو مشرک بتائیں ۔ اور صرف اللہ کی طرف لوگوں کو بلائیں اور خود نیک عمل کرتے رہیں کہ یقیناً میں خدا کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں اللہ صاحب ان کو فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر بات کس کی ہوگی ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صلـــــ۷۶۷ ؎ در آیہ ان الذین ؎

ترجمہ مقبول ۔ یقیناً وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں دخل دیا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں ۔ کیا وہ جو جہنم میں ڈالا جائے گا اچھا ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے آئے گا ۔ تمہارا جو جی چاہے کرتے رہو ۔ جو جو کر رہے ہو ۔ خدائے تعالےٰ یقیناً اس کا دیکھنے والا ہے ۱۲ ؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے ۔ کیا تمہارے لیے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے ۔ زیادہ نہیں تم صرف مقبول احمد کا ترجمہ دیکھ لو ۔ تم خود اقرار کر لوگے ۔ علمائے ربانیین گواہی دیں گے ۔ کہ تم اللہ کی آیتوں میں دخل دیا کرتے ہو ۔ ڈرو اور شرماؤ ۔ عقل ہے تو سمجھو ۔ ایمان ہے تو مانو ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صلـــــ۷۶۸ ؎ در آیہ من عمل ؎

ترجمہ مقبول ۔ جو شخص کوئی نیکی کرے گا تو اپنی ذات کی بھلائی کے لیے اور جو کوئی

بدی کرے گا تو اس کا ضرر اسی کو پہنچے گا۔ اور تمہارا پروردگار بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمہارے عقیدۂ طینت کی کہ شیعوں کے گناہ سُنیوں کو مل جائیں گے اور سنیوں کی نیکیاں شیعوں کو دے دی جائے گی اور شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدئے جائیں گے۔ سب کی تردید و تکذیب فرماتا ہی سمجھو ۱۲

پارۂ بست و پنجم ۲۵ سُورہ شوریٰ ۔ رُکوع ۳

"آیہ من کان" ترجمہ مقبول ص ۷۷۴

ترجمہ مقبول ۔ جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہی ہم اس کی کھیتی کو خوب بڑھادیں گے اور جو دُنیا کی چیزیں چاہتا ہی تو ہم اس کو اسی میں سے کچھ دیدینگے اور اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے کیا بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کوئی دوسرا قرآن تمہارے لیے اتاریں گے۔ ذرا اپنی حالت کا خود مقابلہ کرو امامت کا کام ہدایت و رہنمائی تم بغیر خلافت اور سلطنت ملے ہوے بھی کر سکتے تھے۔ پھر تم ہر مرتبہ کیوں خلافت و سلطنت کا ارادہ کرتے تھے۔ دیکھو خلفاے ثلثہ نے سلطنت اپنے بیٹوں کو نہیں دی۔ ۱۲

ترجمہ مقبول ص ۷۷۵ و حاشیہ نمبر ۱ حاشیہ کو بہت غور سے دیکھو ۱۲

ترجمہ مقبول ۔ تم یہ کہدو کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی مزدوری نہیں طلب کرتا مگر اپنے قرابت داروں کی محبت ۱۲

حاشیہ نمبر ۱ پر تفسیر مجمع البیان میں امام زین العابدینؑ اور باقرؑ اور صادقؑ سے اور کافی میں صادق سے منقول ہی کہ اس آیت میں رسول اللہ صلعم کے قرابت داروں سے محبت اجر رسالت مانگا گیا مانگنے کا حکم ہوا ہی ۱۲

اے آل رسول بتاؤ

۱- یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ۞

۲- مکی اور مدنی آیتوں میں زبان اور لہجہ کا تم کچھ فرق پاتے ہو یا نہیں ۞

۳- حضرت فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے مکہ میں ہوا یا مدینہ میں ۞

۴- کس سنہ میں نکاح ہوا ۞

۵- کس سنہ میں امام حسنؑ پیدا ہوئے ۞

۶- کس سنہ میں امام حسینؑ پیدا ہوئے ۞

۷- انصار نے کس سنہ میں رسول اللہ صلعم کو اپنا ثلث مال دینے کو کہا ۞

۸- یہ آیت صرف انصار سے متعلق ہے یا تمامی مسلمانوں سے ۞

۹- یہ سوال مسلمانوں سے ہے یا کفار قریش سے ۞

۱۰- جب دس جگہ رسول کہہ چکے ہوں۔ رسول کو حکم دیا گیا ہو کہ کہہ دو ہم کوئی اجر تبلیغ رسالت کا نہیں چاہتے تو یہاں اس کے خلاف ہے یا نہیں ۞

۱۱- کیا اور رسولوں نے تبلیغ رسالت کی مزدوری مانگی تھی ۞

۱۲- کیا قرآن میں اختلاف ہونا جائز ہے ۞

۱۳- اچھا فی القربےٰ کی ترکیب نحوی بیان کرو ۞

۱۴- بتاؤ قربیٰ ایک لفظ ہے یا دو لفظ ۞

۱۵- اس کے متعلق جتنی حدیثیں ہوں انکو قرآن کے سامنے پیش کرو دیکھو قرآن ان کو سچ کہتا ہے یا جھوٹ۔ مقبول احمد ضمیمہ تم شوق سے لکھو تمہاری اسوقت تک کی کوشش باطل ہوئی ۞ جب تم اسی وقت اچھی روایتیں نہیں پیش کر سکے۔ تو اب کیا دھرا ہے اگر کچھ ہوتا تو یہاں مزخرفات نہ لکھتے۔ ضمیمہ چھپے یا نہ چھپے کوئی منگائے یا نہ منگائے ۱۲ ۞

بست و پنجم ۲۵ سورۂ زخرف

ترجمہ مقبول صـ۷۸۱ ٭

ترجمہ مقبول حٰمٓ۔ قسم ہے واضح کتاب کی بے شک ہم نے اس کو عربی قرآن مقرر کیا۔ تاکہ تم سمجھو ۱۲ ٭

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے اقوال کی تردید و تکذیب فرماتا ہے تم کہتے ہو کہ قرآن کوئی ہمارے سوا نہیں سمجھ سکتا۔ یہ تو ایسی واضح کتاب ہے کہ کفار بھی سمجھتے سمجھ کر ایمان لاتے تھے۔ اگر سمجھ میں نہ آتا ہوتا تو فصحاے عرب اس کی ہنسی اڑا دیتے۔ ... یہ تو مہمل ہے اس کی کوئی معنے نہیں ہیں پھر تم کیا دعوے کرتے ہو۔ ای مقبول احمد کتاب سے مراد علی کیوں نہیں ٭

بست و پنجم ۲۵ سورۂ دخان

ترجمہ مقبول صفحہ ۷۹۳ و ۷۹۴۔ دو آیتیں ٭

ترجمہ مقبول۔ اور ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اسے کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا۔ ہم نے ان دونوں کو غرض صحیح کے لیے پیدا کیا ہے لیکن ان میں بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھاری تعلیم یوں فرماتا ہے کہ جب ہم نے ... چیز کو عبث اور کھیل نہیں پیدا کیا۔ تو ابوبکرؓ و عمرؓ کو بھی عبث اور کھیل پیدا نہیں ... ہے ان دونوں کو غرض صحیح کے لیے پیدا کیا ہے لیکن ان میں سے بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صـ۷۹۵ پس سوائے اس کے نہیں ہے کہ ہم نے اس قرآن کو تمھاری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۱۲ ٭

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے اس قول کی تردید و تکذیب فرماتا ہے۔ ... کہتے ہو کہ قرآن کو بغیر تمھارے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا ٭

ترجمہ مقبول صـ۷۹۶ پھر اس جھوٹے گنہگار پر سب سے زیادہ افسوس ہے۔ جو

خدا کی آیتیں اپنے سامنے پڑھتے ہوئے سنتا ہے۔ پھر از روے تکبر اپنے کفر پر
اصرار کرتا ہی گویا اس نے اس کو سنا ہی نہیں تو اب تم بھی اس کو دردناک
کی خوشخبری سنا دو ۱۲

ای آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں
نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اُترا ہے۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ
آلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اب تمہارے لیے خاص اُتاریں گے نہیں
قیامت تک کے لیے جو لوگ تکبر کرکے اپنے کفر پر اصرار کریں گے۔ وہ اسی
داخل ہوں گے ۱۲

پارہ بست و ششم ۲۶ سورۂ احقاف | ترجمہ مقبول۔ صـ ۸۰

ترجمہ مقبول۔ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان
اس کو حق ہی کے ساتھ اور ایک مقررہ وقت کے لیے پیدا کیا ۱۲

ای آلِ رسول اس آیت سے تمہاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ جب ہم
آسمان سے زمین تک سب کو حق پیدا کیا۔ تو کیا ابوبکرؓ و عمرؓ کو ناحق پید
سوچو اور سمجھو ۱۲

پارہ بست و ششم ۲۶ سورۂ محمد | ترجمہ مقبول صـ ۸۱۳ دو آیتیں

ترجمہ مقبول۔ اے ایمان والو۔ تم اللہ کی اطاعت کرو اور
کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال بے کار نہ کرو ۝ بے شک
کافر ہوگئے اور انھوں نے لوگوں کو راہ خدا سے باز رکھا پھر کفر کی حالت میں مر گئے
ان کے گناہ نہ بخشے گا ۱۲

ای آلِ رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں او
نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ

ہم تمھارے لیے کوئی خاص قرآن اتاریں گے۔ کیا ہمارا قرآن کسی خاص گروہ اور خاص زمانہ
کے لیے محدود ہے۔ ہم سے سنو۔ لفظ لفظ پر غور کرو۔ پہلا خطاب ایمان والوں سے ہے
کہ ای ایمان والو۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ نے قرآن
میں خلافت دینے کا وعدہ کیا۔ اپنے رسول کو خواب میں دکھلا دیا کہ بنی تمیم سے صرف
ابوبکرؓ کو بنی عدی سے صرف عمرؓ کو۔ بنی اُمیہ سے عثمان کو خلیفہ بنا دیں گے۔ پیغمبر کا
خواب جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر جو خواب دیکھیں وہ بھی کلام اللہ ہی۔ تمکو اس سے کیا کہ کون
خلیفہ ہو تم کو تو صرف اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہی۔ اللہ کی راہ میں
اللہ کے واسطے جہاد کرو۔ اور اگر تم نے اطاعت نہ کی تو فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال بیکار
نہ کرو۔ ایمان کے بیکار ہونے میں بڑی بڑی بلاغت ہی یعنے خلافت کے استحقاق عدم
استحقاق کی بحث کی وجہ سے دراصل تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بے بہرہ
ہو جاؤ گے اور یہی اعمال کا بیکار ہونا ہی۔ دوسری آیت میں بیّن اشارہ ہی کہ
جو لوگ اس حکم اطاعت سے منکر و کافر ہو گئے اور اُنھوں نے دوسرے لوگوں کی بھی
راہ ماری لوگوں کو راہ خدا سے باز رکھا اور اس کفر کی حالت میں مر گئے۔ تو خدا ہرگز
ان کے گناہ نہ بخشے گا۔ معاذ اللہ ۱۲ ؂

ای گرفتار ابوبکرؓ و علیؓ … توجہ دانی سرحق را منجلی
کار خود کن کار بیگانہ مکن … بر زمین دیگراں خانہ مکن

اصحاب رسول کی شان دیکھو کہ اُنھوں نے لوگوں کی طرف آنکھ بھی نہیں
اُٹھائی خلفائے ثلثہ خلیفہ ہوئے تو وہ مطیع خدا اور رسول رہے علی خلیفہ ہوئے تو وہ
مطیع خدا اور رسول رہے ۱۲ ؂

سورۂ فتح

ترجمہ مقبول ص۱۰۱۷ ؂

ترجمہ مقبول۔ اور آسمانوں کا اور زمین کا اختیار اللہ ہی کو ہے وہ جسے

چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۱۲ ۔

ای آلِ رسول بتاؤ کیا تم کو خدا نے اپنا اتالیق بنا لیا ہی۔ یا اپنی مرضی و مشیت کا سزاول مقرر کیا ہی۔ اگر اللہ صحاب رسول اور تابعین اور تبع تابعین اور تمام مسلمانوں کو بخشنا چاہے تو تم کیا ہاتھ پکڑ لو گے روک سکو گے؟ ۔

ترجمہ مقبول صہ ۱۸ "آیہ لقد رضی اللہ" و حاشیہ نمبر۱ ۔

ترجمہ مقبول۔ بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے آگاہ ہے پھر اس نے تسکین اُن پر نازل فرمائی اور ان کو ایک قریب کی فتح اور بہت سی لوٹ کا موقع دیا۔ جسے وہی لیلیں گے اور اللہ زبردست حکمت والا ہی ۱۲ ۔

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھاری شان میں اس طرح اتری ہی۔ سنو اور غور سے سنو۔ اللہ تو فرماتا ہے۔ بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے ۔

ای آلِ رسُول بیعت الرضوان میں کتنے صحابی تھے اور اُن کا نام کیا کیا تھا۔ تم کو تو علم غیب اور علم گذشتہ و آئندہ ہے۔ ذرا بتاؤ اور ایمان سے بتاؤ۔ اور اگر جاہل ہو تو کسی اہل علم سے پوچھو ۔

اور تمھارا اُن پر سب و لعن کرنا اپنے شیعوں کو سکھلانا صریح اللہ کی نافرمانی و مخالفت ہی یا نہیں ؟ سنو کہیں تم کہدو گے کہ وہ منافق تھے۔ علی کی ولایت کے قائل نہیں ہوے اس کا جواب خود ہی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ اس سے آگاہ ہی۔ ای جاہلو تم کو تو علم گزشتہ و آئندہ ہی اور ہم کو کچھ بھی علم نہیں۔ بڑا فیصلہ تم کرتے ہو

اور اللہ کی قدر جیسی کرنی چاہیئے نہیں کرتے - ہم جانتے ہیں کہ خلافت لینے اور خلافت دینے میں اُن کی نیت بخیر تھی ٭

پھر آگے چلکر اپنا انعام ظاہر کرتے ہیں فرماتے ہیں - پھر اس نے تسکین ان پر نازل فرمائی اور ان کو ایک قریب کی فتح اور بہت سی لوٹ کا موقع دیا - پھر اپنی قدرت و جبروت کا بیان فرماتے ہیں کہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہے - ایسا زبردست کہ کمزوروں کو زبردست کر دیتا ہے حکمت والا ایسا کہ جنگلیوں کو حکیم بنا دیا - غریب مسلمانوں کو کسریٰ اور قیصر پر فتح دی ٭

حاشیہ نمبر ا - بر تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ امیر المومنین نے معاویہ ملعون کو یہ تحریر فرمایا کہ اس درخت کے نیچے جن لوگوں نے رسول خدا سے بیعت کی ان میں سے پہلا میں ہوں ٭

ای صادق - معاویہ صحابی یعنے اصحاب رسول تہا - مومن تھا - ہم نے پیغمبر کو لعنت سے منع کیا - ہم نے تمام مسلمانوں کو گالی دینے سے منع کیا دلیل سے سمجھا یا کہ ورنہ وہ لوگ خدا کو گالی دیدیں گے - تم کو خود معلوم ہے کہ علی نے معاویہ پر لعنت کر کے کیا پھل پایا - قصاص فرض کر دیا گیا - اور قصاص میں زندگی ہے - اگر لوگ اس کا بدلہ لینے لگیں تو بتاؤ ہم کس دلیل سے ان کا منھ بند کریں - کس دلیل سے ان کو روکیں - ہاں ای علی تم بتاؤ صادق تو پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے - تمام اکابرین اصحاب رسول اس بیعت رضواں میں شامل تھے یا نہیں تم گنتی اور نام بتاؤ - پھر ذرا بتاؤ کہ ان لوگوں میں خلفاے ثلثہ بھی تھے یا نہیں - پھر بتاؤ خلفاے ثلثہ کے ہاتھوں پر جن لوگوں کی بیعت کی وہ بھی بیعت الرضواں میں تھے یا نہیں - اور کیا تم اپنی زندگی بھر اصحاب بیعت الرضواں پر لعنت کیا کرتے تھے حسین کو بھی سکھلا گئے کہ وہ لعنت بھیجا کریں - اور یہ سنت ولعنت تم قائم کر گئے ٭

اچھا بتاؤ تمھارے بعد کس نے بیعت کی اس کے بعد کون۔ اس کے بعد کون۔ با
یہ بھی بتاؤ کہ عثمانؓ کی بیعت کا کیا طریقہ ہوا تھا۔ اللہ کو اپنا نور پھیلانا ضرور چاہے بُرا ما
کریں مشرک اور کافر ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۱۲ "آیہ وہو الذی" ؛

ترجمہ مقبول ۔ (خدا) وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین
حق کے ساتھ بھیجا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے اور دیکھ بھال کے لیے اللہ
ہی کافی ہے ۱۲ ؛

اے آل رسول بتاؤ کہ اللہ نے خلفائے ثلثہ کی بدولت یہود و نصاریٰ و مجوس
مشرکین۔ تمام ان دینوں پر جو گرد و پیش ہمسایہ میں تھے۔ سب پر غالب کیا یا نہیں
اور خود ان کے چال چلن اور نیک نیتی کو بھی دیکھتا رہا۔ فرماتے ہیں دیکھ بھال
لیے اللہ ہی کافی ہے ۱۲ ؛

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۲

ترجمہ مقبول۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو بھی حقیقتاً اس کے ساتھ ہیں وہ کافروں
پر بھاری ہیں اور آپس میں رحم دل۔ تم ان کو رکوع و سجود کی حالت میں دیکھو گے کہ و
خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے خواستگار رہیں ان کی علامتیں ان کے چہروں
سجدوں کے اثر سے نمایاں ہیں یہ مثل تو ان کی توریت میں بیان کی گئی ہے۔ اور انجیل
میں اس کی مثل یہ ہے کہ وہ کھیتی کے مانند ہیں کہ اس نے اپنی کونپل نکالی پھر اس کو
قوت پہنچائی۔ پھر وہ موٹی ہو گئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی۔ اب کھیتی کرنے والوں
کو اچھی معلوم ہوتی ہے تاکہ ان کے ذریعہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے ان لوگوں
سے جو ان میں سے ایمان لائے ہیں اور نیکوکار رہیں مغفرت کا اور بہت بڑے اجر
کا وعدہ کر لیا ہے ۱۲ ؛

اے آل رسول اس آیت میں اللہ پاک تم کو یہ تعلیم فرماتا ہے۔ کہ اصحاب رسول خصوصاً خلفائے ثلاثہ سے بغض وعناد رکھتے ہو۔ غصہ کرتے ہو۔ دیکھو رسول کے ساتھ والے کافروں پر بھاری ہیں دیکھو تمام قبائل عرب و مرتدین کے مقابلہ میں مٹھی بھر مسلمان کیونکر بھاری ہوئے۔ روم و شام و مصر و ایران و فارس پر گنتی کے مسلمان کیسے بھاری ہوئے اور آپس میں کیسے رحم دل ہیں کہ اللہ کی محبت و الفت میں وہ بھائی بھائی ہو گئے۔

اے آل رسول دیکھو تم اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔ تم نے کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ سے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ نہیں کی۔ تم اُن پر بھاری نہیں ہوئے۔ تمہاری خلافت و سلطنت میں اُن کو ترقی کرنے کا موقع ملا۔ تم سے وہ مطمئن ہو گئے۔

تم آپس میں رحم دل بھی نہیں ہو۔ تم نے تمام مہاجرین و انصار کو چھوڑ دیا ان کو کس مپرسی کی حالت میں ڈالدیا۔ ان کو فقر و فاقہ میں چھوڑ دیا اور کوفیوں کے بھرے میں آکر اپنا شیعہ قرار دے کر کوفہ میں اپنی سلطنت قائم کر دی پائے تخت دار الخلافت قرار دیدیا۔ تم نے بصری جمل و صفین و نہران میں باہمی خون ریزی کی۔ پھر آگے چل کر قرآن کو دیکھو۔

اصحاب رسول کے مثل توریت اور انجیل میں بیان کی گئی ہے کہ وہ کھیتی کے مانند ہیں کہ اس نے اپنی کونپل نکالی۔ پھر اس کو قوت پہنچائی۔ پھر وہ موٹی ہو گئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی اب کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ انصاف سے کہو۔ تعصب کی پٹی آنکھوں سے دور کر دو کہ خلفائے ثلاثہ کے زمانہ میں یہ کھیتی کتنی موٹی ہوئی۔ کیسے اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کھیتی کرنے والوں کو اچھی معلوم ہوئی۔ پھر صاف صاف تمہاری طرف اشارہ ہے۔ بہت غور سے دیکھو یہود و نصاریٰ و مجوس کا غصہ ایسا ٹھنڈا ہوا کہ وہ مقابلہ کی تاب نہ لا سکے۔ کبھی بغاوت نہیں کی کبھی مقابلہ پر کھڑے

نہیں ہوئے۔ ہاں البتہ تمھیں کو غصہ ہی اور ایسا غصہ ہی کہ قیامت تک فرو نہیں ہوگا
سب و لعن کرتے ہو۔ ہزاروں اعتراض جماتے ہو غاصب و ظالم فاسق و منافق کہتے ہو
اپنے شیعوں کو سکھلاتے ہو۔ کہ وہ مکان کے اندر سب و لعن کرتے رہیں۔ دیکھو قرآن کیا
کہتا ہی۔ تاکہ ان کے ذریعے کفار کو غصہ دلائے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
نیکوکار مومنین سے مغفرت کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کر لیا ہی۔ تو کیا تم کو اپنی مغفرت
اور اپنی رحمت کا اس نے سنٹرول مقرر کیا ہی یا اتالیق بنایا ہی کہ تم اس کو روک دوگے۔
منع کر دوگے۔ ہاتھ پکڑ لوگے ۱۲ ؀

سورۂ حجرات

ترجمہ مقبول صـ ۸۲۲

ترجمہ مقبول۔ بے شک جو لوگ رسول اللہ کی خدمت میں آوازوں کو پست
رکھتے ہیں وہی تو ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے پرہیزگاری سے امتحان لے لیا ہی۔ ان کے
لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے ۱۲ ؀

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی۔ تم چپ کیوں ہو تم اس
پر زہر کیوں نہیں اگلتے تم اس پر حاشیہ کیوں نہیں چڑھاتے۔ اگر تم نہیں جانتے تو
سخت جاہل ہو اور اگر جان بوجھکر چھپاتے ہو تو تمھاری چال یہودیوں اور نصرانیوں کی
چال کے مثال ہے مقبول احمد دیکھو اس اُمت کے یہودی اور اس اُمت کے نصاریٰ کو
ہم سے سنو یہ آیت ابوبکرؓ کی شان میں نازل ہوئی ہی دس جگہ اللہ صاحب نے ان کو متقی
فرمایا ہی۔ وہ اپنے منہ میں کنکریاں بھر کر آتے تھے ۱۲ ؀

ترجمہ مقبول صـ ۸۲۲ "آیہ یا ایہا الذین آمنوا" ؀

ترجمہ مقبول۔ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اگر تمھارے پاس کوئی گنہگار کوئی خبر
لیکر آئے تو اس کی تحقیق کر لو کہ کسی قوم کو تم بغیر جانے بوجھے کوئی صدمہ نہ پہنچاؤ کہ جس کے

کہنے پر تم کو خود ہی نادم ہونا پڑے ۱۲؎

اے آل رسول اور اے تمام عقلمند شیعو۔ بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں نازل ہے۔ ہاں یہ بتاؤ کہ ان ایمان لانے والوں میں تم داخل ہو یا نہیں۔ ہاں بتاؤ کیا قیامت تک کے تمام مسلمان اس آیت میں مامور ہونگے یا نہیں؎

اچھا سب ولعن سکھلانے والوں حکم دینے والوں کو دیکھو۔ ان کی خبر ان کی حدیث کو جانچو تحقیق کر لو کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ فاسق ہوں۔ ان کی بتائی ہوئی بات کے مطابق سب ولعن کرنے لگو۔ ان کو صدمہ پہنچانے لگو۔ اور جب اودھر سے بھی تم پر لعنت پڑنے لگے تو اپنے کیے پر تم کو خود ہی نادم ہونا پڑے۔ مقبول احمد دیکھو سورہ حجرات کی لعنت ۱۲

ترجمہ مقبول صـ ۸۲۲ و صـ ۸۲۳ ذرہ آیہ واعلموا ان فیکم"

ترجمہ مقبول۔ اور یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ کا رسول تم میں موجود ہے اگر وہ بہت سی باتوں میں تمھارا کہنا مانے تو تم ضرور ہلاکت میں پڑ جاوگے۔ لیکن اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ایمان کو تمھارا محبوب بنا دیا ہے اور اس کو تمھارے دلوں میں زینت دیدی ہے۔ اور کفر ونافرمانی اور گناہ کو تمھارے لیے ناپسند قرار دیدیا ہے ایسے ہی لوگ ہوشیار ہیں یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے اور اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے ۱۲؎

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت سے تمھارے اقوال وعقائد کی تردید وتکذیب فرماتے ہیں ۱۲؎

تم چاہتے ہوگے کہ تم کو خلیفہ بنا دیا جائے اگر رسول تمھاری سب باتیں مان لے تو تم ضرور ہلاکت میں پڑ جاوگے۔ دور مت جاؤ اپنی خلافت کو دیکھ لو اگر یہی حشر پہلی مرتبہ ہوتا تو اسلام اور مسلمانوں اور خود تمھاری تباہی میں کیا باقی رہ جاتا۔ اب دیکھو آگے کیا فرماتے ہیں نیز انی

ہیں کہ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ایمان کو تمھارا محبوب بنا دیا ہے۔ اور اس کو یعنے اسی ایمان کو تمھارے دلوں میں زینت دے دی ہے ٭

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ تمام بارہ ہزار اصحاب رسول سب منافق کافر مشرک شیطان کے ایجنٹ تھے۔ اب بتاؤ تم جھوٹے یا خدا معاذ اللہ۔ تم جھوٹے یا قرآن معاذ اللہ۔ ہم تو کسی پر ظلم نہیں کرتے بلکہ ظالم اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے ہیں اور مزہ یہ ہے کہ پھر بھی تم معصوم۔ اچھا معصوم بنے رہو۔ آگے دیکھو کیا کہتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ کفر اور گناہ اور نافرمانی کو تمھارے لیے (تمھارے آنکھوں میں) تمھارے طرف ناپسند قرار دیدیا ہے۔ کیوں آل رسول اللہ نے تو یہ کہا کہ اصحاب رسول کفر اور گناہ اور نافرمانی کو ناپسند کرنے لگے اللہ تو اس کی تصدیق کرتا ہے اور تم کہو کہ وہ کافر تھے۔ نافرمان تھے اور گنہگار تھے ٭

ای آل رسول بتاؤ تم جھوٹے یا قرآن۔ تم جھوٹے یا خدا معاذ اللہ۔ کیا یہ تمھاری صریح مخالفت اللہ کے ساتھ نہیں ہے!! اور تعجب تو یہ ہے کہ پھر بھی تم معصوم۔ ہاں مقبول احمد۔ "کرہ الیکم" کے ترجمہ میں تم مدعو اس کیوں ہوئے قرار دیدیا ہے جو تم لکھتے ہو اس سے تمھاری بدنیتی ظاہر ہو گئی یہ تجویز نہیں ہے بلکہ خبر اور حکایت ہے تم کو نذیر احمد کی تقلید سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ تم نے یہ ترجمہ محض جہالت سے نہیں کیا بلکہ بدنیتی سے اصحاب رسول کی تعریف جس جگہ سے نکلتی ہو تم بغیر تحریف کیے کہاں رہتے ہو یہاں کچھ موقعہ نہیں ملا۔ تو ترجمہ ہی غلط کر دیا۔ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ٭

عقلمند شیعو۔ مقبول احمد کی خیانت دیکھو۔ مقبول احمد دیکھو سورہ حجرات کی لعنت۔ پھر اپنا جبروت ظاہر کرتے ہیں فرماتے ہیں اللہ بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے علیم اور حکیم کے فعل میں غلطی نہیں ہو سکتی ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول صفحہ ۸۲۳

ترجمہ مقبول۔ سوائے اس کے نہیں کہ مومنین بھائی بھائی ہیں پس تم

اپنے بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جاے ۱۲
ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں
نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ کیا اب تمھارے لیے ہم کوئی دوسرا
قرآن اتاریں گے ۱۲

ترجمہ مقبول ص۸۲۳

ترجمہ مقبول۔ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ نہ تو مرد مردوں کی ہنسی اڑائیں۔
شاید وہ انجام میں ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں کی ہنسی اڑائیں کہ شاید
ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ تم آپس میں عیب لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے
پکارو ایمان کے بعد نافرمانی کا نام رکھنا بہت ہی بری چیز ہی اور جو اس سے توبہ نکریگا
تو ایسے ہی لوگ نافرمان سمجھے جائینگے ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں،
جب سارا قرآن تمھاری شانمیں اترا ہی۔ ہاں بتاؤ ان ایمان لانیوالوں میں تم داخل ہو یا نہیں اگر کہو کہ
نہیں تو قصہ فیصل اگر کہو کہ داخل ہیں۔ تب جواب دو کہ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ وغیرہ وغیرہ
اصحاب رسول کو ملعون۔ مردود۔ منافق۔ فاسق۔ ظالم۔ غاصب۔ کافر۔ مشرک جبت و
طاغوت شیطان کے ایجنٹ کہنا صریح قرآن اور خدا کی نافرمانی کرنا ہی یا نہیں اور
غضب تو یہ ہی کہ اتنی نافرمانی کے بعد بھی تم معصوم۔ اچھا معصوم بنے رہو۔ فرماتے ہیں کہ
کیا معلوم کہ ان کا انجام تم سے بہتر ہو۔ قیامت کا دن حساب اور فیصلہ کا دن ہی اور
اس دن کا مالک صرف وہی اللہ ہی ۱۲

ترجمہ مقبول ص۸۲۹ جو بے دیکھے خدائے رحمان سے ڈرتا رہا اور رجوع کرنے
والے دل کے ساتھ حاضر ہوا۔ ایسوں ہی سے کہا جائے گا کہ تم سلامتی کے ساتھ اس
میں داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا دن ہی ۱۲

ای آل رسول بتاؤ تمام بارہ ہزار اصحاب رسول اور ہزاروں تابعی اور لاکھوں
تبع تابعی اور کروڑوں مسلمان جو قیامت تک ایمان لائیں اور رجوع کرنے والے
دل کے ساتھ حاضر ہوں وہ سب کے سب اس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔
پھر تم جو ان سب پر سب ولعن کرتے ہو یہ تمہاری صریح نافرمانی ہی یا نہیں صریح مخالفت
خدا کی ہی یا نہیں ڈرو اور سمجھو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول ص ۸۳۱

سورۂ ذاریات

ترجمہ مقبول۔ غارت ہوں یہ اٹکل پچو باتیں بنانے والے جو جہالت
کے بھنور میں غافل ہیں ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں
نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہی۔ زیادہ نہیں مقبول احمد کا ترجمہ
معہ حاشیہ وضمیمہ کے دیکھ لو اور پھر کسی اہل علم سے پوچھو کہ تمہاری ساری تفسیر اٹکل پچو
باتیں بتاتی ہے یا نہیں عقل ہی تو سمجھو ایمان ہی تو مانو ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول ص ۸۳۱

ترجمہ مقبول۔ بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں کی سرزمین میں ہوں گے
ان کے پروردگار نے جو کچھ عطا کیا ہوگا۔ اس کا لطف اٹھانے والے ہوں گے۔ بے شک وہ
اس سے پہلے نیکوکار تھے اور راتوں کو وہ کم سویا کرتے تھے۔ اور صبح کو وہ مغفرت
طلب کیا کرتے تھے ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ تمام بارہ ہزار اصحاب رسول۔ اور ہزاروں تابعین اور
لاکھوں تبع تابعین اور کروڑوں مسلمان اس نعمت میں ہوں گے یا نہیں۔ پھر ان
پر تبرا سب ولعن کرنا صریح خدا کی مخالفت کرنا ہی یا نہیں۔ اور تعجب کہ تم باوجود ایسی مخالفت
کے معصوم۔ اچھا معصوم بنے رہو ٭

پارۂ بست و ہفتم سورۂ نجم	ترجمہ مقبول صـ ۸۴۱ "آیہ وما لہم"

ترجمہ مقبول۔ اور اس بارہ میں ان کو علم خاک بھی نہیں وہ نری اٹکل پر چلتے ہیں حالانکہ اٹکل حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتی پس جس نے ہماری یاد سے منھ پھر الیا اور سوائے زندگانی دنیا کے اور کسی چیز کا خواستگار ہی نہیں ہو پس تم بھی اس سے منھ پھرالو۔ ان کے علم کی انتہا اتنی ہی ہو۔ بے شک تمھارا پروردگار اس سے بھی خوب واقف ہو جو اس کی راہ سے بہک گیا ہو اور اس سے بھی آگاہ ہو جس نے ہدایت پائی ہو ۱۲ *

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہو کیا تمھارے لیے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے اب اپنی تفاسیر اور اپنی احادیث دیکھو۔ پھر لفظ لفظ پر غور کرو فرماتے ہیں کہ اس بارہ میں ان کو علم خاک بھی نہیں ہو وہ نری اٹکل پر چلتے ہیں حالانکہ اٹکل حق کے مقابلہ میں کچھ بھی کام نہیں دے سکتی۔ غدیر خم میں ہم خلیفہ بنائے گئے۔ "آیہ انما" ہماری خلافت کی دلیل ہو "فانصب" میں ہم خلیفہ بنائے گئے۔ یہ سب صرف اٹکل ہی اٹکل ہو پھر اس کے بعد اپنے جبروت کا بیان ہو کہ ہم کو معلوم ہو کہ کون گمراہ ہو اور کون ہدایت یافتہ ان کے علم کی انتہا یہی ہو ۱۲ *

ترجمہ مقبول۔ صـ ۸۴۲ پس تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ ٹھہراؤ۔ جو پرہیزگار ہو۔ اس سے خدا خوب واقف ہو ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے۔ صاف لفظوں میں تو ہم نے قرآن میں پیغمبر کو بھی معصوم نہیں کہا ہے۔ تم کو تو کہیں بھی نہیں کہا۔ اب صرف علم کلام اور استدلال کی رو سے تم معصوم بنے رہو۔

اور تمہارا معصوم معنا ہمارے قرآن کے خلاف ہی۔ ہم تو کہہ چکے۔ پس تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ ٹھہرالو جو پرہیزگار ہی اس سے خدا خوب واقف ہی ۱۲

سورۂ قمر — ترجمہ مقبول صـ ۸۴۵ "آیہ تجری باعیننا القصہ کشتی نوح"

ترجمہ مقبول (نوح کی کشتی) جو ہماری حفاظت میں چلتی رہی ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے تمہاری تعلیم یوں ہوتی ہی کہ کیا خلافت کی کشتی ہماری حفاظت میں نہیں چلتی رہی؟

ترجمہ مقبول صـ ۸۴۵ اور ہم نے نصیحت حاصل کرنے کے لیے اس قرآن کو ضرور آسان کیا ہی پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہی؟

اے آل رسول اس آیت سے تمہارے اس قول کی تردید و تکذیب ہوتی ہی کہ قرآن کا مطلب بجز تمہارے اور کوئی نہیں جان سکتا ہی ۱۲

سورۂ واقعہ — ترجمہ مقبول صـ ۸۵۳

ترجمہ مقبول۔ آگے بڑھنے والے تو وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں نعمت والی جنتوں میں تو مقرب بارگاہ وہی ہیں ۱۲

اے آل رسول بتاؤ بارہ ہزار اصحاب رسول میں سابقون اسلام کون کون لوگ ہیں۔ تم اپنے آپ کو بھی سب سے اول کہلو مگر ہمارے سوال کا جواب دو ۱۲

سورۂ الحدید — ترجمہ مقبول صـ ۸۵۹

ترجمہ مقبول۔ تم میں سے جس نے فتح مکہ سے پہلے راہ خدا میں خرچ کیا اور جہاد کیا وہ برابر نہیں ہو سکتا ۱۲

اے آل رسول اس آیت سے اللہ تمہاری تعلیم یوں فرماتا ہے۔ کہ تم اُن کے برابر ہرگز نہیں ہو سکتے جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا ۱۲

سورۂ الحدید — ترجمہ مقبول صـ ۸۶۳ "آیہ ولقد ارسلنا"

ترجمہ مقبول۔ اور یقیناً ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کو قرار دے دیا پس ان میں سے کوئی کوئی ہدایت یافتہ ہے اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہے۔ ہم سے سنو اس آیت میں تمھاری تعلیم یوں فرماتے ہیں کہ پیغمبر زادگی کا غرور نہ کرو پچھلے پیغمبروں کی اولاد بھی بہت نافرمان ہوئی ہے۔ ترجمہ مقبول صـ ۱۰۸۱ ؎

پارہ بست و ہشتم ۲۸ سورۂ حشر

ترجمہ مقبول۔ دیہات والوں کا جو مال اللہ تعالے نے اپنے رسول کو بدون جہاد عنایت کیا۔ وہ اللہ کا ہے اور رسول کا اور رسول کے قرابت مندوں کا اور (انھیں کے) یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا تاکہ وہ مال غنیمت تمھارے دولت مندوں کے مابین چکر کھاتا نہ پھرے اور رسول جو کچھ تم کو دیں اُسے تو لے لو۔ اور جس سے تم کو باز کہیں اس سے باز رہو ۱۲؎

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہے۔ کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتار دیں گے۔ ہم سے سنو یہ آیت تمھارے تمام عقائد باطلہ واقوال واہیہ کی تردید کرتی ہے۔ مقبول احمد بتاؤ (انھیں کے) تم کس لفظ قرآن کا ترجمہ کرتے ہو۔ ہاں ہم کو معلوم ہے تم تحریف کرتے ہو علی رض نے کہہ دیا کہ یتیم اور مسکین اور مسافر بھی آل محمد ہی کے مراد ہیں اس لیے بجائے تفسیر کرنے کے تم قرآن میں تحریف کرتے ہو۔ اچھا آپ علی ہی سے سوال ہوگا۔ ای علی تم جاہلوں کو فریب دے سکتے ہو۔ بے سمجھوں کو دھوکا دے سکتے ہو خدا کے سامنے تمھاری ایک نہیں چل سکتی۔ اچھا سُنو۔ تم نے یہ کہہ کر مہا برہمنوں کو ... کر دیا۔ مہا پروہتوں کو بھی ہرا دیا۔ ہاں خاندان اجتہاد کے مردہ شوئیوں کی بھی کان کترے

عقلمند شیعو - تم ذرا اس لالچ کو دیکھو - خدا کا حصہ بھی انھیں کو رسول کا حصہ بھی انھیں کو
ذوی القربیٰ کا حصہ بھی انھیں کو - مسافرین اور یتیم اور مساکین کا حصہ بھی انھیں کو - اور تمام
امت کے مساکین اور یتیم اور مسافرین سب فاقہ سے مر جائیں - جیسا خلافت کے زمانہ
میں تمام مکہ اور مدینہ اور تمام دنیا کے مساکین اور یتیم اور مسافرین محروم ہو گئے تھے -
تمام خزانہ بیت المال کا کوفہ کے شیعوں پر تقسیم کر دیا تھا - اسواسطے کہ کوفہ جیسا انکی امامت پر ایمان
لایا تھا کوئی اور شہر نہیں لایا تھا - اچھا پہلے دو سوال کا جواب دے لو - ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
کی خلافت کے زمانہ میں تمام امت کے مساکین یتیم اور مسافرین کو حصہ ملتا تھا یا نہیں - یا وہ
بھی تمھارے خاندان کے مساکین اور یتیم اور مسافرین کو دیتے رہے - تم اپنی خلافت میں
تمام امت کے مساکین اور یتیم اور مسافرین کو ان کا حصہ دیتے رہے یا صرف اپنے ہی
خاندان پر تقسیم کرتے رہے - ان دو سوالوں کے بعد اب نمبر ۳ کا جواب دو کہ خلفائے ثلثہ
کے زمانہ میں پھر تمھارے زمانہ میں کتنے اور کون کون یتیم اور کون کون مسکین اور کون
کون مسافر تھے - تم کو تو بقول تمھارے علم غیب اور علم گزشتہ و آیندہ ماکان و مایکون ہی
مگر ہم کو تم بے خبر نہ کہہ دینا - ای جاہلو کیا تمھارے برابر بھی ہم کو علم نہیں ہی - ہم کو تو
تمھارے گھوڑے - اونٹ - گدھے - تلوار - لونڈی - غلام کا نام معلوم ہی - ہم کو تو
تمھارے ازواج اور لڑکوں اور لڑکیوں کے نام معلوم ہیں - پھر ذرا سوچکر بتاؤ
کہ تم اللہ کا رسول کا - قرابت داروں کا حق لینے کے بعد مالدار ہو گئے تھے یا نہیں
دیکھو قرآن کا معجزہ مقبول احمد بھی چھپا نہ سکا معنے بدل نہ سکا ؛

اللہ صاحب ان تمام حقداروں کے نام بنام گنوا کر فرماتے ہیں کہ اتنے حقوق
ہم نے کیوں مقرر کر دیے ہیں تاکہ وہ مال غنیمت تمھارے دولت مندوں کے مابین چکر
کھاتا نہ پھرے - ای علی سمجھو کہ جب تم حقوق خمس کو لیں گے - تو تم مالدار ہو جاونگے اور
مال غنیمت تمھارے ہی درمیان چکر کھاتا پھرے گا - ہاں ہم کو معلوم ہی تم انکار نہ کر سکو گے

کہ جب عمرؓ نے تمھارے ہی سپرد کر دیا تھا۔ تو تم میں اور عباس میں جو گالی گلوج ہوئی تھی۔ اس سے دنیا بے خبر نہیں ہے۔ ہم بے خبر نہیں ہیں اب سب مال تم ہی لو۔ اور وہ مال تمھارے ہی درمیان چکر کھاتا پھرے۔

اچھا بتاؤ رسول تم کو کیا دیتے تھے۔ رسول مساکین اور یتیم اور مسافرین کو اسی میں سے دیتے تھے یا نہیں۔ اور جب سب کو دے کر رسول تم کو دیتے تھے تو تم اس تقسیم پر راضی رہتے تھے یا نہیں۔ جو نہیں دیتے تھے اس سے تم باز رہتے تھے یا نہیں۔ اچھا بتاؤ اور کن کن لوگوں کا حق تھا۔ دو آتیین مابعد کی پڑھکر جواب دو کہ تمام مہاجرین اور انصار کا اللہ نے حق مقرر کیا تھا یا نہیں؟

ترجمہ مقبول صـــ ۸۸۱ و صـــ ۸۸۲

سورۂ صف

ترجمہ مقبول تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے گو مشرکوں کو بُرا لگے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ خلفائے ثلثہ تمام ادیان پر غالب ہوئے یا نہیں اور ان کا غالب ہونا تم کو بُرا لگتا تھا یا نہیں اور پھر تم مشرک قرار پاتے ہو یا نہیں؟

"آیہ قل" ترجمہ مقبول صـــ ۸۸۴

پارہ بست و ہشتم ۲۸ سورۂ جمعہ

ترجمہ مقبول تم کہدو کہ اے وہ لوگو جو یہودی ہو گئے ہو۔ اگر تم یہ گمان کرتے ہو۔ کہ تم ہی خدا کے دوست ہو اور لوگ نہ تو اگر تم اس گمان میں سچے ہو۔ تو موت کی آرزو کرو ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں۔ اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اُترا ہو۔ کیا تمھارے لیے بعد رسول کریم صلعم ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ ہم سے سنو۔ یہودی بھی بنی اسرائیل یعقوب پیغمبر کی اولاد تھے۔ ان کو بھی دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کے دوست ہیں۔ تم بھی آل رسول ہو۔ طبقاً عن طبق قدم بہ قدم تم کو بھی دعوے ہے کہ تم ہی خدا کے دوست ہو نہ اور لوگ یعنے اہل سنت پھر تم

تو تعلیم و تنبیہ و تہدید فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے اس گمان میں سچے ہو تو موت کی آرزو کر

پارہ بست و ہشتم سورۂ تغابن	ترجمہ مقبول صفحہ ۹۸۹ ترجمہ مقبول - جب وہ قیامت کے دن تم کو جمع کریگا یہی تو ہار جیت کا دن ہے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت و انتقام مہدی کی تردید و تکذیب ہوتی ہے ۱۲

پارہ بست و نہم ۲۹ سورۂ الحاقۃ	ترجمہ مقبول - صفحہ ۹۰۷ - حاشیہ نمبر ۲ - ۳ ترجمہ مقبول - اور اگر رسول - ہمارے برخلاف کچھ باتیں بنا لیتے تو ہم اپنی قدرت سے ان کو گرفتار کرتے پھر ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے تو تم میں سے کوئی ان کی طرف سے دفع کرنے والا نہ ہوتا ۱۲

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں نازل ہوئی یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی - کیا تمھارے لیے کوئی دوسرا قرآن ہم اتاریں گے ہم سے سنو - اللہ کے خلاف باتیں بنانے کی یہ سزا ہی - کیا قرآن بنانا کیا قرآن کا مطلب بتانا ذرا تم اپنی ساری تفسیر قرآن کو دیکھ ڈالو کسی عقلمند کے سامنے پڑھو وہ تمھارے منھ پر کہہ دیگا کہ یہ تم باتیں بناتے ہو اگر تم کو عقل اور ایمان ہی تو تم بھی تسلیم کر لوگے - ایک سوال تم سے اور بھی ہو کہ یہ آیت اللہ نے پیغمبر کی شان میں اتاری تھی یا بقول تمھارے تمھارے دشمنوں یعنے اصحاب رسول نے بنا دیا اگر کہو کہ ہاں تب دیکھو پیغمبر کی نسبت کیا فرماتے ہیں اور اگر کہو کہ اصحاب نے بنا لی تو اصحاب کی لیاقت دیکھو کہ تم سے زیادہ پیغمبر سے زیادہ ہمارے برابر فصیح قرآن وہ بنا سکتے ہیں تم تو جہاں ایک لفظ داخل کرتے ہو سب قرآن غارت ہو جاتا ہی - ہاں ای آل رسول بتاؤ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ہو کیا تم مکیہ اور مدنیہ میں فرق نہیں سمجھتے - پھر بتاؤ تم جو کہتے ہو کہ یہ آیت غدیر خم کے بعد فلاں و فلاں کے یعنی ابو بکر

عمرؓ کے انکار پر نازل ہوئی۔ اے آل رسول یہ ہے تمہارا اللہ کے خلاف باتیں بنانا۔

مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ تمہارے ائمہ قرار پاتے ہیں۔ کافی میں موسیٰ کاظم فرماتے ہیں کہ اللہ نے آیت کو یوں اتارا تھا ان

ولایۃ علی تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا محمد وان ولایۃ علی لتذکرۃ للمتقین و ان علیا لحسرۃ علی الکافرین وان ولایۃ لحق الیقین فسبح یا محمد باسم ربک العظیم عیاشی میں صادق سے منقول ہے کہ غدیر خم میں جب رسول اللہ نے علی مرتضےٰ کا ہاتھ پکڑ کر ان کی ولایت کا اظہار کیا اس وقت دو صاحبوں نے (فلاں و فلاں یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ نے) انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ؁

پارۂ بست و نہم سورۂ المعارج مکیہ

ترجمہ مقبول ۹۰۰ حاشیہ نمبر۳۔

ترجمہ مقبول۔ ایک سوال کرنے والے نے بڑے درجوں والے خدا سے ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں کے لیے واقع ہوتا رہتا ہے۔

تفسیر مجمع البیان میں صادق سے منقول ہے کہ غدیر خم میں جب پیغمبر نے علی کی ولایت کا اظہار کیا تو ایک شخص نے سوال کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ ؁

معزز ناظرین اور خوش فہم اور عقلمند شیعو تم خود غور کرو کہ آل رسول اللہ کے خلاف باتیں بناتے ہیں یا نہیں۔ یہ سورت مکیہ ہے۔ مگر وہ اپنے دعوےٰ کو خود اپنے ہی دعوے سے غلط ثابت کرنا چاہتے ہیں ان کا دعوےٰ ہے کہ سارا قرآن ان کی شان میں اترا ہے۔ اور پھر وہ دعوےٰ کرتے ہیں کہ یہ آیت ہماری شان میں اتری ان عقلمندوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ

۱؎ بے تحقیق ولایت علی رب العالمین کی طرف سے اتاری گئی ہے اور اگر محمد ہمارے برخلاف باتیں بنالیتے ...... بے شک علی کی ولایت پرہیزگاروں کے لیے ضرور نصیحت ہے اور بے شک علی کافروں کے لیے حسرت ہے۔ اور بے شک علی کی ولایت قطعاً سچ ہے۔ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے عظمت والے پروردگار کی تسبیح پڑھے جاؤ ۱۲ ؁

ایک دعوے دوسرے دعوے سے ثابت نہیں ہوتا۔ اور دعوے بھی ایسا مہمل جس کو سنکر دنیا کی کوئی عدالت اس کو نمبر پر نہ لے ۱۲

سورۂ المعارج ترجمہ مقبول صـ۹۰۹

ترجمہ مقبول ۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کو اپنی بیبیوں یا اپنی لونڈیوں کے سوا اوروں سے محفوظ رکھنے والے ہیں کہ اس صورت میں ان کو کوئی ملامت نہیں کی جاسکتی پس جو اس کے سوا کا خواستگار ہو تو ایسے ہی لوگ تو حد سے بڑھ جانے والے ہیں ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمہارے عقیدہ جواز متعہ کی تردید و تکذیب ہوتی ہے بتاؤ ممتوعہ عورت بی بی ہے وارث ہوتی ہے وارث کرتی ہے۔ بتاؤ ممتوعہ عورت لونڈی ہے۔ اور جب دونوں نہیں ہے تو پھر اس کا خواستگار حد سے بڑھنے والا ہے یا نہیں اگر تم کو عقل ہے تو سمجھو ایمان ہے تو مانو۔ عذاب کا خوف ہے تو ڈرو۔ حیا ہے تو شرماؤ ۱۲

سورۂ مزمل ترجمہ مقبول صـ۹۱۷ و حاشیہ نمبر۳۔ کافی میں موسی کاظم سے منقول ہے کہ یہ آیت یوں بھی ہے والمکذبین بوصیتک ۱۲

ترجمہ مقبول وہ (خدا) مشرق اور مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس تم اسی کو کارساز بنالو ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمہارے دعوے کی تردید فرماتے ہیں کہ تم حاضر و ناظر ہو نہ سمیع و بصیر ہو نہ تم کو کچھ قدرت و اختیار ہے۔ ای آل رسول ہمارے علما کے سامنے اگر پڑ ہو تب تم کو وہ بتادیں گے۔ کہ تمہاری تحریف سے قرآن غارت ہوا ہے قرآن کی فصاحت غارت ہو جاتی ہے۔ اللہ سے ڈرو اور شرماؤ ۱۲

سورۂ مدثر ترجمہ مقبول صـ۹۲۰ و صـ۹۲۱ و حاشیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ کہ سب سے مراد علی اور انکے شیعہ ہیں۔

ترجمہ مقبول ۔ اصحاب یمین جنتوں میں گنہگاروں سے یہ دریافت کرتے ہونگے کہ تم کو بھڑکتی آگ میں کس چیز نے پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو نمازیوں میں سے تھے

نہ ہم مسکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے - اور ہم باطل میں گھس پڑنے والوں کے ساتھ گھس پڑا ب
تے تھے - اور ہم فیصلہ کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے ۱۲÷

ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن
ری شان میں اترا ہی کیا بعد رسول کریم صلعم تمہارے لیے کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے۔ ہم
سنو قیامت تک جتنے لوگ اس وعید کے خلاف جرأت کرینگے۔ عمل کریں گے اس آیت
داخل ہونگے - ہم سے سنو پنج وقتہ نماز تم نہیں پڑھتے تہجد - وتر - سنن نوافل -
شراق - چاشت - صلوٰۃ او ابین - تم نہیں پڑھتے - مساکین کو کھانا تم نہیں کھلاتے
طل میں گھس پڑنے والوں کے ساتھ گھس پڑتے ہو - ولایت علی کو سارے قرآن سے
بت کرنا باطل میں گھسنا ہی - رجعت اور انتقام کا عقیدہ - قیامت و حساب کا انکار کرنا ہی عقل

تو سمجھو - ایمان ہی تو مانو خوف ہی تو باز آؤ ۱۲

ترجمہ مقبول ص۹۲۲

سورۂ قیامتہ (مکیہ)

ترجمہ مقبول تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت
دو کہ اسے جلد ادا کر لو - بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہی ۱۲÷

ای آل رسول اس آیت سے تمہارے اعتراضات باطلہ اور اقوال واہیہ متعلق بہ تحریف
قرآن کی تردید فرماتے ہیں - کتے کو سدھانا تو اللہ نے سکھلایا - مٹی اور کنکریاں تو اللہ نے
پھینکیں - ابراہیم کے بلانے پر تو طیور کے اجزا اور اعضا اپنے جگہ پر آئے - ممالک محروسہ
اسلامیہ تو اللہ نے فتح کیا - مگر نہیں کیا تو اصحاب رسول کے جمع کیے ہوئے قرآن کو جمع
نہیں کیا - تو کیا اس کا وعدہ جھوٹا ہی ۱۲÷

ترجمہ مقبول ص۹۲۳ در آیہ الیس ذالک ÷

ترجمہ مقبول - کیا وہ (خدا) اس پر قادر نہیں ہی کہ مُردوں کو زندہ کر دے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمہارے عقیدہ رجعت و انتقام کو

باطل فرماتا ہے ۱۲ ٭

سورۂ دہر (مکیہ) | "آیہ ان الابرار"۔ ترجمہ مقبول صفحہ ۹۲۴ معہ حاشیہ نمبر ۳ و ۴ و ۵ ٭

ترجمہ مقبول مسکین اور یتیم اور قیدی کو باوجود اس کھانے کی خواہش کے کھانا کھلاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم تو تم کو محض خدا کی خوشنودی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے کوئی بدلا چاہتے ہیں اور نہ شکریہ ہم تو اپنے پروردگار سے اس سخت دن کا خوف کرتے ہیں جس میں کافروں کے چہرے بگڑ جائینگے ۱۲

اے آل رسول بتاؤ یہ آیت تمہاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں جبکہ سارا قرآن تمہاری شان میں اترا ہے۔ اے آل رسول بتاؤ قیامت تک جتنے مسلمان لوگ اس کارِ خیر پر عمل کرینگے وہ سب کے سب اِس آیت میں داخل ہوں گے یا نہیں یا ان کے لیے ہم کوئی دوسرا قرآن اتاریں گے ہم سے سنو یہ آیت تمہاری شان میں کیونکر اتری۔ اس آیت میں تمہارے اس دعوے کی تردید فرماتے ہیں جو تم کہتے ہو کہ یہ علیؓ و حسینؓ کی شان میں اتری ہم سے سنو یہ آیت ابوبکرؓ کی شان میں اتری ہے۔ اچھا اب دونوں اقوال کا مقابلہ کرو ۱۲

۱۔ اور پھر قرآن میں کہیں اس کی تلاش کرو۔ تم کو کیا معلوم ہوگا۔ ہم سے سنو سورہ لیل پڑھو وہاں تم کو زیادہ پتہ چل جائے گا ٭

۲۔ اے آل رسول بتاؤ یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ ٭

۳۔ کیا تم مکیہ اور مدنیہ میں فرق نہیں کرسکتے ٭

۴۔ اگر تم کو نہیں معلوم تو ترجمہ مقبول دیکھ لو ٭

۵۔ وہ بھی اس کو مکیہ لکھتا ہے ٭

۶۔ تاریخ اگر تم نہ جانتے ہو تو ہم سے سنو ہجرت کے بعد ۲ھ ہجری میں فاطمہؓ اور علیؓ کا نکاح مدینہ میں ہوا

۷۔ سنہ ۳ و ۴ ھ ہجری میں حسنؑ حسینؑ پیدا ہوئے ٭

۸۔ فضہ نام کوئی لونڈی خاندان کی سالت میں مکہ میں نہ تھی ٭

۹۔ مسکین ویتیم واسیر خاندان علی میں کوئی نہیں تھا ٭

۱۰۔ تم کئی جگہ اقرار کر چکے ہو کہہ چکے ہو کہ یتیم اور مسکین اور مسافر سے آل محمد کے یتیم اور مسکین اور مسافر مراد

۱۱۔ اسیر بھی انھیں کے خاندان کا کہہ ڈالو ٭

۱۲۔ اور جب یہ سورہ مکیہ ہے اور حسنؑ کی ولادت مدینہ میں ہوئی ٭

۱۳۔ بلکہ ان کی والدین کا نکاح بھی مدینہ میں ہوا ٭

۱۴۔ تو یہ سورہ تم سے متعلق نہیں ہو سکتی ٭

۱۵۔ تفسیر مجمع البیان میں گو ریہ ہے کہ خاص اور عام یعنے شیعہ اور سنی سب کے بیان سے ثابت ہے کہ علیؑ کی شان میں اتری ہے

۱۶۔ سنیوں کی بیان سے ثابت ہونا یعنے ہم کو تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم اپنے دعوے میں کمزور ہو اسلیے تم سنیوں کی جو تو جاتے ہو

۱۷۔ ثعلبی کی روایت سے تم فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ مفسرین صرف نقل کرتے ہیں نقل کرنے سے کوئی

بات ثابت نہیں ہوا کرتی ٭

۱۸۔ یہ سب اعتراضات ایک طرف ٭

۱۹۔ قرآن خود تکذیب کرتا ہے ٭

۲۰۔ علی وفاطمہ وحسین بقول تمھارے معصوم تھے۔ برگزیدۂ رب تھے۔ قاسم جنت و نار تھے۔ اُن کو

ایسی خوف کس بات کا تھا۔ وہ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے پروردگار سے اس سخت دن کا خوف

۔ اور اگر کوئی شخص بھوکا محتاج فاقہ کش اپنی روٹی فقیر کو نہ دے تو اللہ کی طرف سے اسپر کوئی

نہیں ہے پھر کیا درکار ہے بس سچ یہ ہے کہ یہ آیت اسی غریب ابوبکر کی شان میں اتری ہے جو بہت

اور جس کو دس جگہ اللہ صاحب نے اتقی و متقی فرمایا ہے ۱۲ ٭

ترجمہ مقبول ص ۹۲۹ و حاشیہ نمبر ا تفسیر کافی میں ہے قمی سے منقول ہے کہ نبأ عظیم سے مراد علی	سورۂ نبأ (مکیہ)
ترجمہ مقبول۔ لوگ کس کے نسبت ایک دوسرے سے سوال	

اس خبر بزرگ کی نسبت ۱۲ ٭

ای آل رسول بتاؤ یہ سورۂ مکیہ ہی یا مدنیہ۔ اگر تم کو نہیں معلوم اور علمائے تابعین کی با
تم مانو گے نہیں تو آؤ اپنے مقبول احمد کا ترجمہ دیکھو وہ بھی اسکو مکیہ لکھتا ہی۔ مگر یں علی کی وصی
خلافت وولایت کے متعلق کون اختلاف کرتا تھا۔ کون پوچھتا تھا۔ کیا اپنا مطلب نکالنے
لیے۔ خلافت کا استحقاق جتانے کے لیے۔ فتنہ وفساد کے لیے تم ایسے ہی معانی بیان کیا کر
ای مقبول احمد دیکھو اس اُمت کے یہودی اور اس امت کے نصاریٰ۔ ۱۲ ✤

ترجمہ مقبول ص۹۳۰ بے شک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی ہی ۱۲ ✤
ای آل رسول بتاؤ کہ ہمارا قرآن کسی خاص گروہ یا کسی خاص زمانہ کے لیے محدود ہی
ہرگز نہیں بلکہ قیامت تک جتنے پرہیز کرنے والے ڈرنے والے ہونگے سب اس آیت میں داخل ہو

سورۂ والنازعات ترجمہ مقبول ص۹۳۲

ترجمہ مقبول۔ چنانچہ اسکو (فرعون کو) بڑی سی بڑی نشانی دکھلائی ۱۲
ای آل رسول۔ اس آیت سے تمھارے اس عقیدہ باطلہ واقوال واہیہ کی تردید
ہی کہ علی آیت کبریٰ ہی کو پیغمبر نے معراج میں دیکھا تھا ۱۲ ✤

سورۂ تکویر ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۹۳۷ ✤

ترجمہ مقبول۔ اور تم کچھ بھی نہ چاہو گے سوائے اسکے کہ جو اللہ تمام عالموں کا پروردگار چ
ای آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھاری مشیت اور قدرت کی تکذیب فرماتا ہی بد

سورۂ الانشقاق ترجمہ مقبول۔ صفحہ ۹۴۲ ✤

ترجمہ مقبول۔ تم ضرور منزل بہ منزل پہلوں کے راستے پر چلو گے ۱۲
ای آل رسول بتاؤ یہ آیت تمھاری شان میں اتری یا نہیں اور کیوں نہیں
سارا قرآن تمھاری شان میں اترا ہی۔ کیا بعد رسول کریم صلعم ہم تمھارے لیے کوئی
قرآن اتاریں گے۔ اچھا تم آل یعقوب پیغمبر یعنے بنی اسرائیل کی چال اور راستے کو دیکھو۔ وہ
مطلب نکالنے کے لیے۔ فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے کتاب اللہ میں تحریف کرتے

و چاہتے چھپاتے جو چاہتے ظاہر کرتے۔ تم بھی فتنہ و فساد پھیلانے کے لیے خلافت و سلطنت حاصل
کرنے کیلیے قرآن پاک میں تحریف کرتے ہو۔ شان نزول بدلتے ہو۔ اپنے مفید مطلب بیان کرتے ہو ÷

سورۂ بروج | ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۴ ÷
ترجمہ مقبول۔ بیشک وہی (خدا) نئے سرے سے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کریگا۔
اے آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت و انتقام کی تردید فرماتا ہے ۱۲ ÷

سورۂ الطارق | ترجمہ مقبول صـ ۹۴۵ ÷
ترجمہ مقبول۔ بیشک وہ خدا اسکے دوبارہ لانے پر ضرور قدرت رکھتا ہے ۱۲
اے آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت و انتقام کی تردید و تکذیب فرماتے ہیں ۱۲

سورۂ الاعلیٰ (مکیہ) | ترجمہ مقبول صفحہ ۹۴۶ ÷
اس نے یقیناً فلاح پائی جو پاک رہا۔ اور اپنے پروردگار کے نام کو
یاد کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا ۱۲ ÷
اے آل رسول بتاؤ قیامت تک جتنے مسلمان لوگ پاک رہیں گے۔ اللہ کو یاد کرتے
نماز پڑھتے رہینگے وہ سب اس آیت میں داخل ہونگے یا نہیں۔ تمام صحابہ رسول خصوصاً خلفائے
ثلثہ پاک رہے یا نہیں۔ اللہ کو یاد کرتے نماز پڑھتے رہے یا نہیں۔ تم کہدوگے کہ ہم خود مراد ہیں
جی سنو اگر معصوم نے گناہ نہیں کیا تو کیا تعریف بت پرست جو پاک ہو اسکی تعریف ہے ۱۲ ÷

سورۂ الغاشیہ | ترجمہ مقبول صـ ۹۴۸
ترجمہ مقبول۔ یقیناً ہماری ہی طرف ان سب کا آنا ہے پھر ہمارے ہی ذمہ ان سب کا حساب لینا ہے ۱۲
اے آل رسول اس آیت سے اللہ پاک تمھارے عقیدہ رجعت اور انتقام کی تردید و تکذیب فرماتا ہے

سورۂ اللیل مکیہ | ترجمہ مقبول صـ ۹۵۲ و حاشیہ نمبر ۶ و ۷ ÷
ترجمہ مقبول پس جس شخص نے دیا اور پرہیزگاری برتی۔ اور اچھی بات کی
کی تصدیق کی تو بہت جلد ہم اسے آسانی کی توفیق دینگے (۹۔ آیتوں کو چھوڑ کر پھر اس شخص کی طرف

متوجہ ہوتے ہیں۔) فرماتے ہیں اور عنقریب اس سے وہ پرہیزگار بچا لیا جائیگا جو اپنا مال اس غرض سے دیتا ہے کہ پاک ہو جائے اور اس پر کسی کا احسان نہیں ہے۔ کہ اس کا بدلہ دیا جائے۔ بلکہ وہ اپنے پروردگار عالیشان کی رضا چاہتا ہے اور آگے چلکر وہ ضرور اس سے راضی ہو جائیگا ۱۲

معزز ناظرین قبل اسکے کہ اسکے شان نزول سے تم واقف ہو۔ آل رسول کا زہر اگلنا دیکھو تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ "الحسنیٰ" سے مراد ولایت علیؑ اور ایک انصار مراد ہے اور تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہے کہ جہنم میں وہی شقی جائیگا جو سب سے زیادہ شقی ہے یعنے فلاں (یعنے ابوبکرؓ) جسنے علی مرتضیٰ کی رسولخدا کی تکذیب کی اور ولایت علی سے روگرداں رہا ۱۲

ای آل رسول یہ سورہ مکیہ ہے یا مدنیہ۔ کیا تم مدنیہ اور مکیہ میں بھی تمیز نہیں کر سکتے۔ اجی مکہ میں انصار کہاں تھے۔ تم کو اتنا بھی نہیں معلوم۔ دیکھو مقبول احمد بھی اس سورہ کو مکیہ لکھتا ہے ہاں تم اس کو اپنی شان میں نہیں کہہ سکتے تھے اولاد ابی طالب کی تقسیم بوجہ افلاس کا حال سب کو معلوم ہے جسکی وجہ سے جعفر عباس کے پاس گئے تھے اور علی کو رسول اللہ صلعم نے لیا تھا عقیل کو خود ابو طالب نے رکھ لیا تھا۔ مکہ میں مال غنیمت اور انفال بھی نہیں آتے تھے کہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ اور یتیم اور مساکین اور مسافرین کا کل حصہ تمھیں کو ملتا رہا ہو۔ یہاں ابوبکرؓ کی سخاوت و صدق کی تعریف ہے اسی کو اتقیٰ سب سے بڑا پرہیزگار فرمایا ہے اسی کی نسبت فرماتے ہیں اور آگے چلکر وہ (خدا) ضرور اس سے راضی ہو جائے گا وہی ابوبکرؓ جسنے بلالؓ کو مول لیکر آزاد کر دیا تھا۔ وہی ابوبکر جو جان و مال سے دریغ نہیں کرتا تھا۔ وہی ابوبکرؓ جسکی نسبت رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ ابوبکر کے احسانوں کا بدلہ ہم دنیا میں نہیں دے سکتے۔ وہی ابوبکرؓ جس کی شان اللہ کے پاس اسقدر بلند ہے کہ ہر جگہ مال سے جہاد کرنے والوں کو جان سے جہاد کرنے والوں پر اللہ نے مقدم فرمایا ہے۔ وہی ابوبکرؓ جس کی عظمت و جلالت و شان کا اس قدر اللہ کو اہتمام ہے کہ جہاں جہاں قرآن میں خاص اس کی تعریف فرمائی ہے۔ وہاں وہاں اسکو بصیغۂ واحد غائب بیان فرمایا ہے تاکہ دوسرا اس کی منقبت میں شریک

ہو سکے۔ اور دوسروں کی تعریف بہ صیغہ جمع فرمائی ہی تاکہ قیامت تک لوگ اس میں
داخل ہو سکیں۔ اب اس جگہ سورہ دہر کی آیتوں کو لاکر مقابلہ کرو پھر تم کو تصدیق ہو جائے گی
یہ دونوں جگہ ابوبکر ہی مراد ہیں اور اگر بقول تمھارے علی مراد ہوں تب بھی مقابلہ میں
افضل ہونا تو کجا برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ یہاں اس سورہ میں اللہ صاحب ابوبکرؓ کا حال بیان
فرماتے ہیں حال کی حکایت کرتے ہیں اور سورہ دہر میں علی اپنی تعریف آپ کرتے ہیں
زمین و آسمان کا فرق ہو گیا۔ سوچو اور غور کرو۔ دیکھو آل رسول سے یہ نہ ہو سکا کہ ابوبکرؓ کی
شان کا اظہار کرتے۔ ان سے یہ بھی ممکن نہیں ہوا کہ اپنے لیے دعوے کرتے۔ تب انھوں
نے یہ کہہ دیا کہ ایک انصار کی شان میں نازل ہوئی۔ اور بے خبری یہ کہ یہ بھی نہیں معلوم
کہ یہ سورہ مکیہ ہی یا مدنیہ یہ ہی قدم بہ قدم طبقًا عن طبق بنی اسرائیل کے یہودیوں اور
نصرانیوں کی چال مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصرانی ۱۲ ؁

سورۂ الانشراح مکیہ ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۴ و حاشیہ نمبر ۵۔ تفسیر قمی میں صادق سے منقول ہی کہ علی کو خلیفہ بناؤ ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول پس جب تم فارغ ہو چکو تو اب اپنا قائم مقام مقرر کر دو ۱۲ ؁

اے آل رسول یہ سورہ مکیہ ہی یا مدنیہ۔ اگر تم کو معلوم نہیں اگر تم علماے اہل سنت و
علماے ربانیین حفاظ اور راسخون فی العلم کی بات سننا ماننا پسند نہ کرتے ہو۔ تو مقبول احمد
کا ترجمہ دیکھ لو۔ وہ بھی اس سورہ کو مکیہ لکھتا ہی۔ کیوں جی "نصبا" کے معنے لغت میں کیا آیا
ہی۔ اور اس جگہ مقبول احمد نے نصب کے معنے کیا لکھے ہیں "مشقت" پھر سب سے الگ اس
جگہ یہ معنے کہاں سے آگئے کہ علی کو اپنا قایم مقام مقرر کر دو۔ کیوں جی یہ یہود و نصارے
کی چال ہی یا نہیں۔ مقبول احمد دیکھو اس امت کے یہودی اور نصارے کو ؁
نذیر احمد کی تقلید سے بھی تم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اجی نصب کے معنے ہیں۔
مشقت اور ریاضت کرنا ۱۲ ؁

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۵ ؎

سورۂ التین ترجمہ مقبول کیا خدا سب فیصلہ کرنے والوں سے بڑھکر فیصلہ کرنیوالا نہیں ہے ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ رجعت اور انتقام کی تردید فرماتے ہیں ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۶ ؎

سورۂ القدر (مکیہ) ترجمہ مقبول۔ اور تم کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہے ۱۲ ؎

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے علم دعوائے گزشتہ و آئندہ و استادی جبرئیل کی تردید فرماتے ہیں کہ پیغمبر کو بھی بغیر بتائے نہیں معلوم تھا ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۵۸

سورۂ الزلزال ترجمہ مقبول۔ پس جس شخص نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا اور جسنے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لیگا ۱۲ ؎

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ باطلہ طینت اور اقوال واہیہ کہ شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر ڈالدیے جائینگے۔ سنیوں کی نیکی شیعوں کو مل جائینگی اور شیعوں کے عوض اہل سنت جہنم میں ڈالدیے جائینگے۔ سب کی تردید و تکذیب فرماتے ہیں ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول ص ۹۵۹

سورۂ القارعہ ترجمہ مقبول۔ پس جس شخص کے اعمال نیک کی تول بھاری اتریگی وہ تو خاطر خواہ عیش میں ہوگا اور جسکے اعمال نیک کی تول کم اتریگی تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا ۱۲

ای آل رسول اس آیت سے تمھارے عقیدہ طینت اور عقیدہ بکا کی تردید فرماتا ہے ۱۲ ؎

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۴ ؎

سورۂ النصر ترجمہ مقبول اور دیکھا تم نے لوگوں کو کہ خدا کے دین میں گروہ کے گروہ داخل ہو رہے ہیں ۱۲ ؎

ای آل رسول تمھاری تعلیم اس آیت میں یوں فرماتے ہیں کہ تم جو فتح مکہ کی مسلمانوں کو حقیر ذلیل بلکہ کافر و منافق سمجھتے ہو - یہ غلط ہی - وہ لوگ اللہ کے دین میں داخل ہوتے تھے کیا یہ بھی ممکن ہی کہ وہ منافق ہوں اور اللہ صاحب فرماتے ہوں کہ وہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں کیا اللہ کو علم نہیں ہوا - یا اس کو بدا ہوا یا اس نے تقیہ کیا -

عقلمند شیعو تم خود سوچو - آل رسول کو قرآن کا علم نہیں ہی نہ کبھی وہ سچ بولتے ہیں ۱۲

سورۂ اللھب

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۴

ترجمہ مقبول - ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابولہب کے اور غارت ہو جائے وہ خود

ای آل رسول اس آیت سے تم کو تعلیم مقصود ہی کہ قرابت رسول کا دعویٰ نکرو - قرابت رسول کچھ فائدہ نہیں دیتی اگر قرابت کچھ فائدہ دیتی تو ابولہب کو فائدہ دیتی ۱۲

سورۂ الاخلاص

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۵

ترجمہ مقبول - تم کہو کہ وہ اللہ یکتا ہی ۱۲

اس آیت سے اللہ پاک علی کا اللہ ہونا - ائمہ کا قادر و توانا ہونا - باطل فرماتا ہی ۱۲

سورۂ الفلق

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۵

ترجمہ مقبول - اور حسد کرنے والے کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے ۱۲

ای آل رسول تم کہتے ہو کہ دوسرے ہم پر حسد کرتے تھے - دوسرے کہتے ہیں کہ تم حسد کرتے تھے ہمارا قرآن کسی خاص فرقہ اور گروہ کے لیے کسی خاص زمانہ کے لیے محدود نہیں ہی ۱۲

سورۂ الناس

ترجمہ مقبول صفحہ ۹۶۶

ترجمہ مقبول - اس شیطان کے وسوسوں کے شر سے بچنے کے لیے پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا رہتا ہو ان میں سے ایک جنوں میں سے ہی اور ایک آدمیوں میں سے ۱۲

ای آل رسول جو شخص وسوسہ ڈالے ہی آیت میں داخل ہوگا ۱۲

خاتمہ

سُبحانک لا عِلم لنا الّا ما علّمتنا انّک انت العلیم الحکیم

الٰہی تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے اپنے قرآن کی تفسیر کا مجھے علم دیا۔ الٰہی تیرا لاکھ لاکھ
شکر کہ تو نے اتنے بڑے عظیم الشان کام کو میرے ذریعہ سے انجام تک پہنچایا۔ الٰہی اگر
کام میں نے خاص تیری رضامندی کے لیے اور تیری رضا۔ تیری پسند۔ اور تیری خوشنود
کے مطابق کیا ہی۔ تو تو اس کو قبول فرما ۞

خداوندا۔ تو علیم و خبیر سمیع و بصیر ہے تو خوب جانتا ہی کہ میرے دل میں اس کا وسوس
بھی نہیں ہی کہ لوگ مجھکو اہل علم سمجھیں۔ میرے علم کی شہرت ہو۔ یا میں اس کے ذریع
سے روپیہ کماؤں۔ خداوندا تجھکو معلوم ہی کہ اس تصنیف کے وقت میں نے تجھ سے بار
مسنون استخارہ کیا ہی کہ اگر یہ تفسیر میرے دین و دنیا و آخرت میں میرے لیے مفید ہے
تو تو اس تفسیر کو مجھ پر آسان کر دے اور مجھ کو اس پر قدرت دے اور اگر تیرے علم میں
یہ تفسیر میرے لیے مضر ہے تو تو مجھ کو اس سے باز رکھ اور اس تفسیر کو مجھ سے باز رکھ
اور جب یہ تفسیر مجھ پر آسان ہوئی۔ اور مجھ کو اس کے لکھنے کی قدرت ہوئی۔
باوجود ہزاروں موانع و مکروہات کے یہ تفسیر ختم ہوئی تو تیرے وعدہ کے مطابق مجھ کو
یقین ہو گیا ہی کہ تو نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھ کو اجازت دی ۞

خداوندا۔ اگر یہ تفسیر دیکھنے والوں کو مضر ہو تو اس کو دنیا سے اُٹھا لے۔ نظروں سے
غائب کر دے۔ اس کو چھپنا اور شائع ہونا نصیب نہ ہو۔ لوگ اس کو نظرانداز کر دیں۔
اور کس مپرسی کی حالت میں ڈالدیں ۞

خداوندا تو علیم ہو کہ اس سے صرف شیعہ دوستوں اور بھائیوں کی نصیحت مقصود تھی۔ سنا اور دیکھا گیا ہو۔ کہ زہر سے زہر کا علاج کرتے ہیں۔ الٰہی یہ زہر سے زہر کا علاج کیا گیا ہے ÷

عقلمند شیعوں کو اب معلوم ہو جائے گا کہ حدیثوں کے بنانے میں بعض لوگوں نے نہایت خیانت کی ہے اور بہت خباثت سے کام لیا ہے۔ قرآن دیکھنا چاہیے کہ قرآن کیا کہتا ہو۔ واقعات عالم سے قرآن کا مقابلہ کرو۔ احادیث کو قرآن پر پیش کرو جس مذہب کو قرآن سچا کہے اُس کو مانو۔ الٰہی تو علیم ہے کہ میرے نفس نے کتنے مرتبہ مجھ سے کہا کہ تو پورے قرآن کی تفسیر لکھ دے اور تمام تفاسیر شیعہ کو رد کر دے۔ مگر چونکہ اس میں نفس کو دخل تھا میں نے انکار کر دیا بعض جگہ لکھدیا کہ اس کا جواب علما دینگے بعض جگہ لکھدیا کہ صرف عقلمند شیعہ اور سنی دیکھ لیں ÷

الٰہی تو علیم ہے کہ آل رسولؐ یا ان کے شیعوں نے جتنی بد زبانیاں کیں۔ جتنے سخت سخت کلمات کہے میں نے ان کا جواب تک نہیں دیا۔ اس لیے کہ میں اپنی حد سطح نہیں چھوڑنا چاہتا تھا ÷

ہاں اِس قدر مد نظر ہے کہ میدان مناظرہ میں شیعونکی بد زبانی کا جواب تو اہل سنت ہرگز نہ دیں۔ ہرگز سب و لعن نہ کریں۔ ہرگز تبرا نہ کہیں۔ پیشوایان امت سے بدگمان نہ ہوں۔ اُن کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ صرف اِس بد زبان فرقہ کے منھ بند کرنے کے لیے اِس تفسیر سے کوئی آیت پڑھ کر سنا دیں۔ اور پھر اُن سے سوال کریں کہ قبلہ و کعبہ ذرا تفسیر اس آیت کی فرما دیجیے ÷

مگر یہ یاد رکھیے کہ جہالت کا زمانہ گیا۔ مقبول احمد نے اردو ترجمہ کیا ہے اور تفسیر میں ائمہ سے جتنی حدیثیں منقول ہیں سب کو درج کر دیا ہے۔ اب آپ ہم کو مغالطہ میں نہیں ڈال سکتے۔ قرآن کے لفظ لفظ سیاق و سباق سے بتائیے۔ کچھ تعلق ظاہر کیجیے

بے تکی اور غیر متعلق اور نامناسب باتیں بنانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا جس طرح واقعات مسلمہ و مثبتہ تفسیر "فبہت الذی کفر" متعلق کرکے دکھلاتی ہے ویسے ہی تم ثابت کرو۔ اب ولی اور اولی۔ و متعہ و رجعت اور انمناسب کے معنے معلوم ہو گئے۔ اب دھوکا نہیں چل سکتا۔ دوسروں کا کفر ثابت کرنے کی کوشش نہ کیجئے۔ اپنے ائمہ کا ایمان ثابت کیجئے۔ اور وہ بھی صرف حسب عقائد و اقوال شیعہ۔ سنیوں کی جوتیوں پر نہ جائے۔ سنیوں کے عقائد کے مطابق نہ دیکھئے۔ خلفائے ثلثہ اور اصحاب رسولؐ کو دشمن سمجھ کر دشمن قرار دیکر سمجھائے۔

ای اللہ تو علیم ہے کہ جہاں تک تونے مجھے بتایا اور جہاں تک صاف صاف تعلق معلوم ہوا۔ وہیں تک میں نے تفسیر کی ہے۔ بے تک اور بے معنی تفسیر سے قطعاً پرہیز کیا ہے۔ اگر شیعوں کی روایت کے مطابق ان کی تقلید کرتا۔ تو خلفائے ثلثہ اور تمامی اصحاب رسول مہاجرین و انصار کی شان تو بہت بڑی ہے۔ یزید پلید کا نام بھی بتانا سہل تھا۔

اب اے اللہ تجھ سے یہ دعا ہے کہ تو میرا کفیل ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور میں میری شفاعت کر۔ تو جو دلوں کے بھید کا دانا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہہ دے کہ یہ تفسیر نہایت نیک نیتی سے لکھی گئی ہے۔ صرف شیعوں کی تعلیم و ہدایت مقصود ہے نہ ائمہ ہدے کی توہین و تحقیر۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کی شفاعت کا سہارا اس گنہگار کو ہے۔ آپ شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ اپنی ذریت نامدار و اہلبیت اطہار کا صدقہ میری لغزشوں سے درگذر فرمائیے۔ میں خدا کو گواہ قرار دے کر کہتا ہوں کہ یہ الفاظ و دلائل صرف زبان ہی پر ہیں۔ دل میں میرے

بیت رسول کی عظمت بہت زیادہ ہے۔ آپ خدا سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو آپ کی اور
ب کی ذریت کی محبت واطاعت نصیب فرمائے۔ اور ذریت نامدار اور اہلبیت اطہا
میرا مربی بنا دے ؛

اے اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت پر میرا اسلام
ر اپنی رحمت بے نہایت نازل فرما ؛

اور اُن کے صدقہ وطفیل میں مجھے وہ سب کچھ دے جو تو اپنے دوستوں کو دیا
تا ہے۔ اور انھیں کی محبت میں مار اور جلا۔ اے اللہ اصحاب رسول پر میرا اسلام
نچا۔ اور اپنی رحمت بے نہایت نازل فرما۔ اور ان کی لغزشوں سے درگذر فرما۔ اور
یسا تو نے ان کو اپنے حبیب کے جوار رحمت میں اس وقت جگہ دے رکھی ہے
یامت میں اپنے اور اپنے حبیب کے جوار رحمت میں انکو جگہ دے۔ اور میرے
ل میں ان کی طرف سے کوئی غل وغش باقی نہ رکھ۔ اور ان کو سبقت ایمان
ی جزائے خیر دے ؛

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا
الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ
الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ وَادْفَعْ عَنَّا
شَرَّ الظّٰلِمِیْنَ وَشَارِکْنَا فِیْ دُعَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَنَبِّھْنَا عَنْ نَوْمِ
الْغَافِلِیْنَ وَارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ

بسلام مؤمنين وارحمنا مع المتقين والابرار وخلصنا من النار

يا مجير

اللهم صل على سيدنا محمد وآله الصالحين ط

فقط

گنهگار سراج الحق ملا فاضل

يلوح الخط في القرطاس دهراً

وكاتبه رميم في التراب

تاریخ چکیدہ قلم شاعر بے بدل مورخ اکمل مولوی سید عبد المعبود صاحب

معینی اجمیری

فکر سراج حق را دیدم بشکل صحیفہ — کاندر فضائے عالم چون مہر جلوہ گر شد

تاریخ این صحیفہ در فکر جستجو بستم — این تازہ شکل یعنی از بوتراب سر شد

ناگہ ز نعل ہاتف اسم علی برآمد

برجستہ نام و سالش بہت الذی کفر شد

۱۳ ۳۸

آسمان صحافت کا نیّرِ تاباں

یعنی

رسالہ النجم لکھنؤ

یہ وہی مقدس و یکتائے روزگار صحیفہ ہے جو اپنے دور کے بعد شاید ایک اُعجوبۂ روزگار چیز خیال کی جائے گی،

یہ وہی مقدس رسالہ ہے جسکے اوراق قرآنی حقائق، احادیث صحیحہ کی پُر صفا تابناکیوں سے لبریز، مذاہب باطلہ کے ابطال اور مذہب اہل سنت و جماعت کی نہایت صحیح نمایندگی کرتا ہے،

یہ وہی عمیم البرکت صحیفہ ہے جو اپنے موضوع و مقاصد کی تکمیل پر ایک عالم سے شاندار خراج وصول کر چکا ہے،

یہ وہی متبرک جریدہ ہے جسکا ایک ایک صفحہ، ایک ایک سطر، ایک ایک حرف صداقت و حقیقت سے نسوج ہے،

اِسی کے ادارت کی باگ ہندوستان کے مایۂ ناز مناظر، مسلم امام حجۃ الاسلام حضرت علامۃ الکامل الشاہ مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی مدظلہ العالی کے دست مبارک میں ہے، جنکی تحریر و تقریر، اسلوب بیان، طرز تکلم کا زمانہ شیدا ہے،

اِسی کے وجود مسعود نے تشیع کے قصر باطل کا ایک ایک شیشہ چور کر کے نہانخانۂ مذہب کے تمام راز سربستہ کو عالم آشکارا کر کے واقعی اور حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے پیش کر دی ہے اگر انتفاع مقصود ہو تو فورًا للعہ کا منی آرڈر ارسال کیجیے یہ ماہوار رسالہ سال بھر آپکی خدمت میں پہنچا دیگا، پتہ، ناظم النجم لکھنؤ

"اگر آپکو"

لکھائی اور چھپائی سادہ اور رنگین مناسب نرخ پر جلد اور عمدہ کرانا منظور ہو تو اس مذہبی پریس کو یاد فرما کر، کارکنان کو شکریہ کا موقع عنایت کیجیے فقط راقم

منیجر عمدۃ المطابع لکھنؤ